375

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम तारीख राजगान पंजाब

लेखक सय्यद मोहम्मद हसन

प्रकाशन वर्ष 1883

आगत संख्या 375

गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय, हरिद्वार
पुस्तकालय

विषय संख्या
पुस्तक संख्या
आगत पंजिका संख्या

पुस्तक पर किसी प्रकार का निशान लगाना वर्जित है। कृपया १५ दिन से अधिक समय तक पुस्तक अपने पास न रखें।

375

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय, हरिद्वार
पुस्तक-वितरण की तिथि नीचे अंकित है।
तिथि सहित १५वें दिन तक यह पुस्तक पुस्तकालय में
नी चाहिए। अन्यथा ५ पैसे प्रतिदिन के हिसाब

375:U

Hazoora Singh

6-8

Hazoora Singh

6/8

298

२२३४५

२.५.२

CHECKED 1973
Initial ....

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۵۴	ذکر جنرل پیرون سپہ سالار فوج مرہٹہ متعلقہ ہندوستان شمالی۔	۱۰۱
۱۵۵	جنرل پیرونکا ان رؤسا کی امداد کو منظور کرنا اور لوئیس بورکوئین کو جارج طامس کے مقابلہ کے لئے بہیجدینا۔	۱۰۲
۱۵۶	جارج طامس کا شکست کہانا اور مجبور ہوکر ہانسی کو خالی کرنا۔	"
۱۵۷	سلطنت انگلشیہ کا عروج اقبال۔	۱۰۳
۱۵۸	فتح دہلی سنہ ۱۸۰۳ء	"
۱۵۹	سکہہ لوگ انگریزون کی طاقت کا اسوقت جو اندازہ کرتے تہے اوسکا ذکر۔	۱۰۴
۱۶۰	انگریزون کا سکہون پر حملہ کرکے اونکو شکست دینا۔	"
۱۶۱	ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۵ء مین سرکار انگلشیہ کی طرف سے ایک اشتہار امان بخشی کا اجرا۔	۱۰۵
۱۶۲	جسونت راو ہلکر کا پنجاب مین پناہ لینا۔	۱۰۶
۱۶۳	پٹیالہ مین راجہ اور رانی کے مناقشات	۱۰۷
۱۶۴	رنجیت سنگہ والئی لاہور سے اس معاملہ مین متوسط بننے کی درخواست کا ہونا۔	"
۱۶۵	رنجیت سنگہ کی آمد۔	"
۱۶۶	حکام انگریزی کا رنجیت سنگہ کے اغراض کی نسبت مشتبہ کرنا۔	۱۰۸
۱۶۷	رنجیت سنگہ کی فتوحات واقع سنہ ۱۸۰۶ء	۱۰۹
۱۶۸	راجہ صاحب سنگہ اور رانی آسکنور کا پہر باہمی نزاع۔	۱۱۰
۱۶۹	رنجیت سنگہ کو مکرر پٹیالہ آنے کا پیغام بہیجا گیا واقع سنہ ۱۸۰۷ء	"
۱۷۰	راجہ صاحب سنگہ اور رانی آسکنور کے باہم ایک فیصلہ۔	۱۱۱
۱۷۱	فتوحات رنجیت سنگہ واقع سنہ ۱۸۰۸ء	"
۱۷۲	رؤسا اینبروے ستلج کی طرف سے گورنمنٹ انگلشیہ مین درخواست حفاظت کا پیش ہونا مگر کوئی وعدہ ندیا جانا۔	۱۱۳
۱۷۳	رنجیت سنگہ نے راجہ پٹیالہ سے بمقام لکہنور ملاقات کرنے کا بندوبست کیا۔	۱۱۴
۱۷۴	رنجیت سنگہ کی واپسی پنجاب کو واقع دسمبر سنہ ۱۸۰۸ء	۱۱۵
۱۷۵	راجہ صاحب سنگہ نے اس ملاقات کی جو کیفیت لکہی تہی وہ یون ہے۔	۱۱۶
۱۷۶	صاحب رزیڈنٹ کا جواب بنام رؤسا پٹیالہ وجہنید دسمبر سنہ ۱۸۰۸ء	۱۱۷
۱۷۷	ذکر گورنمنٹ کی پالسی یعنی مصلحت ملکی کا نسبت رنجیت سنگہ و بہ نسبت ریاستہاے اینبروے ستلج۔	۱۱۸
۱۷۸	روانگی سفیران سرکار انگلشیہ لاہور و کابل کو۔	"
۱۷۹	مہاراجہ رنجیت سنگہ کا اقتدار اسوقت یعنی سنہ ۱۸۰۸ء مین کیا تہا اور اوسکے خیالات ریاستہاے اینبروے ستلج اور سرکار انگلشیہ کی نسبت کیا تہے۔	"

375.U

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۸۰	رنجیت سنگھ کا مقصد اہم کیا تہا اور بیان اوسکی فتوحات کا۔	۱۱۹
۱۸۱	رؤسا وا بیرون ستلج کی مایوسی اور اونکا رنجیت سنگھ کے ساتھہ عہد و پیمان کر لینے کا عزم کر لینا۔	//
۱۸۲	اسبات کی کوئی وجہہ نہ تہی کہ رنجیت سنگھ انگریزی گورنمنٹ کو پسند کرتا۔	۱۲۰
۱۸۳	پنجاب خاص کے رئیس اور سردار بہی اوس سے نفرت کرتے تہے۔	۱۲۱
۱۸۴	مہاراجہ رنجیت سنگھ کا انگریزون کی نسبت رشک و حسد۔	//
۱۸۵	جب سفیر سرکار انگلشیہ نے کرنال سے کوچ کیا تہا اوسکے متعلق حالات۔	۱۲۲
۱۸۶	راجہ صاحب سنگھ کی خوف زدہ حالت	۱۲۳
۱۸۷	رنجیت سنگھ کا لاہور سے قصور کو چلے جانا۔	//
۱۸۸	عہدنامہ کرنیکی تحریک وغیرہ کا شروع ہونا	//
۱۸۹	مٹکاف صاحب کی طرف سے بعض تجاویز کا پیش ہونا اور اوسکے جواب مین لاہور والون کی طرف سے بعض تجاویز کا پیش ہونا۔	۱۲۴
۱۹۰	مہاراجہ کا دریاے ستلج سے عبور کرنا اور عہدنامہ کی بات چیت کو بند کرنیکا ارادہ دکہلانا۔	۱۲۵
۱۹۱	مہاراجہ رنجیت سنگھ کا فرید کوٹ پر متصرف ہوجانا۔	۱۲۶
۱۹۲	ذکر مسودہ عہدنامہ پیش کردہ سفیر و مسودہ پیش کردہ مہاراجہ رنجیت سنگھ	۱۲۶
۱۹۳	مہاراجہ کا مالیر کوٹلہ کو کوچ کرنا۔	۱۲۷
۱۹۴	انگریزون سے نواب کوٹلہ کا مستدعی حفاظت ہونا۔	۱۲۸
۱۹۵	مہاراجہ رنجیت سنگھ کی تدابیر اس موقع پر بحسب ظاہر داخل دانائی نہین۔	//
۱۹۶	رنجیت سنگھ کا یہہ خیال کرنا کہ مجوزہ عہدنامہ صرف گورنمنٹ انگریزی ہی کے حق مین مفید ہوگا اور اسلئے اوسکا ایسی باتون کی قبولیت کے لئے مستدعی ہونا جو اوسکے فایدہ کی تہین۔	۱۲۹
۱۹۷	مہاراجہ رنجیت سنگھ کا سفیر انگلشیہ کو فریب دینا اور اوسکا آخرکار اوسکے لشکر کے ساتھہ رہنے سے انکار کردینا۔	۱۳۰
۱۹۸	اس معاملہ مین ایک بڑے معرکہ کی بحث کا ہونا۔	۱۳۱
۱۹۹	نقل فقرہ چٹہی مسٹر مٹکاف صاحب	//
۲۰۰	فریقین کا اپنی اپنی بات پر جمے رہنا۔	۱۳۲
۲۰۱	سفارت سرکار انگلشیہ کا بمقام فتح آباد قیام پذیر ہونا۔	//
۲۰۲	کوٹلہ سے کوچ کے بعد اس مہم کے حالات۔	//

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۵۳	ایک نیا فساد اور اوسکا تصفیہ یعنی عدم اطاعت قلعہ دار ڈہوڈان اور پہر اوسکا فتح کیا جانا۔	۱۷۵
۲۵۴	افواج انگریزی کا پٹیالہ سے رخصت ہونا بماہ جون ۱۸۱۲ء	〃
۲۵۵	علاقہ جنگونیان کا حال۔	۱۷۶
۲۵۶	رانی صاحبہ کو اپنے کام مین مشکلات کا پیش آنا۔	۱۷۷
۲۵۷	راجہ صاحب سنگہ کا ارادہ بہاگ جانیکا پٹیالہ سے اور اسلئے اون کے اخراجات کا کم کیا جانا۔	۱۷۸
۲۵	مصر نودہا اہلکار اعلے کا ذکر۔	۱۷۹
۲۵	مصر نودہا کی نیکنامی کو بٹہ لگانے کے لئے لوگون کی چال۔	〃
۲۶۰	پہر ان لوگون کا ارادہ اوسکو قتل کرانے کا اور افشاء راز مذکور الصدر	۱۸۰
۲۶۱	رانی صاحب سنگہ کی وفات بماہ مارچ ۱۸۱۳ء۔	〃
۲۶۲	راجہ صاحب سنگہ کی وفات کا سبب	۱۸۱
۲۶۳	پٹیالہ کی پولیٹکل حالت اسوقت کیا تہی	〃
[illegible]	گورنمنٹ کی مداخلت کا نتیجہ کیا ہوا۔	〃
۶۵	اور گورنمنٹ نے اپنی مداخلت کو ترک کردیا	۱۸۲
۲۶۶	نئے راجہ یعنی مہاراجہ کرم سنگہ صاحب کی پالسی کا بیان۔	۱۸۳
۲۶۷	مائی کہیم کنور کی چالین۔	〃
۲۶۸	ان رانی صاحبہ کی ان چالون [illegible] جسونت سنگہ کی مددگاریان	〃
۲۶۹	راجہ کرم سنگہ کی مسند نشینی۔	۱۹۴
۲۷۰	ذکر ہنگامہ جنگ با گورکہہ۔	〃
۲۷۱	امر سنگہ تہاپہ مقیم ارکی کا ذکر۔	۱۹۵
۲۷۲	کوہستان متعلقہ پنجاب مین جو علاقے گورکہون کے اسوقت تصرف مین تہے اونکی تفصیل۔	〃
۲۷۳	گورکہون کی دست درازیان گورنمنٹ انگلشیہ اور ریاست پٹیالہ کے علاقجات پر	〃
۲۷۴	کرنل اختر لونی صاحب کا کارروائی جنگ شروع کرنا اور امر سنگہ کو مغلوب اور مطیع کرکے اس تمام ملک کا اون سے خالی کرا لینا۔	۱۸۶
۲۷۵	ذکر خدمات ریاست پٹیالہ بموقع جنگ مذکورہ بالا۔	〃
۲۷۶	راجہ کرم سنگہ صاحب کا عنان حکومت ریاست کو اپنے ہاتہہ مین لے لینا مگر مصر نودہا کو بہی عہدہ مدار المہامی پر قایم رکہنا۔	۱۹۳
۲۷۷	مصر نودہا کی وفات اور اوسکو بدل جلین کا بیان۔	۱۹۵
۲۷۸	ذکر تقرر منشی برکت علیخان بجاے مصر نودہا بعہدہ مدار المہامی۔	〃
۲۷۹	نزاع مابین راجہ کرم سنگہ اور رانی صاحبہ کے اور رانی صاحبہ کا امور ریاست سے بے تعلق ہوکر سنور کو تشریف لیجانا	۱۹۶

فہرست مضامین راجگان پنجاب

۲۸۰	توشہ خانہ کا حساب سمجہانے سے رانی صاحبہ کا انکار کرنا۔	۱۹۷
۲۸۱	سرڈیوڈ اختر لونی صاحب کا دہلی سے بدل جانا سنہ ۱۸۲۱ء	〃
۲۸۲	راجہ صاحب کی طرف سے رانی صاحبہ کی نسبت نالش کا پیش ہونا۔	۱۹۸
۲۸۳	ذکر اون تجاویز کا جو راجہ صاحب نے اندرین باب پیش کین	۱۹۹
۲۸۴	راجہ صاحب کی تجاویز پیش کردہ کا واجب مگر عملاً ستعمرالاجرا ہونا۔	〃
۲۸۵	گورنمنٹ سے پہر مداخلت امور ریاست کی درخواست کیا جانا اور گورنمنٹ کا اوسکو منظور فرمانا۔	۲۰۰
۲۸۶	پٹیالہ مین انگریزی فوج کا داخل ہونا اور رانی صاحبہ کی طرف سے قبولیت تجاویز پیش کردہ راجہ صاحب مین انکار کا ہونا۔	〃
۲۸۷	مائی صاحبہ کی روانگی پٹیالہ سے انبالہ کو اور پہر اونکو راضی اور رضامند کرکے واپس لے آنا۔	۲۰۲
۲۸۸	رانی آسکور صاحبہ کی پولیٹیکل لایف کا خاتمہ اواخر سنہ ۱۸۲۳ء	〃
۲۸۹	ریاست پٹیالہ کی دعویداری بابت علاقہ بالاسیور سنہ ۱۸۱۹ء	۲۰۳
۲۹۰	منافقت مابین نابہ و پٹیالہ۔	〃
۱۹۱	موضع کولسیہری کا فساد	۲۰۴
۲۹۲	بہدوڑ اور ٹہی کانگڑ کا قصہ۔	۲۰۴
۲۹۳	کنور اجیت سنگہ صاحب کی بیجا دعویداریان	〃
۲۹۴	کنور اجیت سنگہ صاحب کا خطاب مہاراجگی اپنے نام سے منسوب کرلینا۔	۲۰۵
۲۹۵	کنور صاحب کی واہیات درخواستین اور راجہ کرم سنگہ کا اونکو نامنظور کرنا	۲۰۶
۲۹۶	کنور صاحب کا پچاس ہزار روپیے سال کی جاگیر قبول کرنا۔	۲۰۷
۲۹۷	کنور صاحب کی شادی سنہ ۱۸۲۹ء مین	۲۰۸
۲۹۸	راجہ کرم سنگہ صاحب کا گورنمنٹ کو بیس لاکہہ روپیہ قرض دینا۔	〃
۲۹۹	نابہ اور پٹیالہ کے ایک گانو کی حدبراری کا ذکر یعنی فیصلہ سرحد دولدی اور نابہ کا۔	〃
۳۰۰	دولدی کے مقدمہ کی اصل صورت کا حال	〃
۳۰۱	بہائی تارا سنگہ اہلکار پٹیالہ کا مقتول ہونا۔	۲۰۹
۳۰۲	مہاراجہ رنجیت سنگہ کا اس ملک مین پہونچکر اس مقدمہ کا فیصل کرنا	〃
۳۰۳	اس دیرینہ جہگڑے کا سنہ ۱۸۲۶ء مین پہر تازہ ہونا۔	۲۱۰
	کپتان مری صاحب کی کوشش واسطے [illegible] حال اس تنازع کے اور اونکا ناکامیاب رہنا	〃
۳۰۵	پٹیالہ [illegible] مطلب ایک نئے فیصلہ کا ہونا	〃

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۳۰۶	اس فیصلہ کے خلاف مین راجہ صاحب نابہہ کا اپیل کرنا اور آخرکار وہی کپتان مری صاحب کا فیصلہ بحال رہنا بحکم گورنمنٹ ہند -	۲۱۱
۳۰۷	ذکر مقدمہ تکرار حکومت بر سکہان مہراجگیان -	۲۱۲
۳۰۸	ان لوگون کے خاص طرز کے رواجون اور طور وطریق کا ذکر -	۲۱۳
۳۰۹	بیان اون سببونکا جو انکے معاملات مین رؤسا پہولکیان کی مداخلت کے باعث ہوے -	۲۱۴
۳۱۰	مہراجے سکہونکا گورنمنٹ انگریزی سے حفاظت کی درخواست کرنا -	〃
۳۱۱	مہراجکیونکا بالکل زیر حکومت گورنمنٹ ہوجانا اور اون کی حالتون کی اصلاح	۲۱۵
۳۱۲	علاقہ ہریانہ یعنی دیہات نیلی کے معروف ومشہور تنازع کا ذکر -	۲۱۷
۳۱۳	بہٹیانہ کا مرہٹون سے گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ مین آنا -	〃
۳۱۴	او سوقت اس قطعہ ملک کی کیا حیثیت تہی	۲۱۸
۳۱۵	ذکر قحط سنہ ۱۷۸۳ء یعنی چالیسے کے مشہور کال کا -	〃
۳۱۶	بہٹی لوگون کے عادات واطوار کا ذکر -	〃
۳۱۷	راجہ امر سنگہ کی مہم کا جو بہٹیون پر ہوئی تہی صرف ایک تہوڑے عرصہ کے لئے موثر ہونا -	۲۱۹
۳۱۸	بہٹیانہ جارج طامس (معروف بہ جہاز صاحب) کا فتح کرلینا واقع سنہ ۱۷۹۵ء	۲۱۹
۳۱۹	اس ملک کی حکومت کا انگریزون کو حاصل ہوجانا -	۲۲۰
۳۲۰	سنہ ۱۸۱۰ء مین انگریزون کا بہٹیون پر حملہ آور ہونا -	〃
۳۲۱	بہٹی لوگون پر دوسری مہم سنہ ۱۸۱۸ء مین	〃
۳۲۲	سکہہ رئیس اس عرصہ مین کیا کرتے رہے	۲۲۱
۳۲۳	پٹیالہ والون کا اس سرحدی علاقہ کو متواتر اور علے الاتصال دباتے رہنا	〃
۳۲۴	گورنمنٹ کا آخرکار تصفیہ سرحد کی جانب متوجہ ہونا -	۲۲۲
۳۲۵	مسٹر راس بیل صاحب کا اس مقدمہ کے تصفیہ کے واسطے مامور ہونا -	۲۲۳
۳۲۶	مسٹر بیل صاحب کی تحقیقات کا نتیجہ	〃
۳۲۷	ذکر مقدمہ پرگنہ گسوہن -	۲۲۴
۳۲۸	ذکر مقدمہ پرگنہ گورکہہ پور -	〃
۳۲۹	ذکر مقدمہ قلعہ جات بڈرسہ [illegible] - وکہنوری -	۲۲۵
۳۳۰	ذکر مقدمہ پرگنہ جمال پور [illegible] تانہ -	〃
۳۳۱	ذکر مقدمہ پرگنہ فتح آباد -	۲۲۶
۳۳۲	ذکر مقدمہ علاقہ سرسہ -	〃
۳۳۳	ذکر مقدمہ علاقہ رانیان -	〃
۳۳۴	مسٹر بیل صاحب کی ان رایون کو گورنمنٹ کا تمام طور پر منظور کرلینا -	〃
۳۳۵	ذکر گورنمنٹ انگلستان کے شکوک وشبہات اور	۲۲۸

اون اصول کا جو اوسنے اس معاملہ مین قرار دئے -

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	
۲۳۶	گورنمنٹ انگلستان نے جس پہلو سے اس مقدمہ پر نظر کی وہ بہت ہی فیاضانہ تہا۔	۲۲۹
۲۳۷	ہیٹیون کے آوارہ گرد ہونیکی دلیل جو رؤساء سکھہ کی تائید دعوی مین پیش کیجاتی ہتی ہیٹیون کے حق مین اوسکا زیادہ تر قابل ترجیح ہونا۔	۲۳۰
۲۳۸	مہاراجہ پٹیالہ کا طور وطریق اس مقدمہ مین اس قابل نہ تہا کہ اونکا لحاظ کیا جاے۔	۲۳۱
۲۳۹	مہاراجہ صاحب کے اس طریق عمل کی وجہہ	〃
۲۴۰	اس بات کی وجوہات کہ یہہ مقدمہ دوبارہ قابل سماعت نہ تہا۔	۲۳۲
۲۴۱	اس مقدمہ کی نظر ثانی کے واسطے مسٹر کالمی صاحب کا مقرر ہونا واقع سنہ ۱۸۴۲ء	۲۳۳
۲۴۲	ضلع سرسہ کی سرحد کے متعلق کسی قطعی تجویز کا پیش ہونا۔	۲۳۴
۲۴۳	مہاراجہ صاحب کا اب بہی ناراض رہنا اور بعد حصول ایک تنبیہہ کے گورنمنٹ کے فیصلہ پر رضامند ہوجانا اور خاتمہ مقدمہ سرحد ضلع حصار واقع آغاز سنہ ۱۸۴۲ء	۲۳۴
۲۴۴	ضلع بہٹیانہ یعنی سرسہ کی سرحد کا مقدمہ اب بہی تصفیہ طلب رہنا اور مسٹر کالمی صاحب کی تجاویز کو گورنمنٹ اضلاع	۲۳۵

نمبر	مضمون	صفحہ
	مغربی وشمالی کا اصولاً منظور کرنا اور پہر اوسکے رو سے سرحد سرسہ کی پیمایش وغیرہ کا ہونا۔	
۲۴۵	رپورٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ حصار اور اوسپر عملدرآمد ہونا۔	۲۳۶
۲۴۶	اسباب التوا فیصلہ مقدمہ ہذا۔	〃
۲۴۷	اور مسٹر بارنس صاحب کی رپورٹ اخیر	۲۳۷
۲۴۸	پنجاب گورنمنٹ کی راے	〃
۲۴۹	سنہ ۱۸۵۶ء مین گورنمنٹ ہند سے حکم اخیر صادر ہونا۔	۲۳۸
۲۵۰	اور دیہات کا دیدیا جانا اور ختم ہوجانا اس مقدمہ کا سنہ ۱۸۵۶ء مین۔	۲۳۹
۲۵۱	ذکر کیتہل کی ریاست کا اور اوسکو اور پٹیالہ کے مقدمات حدود کا سنہ ۱۸۳۸ء مین	۲۴۰
۲۵۲	ذکر وفات بہائی اودے سنگہ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۳ء وضبطی علاقہ کیتہل۔	۲۴۱
۲۵۳	رؤساء خاندان پہول کا گورنمنٹ کے ریاست کیتہل پر قبضہ کرنے کے باب مین مزاحمت کے لئے طیاری کرنا۔	۲۴۲
۲۵۴	رؤساء پہولکیان کی چال بازیون کا نتیجہ	〃
۲۵۵	سنہ ۱۸۴۵ء مین رؤساء ایزدی ستلج کے خیالات کا نسبت گورنمنٹ انگریزی غیر دوستانہ ہونا۔	۲۴۴
۲۵۶	ذکر اوس رشک اور حسد کا جو ان ایام مین باہم رؤساء پٹیالہ وجیند و نابہہ کے تہا۔	۲۴۵
۲۵۷	راجہ دیوندر سنگہ والی نابہہ کے بعضی دعوی کا جو	〃

برتری کا دارہ

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۰۳	رنجیت سنگہ کا پٹیالہ کی طرف کوچ کرنا۔	۱۳۳
۲۰۴	ذکر ملاقات ہر دو رؤسا لاہور و پٹیالہ بماہ نومبر ۱۸۰۸ء	۱۳۴
۲۰۵	رنجیت سنگہ کی واپسی امرتسر کو۔	〃
۲۰۶	نواب گورنر جنرل بہادر کا آلٹی میٹم یعنی پیغام اخیر بنام رنجیت سنگہ اور اس امر کا اعلان کہ رؤسا ملک اینروے ستلج گورنمنٹ انگریزی کے محفوظ ہین۔	〃
۰۷	بموجب ہدایت نواب گورنر جنرل بہادر مورخہ اکتیسوین (۳۱) اکتوبر ۱۸۰۸ء مسٹر مٹکاف صاحب کا مراسلہ بنام رنجیت سنگہ مورخہ بارہوین دسمبر ۱۸۰۸ء	۱۳۵
۲۰۸	ترجمہ مراسلہ۔	〃
۲۰۹	بیان اس [illegible] اون اصل وجوہات کا جنکے باعث رؤسا [illegible] سے گورنمنٹ نے اپنا مذکورہ بالا ارا[illegible]ده قایم کیا تہا۔	۱۳۸
۲۱۰	رنجیت سنگہ نہین چاہتا تہا کہ اس اعلان کو [illegible] بطور قطعی تسلیم کرلے۔	〃
۲۱۱	اس معاملہ [illegible] کے تصفیہ کو رنجیت سنگہ کا تعویق مین [illegible]النا۔	۱۳۹
۲۱۲	مہاراجہ رنجیت سنگہ کی شکایتین نامعقول [illegible]۔	〃
۲۱۳	رنجیت سنگہ کا انگریزون سے لڑنیکا قصد کرنا اور جنگ کی طیاریان۔	۱۴۰
۲۱۴	رنجیت سنگہ کا تبدیل قصد اور اوسکا اپنی فوجکو انبالہ سے واپس بلا لینا۔	۱۴۰
۲۱۵	بسرکردگی کرنیل اختر لونی صاحب انگریزی سپاہ کے ایک دستہ کا ستلج کی طرف کوچ کرنا بماہ جنوری ۱۸۰۹ء	۱۴۱
۲۱۶	کرنل اختر لونی صاحب کی ذات مین وہ سب اوصاف موجود تہے جو اس مہم کے لیے مطلوب تہے اور ذکر اون ہدایات کا جو اس موقع پر گورنمنٹ نے اونکو تحریر کی تہین۔	〃
۲۱۷	خلاصہ ہدایات۔	〃
۲۱۸	رنجیت سنگہ کا راجہ پٹیالہ کو لاہور بلانا اور اونکا انکار کرنا۔	۱۴۲
۲۱۹	کرنل اختر لونی صاحب کا پٹیالہ پہونچنا اور راجہ صاحب سنگہ کا بہت ہی مسرور ہونا۔	۱۴۳
۲۲۰	رئیس مالیر کوٹلہ کو ریاست پر بحال کرنا	〃
۲۲۱	انعقاد معاہدہ کی بات چیت کی حالت بمقام لاہور۔	۱۴۴
۲۲۲	رنجیت سنگہ کا انکار مقامات مقبوضہ کے خالی کرنے سے۔	〃
۲۲۳	انگریزی فوج کی آمد کا اثر۔	۱۴۵
۲۲۴	کرنل اختر لونی صاحب کے پاس رنجیت سنگہ کے سفیرون کا آنا۔	〃
۲۲۵	کرنل اختر لونی کا آگے بڑہنے مین توقف کرنا اور اونکی ایسی کارروائی سے گورنمنٹ کا ناراض ہونا۔	۱۴۶
۲۲۶	نواب گورنر جنرل بہادر کا اپنی مصلحت کو اور طرح پر بدلنا	〃

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۲۷	اخترلونی صاحب کا لودہانہ پہونچ جانا -	۱۴۷
۲۲۸	مسٹر مٹکاف صاحب کے سپاہیان ہمراہی پر بمقام امرتسر ایک حملہ کا ہونا - اور حملہ آورون کی مغلوبیت -	۱۴۸
۲۲۹	فریدکوٹ کو رنجیت سنگہ کا آخرکار چہوڑ دینا	۱۴۹
۲۳۰	آخرکار عہدنامہ کا ہوجانا -	〃
۲۳۱	ترجمہ عہدنامہ —	〃
۲۳۲	نتیجہ عہدنامہ -	۱۵۱
۲۳۳	سن ابتداے ۱۸۰۹ء ممالک اینہر وبحر ستلج کی تاریخ کا - ریاست لاہور سے بالکل علیحدہ ہوجانا -	۱۵۳
۲۳۴	عہدنامہ کی اس کارروائی سے پٹیالہ والون کا بہت خوش ہونا -	۱۵۴
۲۳۵	کپتان وائیٹ صاحب پر ایک حملہ کا ہونا -	〃
۲۳۶	بدانتظامی ریاست پٹیالہ -	۱۵۶
۲۳۷	صاحب ایجنٹ کا پٹیالہ جانا ۱۸۱۱ء	〃
۲۳۸	بعض امور مین اصلاح کیا جانا باتفاق راے باہمی -	۱۵۷
۲۳۹	گورنمنٹ اعلے کی مرضی ہونا مع وجوہات عدم مداخلت وہدایات اخیر -	۱۵۸
۲۴۰	اشتہار مجریہ ۴ - اگست ۱۸۱۱ء	۱۶۰
۲۴۱	رانی آسکنور کا مدارالمہام ریاست مقرر کیا جانا -	۱۶۲
۲۴۲	گوجر سنگہ کی مخالفت -	۱۶۴
۲۴۳	ان لوگون کے منصوبہ کا چل جانا اور رانی صاحبہ کا چندروز کے لئے مقید ہونا -	〃
۲۴۴	اس حرکت کے نتائج اور رانی صاحبہ کا پہر بحال ہونا -	۱۶۴
۲۴۵	رانی صاحبہ کی درخواست صاحب ایجنٹ کی خدمت مین واسطے امداد کے اور گورنمنٹ سے اس اجازت کا آجانا کہ صاحب ایجنٹ مدد دین -	۱۶۵
۲۴۶	راجہ صاحب سنگہ کے مزاج کی کیفیت خاص اون کے ایک جانبدار کی زبانی -	۱۶۶
۲۴۷	راجہ صاحب سنگہ کے ساتہہ کارروائی کرنے مین مشکلات -	۱۶۷
۲۴۸	راجہ صاحب سنگہ کا مشتبہ ہوجانا اور اون کے قول اور فعل مین اختلاف	۸
۲۴۹	صاحب ایجنٹ کا عزم بالجزم کر لینا واسطے منوا لینے اپنی تجاویز	
۲۵۰	دیوان گوردیال کی چالین رانی صاحبہ کے خلاف مین -	۱۶۹
۲۵۱	فریق مخالف کے ساتہہ ایک [illegible] مصالحہ کرا دینے کی تدبیر کا عمل مین لایا جانا مگر بہت جلد اوسمین ناکامیابی حاصل ہونا -	۱۷۰
۲۵۲	راجہ صاحب کا آخرکار ہر قسم کے انتظام سے مخالف ہونا اور گورنمنٹ کی آخر کارروائی [illegible] یعنی رانی صاحبہ کو اختیار کل دیا جانا اور اثناء اس تجویز مین کرنیل اخترلونی صاحب کے قتل کا منصوبہ [illegible] -	۱۷۱

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۳۵۸	پٹیالہ کی خیر خواہی اور وفاداری اور مہاراجہ کرم سنگہ صاحب کی وفات کا ذکر سنہ ۱۸۴۵ء مین اور مہاراجہ نرندر سنگہ صاحب کا جانشین ہونا	۲۴۶
۳۵۹	سنہ ۱۸۴۵ء مین ریاست پٹیالہ کی ہمدردی لاہور کی طرف تہی اور کسی رئیس نے ورے ستلج کا حکام گورنمنٹ انگریزی کو اطلاع نہ دینا کہ فوج خالصہ ستلج سے عبور کرنے والی ہے۔	۲۴۷
۳۶۰	ریاست پٹیالہ نے ضروریات لشکر کا سرانجام کرنا اور بہ نسبت دیگر رؤسا اپنا طریقہ اچہا رکہنا اور اپنی فوج کو چستی سے قابو مین رکہہ سکنا۔	۲۴۸
۳۶۱	مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو صلہ خدمات کا دیا جانا۔	۲۴۹
۳۶۲	بیان اون تغیرات کا جو بطور نتائج اس جنگ کے سرکار انگلشیہ اور سرداران ورؤساے اینردی ستلج کے تعلقات باہمی مین واقع ہوے۔	۲۵۰
۳۶۳	بیان اون فواید کا جو گورنمنٹ کی حفاظت سے ان رئیسون کو حاصل ہوئے تہے۔	۲۵۱
۳۶۴	رؤساء مذکورہ بالا کی احسان فراموشی اور اونکی سزا یابی۔	۲۵۳
۳۶۵	رؤساے اینردے ستلج اور گورنمنٹ انگلشیہ کے پولٹیکل تعلقات مین تغیر کیا جانا۔	″

نمبر	مضمون	صفحہ
۳۶۶	بعض اہم اصلاحون کا عمل مین لایا جانا	۲۵۴
۳۶۷	نواب گورنر جنرل بہادر کی مشرح اور مفصل رائے اور احکام۔	۲۵۵
۳۶۸	کون کون سی ریاستون کو ان اصلاحون سے مستثنی رکہا گیا۔	۲۶۵
۳۶۹	بہ تبدیل طور و طریق سابق متعلقہ کاروائی عدالتہاے سرکاری کے لئے نئے ضوابط کا قرار پایا۔	۲۶۶
۳۷۰	ان رئیسون کے اختیارات فوجداری کے چہن جانے سے بعض دقتون کا پیدا ہونا۔	۲۶۷
۳۷۱	سنہ ۱۸۴۹ء کی بغاوت اور ضبطی پنجاب۔	″
	اور سواے نوگہرون کے ان کل رئیسون کے اختیارات فوجداری و دیوانی اور مال کا مسلوب ہوجانا۔	″
۳۷۲	تغیرات مذکورہ بالا کا نتیجہ۔	۲۶۸
۳۷۳	ذکر مقدمات سکہان چہارمی	۲۶۹
۳۷۴	ذکر اوس اصول کا جس پر ان دیہات کی تقسیم کی گئی۔	۲۷۰
۳۷۵	ذکر ریورٹ مسٹر ملول صاحب	۲۷۱
۳۷۶	اس مقدمہ مین بیجا مداخلت کرنے کا پٹیالہ والون کا بڈیپرک عادی ہونا۔	″
۳۷۷	صاحب مہتمم بندوبست موصوف کی اخیر رائے۔	۲۷۲
۳۷۸	اس فیصلہ کی نسبت ریاست پٹیالہ کا عذر اور نصف سے زیادہ کے واسطے دعویدار ہونا	۲۷۳

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۳۷۹	اور بعض وجوہات ثبوت اپنے دعوی کا پیش کرنا۔	۲۷۴
۳۸۰	پٹیالہ اور جہارمیون کا حصہ دراصل مساوی ہونا۔	"
۳۸۱	جہارمیون کی طرف سے پٹیالہ کی بیجا مداخلتون کی ہمیشہ مزاحمت ہوتے رہنا۔	"
۳۸۲	پٹیالہ کے وجوہات پیش کردہ کا ناقابل اعتماد ہونا۔	۲۷۵
۳۸۳	ذکر جہارمیان منوڑ۔	"
۳۸۴	جو نہی مجھیلی۔	۲۷۶
۳۸۵	مقدمہ جہارمیان کا بالکل فیصلہ ہوجانا۔	۲۷۷
۳۸۶	پٹیالہ کی طرف سے ایسے مقدمات مین ہمیشہ جھگڑالوین کا ناواجب طریق مرعی رہنا۔	"
۳۸۷	ذکر مقدمہ موضع مگر جو پہلی فتوکو اوسکو بیامیون راما و دیلوکا نے ہبہ کیا تھا پٹیالہ اور نابہ والون کا دعوی اس گانون پر۔	۲۷۹
۳۸۸	حکام سرکار کی طرف سے دعوی ابتا حکومت اس گانون کے۔	"
۳۸۹	گورنمنٹ ہند کا دونو مالکون کے اس دعوی کو نامنظور کرنا۔	۲۸۰
۳۹۰	اس گانوکا نابہ کو دیا جانا۔	۲۸۱
۳۹	[illegible] لیا نوضع مقدمہ۔	"
۳۹۲	کہانون کا پٹیالہ کی حکومت مین منتقل ہونا سنہ ۱۸۱۵ء مین۔	۲۸۲
۳۹۳	انتظامات مذکورہ بالا کا سنہ ۱۸۴۷ء مین بھی جاری رکھا جانا۔	"
۳۹۴	مذکورہ بالا جاگیردان مین گورنمنٹ کے حقوق کی حفاظت کی نسبت مشکلات۔	۲۸۳
۳۹۵	مگر آخر کار مذکورہ بالا تجویز پر عمل ہونا	۲۸۴
۳۹۶	مہاراجہ نرایندر سنگہ صاحب کا عزم تشریف بری انگلستان۔	۲۸۵
۳۹۷	مہاراجہ صاحب ممدوح کا مکرر ارادہ کرنا واسطے تشریف بری انگلستان کے۔	۲۸۶
۳۹۸	ذکر مہاراجہ صاحب کے ان کامون کا جو گورنمنٹ کی طرفداری مین اونہون نے فوراً اختیار کیے۔	۲۸۷
۳۹۹	مہاراجہ صاحب کی نسبت صاحب کمشنر انبالہ کی رائے۔	۲۸۸
۴۰۰	مہاراجہ صاحب کی خدمات انبالہ تہانیسر اور دہلی مین۔	"
۴۰۱	ذکر خدمات پٹیالہ بہ ضلع سرسہ ورہتک وحصار۔	۲۸۹
۴۰۲	مہاراجہ صاحب کی طرف سے باربرداری اور رسد کی بہم رسانی وغیرہ وغیرہ اور گورنمنٹ کو زر نقد قرض دینا۔	۲۹۰
۴۰۳	تعداد افواج پٹیالہ ماموره ہنگامہ سنہ ۱۸۵۷ء	"
۴۰۴	ذکر خدمات پٹیالہ واقعہ سنہ ۱۸۵۸ء ریاست دہولپور و گوالیار مین۔	۲۹۱

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۴۰۵	خدمات پٹیالہ علاقہ جہجر اور ملک اودہ مین	۲۹۲
۴۰۶	ان خدمات کے جو جو صلے گورنمنٹ سے مہاراجہ صاحب کو دیئے گئے اونکا بیان	۲۹۳
۴۰۷	پٹیالہ کو جہجر کا علاقہ دیئے جانیکا سبب۔	۲۹۴
۴۰۸	اس پرگنہ کا اس قدر جمع کا نہونا جس قدر کہ پہلے خیال کیا گیا تہا اور مہاراجہ صاحب کی طرف سے کمی کے پورا کرنے کی درخواست پیش ہونا۔	〃
۴۰۹	گورنمنٹ کا اس کمی کے پورا کرنے کو کفیل ہونا۔	۲۹۵
۴۱۰	پرگنہ کانوڈ اور بدہوانہ کا ایک حصہ پٹیالہ کو دیا جانا۔	〃
۴۱۱	بعوض زر سود کے کہالون کے علاقہ کا دیدیا جانا۔	۲۹۷
۴۱۲	رقم قرضہ کا تصفیہ اخیر	۲۹۸
۴۱۳	ذکر عطائی سندات علاقجات مذکور۔	〃
۴۱۴	نقل اصل سند۔	۲۹۹
۴۱۵	ہر سہ رؤسا خاندان پہولکیان کو بعض نہایت بیش بہا حقوق کا عطا کیا جانا۔	۳۰۲
۴۱۶	اختیار سزائی قصاص۔	〃
۴۱۷	درخواست تقرر کونسل ریجنسی بوقت ضرورت	۳۰۴
۴۱۸	درخواست اختیار متبنے۔	۳۰۵
۴۱۹	ان رؤسا کے ہان از روی رسم ورواج فرزند متبنے کو کوئی استحقاق نہ تہا	〃
۴۲۰	چہچہیری شاخون کے استحقاق کی نسبت گورنمنٹ کی پالیسی	۳۰۶
۴۲۱	باسباب مذکورہ بالا ان رئیسون کو اپنی ریاستون کے کسی دن ضبط ہوجانے اور زوال خاندان کا اندیشہ ہونا۔	۳۰۶
۴۲۲	سرکار انگریزی کی طرح رنجیت سنگہ بہی حق متبنے کو تسلیم نہین کرتا تہا۔	۳۰۷
۴۲۳	اس درخواست کا نہایت ہی اہم اور قابل غور ہونا۔	۳۰۸
۴۲۴	سنہ ۱۸۵۸ء سے گورنمنٹ کی مصلحت ملکی مین تغیر شروع ہونا۔	۳۰۹
۴۲۵	نواب گورنر جنرل کا اس درخواست کی قبولیت سے انکار کرنا اور حکام ولایت کا اوسکو منظور فرمانا۔	〃
۴۲۶	اس درخواست کی منظوری کے عمل کے نتائج کا ذکر۔	۳۱۱
۴۲۷	امور پولیٹکل مین دستورات کا دخل نہ کیا جانا۔	〃
۴۲۸	گورنمنٹ کی عدم مداخلت کی نسبت درخواست بہ مقدمات نالش توابع ومتوسلان۔	۳۱۲
۴۲۹	اس امر کی درخواست پیش ہونا کہ ایک سند بمہر و دستخط حضرت ملکہ معظمہ عطا ہو۔ اور کسی عدالت دیوانی مین ہم رئیسون کی رعایا پر نالش مسموع نہو اور ان باتون کی قبولیت سے گورنمنٹ کا انکار کرنا۔	۳۱۳
۴۳۰	ذکر دربار لارڈ کیننگ صاحب بہادر بمقام انبالہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۰ء	۳۱۴

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۴۳۱	سند پانچوین مئی سنہ ۱۸۶۰ء درباب عطائے حق تبنے و حقوق دیگر۔	۳۱۶
۴۳۲	مہاراجہ صاحب کو تمغائے ستارہ ہند مرحمت ہونا اور اونکا مقرر ہونا نواب گورنر جنرل بہادر کی کونسل مین۔	۳۲۳
۴۳۳	ذکر عطا ہونے سند تبنے کا۔	۳۲۴
۴۳۴	مہاراجہ نرندر سنگہ صاحب کی وفات۔	۳۲۵
۴۳۵	مہاراجہ صاحب ممدوح کے خصایل و عادات	"
۴۳۶	مہاراجہ صاحب کی وفات کا افسوس سرکاری گزٹ مین مشتہر ہونا۔	۳۲۶
۴۳۷	کنور دیپ سنگہ مہاراجہ صاحب کے بہائی کی وفات کا ذکر۔	"
۴۳۸	مہاراجہ صاحب کے کنبے کا بیان۔	۳۲۷
۴۳۹	مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب بہادر	۳۲۸
۴۴۰	ذکر اس امر کا کہ ایک کونسل ریجنسی کے تقرر کی بابت سنہ ۱۸۵۹ء مین ایک قرارداد ہوئی تہی۔	۳۲۹
۴۴۱	مہاراجہ نرندر سنگہ کی اخیر وقت کی ہدایات	"
۴۴۲	وجوہ اعتراض اہلکاران ریاست پٹیالہ درباب تقرر کونسل اوف ریجنسی۔	۳۳۰
۴۴۳	راجہ صاحبان جیند و نابہہ کی راے۔	۳۳۱
۴۴۴	معنی الفاظ سند کی تفسیر اور تاویل	"
۴۴۵	سند کے دفعہ اول سے صرف اونہین اختیارات کا بحال کرنا مقصود تہا جو ان رئیسون سے چہین لئے گئے تہے۔	۳۳۲

نمبر	مضمون	صفحہ
۴۴۶	سند کی دفعہ ہشتم امور غیر معمولی مین گورنمنٹ کے اختیارات دستاندازی کو نہین روکتی۔	۳۳۳
۴۴۷	لفظ کل ساورنٹی کے مضمون کی تشریح	"
۴۴۸	اسکا کوئی ثبوت نہ تہا کہ مہاراجہ نرندر سنگہ صاحب سنہ ۱۸۵۸ء کے معاہدہ سے کنارہ کشی کرنے کی کوئی خواہش رکہتے ہون۔	۳۳۴
۴۴۹	آخر کار کونسل ریجنسی کا مقرر ہونا۔	"
۴۵۰	کونسل ریجنسی کے عہد حکومت کے حالات کا تحریر کرنا کچہہ مناسب نہین معلوم ہوا	۳۳۵
۴۵۱	کونسل مذکورہ بالا کے ممبرون مین تغیر تبدل۔	"
۴۵۲	نئے ممبرونکا تقرر۔	۳۳۶
۴۵۳	دیوان کلونت راے اور بخشی ہیر سنگہ کی جلاوطنی کا ذکر۔ اور حکیم عبد الغنی خان کا اسکے کچہہ عرصہ بعد زاید ممبر کونسل مقرر ہونا۔	"
۴۵۴	مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب بہادر کو حکمرانی ریاست کے اختیارات کامل کا ملجانا اور اونکی چال ڈہال۔	"
۴۵۵	نواب لفٹنٹ گورنر کا پٹیالہ مین تشریف لانا واقع سنہ ۱۸۶۷ء	۳۳۷
۴۵۶	ذکر تعمیر نہر از دریاے ستلج موسوم بہ سرہند کنینال	۳۳۹
۴۵۷	اس نہر کی تعمیر کی خواہش پہلے پہل مہاراجہ نرندر سنگہ صاحب نے سنہ ۱۸۶۱ء مین کی تہی۔	"

فہرست مضامین راجگان پنجاب

۴۵۸	بسبب توقف تعمیر نہر	۳۴۰
۴۵۹	سنہ ۱۸۷۰ء مین شرائط تعمیر نہر کا اخیر تصفیہ ہوجانا۔	〃
۴۶۰	پنجاب یونیورسٹی کالج کو مہاراجہ صاحب کی طرف سے ایک عطیہ کا دیا جانا۔	۳۴۱
۴۶۱	ذکر وفات ولیعہد ریاست بہرتاپور بمقام پٹیالہ۔	〃
۴۶۲	ذکر وفات رانی صاحبہ موصوفہ واقع سنہ ۱۸۷۰ء	〃
۴۶۳	مہاراجہ صاحب کے دولتخانہ مین ایک فرزند کا پیدا ہونا۔	۳۴۲
۴۶۴	مہاراجہ صاحب کو تمغاء ستارہ ہند کا عطا ہونا۔	〃
۴۶۵	ریاست پٹیالہ کی مردم شماری اور تعداد رقبہ اور تعداد محاصل و فوج وغیرہ وغیرہ	〃

تاریخ بہدوڑ

۱	سرداران بہدوڑ	۱
۲	چودہری دونا بانی خاندان۔	۳
۳	خطرات عہدہ چودہرایت۔	۴
۴	مشکلات جن مین وہ مبتلا ہوا۔	〃
۵	اوسکی وفات سنہ ۱۷۴۶ء	〃
۶	چودہری بکہا سنگھ۔	۵
۷	جانشینی چوہڑ س[illegible] سنہ [illegible]ء اور اوسکی [illegible] وشہرت	〃
۸	اوسکی فتوحات۔	۶
۹	سردار چوہڑ سنگھ اور اوسکو بہائی کا قتل سنہ ۱۷۹۳ء۔	۷
۱۰	اوسکے بیٹوںکا انتقام۔	〃
۱۱	تقسیم مساوی ریاست بہدوڑ مابین بیر سنگھ و دیپ سنگھ۔	۸
۱۲	وفات بیر سنگھ و دیپ سنگھ سنہ ۱۸۲۳ء مین۔	〃
۱۳	کھڑک سنگھ۔	۹
۱۴	سنہ ۱۸۴۵ء مین اوسکی خدمات۔	〃
۱۵	سنہ ۱۸۵۰ء مین بالادستی بہدوڑ کی نسبت تنازع عظیم۔	〃
۱۶	عام احکامات گورنمنٹ دربارہ مواضعات مشترکہ۔	〃
۱۷	تعداد مواضعات بہدوڑ۔	〃
۱۸	راہو کرنل میکسن و مسٹر ایڈمنسٹن صاحب کمشنران انبالہ۔	۱۰
۱۹	مسٹر بارنس صاحب کی رپورٹ سنہ ۱۸۵۴ء مین۔	〃
۲۰	جانشینان خاندان۔	〃
۲۱	دلایل پٹیالہ بتائید اپنے دعوی بالادستی کے۔	۱۱
۲۲	دلیل مخالف	۱۲
۲۳	سرداران بہدوڑ کا سنہ ۱۸۵۴ء مین پٹیالہ کی ماتحتی مین آنے کی خواہش کرنا۔	۱۳
۲۴	پٹیالہ کی بالادستی کا ہمیشہ سے انکار کرنا	〃

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۵	اونکی خواہش کی تبدیلی کی صریح وجہہ	۱۴
۲٦	مطلق العنانی بہدوڑ کے ثبوت	〃
۲۷	دعوی ٹپیالہ کو گورنمنٹ کا نامنظور کرنا	۱۵
۲۸	مہاراجہ کی استدعا نسبت نظر ثانی فیصلہ	〃
۲۹	ٹپیالہ کی طرف سے بیہودہ دعوی کا پیش ہونا -	۱٦
۳۰	حقوق سلطنت بالادست -	〃
۳۱	فرمان تیمور شاہ -	۱۷
۳۲	طریقہ حصول بہدوڑ واضح تہا -	۱۸
۳۳	مطلق العنانی دونا بہی واضح تہی	۱۹
۳۴	فہرست مرتبہ راجہ صاحب سنگ کا خلاف منشاء ٹپیالہ کے ثبوت قوی ہونا	〃
۳۵	مسٹر کلرک کی راے اس مقدمہ مین -	۲۰
۳٦	ہمیشہ ٹپیالہ بزرگ خاندان تسلیم ہوا ہے	۲۱
۳۷	سرداروں کے بیان مین بہت سی تبدیلیاں -	〃
۳۸	ٹپیالہ کے دعوی بالآخر ۱۸۵۵ء مین نامنظور ہوے -	۲۲
۳۹	بہدوڑ کے دیہات مشترکہ کی تقسیم	〃
۴۰	بعض مواضعات ٹپیالہ کو دیے گئے	۲۳
۴۱	بہدوڑ پر بالادستی بعبلہ خدمات [illegible]ء بخشی گئی -	〃
۴۲	اس معاملہ کی نسبت اس کتاب مین طوالت کے ساتہ بحث کرنے کی وجہہ	۲۴
۴۳	خاندان ملود -	۲٦
۴۴	سردار دلیل سنگہ ملود والہ -	۳۰
۴۵	سردار اُتم سنگہ رام گڈہ والہ -	۲۸
۴٦	سردار مت سنگہ ملود والہ -	〃
۴۷	خاندان بڈرکہان -	۲۹
۴۸	وہ پہول کے سردار جو دربار وییسراے مین کُرسی پاتے ہین -	۳۰
۴۹	زمیندار خاندان پہولکے -	۳۱
۵۰	سکہان جیوندان -	〃
۵۱	سکہان گمٹی یا لوڈہ گہریہ -	۳۳
۵۲	سکہان دیالپورہ یا مرزا کا دیالپورہ	〃
۵۳	سکہان رامپورہ -	۳۴
۵۴	سکہان کوٹ دُنا	〃

تاریخ ریاست جیند

۱	ابتداے خاندان جیند -	۱
۲	شجرۃ النسب خاندان جیند -	۲
۳	عالم سنگہ پسر کلان سکہہ چین -	۳
۴	بلاقی سنگہ -	۳
۵	گجپت سنگہ	〃
٦	خاندان گجپت سنگہ -	۴
۷	اوسکی فتوحات و معائب -	〃
۸	[illegible]ء مین خطاب راجگی حاصل کرنا	۵
۹	عقد راجکنور سردار مہان سنگہ کے ساتہ	٦
۱۰	نابہہ سے تنازع -	〃
۱۱	جیند پر صوبہ دار دہلی کا حملہ	۹

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۲	فتوحات جانب جنوب۔	۱۰
۱۳	پٹیالہ کے ساتھہ راجہ کے تعلقات۔	〃
۱۴	راجہ گجپت سنگھ اور اوسکے بڑے بیٹے مہر سنگھ کی وفات اور اس شاخ خاندانکا انقطاع۔	۱۱
۱۵	تعمیر قلعہ جیند۔	〃
۱۶	راجہ بہاگ سنگھ۔	۱۲
۱۷	اوسکی مہمات اور لڑائیان۔	〃
۱۸	پنجاب سے ٹامس صاحب کا اخراج۔	〃
۱۹	راجہ بہاگ سنگھ کا انگریزون سے رابطہ اتحاد پیدا کرنا اور سنہ ۱۸۰۳ع مین جنرل لیک سے آملنا۔	۱۳
۲۰	سنہ ۱۸۰۵ع مین ہلکر کے معاملہ مین دربار لاہور کے ساتھہ پیام و سلام مین مددونیا۔	۱۴
۲۱	خدمات کے صلہ مین جاگیر کا عطا ہونا۔	〃
۲۲	پٹیالہ مین تنازعات اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کی مہمات۔	۱۵
۲۳	پیمایش ریاست جیند۔	۱۶
۲۴	بہاگ سنگھ کا رنجیت سنگھ کو صلاح دینا۔	〃
۲۵	میلہ ہردوار۔	۱۷
۲۶	راجہ بہاگ سنگھ کے خیالات سردار لاہور کی نسبت اور اوسکی سازشین۔	۱۹
۲۷	اوسکا خط بنام رزیڈنٹ دہلی۔	۲۰
۲۸	بہاگ سنگھ کا مسٹر سیٹن رزیڈنٹ دہلی سے ملاقات کرنا۔	۲۱
۲۹	مہاراجہ کی ملاقات سے بچینی کی خواہش۔	۲۱
۳۰	جنرل آکٹر لونی سے اوسکا آملنا۔	۲۲
۳۱	اور اونکے ساتھہ لدہیانہ تک جانا اور پیام و سلام مین اوسکا مددونیا	۲۳
۳۲	سنہ ۱۸۰۸ع مین لدہیانہ مین پہونچنا۔	۲۴
۳۳	راجہ بہاگ سنگھ کا لدہیانہ کو کرنال سے بدلنے پر راضی ہونا۔	〃
۳۴	جنرل آکٹرلونی کا اوسکی درخواست کی تائید کرنا۔	〃
۳۵	وجوہات موید مبادلہ مع پہلوے مخالف وجوہات مذکورہ۔	۲۵
۳۶	گورنمنٹ کا اس تجویز کو نامنظور کرنا۔	۲۶
۳۷	کرنال کے حصول کے واسطے راجہ کا کرر کوشش کرنا۔	۲۸
۳۸	علاقہ دہرم پور۔	〃
۳۹	حکم لارڈ لیک۔	〃
۴۰	اونکی یعنی حکام گورنمنٹ کی تاویلات بجواب درخواست راجہ بہاگ سنگھ	〃
۴۱	راجہ کے دعوونکا مسترد ہونا۔	۳۰
۴۲	راجہ پٹیالہ کی حالت۔	〃
۴۳	اوسکی افراط شراب خوری اور اوسکو نتائج۔	〃
۴۴	مسودہ وصیت نامہ جسکی رو سے بڑا بیٹا محروم کیا گیا تہا۔	۳۱
۴۵	اوسکی عملدر آمد سے جو جو خرابیان متوقع ہوتین	〃

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۴۶	راجہ کے دلایل اوسکی تائید مین۔	۳۱
۴۷	انتظام مجوزہ کی منظوری سے گورنمنٹ کا انکار کرنا۔	۳۲
۴۸	مراسلہ گورنر جنرل۔	"
۴۹	جایداد عطیہ گورنمنٹ انگریزی	۳۴
۵۰	اوسکی بابت گورنمنٹ کا فیصلہ۔	۳۵
۵۱	جایداد مشترکہ بہائی لال سنگہ۔	"
۵۲	راجہ بہاگ سنگہ کی بے بس حالت	"
۵۳	مدار المہامی کے امیدوار۔	"
۵۴	مدار المہامی رانی سبہرائی سنہ ۱۸۱۱ء	۳۶
۵۵	ناراضگی کنور پرتاب سنگہ۔	"
۵۶	اوسکا باغی ہونا جیند پر قبضہ کرنا اور مدار المہام کا قتل۔	۳۷
۵۷	کارروائی حکام انگریزی۔	"
۵۸	جیند مین حکومت جایز کے از سرنو قایم کرنے کے واسطے ہدائتین۔	"
۵۹	کنور پرتاب سنگہ کا اس قتل مین راجہ کی شرکت بیان کرنا۔	۴۰
۶۰	پرتاب سنگہ کا جیند سے بالانوالی کو فرار ہونا۔	۴۱
۶۱	وہان سے ستلج کو عبور کرنا اور پہولا سنگہ اکالی سے جاملنا۔	"
۶۲	پہولا سنگہ کے ساتہہ ستلج کی جانب جنوب ایک مہم اختیار کرنا۔	"
۶۳	پرتاب سنگہ کا بالانوالی پہونچنا اور پہولا سنگہ کا مجبوری واپس جانا	۴۲

نمبر	مضمون	صفحہ
۶۴	قلعہ بالانوالی کا حوالہ کیا جانا اور پرتاب سنگہ کا مقید ہونا۔	۴۳
۶۵	پہولا سنگہ کا بہاگ جانا اور فوج پہلور کو شکست دینا۔	"
۶۶	پرتاب سنگہ کا لاہور مین بطاہدہ پناہ جو ہونا اور سنہ ۱۸۱۶ء مین بمقام دہلی وفات پانا۔	۴۴
۶۷	وفات کنور مہتاب سنگہ۔	"
۶۸	کنور فتح سنگہ کی مدار المہامی۔	"
۶۹	تنازعہ دربارہ مواضعات واہٹری و دونولی۔	"
۷۰	مواضعات مذکورہ کا راجہ جیند کے حوالہ کیا جانا۔	۴۵
۷۱	راجہ بہاگ سنگہ کی وفات سنہ ۱۸۱۹ء مین	"
۷۲	اوسکا خاندان۔	"
۷۳	راجہ فتح سنگہ کا خالی از واقعات عہد حکومت۔	"
۷۴	اوسکی وفات سنہ ۱۸۲۲ء مین	"
۷۵	راجہ سنگت سنگہ کی گدی نشینی۔	۴۶
۷۶	اوسکی شادی۔	"
۷۷	ابتری انتظام جیند۔	"
۷۸	راجہ کا امرتسر و لاہور جانا۔	۴۷
۷۹	سنہ ۱۸۳۴ء مین بار دوم لاہور جانا۔	"
۸۰	موضع اٹہانہ کا سنگت سنگہ کو مہاراجہ کی طرف سے عطا ہونا۔	"
۸۱	گورنمنٹ انگریزی کا اوسکی [illegible] پر اصرار کرنا	۴۸

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۸۲	جاگیرات عطیہ مہاراجہ سنہ ۱۸۲۶ء و سنہ ۱۸۳۰ء	۴۸
۸۳	اصول مجوزہ گورنمنٹ دربارہ عطیات ریاست غیر۔	〃
۸۴	راجہ لاہور سے پھر خط وکتابت کرنا	۴۹
۸۵	تمام سرداران اینبردی ستلج کا لاہور مین وکیل رکھنا۔	〃
۸۶	جیند کی بدانتظامی کا ترقی ہونا اور راجہ کا دار الریاست چھوڑنا۔	۵۰
۸۷	راجہ سنگت سنگہ کا سنہ ۱۸۳۲ء مین لاہور جانا۔	۵۱
۸۸	راجہ سنگت سنگہ کا سنہ ۱۸۳۴ء مین دفعتاً مرجانا۔	〃
۸۹	ہندوستانی ریاستون مین رئیس کی صغر سنی کے خراب نتائج۔	〃
۹۰	سنگت سنگہ کا چال چلن۔	۵۲
۹۱	انقطاع سلسلہ مستقیم رؤسار جیند۔	۵۳
۹۲	قرابت داران سلسلہ غیر مستقیم و قانون ترکہ لاوارث۔	〃
۹۳	سرداران اینبردی دریای ستلج کا بالعوض حق ترکہ لاوارثی ادای خراج سے انکار کرنا۔	〃
۹۴	معاملہ جیند کے فیصلہ کا التوا۔	۵۴
۹۵	دعویہای بیوگان۔	۵۵
۹۶	اونکی دعوون کے منظور کرنیکی دقتین اور عورتون کی حکومت کی خرابیان۔	〃
۹۷	بیوگان راجہ فتح سنگہ۔	۵۶
۹۸	دعوی رانی بہاگ بہری بیوہ سردار کنور بہاپ سنگہ	〃
۹۹	دعوی راجہ نابہہ۔	۵۶
۱۰۰	دلایل تائید دعوے راجہ نابہہ	
۱۰۱	باقی دعویداران یعنی سرداران بازیدپور و بڈرکہان۔	۵۷
۱۰۲	سردار بھوپ سنگہ بانی خاندان بڈرکہان۔	
۱۰۳	اوسکی بیٹے کرم سنگہ کی بغاوت۔	〃
۱۰۴	تقسیم جایداد موروثی بوساطت رؤسار خاندان پہول۔	۵۸
۱۰۵	سروپ سنگہ کا بظاہر قوی ترین دعوی۔	〃
۱۰۶	دعوی سردار سکہا سنگہ رئیس بڈرکہان و اعتراض نسبت جانشینی سردار سروپ سنگہ۔	۵۹
۱۰۷	کرم سنگہ کا محروم الارث ہونا۔	〃
۱۰۸	اصول جسکے بموجب ریاست جیند کی تجویز عمل مین آئی۔	۶۰
۱۰۹	سروپ سنگہ کا کل ریاست کی نسبت دعوی کرنا۔	۶۱
۱۱۰	کیفیت قبضہ سرداران خاندان پہول بزمانہ سلطنت دہلی۔	〃
۱۱۱	ہندؤن کے قانون کا وراثت سکہہ پر اطلاق۔	۶۲
۱۱۲	ریاست جیند کا گورنمنٹ کو جا نہیں پہنچ سکتا۔	〃
۱۱۳	جاگیرات عطیہ سرکار لاہور	۶۳

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۱۴	رائے گورنر جنرل دربارہ جاگیرات عطیہ لاہور۔	۶۳
۱۱۵	ابہام تحریر۔	۶۴
۱۱۶	جاگیرات عطیہ قبل عہدنامہ سنہ ۱۸۰۹ء	″
۱۱۷	عطیات مابعد عہدنامہ مذکورہ کا سرکار لاہور کو واپس جانا۔	۶۵
۱۱۸	فیصلہ اخیر گورنمنٹ ہند۔	″
۱۱۹	راجہ جیند کا اس حکم کی نظرثانی کرانے کے لئے کوشش کرنا۔	۶۶
۱۲۰	تجویز کورٹ آف ڈائرکٹرز۔	۶۸
۱۲۱	بھوپ سنگھ کا سردار سروپ سنگھ کے دعووں کی ترجیح پر ناراض ہونا۔	۶۹
۱۲۲	علاقہ جو گورنمنٹ کو بطور ترکہ لاوارث کے ملا۔	۷۰
۱۲۳	راجہ سروپ سنگھ کی گدی نشینی سنہ ۱۸۳۷ء میں۔	″
۱۲۴	سرغنہ بغاوت۔	۷۱
۱۲۵	اوس کا فرو ہونا۔	″
۱۲۶	کیتھل کا لاوارث ہو جانا اور راجہ جیند کی کارروائی۔	۷۲
۱۲۷	جیند کو ایک جزو علاقہ کیتھل کا بذریعہ معاوضہ کے ملنا۔	۷۳
۱۲۸	موضع مینس کا معاملہ۔	″
۱۲۹	قوم سکھ کی متوحش حالت۔	۷۴
۱۳۰	کارروائی راجہ جیند ایام جنگ سنہ ۱۸۴۶ء۔	″
۱۳۱	گورنمنٹ انگریزی کی نسبت خیالات۔	۷۵

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۳۲	جنگ سنہ ۱۸۴۵-۴۶ء کی خدمات۔	۷۵
۱۳۳	سند بنام راجہ بعد اختتام جنگ۔	۷۶
۱۳۴	جنگ دوم سکھان واقع سنہ ۱۸۴۹ء	۷۸
۱۳۵	کیفیت جیند بعد ضبطی پنجاب۔	″
۱۳۶	راجہ کی بہادرانہ کارروائی۔	″
۱۳۷	غدر سنہ ۱۸۵۷ء	۷۹
۱۳۸	میدان جنگ میں راجہ سروپ سنگھ کی خدمات۔	۸۰
۱۳۹	حملہ دہلی۔	″
۱۴۰	روہتک کا عارضی طور پر راجہ کے حوالہ ہونا	۸۱
۱۴۱	خدمات بعد فتح دہلی۔	″
۱۴۲	ان خدمات کی اعلیٰ قدر۔	″
۱۴۳	صلہ خدمات۔	۸۲
۱۴۴	دادری کے ضبط شدہ علاقہ کا عطا ہونا	″
۱۴۵	تعداد توپ سلامی و خطاب اعزازی کا اضافہ۔	۸۳
۱۴۶	مواضعات بڈرکھاں بہم وڈی۔	″
۱۴۷	راجہ کو حقوق سرکاری کے خرید لینے کی اجازت ملنی۔	″
۱۴۸	متفرق مواضعات دادری واقع علاقہ انگریزی کا عطا ہونا۔	۸۴
۱۴۹	مبادلہ اراضیات گورنمنٹ بعوض اراضیات جیند۔	۸۵
۱۵۰	واجب العرض۔	″
۱۵۱	سند مئی سنہ ۱۸۶۰ء۔	″
۱۵۲	سند اختیار تبنیت۔	۸۶
۱۵۳	ایک حصہ علاقہ جہجر کا جیند کے پاس منتقل ہونا۔	۸۸

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۵۴	مبادلہ مواضعات بعوض مواضعات جیند	۸۹
۱۵۵	ان رؤسا کا اپنے جدید علاقہ مین معافیات کی ضبطی کا اختیار ۔	۹۰
۱۵۶	ان معافیداروں کے حقوق کی ابتدا	〃
۱۵۷	دلیل بتائید اختیار کامل راجگان نسبت ضبطی ۔	۹۱
۱۵۸	گورنمنٹ کا اس اختیار کو جایز تسلیم کرنا ۔	۹۲
۱۵۹	سکرٹری آف اسٹیٹ کا حقوق معافیداران کی نسبت قبضہ دوامی کو قایم رکھنا ۔	〃
۱۶۰	رؤسا کی ناراضگی اس فیصلہ سے	۹۳
۱۶۱	جبکہ وہ اپنی سندون کے شرائط کے مخالف خیال کرتے ہین ۔	〃
۱۶۲	گورنمنٹ کی کفالت معافیداروں کی نسبت	۹۴
۱۶۳	چونکہ سندین بدون کسی قید کے عطا ہوئی ہین لہذا ہوم گورنمنٹ نے اپنی رای پر اصرار نہین کیا ۔	〃
۱۶۴	تقدیم و تاخیر درجہ جیند و نابھہ ۔	۹۵
۱۶۵	دونون رئیسون کے اضافی دعوے ۔	۹۶
۱۶۶	فیصلہ بحق جیند ۔	۹۹
۱۶۷	راجہ نابھہ کی واویلا ۔	〃
۱۶۸	وفات راجہ سروپ سنگہ سنہ ۱۸۶۴ء مین	〃
۱۶۹	اوسکا چال چلن ۔	۱۰۰
۱۷۰	اوسکا خطاب ستارہ ہند کے واسطے نامزد ہونا ۔	〃
۱۷۱	راجہ رگھبیر سنگہ کا جانشین مقرر ہونا	۱۰۱
۱۷۲	گدی نشینی ۔	〃

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۷۳	بغاوت دادری ۔	۱۰۱
۱۷۴	انتظام نواب سابق دادری ۔	〃
۱۷۵	انتظام راجہ جیند ۔	〃
۱۷۶	بانیان بغاوت ۔	۱۰۲
۱۷۷	نئے راجہ کی مستعدی ۔	〃
۱۷۸	باغیون پر حملہ کرنا اور اونکے دیہات کو غارت کرنا ۔	۱۰۳
۱۷۹	انتظام کا از سر نو قایم کرنا ۔	〃
۱۸۰	راجہ رگھبیر سنگہ کا کنبہ ۔	۱۰۴
۱۸۱	اوسکا چال چلن ۔	〃
۱۸۲	آمدنی و رقبہ آبادی ریاست جیند ۔	〃

ریاست نابھہ کی تاریخ

۱	چودہری تلوکا کی جایداد کا تقسیم ہونا	۲
۲	چودہری گوردتا کا انتقال اور چودہری ہمیر سنگہ کا اوس کا جانشین ہونا ۔	〃
۳	شہر نابھہ کی آبادی در سنہ ۱۷۵۵ء	۳
۴	راجہ جیند کا سنگرور کا چھین لینا ۔	۴
۵	سنہ ۱۷۸۳ء مین چودہری ہمیر سنگہ کا انتقال ہونا اور بسبب نابالغی راجہ جسونت سنگہ اوسکے بیٹے کے رانی دیسو کا رکن ریاست مقرر ہونا ۔	〃
۶	رانی دیسو کا انتقال سنہ ۱۷۹۰ء	۵
۷	جارج طامس کے مقابلہ مین جیند اور نابھہ کا باہم متفق ہونا ۔	

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۸	مرہٹون کے امداد کے نذرانہ کی تفصیل	۵
۹	راجہ جسونت سنگہ کا انگریزون سے دوستی پیدا کرنا۔	۷
۱۰	راجہ نابہہ اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے تعلقات اور کارروائیان واقعہ سنہ ۱۸۰۶ع	
۱۱	مہاراجہ رنجیت سنگہ کی مہمات واقع سنہ ۱۸۰۷و۱۸۰۸ع کا ذکر۔	〃
۱۲	راجہ جسونت سنگہ کا کرنل خترلونی صاحب سے بکمال خلوص ملاقات کرنا اور مثل دیگر روساء اپیرو ستلج از روے اشتہار مجریہ سوم مئی سنہ ۱۸۰۹ع گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت مین آجانا۔	۹
۱۳	اسوقت ریاست نابہہ کا بمناسبت اور ریاستون کے کیا درجہ تہا۔	۱۰
۱۴	راجہ جسونت سنگہ کا طور وطریق پٹیالہ کے ساتہہ اس طرز کا ہونا کہ جسطرح نے پٹیالہ کے اقتدار مین خلل آے۔	۱۱
۱۵	راجہ جسونت سنگہ کے خصایل۔	۱۲
۱۶	پٹیالہ سے نابہہ کو کیون رنج تہا۔	〃
۱۷	موضع دولدی۔	۱۳
۱۸	ذکر منازعات موضع جلیکے۔	〃
۱۹	ذکر منازعہ سرحد موضع کولس پیڑی	〃
۲۰	دیگر منازعات کا ذکر۔	۱۴
۲۱	ریاست نابہہ کے خانگی فساد اور کنور رنجیت سنگہ کا باغی ہونا۔	〃

نمبر	مضمون
۲۲	راجہ جسونت سنگہ کو اس امر کا گمان ہونا کہ کنور رنجیت سنگہ میرے قتل کے درپے ہے اور اور اس الزام کا اوسپر ثابت نہونا۔
۲۳	کنور رنجیت سنگہ کا طور وطریق مجرمانہ تہا تو وہ بدچلین تہا۔
۲۴	وفات کنور رنجیت سنگہ درفوت سنہ ۱۸۳۲ع
۲۵	رنجیت سنگہ کی وفات کی نسبت زہر خورانی وغیرہ کا دعوا۔
۲۶	ذکر مقدمہ سکہان لدہران وسوتنتی بابت تکرار انکے ذیلدار نابہہ ہونے یا نہونے کے۔
۲۷	ذکر عروج پانے سکہون کی اوس مثل کا جو نشانون والی کے نام سے معروف تہی
۲۸	لدہران اور سوتنتی والون کا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل دہلی کے پاس ریاست نابہہ کا شاکی ہونا۔
۲۹	اس مقدمہ مین سر جارج کلارک کی تحقیقات کا نتیجہ۔
۳۰	سکہہ لوگون کے باہم ابتدا مین برادری مساوات تہی حاکمی محکومی نہ تہی۔
۳۱	لدہران اور سوتنتی والے۔ ریاست نابہہ کے غیر محکوم ہی نہین بلکہ ا سے لڑائیان لڑتے رہتے تہے۔
۳۲	نابہہ والون کے علاقہ سوتنتی اور پہر پنجایت نے اوسکا مقابلہ

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۳۳	لدہڑان اور سونتی والے حقیقتاً سنہ ۱۸۴۳ء سے کچھہ عرصہ پہلے ریاست نابہہ کے ساتہہ انکی حالت ماتحتی مین تہے۔	۲۳
۳۴	گورنمنٹ نے اس مقدمہ مین یہہ فیصلہ فرمایا کہ یہہ لوگ ریاست نابہہ کے ماتحت تو سمجہے جائین لیکن راجہ صاحب اگر ان پر جا و بیجا حکومت کرین تو اون کو روکا جائے۔	۲۴
۳۵	مہم کابل کے وقت راجہ صاحب کا ادائے خدمات گورنمنٹ کے لئے اپنی مستعدی ظاہر کرنا۔	۲۴
۳۶	راجہ جسونت سنگہہ صاحب کا انتقال واقع سنہ ۱۸۴۰ء	۲۵
۳۷	راجہ جسونت سنگہہ کی رانیان۔	״
۳۸	راجہ دیوندر سنگہہ کی مسند نشینی سنہ ۱۸۴۰ء	۲۶
۳۹	راجہ دیوندر سنگہہ نے کس قسم کی تربیت ابتدا سے پائی تہی اور اونکا چال چلن کیسا تہا۔	״
۴۰	ذکر اوس باہمی کدورت کا جو مابین ریاستہائے پٹیالہ و نابہہ و جیند ہمیشہ سے موجود چلی آتی تہی۔	۲۸
۴۱	اوسکا خود کے ساتہہ نابہہ کو ایک خاص اور نامزد ہونا وجہہ تنازع کا پیدا ہونا۔	״
۴۲	راجگیری راجہ صاحب نے اپنے ہان ادب و آداب گدی و دربار کی جو رسمین ایجاد کی تہین اور رئیسان جیند اور پٹیالہ کو جو خطاب اونہون	۳۰

نمبر	مضمون	صفحہ
	نے مرمت کر رکہے تہے اونکا ذکر۔	
۴۳	راجہ دیوندر سنگہہ کی حالت اور اوسکی مسند نشینی کے وقت ایسی نہ تہی بلکہ اچہی امیدین تہین۔	۳۱
۴۴	سنہ ۱۸۴۳ء مین تقریباً کل روساء ادہر ورے ستلج کے خیالات کا گورنمنٹ انگریزی کی نسبت مخالفانہ ہونا۔	״
۴۵	ریاست کیتہل کی ضبطی اور اوسکا اثر۔	۳۲
۴۶	راجہ صاحب نابہہ کا برخلاف گورنمنٹ انگریزی اہل لاہور کے ساتہہ موافقت کرنے کے لئے میلان۔	۳۳
۴۷	ذکر تنازع مقدمہ موضع موڑان مابین ریاست نابہہ و لاہور۔	۳۴
۴۸	سردار دہنا سنگہہ ملوئی کا ذکر	״
۴۹	سردار دہنا سنگہہ کا انتقال اور نابہہ کی طرف سے اس گانو کی واپسی کا مطالبہ۔	۳۶
۵۰	مہاراجہ کہڑک سنگہہ کے خط کا مضمون۔	۳۷
۵۱	راجہ نابہہ کا موڑان پر حملہ کر کے قابض ہوجانا اور لوٹ لینا۔	۳۸
۵۲	راجہ دیوندر سنگہہ کی کارروائی سے دربار لاہور کا ناراض ہونا۔	״
۵۳	مہاراجہ دلیپ سنگہہ کے مراسلہ کا خلاصہ	۳۹
۵۴	لاہور والے اس مقدمہ کو ایک بڑا اہم مقدمہ سمجہتے تہے۔	״
۵۵	مہاراجہ کہڑک سنگہہ کے اس خط کی اصل حقیقت کیا تہی۔	۴۰

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۵۶	نابہہ والون کا گورنمنٹ انگریزی کو اس مقدمہ کی اصلیت کی نسبت بالکل فریب دینا اور دہوکہ مین رکہنا۔	۴۱
۵۷	اس امر کا تنقیح طلب ہونا کہ اگرچہ یہہ نقل وانتقال دراصل ناجائز تہا مگر اب یہہ گانو سرکار لاہور کو واپس دیا جانا چاہئے یا نہین۔	۴۲
۵۸	اس مقدمہ مین گورنمنٹ کے استحقاق کا ظاہر و باہر ہونا اور لاہور کو اس گانو کا واپس دیا جانا۔	″
۵۹	دربار لاہور مین اس فیصلہ سے ایک بڑی نارضامندی پیدا ہونا۔	۴۴
۶۰	سنہ ۱۸۴۵ء کی لڑائی اور راجہ نابہہ کا چال چلن۔	۴۶
۶۱	راجہ دیواندر سنگہ کی سازش لاہور کے ساتہہ۔	۴۷
۶۲	جنرل رام سنگہ کا نابہہ مین آنا اور ایام جنگ مین راجہ صاحب کی مخالفانہ کارروائی۔	″
۶۳	ریاست نابہہ کے ایک جزو کا ضبط ہونا	۴۸
۶۴	میجر براڈفٹ صاحب کے ان احکام کی نسبت بہی راجہ کی بے پرواہی۔	۵۰
۶۵	نواب گورنر جنرل بہادر سے معذرت کرنا۔	″
۶۶	فتح یابی فوج انگریزی تک رسد کا نہ پہونچنا۔	۵۱
۶۷	راجہ نابہہ کا دربار سے خارج ہونا۔	۵۲
۶۸	جوابدہی راجہ نابہہ۔	″
۶۹	خدمات جو راجہ نے بیان کین۔	″
۷۰	رسد کا حاضر کرنا۔	۵۴
۷۱	فوج انگریزی مین شریک نہونیکا عذر	″
۷۲	اس معاملہ کی اصل حقیقت۔	″
۷۳	راجہ دیواندر سنگہ ریاست سے معزول ہوئے۔ اور چہارم حصہ ریاست نابہہ کا ضبط کیا گیا۔	۵۶
۷۴	اور تمام محصولات زکات راہداری	″
۷۵	راجہ صاحب معزول کا متہر کو جانا۔	۵۷
۷۶	اونکا چال چلن اور اونکا لاہور کو منتقل ہونا۔	۵۸
۷۷	وفات راجہ دیویندر سنگہ سنہ ۱۸۶۵ء مین۔	″
۷۸	انتظام و بسط اجرائی کاروبار ریاست نابہہ۔	۵۹
۷۹	سردار گوربخش سنگہ پریسیڈنٹ کونسل ریجنسی۔	″
۸۰	منشی صاحب سنگہ۔	۶۰
۸۱	گوربخش سنگہ کا تنزل اور اوسکے مخالف صاحب سنگہ کا عروج۔	″
۸۲	معاملہ موضع بہائی روپا مشترکہ جملہ روسا و سرداران خاندان پہول۔	۶۱
۸۳	غدر سنہ ۱۸۵۷ء۔	۶۲
۸۴	راجہ بہرپور سنگہ کا چال چلن اور کارگذاریان	۶۳
۸۵	انعامات جنگی جو بصلہ اونکی خدمات کے سفارش کی گئی تہی۔	۶۴

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۸۶	انعامات عطیہ گورنمنٹ۔	۶۵
۸۷	تبنیت اور سزائے موت کے حکم صادر کرنے کا اختیار عطا ہونا۔	″
۸۸	سند عطیہ ۱۸۶۰ء	″
۸۹	دربار ۱۸۶۰ء	۶۷
۹۰	ویسرائے صاحب کی تقریر دربارہ راجہ صاحب نابھا	۶۸
۹۱	راجہ صاحب کا جناب ملکہ معظمہ کی خدمت میں اظہار شکر گذاری کرنا۔	۶۹
۹۲	نابھہ کا قرضہ علاقہ منضبطہ کے عطیہ سے ادا کیا جانا۔	۷۲
۹۳	انتظام ریاست میں اصلاحات مجوزہ راجہ بھرپور سنگھ سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد۔	۷۳
۹۴	اونکا چال چلن اور دانائی اور جو لیاقتیں اونہوں نے حاصل کی تہین۔	۷۴
۹۵	قواعد جو انہی انضباط دفتر کے واسطہ اونہوں نے مرتب کئے تہے۔	″
۹۶	لارڈ ایلگن صاحب کا راجہ صاحب کو ممبر کونسل قانونی مقرر کرنا۔	۷۵
۹۷	اونکی علالت۔	۷۶
۹۸	عارضی صحت یا بیماری کا عود کرنا اور طاقت کا جلد زائل ہونا۔	″
۹۹	اونکی وفات۔	″
۱۰۰	وراثت ریاست نابھہ۔	۷۷
۱۰۱	بوجہ نہ تجویز کئے جانے کسی جانشین کے ریاست سے نذرانہ کا واجب الوصول ہونا	″

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۰۲	دیگر راجگان پہول کا تبنیت ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔	۷۷
۱۰۳	یعنی ایک ایسی باقاعدہ تبنیت جس سے نذرانہ مشروط سے بریت ہو سکے۔	۷۸
۱۰۴	نذرانہ سے بریت کی درخواست کا مہمل ہونا۔	″
۱۰۵	کنور بھگوان سنگھ راجہ صاحب کی علالت سے پہلے کبھی بھی بطور جانشین تجویز تسلیم کئے گئے تہے۔	۷۹
۱۰۶	وفات کے روز دفعۃً تقرر جانشین کا بنایا جانا۔	″
۱۰۷	گورنمنٹ نے بھگوان سنگھ کے استحقاق کو جائز رکھا مگر تجویز کئے جانے کے دعوی کو نامنظور کیا۔	۸۰
۱۰۸	راجہ بھگوان سنگھ کی مسند نشینی ۱۸۷۱ء	۸۲
۱۰۹	بیان اون دقتوں کا جو نابھہ میں پیدا ہوئیں۔	″
۱۱۰	راجہ بھرپور سنگھ کی وفات کی نسبت شبہہ۔	″
۱۱۱	اب ایک اور معاملہ سے ان افواہوں کی تائید ہوتی ہے۔	۸۳
۱۱۲	سردارنی مہتاب کنور کا مقتول ہونا۔	″
۱۱۳	قاتلوں کا سراغ نابھہ میں پہونچنا اور اون میں سے ایک کا اقبال کرنا۔	۸۴
۱۱۴	راجہ صاحب کا بعد تحقیقات گوربخش سنگھ کو ملزم ٹھہرانا۔	″

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۱۵	گوربخش سنگھ نے اپنا الزام اونہین پر اولٹ دیا۔	۸۵
۱۱۶	اس بات کا حکم ہونا کہ بمقام نابھہ ان الزامون کی تحقیقات عمل مین لائی جاے	〃
۱۱۷	شروع تحقیقات بمقام نابھہ۔	〃
۱۱۸	تحقیقات کا نتیجہ۔	۸۶
۱۱۹	راجہ بھرپور سنگھ کا زہر سے مرنا بالکل غلط ثابت ہونا اور ریاستون مین ایسے موقعات پر بطور اکثر یہ اس قسم کی مشہورتین ہونا اور اس شہرت کے وجوہات۔	〃
۱۲۰	راجہ بھرپور سنگھ کے بقضاے الہی مرنے مین کوئی شک و شبہہ نہ تہا۔	۸۸
۱۲۱	راجہ صاحب پر جادو کا ہونا۔	〃
۱۲۲	سرداری مہتاب کنور کا قتل کرانیوالا	
۱۲۳	گورنمنٹ کا کمیشن کی راے کو منظور کرنا	〃
۱۲۴	مہتاب کو پھانسی کا حکم ہونا۔	〃
۱۲۵	عدالت سشن سے گوربخش سنگھ کی رہائی مگر ریاست نابھہ سے اوسکا اور چند اشخاص دیگر کا اخراج۔	۹۰
۱۲۶	اگر ان دردناک واقعات کا کچھ بیان نہ کیا جاتا تو یہ امر راجہ صاحب اور ریاست نابھہ کے حق مین انصاف سے دور ہوتا۔	۹۱
۱۲۷	مقدمہ سکہان سونٹی۔	۹۲
۱۲۸	مگر ۱۸۶۸ع والا یہ فیصلہ بالکل قابل اطمینان نہین تہا۔	〃

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۲۹	لارڈ کیننگ صاحب کا مقدمہ نزاع باہمی ریاست نابھہ و سکہان سونٹی کو کمشنر انبالہ کو سپرد کرنا۔	۹۳
۱۳۰	ان سکہونکا اس فیصلہ کو نامنظور کرکے ولایت مین اپیل کرنا۔	۹۴
۱۳۱	مقدمہ از سرنو شروع ہوا اور جنرل ٹیلر صاحب نے ۱۸۶۶ء مین فیصل کیا۔	〃
۱۳۲	جنرل ٹیلر صاحب۔	〃
۱۳۳	گورنمنٹ کا اس فیصلہ کو منظور فرمانا اور اختتام مقدمہ۔	۹۶
۱۳۴	سکہان لدہران اس فیصلہ مین شامل نہین ہین۔	۹۷

تاریخ ریاست فریدکوٹ

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	شجرہ نسب۔	۱
۲	خاندان فریدکوٹ کی اصلیت۔	۲
۳	جاٹان گوت براڑ۔	〃
۴	ان کی بود و باش کہان کہان ہے اور ان کا طور و طریق۔	〃
۵	ذکر سنگہر و بہلن۔	۳
۶	بہلن کے زمانہ مین اس قوم کے لوگون کے قبضہ مین کون کون علاقہ تہا۔	۳
۷	کوٹ کپورا کی آبادی کا ذکر۔	〃

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۸	کیورا سلطنت دہلی کا ماتحت رہنا۔	۵
۹	حبیب خان رئیس کوٹ حبیب خان دشمن کیورا کا ذکر۔	〃
۱۰	کیورا کا قتل واقع سنہ [illegible]ء	۶
۱۱	کیورا کے قتل کا انتقام۔	〃
۱۲	سکہیا کی وفات اور اوسکے بیٹون کی نا اتفاقی۔	〃
۱۳	سکہون کے دلون کے بعض سردارون کو بلانا اور اونکی مدد سے تقسیم جایداد عمل مین آنا۔	〃
۱۴	سردار ہمیر سنگہ کا رئیس فرید کوٹ بننا۔	〃
۱۵	راجہ امر سنگہ والی پٹیالہ کی چڑہائی اور جودہ سنگہ کا مقتول ہونا۔	۸
۱۶	ٹیک سنگہ۔	〃
۱۷	ہمیر سنگہ کا ٹیک سنگہ کو قید کر لینا۔	〃
۱۸	ٹیک سنگہ کا اپنی بیوی اولاد کے ہاتہہ سے قتل ہونا۔	۹
۱۹	ٹیک سنگہ کے بیٹون کے دیہات مقبوضہ پر دیوان محکم چند کا متصرف ہوجانا۔	۹
۲۰	ذکر خاص فرید کوٹ کی تاریخ کا۔	۱۰
۲۱	دل سنگہ کا محروم الارث کیا جانا اور اس سے دونو بہائیون مین باہمی فساد قایم ہونا۔	۱۱
۲۲	سردار ہمیر سنگہ کی وفات واقع سنہ ۱۷۸۲ء	〃
۲۳	موہر سنگہ اور اوسکے بیٹے جیرمت سنگہ کا قصہ۔	۱۲
۲۴	خیرمت سنگہ کا اپنے باپ سے باغی ہوجانا	۱۳
۲۵	اور ہمیر سنگہ کا گرفتار کر لینا۔	〃
۲۶	اب دیکھو سردار خیرمت سنگہ کا انجام کیا ہوتا ہے۔	〃
۲۷	سردار دل سنگہ کا مقتول ہونا۔	۱۴
۲۸	دیوان محکم چند کا فرید کوٹ کو محصور کر لینا	۱۵
۲۹	دیوان محکم چند کا مجبور ہو کر واپس چلے جانا۔	
۳۰	قلعہ فرید کوٹ کا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قبضہ مین آجانا۔	۱۶
۳۱	اس علاقہ کا دیوان محکم چند کی جاگیر مین مقرر ہونا۔	۱۷
۳۲	گورنمنٹ کا مہاراجہ رنجیت سنگہ پر فرید کوٹ کی واپسی کے لئے متقاضی ہونا	〃
۳۳	فرید کوٹ کی نسبت مہاراجہ کی طرف سے ایک خاص طور سے دعویدار کا ہونا۔	۱۸
۳۴	فرید کوٹ کی واپسی مین ایسی مشکل پیش آنا کہ قریب تہا کہ اسکی عدم واپسی جنگ کے لئے ایک حیلہ ٹہر جائے۔	۱۹
۳۵	انخلائے قلعہ فرید کوٹ اور اوسکے وعدہ واپسی کے اثنا مین ہر طرح کے حیلہ حوالہ پیش کئے جانے۔	۲۰
۳۶	لیکن آخر کار فرید کوٹ کا خالی کر دینا۔	۲۱
۳۷	سردار گلاب سنگہ کا زمانہ نابالغی	〃
۳۸	اوس زمانہ مین اس ریاست کی آمدنی	〃
۳۹	گلاب سنگہ کا مقتول ہونا۔	۲۲

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۴۰	صاحب سنگھ کا بابت اس جرم کے مشتبہ معلوم ہونا۔	۲۲
۴۱	عطر سنگھ	۲۳
۴۲	سردار عطر سنگھ کا اپنا کام کرنا۔	″
۴۳	سردار پہاڑ سنگھ کو اوسکا جانشین مقرر کیا جانا اور اوسکا طور و طریق اور انتظام ریاست۔	۲۴
۴۴	بیان اوسکے کنبہ کے اشخاص کا۔	۲۵
۴۵	پہاڑ سنگھ اور اوسکے بھائی صاحب سنگھ کے باہمی تنازعات	۲۶
۴۶	سردار پہاڑ سنگھ کی عمدہ خدمات بموقع جنگ ستلج۔	۲۷
۴۷	ان خدمات کا صلہ اور سردار پہاڑ سنگھ کا راجہ بنایا جانا۔	″
۴۸	راجہ پہاڑ سنگھ کا انتقال ۱۸۴۹ء میں۔	۲۹
۴۹	بیان خدمات راجہ وزیر سنگھ۔	″
۵۰	بیان صلہ خدمات	″

تاریخ ریاست کپورتھلہ

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	شہر کپورتھلہ کی بنا۔	۱
۲	رانا کپور کا آہلووالیوں کا ایک فرضی مورث اعلے ہونا۔	″
۳	ہندوستان کے نسبوں کی عجیب	″
	دغریب صحت۔	″
۴	راجپوت راجاؤں کا طول طویل نسب نامہ	۳
۵	جاٹ سکھوں کا نسل راجپوتان میں سے ہونا	۳
۶	راجپوتوں کا جنوب کی طرف سے پنجاب میں نقل مقام کرنا۔	۴
۷	خاندان کپورتھلہ کا کلال قوم سے ہونا	۴
۸	شجرۂ النسب۔	۶
۹	بدر سنگھ آہلووالیہ اور گورو صاحب کے وعدہ کا ذکر۔	۷
۱۰	اوائل ایام جسا سنگھ۔	″
۱۱	سردار جسا سنگھ کا خود سردار ہو جانا۔	۸
۱۲	جسا سنگھ کا جنگ و جدال مسلمان حاکموں کے ساتھ۔	″
۱۳	اور اوسکے فتوحات ستلج کے پار۔	۹
۱۴	جسا سنگھ کی مہم قصور پر اور احمد شاہ درانی کا پنجاب پر حملہ آور ہونا۔	″
۱۵	میر منو صوبہ دار لاہور کے ساتھ جنگ و جدال۔	۱۰
۱۶	جسا سنگھ کا کوڑامل کو ملتان کے قبضہ میں مدد دینا۔	″
۱۷	آدینہ بیگ خان کا جسا سنگھ اور اوسکے معاونوں کو شکست دینا۔	۱۱
۱۸	لاہور کے مسلمان حاکموں کے ساتھ متواتر لڑائیاں واقع ۱۷۵۲ء۔	″
۱۹	سربلند خان حاکم جالندھر کا شکست پانا ۱۷۵۶ء	۱۲

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۰	آدینہ بیگ خان کا مرہٹوں سے استمداد کرنا۔	۱۲
۲۱	شہزادہ تیمور شاہ کا پنجاب سے فرار ہونا	،،
۲۲	احمد شاہ کا پانچواں حملہ	،،
۲۳	فتح پانی پت ۱۴ جنوری ۱۷۶۱ء	۱۳
۲۴	جسا سنگھ کی فتوحات۔	،،
۲۵	احمد شاہ کا پنجاب سے چلا جانا ۱۷۶۱ء میں۔	۱۴
۲۶	۱۷۶۲ء میں جسا سنگھ کا رتبہ سکھوں میں کیا تھا۔	،،
۲۷	سکھوں کا سب سے پہلا سکہ۔	۱۵
۲۸	سردار کپور سنگھ فیض اللہ پوریہ۔	،،
۲۹	احمد شاہ کی واپسی ہندوستان کو۔	۱۶
۳۰	سکھوں کی شکست فاش بمقام برنالہ ۱۷۶۲ء	،،
۳۱	جسا سنگھ کا راجہ آلا سنگھ والی پٹیالہ کو سکھوں کی ناراضگی سے بچانا۔	۱۷
۳۲	سکھوں کا انتقام کے لئے آمادہ ہونا۔	،،
۳۳	قصور کا غارت کرنا۔	۱۸
۳۴	سرہند کی چڑھائی اور صوبہ دار شاہی کی شکست اور اوسکا مارا جانا۔	،،
۳۵	نجیب خان وزیر دہلی کا سکھوں سے نزاع کرنا۔	۲۰
۳۶	محاصرہ دہلی۔	،،
۳۷	آمد احمد شاہ۔	۲۱
۳۸	فتوحات سکھان ۱۷۶۵ء	،،
۳۹	نانک شاہی روپیہ کا اجرا۔	۲۱
۴۰	مہم ۱۷۶۶ء	۲۲
۴۱	اخیر حملہ احمد شاہ ۱۷۶۷ء	،،
۴۲	جسا سنگھ کا نواح دہلی کو تاخت و تاراج کرنا۔	،،
۴۳	کپور تھلہ کو فتح کرنا اور اپنا صدر مقام بنانا۔	،،
۴۴	سرداران رامگڑھیہ کو پنجاب سے نکالنے کی سازش میں شریک ہونا۔	۲۳
۴۵	وفات سردار جسا ۱۷۸۳ء	،،
۴۶	جسا سنگھ کا حلیہ۔	۲۴
۴۷	سردار جسا سنگھ کے اقتدار کی وجوہات۔	،،
۴۸	سکھوں کی مثلوں کا خود مختار ہونا۔	،،
۴۹	قاعدہ جنگ۔	۲۵
۵۰	سکھ کی حالت۔	،،
۵۱	اوسکی ترتیب۔	،،
۵۲	سوار۔	،،
۵۳	پیادے۔	۲۶
۵۴	اکالی۔	،،
۵۵	قومی آلہ حرب۔	۲۷
۵۶	مال غنیمت اور لوٹ۔	۲۸
۵۷	جسا سنگھ کی کشادہ دلی۔	،،
۵۸	گاؤکشی ایک جرم ناقابل عفو ہونا۔	۲۹
۵۹	جسا سنگھ کی فیاضی اور دربار صاحب کی از سر نو تعمیر	،،
۶۰	سردار بھاگ سنگھ کا جانشین ہونا۔	۳۰
۶۱	راجہ سنسار چند سے دوستی قایم کرنا۔	۳۱

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۶۲	علاقہ امرتسر کا تاخت وتاراج کرنا۔	۳۱
۶۳	رامگڈیون پر دوبارہ چڑہائی جسمین وہ ناکام رہا۔	۳۲
۶۴	وفات سردار بھاگ سنگھ واقع ۱۸۰۱ء اور سردار فتح سنگھ کا جانشین ہونا اور مہاراجہ رنجیت سنگھ سے یگانگت پیدا کرنا۔	″
۶۵	جسونت راؤ ہلکر مرہٹہ کا پنجاب مین آنا	۳۳
۶۶	ہلکر اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ملاقات بمقام امرتسر	۳۴
۶۷	ہلکر اور سندھیہ رئیسون کے ساتھ عہدنامہ	″
۶۸	مہم ۱۸۰۶ء مین فتح سنگھ کا مہاراجہ کے ہمراہ جانا۔	۳۶
۶۹	مہم جہنگ۔	″
۷۰	مسٹر مٹکاف صاحب کی سفارت جانب لاہور۔	″
۷۱	فتح سنگھ کا ردیہ اور رتبہ ۱۸۰۸ء مین۔	۳۷
۷۲	ایلامینس۔	″
۷۳	۱۸۰۸ء مین جو ریاستہای ابیردے ستلج پر رنجیت سنگھ نے مہم کی تھی فتح سنگھ کا اوسمین شریک ہونا۔	۳۸
۷۴	فتح سنگھ اور مہاراجہ کے باہم انگریزون کی مخالفت مین ایک جدید سازش کی افواہ۔	۳۹
۷۵	فتح سنگھ کا مہم کانگڑہ مین شریک ہونا ۱۸۰۹ء	۴۰
۷۶	سردار بدہ سنگھ فیض اللہ پوریہ والی جالندہر کے استیصال مین مہاراجہ کو مدد دینا۔	۴۰
۷۷	پنجاب خاص مین اوسکی خفگی خدمتین۔	۴۱
۷۸	فتح سنگھ تعلقات گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ۔	۴۲
۷۹	ذکر علاقہ ریاست بہیڑو کا۔	″
۸۰	اور اوسکا علاقہ فتح سنگھ کی ضبطی مین آنا	۴۳
۸۱	اور پھر مہان سنگھ کو ملنا۔	″
۸۲	مہان سنگھ کا بدستور سرکش رہنا۔	۴۴
۸۳	مہان سنگھ سے اطاعت قبول کرانے پر گورنمنٹ کا مصر ہونا	″
۸۴	مہاراجہ رنجیت سنگھ کا اس معاملہ مین مداخلت کرنا۔	۴۵
۸۵	تعمیر قلعہ الیسرڈ۔	۴۶
۸۶	ذکر مقدمہ کوٹلہ ننگ خان۔	″
۸۷	سردار اہلووالیہ کا کوٹلہ پر اظہار حکومت کرنا	۴۷
۸۸	اس کارروائی کا عذر۔	۴۸
۸۹	اس مقدمہ مین گورنمنٹ کا فیصلہ۔	۴۹
۹۰	سردار فتح سنگھ کا اپنے علاقہ آنزو سے ستلج کو چھوڑکر اسطرف چلا آنا۔	۵۰
۹۱	فتح سنگھ کا گورنمنٹ انگریزی سے اپنے علاقہ آنزوی ستلج کی حفاظت اور کفالت حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا۔	۵۱
۹۲	گورنمنٹ انگریزی کا اس کو نامنظور کرنا۔	″

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۹۳	سردار فتح سنگھ کے بعض علاقجات اینہرو ستلج کا علیحدہ ہونا۔	۵۲
۹۴	سردار فتح سنگھ کے علاقجات آنروی ستلج پر مہاراجہ کا قابض ہوجانا اور اوسکا کپور تہلہ کو پہر واپس جانا۔	″
۹۵	سردار فتح سنگھ کے موروثی علاقجات واقع اینہروی ستلج کا زیر حفاظت گورنمنٹ انگریزی ہوجانا۔	۵۳
۹۶	اور نیز گورنمنٹ کی نظر مہربانی کے اثر سے اوسکے دیگر علاقجات کا بہی مہاراجہ کے ہاتہہ سے بچ جانا۔	″
۹۷	وفات سردار فتح سنگھ سنہ ۱۸۳۷ء و جانشینی نہال سنگھ۔	۵۴
۹۸	امر سنگھ کی سازشین۔	۵۵
۹۹	ذکر قایم رہنے نزاع کا مابین ہر دو برادران	۵۶
۱۰۰	وفات امر سنگھ۔	۵۷
۱۰۱	دریاے راوی پر سیر کشتی اور اوسکے نتایج۔	″
۱۰۲	کپور تہلہ کے ساتہہ وجہ عناد مہاراجہ شیر سنگھ حسب روایت کپور تہلہ۔	۵۸
۱۰۳	سردار نہال سنگھ کی طرف سے چند موقعون پر ایسے کامونکا سر انجام ہونا جو باعث خوشنودی گورنمنٹ انگریزی ہتے۔	۵۹
۱۰۴	قتل شیر سنگھ واقعہ سنہ ۱۸۴۳ء	″
۱۰۵	اور نہال سنگھ کا لاہور جانے سے انکار کرنا اور اوسکی پست ہمتی۔	۶۰
۱۰۶	سردار لہنا سنگھ مجیتھیا۔	۶۰
۱۰۷	سنہ ۱۸۴۵ء کے جنگ سکہان مین سردار نہال سنگھ کا کیا طریق رہا۔	۶۱
۱۰۸	اور بذمہ اوسکے کیا فرایض عاید تہے۔	″
۱۰۹	جس طریقہ مین کہ سردار موصوف ان فرایض کو بجا لایا اوسکا بیان۔	۶۲
۱۱۰	اوسکا لشکرگاہ انگریزی مین باوجود دوستانہ نصیحت اور احکامات صریح کے حاضر ہونے سے قاصر رہنا۔	۶۳
۱۱۱	راے میجر لارنس صاحب نسبت چال چلن سردار۔	۶۵
۱۱۲	فوج کپور تہلہ کا انگریزون سے لڑنا۔	۶۶
۱۱۳	کسی قسم کی خبرون اور اطلاع کا نہ دینا	۶۷
۱۱۴	سردار نہال سنگھ کی جوابدہی۔	۶۸
۱۱۵	حقیقت حال دربارہ چال چلن سردار موصوف بایام جنگ اور اوسکی احسان فراموشی گورنمنٹ کے ساتہہ۔	۶۹
۱۱۶	خلاصہ میجر لارنس صاحب کی راے کا جو اونہون نے بطور تجویز گورنمنٹ مین پیش کی۔	″
۱۱۷	گورنمنٹ ہند کی منظوری بابت تجویز مذکورہ بالا۔	۷۰
۱۱۸	سردار نہال سنگھ کا چال چلن اثناے جنگ دوم سکہان مین قابل طمانیت رہنا۔	۷۱
۱۱۹	خطاب راجگی عطا ہونا۔	″

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۲۰	وفات راجہ نہال سنگہ اور اوسکا چال چلن۔	۷۱
۱۲۱	۱۸۴۸ء مین نہال سنگہ کا نہایت کشمکش مین ہونا۔	۷۲
۱۲۲	راجہ رندہیر سنگہ صاحب اور اونکے اہل وعیال۔	۷۳
۱۲۳	وصیت نامہ راجہ نہال سنگہ۔	۷۴
۱۲۴	ترجمہ وصیت نامہ۔	〃
۱۲۵	راجہ نہال سنگہ کے چہوٹے بیٹونکی کیفیت باعتبار نسب۔	۷۷
۱۲۶	صاحبان بورڈ ایڈمنسٹریشن پنجاب کی خدمت مین یہہ مقدمہ منجانب ہرسہ برادران پیش ہونا اور اونکی رائین۔	۷۸
۱۲۷	گورنمنٹ ہند کا وصیت نامہ کو منظور کرنا	۷۹
۱۲۸	رقم نذرانہ سالانہ کا بلا رضامندی رئیس اراضی کے ساتہہ متبدل نہونا۔	۸۰
۱۲۹	معافی وطرز خودمختاری کپورتہلہ۔	۸۱
۱۳۰	راجہ رندہیر سنگہ کی مسندنشینی۔	۸۲
۱۳۱	کنور سوچیت سنگہ کا اپنے حصہ کی علیحدگی چاہنا۔	〃
۱۳۲	اور اس علیحدگی کا گورنمنٹ سے منظور ہونا۔	۸۳
۱۳۳	مگر راجہ صاحب کا ناراض رہنا اور اس علیحدگی کی تعمیل عمل مین آنا۔	〃
۱۳۴	گورنمنٹ کا اس مقدمہ مین نظرثانی کرنا منظور کرنا	۸۶

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۳۵	علاوہ دلایل سابقہ کے ایک اور وجہہ	۸۷
۱۳۶	سنہ ۱۸۶۱ء مین اس معاملہ کا پہر چہیڑنا۔	۸۸
۱۳۷	اور سوچیت سنگہ کے علیحدہ شدہ حصہ کا اوسکے بہائی کی ریاست مین شامل ہوجانا۔	۸۹
۱۳۸	سردار بکرما سنگہ کا حسب وصیت نامہ حصہ کا خواستگار ہونا۔	۸۹
۱۳۹	اوسکے استحقاق مین کلام ہونا۔	۹۰
۱۴۰	گورنمنٹ پر تبدیل شدہ حالات کی وجہہ سے اب وصیت نامہ کا بحال رکہنا واجب نہ تہا۔	〃
۱۴۱	اپنے بہائی کیطرح سوچیت سنگہ کا بہی اپنے حصہ کی واپسی کے لئے پہر خواستگار ہونا۔	۹۱
۱۴۲	اس معاملہ کا لغرض فیصلہ گورنمنٹ ہند کے پاس رجوع کیا جانا۔	۹۲
۱۴۳	گورنمنٹ کا حکم اخیر۔	۹۳
۱۴۴	اس حکم کا ہوم گورنمنٹ کے ہان سے ترمیم ہونا۔	۹۵
۱۴۵	جناب وزیر صاحب بہادر ہندوستان کے احکام کا خلاصہ۔	۱۰۰
۱۴۶	ان احکام کے موافق خاطرخواہ انتظام ہوجانے مین دشواری کا پیش آنا۔	〃
۱۴۷	تعداد وظیفہ جسکے چہوٹے بہائی مستحق ہین۔	〃
۱۴۸	اختتام مقدمہ	۱۰۲
۱۴۹	غدر ۱۸۵۷ء اور راجہ رندہیر سنگہ کی خیرخواہی	〃

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۵۰	اونکی خدمات بمقام جالندہر و ہوشیارپور	۱۰۳
۱۵۱	اونکی صفات اور دیگر کارروائی سے عمدہ اثر مترتب ہونا۔	۱۰۴
۱۵۲	تعداد فوج کپورتہلہ جسنے ۱۸۵۷ء مین کام دیا۔	〃
۱۵۳	ریاست کپورتہلہ مین رعایا سے ہتیارون کا لے لیا جانا۔	۱۰۵
۱۵۴	صلہ خدمات۔	〃
۱۵۵	۱۸۵۸ء مین راجہ رندہیر سنگہ کی خدمات بمقام اودہ۔	۱۰۶
۱۵۶	ان خدمات کا انعام گورنمنٹ سے ملنا۔	〃
۱۵۷	عطیہ تعلقجات۔	۱۰۷
۱۵۸	ایک تعلقہ باسم سردار بکرمان سنگہ	۱۰۸
۱۵۹	سند تہنیت۔	۱۱۰
۱۶۰	علاقہ باری دواب اور راجہ صاحب کی خواہش اوسکے حصول کے لئے۔	〃
۱۶۱	دلیل والیسی۔	۱۱۱
۱۶۲	راجہ صاحب کی خاطر کا ملحوظ رکھا جانا اور ان دیہات کا واپس ہونا۔	۱۱۲
۱۶۳	اور اونکا ان دیہات مین اختیارات کامل کا مستدعی ہونا۔	〃
۱۶۴	گورنمنٹ کا اس امر کو منظور نکرنا۔	۱۱۳
۱۶۵	راجہ صاحب کپورتہلہ کو بحیثیت تعلقہ داری اودہ خطاب کا عطا ہونا۔	۱۱۴
۱۶۶	نامنظوری اختیارات کامل دراودہ و تبدیلی علاقہ۔	〃
۱۶۷	ستارہ ہند کا تمغا راجہ صاحب کو عطا ہونا۔	۱۱۴
۱۶۸	تقریر نواب وایسرائے یعنی لارڈ لارنس صاحب بہادر۔	۱۱۵
۱۶۹	راجہ صاحب کا سیر انگلستان کا مصمم ارادہ۔	۱۱۸
۱۷۰	اونکی علالت اور وفات	〃
۱۷۱	گدی نشینی راجہ کہڑک سنگہ۔	۱۲۰
۱۷۲	تقرر انعام براے اشاعت علم طبعیات۔	۱۲۹

تاریخ ریاست منڈی

۱	بیان صورت اس ملک کا۔	۱
۲	بیان پہاڑون کے سلسلون کا	〃
۳	گوگہر کی دہار۔	〃
۴	سکندر کی دہار۔	۲
۵	کلو کی دہار۔	۳
۶	نمک کی کانین۔	〃
۷	منڈی کے نمک کی قیمت۔	۴
۸	لوہے کی کانین۔	۵
۹	ہوای منڈی کی گرمی و سردی۔	〃
۱۰	دار الریاست۔	〃
۱۱	روال سر کی جہیل۔	۶
۱۲	قلعجات منڈی۔	[illegible]

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۱۳	قلعہ کملاہ گڑہ۔	۸
۱۴	منڈی کے فرمانروا خاندان کا حال	۱۰
۱۵	راجہ باہو سین اور اوسکے جانشین۔	۱۳
۱۶	راجہ اجبر سین کا شہر منڈی سنہ ۱۵۲۷ء مین آباد کرنا۔	۱۴
۱۷	راجہ سورج سین اور کلو سے جنگ۔	۱۶
۱۸	ترجمہ۔	۱۸
۱۹	راجہ شیام سین سنہ ۱۶۵۸ء۔	〃
۲۰	راجہ گر سین۔	۱۹
۲۱	سوکیت اور منڈی مین عداوت اور جنگ و جدال۔	〃
۲۲	میدان بالہ۔	۲۰
۲۳	راجہ سدہ سین کے نظم و نسق اور فتوحات کا ذکر۔	۲۱
۲۴	گورو گوبند سنگہ صاحب کا منڈی مین تشریف لیجانا۔	〃
۲۵	گورو صاحب کی ساکہی (بشارت)	۲۲
۲۶	سدہ سین کے خوارق عادات۔	〃
۲۷	سدہ سین کے بنائے ہوئے مندرون کا ذکر۔	۲۳
۲۸	راجہ شمشیر سین۔	۲۴
۲۹	کلو کے راجہ کا منڈی کو فتح کرنا اور راجہ منڈی کا قید ہونا۔	〃
۳۰	دربار لاہور کے ساتھہ سازشین۔	۲۵
۳۱	ظالم سین کی گدی نشینی۔	۲۷
۳۲	راجہ بلبیر سین۔	〃
۳۳	سکھون کا سنہ ۱۸۴۰ء مین زیر حکم وین چورا منڈی پر حملہ کرنا	۲۹

نمبر	مضمون	صفحہ
۳۴	راجہ بلبیر سین کا انگریزون سے استعانت کرنا۔	۲۹
۳۵	سکھونکا دارالریاست منڈی پر قبضہ کرنا۔	۳۰
۳۶	قلعہ کملاہ گڑہ کا محاصرہ۔	۳۱
۳۷	راجہ منڈی کا قید سے رہا ہونا۔	〃
۳۸	بلبیر سین کا گورنمنٹ سے مکرر درخواست کرنا۔	۳۳
۳۹	اوس کی استدعا پر توجہہ کا ہونا	〃
۴۰	ہنگام جنگ ستلج اوس کی کارروائی	〃
۴۱	راجہ منڈی کا گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت قبول کرنا۔	۳۴
۴۲	منڈی مین سکھون کے برخلاف بلوا ہونا۔	۳۴
۴۳	بعد جنگ ستلج گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے راجہ بلبیر سین کا ریاست پر بحال رہنا۔	۳۵
۴۴	بلبیر سین کو ایک سند کا دیا جانا	〃
۴۵	رانا بہوپ سنگہ کے دعاوی اور اونکا بے بنیاد ہونا۔	۳۶
۴۶	ان دعوون کو بزور شمشیر حاصل کرنے کا اقدام۔	۳۷
۴۷	وزیر گسائون۔	۳۸
۴۸	جنگ ستلج مین اوس کا چال چلن۔	〃

فہرست مضامین راجگان پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۴۹	راجہ بلبیر سین کی وفات سنہ ۱۸۵۱ء اور راجہ بجے سین کی جانشینی اور سازشین وغیرہ جو اس موقع پر وقوع مین آئین۔	۳۹
۵۰	تقرری کونسل مدار المہامی۔	۴۰
۵۱	میان بہوپ سنگہ کا مقدمہ اور اوسکے لئے گذارہ کا بندوبست۔	۴۱
۵۲	منڈی کی بدانتظامی۔	۴۲
۵۳	کونسل مدار المہامی کی تجدید۔	۴۳
۵۴	ترقی جو اوس سے نتیج ہوئی۔	۴۴
۵۵	بعض مفید ملک اصلاحات کا عمل مین آنا۔	〃
۵۶	راجہ بجے سین کی شادیان۔	۴۴
۵۷	پروہت شب شنکر کا منڈی سے جلا وطن ہونا۔	۴۷
۵۸	راجہ کے واسطے سلامی کی توپون کا مقرر ہونا۔	〃
۵۹	سنہ ۱۸۶۶ء مین راجہ کا گدی نشین ہونا	〃
۶۰	جو امید کہ راجہ کے عہد کے آغاز سے ہوئی تہی اوسکا پورا نہونا۔	۴۸
۶۱	منڈی مین بدنظمی و فضول خرچی۔	〃
۶۲	گورنمنٹ کی طرف سے راجہ کو تنبیہ۔	۴۹
۶۳	ایک نئی کونسل یعنی مشیر کا مقرر ہونا	〃
۶۴	آبادی و محاصل ریاست منڈی	〃

Presented to the Gurukul University muse
Hardwar by Diwan Lakhpat Rai
Pleader Nabha.

Shiv Nath Rai
9.9.53

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ونحمدہ ونصلی علی سیدنا محمد وآلہ الکریم

وہ پاک اور غیر متغیر وجود جسکی ابتدا ہی اور نہ انتہا اور جسکی نامحدود قدرت کا یہہ جہان ایک ادنے کرشمہ ہی اوس نے اس فانی اور ناچیز ہستی کو اگرچہ شروع مین اسطرح پیدا کیا کہ نہ تو اسکو مان کے پیٹ کی اندہیری کوٹہری مین رہنا پڑا اور نہ مان نے اسکو اپنا دودہ پلاکر پالا پوسا اور نہ اپنی گود مین تہپک تہپک کر سُلایا بلکہ اس نے قدرت ہی کے پیٹ مین پانو پہیلائے اور قدرت ہی کی چہاتیون سے دودہ پیا اور قدرت ہی کے دامن رحمت مین لیٹا اور سویا اور قدرت ہی کی کنار عاطفت مین پل پلاکر انسان کہلایا - مگر بعد ازین قدرت نے اسکو بتادیا کہ اب تجکو اپنے لئے سب کچہہ آپ کرنا چاہئے اور تیری آرام و آسایش کے لئے جو جو کچہہ مہیا کر دیا گیا ہی اوس سے متمتع ہونا اب تیرا کام ہی - قدرت کا یہہ پیام پاکر پہلے تو اسکو نہایت حیرانی ہوئی اور بہت گہبرایا کہ کیا کرون اور کسطرح کرون تاکہ یہہ زندگی جو درخت کے سایہ کی طرح بے ثبات ہے

راحت سے بسر ہو جاوے - مگر پہر ایک چیز نے جو اسی کے اندر تہی اسکی تسلی کی اور ہر ایک چیز کی حقیقت اور اوسکے استعمال کا طریقہ اسکو بتایا مگر اسکے ساتہہ ہی یہہ بہی بتایا کہ تیری خلقت اور بناوٹ کا مقتضا یہہ ہی کہ بغیر اسکے کہ تو اپنے ہم جنسون کے ساتہہ یکجا ہو کر رہے اور ضروریات زندگی کے بہم پہونچانے اور مہیا کرنے مین ایک دوسرے سے مدد حاصل کرے زندگی بسر نہین کر سکتا اور نہ تیری نوع کی بقا اور نسل کا قیام ہو سکتا ہے پس انسان کا اپنے ہم جنسون کے ساتہہ یکجا ہو کر رہنا اور ایک کا دوسرے سے اپنی ضروریات کے بہم پہونچانے مین استعانت کرنا اوسی پوشیدہ اور فطری قوت کی تحریک اور ہدایت کا نتیجہ ہے جو خالق نے اپنی تمام مخلوقات مین سے صرف اسی کو بخشی ہے -

اصطلاح مین انسانون کے اسطرح یکجا ہو کر رہنے کو تمدن اور انسانی مجمع کو مدنیہ اور اون مختلف حالتون کو جو طبعاً اس کو عارض ہوتی ہین مثلاً بسنا اوجڑنا - ملنا بچہڑنا - گرنا سنبہلنا - سیکہنا بہلانا - لڑنا بہڑنا وغیرہ وغیرہ واقعات تاریخی اور پچہلونکا پہلون سے سنکر اون واقعات کو اکٹہا کرنے اور اپنے پیچہے آنے والونکی عبرت اور نصیحت کے لئے بطور نمونہ چہوڑ جانے کو تاریخ کہتے ہین

یہہ علم تہوڑا یا بہت تمام دنیا کی قومون مین پایا جاتا ہی اور اگرچہ بے سمجہہ اور نادان لوگ اس علم کی قدر و منزلت کہانی اور افسانہ سے زیادہ نہین جانتے مگر سمجہنے اور سوچنے والونکے نزدیک اس سے بڑہ کر کوئی عمدہ ذریعہ انسان کی ترقی تہذیب و شائستگی کا نہین ہی کیونکہ دین کو دیکہو تو اس علم کا محتاج ہے دنیا پر نظر ڈالو تو اسکی حاجتمند ہی - خاصان خدا اور بزرگان دین کے عمدہ اور شریف اقوال و افعال سے واقف ہونا اور اونکی تقلید سے عمدہ اخلاق اور نیک خصلتین اختیار کرنا اور بد اخلاق اور بری خصلتون کو چہوڑنا - سلطنت کرنا - وفادار اور آزاد رعیت بننا - سلطنت اور ملک کے لئے عمدہ قاعدے اور قوانین بنانا - زور و ظلم کو روکنا - صلح و امن سے رہنا - دوستون سے ملنا - دشمنون سے بچنا - علم و ہنر مین ترقی کرنا - جائز طریقون سے مال و دولت

حاصل کرنا اور اوسکو عمدہ اور مفید طور پر صرف کرنا۔ غرض کونسی شی ہی جو تاریخ انسان کو نہین سکھاتی اور وہ کونسی برکت ہی جو انسان اسکو پڑہ کر حاصل نہین کرسکتا۔

مگر اس علم کے پڑہنے والے یا اسمین کچھہ لکھنے والے کو ان دو باتون پر جو بطور اصول اس فن کے ہین لحاظ کرنا ضروری ہی۔ اول یہہ کہ جس امر کا واقع ہونا بیان کیا گیا ہی عادتًا اوسکا وقوع ممکن ہی یا نہین۔ دوم یہہ کہ جس ذریعہ سے وہ خبر اوس تک پہونچی ہی وہ اعتبار کے لایق ہے یا نہین کیونکہ ہر ایک خبر کی سچائی کی پہچان کے لئی یہی دو چیزین معیار ہین اور یہی دو باتین ہین جن سے انسان تاریخ اور افسانہ مین امتیاز کرسکتا ہی۔

مگر تاریخ نویسی علاوہ اوس محنت کے کہ ہر ایک امر جزئی کی تلاش اور تصحیح مین ایک بڑی جانکاہی کرنی پڑتی ہی مورخ کے لئی ایک بڑی مشکل خدمت ہی اور اسکے فرایض نہایت نازک ہین۔ اٹلی کے مشہور اور قدیم مورخ ڈایوڈورس نے کہا ہی کہ "مورخ کو چاہئی کہ کتاب تاریخ کے لکھنے مین کسی اپنی ذاتی غرض کو ملحوظ نہ رکھی اور جو بات ہو آئندہ نسلونکی عبرت اور نصیحت کے لئی راست راست بے کم و کاست لکھدی ایسا نہو کہ اپنی نالایق دوست کی ناواجب تعریف اور لایق دشمن کی بے وجہہ ہجو کری یا لالچ یا خوف سے بُری کو اچھا اور اچھی کو بُرا کہی" اور نہایت صحیح کہا ہی کہ "اگر ایسا نہ کریگا تو بہت جلد لوگ اوسکو بے اعتبار جان لینگی اور اول تو اوسکی زندگی ہی مین ورنہ اوسکی بعد اوسکی کتاب نظرون سے گرجائی گی پس بہتر یہہ ہے کہ یا طبیعت کو اغراض نفسانی سے روکی یا اپنی وقت کے لوگونکی حالات لکھنی سی باز رہی اور گذشتہ لوگون کے حالات لکھی کیونکہ جو لوگ اس جہان سے گذر گئی ہین اون سے اسکو کچھہ اندیشہ نہین ہی"

مگر سچ یہہ ہے کہ گذشتہ لوگون کے حالات کے لکھنے مین بھی بعض اوقات مورخ کے لئی ان مشکلات سے رستگاری

نہین ہی اور یہہ نازک اور مشکل کام جب ایمانداری اور دیانت سے کیا جائے خواہ گذشتہ لوگون ہی کا حال کیون نہ لکہا جائے بیچارہ مصنف جسپر اپنے فرض منصبی کے موافق عامہ خلایق کی بہتری اور فایدہ کے لئے بڑے بڑے شخصون کے چال چلن و تدابیر ملکی اور طرز حکمرانی وغیرہ کا ٹہیک ٹہیک حال لکہنا اور اوسپر رائے دینا واجب ہوتا ہی اکثر اوقات لوگون کی ناراضی حاصل کئے بغیر نہین رہسکتا کیونکہ کبہی کبہی ایسا ہوتا ہی کہ جنکا حال لکہا جاتا ہی وہ اگرچہ اوسوقت اس دنیا مین حکمران یا صاحب اعتبار نہین ہوتے مگر بعض لوگ ایسے موجود ہوتے ہین کہ خواہ دل سے خواہ کسی اپنی مصلحت سے اونکا ادب و تعظیم کرتے ہین اور اونکے حق مین مورخ کی کسی تحریر کو ناگوار سمجہتے اور اوسکے دشمن بنجاتے ہین یہی سبب ہے کہ ہمارے ایشیائی مصنفونکی کتابون سے وہ فواید حاصل نہین ہوتے جو یورپ کے اہل تصنیف کی تاریخون سے حاصل ہوتے ہین کیونکہ سوائے معدودے چند وہ یا خود اون بادشاہونکی عہد کی تاریخین ہین یا اونکی عہد مین لکہی گئی ہین جنکی جابرانہ اور خوشامد پسند طبیعتونکا اندازہ سعدی کے ان دو شعرون سے ہوسکتا ہی جو بیچارے نے اپنے اور اپنے سے پہلے زمانہ کے بادشاہونکی خصلت اور طبیعت کے لحاظ سے اونکے ضرر سے بچنے کی لئے اپنی بے نظیر کتاب گلستان مین ایک موقع پر بطور نصیحت لکہے ہین ،، اگر شہ روز را گوید شب است این ،، بباید گفت اینک ماہ و پروین ،، خلاف رائے سلطان رائے جُستن ،، بخون خویش باشد دست شُستن ،، جسکا لازمی نتیجہ یہہ ہوا ہی کہ اون کتابون کے مصنفون کو اپنی تحریرون مین نہایت ملایم اور خوشامد آمیز طرز اختیار کرنا پڑا ہی اور اس سبب سے واقعات کی اصلیت بہت کچہہ چاپلوسی یا ہجو کے ایسے موٹے موٹے پردون مین چہپ گئی ہے جنمین سے سچ اور صحیح بات کا نکالنا سخت دشوار ہی ۔

مگر خوش قسمتی سے ممالک یورپ کے مورخون کو بسبب قانونی حفاظتون کے یہہ دشواری کم پیش آئی ہی اور فرا بغیر تاریخ نویسی کو وہ آزادی کے ساتہہ ادا کرسکے ہین اور یہی وجہہ ہے کہ برخلاف ایشیائی مورخون کے اونکا

طرز تحریر غمگسارانہ نہ تہا بلکہ سخت اور درشت ہوتا ہی اور یہی اسنے کہا ہی اور سختی و درشتی اونکی تاریخون کا زیور ہے کیونکہ بغیر اسکی تاریخ تاریخ نہین رہتی اور مورخ کی مدح یا ذم پایہ اعتبار سے گر جاتی ہی۔

اس کتاب پنجاب راجاز مین اگرچہ اوسکی قابل مصنف نے اپنی سرکاری منصب کیوجہہ سے اپنی ملک کے مورخون کے شیوہ کے موافق اپنی تحریر مین زیادہ سخت طرز اختیار نہین کیا اور حتی الامکان ملایم الفاظ مین ادای مطلب کیا ہی اور مترجم نے اپنی ہموطنون کی طبیعتون کے لحاظ سے اوسکو کسیقدر اور بہی نرم کر دیا ہی مگر پہر بہی ایشیائی مذاق کے موافق کچہہ بعید نہین ہے کہ ہمارے ہندوستانی بہائی جو ولایتی تاریخ نویسی اور آزادی رای اور اوسکے محل استعمال سے اکثر ناواقف ہین اب بہی کسی لفظ کو ناگوار اور سخت خیال کرین لیکن اونکو سمجہنا چاہیے کہ مورخ کو (بشرطیکہ وہ اپنی کتاب کو دیانت اور ایمانداری سے لکہے) نہ کسی کی بیجا ہجو مقصود ہوتی ہی اور نہ ناواجب تعریف بلکہ اپنی خیال کے موافق صرف سچ اور صحیح طور پر واقعات کا بیان کر دینا منظور ہوتا ہی چنانچہ ناظرین اسی کتاب مین دیکہین گے کہ مصنف نے اگر کسی موقع پر کسی رئیس کے کسی ایک فعل کی نسبت کچہہ گرفت کی ہی تو کسی دوسری موقع پر اوسی کے دوسرے کام کی نہایت تعریف کی ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ کیے جانیکا سبب یہہ ہوا کہ پنجاب یونیورسٹی جو بعض نیکدل اور انسانون کی بہی خواہ یوروپین حکام پنجاب کی دوستانہ ہدایتون اور تحریکون اور گورنمنٹ کی سرپرستی اور ہمارے ملک کے باہمت شرفا و امرا اور علی الخصوص فیاض طبع والیان ملک کی فیاضی سے اس ملک کے لوگونکی ہر قسم کی علمی ترقی کے لیے قایم ہوئی ہے (جسکی بنا کی تاریخ مین ہمارے روشن ضمیر اور دریادل ولینعمت حضور سری مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب بہادر۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی سرگباشی اور اونکی فرزند ارجمند حضور فیض گنجور فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ دہیراج راجیشر سری مہاراجہ راجگان راجندر سنگہ

صاحب ہند بہادر دام اقبالہم کا نام نامی اوس بیش بہا اور متواتر امداد زر کے لئی جو اس ہیئت العلوم
کو اونکی نامور سرکار سی بہم پہنچتی رہی ہے ہمیشہ یادگار رہیگا) چونکہ منجملہ اوسکی مقاصد کے ایک بڑا مقصد یہہ
بھی ہی کہ تاریخ اور لٹریچر اور مختلف علوم و فنون کی کتابوں کا یورپ کی زبانوں سی دیسی زبان مین
ترجمہ کر کے شایع کیا جائی تاکہ ہر ایک ایسی شخص کو جو اون زبانوں سی ناواقف ہو اون علوم و فنون پر
دسترس اور خاص اپنی زبان مین علوم مفیدہ کا ذخیرہ حاصل ہو سکی اسلئی مینی خیال کیا کہ اگر
اوسکو اس منشا کی تکمیل مین مین بھی کچھہ مدد دی سکون تو پنجابی ہونیکی لحاظ سی پنجاب کے اس ہیئت
العلوم کا جو حق مجھپر ہے وہ کسی قدر ادا ہو جائیگا پس مینی اپنی اُس شوق اور رغبت کیوجہہ سی جو ابتداے
عمر سی تاریخ کے مفید اور شریف فن سی مجکو ہی اس کتاب کو جو ہماری اس ملک کی بعض ریاستونکی
ایک عمدہ تاریخ ہی اور جسکا مصنف وہ ممتاز شخص ہی جو اپنی مستثنے طور کی پولٹیکل اور انتظامی
قابلیتون اور لیاقتون کے سوا (جنکی لئی وہ مشہور ہی) اون واجب الادب شخصون مین سے ہی جنکو
شروع سی ہماری اس بڑی آموزش گاہ کے ساتھہ دلی تعلق رہا ہی اور جسکا نام اوسکی مستثنے
حسن اخلاق اور بے تکلفانہ میل جول اور دلی ہمدردی کیوجہہ سے ہم سب اہل پنجاب کو پیارا ہے
اور جو اسوقت ایجنٹ گورنر جنرل ریاستہاے وسط ہند کے منصب جلیل پر مقرر و ممتاز ہے۔
انتخاب کیا اور ترجمہ کرایا۔ مگر اسپر ایک دقیق طور سی نظر ثانی کی بہت زیادہ ضرورت تھی اسلئی میرے
چھوٹے بھائی خلیفہ سید محمد حسین صاحب میر منشی ریاست پٹیالہ نے (جو گورنمنٹ عالیہ قیصریہ کے
حضور سی ،، مشیر الدولہ ممتاز الملک ،، کے خطاب سی ممتاز ہین اور جنکو انگریزی سی اردو مین جو ہمارے ملک
ہند کی عام زبان ہی ترجمہ کرنیکی کام کے ساتھہ ایک خاص مناسبت اور شوق ہی اور جنکو ہمیشہ اس یونیورسٹی

کی اعانت کا (جسکی سینٹ یعنی مجلس منتظم کے وہ فیلو اور ممبر بہی ہین) دلی خیال رہا ہے اسکی اصلاح اور تصحیح کا محنت طلب کام اپنے ذمہ لیا اور باوجود مصروفیت اپنی سرکاری خدمتون کے جنکے سبب سے اس کام کے لئے فرصت بہت کم ملتی رہی قریب دو سال کے عرصہ مین اسکو پورا کیا۔

چونکہ مترجم نے ترجمہ کرنیمین اپنے نزدیک اس بات کی سخت احتیاط کی ہی کہ فصیح البیان مصنف نے جن پر مطلب الفاظ اور بلیغ پیرایون مین اپنے مطالب کو بیان کیا ہی یہہ ترجمہ باوجود صفائی اور بامحاورہ ہونے کے اون لفظون اور پیرایون کے مدعا کو ٹہیک ٹہیک ادا کرسکی پس اس احتیاط کو زیادہ تر وہ لوگ جانچ سکتے ہین جو اصل کتاب کو پڑہکر پہر ترجمہ کو ملاحظہ کرین۔

واضح ہو کہ اس کتاب کے اس صدی سے پہلے کے واقعات اور مطالب کا ماخذ اگرچہ بالکلیہ نہین مگر زیادہ تر خود اونہین ریاستون کے زمانہ سابق وحال کی حکام انگریزی کی خدمت مین پیش کی ہوئی کیفیتین ہین جنکے حالات مصنف نے اپنی اس کتاب مین لکہی ہین لیکن جو حقایق اور واقعات اس صدی سے شروع کے بعد کے ہین وہ بجز کسی شاذ و نادر مقام کے عموماً گورنمنٹ کے دفترون کے انگریزی اور فارسی کاغذات اور بعض یورپین سیاحون وغیرہ کی مستند تحریرون سے لئے گئے ہین جنکا پتہ مصنف نے التزام کے ساتھ ہر ایک مضمون کے متعلق اپنی کتاب کے حاشیون مین لکہدیا ہے مگر اس سبب سے کہ وہ کاغذات گورنمنٹ کے خاص خاص عہدہ دارون کے سوا اور کسی کی دسترس کے قابل نہین ہین بجز کسی ضروری مقام کے ترجمہ مین عموماً اونکو قلم انداز کردیا گیا ہی اور جس جگہہ کسی مطلب کی تشریح وتوضیح کے لئے کچہہ لکہا جانا ضروری تہا بلفظ مترجم یا محشی وہان حاشئے لکہدئے گئے ہین اور چونکہ اصل کتاب مین لوگون اور مقامات کے نامون مین متعدد اسباب سے بہت سی غلطیان ہین اسلئے اپنی ذاتی

معلومات با معتبر ذریعون سے تحقیق کے بعد اسطرح اونکی تصحیح کردی گئی ہے کہ غلط نامون کو اکثر چھوڑ دیا ہے اور اونکی جگہہ جو نام صحیح معلوم ہوئے وہ لکھدئے ہین۔ اور ہم اپنے کپورتھلہ کے دوستون اور کرنل جارج ولیم ڈیوس صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ کمشنر جالندہر کا ادائے شکر واجب ہے جن سے کپورتھلہ اور منڈی کی تاریخ کے متعلق بعض نامون وغیرہ کی تصحیح مین بہت کار آمد مدد ملی ہے۔

اسوجہہ سے کہ یہہ ترجمہ جناب معلی القاب آنریبل سر رابرٹ ایلس ایجرٹن صاحب بہادر نائٹ کمانڈر آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا کمپنین آف دی آرڈر آف انڈین امپائر لفٹنٹ گورنر سابق پنجاب کے عہد مین شروع کیا گیا تہا اور نیز اسوجہہ سے کہ جبکہ یونیورسٹی کی امداد سے یہہ ترجمہ کیا گیا ہے جناب ممدوح اوسکی سینٹ کے پریسیڈنٹ تہے بموجب اونکی اجازت خاص کے جو اونہین ایام مین حاصل ہوچکی تہی اسکا ڈیڈی کیشن اونکے نام نامی پر کیا گیا ہے اور اس غرض سے کہ یونیورسٹی کے مالی سرمایہ کو بہی راقم حروف کیجانب سے ایک حقیر مدد پہونچے جسقدر اسکی جلدین چہاپی گئی ہین قریب تمام کے یونیورسٹی ہی کی نذر کی گئی ہین اسکا کاپی رائٹ (حق تالیف و تصنیف) بہی بغرض افادہ عام محفوظ نہیں رکہا گیا۔ خدا کرے کہ یہہ کتاب جو "راجگان پنجاب" کے نام سے موسوم کی گئی ہے [illegible] خاص و عام ہو اور میرے ہموطن اس سے فایدہ اوٹہائین۔ آمین فقط

المرقوم بارہوین اپریل سنہ ۱۸۹۳ء

الراقم

سید محمد حسن۔ الشہیر بالمخاطب بہ وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر وزیر ریاست پٹیالہ

Hazaraa Angl

دیباچہ مصنّف

اس کتاب کے نام راجگان پنجاب پر شائد یہہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ یہہ بہت وسیع المعنی اور جامع نام ہے کیونکہ جو ممالک پنجاب گورنمنٹ کے زیر حکومت ہین اُنمین ایسی بہت رئیس ہین جنکا خطاب راجہ ہی مگر اُنکی تاریخ اس کتاب مین درج نہین ہوئی - لیکن میرا مُدعا اس کتاب کی تالیف سی صرف یہہ نہین ہی کہ مین اون خاندانون کے تذکری لکہون جو اس صوبہ کی اندر اپنی اپنی ریاستون مین حکمرانی کرتے ادہ تر یہہ امر ملحوظ خاطر ہے کہ جو پولٹیکل تعلقات گورنمنٹ انگریزی کے پنجاب کی با اختیار ریاستون کے ساتھہ اس صدی کے شروع سے رہے ہین اُنکا بیان سلسلہ وار قلم بند کرون - اور بہاولپور کے ساتھہ کہ جو شمالی ہند مین گورنمنٹ انگریزی کی بہت بڑی ذیلدار ریاستین ہین سکہون کی پہلی لڑائی سی بیشتر گورنمنٹ انگریزی کو کچہہ سروکار نہ تہا -

مقدم الذکر مملکت یعنی کشمیر کی تاریخ بہت دلچسپ ہی اور جو شخص استقلال اور محنت کے ساتھہ اوسکی تحقیق مین مصروف ہو بالضرور اپنی محنت کے فوائد سی خاطر خواہ متمتع ہوگا - اون شکستون سی پہلے جو سکہونکو

دریای ستلج پر ہوئین اور جنہون نے اونکی بگڑی ہوئی سلطنت کی بنیاد کو ایسا ہلا دیا کہ آخرکار گرگئی
کشمیر کے حالات سے مدبران سلطنت انگریزی کو اس سے زیادہ آگاہی نہ تہی کہ وہ ایک دور دراز وادی
کا نام ہی جسکو افسانہ طرازون اور شاعرون نے نہایت رنگ آمیزی کے ساتہہ بیان کیا ہے -

بہاولپور کا حال ۱۸۴۸ع والی جنگ سے پیشتر جب سے کہ وہان کے رئیس نے گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ رابطہ
اتحاد پیدا کیا ہے کشمیر سے بہی کم معلوم تہا اور پنجاب کی ضبطی کے بعد بہی یہانکے اندرونی معاملات
مین سرکار نے دست اندازی نہین کی - لیکن جبکہ بدعملی اور خانہ جنگی سے ملک کے تباہ و ویران ہوجانیکا
اندیشہ ہوا اوسوقت سرکار انگریزی کو خلایق کی بہتری کے واسطے جنکو جور و تعدی نے بغاوت و جرائم پر مجبور
کردیا تہا چار و ناچار مداخلت کرنی پڑی -

ستلج اور راوی جن پہاڑون سے نکلے ہین وہانکے رئیسونکا خطاب بہی راجہ ہے انمین سے اکثر راجپوت
ہین اور اونکا سلسلہ نسب کئی ہزار برس تک مسلسل چلا جاتا ہے مگر انکی تاریخ صرف اون محققین کیواسطے
دلچسپ ہوسکتی ہے جو حالات زمانہ قدیم کے جویا ہین - جب گورکہون نے پنجاب کے پہاڑون کو فتح کرنیکا قصد
کیا تو ان چہوٹے چہوٹے راجاؤن نے تہوڑے دنون کے واسطے تاریخی وقعت حاصل کرنی شروع کی تہی مگر جب حملہ کی
موج نے رجعت قہقری اختیار کی تو وہ پہر ویسے کے ویسے ہی گمنام رہ گئے - مگر ستلج کے دونون
طرف کے زبردست سکہہ رئیسونکا حال پہاڑی راجاؤنکا سا نہین ہے - انکی حکومت کو قدامت کا
تقدس حاصل نہین ہے انکی قوم کی اصلیت خواہ کچہہ ہی ہو مگر سکہہ رئیس بلحاظ مذہب زمینی یا خاکی
آدمی ہین (یعنی برہمنون یا چہتریون کیطرح آسمانی وجودون سے انکی نسل کا سلسلہ نہین ملتا)
اور چند پشتین پیشتر انکے آباواجداد انہی زمینون مین کہ جنپر یہہ سردار آجکل خودمختارانہ

حکومت رکہتے ہین قلبہ رانی کیا کرتے تہے - مگر انکی تاریخ ہندوستان کی عام تاریخ کا ایک مفید حصہ ہے - جب سکہون کا مذہب تازہ تہا اونکی تہور آمیز جوش نے اونکو پنجاب فتح کرنے کے لایق کردیا اور مسلمانی سلطنت کی مخالفت کو انہون نے ہیچ جانا یہہ مذہبی جوش تہا جس نے انکو طاقتور بنایا اور جسکے نہونے سے ہندوستان کے مسلمان کمزور اور آخرکار تباہ ہو گئے -

سنہ ۱۸۰۳ع مین جبکہ لارڈ لیک صاحب نے دہلی فتح کی اوسوقت سے کچھ کچھ رابطہ اتحاد گورنمنٹ انگریزی اور اینہ روسے ستلج کی ریاستون مین شروع ہوا اسلئے ان اوراق مین خاصکر اون تعلقات کی تاریخ اور تدبیر مملکت (پالسی) کا بیان درج کرنا منظور ہے جو گورنمنٹ انگریزی نے اپنی ذیلدار ریاستون کے ساتہہ اختیار کی ہے -

یہہ تاریخ بہت مفصل لکہی گئی ہے اور کسی امر کو احتیاطًا بہی مخفی نہین رکہا گیا - سواے واقعات جدید کے جنکی تفصیل اور اظہار سے بعض صریح پولیٹیکل وجوہات اور اپنے ذاتی تعلقات مانع ہین جہانتک مجہکو واقفیت ہے مین یہہ بات کہہ سکتا ہون کہ جیسی مفصل اور بغیر کسی فروگذاشت کے یہہ کتاب طیار کی گئی ہے - تاریخ ہند کا کوئی حصہ آجتک مرتب نہین ہوا اور اسی وجہہ سے مین ناظرین کو اوس نتیجہ کی طرف توجہہ دلاتا ہون جو ازروے انصاف ان اوراق کے مطالعہ سے مستنبط ہو سکتا ہے -

شاید وہ وقت گذر گیا ہے (گو مجہکو ہرگز اس بات کا یقین نہین) جبکہ تعلیم یافتہ انگریزونکا باوجود اسکے کہ ہندوستان کے فتح ہونے اور اوسکے انگریزون کے قبضہ مین آجانیکو فخر کی نظر سے دیکہتے تہے دلی خیال یہہ تہا کہ ہندوستان کا ملک ناجایز وسیلون سے حاصل کیا گیا ہے اور ہر ایک نئے

صوبہ کا انگریزی عملداری شامل کیا جانا تازہ جرائم پر دلالت کرتا ہی اور انکی فتحمندی کا صرف یہی باعث ہی کہ ان افعال کی جائز ناجائز ہونے کا خیال تک کبہی انکے دل مین نہین گذرا - ہرچند تعلیم یافتہ لوگون کا یہہ یقین عموماً جاتا رہا ہی مگر پہر بہی ایسی لوگون کے دلون مین ابتک باقی ہی جنکو حقیقت حال پر مطلع ہونے کی نہ تو وسایل ہی میسر ہوی اور نہ اونکو کبہی اسکی طرف میلان طبع ہوا - زمانہ حال مین بعض مصنفین نے انگلستان مین اس یقین کو پہر ترقی دی ہی - انمین سی بعض صاحب لیاقت بہی ہین - مگر معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ یا تو اپنی ملک کو بدنام کرنے مین کچہہ فائدہ دیکہتی ہین یا ایسی بدنصیب ہین کہ جن باتون کو اور لوگ قومی شوکت و عظمت کے کارنامے سمجہتے ہین یہہ اونہی باتون کو قومی ذلت و نالایقی پر محمول کرتے ہین -

جو مخالفانہ نکتہ چینیان گورنمنٹ ہند کی کارروائی پر کی گئی ہین اونکا کافی اور شافی جواب ریاستہای اینبروی ستلج کے گذشتہ پینسٹہہ سال کی پولٹیکل تاریخ پر نظر ڈالنی سی مل سکتا ہی - یہہ ریاستین گو ہندوستان کے ایک جزو قلیل پر مشتمل ہین مگر ہمیشہ سی ذی وقعت رہی ہین اور اوس برتاو سی جو اونکے ساتہہ کیا گیا ہی بہت سی اہم اصول مربوط رہی ہین - یہہ کہنا کچہہ بیجا نہین ہی کہ جو حکمت عملی (پالسی) گورنمنٹ ہند نے ان ریاستون کے ساتہہ برتی ہے وہی باقی ہندوستان سی برتی گئی ہی - یہہ بات قیاس مین نہین آتی کہ ایک ہی قسم کا نظم و نسق ایک صوبہ مین تو انصاف اور فیاضی ظاہر کری اور دوسری صوبہ مین جبر و تعدی - گورنمنٹ ہند کی ایک ہی حکمت عملی رہی ہی کیا پنجاب مین کیا اودہ مین کیا بنگالہ مین اور اگر گورنمنٹ ہند کی حکمت عملی خود غرضی پر مبنی ہوتی تو ضرور ہی کہ اوسکی بدنیتی کا سراغ اُن تعلقات مین بہی پایا جاے

جو اوس نے اندرونی ستلج کی ریاستون سی قایم کئے تھے - اس بارہ مین بہتر یہہ ہی کہ جو حالات اور واقعات مین نے درج کئے ہین وہ خود ہی اپنی شہادت دین - میری ذاتی رای وقعت کے لایق نہین ہی کیونکہ اور لوگون کی طرح صحبت کے اثر سی خبرونکے سُننے سی طبیعت کی میلان سی میری رای بھی تعصب آمیز ہوسکتی ہی - مگر واقعات تعصب کے اثر سی دُور ہین - میری ساری کوشش اس کتاب کی تالیف مین صرف اسبات پر مبذول رہی ہی کہ واقعات بے کم و کاست درج ہون اور مجھکو یقین ہی کہ ہر ایک منصف مزاج آدمی اسکو پڑہکر یہہ نتیجہ نکالیگا کہ گورنمنٹ انگریزی کی حکمت عملی جہان تک کہ سکہون کی ریاستون سے متعلق ہے برابر فیاضی روشنضمیری اور انصاف کے اصول پر مبنی رہی ہی - کسی موقع پر سرکار انگریزی نے اپنی کمزور ہمسایون پر دست درازی کرنے سی اپنی طاقت کو بیجا طور پر استعمال نہین کیا ہی بلکہ برخلاف اسکی اپنی واقعی حقوق سی بہی کچھ کم مطالبہ کیا ہی اور امور متنازعہ کا فیصلہ تو ایسی فیاضی اور بےغرضی سی کیا ہی کہ اوسکی نظیر کسی دوسرے ملک کی عملداری مین ہرگز نہ ملیگی - تجربہ سی دیکھا گیا ہی کہ خود مختاری ایک خوفناک بلکہ مہلک عطیہ ہی اور ایسے لوگ بہت کم ہوئے ہین جنہون نے دانائی کے ساتہہ اسکو برتا ہو مگر وہ وقت یقیناً آنیوالا ہے کہ تمام دنیا کے لوگ اس بات کو تسلیم کرینگے کہ جو اعلی درجہ کی حکمت عملی انگلستان نے ممالک مشرقی مین برتی ہی وہ اوسکے باعث بہت بڑی عزت اور تعظیم کی مستحق ہی -

تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہی کہ ہندوستان مین اسبات کی تحقیقات کی گئی تہی کہ سرکار انگریزی کے بارہ مین رعایای ہندوستان کی کیا رای ہی - اندرین باب بہت سی تعلیم یافتہ ہندوستانیون اور

ذی رتبہ انگریزی عہدہ دارون نے اپنی اپنی رائین قلمبند کی تہین - اس تحقیقات سے دو عجیب باتین ظاہر ہوتی ہین - اولاً سرکار کیجانب سے ایسی کہلم کہلا مباحثہ کی تحریک ہونے سے اوسکی نیک نیتی کا ثابت ہونا - دوسرے ایسے امور پر جو اونہی کے ملک و قوم سے متعلق ہون انگریزون مین مخالفانہ نکتہ چینی کیطرف عجیب و غریب میلان کا ظاہر ہونا - لیکن انگریزی عملداری کا مقابلہ اُن عملداریون سے جو اس سے پہلے گذر چکی ہین یا اُنہین سے اکثرون کے ساتھہ جواب ہندوستان مین اسکے آس پاس موجود ہین متانت کے ساتھہ کرنا عقل و تمیز کی توہین کرنا ہے - یہہ سچ ہے کہ مسلمان اور ہندو بادشاہ بہی ایسے گذرے ہین جنہون نے استقلال اور انصاف سے حکومت کی ہے اور جنکے نام ابتک عزت سے لئے جاتے ہین مگر وہ بہت تہوڑے ہین - اگلے زمانہ کی دیسی عملداری انتہا درجہ کی جور و ستم جان و مال کی غیر مامونی - بادشاہ کی عیش پسندی اور شہوت پرستی - رعایا کی خواری اور تباہ حالی پر دلالت کرتی تہی - ہرچند اس بارہ مین لوگون نے بہت کچھہ لکہا ہے کہ رعایا اپنے موروثی رئیسون کی حکومت کو زیادہ تر پسند کرتی ہے مگر حقیقت حال یہہ ہے - کہ جب کبہی اس قسم کا موقع ملا ہے لوگون نے انگریزی عملداری کو بلا تصنع اور بہ طیب خاطر قبول کیا ہے -

مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد مین خاص پنجاب دیسی ریاستون کا بلا شبہ ایک ایسا نمونہ تہا جو معترض کے مفید مطلب ہو سکتا ہے - لیکن اسپر بہی رنجیت سنگہ کا مالی انتظام صرف ایک باقاعدہ ناٹگری تہا - ملک کاردارون (ٹہیکہ دارون) مین تقسیم تہا جنکو ایک معین رقم شاہی خزانہ مین داخل کرنی ہوتی تہی اور اس امر کی اجازت ہوتی تہی کہ اپنے واسطے جسقدر زیادہ ممکن ہو وصول کرلین -

اضلاع آنروی اٹک مین جہان اب ایسا امن ہی کہ چند سرحدی لُٹیرون کی مار دہاڑ بہی ایک بڑی بات سمجہی جاتی ہی پچیس برس گذری ہین کہ محاصل صرف دستہ فوجکی ذریعہ سی وصول کیا جاتا تہا اور جلتی ہوی گانونکا دہوان فوجکی گذرگاہون کا نشان دیتا تہا۔ جن مقامات کی رعایا زیادہ سرکش و جنگجو نہ تہی وہان بہی ایسی ہی ظلم ہوتے تہی۔ مثلاً سردار ہری سنگہ نلوہ نے کشمیر کا خوب ہی ستیاناس کیا اور شیخون نے جالندہر دوآب کو اچہی طرح نچوڑا۔ ہندوستان مین جذبۂ قومیت (نیشنیلٹی) کا خیال اگر کسی قدر ہی تو سکہون مین اوسکی تہوڑی بہت آثار پائے جاتے ہین۔ مگر جسقدر خوشی سی انگریزی عملداری سکہون نے قبول کی ہندوستان کے کسی حصہ کی رعایا نے اوس سے زیادہ خوشی سی نہین قبول کی ہی اور اس بات کا ثبوت کہ یہہ انقلاب سلطنت اونکی واسطی موجب پشیمانی نہوا ملک کی روز افزون امن اور خوشحالی اور نیز اُس خواہش و آمادگی سی ظاہر ہوتا ہی جو ۱۸۵۷ء مین سکہہ اور مسلمان دونون سی انگریزی عملداری کے برقرار رکہنی کے واسطی انگریزون کی طرف سی لڑنیمین ظہور مین آئی تہی۔ زمانہ حال مین ہندوستان کی بہت سی دیسی ریاستونمین عمدہ طور سی حکمرانی ہوتی ہی۔ پٹیالہ۔ جیند۔ نابہہ۔ کپورتہلہ کی عملداری قلمرو پنجاب مین درحقیقت ایسی ہی انصاف کے اصولون پر مبنی ہی جیسی خود انگریزی عملداری مگر یہہ بات انکو انگریزون کی تقلید سی حاصل ہوئی ہی اور یہان کے رئیس خود اس بات کے مقر ہین کہ جو کچہہ ہماری ریاستون مین ہوا ہے انگریزی اصولون کی پیروی کرنے سی ہوا ہی۔ اُنہون نے محض اپنی مرضی سی انگریزی طریقۂ مالگذاری اختیار کیا ہی بعضون نے انگریزی قوانین بجنسہ اور انگریزی عدالتونکی ضوابط کسیقدر ترمیم کے ساتہہ اپنیہان مروج کئے ہین وہ

ترقی تعلیم مین کوشش کرتے ہین اور اپنی قلمرو مین سڑکین نہرین بنوائی جاتی ہین - انگریزونکی تقلید بہت کچھہ نفع پہونچا چکی ہی اور ابہی بہت کچھہ کرنا باقی ہی اور اگر بالفرض یہہ نمونہ ہندوستان کے سامنے سے ہٹا لیا جاے تو ہندوستان اوسی بدنظمی اور خواری مین پہر پہنس جائیگا جس سے سرکار انگریزی نے اوسکو نکالا ہی - کوئی قوم سو پچاس برس مین کامل تربیت یافتہ اور مہذب نہین ہوسکتی اور ہندوستان جیسے ملک مین تو یہہ کام اور بہی دشوار اور بہاری ہی جہان یہہ ضرور ہی کہ روسا اور رعایا بہت سے پہلے خیالات بہول جائین تاکہ جو نئی باتین ہم سکہلانا چاہتے ہین اونکے دلون مین جم جائین مین یقین کرتا ہون کہ اگر اون نکتہ چینیون پر بغور تامل کیا جاے جو انگریزون کی حکومت ہندوستان پر کی گئی ہین تو عموماً یہی ثابت ہوگا کہ ان سبکی بنا سرکار انگریزی اور انگریزونکا ہندوستانیونکے ساتہہ میل جول نہ کرنا ہی - اگر یہہ نکتہ چینی یہان ہی تک محدود رہتی تو کچھہ ایسی بیجا نہین مگر جب اس سے تجاوز کرکے یہہ ثابت کیا جاتا ہی کہ انگریزون اور ہندوستانیون مین باہمی میل جول کا نہونا سلطنت کے حق مین ایک بڑی اندیشہ کا موجب ہی تو اس صورت مین وہ نکتہ چینی مضرت پیدا کرتی ہی - دوسری قومون کے ساتہہ ظاہرداری اور میل جول رکہنا انگریزی قوم ہی مین نہین - پس اگر یہہ قومی خصلت موجب اندیشہ ہو تو اسکو صبر اور تحمل سے قبول کرنا چاہیے کیونکہ اس سے کچھہ چارہ نہین - مگر ہندوستان کے لوگ ہماری نسبت سے کم بہی ظاہردار - اور کم میل جول رکہنے والے ہین نہ وہ ہمارے میل جول کی خواہش رکہتے ہین اور نہ اسکو قبول کرتے ہین - اہل ہند اکثر کم ملنسار رہتے ہین اور اپنے ہمسایہ کی شادی غمی سے کچھہ تعلق نہین رکہتے - انکی باہمی معاشرت اسوقت تک ابتدائی حالت مین ہی - اسمین کچھہ بہی ترقی نہین ہوئی - وطن اور قوم کی محبت سے جو مراد ہماری ہے اہل ہند اوسکے معنی ہی سے ناواقف ہین

شروع سے اس ملک مین غیر ملکون کے لوگ حکمران رہی ہین جن مین کوئی اچھا تہا کوئی برا رعایا صبر اور تحمل سے حاکمون کی برائیون اور نالائقیون کے بوجہہ اوٹھانے کی عادی ہو رہی ہے۔ وہ عمدہ حکومت کو ایسی سکوت آمیز خوشی کے ساتھہ اور بدون اظہار ممنونیت کے اسطرح پر قبول کرتی چلی آئی ہے جسطرح اوسکو آفتاب کی روشنی اور برسات کی بارش سے خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ نہین جانتے اور نہ اونکو جاننے کی پرواہ ہے کہ یہہ نعمت کسطرح اونکے ہاتہہ لگ گئی۔ ہندوستانیون کے دل گہرے ہین اور اگر ہم انہین اپنی محبت کی تلاش کرین تو ہم یقیناً تہ کو نہین پہونچینگے مگر توقیر بمقابلہ محبت کے زیادہ مستحکم اور دیرپا ہوتی ہے اور ایک ہی حالت پر برابر رہتی ہے محبت مین تبدیلیان واقع ہوتی رہتی ہین۔ اول عشق کی صورت مین ہوتی ہے۔ بعدہ بےپرواہی کا جنم لیتی ہے۔ اور آخرکار نفرت بن جاتی ہے۔ ہندوستان کی رعایا گورنمنٹ انگریزی کی دل سے توقیر کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ رعایا گورنمنٹ کے طریقون اور ہمارے طبعی میلان کو جو ہم حالت موجودہ کو روزمرہ بدلتے رہنے اور ترقی دینے کی جانب رکہتے ہین پسند نکرے۔ مگر پہر بہی وہ جانتی ہے کہ سرکار عادل ہے اور ہماری جان و مال حفاظت مین ہے۔ اوسکے سایہ عاطفت مین ہماری دولت مین روزافزون ترقی ہے اور جسقدر محاصل گذشتہ عملداریون مین فیاض سے فیاض عملداری وصول کرتی تہی سرکار انگریزی اوسکے نصف سے کچہہ ہی زیادہ لیتی ہے۔ اگر گذشتہ واقعات کے دیکہنے سے آیندہ کی کوئی پیشین گوئی کرنی ممکن ہو تو یہہ بات کہہ سکتے ہین کہ جب تک اس ملک کا انتظام عمدہ اور اعلی درجہ کے اصولون پر مبنی ہے تب تک اس ملک مین عام رعایا کا بغاوت کرنا محالات سے ہے۔

اس کتاب کے طیار ہو کر چہپنے مین دیر اسوجہہ سے ہوئی کہ بہت سے سرکاری کاغذات جو اسکے مطالب کا ماخذ

ہین اونکو بنظر تدقیق پڑہنا اور دیکہنا بہالنا یہان ضروریات سی تہا۔ دفتر گورنمنٹ او دہلی۔ انبالہ۔ لودیانہ کے ایجنٹون کی سرکاری کاغذات اس صدی کے شروع سے لیکر اسوقت تک بیشمار ہین اور اسمین ذرا بہی مبالغہ نہین کہ انکا باترتیب کرنا اور مضامین سے واقفیت حاصل کرنا برسون کی محنت تہی۔ علاوہ برین جن رئیسونکے حالات اس کتاب مین درج ہین ہرچند کہ اُنہون نے اپنے تمام کوائف خاندان اور اپنے دفاتر ریاست کے کاغذات میرے حوالہ کردئے اور ہر ایک ممکن طریقہ سے مجہکو تحقیقات کرنے مین مدد دی مگر ان ریاستونکی تاریخ کے اوس زمانہ کے مفصل اور صحیح حالات کا بہم پہونچانا جو سرکار انگریزی کے ساتہہ تعلقات پیدا ہونے سے پہلے گذرا ہے اور بہی مشکل تہا۔

ریاست منڈی کے حالات اگرچہ اوس حصہ مین درج ہونے زیادہ تر مستحسن تہے جسکا سامان راجپوت رئیسون کے حالات لکہنے کے واسطے تیار کیا گیا ہے اور جسکے چہاپے جانے کی امید ابہی تک چلی جاتی ہے مگر اس خیال سے کہ میرا بہت سا وقت اس کتاب کی تالیف مین صرف ہوگیا اور معلوم نہین کہ دوسرے حصہ کے تیار کرنے کی فرصت ملے یا اوسوقت تک زندگی بہی وفا کرے اسلئے مین نے یہہ مناسب سمجہا کہ رئیس منڈی کا حال جو پہاڑی راجپوتون مین سب سے زیادہ باوقار اور کسیقدر اونکا نمونہ ہے دوسرے حصہ پر منحصر نہ رکہون۔

لاہور
۹ نومبر ۱۸۷۰ع

لیپل گرفن
انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

تاریخ پٹیالہ

جاٹان گوت سدہو

خاندان پٹیالہ سدہو گوت (قوم) کے جاٹون مین سے ہی جنکی اکثر دیہات اوس قطعہ ملک مین جو دریای راوی اور جمنا کے مابین واقع ہی پہیلے ہوئی ہین - ستلج کے شمال کیجانب اس گوت کے لوگون کو جو عظمت حاصل تہی وہ جاتی رہی ہے اور ۱۸۴۹ء کی لڑائی اور پنجاب کو قلمرو انگریزی مین شامل کر لئے جانے نے اوس اخیر نامور سدہو خاندان اٹاری کی طاقت کو ہمیشہ کے واسطے زائل کر دیا ہی جسکا ایک رکن راجہ شیر سنگہ نامی مقام چیلیانوالہ مین سکہون کی فوج کا سپہ سالار تہا جہان ایک انگریزی جنرل کی نالیاقتی اور سکہون کی بہادری نے افواج انگریزی پر ویسی ہی سخت مصیبت ڈالی تہی جیسی آٹہہ برس پہلے اوسپر افغانستان مین پڑی تہی -

علاقہ آنروی ستلج مین سدہوونکی اور خاندان جنکی نام کچہہ تاریخی نمود رکہتے ہین صرف اٹاری والے - سدہو - بہیلووال اور ساڈریان ہین - مگر اب یہہ خاندان مفلس ہوگئے ہین اور پولیٹیکل وقعت انمین کچہہ نہین رہی ہے[۵۱] -

ستلج کے جنوب کیطرف سدہوون کی طاقت پہلی کی نسبت اب زیادہ ہی انمین خودمختار رؤساء پٹیالہ - نابہہ - جیند - فریدکوٹ - اور سرداران بہڈور - ملود اور بڈرکہان اور خاندان والیان کیتہل مین سے ارنولی معروف بہائی کے اور بہت سی چہوٹ بہیا سردار ہین -

گوت سدہو کا مورث اعلے

تقریباً جاٹون کی تمام اقوام کیطرح سدہو بہی راجپوتونکی نسل سے ہین اور اپنا

---

[۵۱] علاقہ آنروی ستلج کے سدہو اون لوگون کی اولاد مین ہین جو معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب مین آکر ایک دفعہ راجپوتانہ کو واپس چلے گئے تہے اور سولہوین ۱۶ صدی مین پہر اس ملک مین آئے ۱۲ مصنف

سلسلہ خاندان جَیسَل (یا جیسل جی سے) ملاتے ہین جو ایک بہٹی قوم کا راجپوت اور شہر اور ریاست جیسلمیر کا بانی تہا اور سنہ ۱۱۵۶ء مین ایک بغاوت کی وجہہ سے اپنی مملکت چہوڑ کر شمال کی جانب پرتہی راج کے قلمرو مین جو اسوقت اجمیر و دہلی کا فرمانروا اور ہندوستان کا سب سے زیادہ طاقتور راجہ تہا چلا گیا اور آخر کار حصار کے قریب سکونت اختیار کی جہان اسکے سالواہن - کالن - ہیم ہیل اور ہیم چار لڑکے پیدا ہوے انمین سے ہیم ہیل نے قصبہ حصار کو تاخت و تاراج کرکے اوسکے قرب و جوار کے بہت سے دیہات پر قبضہ کرلیا اور دہلی کی فصیل تک برابر لوٹتا ہوا چلا گیا اسکو شمس الدین التمش نے جو دہلی کا تیسرا تاتاری بادشاہ تہا پس پا کیا مگر سنہ ۱۲۱۲ء مین پہر شاہ موصوف کا مورد عنایت ہوکر سرسہ اور بٹھنڈہ کا حاکم مقرر ہوا اسنے قصبہ حصار[1] کو آباد کیا اور اسی مقام مین سنہ ۱۲۱۴ء مین مرگیا - اسکے بعد اسکا لڑکا جوندہر اسکا جانشین ہوا جو صرف اسبات کیلئے مشہور ہے کہ اوسکے اکیس ۲۱ بیٹیون سے اکیس ۲۱ گوت قایم ہوے جنمین سے ایک بہٹی راو سدہوون کا مورث اعلی تہا اسکے لڑکے منگل راو نے سلطنت دہلی سے بغاوت کی مگر گرفتار ہوا اور جیسلمیر مین اُسکا سر کاٹا گیا اسکا ایک لڑکا اندرا تہا جسکو اکثر آنند راو کہتے ہین یہہ کہیوا کا باپ تہا جو اس خاندان کا اخیر خالص راجپوت تہا - کہیوا نے اول ایک راجپوتنی کے ساتہہ شادی کی مگر اس سبب سے کہ اوس سے کچہہ اولاد نہوئی اوسنے نیلی کے ایک سبیر نامی جاٹ زمیندار کی لڑکی سے دوسری شادی کی - اس شادی کو اسکے راجپوت بہائی بندون نے ایک بے غرتی خیال کیا اور کہیوا کو کٹ[2] کہنے لگے جسکے معنی پنجابی زبان مین مخلوط ذات یا رذیل قسم کے ملاو کے ہین -

---

[1] حاشیہ - اصل کتاب انگریزی مین - قصبہ ہنسر یا ہنسار لکہا ہے مگر روایات مندرجہ کتاب پنجاب ولی پٹیالہ وغیرہ سے جو زیادہ تر ماخذ اس حصہ کتاب کے ہین حصار معلوم ہوتا ہے - ۱۲ محشی

[2] بجائے لفظ کٹ کے دوسرا لقب کہوٹ زیادہ مشہور ہے جو وہ بہی اسکے قریب المعنی ہے ۱۲ محشی

سدہو کی پیدایش کہیوا کی مراد پوری ہوئی یعنی اسکے ایک لڑکا پیدا ہوا مگر اوسکی پہلی بیوی نے سوت پن کے جلاپے سے دائی کو کچہہ دے دلاکر اس پر آمادہ کیا کہ لڑکے کی جگہہ لڑکی لاکر رکہدے چنانچہ وہ لڑکے کو جنگل مین لیجاکر ایک خُشک نالے مین ڈال آئی تہوڑی دیر بعد ایک شخص کا اُسطرف گذر ہوا اور اوسکی نظر اس بچے پر پڑی اور اسی سبب سی کہ اوسکی کچہہ اولاد نہ تہی اوسنے خیال کیا کہ اسکو خداتعالے نے میری تسکین خاطر کے لئے بہیجا ہی الغرض اوسکو اوٹہاکر گہر لے آیا اور بیٹا بناکر رکہا مگر دائی سی راز پوشیدہ نہ رہ سکا اور وہ راجپوتنی اپنے جُرم کے اقرار کرنے پر مجبور کی گئی اور بڑی تحقیقات کے بعد لڑکے کا پتہ لگا اور باپ کے حوالہ کیا گیا اسکا نام سدہو تہا اور اسی سی قوم سدہو نے اپنا نام نکالا ہی۔

سدہو کی اولاد سدہو راجپوتون کی رسم کے موافق ماں کے لحاظ سی جاٹ گنا جاتا تہا اسکی چار لڑکے تہی ڈاہڑ جسکا نام دیبی بہی ہی اور بہورا اور سورا اور روپاج۔ ڈاہڑ کی اولاد مین خاندان کیتہل۔ جہونبہ۔ ارنولی۔ اور سدہووال ہین اور بہورا کی نسل مین رُؤساء پہولکیان ہین سورا کی اولاد مین کوئی مشہور خاندان نہین ہی مگر اسکی اولاد بہٹنڈا اور فیروزپور کے علاقہ مین کثرت سی ہی۔ روپاج کی اولاد جو سب سی چہوٹا تہا بیر کے کوٹ اور ترپا۔ ضلع فیروزپور مین آباد ہی بہورا کے لڑکے بیر کے دو بیٹے تہی انمین سی بڑی لڑکے سدہ تلک راؤ نے شادی نہین کی اور درویشانہ بسر کی اسکی چہوٹے بہائی ستراہ یا ست راج کے دو لڑکے ہوئی۔ چڑہتا اور لکہا۔ چنانچہ لکہا کی اولاد مین سی خاندان اٹاری ہوا جو ضلع امرتسر مین ہی اسکے بیٹے ہری نے ستلج کے کنارے اپنے نام پر ایک موضع کا نام ہریکا رکہا جو اوس مقام کے قریب واقع ہی جہان سُبراؤن کی لڑائی ہوئی تہی[۵] اور موضع بہٹہ اور گہیا کی بنیاد

---

[۵] یہہ چوتہی اور اخیر لڑائی تہی جو دسوین فروری ۱۸۴۶ء کو انگریزون اور سپاہ لاہور سی ہوئی تہی ۱۲ محشی

ڈالی - چڑہتا کے ایک لڑکا ماہو نامی تہا اوسکی اولاد مین علی الترتیب - کالا - ٹہرا - ہمیرا اور براڑ ہوئے - براڑ کے نام سے قوم براڑ مشہور ہوئی - یہہ شخص بڑا بہادر اور صاحب قسمت تہا اور جنید اور وہالیوال جاٹون اور سرسہ کے مسلمان بہٹیون سے جنکا نکاس اوسی اصل سے تہا جس سے اسکا تہا - اور چتر سال راجپوت سے بہی جنکے ساتہہ پہکر سر تہڑی اور کوٹ لدہو مین لڑائیان ہوئین برابر لڑا کیا کہتے ہین کہ اس اخیر مقام مین براڑ کی طرف کے دو ہزار اور راجپوتون کے اس سے بہی زیادہ آدمی مارے گئے اور کوٹ لدہو اسکے قبضہ مین آگیا - براڑ کے دو بیٹے تہے پوڑا اور ڈل جنمین سے چہوٹا راجہ فریدکوٹ اور قوم براڑ کا مورث اعلے تہا جو تقریباً اضلاع ماڑہی - مدکی - مکتسر - بہوچو - مہراج - سلطان خان والہ اور بہدور وغیرہ ضلع فیروزپور اور تمام علاقہ فریدکوٹ اور بہت سے دیہات علاقہ پٹیالہ نابہہ جہونبہ اور ملودپر قابض ہین

خاندان سدہو کا عروج

ان دونون بہائیون مین فساد ہوا اور پوڑا تباہ اور مفلس ہوگیا اور کئی پشت تک یہہ افلاس قایم رہا جب تک کہ اوسکی اولاد مین سے ایک شخص سنگہر نامی کی ہمت سے اونکے دن پہرے یعنی جب شہنشاہ بابر نے ۱۵۲۴ء مین ہندوستان پر حملہ کیا سنگہر بمقام لاہور اوسکی خدمت مین حاضر ہوا اور کچہہ ہمراہیون کے ساتہہ فوج مین شامل ہوگیا مگر تہوڑے عرصہ بعد اکیسوین اپریل ۱۵۲۶ء کو سنگہر پانی پت کی لڑائی مین مارا گیا جبکہ بابر ابراہیم لودہی کو بڑی خونریزی کے ساتہہ شکست دیکر سلطنت دہلی پر قابض ہوا اس فتحیابی کے سبب بابر سنگہر کی خدمات کو نہ بہولا اور اوسکے لڑکے بیرم کو اوس ویران ملک کی چودہرائیت* عطا کی جو دہلی کے جنوب مغرب کی طرف واقع تہا اور ۱۵۵۴ء مین اوسکے بیٹے ہمایون نے اوسکو اسپر بحال رکہا - اس سردار کا نام

---

*حاشیہ نمبر ایک - اس سلطنت مین ایک ایسا شخص چودہری کہلاتا تہا جو پرگنہ کی مالگذاری کا ذمہ دار ہوتا تہا اور اوس مین سے اوسکو فیصدی کسیقدر روپیہ بطور حق الخدمت ملتا تہا ۱۲ مصنف

تاریخ مین بہیرم مشہور ہے لیکن اصل مین یہہ اوسکا نام تہا شہنشاہ بابر نے اوسکی بہادری کے سبب سے رکہدیا تہا کیونکہ بہیرم کے معنی بہادر کے ہین - بہیرم اکثر تیلی مین جو سدہو کی ننہیال کا ایک گانو تہا رہا کرتا تہا اوسنے موضع بید ووالی کو بہی جو ویران ہوگیا تہا ازسرنو آباد کیا سنہ ۱۵۶۰ع کے قریب یہہ بہٹیون کی لڑائی مین اپنے پوتے شتو کے ساتہہ مارا گیا - اسکے دو لڑکے تہے مہراج (جسکو اکثر مہاراج بہی کہتے ہین) اور گراج یا جیراج[ف] - مہراج باپ کی جگہہ چودہرایت پر قایم ہوا اور گراج یا جیراج کی اولاد ضلع فیروزپور کے پانچ دیہات مین آباد ہے - مہراج کا اکلوتا بیٹا شتو اوسکی جیتے جی مارا جاچکا تہا اسلیے اسکا پوتا لکہو اسکا جانشین ہوا مگر تہوڑے عرصہ بعد بہٹیونکی لڑائی مین جو بمقام بید ووالی ہوئی مارا گیا اوسکے دو بہائی تہے لکہو اور چاؤ - لکہو کی اولاد تو موضع جہنبیل مین رہتی ہے - اور چاؤ کی اولاد موضع چاؤکے مین جو بہڈور متصلہ ضلع لودہیانہ سے قریب آٹہہ میل کے فاصلہ پر ہے - چاؤکے دو بیٹے تہے ہنبل اور موہن - موہن کو جو چودہرایت ملی مگر اوسکے ذمہ سرکار کا کچہہ روپیہ باقی رہگیا اور اوسکے ادا کرنے کی اسمین استطاعت نہ تہی علاوہ اسکے اوسکے آبائی دشمن بہٹیون نے اسکا ناک مین دم کر رکہا تہا اس سبب سے وہ ہانسی حصار کیطرف بہاگ گیا جہان اسکے رشتہ دار بہت سے تہے اور ایک بڑی فوج جمع کرکے پہر وطن مین آیا اور بہٹیون کو بید ووالی کے قریب شکست دی -

موضع مہراج کی آبادی

گورو ہرگوبند صاحب کی ہدایت سے جو سکہو نکے چہٹے گورو تہے اوسنے موضع مہراج کی بنیاد ڈالی اور اسکا نام اپنے پردادا کے نام پر رکہا اس گانو سے بائیس ۲۲ اور گانو آباد ہوئے جنکو مہراجکیان کا بایا یعنی بائیسا کہتے ہین انمین جو جاگیردار ہین مہراجکیے سکہہ کہلاتے ہین اور وہ بالفعل سات ہزار سے زیادہ شمار کیجاتے ہین

[ف] اصل کتاب مین اسیطرح سے لکہا ہے کہ جسکو گراج بہی پڑہ سکتے ہین اور جیراج بہی ۱۲ مُحشّی

موہن مع اپنے بڑے بیٹے روپچند کے سنہ ۱۶۱۸ء کے قریب اپنے بزرگون کی طرح بہٹیونکی ایک لڑائی مین مارا گیا۔

اوسکا دوسرا بیٹا کالا چودہرایت پر قابض ہوکر اپنے متوفی بہائی کے لڑکون پہول اور سندلی کا سرپرست بنا۔ موہن کے اور تین بیٹون نے موضع مہراج کے آباد کرنے مین امداد دی اور اونکی اولاد ابتک وہان آباد ہے۔ موہن کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد گورو ہرگوبند صاحب پہر بیدووالی مین آئے کالا نے جو اونکی کرامت اور برکت کا بڑا معتقد تہا اپنے بہتیجون سے یہہ کہدیا کہ جب گورو صاحب کے تمکو درشن ہون تو اوسوقت اپنے پیٹ پر ہاتہہ رکہنا جس سے اوسکا مقصود اونکو بہوکا ظاہر کرنا تہا اونہون نے ایسا ہی کیا اور جب گورو صاحب نے اسکا سبب پوچہا تو کالا نے کہا ''کہ مہاراج یہہ لڑکے بہوکے مرتے ہین'' گورو صاحب نے فرمایا ''کہ ایک پیٹ کا بہرنا کیا یہہ لڑکے تو ہزارونکا پیٹ بہر دینگے'' بعد ازان گورو صاحب نے لڑکون کا نام پوچہا جب پہول کا نام آیا تو سُنکر فرمایا ''کہ یہہ نام ایک سچّا شگون ہے پہول کی پہلواڑی خوب پہلے پہولے گی''

مورث اعلے رؤسا خاندان پہول

پہول روپچند کا دوسرا لڑکا مائی امبی کے بطن سے تہا جو جٹانہ گوت کی زمیندارنی تہی اسکو ایک مشہور فقیر بابا سمیر پوری نامی نے تعلیم دی تہی اور حبس دم کا عمل بہی سکہایا تہا جو آخر کار اسکا وبال جان ہوا سنہ ۱۶۲۷ء مین پہول مہراج کو چہوڑکر چلا گیا اور وہان سے پانچ میل کے فاصلہ پر ایک اور گانو آباد کیا جسکا نام اپنے نام پر پہول رکہا۔ یہان شاہجہان شہنشاہ دہلی کے حضور سے ایک فرمان اوسکے نام صادر ہوا جس سے وہ علاقہ جو سالہا سال سے اوسکے خاندان مین چلا آتا تہا اوسکے نام بحال ہوا۔ اب گورو ہرگوبند صاحب کی پیشین گوئی پوری ہوئی اور پہول کے سات لڑکے ہوئے جنکی اولاد مین بہت سے عالی رتبہ خاندان ہین۔ پہول کی بڑی بیوی بالی سے جو موضع

ڈہلوان علاقہ نابہہ کے ایک زمیندار کی لڑکی تہی تلوکا اور راما اور رگہو تین لڑکے اور ایک لڑکی جسکا نام رامی یا رام کنور یا فتو تہا پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کی شادی رامداس کے ایک سردار کے ساتہہ ہوئی اور اوسکو جہیز میں موضع بگر دیا گیا جو اتبک اوسکی اولاد کے قبضہ میں ہے۔ تلوکا کی اولاد میں خاندان نابہہ۔ جیند اور بڈرکہان۔ اور راما کی نسل میں خاندان بہدور۔ پٹیالہ اور ملود۔ اور رگہو کی اولاد میں جیوندان والے ہیں۔ اور پہول کی دوسری زوجہ رجی گوت سدہانہ سے بہی چنو۔ جہنڈو اور تخت مل تین لڑکے ہوے انمیں سے جہنڈو تو لاولد مرگیا۔ اور چنو اور تخت مل کی اولاد جو لوڈہ گہرے کہلاتے ہیں اب موضع گمٹی کے جاگیردار ہیں۔

پہول کی وفات

پہول کی وفات کے بابت یہہ روایت ہے کہ حاکم سرہند نے بقایا مالگذاری کی بابت اوسکو قید کردیا تہا اور پہول یہہ دیکہکر کہ اور کسی طرح رہائی ممکن نہیں اوسی عمل حبس دم کو جو با سمیر پوری سے سیکہا تہا کام میں لایا چونکہ کوئی علامت زندگی کی محسوس نہیں ہوتی تہی محافظون نے مُردہ سمجہکر اوسکی لاش مالیر کوٹلہ کی پٹہانونکو جو اوسکے دوست تہے تجہیز و تحریق کیواسطے دیدی جنہون نے اوسکو اوسکے گہر پہنچا دیا۔ اتفاقاً اوسکی بڑی بیوی بالی جو اس بات سے واقف تہی کہ اوسکے شوہر کو یہہ عمل آتا ہے اپنے باپکے گہر گئی ہوئی تہی چہوٹی بیوی نے مُردہ جانکر ہندوونکی رسم کے موافق جلا دیا۔ اسکے تہوڑے عرصہ بعد جب بالی آئی اور یہہ حال سُنا تو بولی کہ پہول زندہ جلایا گیا۔ رجی اپنی اس غلطی سے ایسی پشیمان ہوئی کہ گانوکو چہوڑکر اپنے رشتہ دار سکہانند برار کے گہر چلی گئی اور بالی اور اوسکی اولاد موضع پہول میں بدستور رہی۔

مقدس تالاب معروف گنگا

پہول کی وفات سے پہلے جو سنہ ۱۶۵۲ء میں وقوع میں آئی اس خاندانکے لوگونکی وفات کے

سال و تاریخ کا حال کچھہ صحیح معلوم نہین جسکی وجہہ یہہ بیان کیجاتی ہی کہ پہلے اس قوم مین مُردونکی پہول ہردوار لیجانیکی رسم نہ تہی جہان برہمنونکے پاس اون مُردونکے نام کی بہیان رہتی ہین جنکی وہ اغیر مذہبی رسوم ادا کرتے ہین۔ بلکہ وہ ایک متبرک تالاب واقع موضع گنگا پرگنہ موگا ضلع فیروزپور مین ڈالے جاتے تہے۔ یہہ تالاب کالوناتہہ نامی ایک فقیر کے سبب سے جو دہالیوال گوت کا جاٹ تہا متبرک سمجہا جاتا ہی جسنے سنگ کے ہمراہ ہردوار جانے سے انکار کرکے اپنی جگہہ اپنا سوٹا اور تونبی بہیجدی اور یہہ کہا کہ اسکو گنگا مین ڈالدینا۔ جب لوگ ہردوار سے واپس آئے تب اس فقیر نے اون سے پوچہا کہ مینے جو کہا تہا وہ تمنے کیا یا نہین اونہون نے جواب دیا کہ ہان کیا مگر جب یہہ لوگ تالاب پر جو گانو کے باہر بنا ہوا تہا گئے تو دیکہتے کیا ہین کہ سوٹا اور تونبی پانی پر تیر رہے ہین اب یہہ تالاب متبرک مانا جانے لگا۔ اور لوگ تیرتہہ سمجہکر اوسمین اشنان کرنے کو آنے لگے اور مُردونکے پہول بہی اوسمین ڈالنے شروع ہوگئے۔ بزمانہ حال اس تالاب کی نسبت پہلے کی سی حسن عقیدت نہین رہی ہی اور اگرچہ بیساکہی کا میلہ یہان ہر سال ہوتا ہے مگر صرف این روی ستلج کے جہان قوم کے جاٹ اور زمانہ دہالیوال جاٹ ہی اوسکو متبرک جانتے ہین۔

جیسل کے اپنی دار الحکومت سے فرار ہونے سے چودہری پہول کی وفات تک جو اونتیس ۲۹ پشتین گذری ہین اونکا حال مندرجہ ذیل شجرہ سے معلوم ہوگا

پہول کا شجرۃ النسب

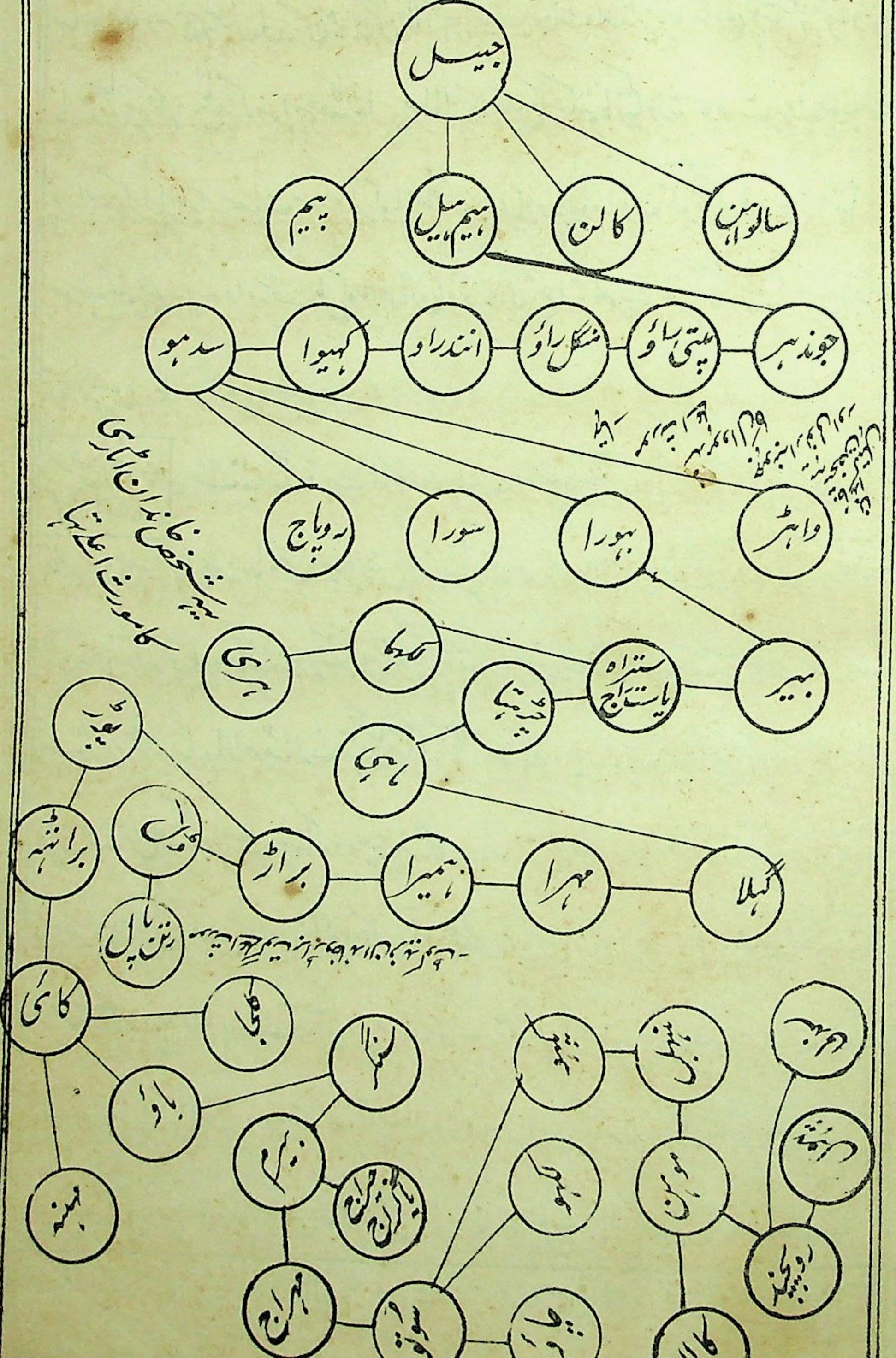
جیسل
سالواہن
کالن
ہیم ہیل
جوندہر
منگل راؤ
اندراو
کھیوا
سدہو
واہٹر
بہورا
سورا
رویاج
بیر
ستراہ یا ستراج
گیہلا
مہرا
ہمیرا
براڑ
پھول
برانتہ
رتن پال
کاہی
باوا
کالا

چودہری پہول کے بیٹے اور اونکی اولاد

چودہری پہول کے بڑے بیٹے تلوکا کی اولاد سے ہین جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین خاندان نابہہ اور جیند ہین اور دوسرا بیٹا راما خاندان پٹیالہ کا مورث اعلے ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دونو بہائی جو چودہری پہول کی بڑی بیوی کی اولاد تہے باپ کی وفات کے بعد اپنے خاندان کے پیشرو بنے اور اپنے چارون بہائیونکو اس بنا پر کہ وہ اپنے حصہ کا شاہی مطالبہ ادا نہین کر سکتے باپ کے ورثہ سے دست بردار ہوجانے پر راضی کر لیا اور اراضیات موروثی کو باہم تقسیم کر لیا اور چودہرائیت تلوکا کو ملی جو بڑا تہا۔ موضع گمٹی جنیو- جہنڈوا اور تخت مل کو ملا جہان اونکی اولاد جو لوڈگھریے※ سردار کہلاتے ہین آجتک آباد ہین +

موضع بہائی روپا کی آبادی

سنہ ۱۶۹۰ع کے قریب تلوکا اور راما نے موضع بہائی روپا کی بنا ڈالی تہی اور سارے خاندان پہول کا بحصہ مساوی اوسپر قابض ہونا اس بات کا عمدہ ثبوت ہے کہ ابتدا مین خاندان پٹیالہ- جیند- نابہہ- بہدوڑ اور ملود ایک دوسرے کے برابر تہے جبکہ سنہ ۱۸۵۴ع مین پٹیالہ کا دعوی بابت استحقاق حکومت بر بہدوڑ زیر تجویز تہا مہاراجہ پٹیالہ نے یہہ بیان کیا تہا کہ ہمارے مورث اعلے نے بہدوڑ والون کو اس گانو مین ایک حصہ اس مطلب کے واسطے دیا تہا کہ وہ یعنی بزرگان پٹیالہ ایسے قوی ہو جائین کہ نابہہ اور جیند اونپر دست درازی نکر سکین- اور یہ بہی یون کہ راما اور تلوکا دونون نے باہم اپنے مساوی حصے بانٹ لئے تہے اس سبب سے رواج عام اور ہندوون کے دہرم شاستر کے رو سے انکی اولاد بہی ان حصونکی مالک ہوئی تہی قبل اسکے کہ پٹیالہ- نابہہ- اور جیند کا نام مشہور ہوا اور ان جہگڑون اور رقابتون کی نمود ہوئی موضع بہائی روپا علاقہ نابہہ مین قصبہ پہول سے قریب آٹہہ میل کے شمال کیجانب واقع ہے۔

※ لوڈہا کے معنی پنجابی زبان مین چہوٹے کے ہین اور گہر ہندی مین خاندان کو کہتے ہین پس اس سبب سے اس لفظ کے معنی چہوٹی شاخ کے ہین - مصنف

22328

رگہو※ جو سب سے چہوٹا تہا موضع جیوندان مین جو بہول سے تقریبًا آٹہہ میل جنوب مغرب کیطرف ہے آباد ہوا اسی گانو مین اوسنے شادی کی اور اوسکی اولاد آجتک اسکی اراضیات پر قابض ہے۔

شجرۃ النسب خاندان پٹیالہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶
تلوکا	راما	رگہو※	چنو	جہنڈو	تخت مل

نابہہ و جیند ر مورث اعلے خاندان

مورث اعلے خاندان جیوندان

مورثان اعلے خاندان لوڈہ گہریان

راما مورث خاندان پٹیالہ

کہتے ہین کہ رام چند عرف (راما) کو اسطرح عروج حاصل ہوا کہ ایکدفعہ گنگ یعنی گروہ قزاقان لوٹ کا مال لئے جاتا تہا جب یہہ موضع بہول کے قریب آیا تب رامچند نے ان لٹیرون کو مار کر تتر بتر کر دیا اور اوس دولت کے بدولت جو اوسکے ہاتہہ آئی موضع رام پورہ کی بنیاد ڈالی بعد ازان اوسنے جن چورون کو لوٹا تہا اونہین کی طرح قرب وجوار کے لوگون پر جو اوس سے کمزور تہے حملے کرنے شروع کئے بہٹیون کے ملک پر یورش کی اور حسن خان کو جو اوسکے خاندان کا ایک پرانا دشمن تہا موضع جہنڈو کے قریب شکست دی اور بہت سا زر نقد گہوڑے اور مویشی لوٹ کر لیگیا اسکے بعد راکوٹ کے مسلمان رئیس پر فتحیاب ہوا جسکو اوسنے ایک تڑاق پڑاق کی لڑائی کے بعد شکست دی اور اوسکے لشکر کو لوٹ لیا ÷

راما کا علاقہ جنگل کی مالگذاری کا عہدہ حاصل کرنا۔

اس زمانہ مین سلطنت دہلی کو روز بروز زوال ہوتا جاتا تہا اور اوسکو دریاے

※ حاشیہ نمبر ایک ※ رگہو کی اولاد کے لوگ صرف زمیندارانہ حیثیت رکہتے ہین جو کل بتیس ۳۲ حصہ دار ہین اونکی مقبوضہ زمینون کی سالانہ آمدنی دو ہزار اوناسی روپیہ ہے۔ مصنف

حاشیہ نمبر ۲ ※ اس شجرہ مین جو رگہو کو تیسری جگہہ لکہا ہے یہہ صحیح ہے اور جو یہہ لکہا گیا ہے کہ "رگہو جو سب سے چہوٹا تہا" یعنی چہٹا بیٹا قرار دیا ہے صحیح نہین ہے ۱۲ محشی

جمن کے اسطرف کے بیرونی ملک پر حکومت قایم رکہنی دشوار تہی - راما نے اپنی عملداری بڑہانے کے واسطے اس موقع کو غنیمت سمجہا اور چونکہ سرہند کے مسلمان حاکم کے دربار مین اسکا ایک ہمجدی رشتہ دار چین سنگہ نامی اسکا حامی تہا اس ذریعہ سے اوس نے باقیات مالگذاری کے ادا کرنے کے اقرار پر علاقہ جنگل کے نگران حال رہنی کی جو اوسوقت ایک ویرانہ سمجہا جاتا تہا اجازت حاصل کی اسکام مین چین سنگہ بہی اسکا شریک رہا مگر جیسا کہ خیال کیا جا سکتا تہا انمین تہوڑے ہی عرصہ مین ان بن ہوگئی - چین سنگہ جسکو رسوخ سے یہہ علاقہ حاصل ہوا تہا اور جو صوبہ دار سرہند کے دربار مین رسائی رکہتا تہا اپنے حصہ کی آمدنی پر قانع نہوکر اس باب مین ساعی ہوا کہ راما کے برخلاف حکم حاصل کرکے تمام علاقہ اپنے لئے حاصل کرلے راما اس کارسازی کا حال سنکر فوراً اپنی حکومت کے قایم رکہنے مین ساعی ہوا اور چین سنگہ کو علاقہ فریدکوٹ مین جہان وہ کسی کام کیواسطے گیا ہوا تہا قتل کروا ڈالا +

راما کا قتل ہونا

چونکہ اسوقت سلطنت دہلی کو اپنی ہی پڑی ہوئی تہی اس سبب سے اس جرم کی نہ تو کچہہ سزا ہوئی اور نہ تحقیقات ہی کی گئی لیکن یہہ خون بغیر انتقام کے نرہا چین سنگہ کے لڑکون ہیرد اور اوگرسین نے جو موقع کی تاک مین تہے ۱۷۱۴ء مین راما کو بمقام کوٹلہ مار ڈالا +

راما کے بیٹے

راما اسوقت اسی برس کی عمر مین تہا یہہ شخص گورو گوبند سنگہ صاحب کا پیرو تہا گو کہ اوسنے یا اوسکے بیٹون نے بجز آلا سنگہ اور رام سنگہ کے سنگہہ کا لقب اپنے نام کے ساتہہ شامل نہین کیا اسکی شادی مسماۃ سنابی دختر مسمی نانو زمیندار گوٹ بہولر سے ہوئی تہی جس سے دُنّا - سبہّا - آلا سنگہ - بختا - لدہا - اور بدہا چہہ لڑکے ہوے - دُنّا خاندان بہدور کا بانی ہوا - سبہّا ۱۷۲۹ء مین مرگیا اور اوسکا اکلوتا بیٹا جودہ بہی اسی سال مین چلتا ہوا اس سے ہڈایہ جسکو سبہّا نے فتح کرکے اپنا

سکونت گاہ بنایا تہا اسکے بہائی آلا سنگہ کے قبضہ مین آگیا - بختا خاندان ملود کا مورث اعلے ہوا - اور بُدہا اور لدہا (جسکو رام سنگہ بہی کہتے تہے) اب ان دونونکی اولاد مین سے کوئی زندہ نہین ہے +

سرداران خاندان پہول حقیقت مین خود مختار اور باہم مساوی درجہ رکہتے تہے

خاندان بہدوڑ اور ملود جنکو پٹیالہ کے زیادہ طاقت ور خاندان نے جلد پست کر دیا اونکا حال مفصل آئندہ بیان کیا جاویگا مگر رئیس پٹیالہ کا یہہ بیان کہ آلا سنگہ نے اپنے باپ کے انتقال کے وقت سے اپنے بہائیون پر برتری کا دعویٰ کیا اور اونہون نے اوسکی خدمت بطور سردار خاندان خود کی صحیح نہین معلوم ہوتا کیونکہ ہر ایک بہائی اپنے اپنے گہر کا مختار تہا اور اگر دو تین کسی عام مہم مین شریک ہوے تو بالکل ہمسری کے طور پر ہو قطع نظر اسکے آلا سنگہ راما کا سب سے بڑا بیٹا تہا جیسا کہ اہلکاران پٹیالہ ثابت کیا چاہتے تہے بلکہ تیسرا تہا اور اگر اوس زمانہ مین یہہ دستور ہوتا کہ بڑا بیٹا ہی حقدار گنا جائے تو دُنا بہدوڑ والون کا مورث ہی اس خاندان کا بڑا مانا جاتا لیکن اگر یہہ قاعدہ اس خاندان مین باضابطہ طور پر جاری ہوا ہوگا تو بعد زمانہ آلا سنگہ بانی ریاست پٹیالہ کے ہوا ہوگا کیونکہ راجگان جیسا اونکے حق مین مفید ہوتا تہا کبہی اسکو تسلیم اور کبہی اس سے انکار کرتے تہے بہرحال آلا سنگہ کی وفات سے پہلے خاندان پہولکیان مین عام جاٹ سکہونکی طرح لڑکون کو مساوی حصہ دئے جانیکا دستور تہا اور پہولکیان کے ادنے خاندانون مین یہہ رسم کسی قدر کم یا زیادہ ترمیم کے ساتہہ آجتک جاری رہی - پہولکیان کے تیرہ خاندانون مین سے صرف نابہہ جیند اور پٹیالہ اس قاعدہ کو تسلیم کرتے ہین مگر یہہ بہی بارہا اسکے بالائے طاق رکہدینے کی کوشش کر چکے ہین +

آلا سنگہ راما کا فرزند ثالث اپنے باپکا انتقام لیتا ہے

جب آلا سنگہ کا باپ قتل ہوا اوس وقت اسکی عمر تیئیس ۲۳ برس کی تہی مگر اوس وقت سے اوسکو انتقام لینے کی دُہن لگی ہوئی تہی تہوڑی مُدت تک تو موقع نہین ملا مگر قریب دو برس

بعد وفات راما کے اوسکے قاتل کالا بہیروا اور اوگرسین تہوڑے سے آدمیون کے ساتہہ کہٹی گئے تہے - یہہ خبر جب آلا سنگہ اور اوسکے بہائی سبہا کو لگی تو انہون نے فوراً چند سوارون سے اس گانو کو آگہیرا اور اونپر حملہ کیا کالا اور اوسکے ہمراہیون نے ایک بہادرانہ مقابلہ کیا لیکن مغلوب ہوگئے اور بہیروا اور کالا اور انکے اٹہارہ ہمراہی مارے گئے - اوگرسین بہاگ کر موضع سیمکے کو چلا گیا جسپر فوراً حملہ کیا گیا اور لوٹا گیا اور اوگرسین کو جان بچانے کی خاطر پہر بہاگنا پڑا +

کہتے ہین کہ اسکے تہوڑے عرصہ بعد آلا سنگہ نے باشندگان سنگہیڑہ کی خواہش سے جو رُوساء کوٹ و جگراؤن کے ہاتہہ سے ظلم رسیدہ تہے موضع مذکور مین تہانہ قایم کیا اور اگرچہ اوسکے اصل مالکون نے بہت کوشش کی مگر اسکا قبضہ نہ اوٹہا سکے +

آلا سنگہ کا بہدوڑ کو اپنے بہائی دُنّا کے پاس چہوڑ دینا

۱۷۱۸ء مین آلا سنگہ نے بہدوڑ اپنے بڑے بہائی دُنّا کو دیکر برنالہ کو جو ویران پڑا ہوا تہا از سر نو آباد کیا اور وہان بود و باش اختیار کی - یہان آلا سنگہ کے نہایت طاقتور اور تکلیف دہ ہمسایون مین سے سوندہی خان نامی ایک مسلمان راجپوت تہا جو موضع نیمہ پر قابض تہا اور بہ نسبت زمینداری کے لوٹ کہسوٹ مین زیادہ مصروف رہتا تہا اور علاوہ اپنے ذاتی تین سو سوارونکے اپنے رشتہ دار رائے کلّہا والی کوٹ پر امداد کا بہروسا رکہتا تہا جو ایسا طاقتور تہا کہ آلا سنگہ سے بگاڑنے مین کچہہ پروا نہین کرتا تہا

سوندہی خان ۱۷۳۱ء مین مر گیا اور اوسکے بالک نگاہی خان نے اس بات سے ناراض ہوکر کہ اوسکو اپنے باپ کے حقیقی بیٹون کے برابر حصہ نہ دیا گیا آلا سنگہ کی ملازمت اختیار کر لی اور اوسکے لڑکے سردول سنگہ کو موضع نیمہ پر دہاوا کرنے مین اپنے ساتہہ شامل ہونے کی ترغیب دی جسکو فتح کرکے اونہون نے اینٹ سے اینٹ بجادی +

راے کلہا رئیس کوٹ کا آلاسنگہ پر حملہ آور ہونا اور آلاسنگہ کا مغلوب ہونا - اور فوجدار شاہی کا قتل ہونا

جب راے کوٹ نے جو اس زمانے مین ایک طاقتور رئیس تہا یہ حال سُنا تو اس گستاخ سکہہ کی سرکوبی کیواسطے آمادہ ہوا اور بہت سی فوج جمع کی اور دلیل خان ملوارہ والے قطب الدین خان ملسیانوالہ اور ہٹہور اور تلونڈی کے اور راجپوتون کو جو اوسکے ہمقوم تہے اور جمال خان رئیس مالیرکوٹلہ اور نواب سید اسد علیخان فوجدار شاہی متعینہ جالندہر دوآب کو مہرہ پر رکہا - برنالہ کی فصیل کے باہر ایک لڑائی ہوئی جسمین اقبال نے آلاسنگہ کی طرفداری کی کیونکہ شروع ہی مین اسد علیخان مارا گیا اور اوسکی سپاہ دل برداشتہ ہوکر میدان سے ہٹ گئی اور مالیرکوٹلہ اور کوٹ کی سپاہ نے بہی اسی نمونہ کی پیروی کی اور یہ پیچہے ہٹنا تہوڑی ہی دیر مین ایک شکست ہوگیا جس مین بہت سے قیدی اور دشمنونکا ساز و سامان بکثرت سکہون کے ہاتہ آیا +

آلاسنگہ کی ناموری کا ترقی پانا

اس نمایان فتح سے آلاسنگہ کی حالت مین یک لخت بڑی ترقی ہوگئی اور لوگون کی نظرون مین وہ ایک ایسا رئیس معلوم ہونے لگا جسکے اقبال کو روز بروز ترقی ہوا اور جسکی ماتحت شان و شوکت اور لوٹ دونو حاصل ہوسکتی ہون اور ستلج کے پار سے اکثر زمیندار برنالہ مین اسکی نوکری کرنے کیواسطے بعض اوقات اکیلے اور بعض اوقات دو تین سوارونکے ساتہ آئے +

اس زمانہ مین ایک سردار کو کیا صفت درکار تہی -

اس زمانہ مین جو کچہہ ایک سکہہ سردار اپنے رفیق سے چاہتا تہا وہ صرف گہوڑا اور توڑہ دار بندوق تہی اور اوس رفیق کو جو اپنے سردار سے مطلوب تہا وہ حفاظت اور خدا اور گورو وو واہگورو ہا کے نام سے اوسکے جہنڈے کے نیچے لوٹنے کی اجازت تہی +

سکہون کا طرز معاشرت سنہ ۱۷۶۰ع مین -

تنخواہ کا کچہہ جہگڑا ہی نہ تہا اور مذہبی مسئلہ کی رو سے تمام سکہہ برابر تہے اور اونکا مذہب شروع مین فی الحقیقت ایسا تہا کہ اپنے معتقدین کے باہم درجہ اور رتبے کی تمیز کی اجازت ندیتا

تہا جو شخص امر سنگہ مجیٹھیہ کی طرح تیر سے درخت کو بیندہ سکتا تہا یا ہری سنگہ نلوہ کیطرح تلوار سے شیر کو مار سکتا تہا اوسیکو اردلی مین بہت سے سوار ہو جاتے تہے اور وہ اپنے کو سردار گننے لگتا تہا اب وہ وقت آیا کہ یہودیون کیطرح سکہون نے بہی ایک شخص کو اپنا بادشاہ بنایا اور وہ ہمسری کے خیال جو اونکو بہت عزیز تہے کسیقدر بہول گئے٭ +

مگر سکہہ لوگ کبہی بیرحم نہ تہے

مگر ستلج کے خواہ شمال مین اور خواہ جنوب مین تمام بڑے خاندانون کی ابتدا ایک ہی سے ہوئی یعنی زبردستی کا قانون اور تیز تلوار اور مضبوط ہاتہہ وہ بنیادین تہین جنپر سکہون کی سوہٹی بہیتک دنیا کی ہر ایک سوہٹی (جماعت) کیطرح قایم ہوئی غرضکہ ہر ایک سکہہ رئیس یہی چاہتا تہا کہ اپنے زور اور کامیابی سے لوگون کو اپنی رفاقت پر مائل کرے اور یہہ بات کہ وہ کون ہین اور اونکے باپ دادا کون تہے پرسش کے لائق نہ تہی بشرطیکہ اونکو لڑنا اور گہوڑے پر چڑہنا آتا ہو اور یہہ تقریباً ہر ایک سکہہ کر سکتا تہا جیسا کہ انگریزونکو سنہ ۱۸۴۵ء اور سنہ ۱۸۴۹ء مین معلوم ہوگیا +

ان دنون ہر ایک گانو گویا ایک قلعہ تہا جو بلند مقام پر ہوتا تہا اور جسمین آمد و رفت کا صرف ایک دروازہ ہوتا تہا اور کوچے اسقدر تنگ ہوتے تہے کہ دو آدمی برابر برابر بمشکل سے چل سکتے تہے اور دشمن اور ہمسایہ مین فرق نہ تہا اور کاشتکار لوگ ہل چلانیکے وقت بندوق پاس رکہتے تہے اور کوئی شخص جب تک کہ وہ اپنی زمین اور گہوڑے اور جورو کی حفاظت کرنے کے لایق طاقت نہ رکہتا ہو تب تک انکو اپنا نہین سمجہتا تہا کیونکہ اگر کچہہ سردار مسلمانون کی لوٹ یا ایک شاہی رسد کے گرفتار کرنے سے

حاشیہ٭ رنجیت سنگہ سکہونکی آزادانہ یا زیادہ تر مذہبی خیالات کے ساتہہ موافقت کرنیکو کبہی نہین بہولا وہ ایک عیسائی بادشاہ کیطرح قبول کرتا تہا کہ وہ حکومت خدا کے فضل سے ہے" اوسکے سکون پر گورو ہی کا نام کندہ تہا اور وہ عام لوگون کے ایک پسندیدہ پیشوا ہونے سے کچہہ زیادہ نہ تہا جسکو وہ ہمیشہ عزیز رکہتے تہے مگر رئیسون کو اوس سے محبت نہ تہی ۱۲ مصنف

نہایت خوش ہوتے تہے مگر وطن دوست ہونے کی نسبت وہ قزاق زیادہ تہے اور بلا امتیاز ہر کسی کو لوٹتے تہے ہان یہہ بات انصافاً ضرور اونکے حق مین کہنی چاہیے کہ ممالک وسط ہند کے پنڈارون اور اور بنگالہ کے ڈکیتون پر اونکو فضیلت تہی وہ انسانون کی طرح لڑتے اور لوٹتے تہے نہ بیرحم راکسون کیطرح سکہون کی تاریخ مین عورتون پر دست درازی اور مردون پر تشدد کرنیکا شاذ و نادر ہی کوئی ایسا قصہ ہوگا جیسے جنوبی ہندوستان کی تاریخ کے صفحے بیرحمی اور خونریزی کے حالات سے داغدار ہین - یہہ بات سچ ہے کہ اکثر خوبصورت جاٹنیان لڑائی مین گرفتار کر لی جاتی تہین مگر وہ رضامند قید نہین ہوتی تہین کیونکہ وہ اسبات کو ابتدا سے ہی سیکہی ہوئی تہین کہ شوہر ایسا اختیار کرنا چاہیے جسمین صرف مردانگی اور طاقت کا جوہر ہو اور جو کوئی لڑ کر ڈنکے کی چوٹ اوسکو لیتا تہا اور جائز بیوی بنانا چاہتا تہا تو وہ اپنے تئین اوسکو بطور مال غنیمت حوالہ کرنیکو طیار تہی گو اوسنے اوسکے بہائیونکو مارا اور اوسکے گانو کو جلایا ہو - اگرچہ سکہہ بیشک بہت لٹیرے تہے اور مویشیونکو چہین لیجانا اونکا ایک معزز پیشہ تہا (جیسا کہ کئی سو برس گذرے سکاٹلنڈ کی سرحد پر دستور تہا) مگر اونکی مذہبی سرگرمی اور مسلمانون سے نفرت رکہنے نے جنہون نے اونکو مدت تک پامال رکہا تہا اور اونکے گورون کو قتل کر کے اونکی معبدون کو ڈہایا تہا اونکو ایک خاص مرتبہ بخشدیا اور اونکے مقاصد اور مہمات کو تقریباً ایک قومی مقصد بنا دیا +

لیکن سکہہ لوگون مین اتفاق قومی کبہی نہ تہا -

مگر وہ متحد قوم کبہی نہین ہوئی اٹہاروین ۱۸ صدی مین ہر ایک سکہہ سردار بالکل خودمختار تہا اور صرف اپنی ہی مرضی سے ملک کو فتح کرتا اور لوٹتا تہا اور اور سردارون کے ساتہہ صرف اوسوقت شامل ہوتا جبکہ دشمن عام یعنی مسلمانون پر حملہ کرنا ہوتا تہا - رنجیت سنگہ نے اصل پنجاب یعنی بیاس کے شمال مین ایک مستحکم سلطنت قائم کرنے کی تدبیر کی مگر عموماً سکہون کو اپنی

اطاعت مین متفق نہ کرسکا۔ سنہ ۱۸۴۳ء مین جبکہ اوسکا نہایت عروج کا زمانہ تھا تمام پنجاب مین قریب ساڑھے بارہ لاکھ کے سکھ ہونگے لیکن انمین سے پانچ لاکھ ستلج کے جنوب مین اون رئیسونکی عملداری مین رہتے تھے جو رنجیت سنگھ کو ایک نو دولتا سمجھتے تھے اور اپنے بس چلتے اوس سے اسقدر خایف نہ تھے جسقدر کہ متنفر تھے۔ ایدھر ورے ستلج کے سکھ بے شبہ اپنے شمالی ہم مذہبون کے ساتھ ایک پوشیدہ ہمدردی رکھتے تھے جیسا کہ مہم ستلج کے موقع پر ظاہر ہوگیا مگر اونیسوین صدی مین وہ کسی عام مقصد کیواسطے اونکے شریک نہین ہوے۔ جلندھر دواب کے سکھ بڑا نام رنجیت سنگھ کے مطیع تھے انکا سرگروہ اہلووالیہ سردار تھا جو رنجیت سنگھ کی ہمسری کا دعوی کرتا تھا اور اگرچہ وہ ہر ایک مہم کے موقع پر کُلی سپاہ بھیجنے اور اکثر بذات خود شریک ہونے پر مجبور کیا جاتا تھا مگر سلطنت لاہور سے وہ اوسیقدر نفرت رکھتا تھا کہ جسقدر رؤسا ایدھر ورے ستلج رکھتے تھے اور ہمیشہ حمایت اور مدد کیواسطے اونکی نظر انگریزون ہی پر پڑتی تھی جو اگر چاہتے تو پینتیس برس پہلے ہی بیاس کو اپنی سرحد بنالیتے اور بغیر کسی جھگڑے کے اپنے تئین قایم رکھتے لیکن یہہ بات مصلحت سمجھی گئی تھی کہ مابین قلمرو انگریزی اور ریاست لاہور کے خود مختار رئیسونکی آڑ قایم رکھی جاے یہہ وہ پالیسی تھا یعنی تدبیر ملکی بڑی دانائی اور شاید دور اندیشی کی تھی مگر جن موقعون پر اسکو برتنا چاہیے تھا اونپر اسکا کچھہ خیال نہین کیا گیا یا فراموش کی گئی ✤

آلا سنگھ کا بھٹیون سے جنگ کرنا۔

آلا سنگھ نے سنہ ۱۷۳۱ء افغانون پر فتحیاب ہوکر اپنے خاندان کے قدیم مخالفون یعنی بھٹیون پر فوجکشی کی محمد امین حسن خان بھٹنیر والہ کا بیٹا انکا سردار تھا اور اسکے ساتھ اسکے قرابتی اللہ داد خان بوھا والہ اور ولایت خان اور عنایت خان ہریاو والے تھے[۵]۔ بھٹیون کے ملک کو فتح کرنا ایک دشوار امر تھا

---

[۵] یہہ دونون ہریاو کے رئیس نہ تھے بلکہ بلادہ کے رئیس تھے اور ہریاو کا رئیس عنایت خان تھا جو اس لڑائی مین شریک ہوا تھا ۔ محشی

کسواسطی کہ وہان گہاس اور پانی کمیاب تہا اور باشندی بہی جنگجوئی مین سکہون سے کچہہ کم نہ تہی - اگرچہ آلا سنگہ دس برس تک انسی مختلف مقامات پر لڑتا رہا اور کسی معرکہ مین غالب اور کسی مین مغلوب ہوتا رہا مگر کبہی ایسا نقش قایم نہین کیا جو قابل الذکر ہو +

علی محمد خان روہیلہ سے اوسکا دوستی پیدا کرنا

اس زمانہ مین آلا سنگہ نی علی محمد خان سے دوستی قایم کی جو رامپور ضلع روہیلکہنڈ کا رہنی والا اور نومسلم تہا جسکو ایک مسلمان عہدہ دار نے متبنی کر لیا تہا اور جو کوہستان اور اضلاع واقع شمالی دریاے گنگا کی مابین روہیلون کی ریاست کا بانی ہوا سنہ ۱۷۴۱ع مین یہہ شخص سلطنت دہلی کیطرف سے سرہند کا حاکم تہا آلا سنگہ کئی لڑائیون مین اسکے ساتہہ رہا جن مین سے ایک وہ لڑائی تہی جو راے کلہا والی کوٹ سے ہوئی جسمین راے کا بہائی ملکہن خان[۵۸] مارا گیا اور راے شکست کہا کر پاک پٹن کیطرف بہاگ گیا لیکن اس سکہہ رئیس کی مزاج مین اسقدر آزادی سمائی ہوئی تہی کہ کسی عہدہ دار شاہی کے ساتہہ مدت تک ملاپ نہین کہہ سکتا تہا اوسنے فوراً تاڑ لیا کہ علی محمد خان کے دربار مین رہنا میرے حق مین مضر ہی اور اسلئے اوسنے رخصت ہونا چاہا +

آلا سنگہ کا مقید ہو جانا اور بہاگ جانا

حاکم سرہند نے اسبات کو منظور نہ کیا اور اوسکو قید کرکے محبس مین بہجوا دیا جہان وہ مر جاتا اگر ایک شخص اوسکے ہمراہیون مین سے جو اوسکے ساتہہ محبت کی کوئی وجہہ نہ رکہتا تہا جانبازی نکرتا - یہہ شخص گرماچین سنگہ کے رشتہ دارون مین سے تہا جسکو ناظرین کو یاد ہوگا کہ آلا سنگہ کے باپنے قتل کرایا تہا اسنے ریاست پٹیالہ کی نوکری اختیار کر لی تہی لیکن جانتا تہا کہ میری طرف سے لوگون کو یہہ خیال ہی کہ یہہ خاندانی عداوت کو نہ بہولا ہوگا اور اس سے ڈرنا چاہیے

---

[۵۸] اصل کتاب انگریزی مین اس شخص کا نام مکہم خان لکہا ہی جو صحیح نہین ہے ۱۲ محشی

وہ اپنی خیرخواہی ثابت کرنیکی خاطر رات کیوقت اوس جگہہ جہان آلاسنگہ قید تہا پہونچا اور اپنی کپڑے اوسکو پہنا کر بہگادیا۔ یہہ جانفشانی خالی نہ گئی۔ کرما آلاسنگہ کا نہایت معتمد علیہ ہوگیا اور چین سنگہ کے خاندان کو اجازت ہوگئی کہ وطن مین جا کر اپنے اوجڑے ہوئے گانو کو از سر نو آباد کرے +

آلاسنگہ کا بعض دیہات کو پہر مطیع کرنا۔

اسکے تہوڑے عرصہ بعد علی محمد سرہند سے روہیل کہنڈ کو چلا گیا اور اوس فساد کا جو اوسکے اور آلاسنگہ کے باہم تہا خاتمہ ہوگیا اور آلاسنگہ کو اون دیہات کے مطیع کرنیکی فرصت ملی جو سردار جودہ سنگہ بٹہنڈہ والہ کی تلقین سے اوسکی اطاعت سے قدم باہر رکہتے تہے اور اس کام کو اوسنے تقریباً پانچ مہینے مین کامیابی کے ساتہہ پورا کرلیا +

اور قلعہ بہوانیگڈہ کا تعمیر کرنا

سنہ ۱۷۴۹ء مین آلاسنگہ نے قلعہ بہوانیگڈہ کو تعمیر کرانا شروع کیا مگر ایک چہوٹا سا راجپوت سردار فرید خان نامی جو اس مقام کے قرب وجوار مین رہتا تہا حارج ہوا۔ اوسکو یہہ خیال تہا کہ میرے گانو کے اسقدر قریب قلعہ تیار ہوا تو میری آزادی کے لئے ایک محل خطر ہوجائیگا۔ چونکہ وہ اکیلا اس قلعہ پر دہاوا کرنیکی طاقت نرکہتا تہا اس سبب سے صوبہ دار سرہند سے مدد لینے کو گیا مگر آلاسنگہ کو بہی یہہ خبر پہونچگئی اور اوسنے اثناء راہ مین اوسے آلیا اور نقصان عظیم کے ساتہہ شکست دی اور اوسکی تمام جاگیر جو پرگنہ سامانہ کے ایک چوتہائی کے قریب تہی ضبط کرلی +

سنور کا فتح کرنا اور پٹیالہ کی آبادی کی بنیاد ڈالنا

اسکے تین سال بعد علاقہ سنور کو آلاسنگہ کے ایک ماتحت سردار گوربخش سنگہ کالیکا نے فتح کیا یہہ علاقہ دیہات کی تعداد کے لحاظ سے چوراسی نام سے مشہور تہا جن مین ایک گانو پٹیالہ بہی تہا جو اب مہاراجہ پٹیالہ کا دارالحکومت ہے جہان آلاسنگہ نے سنہ ۱۷۵۳ء مین اپنے نو مقبوضہ مقامات پر رعب قایم رکہنے کیواسطے ایک کچی گڑہی بنالی اور سردار گوربخش سنگہ کو اوسکا قلعہ دار بنایا۔

دیوان لچھمی نراین جو عبدالصمد خان حاکم سرہند کا ملازم تہا اس سردار کے پاس پناہ کیواسطے بہاگ کر آیا اوسکے آقا نے اوسکو فوراً حوالہ کرنیکی خواہش کی اور جب انکار کیا گیا تو اوسنے بزور اپنی بات منوانے کو سنور کیطرف کوچ کیا۔ سردار گوربخش سنگہ نے دیوان کو رکو پٹیالہ بہیجدیا جو محفوظ مقام تہا اور آلا سنگہ کی فوجکے ساتہہ شامل ہوکر عبدالصمد خان پر حملہ کیا اور اوسکو شکست دی اور بہت سی لوٹ انکے ہاتہہ آئی۔

بشمول گوربخش سنگہ بٹہنڈہ پر حملہ کرنا

اسکے بعد آلا سنگہ نے جودہ پر مہم کی جو ضلع بٹہنڈہ پر قابض تہا اور جسکے برخلاف بہائی گوربخش سنگہ بانی خاندان کیتہل نے مدد چاہی تہی۔ مگر اس مہم مین آلا سنگہ کی فوج کثیر کی جب شکست ہوئی تو اوسنے ستلج کے شمال کیجانب سے سکہونکو جو ایسی لڑائی پر مرتے تہے جس مین لوٹ معاف ہو بلایا انہون نے خوب لوٹا گہسوٹا اور ملک کو بہائی گوربخش سنگہ کے قبضہ مین دیکر ستلج کے پار چلے گئے ۵۱ +

بعد ازین آلا سنگہ نے عنایت خان اور ولائت خان بوہا اور بہولاڈہ کے راجپوت سرداروں پر جو سرکش ہمسائے تہے چڑہائی کی انہون نے حسن خان اور محمد امین خان بہٹی قوم کے سرداروں کو اپنی مدد کیواسطے بلایا مگر انہون نے دخل دینا نچاہا اور یہہ راجپوت اکیلے ہی لڑنے پر مجبور ہوے اور داد شجاعت دیکر میدان مین اپنے کئی سو ہمراہیون کے ساتہہ مارے گئے۔ رئیس پٹیالہ کے بہی اسیقدر آدمی کام آئے مگر ضلع بہولاڈہ اوسکے قبضہ مین آگیا جسکو اوسنے تہوڑے عرصہ بعد بہائی گوربخش سنگہ کو دیدیا +

سردار لعل سنگہ نے ضلع مونک پر تصرف کیا

اسکے بعد سردار آلا سنگہ کے لڑکے لال سنگہ نے ضلع مونک کو قلمرو پٹیالہ مین شامل کیا۔ یہہ نوجوان شخص ایک دل چلا اور مستعد آدمی تہا۔ اوسنے اپنے باپ سے چاہا کہ کسیقدر علاقہ مجہکو

---

۵۱ خاندان کیتہل کا حال آئندہ لکہا جائیگا۔ ۱۲ مصنف

انتظام کیواسطے سپرد کیا جاے آلاسنگہ نے جواب دیا کہ اپنے لئے آپ علاقہ فتح کرلو یہیں اوسنے سردار خان ہونک کے اصل مالک سے جسکو امیر خان اور سلیم خان بھٹی سردارون نے وہان سے نکال دیا تہا مشورہ لیا سردار خان لال سنگہ کی مداد کیواسطے فوراً راضی ہوگیا کسواسطے کہ اوسکو امید تہی کہ اگر وہ ضلع بہر میرے قبضہ مین نہین آئیگا تاہم جن لوگون نے مجھکو وہانسے بیدخل کیا ہے اونسے انتقام تو لیلونگا - ان بھٹی سردارون کی غیبت مین سردار خان مع چند ہمراہیون کے قلعہ مین جا گھسا اور توپین چلاکر لال سنگہ کو اپنی کامیابی سے مطلع کیا جو اپنی بڑی سپاہ کو لیکر وہان پہونچا اور اس گانو اور قرب وجوار کے علاقہ پر قبضہ کرلیا جو آجتک پٹیالہ کے تصرف مین ہے +

آلاسنگہ کا بھٹیون پر حملہ آور ہونا - اور اونکو نقصان عظیم کے ساتھہ شکست دینا واقع ۱۷۵۱ء

بعد ازین سردار لال سنگہ اور اوسکے باپ نے اضلاع ٹوہانہ - جمال پور دہارسول - اور شکرپور کو جو محمد امین خان اور محمد حسن خان بھٹیون کے قبضہ مین تہے خوب تاخت و تاراج کیا - ان سردارون نے حاکم شاہی حصار کو اپنی مدد کے واسطے بلایا - اوسنے ایک دستہ فوجکا بہیجدیا مگر اکال گڈہ[۵۱] کے نزدیک گہڈال کے مقام جو لڑائی ہوئی اوسمین بھٹیونکو شکست ہوئی اور دوبارہ ہمت کی تو تو بہی ناکامیاب رہے کیونکہ تین دن کی چہیڑ چہاڑ کے بعد آلاسنگہ نے رات کو اونپر چہاپا مارا اور کامل فتح حاصل کی اور محمد امین مشکل سے بچکر حصار کیطرف بہاگا اور نواب نصیر خان حاکم حصار کی دلی امداد حاصل کرنیکی غرض سے اپنی لڑکی کی شادی اوسکے ساتھہ کی اور اس امید سے کہ مافات کی تلافی کرے حتی الامکان ایک بڑی فوجکے جمع کرنے مین مصروف ہوا - سکہہ اور بھٹیونکا جنکی مدد پر شاہی سپاہ بہی دہارسول مین مقابلہ ہوا لیکن فریقین مین سے کسی نے عام دہاوے کی جرأت نہ کی اور سات آٹہہ روز تک

---

[۵۱] ہونک کا دوسرا نام ہے جو روساء پٹیالہ نے رکہا ہے - ۱۲ محشی

مخالف فوجین ایک دوسری کے مقابل پڑی رہین اور چہیڑ چہاڑ اور ادہر ادہر مٹہ بہیڑ ہوتی رہی مگر آخر کار نصیر خان کا مارا جانا سکہونکی فتحیابی کا باعث ہوگیا کیونکہ شاہی سپاہ اپنے سردار کے مارے جانے سے بیدل ہوکر میدان سے ہٹ گئی اور آلا سنگہ نے اپنی تمام فوجکے ساتہہ دہاوا کرکے نقصان عظیم کے ساتہہ اونکو بہگا دیا یہہ لڑائی جسکے باعث سے آلا سنگہ کی طاقت کو بہت کچہہ استحکام اور اوسکی شہرت کو ترقی حاصل ہوئی ۱۷۵۷ع مین ہوئی تہی +

احمد شاہ کابلی درانی کے حملے

اس سے پہلے احمد شاہ درّانی دس برس سے ہندوستان پر دہاوے کر رہا تہا اور کوئی سال خالی نہین جاتا تہا اور ۱۷۴۸ع اور ۱۷۵۶ع اور ۱۷۶۱ع مین تو جنوب کیطرف سرہند اور دلی تک پہونچگیا تہا - اس بادشاہ کا طریق سکہونکی جانب عموماً صلح آمیز تہا اور اول سلطنت دہلی اور پہر مرہٹون کے مقابلون مین جنکو اوسنے نوبت بہ نوبت شکستین دی تہین اونکو اپنا طرفدار بنانا چاہتا تہا مگر سکہہ گو کہ سلطنت دہلی کے بدخواہ تہے لیکن افغانون سے بہی محبت نہین رکہتے تہے - وہ یہہ نہین چاہتے تہے کہ دہلی مین ایک زیادہ تر مضبوط سلطنت قایم ہوجاے اور ہماری گردن پر اپنی حکومت کا جوا زیادہ تر استحکام کے ساتہہ رکہدے - اونکو یہہ امید تہی کہ ہماری جمہوری سلطنت قایم ہوجائیگی اور ایک وقت وہ آئیگا کہ جب تمام ہندوستان شمالی مین خالصہ جی کا ہی ڈنکا بجیگا اور واہگورو کی تلوار کے آگے تمام مخالف فرقے اپنا سر جہکائینگے[۵۱] - علاوہ اسکے چونکہ اونکو لوٹ کا چسکا پڑا ہوا تہا اس سبب سے ایک فوج عظیم کو دیکہکر جسکے ساتہہ بہت سی بہیڑ بہاڑ اور سامان رسد وغیرہ بہی ہو اونکے دل قابو مین نہین رہتے تہے اور افغانونکی

---

[۵۱] اب سے تیس برس پہلے تک کالی یعنی فقرا سے سکہہ بزبان پنجابی اپنی فقیرانہ صدا مین یہہ فقرہ بآواز بلند اکثر کہتے پہرا کرتے تہے وو کہالس کہالسی ہور جب کوئی نہو سی سبہی مجب کہالسہ ہوسی // یعنی خالصہ خالصہ خالصہ - اور مذہب کوئی نہ رہیگا سبہی مذہب خالصہ ہوجائینگے - ۱۲ محشی

لین ڈوری کے ادہر ادوہر تاک جہانتک مین ہتے تہے رسد روک لیتے تہے اور جو کچھہ نقصان کیا جا سکتا تہا کرتے تہے مگر مقابل ہوکر کہین نہین لڑتے تہے کیونکہ انکی قواعددانی بمقابلہ قواعددان سپاہ کے اسقدر کم تہی کہ اونکا خوف کرنا بجا تہا - +

سکہون کا زین خان حاکم سرہند پر جسکو احمد شاہ نے مقرر کیا تہا حملہ کرنا

احمد شاہ نے سنہ ۱۷۶۱ء مین زین خان کو سرہند کا حاکم مقرر کیا اور شاہ مذکور کے ولایت کو جاتے ہی سکہون نے اوسکے نایب پر حملہ کیا - زین خان کو اپنا آپا سنبہالنا مشکل ہوتا اگر جمال خان مالیر کوٹلہ والہ اور رائے کلّہا والی رائے کوٹ جیسے قرب وجوار کے مسلمان رئیس اوسکی مدد نکرتے -

احمد شاہ کی معاودت اور سکہونکا مقابلہ آرا ہونا مگر بالکل شکست پانا

اسکے دوسرے سال احمد شاہ نے پہر ہندوستان پر حملہ کیا اور سکہون کو سرہند پر یورش کرنیکی گستاخی کی سزا دینے کا ارادہ کیا - خاندان پہول کی تمام رئیس اور سنگہ پوریے اور فیض اللہ پوریے اور بہائی کے یعنی والیان کیتہل اور جسا سنگہ اہلووالیہ اور بہت سے اور سکہہ سردار احمد شاہ کا ناکا روکنے کیواسطے برنالہ کے قریب جو اوسوقت علاقہ پٹیالہ کا ایک بڑا شہر تہا جمع ہوئے - سکہون اور افغانون کی یہہ اول ہی اول کہلے میدان لڑائی ہوئی جسمین اونکو ایسی سخت شکست ہوئی جیسی کبہی نہین ہوئی تہی کہتے ہین کہ بیس ہزار سکہہ مارے گئے مگر غالباً اسمین کچھہ مبالغہ معلوم ہوتا ہے +

آلا سنگہ کا مقید ہوکر معافی پانا اور راجہ بنایا جانا

اسکے بعد افغانون نے برنالہ پر قبضہ کیا اور لوٹ لیا اور آلا سنگہ کو پکڑ کر احمد شاہ کی روبرو لیگئے اور چار لاکہہ روپیہ جان بخشی کی عوض طلب کیا گیا جو بمشکل ادا ہوا اور احمد شاہ جو بڑا دور اندیش تہا یہہ سوچکر کہ سکہون کو اپنی طاقت کے ایک ایسے یقین دلانے والے ثبوت کے بعد جیسا کہ اس شکست مین ہوا لپیٹ لینا زیادہ مصلحت ہے آلا سنگہ سے بغل گیر ہوا اور خلعت مع خطاب راجائی عنایت فرمایا +

آلاسنگہ کی اس خوش قسمتی کے نتایج -

مارچ سنہ ۱۷۶۲ع مین آلاسنگہ نے یہہ خطاب حاصل[۵۱] کیا اور تمام رؤسا کے دلون مین اس بات سے بڑا رشک اور حسد پیدا ہوا اونہون نے بر ملا یہہ کہنا شروع کیا کہ آلاسنگہ نے ہمکو بڑا جل دیا اور دغا بازی کی بدولت یہہ خطاب اوسکو ملا ہے اور سکہہ ہوکر اوسکو ایک مسلمان بادشاہ سے جو غیر ولائیت کا رہنے والا اور دشمن بہی تہا خطاب لینا ہرگز شایان نہ تہا اگرچہ سردار جسا سنگہ اہلووالیہ جو آلاسنگہ کی نسبت زیادہ ذی اقتدار تہا اوسکا حامی نہ بنتا تو وہ اس بات پر آمادہ تہے کہ آلاسنگہ پر حملہ کرکے اپنے جلے پہپہولے پہوڑین آخر کار یہہ فتنہ رفع ہوگیا مگر آلاسنگہ کو اپنے افعال سے اب یہہ بات ثابت کرنی ضرور ہوئی کہ مین درانی بادشاہ کا کچہہ نوکر نہین ہون - احمد شاہ کے کابل جاتے ہی سکہون نے پہر سر نکالے اور مسلمانون پر وار کرنے شروع کیے اور ایک لخت باہمی جہگڑون اور قصیونکو بالاے طاق رکہکر ستلج کی شمال اور جنوب کے سکہہ حکام سرہند کے برخلاف ایک بڑی کوشش کرنے پر متفق ہوئے جسپر اونکا اس سبب سے دانت تہا کہ یہان گورو گوبند سنگہ صاحب کے دو لڑکے مسلمانون کے ہاتہہ سے مارے گئے تہے آلاسنگہ اس مہم مین گرمجوشی کے ساتہہ شامل ہوا کسواسطے کہ اوسکو اپنے ہموطنونکی نگاہ مین اپنی صفائی ظاہر کرنی ضرور تہی +

سکہون کا سرہند پر دوبارہ حملہ کرنا اور اوسکو دسمبر سنہ ۱۷۶۳ع مین چہین لینا -

شمال ستلج کی طرف کے سکہون کے دل یعنی جمہوری لشکر رئیس قصور کے قصبہ اور قلعہ پر جو لاہور کے قریب ہے قبضہ کرتے ہوئے سرہند کے قرب و جوار مین مع ایک جم غفیر کے جمع ہوا اور آلاسنگہ بہی بمعیت دیگر روسا خاندان پہول انسے آکر ملا - غرضکہ یہہ ملکر تیئیس ۲۳ ہزار

---

[۵۱] مارچ سنہ ۱۷۶۱ع تہا یا سنہ ۱۷۶۲ع تہا جبکہ احمد شاہ نے مہاراج آلاسنگہ بہادر کو خلعت عنایت فرمایا تہا مگر خطاب راجگی اس موقع پر نہین دیا تہا جیسا کہ اس کتاب مین لکہا ہے بلکہ سنہ ۱۷۶۵ع مین زین خان کے مارے جانے اور سرہند پر مہاراج کا قبضہ ہوجانے کے بعد جب احمد شاہ یہان آیا تہا اوسوقت راجہ کا خطاب دیا تہا جیسا ہمنے اپنی کتاب تاریخ پٹیالہ مین سرکاری کاغذات کے روسے لکہا ہے - ۱۲

آدمی ہوئی جو تقریباً سب سوار تہے۔ زین خان صوبہ دار سرہند اسباب پر بہروسہ کرکے کہ سکھہ افغانون کی باقاعدہ فوجکے مقابلہ سے ہمیشہ خوف کہاتے رہے ہین شہر کے باہر آکر اونسے مقابل ہوا مگر مارا گیا اور اوسکی فوجکو قطعی شکست ہوگئی سکھون نے فوراً شہر پر قبضہ کرلیا اور اپنے گورو کی اولاد کے قتل کا بدلہ لینے کی غرض سے اوسکی اینٹ سے اینٹ بجادی +

سرہند کا آلا سنگہ کے حصہ مین آنا

صوبہ سرہند فتحمندون مین تقسیم ہوگیا قصبہ سرہند اور اوسکا قرب وجوار خاصکر سردار گوربخش سنگہ کی سفارش سے جو اوسکا ایک دوست اور کپور سنگہ سردار نامدار سنگہ پوریہ کا بہتیجہ یا بہانجا تہا آلا سنگہ کو دیا گیا اور اَور حصے یعنی جہکورہ۔ روپڑ۔ سیالوہ۔ بوڑیہ۔ کیتہل۔ اور شاہ آباد دیگر سردارون کو ملے جو کسی قدر آجتک اونکے قبضہ مین ہین۔ آلا سنگہ نے شہر سرہند کو از سر نو آباد کرنے کا قصد نہین کیا جسکو سکھہ آجتک منحوس سمجہتے ہین لیکن یہان کے بہت سے باشندون کو اپنے نئے شہر پٹیالہ مین لیگیا جہان اونسے ایک تہوڑے عرصہ کے بعد ایک پختہ قلعہ محصول زکات چکلہ سرہند کی آمدنی سے تیار کرایا۔ سرہند کابل اور دہلی کی شاہ راہ پر واقع ہے اور غالباً یہی وجہہ ہے کہ بدقسمتی سے یہہ شہر تین بار لوٹا گیا +

احمد شاہ نے سرہند پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوئی کوشش نہ کی

اسکے دوسرے سال احمد شاہ دُرانی نے پہر ہندوستان پر حملہ کیا مگر نہایت دانشمندی سے دوبارہ صوبہ دار سرہند مقرر کرنے کے باب مین توجہہ نہ کی۔ کیونکہ جانتا تہا کہ جو شخص مقرر کیا جائیگا اوسکا حال بہی زین خان کا سا ہوگا۔ بلکہ آلا سنگہ کے ساتہہ ظاہرا بڑے تپاک سے پیش آیا اور اوسکو اس چکلہ کی سرداری اس شرط پر دی کہ ساڑہے تین لاکہہ روپیہ سالانہ محاصل ادا کیا کرے۔ اس رقم کا ایک حصہ فوراً ادا کردیا گیا اور باقی کیواسطے آلا سنگہ نے یہہ اقرار کیا کہ کابل

بہیجدیا جائیگا - مگر اس وعدہ کے پورا کئے جانے کی کچہہ سند پائی نہین جاتی - البتہ آلاسنگہ کی بیٹی بہو میان سنگہ کی لڑکی بی بی راجندر نے جسکا والد ۱۷۴۲ء مین قضا کر گیا تہا تجویز کی تہی کہ باقی روپیہ وہ اپنے پاس سے ادا کردے مگر آلاسنگہ نے اسبات کو اس عذر سے منظور نکیا کہ ہندوون کے مذہب کے روسے بیٹی یا بہن سے قرض لینا یا احسان اوٹہانا منع ہی - غالباً آلاسنگہ کو یہہ خیال ہوگا اور معقول بہی ہی کہ احمد شاہ جیسے قرضخواہ کو کابل مین ٹالدینا بہ نسبت بی بی راجندر کے جو پٹیالہ مین ہی آسان تر ہے +

آلاسنگہ کی وفات ۱۷۶۵ء

احمد شاہ کی مراجعت کے وقت آلاسنگہ نے لاہور تک مشایعت کی اور وہان سے پٹیالہ واپس آکر اگست ۱۷۶۵ء مین قضا کر گیا +

آلاسنگہ کے خصائل

آلاسنگہ اپنے ہمعصر سکہہ رئیسون مین فی الواقع ایک نہایت ممتاز اور بہادر اور دانشمند شخص تہا علاقہ اینروی ستلج مین اوسنے ایک بڑی ریاست کی بنیاد بڑے استحکام کے ساتہہ قایم کی - یہہ بات صحت کے ساتہہ بیان کرنی مشکل ہی کہ آلاسنگہ اور اور رئیسونکی حیثیت اور مقدرت مین کیا فرق تہا کسواسطی کہ تعداد سپاہ ہر ایک رئیس کی جو وہ میدان جنگ مین لاسکتا تہا یا تو غیر معلوم ہی یا اوسمین مبالغہ ہی مگر بظن غالب جنوب ستلج کی جانب آلاسنگہ سب سے زیادہ طاقتور تہا گو تہوڑی ہی عرصہ مین خاندان کیتہل ایک خطرناک ہمسر بنگیا تہا اور اس سبب سے کہ اوسکا نسب بہی خاندان پہول سے ملتا ہی یہہ خطرہ کچہہ کم نہ تہا رئیس پٹیالہ جسّا سنگہ اہلووالیہ کی نسبت ہمیشہ حسد رکہتا تہا اور حالانکہ اوسنے آلاسنگہ کو راجائی کے لقب حاصل ہونے کے وقت جسکو سکہہ مکروہ جانتے تہے جو سلوک کیا تہا وہ اوسکو یاد تہا - مگر یہہ لاگ اوسکے دل سے نہ گئی اور سرہند فتح کے بعد جب جسّا سنگہ ستلج کے اوس پار چلا گیا آلاسنگہ نے آٹہہ گانوون پر جو اس لوٹ مین جسّا سنگہ کے حصہ مین آئے تہے قبضہ کرلیا اور اگرچہ

اوسنے بہت غل مچایا اور زور بھی دکھایا مگر ایک نه سنی ✣

آلاسنگه کی اولاد

آلاسنگه نے صرف ایک ہی بیوی مسماۃ فتو کے ساتھہ شادی کی تھی جو موضع کالیکا کے ایک سبھراؤن گوت کے زمیندار چودھری کھانا نامی کی لڑکی تھی۔ اسکی نسبت یہہ روایت کرتے ہین که جب یہہ پیدا ہوئی اوسوقت اسکی مان جو لڑکے کے ہونے کی بڑی آرزومند تھی نہایت افسردہ خاطر ہوئی اور اوسنے اس چھوٹی سی جان کو ایک ٹھلیا مین رکھکر زمین مین دفن کر دیا۔ اتفاقاً ایک سادھو دیبی داس[ط] نامی پھرتے پھرتے اسطرف آنکلا اور اوسکی مان کو روتی دیکھہ کر سبب پوچھا اوسنے جو کچھہ گذرا تھا بیان کیا سادھو نے سنکر کہا که اسکو جلد زمین مین سے نکال که اس سے ایک نامور نسل پیدا ہوگی جو تمام قرب وجوار کے ملک پر حکمرانی کریگی۔ پس اسکی مان نے جب زمین کو کھود کر ٹھلیا کو نکالا تب یہہ لڑکی صحیح وسالم نکل آئی جو آخرکار آلاسنگه سے منسوب ہوئی اسکی پیٹ سے سردول سنگه۔ بہومیان سنگه۔ اور لال سنگه تین لڑکے جو تینون اپنے باپ کے سامنے ہی مرگئے اور ایک لڑکی جسکا نام بی بی پردھان تہا پیدا ہوئی۔ بی بی پردھان کی شادی ایک چھوٹے سے زمیندار کے ساتھہ ہوئی تھی اور اسکی اولاد کا کچھہ حال معلوم نہین ہوا ✣

سردول سنگه آلاسنگه کا بڑا بیٹا

سردول سنگه کی پہلی شادی موضع بہیکھی کے ایک سردار کی لڑکی کے ساتھہ ہوئی جو مہاراجہ امر سنگه کی والدہ تھی۔ دوسری زوجه اسکی اسکے چچازاد بھائی جودہ سنگه کی بیوہ تھی جس سے اوس نے سکھون کی رسم کی موافق کریوہ (چادر ڈالنا) کر لیا تھا جو ایک سیدھا سادہ طریقه خلاف رسم ہنود بیوہ عورتون کی شادی مین ہمیشه اونمین مروج رہا ہے۔ سردول سنگه کا حال جسنے ۱۷۵۳ء مین قضا کی صرف اسقدر

[ط] اس فقیر کا صحیح نام دیال داس ہے مگر انگریزی مین دیبی داس لکھا ہے۔ ۱۲ محشی

آلاسنگہ کی اس خوش قسمتی کے نتایج -

مارچ سنہ ۱۷۶۲ع مین آلاسنگہ نے یہہ خطاب حاصل کیا[۵۱] اور تمام رؤسا کے دلون مین اس بات سے بڑا رشک اور حسد پیدا ہوا اونہون نے برملا یہہ کہنا شروع کیا کہ آلاسنگہ نے ہمکو بڑا چل دیا اور دغا بازی کی بدولت یہہ خطاب اوسکو ملا ہے اور سکھہ ہوکر اوسکو ایک مسلمان بادشاہ سے جو غیر ولایت کا رہنے والا اور دشمن بہی تہا خطاب لینا ہرگز شایان نہ تہا اگر سردار جسّا سنگہ اہلووالیہ جو آلاسنگہ کی نسبت زیادہ ذی اقتدار تہا اوسکا حامی نہ بنتا تو وہ اس بات پر آمادہ تہے کہ آلاسنگہ پر حملہ کرکے اپنے جلے پہپہولے پہوڑین آخرکار یہہ فتنہ رفع ہوگیا مگر آلاسنگہ کو اپنے افعال سے اب یہہ بات ثابت کرنی ضرور ہوئی کہ مین درّانی پادشاہ کا کچہہ نوکر نہین ہون۔ احمد شاہ کے کابل جاتے ہی سکہون نے پہر پیر نکالے اور مسلمانون پر وار کرنے شروع کئے اور ایک لخت باہمی جہگڑون اور قصونکو بالاے طاق رکہکر ستلج کی شمال اور جنوب کے سکہہ حکام سرہند کے برخلاف ایک بڑی کوشش کرنے پر متفق ہوئے جسپر اونکا اس سبب سے دانت تہا کہ یہان گورو گوبند سنگہ صاحب کے دو لڑکے مسلمانون کے ہاتہہ سے مارے گئے تہے آلاسنگہ اس مہم مین گرمجوشی کے ساتہہ شامل ہوا کسواسطے کہ اوسکو اپنے ہموطنونکی نگاہ مین اپنی صفائی ظاہر کرنی ضرور تہی ✣

سکہون کا سرہند پر دوبارہ حملہ کرنا اور اوسکو دسمبر سنہ ۱۷۶۳ع مین چہین لینا -

شمال ستلج کی طرف کے سکہون کے دل یعنی جمہوری لشکر رئیس قصور کے قصبہ اور قلعہ پر جو لاہور کے قریب ہے قبضہ کرتے ہوئے سرہند کے قرب وجوار مین مع ایک جم غفیر کے جمع ہوے اور آلاسنگہ بہی بمعیت دیگر رؤسا خاندان پہول انسے آکر ملا۔ غرضکہ یہہ ملکر تیئیس ۲۳ ہزار

---

[۵۱] مارچ سنہ ۱۷۶۱ء تہا ۱۷۶۲ء نہ تہا جبکہ احمد شاہ نے مہاراج آلاسنگہ بہادر کو خلعت عنایت فرمایا تہا مگر خطاب راجگی اس موقع پر نہین دیا تہا جیسا کہ اس کتاب مین لکہا ہے بلکہ سنہ ۱۷۶۵ء مین زین خان کے مارے جانے اور سرہند پر مہاراج کا قبضہ ہوجانے کے بعد جب احمد شاہ یہان آیا تہا اوس وقت راجہ کا خطاب دیا تہا جیسا مینے اپنی کتاب تاریخ پٹیالہ مین سرکار کی نقدات کے رو سے لکہا - ۱۲

آدمی ہونگے جو تقریباً سب سوار تہے - زین خان صوبہ دار سرہند اسباب پر بہروسہ کرکے کہ سکھہ افغانون کی باقاعدہ فوجکے مقابلہ سے ہمیشہ خوف کہاتے رہے ہین شہر کے باہر آکر اون سے مقابل ہوا مگر مارا گیا اور اوسکی فوجکو قطعی شکست ہوگئی سکھون نے فوراً شہر پر قبضہ کرلیا اور اپنے گورو کی اولاد کے قتل کا بدلہ لینے کی غرض سے اوسکی اینٹ سے اینٹ بجادی +

سرہند کا آلا سنگہ کے حصہ مین آنا

صوبہ سرہند فتحمندون مین تقسیم ہوگیا قصبہ سرہند اور اوسکا قرب وجوار خاصکر سردار گوربخش سنگہ کی سفارش سے جو اوسکا ایک دوست اور کپور سنگہ سردار نابدار سنگہ پوریہ کا بہتیجہ یا بہانجا تہا آلا سنگہ کو دیا گیا اور اور حصے یعنی چکور - روپڑ - سیالوہ - بوڑیہ - کیتہل - اور شاہ آباد دیگر سردارون کو ملے جو کسی قدر آجتک اونکے قبضہ مین ہین - آلا سنگہ نے شہر سرہند کو از سر نو آباد کرنے کا قصد نہین کیا جسکو سکھہ آجتک منحوس سمجہتے ہین لیکن یہان کے بہت سے باشندون کو اپنے نئے شہر پٹیالہ مین لیگیا جہان اوسنے ایک تہوڑے عرصہ کے بعد ایک پختہ قلعہ محصول زکات چکلہ سرہند کی آمدنی سے تیار کرایا - سرہند کابل اور دہلی کی شاہ راہ پر واقع ہے اور غالباً یہی وجہ ہے کہ بدقسمتی سے یہہ شہر تین بار لوٹا گیا +

احمد شاہ نے سرہند پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوئی کوشش نہ کی

اسکے دوسرے سال احمد شاہ درانی نے پہر ہندوستان پر حملہ کیا مگر نہایت دانشمندی سے دوبارہ صوبہ دار سرہند مقرر کرنے کے باب مین توجہ نہ کی - کیونکہ جانتا تہا کہ جو شخص مقرر کیا جائیگا اوسکا حال بہی زین خان کا سا ہوگا - بلکہ آلا سنگہ کے ساتہہ ظاہراً بڑے تپاک سے پیش آیا اور اوسکو اس چکلہ کی سرداری اس شرط پر دی کہ ساڑہے تین لاکہہ روپیہ سالانہ محاصل ادا کیا کرے - اس رقم کا ایک حصہ فوراً ادا کردیا گیا اور باقی کیواسطے آلا سنگہ نے یہہ اقرار کیا کہ کابل

بہیجدیا جائیگا - مگر اس وعدہ کے پورا کیے جانے کی کچہہ سند پائی نہین جاتی - البتہ آلاسنگہ کی بیٹی بہو میان سنگہ کی لڑکی بی بی راجندر نے جسکا والد ۱۷۴۲ء مین قضا کر گیا تہا تجویز کی تہی کہ باقی روپیہ وہ اپنے پاس سے ادا کردے مگر آلاسنگہ نے اس بات کو اس عذر سے منظور نکیا کہ ہندوون کے مذہب کے رو سے بیٹی یا بہن سے قرض لینا یا احسان اوٹہانا منع ہے - غالباً آلاسنگہ کو یہہ خیال ہوگا اور معقول بہی ہے کہ احمد شاہ جیسے قرضخواہ کو کابل مین ٹالدینا بہ نسبت بی بی راجندر کے جو پٹیالہ مین ہے آسان تر ہے +

آلاسنگہ کی وفات ۱۷۶۵ء

احمد شاہ کے مراجعت کے وقت آلاسنگہ نے لاہور تک مشایعت کی اور وہان سے پٹیالہ واپس آکر اگست ۱۷۶۵ء مین قضا کر گیا +

آلاسنگہ کے خصائل

آلاسنگہ اپنے ہمعصر سکہہ رئیسون مین فی الواقع ایک نہایت ممتاز اور بہادر اور دانشمند شخص تہا علاقہ این روے ستلج مین اوسنے ایک بڑی ریاست کی بنیاد بڑے استحکام کے ساتہہ قایم کی - یہہ بات صحت کے ساتہہ بیان کرنی مشکل ہے کہ آلاسنگہ اور اور رئیسونکی حیثیت اور مقدرت مین کیا فرق تہا کسواسطے کہ تعداد سپاہ ہر ایک رئیس کی جو وہ میدان جنگ مین لاسکتا تہا یا تو غیر معلوم ہے یا اوسمین مبالغہ ہے مگر بظن غالب جنوب ستلج کی جانب آلاسنگہ سب سے زیادہ طاقتور تہا گو تہوڑے ہی عرصہ مین خاندان کیتہل ایک خطرناک ہمسر بنگیا تہا اور اس سبب سے کہ اوسکا نسب بہی خاندان پہول سے ملتا ہے یہہ خطرہ کچہہ کم نہ تہا رئیس پٹیالہ جسا سنگہ اہلووالیہ کی نسبت ہمیشہ حسد رکہتا تہا اور حالانکہ اوسنے آلاسنگہ کو راجائی کے لقب حاصل ہونے کے وقت جسکو سکہہ مکروہ جانتے تہے جو سلوک کیا تہا وہ اوسکو یاد تہا - مگر یہہ لاگ اوسکے دل ہی مین رہ گئی اور سرہند کے فتح کے بعد جب جسا سنگہ ستلج کے اوس پار چلا گیا آلاسنگہ نے آٹہہ گانوون پر جو اس لوٹ مین جسا سنگہ کے حصہ مین آئے تہے قبضہ کر لیا اور اگرچہ

اوسنے بہت غل مچایا اور زور بہی دکہایا مگر ایک نہ سنی ٭

آلا سنگہ کی اولاد آلا سنگہ نے صرف ایک ہی بیوی مسماۃ فتو کے ساتہہ شادی کی تہی جو موضع کالیکا کے ایک سبہراؤن گوت کے زمیندار چودہری کہانا نامی کی لڑکی تہی - اسکی نسبت یہہ روایت کرتے ہین کہ جب یہہ پیدا ہوئی اوسوقت اسکی مان جو لڑکے کے ہونے کی بڑی آرزو مند تہی نہایت افسردہ خاطر ہوئی اور اوسنے اس چہوٹی سی جان کو ایک ٹہلیا مین رکہکر زمین مین دفن کر دیا - اتفاقاً ایک سادہو دیبی داس[۵۱] نامی پہرتے پہرتے اسطرف آ نکلا اور اوسکی مان کو روتی دیکہہ کر سبب پوچہا اوسنے جو کچہہ گذرا تہا بیان کیا سادہو نے سنکر کہا کہ اسکو جلد زمین مین سے نکال کہ اس سے ایک نامور نسل پیدا ہوگی جو تمام قرب وجوار کے ملک پر حکمرانی کریگی - پس اسکی مان نے جب زمین کو کہود کر ٹہلیا کو نکالا تب یہہ لڑکی صحیح و سالم نکل آئی جو آخرکار آلا سنگہ سے منسوب ہوئی اسکے پیٹ سے سردول سنگہ - بہومیان سنگہ - اور لال سنگہ تین لڑکے جو تینون اپنے باپ کے سامنے ہی مرگئے اور ایک لڑکی جسکا نام بی بی پردہان تہا پیدا ہوئی - بی بی پردہان کی شادی ایک چہوٹے سے زمیندار کے ساتہہ ہوئی تہی اور اسکی اولاد کا کچہہ حال معلوم نہین ہوا ٭

سردول سنگہ آلا سنگہ کا بڑا بیٹا سردول سنگہ کی پہلی شادی موضع پہکہی کے ایک سردار کی لڑکی کے ساتہہ ہوئی جو مہاراجہ امر سنگہ کی والدہ تہی - دوسری زوجہ اسکی اسکے چچازاد بہائی جودہ سنگہ کی بیوہ تہی جس سے اوسنے سکہون کی رسم کی موافق کریوہ (چادر ڈالنا) کر لیا تہا جو ایک سیدہا سادہ طریقہ خلاف رسم ہنود بیوہ عورتون کی شادی مین ہمیشہ اونمین مروج رہا ہے - سردول سنگہ کا حال جسنے ۱۷۵۳ء مین قضا کی صرف اسقدر

---

[۵۱] اس فقیر کا صحیح نام دیال داس ہے مگر انگریزی مین دیبی داس لکہا ہے - ۱۲ محشی

کہ میں ایسے طاقتور دشمن سے کامیابی کے ساتھہ مقابلہ نکر سکونگا صلح کرلی جو کئی سال تک قایم رہی۔

رئیس منی مزرعہ
کے ساتھہ لڑائی

بعدہ راجہ امر سنگھ نے غریب داس[۵۱] منی مزرعہ والے سے لڑنے کے واسطے ایک ہزار آدمی بہیجے جسنے اوس بدنظمی کے زمانہ میں جو راجہ آلا سنگھ کی وفات کے بعد واقع ہوئی تہی قلعہ اور ضلع پنجور پر بہی قبضہ کرلیا تہا یہہ ہنود کا قدیم قصبہ انبالہ سے اوپر کم مرتفع پہاڑوں میں واقع ہے اور مہاراجہ پٹیالہ کا موسم گرما میں رہنے کا ایک دل پسند مقام ہے۔ یہانکا باغ خوشنمائی کے باب میں تمام شمالی ہندوستان میں مشہور ہے یہہ ایک مستحکم مقام تہا اور بخشی لکہنا ڈوگر[۵۲] سپہ سالار جسکو راجہ امر سنگھ نے ایک ہزار سپاہ کے ساتھہ جسکی کمک پر راجگان ہنڈورہ اور کہلور

---

[۵۱] غریب داس خاندان منی مزرعہ کا بانی تہا۔ زین خان حاکم سرہند کی وفات اور شاہی طاقت کے زوال کے بعد یہہ اون چوراسی دیہات کو دبا بیٹہا جو اوسکے باپ گنگارام کے جو سلطنت کی طرف سے محاصل شاہی کا محصل تہا تفویض میں تہے۔ بعد ازان اسنے قلعہ پنجور پر قبضہ کرنے سے اپنے علاقہ کو اور بڑہایا۔ یہان راجہ ناہن نے اسپر حملہ کیا مگر کامیاب نہوا۔ غریب داس اس قلعہ کو اپنے باپ کی حراست میں چہوڑکر نئی فتوحات حاصل کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ اسکی غیبت میں راجہ ناہن نے مہاراجہ پٹیالہ کی مدد حاصل کرکے قلعہ پنجور پر جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے حملہ کیا اور اوسکو سر کرلیا۔ اور گنگارام مارا گیا۔ غریب داس فوراً واپس آیا اسمین اتنی طاقت نہ تہی کہ پہر قلعہ کی تسخیر کا قصد کرتا لیکن اسنے راجہ ناہن کو قلعہ چنڈی گڈہ سے جسپر وہ تہوڑے عرصہ سے قابض ہوگیا تہا نکال دیا۔
غریب داس ۱۸۰۳ء میں گوپال سنگھ اور پرکاش چند دو لڑکے چہوڑکر مرگیا۔ ان میں سے بڑے بہائی نے اول ۱۸۰۹ء اور بعد ۱۸۱۴ء میں جب گورکہوں سے لڑائی ہوئی تہی بہت سی عمدہ خدمات کی تہیں۔ سر ڈیوڈ اختر لونی صاحب اسکے لئے ایک نئی جاگیر ملنے کے باب میں سفارش کیا چاہتے تہے لیکن اسکی درخواست سے جاگیر کی جگہہ اسکو راجائی کا لقب عنایت ہوا۔ ۱۸۱۶ء میں اسکا انتقال ہوگیا۔ ہمیر سنگھ اسکا جانشین ہوا اور باپ کے چند سال بعد یہہ بہی مرگیا۔ اسکا لڑکا گوردہن سنگھ ۱۸۴۵ء میں خیرخواہ سرکار رہا۔ اسنے ایک دستہ سپاہ کا کمک کے واسطے دیا جو مدکی اور اور مقامات میں بہی لڑتا رہا۔ ۱۸۴۷ء میں اسکا انتقال ہوا۔ اسکا جانشین گوربخش سنگھ ہوا جو ۱۸۶۶ء میں مرگیا اور ستتر دیہات کی جاگیر جو مبلغ ۱ لاکہہ روپیہ سالانہ کی ہے ورثہ میں اسکے بہائی بہگوان سنگھ کے ہاتہہ آئی جسکی عمر بائیس برس کی ہے ۱۲ مصنف ٭ ۱۸۶۷ء میں بہگوان سنگھ بہی مرگیا اور اوسکی لاولدی کی وجہہ سے ریاست ضبط سرکار عالیہ قیصرہ ہوگئی ۱۲ محشی

[۵۲] اصل کتاب میں غلطی سے اس شخصکو ڈوگرا راجپوت لکہا ہے جو ایک ہندو قوم ہے لیکن یہہ مسلمان اور اوس قوم میں سے تہا جو اس ملک میں ڈوگر کے نام سے معروف ہے اور مویشی پالنا اور اوسکا دودہ دہی بیچنا جسکا پیشہ ہے ۱۲ محشی

کوٹ کپورہ پر حملہ کرنا

اور ناہن تہو اسکو فتح کرنے کو بہیجا تہا ڈیڑہ مہینہ تک سخت لڑائی لڑتا رہا لیکن آخرکار یہہ کامیاب ہوئے غریب داس نے رئیس ناہن[۵۱] پر جسکو راجہ پٹیالہ نے قلعہ سپرد کیا تہا اور جسکے ساتہہ اونہون نے بمقام منور پگڑی بدلکر ایک مضبوط دوستی کرلی تہی حملہ کرنے کی غرض سے رئیس[۵۲] سیالوہ اور روپڑ سے اتحاد پیدا کیا - پنجور کے اس حملہ مین سپاہ پٹیالہ کے تین سو آدمی مارے گئے ۔

پٹیالہ سے ٹہیک مغرب کی طرف ۱۰۰ سو میل کے فاصلہ پر قصبہ فریدکوٹ کے قریب قلعہ کوٹکپورہ[۵۳] واقع ہے جو برڑ قوم کے ایک سردار جودہ سنگہ نامی کی ملکیت سے تہا - اس سردار کے ساتہیون مین سے کسی نے پہول کے قلعہ سے ایک گہوڑا اور ایک گہوڑی چوراکر اوسکی نذر کیا اور اوسنے اس مال مسروقہ کے لینے مین ذرا بہی دریغ نکیا - راجا امر سنگہ کو کسی نے یہہ خبر دی کہ رئیس کوٹ کپورہ

---

[۵۱] ناہن ایک قدیم راجپوتون کی ریاست اور شملہ سے ٹہیک جنوب کی طرف قریب چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے راجہ ناہن کا علاقہ جو تقریباً ایک لاکہہ روپیہ سال کی آمدنی کا ہے سنہ ۱۸۱۴ع کی گورکہون کی لڑائی کے بعد حسب سند مورخہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ع اُنکو نسلاً بعد نسل عطا ہوا ہے - ۱۲ مصنف

[۵۲] خاندان سیالوہ کا بانی سردار ہری سنگہ تہا اسنے سنہ ۱۷۶۳ع کے قریب جب سکہہ بہت طاقتور ہو گئے تہے ملک کے ایک بڑے حصہ پر جو اینرو ہی و آنرو ہی ستلج دامن کوہ مین واقع ہے قبضہ کر لیا تہا جسمین بڑے اضلاع سیالوہ روپڑ - خیرآباد - اور کورالی تہے اسکے کئی لڑکے تہے مگر انمین سے صرف دو چڑت سنگہ اور دیو سنگہ اسکے بعد زندہ رہے انمین سے پہلے یعنی چڑت سنگہ کو تو اسنے علاقہ روپڑ دیا تہا جسکی سالانہ آمدنی تقریباً اسّی ہزار روپیہ سال کی تہی اور پچہلے یعنی دیو سنگہ کو سیالوہ اور اور دیہات واقع اینرو ہی و آنرو ہی ستلج جمعی دو لاکہہ روپیہ دئے تہے - سردار ہری سنگہ نے اپنی وفات سے سال بہر پہلے یعنی سنہ ۱۷۹۲ع مین یہہ تقسیم کردی تہی اب روپڑ ضبط سرکار ہو گیا ہے اور سیالوہ کی جاگیر مین سے رئیس حال کے قبضے مین تقریباً تیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی کے دیہات ہین فقط ۱۲ مصنف ٭ سردار دیو سنگہ کا انتقال سنہ ۱۸۰۵ع مین ہوا تہا اور اوسکے خلف سردار نراین سنگہ کی وفات سنہ ۱۸۶۶ع مین اٹہارہ برس کی عمر مین ہوکر بسبب لاولدی ریاست ضبط سرکار عالیہ قیصریہ ہوگئی سردار نراین سنگہ کی شادی مہاراج نرندر سنگہ صاحب بہادر کی منجہلی صاحبزادی سے ہوئی تہی جو سردار نراین سنگہ کی وفات سے کئی برس پہلے اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ع مین مر چکی تہی ۱۲ محشی

[۵۳] خاندان کوٹ کپورہ کی بہی وہی اصل تہی جو خاندان پہولکیان کی ہے - لیکن اس خاندان کا بانی تہا جو شاہنشاہ اکبر کے وقت مین برڑ قوم کا چودہری مقرر ہوا - اسکو کپورا نے ایک قلعہ بنوایا جو اسکے نام سے مشہور ہے اور ایک خودمختار رئیس ہو گیا - اسنے سنہ ۱۷۰۸ع مین وفات پائی - اسکا بڑا لڑکا سکہیا اسکا جانشین ہوا - سردار جودہ سنگہ جسکا ذکر ہم اوپر کر آئے ہین سکہیا کا بڑا لڑکا تہا اس سے چہوٹا ہمیر سنگہ تہا جسکا بہائی کے ساتہہ مخالفت رکہنا اور نیز راجہ آلا سنگہ کے نام پر دلبہوڑ کا نام لکہا وسکا تبک از جودہ سنگہ کی وفات کا باعث ہوئی یہی شخص خاندان فریدکوٹ کا بانی تہا جسکی تاریخ آیندہ لکہی جائیگی فقط ۱۲ مصنف

الیسا بے باک ہوگیا ہی کہ اسنے اپنی گہوڑیکا نام آلا اور گہوڑی کا نام فتو آپکے دادا اور دادی کے نام پر رکہا ہی۔ راجا امر سنگہ اسبات کو سُنکر بہت ناراض ہوا اور جودہ سنگہ کے پاس یہہ پیغام بہیجا کہ ان گہوڑونکو جلد ہمارے حوالہ کردو۔ جودہ سنگہ نے جسکو اپنی طاقت پر بڑا بہروسہ تہا راجہ پٹیالہ کے خط کو پڑہکر چاک کر ڈالا اور کچہہ جواب ندیا +

جودہ سنگہ کی وفات

اسبات پر امر سنگہ نے کوٹ کپورہ پر چڑہائی کی اور قلعہ سی پانچ میل کے فاصلہ پر خیمہ زن ہوا جودہ سنگہ معہ اپنی ایک لڑکے اور ایک خدمتگار کے رتہہ مین سوار ہوکر انکی لشکر کی دیکہہ بہال کرنے کیواسطی گیا اور سپاہ پٹیالہ کے کمین گاہ مین جا لگر گہر گیا مگر چونکہ تیر اندازی مین بہت چالاک تہا اس سبب سے بہت سی آدمیونکو مار کر قتل ہوا اسکا لڑکا جیت سنگہ جو اسکی ساتہہ تہا ایسا شدید زخمی ہوا کہ تین روز بعد وہ بہی مر گیا۔ جودہ سنگہ کا سر کاٹ کر لوگ راجہ امر سنگہ کے پاس لائے۔ مگر وہ بہت متاسف ہوا اسواسطی کہ وہ اس رئیس کو مارنا نہین چاہتا تہا اور قلعہ کے محاصرہ کا ارادہ چہوڑ کر واپس پٹیالہ چلا آیا +

ہٹہیون پر پہر حملہ آوری

بعدہ راجہ امر سنگہ نے بہٹیون پر فوجکشی کی۔ اور اہرما اور سنگہا کو فتح کرلیا۔ لیکن بہٹی سرداروں نے رات کیوقت اسکی لشکر پر چہاپہ مارا جو بڑی نقصان اور پریشانی کا باعث ہوا۔ مہاراجہ ممدوح اس مہم کی کارروائی جو اس ملک کی خاص حالت کے سبب بہت دشوار تہی سردار ہمیر سنگہ نابہہ والہ کے سپرد کرکے یہان سے چلی گئی۔ جب راجہ امر سنگہ روڑی مین تہی جو حالیہ ضلع سرسہ کی سرحد پر ایک چہوٹا سا قصبہ ہی دو شخص یعنی گجی سنگہ اور جیت سنگہ انسی آکر ملاقی ہوئی۔ اور یہہ التجا کی کہ سکہہ چین سنگہ سے جو سابو قوم کا بڑا مشہور زمیندار اور قلعہ گوبندگدہ کا جو قصبہ بٹہنڈہ سی دکہائی دیتا ہی مالک ہی اور جسنے ہمارے ہان کی ایک عورت کی بے عزتی

کی ہے انتقام لینے مین آپ ہماری مدد کرین راجہ امر سنگہ نے جو دست اندازی کے موقع کو غنیمت سمجہتے تہے فوراً سکہہ چین سنگہ سے لڑنے کیواسطے ایک فوج بہیجدی اور آپ بہی اوسکے پیچہے روانہ ہوے انہون نے قصبہ گوبندگدہ پر قبضہ کرلیا مگر قلعہ اسقدر مضبوط تہا کہ یون ہی دہاوا کرنے سے ہاتہہ نہین آسکتا تہا اور انکے پاس ایسی جنگی توپین نہین کہ جنسے اس قلعہ کو سر کرتے اس سبب سے انکو مجبوراً اوسوقت تک کہ سکہہ چین سنگہ کے پاس کہانے پینے کا سامان کچہہ نرہے اور وہ خود باہر نکل پڑے اپنی کوشش کو قائیم رکہنا پڑا - اور ایک سال تک قلعہ بغیر کامیابی کے محصور رہا - آخر کار مالک قلعہ نے تنگ آکر اطاعت کی درخواست اس شرط پر پیش کی کہ راجہ صاحب محاصرہ اوٹہالین اور میری سلامتی کا اقرار کرین راجہ امر سنگہ نے اسبات کو منظور کیا مگر اپنی سپاہ کے ہٹانے اور پٹیالہ کیطرف مراجعت کرنے سے پہلے اس بات پر مصر ہوئے کہ اسکا لڑکا کپور سنگہ اور چار پانچ اعلے عہدہ دار بطور اول ہمارے حوالہ کئے جائین - محاصرہ تو اوٹہہ گیا مگر سکہہ چین سنگہ نے قلعہ کو نچہوڑا - اسکے چار مہینے بعد سوڈہی ہرلوبہ سنگہ کے ساتہہ پٹیالہ گیا جنکی ولی سیرتی کا عموماً سکہہ اسقدر لحاظ کرتے تہے کہ سکہہ چین سنگہ نے اور کسی ذریعہ کی نسبت انکے ساتہہ ہونے کو زیادہ قیمتی خیال کیا - پٹیالہ پہنچکر سکہہ چین سنگہ نے اپنے یرغمالون کی رہائی کی درخواست کی اور جب تک قلعہ حوالہ نکیا جاے اوسوقت تک خود قید رہنا قبول کیا - اسبات کو راجہ امر سنگہ نے منظور کیا اور کپور سنگہ مع اور لوگون کے جو بطور اول تہے قلعہ گوبندگدہ کو واپس آیا مگر اسنے جاتے ہی قلعہ کو مستحکم کرنا اور قلعہ کی سپاہ کو بڑہانا شروع کردیا جب راجہ موصوف کے پاس یہہ خبر پہنچی تب انہون نے اودہر تو یہہ حکم بہیجدیا کہ فوراً قلعہ پر دہاوا کیا جاے اودہر سکہہ چین سنگہ پر تشدد کیا اس امر سے سوڈہی ہربہو سنگہ ناراض ہوے اونہون نے راجہ امر سنگہ سے یہہ کہا کہ ایسے شخص سے جو حفاظت

کے اقرار پر آنے کو راضی ہوا تہا اس سختی کے ساتہہ پیش نہین آنا چاہئے آخر کار سکہہ چین سنگہ نے قید سخت سے تنگ ہوکر اپنے لڑکے کے نام حکم بہیجا کہ عہدہ داران ریاست پٹیالہ کو قلعہ دیدو - اوسنے ایسا ہی کیا اور سکہہ چین سنگہ رہا ہوا - یہہ قلعہ ۱۷۷۱ع مین ہاتہہ آیا اور اوسوقت سے ضلع بٹہنڈہ ریاست پٹیالہ کے قبضہ مین ہے +

مرہٹون کی عزیمت شمالی ہندوستان کیطرف

اسکے تہوڑے عرصہ بعد مرہٹون کے ایک سپہ سالار جہنکو راؤ نامی نے پٹیالہ کی سمت کوچ کیا راجہ امر سنگہ کو اس بات سے اندیشہ پیدا ہوا - اونہون نے تمام زر نقد اور جواہرات بٹہنڈہ کو روانہ کردیا جسپر اس سبب سے کہ وہ ایک ریگستان مین واقع ہے حملہ ہونیکا ظن غالب نہ تہا - غرضکہ یہہ مرہٹہ پٹیالہ نہ آیا اور شمال کی جانب پہویہ کے آگے نہ بڑہا جو تہانیسر سے سولہ میل کے فاصلہ پر دریاے سرستی[۵۱] کے جسکو سنسکرت مین سرسوتی کہتے ہین کنارہ پر واقع ہے اور جسکو ہندو ایک بڑا تیرتہہ مانتے ہین اور وہان جہنکو راؤ چند روز ٹہر کر واپس چلا گیا +

راجہ امر سنگہ کو جب اپنے لٹنے کا خوف نرہا جیسا کہ وہ اورون کو لوٹا کرتا تہا تب وہ بٹہنڈہ کے قرب وجوار مین بعض سرکش زمیندارون کو سزا دینے کے واسطے روانہ ہوا +

کنور ہمت سنگہ اسکی دار الریاست سے اتنی دور جانے کو اون حقوق کے حاصل کرنے کا جن سے وہ سمجہتا تہا کہ مین ناحق محروم کیا گیا ہون ایک اچہا موقع خیال کرکے نہایت شتابزدگی کے ساتہہ پٹیالہ آیا اور صرف بارادہ خیرخواہی اپنا آنا ظاہر کیا اسسبب سے اوسکو مع اوسکے ہمراہیون کے سردار سکہہ اس سنگہ

---

[۵۱] سرسوتی کا ذکر بعض نہایت قدیم سنسکرت کی کتابون مین موجود ہے اور یہہ نہایت پوتر (یعنی پاک) ندی ہے سرستی برہما کی عورت اور عقل کی دیوی تہی ایک روز تہانیسر کے جنگل مین پہر رہی تہی راچہسون نے اسکو آگہیرا اوسوقت اسنے اون سے بچنے کے واسطے اس ندی کا روپ دہارن کیا جو اسکے نام سے مشہور ہے اور ہندو لوگ خیال کرتے ہین کہ سرستی زمین کے نیچے گنگا سے ملی ہوئی ہے - فقط مصنف

کالیکا نے جسکے تفویض مین قلعہ تہا آنے دیا - کنور ہمت سنگہ نے یہہ بہروپ کا بہیس اوتار کر قلعہ پر قبضہ کرلیا اور اپنی تئین حقدار رئیس اور راجہ امر سنگہ کو غاصب مشہور کیا - اس خوفناک خبر کے پہنچتے ہی راجہ امر سنگہ فوراً پٹیالہ کی طرف واپس روانہ ہوا اور سامانہ مین اپنے دوستون سے مشورہ لینے کے واسطے مقام کیا کسواسطے کہ قلعہ کو دہاوا کرکے فتح کرنا ایک مشکل اور مشتبہ امر تہا اس مقام پر راجا امر سنگہ نے سرہند کے تمام رئیسون کو بلایا اور بہت سے اوسکے بلانے سے آئے - چنانچہ سردار تارا سنگہ رئیس راہون اور ملیر کوٹلہ کا افغان نواب و رئیس کوٹ اور سردار ہمیر سنگہ والی نابہہ اور راجہ گجپت سنگہ والی جیند اور بہائی دہنا سنگہ اور سکہا سنگہ کیتہل والے اور بہائی دیسو سنگہ جو مشہور و معروف بہائی لال سنگہ کا باپ تہا جسکی طاقت سے بعد ازین پٹیالہ کو بڑا خوف پیدا ہوگیا تہا علاوہ انکے رؤسا ملک مانجہا اور جسا سنگہ اہلو والیہ یہہ سب آکر جمع ہوئے اور کیرت پرکاش والی ناہن اسباب کو یاد کرکے کہ راجہ امر سنگہ نے میری مشکلات مین مجہکو مدد دی تہی بلاوے کا انتظار نکرکے مع اپنی سپاہ کے خود آموجود ہوا - ہمت سنگہ کو یہہ خیال تہا کہ قرب وجوار کے رؤسا کہ خاندان پہولکیان کے رئیس ہین جو پٹیالہ کے عروج پر رشک کرتے تہے اوس تدبیر کے جو اس ریاست کی طاقت کو تقسیم یا غارت کرسکے تائید کرنے مین نہایت خوش ہونگے - اور اس مین کچہہ شک نہین کہ پٹیالہ پر آفت آنے سے ضرور یہہ لوگ خوش ہوتے مگر ہمت سنگہ نے جلدی کی اور لوگون کو یقینی دوست بنانے سے پہلے ہی اپنے بہائی کی مخالفت کا اظہار کردیا یہہ زمانہ ایسا تہا کہ راجہ امر سنگہ کے نام سے سب کانپتے تہے یہہ ایک کامیاب جنگ جو تہا اور ہمت کو لوگ خوب سمجہے ہوئے تہے کہ راجہ امر سنگہ پر وار ہوا اور خالی گیا تو وہ اسکا انتقام ضرور لیگا - غرضکہ ایسا اتفاق ہوا کہ ہمت سنگہ قلعہ ہی مین بند رہا اور اوسکے مشہور دوستون مین سے بہائی دیسو سنگہ والی کیتہل اور راجگان جیند

و نابہہ یارا ہی کوٹ جنہون نے اسکے ساتہہ بگڑی بدلی ہوئی تہی کسی نے امداد نہ کی۔ اور آخر کار قلعہ پر حملہ ہونے کی تیاریان دیکہکر رؤسا ہر دو مذکور کے سمجہانے سے فوراً مان گیا۔ راجہ امر سنگہ زیادہ اذیت دینی نہین چاہتی تہی اسلیئے اپنے بہائی کی جان بخشی اور رہائی کو منظور کرلیا۔ اور اسکے رضامند کرنے کی عبث امید پر کئی دیہات بہی علاقہ دڑہبہ مین سے اسکی جاگیر مین بڑہا دیئے۔ مگر کنور ہمت سنگہ مفسدہ پردازی کو چہوڑنا نہین چاہتا تہا۔ یہہ اپنے دعوی کو بجا سمجہتا تہا کسواسطے کہ وہ بڑا بہائی تہا۔ اور اگرچہ کریوی کی اولاد تہا۔ مگر خیال رکہتا تہا کہ اوسکی مان کی شادی جائز طور پر جاٹون کی رسم کے بموجب ہوئی تہی اس سبب سے وہ انصافاً اولاد ناجائز قرار نہین دیا جاسکتا تہا۔ اور نیز اگر یہہ بہی فرض کیا جاے کہ اوسکا استحقاق ریاست جاتا رہا تہا تاہم بہائیون مین ترکہ کا برابر تقسیم ہونا تو قریب قریب عام قاعدہ تہا اور اس سبب سے اوس ملک مین جو اوسکے دادا آلا سنگہ نے فتح کیا تہا نصف حصہ کا حقدار تہا اسلیئے جو کچہہ وہ کرچکا تہا اوس سے اور اوسکے حقدار ہونے کے خیال سے یہہ کبہی امید نہین ہوسکتی تہی کہ وہ خیرخواہ رعایا کے مانند رہیگا پٹیالہ کے امن و امان کے واسطے یہہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہوئی کہ ۱۷۷۲ء مین پٹیالہ پر حملہ ہونے کے دو سال بعد شراب خواری کی کثرت سے بمقام لونگووال اسکا انتقال ہوگیا اور راجہ امر سنگہ نے کنور ہمت سنگہ کی بہوانیگڈہ اور دڑہبہ وغیرہ کی جاگیر ضبط کرلی اور اوسکی بیوہ کے ساتہہ چادر ڈالنے کی رسم کے موافق شادی کرلی ❊

ولادت مہاراجہ صاحب سنگہ واقع ۱۷۷۴ء

اسی سال راجہ امر سنگہ کی پہلی رانی راجکنور کے ایک لڑکا صاحب سنگہ پیدا ہوا جو بعد ازان پٹیالہ کا راجہ ہوا ❊

نابہہ اور جیند کے باہم فساد کا ہونا

۱۷۷۴ء کے موسم گرما مین رؤسا جیند و نابہہ مین ایک بڑا تنازع پیدا ہوا اسکی

ابتدا سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کی شادی کے وقت سے جو راجہ جیند کی لڑکی کے ساتھ ہوئی تھی پیدا ہوئی تھی - اس تنازع کا جس کے نتایج ریاست نابھہ کے حق میں مضر ہوئے مفصل حال آیندہ لکھا جائیگا راجہ پٹیالہ جو ان رئیسونکو باہم صلح کرانے کیواسطے بلایا گیا تھا اوسنے در اصل اس تنازع کے جاری رہنے کو مدد دی کیونکہ اگرچہ وہ انکی عام سلامتی پر کسی بیرونی حملہ کے ہٹانے میں رؤسا پھولکیان کے ساتھ شریک ہونیکے واسطے بدل آمادہ تھا مگر جیند اور نابھہ کو ایسے باہمی تنازع میں جسکا نتیجہ راجہ ممدوح کی اقتدار کی ترقی کے سوا اور کچھہ نتھا زوال پذیر ہوتے ہوے دیکھکر اسکو کچھہ افسوس نہ تھا ٭

تسلط قلعہ سیف آباد پر

پٹیالہ سے صرف چار میل شمال مشرق کی جانب ایک مضبوط قلعہ تھا جسکو نواب سیف خان نے تعمیر کرایا تھا اور اوسکی نام پر اسکا نام سیف آباد مشہور تھا - اسکا شہر پٹیالہ کے قریب ہونا ہی راجہ امر سنگہ کے اسپر قابض ہونیکی ایک کافی وجہہ تھی اور سیف خان کی وفات سے تو یہہ وجہہ اور بھی زیادہ مضبوط ہوگئی کیونکہ اسکے دو صغیر سن لڑکے تھے جنکا سرپرست اوسکا ایک معزز ملازم گل بیگ خان نامی تھا - اب راجہ امر سنگہ نے بغیر اسکے کہ اپنی زیادتی کیواسطے کسی تنازع کو حیلہ بنائیں قلعہ پر حملہ کیا اور سات دن تک محاصرہ کرنے کے بعد فصیل پر ایسے گولے برسائے کہ گل بیگخان کو مجبور قلعہ چھوڑنا پڑا - اور راجہ امر سنگہ قلعہ پر قابض ہوگیا - مگر سیف خان کے لڑکون کی اوسنے بڑی خاطرداری کی اور انکو موضع چھوٹا رسولپور گذارہ کے واسطے عنایت کیا اور گل بیگخان کے سات روپئے روز مقرر کردئے جو اوسکو حین حیات ملتے رہے ٭

راجہ امر سنگہ کا ناہن جانا

جب سیف آباد پر حملہ ہوا تب راجہ ناہن اپنے دوست راجہ امر سنگہ کا مددگار تھا اسکو کامیاب خاتمہ پر وہ پہاڑ کو واپس چلا گیا - اور وہان جاکر تھوڑے عرصہ بعد اوسکا انتقال ہوگیا - اسکا ایک لڑکا جگت پرکاش تھا جو اپنے علاقہ کا انتظام قایم نہ رکھہ سکا اس سبب سے راجہ امر سنگہ نے

ناہن جاکر اسکو سرکش سردارون کے مطیع کرنے مین مدد دی +

پہر بہٹیون پر مہم

بعد ازان راجہ ممدوح نے بہٹیون کے ملک پر جو پٹیالہ سے جنوب کی طرف واقع تہا ایک مہم عظیم کی تیاری کی۔ اور ۱۷۷۴ء کے موسم سرما مین بگہران کی طرف کوچ کیا اور اس مستحکم قلعہ کا جو اب ضلع حصار مین ہے محاصرہ کرلیا بہٹی سردارون نے اسکی چہڑانے کی کوشش کی فصیل کے نیچے ایک سخت لڑائی ہوئی جسمین راجہ امر سنگہ فتحیاب ہوا اسکی طرف کے سو آدمی مارے گئے اور چار سو زخمی ہوئے۔ سردار ننہا سنگہ کا لیکا بہی مقتول ہوا مگر بہٹیونکی طرف کے اس سے بہی زیادہ آدمی ضایع ہوئے اور قلعہ پر راجہ ممدوح نے قبضہ کرلیا +

تسلط فتح آباد اور سرسہ پر

بعدہ فتح آباد اور سرسہ پر قابض ہوکر رانیان کا محاصرہ کیا جو اس زمانہ مین ایک مضبوط قلعہ سرسہ سے مغرب کیطرف کوئی آٹہہ میل کے فاصلہ پر محمد امین خان بہٹی کے قبضہ مین تہا

دہلی کی فوج شاہی کو بمقام جیند شکست دینا

راجہ امر سنگہ کے پاس رانیان کے مورچہ پر یہہ خبر پہونچی کہ رحیم داد خان صوبہ دار ہانسی نے شاہ دہلی کے حکم سے جیند پر حملہ کرکے راجہ گجپت سنگہ کو اوسکی دار الریاست مین محصور کرلیا ہے اس موقع پر راجہ گجپت سنگہ نے اپنے تمام پہولکی رشتہ دار رئیسون کو طلب کیا چنانچہ راجہ امر سنگہ نے رانیان کے محاصرہ کا جاری رکہنا سکہہ داس سنگہ کے ذمہ چہوڑ کر فتح آباد کی طرف کوچ کیا۔ اور اس مقام سے ایک مضبوط دستہ سپاہ کا بسر کردگی دیوان نانومل جیند کو روانہ کیا۔ یہہ سپہ سالار کیتہل اور جیند کی سپاہ سے کامیابی کے ساتہہ جاملا اب ان سب فوجون نے ملکر دشمنون پر دہاوا کیا اور اونکو بڑی خونریزی کے ساتہہ شکست دی۔ بعد ازان دیوان نانومل نے برفاقت راجہ جیند اضلاع ہانسی اور حصار کو تاخت و تاراج کرکے

وہان اپنے آقا کی حکومت قایم کی - اور راجہ گجپت سنگہ اضلاع گوہانہ اور روہتک پر قابض ہوگیا +

فتح قلعہ رانیان اور تمام ضلع سرسہ پر تصرف

راجہ امر سنگہ نے جب رحیم دادخان کے جیند مین شکست کہانے کی خبر سنی تو فتح آباد سے ہانسی کیطرف کوچ کیا اور وہان سے زر مالگذاری جو بمنزلہ ایک لوٹ کے تہا جہان تک ہو سکا خوب وصول کرکے پٹیالہ کو معاودت کی - یہان پہنچنے کے چار مہینے بعد راجہ امر سنگہ کے پاس سکہہ داس سنگہ نے قلعہ رانیان کے مفتوح ہونیکا مژدہ بہیجا - اس خوشخبری کے آنے پر راجہ ممدوح نے پہر جنوب کی طرف کوچ کیا اور چونکہ وہ تمام علاقہ جو اب ضلع سرسہ کہلاتا ہے اسوقت اسکو زیر حکومت تہا اس سبب سے ایک رقم کثیر مالگذاری کی بابت وصول کی +

ذکر قلعہ بہٹنیر

اسکا ارادہ قلعہ بہٹنیر پر حملہ کرنے کا تہا مگر چونکہ یہہ ایک ایسے ریگستان مین واقع تہا جہان رسد کا کچہہ سامان بہم نہین پہنچ سکتا تہا اور اسکی مضبوطی بہی مشہور تہی اسلئے لہ اوسنے اپنے ارادہ کو چہوڑکر محمد امین خان اور محمد حسن خان کو امن وامان کے ساتہہ اسپر قابض رہنے دیا +

لہ قصبہ بہٹنیر* ضلع سرسہ کی مغربی سرحد سے چند میل کے فاصلہ پر گہگر کے کنارے پر واقع ہے اگرچہ یہہ دریا پہاڑونکے نزدیک بہت عمیق ہے اور بڑے زور شور سے بہتا ہے مگر یہان برسات کے موسم کے سوا بہت خفیف پانی اسمین رہتا ہے یا بالکل خشک ہوجاتا ہے - جن رؤسا کے علاقے گہگر کے کنارہ پر واقع تہے اونکے باہمی تنازعات کا یہہ ایک زرخیز چشمہ تہا اسکا پانی جہان پہنچ گیا وہان سبزی کی لہر بہر ہوگئی اور جہان سے اسکا پانی رخ بدل کر چلاگیا وہان کی زمین بنجر ہوگئی اور قحط پڑگیا - اس دریا کے پانی کی ٹہیک ٹہیک تقسیم کے متعلق جو خط وکتابت ہوئی اور اوس کی نسبت جو تنازعات کے فیصلے ہوے ان سے پرانے سرکاری کاغذات مین پشتارے کے پشتارے بہرے پڑے ہین فقط مصنف -

* اس شہر مین بہی ویسا ہی قلعہ بنا ہوا ہے جیسا کہ بہٹنڈہ کا مشہور قلعہ ہے - یہہ شہر بہت پرانا ہے اور آٹہوین صدی عیسوی کے وسط مین چوہان راجپوت اسپر قابض تہے - ڈاکٹر اولڈہم صاحب کے تحقیقات کے موافق دریاے ستلج کی ایک شاخ سوترا نامی اسکے نیچے اور دوسری شاخ نیول نامی قلعہ بہٹنڈہ کے نیچے بہتی تہی جو تیرہوین صدی عیسوی کے اوایل مین دریا کی رخ گردانی کے سبب سے خشک ہوگئین - بہٹنڈہ کے قریب تو اب کسی ندی نالہ کا نشان بہی نہین ہے - لیکن بہٹنیر کے نیچے سوترا کی جگہہ دریاے گہگر کا ایک چہوٹا سا نالہ بہتا ہے - ۱۲ محشی

دہلی کی سلطنت کی حالت شکستہ مین

سلطنت دہلی اپنے فرمان رواؤن کی سُستی اور ناقابلیت کے سبب بدانتظامی اور زوال کی حالت مین تہی اگر اس زمانے مین اسکو وزرا لایق اور سپہ سالار عمدہ ہوتے تو جو حکومت اسکی جاتی رہی تہی اوسکو پہر بحال کر لیتے - مرہٹون کی طاقت ۱۷۶۱ع مین بمقام پانی پت جہان انکی تقریباً تمام فوج غارت ہوگئی تہی ایک بڑی شکست کہاکر چور چور ہوگئی تہی اور احمد شاہ دُرّانی ایک لڑکا تیمور شاہ چہوڑ کر مر گیا تہا جسمین باپ کا سا حوصلہ نہ تہا اسنے شمالی ہند کے فتح کرنے پر جگر کوشش نہین کی - معلوم ہوتا ہے کہ آخر کار سلطنت دہلی کو نجف خان ایک ایسی لیاقت کا وزیر ملا تہا جیسے اوسکے دن پہرنیکے واسطے ضرور تہا - اس سردار نے اون مقامات کے پہر لینے کا ارادہ کیا جو رحیم داد خان کے بمقام جنید مین شکست کہانیکے بعد سکہون نے چہین لئے تہے - چنانچہ افواج شاہی کو ساتہہ لیکر کرنال اور کچہہ حصہ ہتک کا پہر لیلیا - سکہون کے واسطے جو قواعد دان تہے اور یہہ جانتے تہے کہ میدان مین باقاعدہ سپاہ کے مقابلہ کرنے کی ہم مین قابلیت نہین ہے سلطنت کا نام ہی طاقت تہا اسلئے اونہون نے ضابطہ خان پسر نواب نجیب اللہ ولہ روہیلہ سے امداد چاہی جو احمد شاہ کے زمانہ مین دربار دہلی مین بڑا صاحب اقتدار تہا اور اوسکی مددگاری سے جسکو پورا پورا حق السعی اور عوضانہ امداد ادا ہوچکا تہا راجہ امر سنگہ اس قابل ہوگئے کہ وزیر سلطنت دہلی کے ساتہہ شرائط اور عہد و پیمان کر سکین - چنانچہ بمقام جنید ملاقات قرار پائی اور یہان راجہ امر سنگہ نے اضلاع ہانسی اور حصار اور روہتک کے واپس کر دینے کو منظور کر لیا اور اونکو فتح آباد و رانیان اور سرسہ پر قابض رہنے کی اجازت اس شرط پر مل گئی کہ ان اضلاع کی بابت مقررہ زر مالگذاری دہلی کے خزانہ مین داخل کیا کرین - اور راجہ جنید کو اس علاقہ مین جسپر اونہون نے قبضہ کر لیا تہا سات دیہات رکہنے کی اجازت دی گئی - کہتے ہین کہ

معاہدہ جو سلطنت دہلی کے شان کے لایق نہ تہا نجف خان اور اوسکے نایب نجف قلیخان کی بددیانتی سے ہوا تہا جنکو سکہون نے بہت کچہہ رشوت دی تہی - اور ظن غالب ہے کہ یہہ بات سچ ہو - کسواسطے کہ جس حالت مین یہہ اضلاع سرکشون نے زبردستی دبالئے تہے اور وزیر مذکور انکو واپس لینے کی طاقت رکہتا تہا پہر انکے چہوڑ دینے کی اور کوئی وجہہ نہ تہی - دہلی کے عہدہ دار مشہور مرتشی تہے اور اگر معلوم ہوا ہوگا کہ نجف خان رشوت لے لیگا تو بیشک سکہہ رؤسا کیطرف سے اوسکے پیش کرنے مین کچہہ کشش و پیچ نہوا ہوگا ؛

تاخت و تاراج
علاقہ فرید کوٹ

۱۷۷۱ء مین راجہ پٹیالہ نے اضلاع فرید کوٹ اور کوٹ کپورہ کے تاخت و تاراج کرنے کے واسطے ایک سپاہ جہنڈو سنگہ کے ماتحت بہیجی مگر انپر باضابطہ قابض ہونیکی کوئی کوشش نہین کی گئی - علاوہ اسکے راجہ ممدوح کو اپنے مقبوضہ علاقجات کے لوگون کا انتظام کی حالت مین رکہنے کا بہی بڑا کام تہا کیونکہ یہہ لوگ وحشی اور سرکش تہے اور یہہ جانتے ہی نہ تہے کہ خراج و مالگذاری دینا کسکو کہتے ہین اور گانون پر گانون سر کرنے مین اسسبب سے کہ اوس زمانہ مین سب گانون کوٹ اور فصیل کے باعث حملہ سے محفوظ ہوتے تہے بڑا عرصہ صرف ہوتا تہا اور بعد فتح بہی چندان فایدہ حاصل نہوتا تہا ؛

رئیس منی مزرعہ پر
مکرر حملہ آوری

راجہ امر سنگہ ۱۷۶۸ء کی اوس مشتبہ الفتح لڑائی کو نہیں بہولے تہے جو غریب داس رئیس منی مزرعہ اور ہری سنگہ رئیس سیالوہ و روپڑ کے ساتہہ ہوئی تہی - چنانچہ ۱۷۷۱ء مین اونہون نے ان رئیسون کو اپنے زیر فرمان کرنے پر پہر کمر باندہی - رئیس منی مزرعہ کا علاقہ میدان مین اوس مقام پر تہا جہان دریا گنگہ پہاڑون سے جدا ہوتا ہے - غریب داس اپنے دوستونکو مدد کیواسطے بلانے بہی نہ پایا تہا کہ پٹیالہ کی افواج نے جاکر اوسکے علاقہ کو تاخت و تاراج کر ڈالا اور غریب داس کو مجبور بہاگ کر قلعہ مین پناہ لینی پڑی - یہہ شخص تین مہینے تک بہادری سے مقابلہ کرتا رہا مگر جب

اس حالت سے کسی طرح نجات کی صورت نظر نہ آئی تب اسنے ناچار رئیس پٹیالہ کو ایک رقم کثیر اس مطلب کیواسطے دینی کی کہ وہ واپس چلے جائین اور مجہکو اپنے علاقہ پر بے خلل قابض رہنے دین چنانچہ یہہ قبول ہوگئی ❖

راجہ امر سنگہ نے سیالوہ کی طرف جو منی مجرہ سے ۱۶ میل مغرب کی سمت واقع ہے کوچ کیا - مگر سردار ہری سنگہ کو راجہ صاحب ممدوح کے ارادون کا حال پہلے ہی معلوم ہوگیا تہا اور چونکہ یہہ دولتمند تہا اور اسکے رشتہ دار وغیرہ بہی بڑی بڑی سردار تہے اس سبب سے اسنے اپنی مدد کیواسطے بہت سے نہایت مشہور و معروف جنگجو سردارون یعنی جسّا سنگہ رام گڈیا[٥] اور گوردت سنگہ اور دیوان سنگہ

---

[٥] سردار جسّا سنگہ رام گڈیہ اوس مثل یعنی گروہ کا جو اوسی نام یعنی رام گڈہیون کے مثل سے مشہور ہے بڑا نامی گرامی سرگروہ تہا اسنے اول ہی اول موضع امرت سر کو جو فی زماننا پنجاب مین سب سے بڑا شہر ہے بتعمیر فصیل وغیرہ مستحکم کیا تہا اور تقریباً باری دوآب (یعنی دریای بیاس و راوی کے مابین جو ملک ہے) اسکے تمام شمالی حصہ پر قابض ہوا - اسکے مقابلہ مین ایک جتہہ بہنگی اور کنہیا اور سوکرچکیہ رؤسا کا بسر کردگی سردار جسّا سنگہ آہلووالیہ کے قایم ہوا اور انہون نے اسکو دوآبہ سے نکال دیا - یہہ بہاگ کر سرسہ اور ہریانہ کی طرف چلا گیا - جہان وہ لوگونکو لوٹ کر اور اپنی خدمات کو جو کوئی خریدار ہوا اوسکے ہاتہہ بیچکر اوقات بسر کرتا تہا - چنانچہ مذکورہ بالا موقع پر اسنے ہری سنگہ سیالوہ والہ کے ہاتہہ اپنی خدمات بیچین - سنہ ۱۷۸۳ع مین سردار جسا سنگہ امرت سر کو واپس آیا اور بہت سے اون مقامات مین سے جو پہلے اسکے قبضہ مین تہے پہر لیلیے - مگر سنہ ۱۸۱۶ع مین جب اسکے پسر جودہ سنگہ کا انتقال ہوگیا تب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے انکو ضبط کر لیا اس خاندان کا وارث حال سردار منگل سنگہ ہے جو امرت سر کے طلائی مندر یعنے گوردوارہ ہرمندر کا سربراہ ہے فقط - مصنف

لاڈوہ والے اور کرم سنگھ شہید شہزادپور والا[٥٧] اور گوربخش سنگھ انبالہ والا اور بہت سے چھوٹے چھوٹے رئیسونکو بلایا یہہ سردار صرف تنخواہ اور لوٹ کے خاطر لڑتے تھے اور اسبات کی کچھہ غرض نرکھتے تھے کہ ہم کسکی طرف سے لڑتے ہین +

فوج پٹیالہ کی شکست

راجہ پٹیالہ کی سپاہ نے سیالوہ کی طرف کوچ کیا۔ یہان ہری سنگھ اپنی اجورہ دار سپاہ کے ساتھہ مقابلہ کیواسطے آیا پٹیالہ کے سپہسالار کو یہہ ہرگز خیال نتہا کہ اسقدر انبوہ کثیر سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ مگر اب لڑنے کے سوا اور کچھہ چارہ نتہا کسواسطے کہ بہاگنے کا موقع نہین تھا چنانچہ اسکو بالکل شکست ہوئی اور

---

[٥٧] شہید وہی مثل سکھون کے گروہون مین سے ایک چھوٹا سا گروہ تہا اس لقب کی وجہہ تسمیہ یہہ ہے کہ گورو گوبند سنگھ صاحب اورنگزیب کے زمانہ مین دشمنون سے بہاگ کر موضع تلونڈی مین پناہ گزین ہوے تھے جو جنگل مین بھٹنڈہ کی جنوب کیطرف واقع ہے اور گورو گوبند سنگھ نے یہان دس روز تک قیام کیا تہا۔ گورو صاحب کی وفات کے بعد انکی یادگار مین اسجگہہ ایک گوردوارہ تعمیر ہوا جسکا نام دمدمہ رکہا گیا یعنی دم لینے کی جگہہ - اس گوردوارہ کا پہلا مہنت دیپ سنگھ تہا یہہ شخص اوس لڑائی مین جو صوبہ دار لاہور کے ساتھہ ہوئی تہی مارا گیا تہا اور اسطرح سے گویا شہید ہوگیا - پہر اسکی جگہہ اسکا چیلہ سدھا سنگھہ اس گوردوارہ کا مہنت ہوا یہہ بہی اپنے گورو کی طرح عبادت کی نسبت جنگ کا زیادہ تر شایق تہا - اور اسنے جالندہر کے مسلمان صوبہ دار پر حملہ کیا اور بمقام اومکولا ایک لڑائی مین مارا گیا اور سر کٹ گیا - کہتے ہین کہ یہہ نہ تو گہوڑے پر سے گرا اور نہ لڑائی کو چہوڑا اور دور تک اپنا گہوڑا بہگائے چلا گیا اور مرنے سے پہلے بہت سے دشمنون کو مار گرا - غرضکہ اسوجہہ سے مہنت دمدمہ کے خاندان لمکہ یون کہو کہ اوسکے پیرووں نے اپنا لقب شہید رکھہ لیا - کرم سنگھ جسکا بیان متن کتاب مین کیا گیا ہے سدھا سنگھ کا جانشین ہوا اسنے رانیان کے اور دمدمہ کے قرب وجوار کا ملک اور کہاری اور جہر دلی اور فیض اللہ پور پر قبضہ کر لیا - یہی شخص اصل بانی اس خاندان کا تہا کسواسطے کہ اول ہی اول اسنے شادی کی تہی اور ۱۷۸۴ء مین گلاب سنگھ اور مہتاب سنگھ دو لڑکے چہوڑ کر مرگیا - پہلا یعنی گلاب سنگھ اسکا جانشین ہوا اور وہ ان رئیسون مین سے تہا جنہون نے پہلے ہی پہلے سرکار انگریزی کو مدد دی تہی - جیسا کہ مسٹر ڈیوڈ اختر لونی صاحب کی سند مورخہ ۳ جنوری ۱۸۰۹ء سے ثابت ہوتا ہے سردار گلاب سنگھ ۱۸۴۴ء مین مرگیا - اور شیو کرپال سنگھ جسکی اسوقت کل چہہ برس کی عمر تہی اسکا جانشین ہوا - یہہ سردار بیس ہزار روپیہ سال کا جاگیردار اور اب تک دمدمہ کے گوردوارہ کا محافظ ہے جسمین ایک ہزار روپیہ سال قریب چڑہاوہ کی آمدنی ہے - کرم سنگھ کا بہائی دہرم سنگھ بہی اصل علاقہ مین ایک حصہ کا مالک تہا مگر یہہ شخص لاولد مرگیا اور اسکی بیوہ کے ساتھہ کرم سنگھ نے شادی کر لی تہی فقط مصنف

پٹیالہ کی کئی سو آدمی مارے گئے۔ جنمین بخشی لکھنا بہی کام آیا اور دیوان نانومل زخمی ہوا۔ اور سردار جہنڈو سنگہ اور دہیان سنگہ گرفتار ہو گئے +

راجہ امر سنگہ صاحب کا عزم انتقام کے لئے

راجہ امر سنگہ اس شکست کی خبر سنکر نہایت پریشان خاطر ہوے۔ اور انتقام لینیکا ارادہ کرکے اپنے دوست اور اقربا کے پاس یہہ پیغام بہیجا کہ اپنی تمام سپاہ لیکر پٹیالہ چلے آؤ انکے رشتہ دارونمین سے اول انکی چچیری بہن بی بی راجندر بہگواڑہ والی آئی۔ یہہ دولتمند بیوہ جو لڑائی کی ایسی ہی شایق تہی جیسی پٹیالہ کے سپاہی تہے تین ہزار آدمی کی بہیر بہاڑ کے ساتہہ اون رئیسونکی علاقون مین ہوکر گذری جو ہری سنگہ کیطرفسے لڑتی تہے۔ اور تاخت و تاراج کرتی ہوئی پٹیالہ مین داخل ہوئی بعد ازان دونو بہائی دہنا سنگہ اور سکہا سنگہ کیتہل والے باوجودیکہ انکا تیسرا بہائی دیسو سنگہ جو سب سے زیادہ با اقتدار اور در اصل سردار سیالوہ کا دلی دوست تہا اور روسا نابہہ اور جیند اور نواب مالیر کوٹلہ جو ایک مدت کی دشمنی کے بعد بابت پٹیالہ کے دوست نہی تہے اور ریاستون کی سپاہ کا ایک دستہ ماتحت میان کشن سنگہ اور جی سنگہ[۵۱]

---

[۵۱] جی سنگہ ایک منجہیل* جات تہا جسنے ۱۷۶۳ع کے قریب مثل معروف نشانون والی مین شریک ہو کر ستائیس گانوں لدہران کے اور سات کہرڑ کے حاصل کرلئے تہے۔ سکہونکی احمد شاہ سے وہ بڑی مشہور و معروف شکست کہانیکی وجہہ یہہ پہاڑون کی طرف بہاگ گیا۔ جب واپس آیا تو اسکو معلوم ہوا کہ راجہ پٹیالہ نے میری کہرڑ کے دیہات پر قبضہ کرلیا ہے۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ایک ایسا طول طویل جھگڑا چہڑا جو کئی سال تک ختم نہوا۔ آخر کار ان دونو ریاستون مین راضی نامہ ہو گیا جسکی رو سے تین دیہات ریاست پٹیالہ کے اور چار لدہران کے قبضہ مین ہین۔ جی سنگہ کا ۱۸۰۳ع مین انتقال ہوا۔ اسکا بیٹا جرہت سنگہ اسکا جانشین ہوا۔ یہہ شخص اون رئیسون مین سے تہا جنہون نے ۱۸۰۹ع مین سرکار انگریزی کی حفاظت کو قبول کیا تہا۔ جرہت سنگہ کی وفات پر جنرل اختر لونی صاحب نے اوسکی جایداد حسب قاعدہ چونڈا بنڈ یعنی تعداد بیویون کی موافق جو تین تہین تقسیم کر دی۔ اب سردار بدہ سنگہ اس خاندان کا بڑا ہے اسکو چار ہزار پانسو اکہتر روپیہ سال اس جاگیر مین سے اپنے حصہ کی بابت ملتا ہے۔ مگر علاقون کی تعداد گیارہ ہو گئی ہے اور ہمیشہ تقسیم پر تقسیم ہونے سے لدہران کی جاگیر تہوڑے عرصہ مین قابل تمیز نہین رہیگی۔ اس جاگیر کی کل جمع سالانہ بالفعل تیئیس ہزار پانسو اٹہاون روپیہ ہے۔ فقط۔ مصنف

* دریاے راوی اور بیاس کے درمیان جو ملک واقع ہے اوسکو پنجاب مین مانجہا اور وہان کے رہنے والون کو منجہیل کہتے ہین ۱۲ محشی

لدہران والہ اور تارا سنگہ[۵۱] گیبا ڈلہ والہ اور اسکا ماتحت سدہا سنگہ[۵۲] کہنہ والہ اور بدہ سنگہ[۵۳] فیض اللہ پوریہ اور اور کم مشہور رؤسا یہان آکر جمع ہوے سپاہ پٹیالہ کی افسری سردار جودہ سنگہ بہڈوریہ کو دی گئی اور اور رئیسون کی کمکی افواج اپنے اپنے سردارون کے ماتحت روانہ ہوئین سیالوہ کے قریب پہونچکر ہری سنگہ کی جمع کی ہوئی اجورہ دار سپاہ سے انکا ایک دو مقابلے ہوے اور پٹیالہ کے سپہ سالار نے یہہ ارادہ کرکے کہ اپنی کامیابی کو محض منحصر بر اتفاق وقت چہوڑنا چاہئے یہہ تدبیر بہی کی کہ مخالفونکی طرف کے اون لوگون کو جو اسطرف آملین فی کس ایک روپیہ روز دینے کا وعدہ کیا چنانچہ اس تدبیر کا فوراً اثر ہوگیا اور سیالوہ کی سپاہ روز بروز کم ہونے لگی اور بعض سردارون نے جنہون نے اوس سے مدد دینے کا اقرار کیا تہا اوسکی رفاقت چہوڑنی شروع کی مثل کرم سنگہ و دہرم سنگہ شہید اور سرداران بوڑیہ

---

[۵۱] ڈلہ والیون کی مثل کا نام سردار تارا سنگہ کے دیہہ مسکن کے نام پر بوجہ اسکے مشہور ہوا تہا کہ یہہ شخص اس مثل کا بڑا سرگروہ تہا اور اسنے اپنے ہمراہیون کے ساتہہ بہت سا حصہ شمالی جالندہر دواب کا اور شمالی حصہ اضلاع انبالہ اور لدہیانہ کا اپنے قبضہ مین کر لیا تہا اور ضلع فیروزپور مین دہرم کوٹ اور فتح آباد پر قابض ہوگیا تہا - تارا سنگہ ۱۸۰۷ع مین نرائنگڈہ کے محاصرہ کے موقع پر مارا گیا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسکے بڑے بڑے مقبوضہ مقامات کو ضبط کرکے اپنے سپہ سالارون مین تقسیم کردیا جنمین دیوان محکم چند کو سب سے زیادہ حصہ ملا تہا فقط ۱۲ مصنف

[۵۲] سدہا سنگہ تارا سنگہ گیبہ کے تابعین مین سے تہا یہہ شخص کچہہ ذی وقعت نہ تہا اسکے بعد اسکا ایک بیٹا دیا سنگہ رہا جو بغیر چہوڑنے کسی اولاد نرینہ کے مرگیا - اس سبب سے تیس ہزار روپیہ کی جاگیر دیا کنور کے ہاتہہ آئی جو سدہا سنگہ کی لڑکی اور راجہ بہاگ سنگہ والی جیند کی بہتیجی اور ہری سنگہ کی بیوہ تہی اور دیا کنور کے انتقال کے بعد یہہ جاگیر ریاست جیند مین شامل ہوگئی تہی فقط ۱۲ مصنف

[۵۳] سردار بدہ سنگہ فیض اللہ پوریہ ضلع انبالہ کے گوشہ شمال اور مغرب یعنی اوس علاقہ کا جو دریای ستلج کے ڈہلان پر کیرت پور کے قریب سے ماچہی واڑہ تک واقع تہا قابض و مالک تہا اس علاقہ کا ایک حصہ جسکو علاقہ بہرت گڈہ کہتے ہیں اوسکے پوتے امر سنگہ کے ورثہ مین آیا تہا - جو ۱۸۴۲ع مین مرگیا اور سوبہا کنور کو جو اوسکی لڑکی کرپا سنگہ متوفی کی بیوی تہی یہہ چار دیہات یعنی کوٹ بالا - آسپور - بہت پور - اور بہرت گڈہ خاص تا حین حیات دے گئے تہے فقط ۱۲ مصنف

اور رائے[۵] سنگھ اور بہاگ سنگھ وغیرہ سرداران سیالوہ کی مخالفت سے پہلو تہی کر گئے آخر کار سردار ہری سنگھ نے اپنے تئین اکیلا دیکھکر ناچار ایسی شرایط کے ساتھ جو اوس سے ہو سکتی تہین اطاعت قبول کر لی اور راجہ امر سنگھ کی خدمت مین حاضر ہوکر نذر جو فرمانبرداری کی ایک علامت ہے پیش کی راجہ موصوف نے بھی سیالوہ کے علاقجات مین سے کسی پر قبضہ رکھنے کی کوشش کرنیکے بغیر اپنی فوج ہٹا لی +

راجہ کا نزاع بہائی دیسو سنگھ سے

سیالوہ سے مراجعت کرنے کے بعد راجہ امر سنگھ نے بہائی دیسو سنگھ والی کیتھل پر جسنے پچھلی مہم مین انکو مدد نہین دی تہی اور جسکی ہمدردی سردار ہری سنگھ کی طرف مشہور تہی فوجکشی کی مگر بہائی دہنا سنگھ اور سکہا سنگھ اور تخت سنگھ نے جو دیسو سنگھ کے بہائی تہے تقصیر

---

[۵] پہلے ریاست بوڑیہ بہی ایک اچھی ریاست تہی اسکو بانی نانو سنگھ ساکن جہادلمنڈن واقع ملک مانجہا کا ایک جاٹ اور بہاگ سنگھ و رائے سنگھ دو حقیقی بہائی تہے - یہہ سب بہنگی سکھ تہے اور سنہ ۱۷۶۴ع مین قلعہ بوڑیہ پر قابض ہوے تہے اس قلعہ کو سال بہر پہلے لچہمیرا ابن جو سرہند کے مسلمان حاکم زین خان کا ایک ماتحت عہدہ دار تہا چہوڑ کر چلا گیا تہا اور چند برادر سکھوں نے بے جنگ و جدل اسپر قبضہ کر لیا تہا مگر مقبوضہ قلعہ بغیر مخالفت کے انکے قبضہ مین نرہا چنانچہ اورنگ آباد کے افغانون نے سرداریون سے ملکر نانو سنگھ اور بہاگ سنگھ کو اورنگ آباد کے قلعہ مین آنے کی ترغیب دی اور وہان انکو قتل کر ڈالا رائے سنگھ اور بہاگ سنگھ نے جو نانو سنگھ مقتول کا بہتیجا لڑکا تہا اپنے رشتہ دارون کا بدلہ لیا اور زیادہ علاقہ کو چہین کر کل ۲۰۴ دیہات پر قابض ہوگئے - اور انکو انہون نے تقسیم کر لیا رائے سنگھ کے حصے مین چوراسی ۸۴ گانو آئے جب سے جگادہری اور دیال گڈہ اوسکی جاگیر بن گئی - اور بہاگ سنگھ کے حصہ مین بوڑیہ کی جاگیر آئی جسمین ایکسو بیس ۱۲۰ گانو تہے - بہاگ سنگھ سنہ ۱۷۸۵ع مین مر گیا اوسکا بیٹا شیر سنگھ سنہ ۱۸۰۳ع مین بمقام سہارنپور ایک لڑائی مین جو انگریزون کے ساتھ ہوئی تہی مارا گیا اسکی وفات کے بعد اسکے بیٹون جیمل سنگھ اور گلاب سنگھ اور اوسکی بیویون مین بڑا تنازع پیدا ہوا اور انجام اسکا یہہ ہوا کہ جاگیر لڑکون مین تقسیم ہوگئی جیمل سنگھ کی وفات پر سنہ ۱۸۱۷ع مین گلاب سنگھ اس تمام جاگیر کا مالک ہوا اسنے سنہ ۱۸۴۲ع مین وفات پائی جب اسکا لڑکا جیون سنگھ جاگیر دار رئیس ہوا چہوٹی ریاستون مین بوڑیہ کی ریاست تیسرے درجہ کی ہے اسکی آمدنی ۴۲ ہزار روپیہ ہے یہانکا رئیس حال ایک جاگیر دار مجسٹریٹ اور بڑا معزز ہے اسکی ہمشیرہ کرم کنور مہاراجہ نرندر سنگھ والی پٹیالہ سے منسوب تہی فقط ۱۲ مصنف

مین صُلح کرادی اور لڑائی نہ ہونے دی جس سے بچارا راجہ ممدوح ہی غنیمت سمجہے کسواسطے کہ سلطنت دہلی کی طرف سے حملہ ہونے کے اندیشہ نے اونکو ازبس متردد کر رکہا تہا +

دہلی کے وزیر جدید کی مہم واقع سنہ ۱۷۷۹ء

اسوقت نواب مجد الدولہ عبد الاحد خان سلطنت دہلی کا وزیر تہا یہہ شخص بڑا جاہ طلب اور طامع تہا اور لیاقت سے بہی محروم نہ تہا مگر صاحب ہمت اور دلیر نہ تہا۔ اور سلطنت کے اخیر زمانہ مین صرف دلیری ہی سے کامیابی حاصل ہوسکتی تہی وزیر موصوف سکہون سے ملک مالوہ واپس لینے کا بیڑہ اوٹہا کر دہلی سے ماہ نومبر سنہ ۱۷۷۹ء مین ایک لشکر عظیم کے ساتہہ ہمراہی شاہزادہ فرخندہ بخت[۵۱] روانہ ہوا اور کرنال تک بغیر کسی مزاحمت کے پہونچ گیا۔ اس مقام مین بہگیل سنگہ کروڑا سنگہیا[۵۲] اور صاحب سنگہ کہونڈہ والہ اور کرم سنگہ شہید بہی نواب کے

---

[۵۱] منشی ذکاء اللہ صاحب دہلوی نے اپنی عمدہ کتاب تاریخ ہندستان مین مجد الدولہ کے ساتہہ شک کے طور پر مرزا جوان بخت ولیعہد یا مرزا فرخندہ بخت یا مرزا اکبر کا ادہر آنا لکہا ہے لیکن جب سنہ ۱۸۷۷ء مین مین تاریخ پٹیالہ کے لکہنے مین مصروف تہا تو مجکو یہہ تحقیق کرنا پڑا تہا کہ ان شہزادون مین سے درحقیقت کون ادہر آیا تہا۔ پس خوش قسمتی سے جو ایک دفعہ بتقریب شکار گہڑام جانیکا اتفاق ہوا جو پٹیالہ سے قریب سولہ میل شرق کی طرف ایک بہت پرانا چہوٹا سا قصبہ ہے تو پدشاہ بہیک معروف میران صاحب کے مقبرہ کے بیرونی دروازہ کے بالاخانہ کی ایک دیوار پر ایک تحریر معلوم ہوئی جو مجد الدولہ کے ہمراہیان مین سے ایک شخص نے بطور یادگار اپنی یہان آنے کی لکہی تہی اوس تحریر مین شہزادہ کا جو یہان آیا تہا نام فرخندہ بخت لکہا ہے۔ محشی ۱۲

[۵۲] کروڑہ سنگہیون کی مثل کا بانی کروڑا سنگہ تہا مستان سنگہ اور کرم سنگہ یہہ دونو اسکے رفیق تہے مستان سنگہ کا جانشین شام سنگہ ہوا۔ اسکے نام سے ایک اور چہوٹی مثل مشہور ہے (یعنی شام سنگہیون کی مثل)۔ اس مثل مین بگہیل سنگہ سب سے زیادہ نامور تہا جسکی بڑی بڑی علاقجات دریای جمن اور مارکنڈہ کے مابین واقع تہے جنکی حد بوڑیہ کا جنوبی علاقہ تہا۔ سردار بگہیل سنگہ کروڑا سنگہیون کے بڑے سردارون مین سے تہا اسکا مقر چہلوندی تہا یہہ خاندان اب نیست ونابود ہوگیا ہے بگہیل سنگہ کے انتقال کے بعد اسکی دو رانیان رام کنور اور راجکنور کئی سال تک چہلوندی پر قابض رہین اور اونکی وفات پر یہہ علاقہ ضبط سرکار ہوگیا فقط مصنف ۱۲

شریک ہوگئے اور بہائی دیسو سنگہ کیتہل والے کے وکیل تو دہلی سے ہی نواب موصوف کے ساتہہ آئے تہے ۵ل

۵ل ریاست ہای اینہروی ستلج مین خاندان کیتہل ایسا ذی وقعت تہا جو خاندان پٹیالہ سے اسکی تاریخ اسقدر ملی جلی ہوئی ہے کہ یہان اس خاندان کا کسیقدر حال بیان کرنا ضرور ہے اس خاندان کا نسب نامہ درج ذیل ہے ۱۴ل

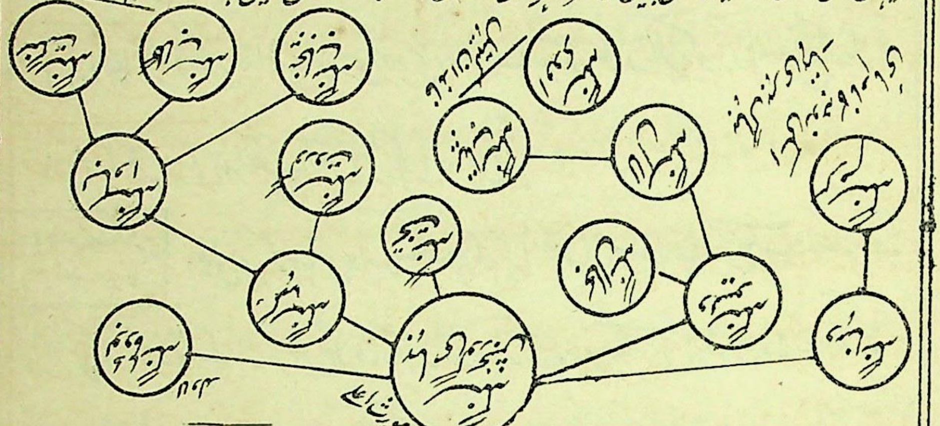

۱۴ل خاندان کیتہل کا بہی وہی نکاس تہا جو خاندان پہولکیان کا ہے اس ریاست کا بانی گوربخش سنگہ بہائی راندیال کا بیٹا تہا جو بڑا خدا پرست مشہور تہا اسکا بیٹا یعنی گوربخش سنگہ ایک عمدہ سپاہی اور لایق شخص تہا مگر باپ کی سی درویش منشی اسمین کچہہ نہ تہی اور مذہب کی نسبت علاقجات کے قبضہ مین لانے کی طرف زیادہ توجہہ رکہتا تہا یہہ شخص راجہ آلا سنگہ والی پٹیالہ کا بڑا دوست تہا اور یہہ دونون اکثر مہمون مین شریک رہے اور گوربخش سنگہ نے راجہ موصوف کو کئی دفعہ اونکی مشکلات مین مدد دی تہی گوربخش سنگہ کے علاقجات اوسکے بیٹون مین تقسیم ہوگئے تہے مگر اونہون نے تہوڑے ہی عرصہ مین اوسکو بڑہالیا دیسو سنگہ نے کیتہل کو بہیک بخش خان اور نعمت خان افغانون سے فتح کیا اور برفاقت اپنے بہائی بڈہا سنگہ کے تہانیسر پر بہی قبضہ کرلیا تہا مگر بعد ازان سردار بہنگا سنگہ نے جو رؤسا اینہروی ستلج مین نہایت تندخو اور خوفناک شخص تہا شہر اور قلعہ تہانیسر کو ان سے چہین لیا جب ۱۷۸۱ء مین دیسو سنگہ کا انتقال ہوا اوسوقت لال سنگہ اپنے باپ سے بغاوت کرنیکے جرم مین قید تہا اسکی بڑی بہائی بہال سنگہ نے ہرچند اس باب مین کوشش کی کہ لال سنگہ قید رہے مگر کوئی تدبیر کرکے یہہ قید سے نکل آیا اور بڑی بہائی کو ہی اول قتل کیا اور اپنے علاقہ پدری پر قابض ہوا اور نئی فتوحات سے بہی اوسکو بہت کچہہ بڑہایا ۱۸۰۹ء مین جب سرکار انگریزی نے شمال کیجانب چڑہائی کی اوسوقت رؤسا اینہروی ستلج مین پٹیالہ کے بعد لال سنگہ ہی سب سے زیادہ طاقتور رئیس تہا یہہ بڑا لایق شخص تہا گو اسکی دوستی ہرگز اعتبار کے لایق نہ تہی اور ایسا جابر اور بیباک تہا کہ حکام انگریزی کو انتظام رکہنے کے باب مین اسکو سمجہانا بہت مشکل تہا ۱۸۱۹ء مین گورنمنٹ نے اسکو مائی بہاگ بہری کے حصہ کے علاقہ پر جو اسکے چچیرے بہائی کرم سنگہ کی بیوی تہی قابض ہونے کی اجازت دی اسکے بعد اول اسکا بڑا بیٹا پرتاب سنگہ اور پہر چہوٹا لڑکا اودے سنگہ اسکا جانشین ہوا جب ۱۸۴۳ء مین اودے سنگہ لاولد مر گیا تب تمام علاقہ کیتہل سوا اوسقدر حصہ کے جو اس خاندان کے بانی بہائی گوربخش سنگہ نے پیدا کیا تہا ضبط سرکار ہوگیا جسپر انکی ایک جدی شاخ ارنولی کو قابض ہونے کی اجازت دیگئی فقط ۱۲ مصنف

بیشک اس رئیس کو اسقدر جلد تر اس اظہار اطاعت سے یہہ امید تہی کہ حکام شاہی کی عنایت میرے حال پر ہوجائیگی اور اپنے ہمسر امر سنگہ والی پٹیالہ پر جسکو مغلوب کرنے سے وہ خوش ہوتا ایک چیرہ دستی حاصل کرونگا مگر اوسکی یہہ امید پوری نہوئی۔ نواب موصوف علاقہ مالوہ کو دوبارہ فتح کرنا تو چاہتا ہی تہا مگر اوسکی مد نظر کچہہ اس سے بڑہکر اور بہی تہا +

بہائی دیسو سنگہ پر جرمانہ کا ہونا

یعنی یہہ کہ بہائی دیسو سنگہ چونکہ بڑا متمول مشہور تہا اس سبب سے اوسکو باقیات مالگذاری ادا نکرنے کے الزام مین گرفتار کرلیا اور چار لاکہہ روپیہ اوس سے بطور جرمانہ کے طلب کیا گیا چنانچہ تین لاکہہ تو اوسنے جیون تیون کرکے ادا کردیا اور باقی لاکہہ روپیہ کی بابت اپنے لڑکے لال سنگہ کو بطور اول کے دینا پڑا +

راجہ امر سنگہ اور سکہون کی طرف سے بظاہر پیغام اطاعت اور باطن مین فوج خالصہ کو مقابلہ کے لئے مجتمع کرنا اور نواب کا جلد بازی سے پیچہے کو ہٹ جانا

اس اثنا مین سردار سکہہ بہی سست بیٹہے ہوئے نہ تہے بلکہ اونہون نے ان حملہ آوران اہل اسلام کی راہ روکنے کیواسطے چارون طرف خالصہ جی کے پاس پیغام بہیجدئے تہے۔ مگر نواب یہہ یقین کرکے کہ مجہسے کوئی مقابلہ نہین کریگا بڑہا چلا آیا اور موضع گہرام مین جو پٹیالہ سے تقریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے دیوان نانومل سے جسکو راجہ امر سنگہ نے اپنی ہواخواہی عموماً سلطنت دہلی اور خصوصاً نواب مذکور کی نسبت ظاہر کرنیکو بہیجا تہا اوسکی ملاقات ہوئی مگر سکہون کے دل اور اطراف سے پٹیالہ کی طرف برابر چلے آتے تہے جنمین کہنیون کے مثل کے سردار جے سنگہ اور حقیقت سنگہ[۵۱] اور جہا سنگہ رامگڈہیہ اور تارا سنگہ گیبہ اور جودہ سنگہ[۵۲] وزیرآبادیہ اور اور بہت سے

---

[۵۱] سردار جے سنگہ اور حقیقت سنگہ کہنیون کے مثل کے دو بڑے شاخون کے سرغنہ تہے انکی تاریخ کتاب پنجاب چیفس یعنی سرداران پنجاب مین ۲۱۵ صفحہ سے ۲۳۰ صفحہ تک درج ہے فقط ۱۲ مصنف

[۵۲] جودہ سنگہ وزیرآبادیہ رچنادوآب مین سب سے زیادہ طاقتور تہا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ تک اس سے ڈرتے تہے اسکی تاریخ بہی کتاب پنجاب چیفس مین ۴۰۶ صفحہ سے ۴۱۳ صفحہ تک مرقوم ہے فقط ۱۲ مصنف

سردار تہے اور اودہر روسا و سرداران خاندان پہولکیان یعنی پٹیالہ ۔ جیند ۔ نابہہ بہڈور اور ملود نے بہی اپنی تمام فوجین جمع کرلی تہین نواب مذکور جسکو یہہ توقع تہی کہ بلامقابلہ سب مطیع ہوجاینگے ان ڈلون کے جمع ہونے کی خبر سنکر ایسا ڈرا کہ بالکل جہکے چہوٹ گئے ۔ کیونکہ وہ جانتا تہا کہ ان وحشی جنگجوؤن کی ناک مین لوٹ اور لہو کی بو کیسی جلد پہونچ جاتی ہے اور چند ہی روز مین سرہند کے میدانون مین پچاس ہزار سوار جمع ہوسکتے ہین اس سبب سے اب اوسکو جو کچہہ سوجہا وہ صرف یہہ تہا کہ بس پیچہے کو ہٹ چلنا بہتر ہے اسکی واپسی کے متعلق سکہون کی روایت تو یون ہے کہ اسنے بگہیل سنگ کروڑا سنگہیے کی غرضمندانہ صلاح سے اوس تین لاکہہ روپیہ مین سے جو بہائی لیسو سنگہ سے جبرًا لیا تہا ایک بڑا حصہ سرداران سکہہ کو اس بات پر راغب کرنے کیلئے دیا تہا کہ واپس جانے مین کچہہ دق نکرین اور برخلاف اسکے مسلمانون کا یہہ بیان ہے کہ سکہون نے ہی نواب کو واپس چلے جانے کیواسطے رشوت دی تہی اور شاید یہہ بات اغلب ہے بہرحال نواب موصوف بہائی دیسو سنگہ کے لڑکے لال سنگہ کو اس وجہہ سے کہ اسکے باپ سے جو معاملے کی بقایا طلب کی گئی تہی ہنوز ادا نہوئی تہی بطور ایک قیدی کے لیگیا اور اسپر بڑا تشدد کیا +

وفات راجہ امر سنگہ

ماہ فروری سنہ ۱۸۸۱ مین راجہ امر سنگہ کا جبکہ انکی عمر ۳۵ برس کی تہی استسقا کی مرض مین جو کثرت شراب خواری کے سبب سے پیدا ہوا تہا انتقال ہوگیا راجہ ممدوح کی حکومت کے اخیر سال مین کوئی بات قابل ذکر ظہور مین نہین آئی انکے انتقال سے تین مہینے پہلے گوجرانوالہ مین جو لاہور سے چالیس میل شمال کی جانب واقع ہے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا تہا جو انکا قریب رشتہ دار تہا +

ولادت مہاراجہ رنجیت سنگہ

اور جسکے مقدر مین خاندان پہولکیان کی طاقت کو جڑ سے ہلا دینا اور پنجاب مین ایک

ایسی جنگی سلطنت کا قایم کرنا تہا جو ایسی خوفناک تہی جیسی کہ ابتک ہندوستان مین کوئی نہین ہوئی تہی اور جو مقابلہ اور دست درازی دونون کیواسطے مضبوط تہی - اگر راجہ امر سنگہ زندہ رہتے یا اونکے جانشین فرمانروا ویسے ہی لایق ہوتے جیسے کہ وہ خود تہے تو جملہ ریاست ہاے اینروے ستلج مل جلکر ایک سلطنت بنجاتی اور اونکی خودمختاری ادہر تو سلطنت شخصی لاہور اور ادہر گورنمنٹ انگریزی شاید دونون کے مقابلہ مین قایم رہتی لیکن راجہ ممدوح کے انتقال کے بعد اینروے ستلج کے سکہونکا سرگروہ ہونا ریاست پٹیالہ کے کمزور ہاتہون سے نکل گیا تہا +

پٹیالہ کے اقتدار کا زوال

چنانچہ بہت برسون تک اس خاندان مین عقیل اور مستعد اور صاحب ہمت فقط مستورات ہی تہین اور جو طاقت اور اقتدار راجہ آلا سنگہ اور لال سنگہ اور راجہ امر سنگہ نے بڑی محنت سے حاصل کیا تہا وہ روز بروز گہٹتا چلا گیا یہان تک کہ کوئی شخص ریاست پٹیالہ کی نہ تو صلاح کو ہی مانتا تہا اور نہ اونکی رفاقت مین یا میدان جنگ مین جانیکی ہی کچہہ پرواہ کرتا تہا اور رئیس پٹیالہ کو اپنے ہی مذہب اور نسل کے ایک اولوالعزم شخص کے مقابلہ مین صرف ایک غیر ملک کی سلطنت سے محافظت کی التجا کرنے اور بچاؤ کیواسطے اورون کی تلوارون پر بہروسہ کہنے مین پناہ ملی راجہ امر سنگہ شاید اپنی ریاست کے قایم رہنے کا اس سے عمدہ تر ڈہنگ نکال جاتے مگر پٹیالہ کی بدقسمتی سے قبل اسکے کہ وہ اپنی فتوحات کو بخوبی مستحکم کر جاتے اپنے صغیر سن جانشین کیواسطے اپنی فتوحات اور نام آوری کا خطرناک ورثہ مع طاقتور رؤسا، جیند - نابہہ - کلسیہ - اور کیتہل کے حسد کے جو پٹیالہ کی ناگوار فضیلت اور بالادستی کو خفیہ خفیہ اور اندر ہی اندر ڈہانے اور غارت کرنے مین کوشش کرتے تہے چہوڑ کر مر گئے +

راجہ امرسنگہ کا چال چلن اور اونکی خصلت

امرسنگہ کا چال چلن کچہہ ایسا نہ تہا جو قابل تعریف ہو اور جس زمانہ مین یہہ تہا اوس زمانہ کے قبح اور عیوب کا ایک اچہا خاصہ حصہ اسکی ذات مین موجود تہا لیکن اس شخص نے ریاست پٹیالہ کو جمنا اور ستلج کے مابین نہایت طاقتور بنا دیا تہا اسنے سلطنت اسلامیہ کے مقابلے مین ایک کامیاب جہتہ قایم کر لیا تہا اور اگرچہ اسمین شک نہین ہے کہ اسوقت سلطنت مغلیہ مین بجاے عظمت و جلال سابقہ کے صرف ایک پرچہائین ہی رہگئی تہی لیکن تاہم اوسکے نام سے تمام ہندوستان لرزتا تہا اور شاہی پوشاکو نکو چیر پہاڑ کر دنیا پر یہہ بہید منکشف کر دینے کو کہ اوس دیو قوی ہیکل کی جگہہ اب صرف ایک ایسی کمزور چیز رہگئی ہے جیسے کہ کہیتون مین جانورون کے ڈرانے کے لئے ڈرنا لگا دیتے ہین جو ذرا سے ٹہوکے سے گر سکتا ہے بیشک امرسنگہ جیسا ہی ایک بہادر دل اور دلیر ہاتہہ درکار تہا امرسنگہ کے فتوحات بیدریغ اور اکثر بغیر کسی حیلہ یا وجہہ اشتعال کے ہوتی تہین لیکن راجاؤن کی نسبت صرف اونکی کامیابی اور جسطرح وہ موقعون کو کام مین لاتی ہین اونکی ہی لحاظ سے رائے دیجا سکتی ہے - مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ امرسنگہ کی بلندنظری صرف اپنی ہی ذات کے لئے جاہ طلبی کے شوق پر مبنی تہی اور وہ اوس قسم کے مدبرون مین شمار نہین کیا جا سکتا تہا جو اپنے وطن اور قوم کی شان و شوکت اور بہی خواہی کے سوا اور کچہہ پالسی یعنی مصلحت پیش نہاد خاطر نہین رکہتے اور جنکو بلا لحاظ اور پرواہ اپنی ذاتی بدنامی تک کی صرف اتنی ہی بات مدنظر ہوتی ہے کہ اپنے بعد اپنے ملک اور قوم کو زیادہ طاقتور اور ممتاز حالت مین چہوڑ کر جائین - یہہ رئیس ایک جنگلی - اور ناتربیت یافتہ اور بہادر اور بیعلم اور فیاض اشخاص کا ایک عمدہ نمونہ تہا - مگر یہہ تیز فہم اور قوی بازو تہا اور جو کامیابی اوسنے حاصل کی تہی وہ بیشک اوسکا مستحق تہا گو کہ اس باب مین کہ آیا کامیابی

ایک شخص کو تعریف اور پسندیدگی کا مستحق بناتی ہے یا نہین دنیا اور اسکے معلومونکا مختلف الرای ہونے مین اتفاق ہے +

راجہ صاحب سنگہ کا اپنے باپ کا جانشین ہونا

راجہ صاحب سنگہ نئے رئیس پٹیالہ کی چہہ برس کی عمر تہی اور خواہ کوئی کیسا ہی لایق آدمی کیون نہوتا اس نو مفتوحہ ملک مین جہان جنگجو اور خود سر قومین آباد تہین انتظام قایم رکہنا اور طاقتور ہمسایوں اور رقیبون کے حملونکو روکنا بالطبع ایک بڑا مشکل کام تہا اور بلحاظ ایسے ایک صغیر سن بچے کے جسکے حواشی حریص اور کوتہ اندیش تہے اور جنکو اوسکی کمزوری عقل اور ناتجربہ کاری ہی مین فائدے تہے ایک کامیاب اور خوشحال ریاست کی تو امید ہی نہین ہو سکتی تہی +

مدار المہامی دیوان نانو مل

خورد سال راجہ کی دادی رانی حکمان کے رسوخ کی وساطت سے دیوان نانو مل مدار المہام ریاست مقرر ہوا اور فی الواقع اس سے بہتر اور کوئی شخص انتخاب نہین ہو سکتا تہا۔ دیوان مذکور اگروال بنیا باشندہ سنام ایک بڑا تجربہ کار اور دیانت دار شخص تہا اسنے مشورہ اور جنگ دونون مین راجہ امر سنگہ کی اچہی خدمات کی تہین مگر اس شخص کی یہہ بڑی غلطی تہی کہ یہہ سکہہ سردارون کو جو جاہل مطلق تہے علانیہ حقارت کی نظر سے دیکہتا تہا۔ یہہ بات شاید بیجا نہ تہی مگر اسکے بدلے مین یہہ ہوا کہ وہ لوگ بہی اسکو دشمنی اور رشک کی نظر سے دیکہنے لگے +

بہوانیگڈہ کے کاردار کی بغاوت

اس صغیر سن رئیس کے مسند نشین ہوتے ہی چارون طرف بغاوت پہیلنی شروع ہوئی چنانچہ اول ہی اول سردار مہان سنگہ کاردار بہوانیگڈہ نے اپنے رئیس کی اطاعت سے قدم باہر رکہا یہہ شخص مائی دیسو کا بہائی تہا جو راجہ صاحب سنگہ کی سوتیلی مان تہی یہہ رانی اول کنور ہمت سنگہ کی زوجہ تہی اور اوسکے انتقال کے بعد راجہ امر سنگہ نے اسکے ساتہہ کریوہ کر لیا تہا۔

نانومل نے اس بغاوت کی خبر سُنتے ہی تمام رؤسا و سرداران پھولکیان کی فوج کمکی طلب کی اور بھوانیگڈہ کو جاکر گھیر لیا مہان سنگہ کی مدد پر سردار تارا سنگہ گیبہ تہا اور وہ تین مہینے سے زیادہ عرصہ تک مقابلہ کرتا رہا آخر کار جب اس رفیق کو اسکی رفاقت چھوڑنے پر رضامند کر لیا گیا۔ تب مہان سنگہ نے بھی اطاعت قبول کر لی۔ اگر اس باغی کو ایسی سزا دیجاتی کہ جس سے اورون کو عبرت ہوتی تو اچھا ہوتا مگر نانومل نے آپکو ایسا طاقتور نہین سمجھا کہ اتنے بڑے شخص کو جو پٹیالہ کے فرمانروا خاندان سے قرابت رکھتا تہا مروا ڈالتا اس لئے اس سردار کو صرف اسقدر سزا ملی کہ بھوانیگڈہ کی حکومت سے معزول کر دیا گیا +

بغاوت کوٹ سمیر

ہنوز اس امر کا فیصلہ نہین ہوا تہا کہ کوٹ سمیر مین ایک مفسدہ برپا ہوا جسکی سرغنہ مسماۃ راجو سردار بخشو سنگہ سابو کا کی بیوہ تہی جس قلعہ پر یہہ سردارنی قابض تہی وہ بہت مضبوط تہا چنانچہ دیوان نانومل ہنوز اسکو فتح کرنے نہ پایا تہا کہ۔

بغاوت سردار آلا سنگہ بمقام بہیکہی

بہیکہی مین اس سے بہی زیادہ بغاوت کے رفع کرنیکو جانا پڑا اس مقام پر سردار آلا سنگہ نے جو راجہ امر سنگہ کی رانیون مین سے رانی کہیم کنور کا بہائی تہا قرب و جوار کے زمیندارون کی مدد سے قبضہ کر لیا تہا اور تہمن سنگہ کو جو راجہ پٹیالہ کی طرف سے یہانکا حاکم تہا شہر اور قلعہ سے نکال دیا تہا اسوقت پٹیالہ مین رانیون اور اونکے رشتہ دارون کا بڑا زور تہا اور رانی حکمان کے سوا یہہ سب نانومل سے اوسکی انتظامات کفایت شعاری اور واجبی حدود کے اندر اونکے اسراف اور فضولیون کو روکنے کی وجہ سے ناراض تہے اگرچہ دیوان مذکور نے دیکھا کہ یہہ لوگ میری پیش نہین چلنے دینگے لیکن بہرحال اوسنے ایک فوج جسمین ریاست پٹیالہ۔ جیند۔ نابہہ۔ مالیر کوٹلہ۔ بہدوڑ اور سرداران رام گڈہ کی سپاہ بہی

شامل تہی جمع کرکے ہمراہی رانی حکمان بہیکہی کیطرف کوچ کیا اور اوس گانو کو جا گہیرا جب آلا سنگہ نے دیکہا کہ مین زیادہ مقابلہ نہین کرسکتا تب وہ بہیکہی سے بہاگ کر تلونڈی مین جہان اسکا گہر تہا چلا گیا - دیوان نانومل نے بہی اسکا تعاقب کیا اور وہان جاکر اوسکو گرفتار کر لیا تہوڑے عرصہ تک وہ پٹیالہ مین قید رہا مگر آخرکار سوڈہی ناہر سنگہ انندپوریہ کی سفارش سے جو بڑا متبرک شخص تہا بہت سا جرمانہ دیکر رہا ہوا اور دہامون خرعہ وغیرہ دیہات اسکی گذارہ کیواسطے دی گئی - پٹیالہ کے انتظام کی مشکلات مین اسباب سے اور بہی افزونی ہوئی کہ سنہ ۱۷۸۳ء مین ایسا خوفناک قحط[1] پڑا جیسا کہ شمالی ہندوستان مین کبہی نہین ہوا تہا اس سے پہلا سال بہی خشک بیتا تہا اور فصلین بہت کم ہوئی تہین لیکن سنہ ۱۷۸۳ء مین تو فصل بالکل ہی نہین ہوئی اس سبب سے تمام ملک ویران ہوگیا - دہقان اپنے اپنے گانو چہوڑ کر بہاگ گئے اور ہزارہا آدمی بیماری و افلاس کے سبب سے مر گئے محاصل اراضی بہت کم وصول ہوا تمام ملک قزاقون و ڈاکوون سے بہر گیا اور ایسے سرے کی بدنظمی پہیل گئی قرب وجوار کے رئیسون نے پٹیالہ کے دیہات دبانے شروع کئے اور جس سے جرات ہوسکی وہ پٹیالہ کی اطاعت چہوڑ کر خودمختار بن بیٹہا ÷

نانومل کی کارروائیان

مگر دیوان نانومل نے ہمت نہ ہاری یہ ایک عجیب قماش کا آدمی تہا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اوسکی طاقتین خطرات کے ساتہ ساتہ ہی بڑہتی تہین اسنے اپنی سپاہ کو اہل فرنگ کے طرز کی قواعد سکہانیکے واسطے لکہنؤ سے گولہ انداز اور افسر بلائے اور مفسدین کے مطیع کرنے اور علاقہ پٹیالہ کے جو مقامات ہاتہ سے نکل گئے تہے اونکو واپس لینے مین مصروف ہوا اسنے اول سردول سنگہ

---

[1] سنہ ۱۷۸۳ء مطابق سمت ۱۸۴۰ بکرماجیتی کا وہ عظیم قحط جو اس ملک مین چالیسا یعنی چالیسہ کے نام سے مشہور ہے ۱۲ مصنف

موٹے پور کی باغی حاکم پرجو رانی کہیم کنور کا رشتہ دار تہا اور جسکی پاس رانی مذکور نے اپنے بہائی کی ناکامیاب بغاوت کیے بعد اپنا تمام زرنقد اور زیور حفاظت کے خاطر بہیجدیا تہا فوجکشی کی

نانومل کا زخمی ہونا بارادہ قتل ایک شخص کے ہاتہہ سے

نانومل کو اس مقام کا محاصرہ کئی ہوی بیس دن گذری تہی کہ اسکی ہی ایک ماتحت افسر خورم بیگ نامی نے غالبًا سردول سنگہ سی رشوت لیکر دیوان مذکور کے قتل کا اقدام کیا اگرچہ اس شخص کو نانومل کے ہمراہیون نے قتل کرڈالا مگر نانومل کی بہی تلوار کا ایک زخم شدید لگا اور اسکو موضع انندپور کیسوکا مین جو موٹے پور سی قریب ہے لیگئے۔ جہان ایک بڑی خوفناک حالت مین زخمی پڑا رہا

وفات رانی حکمان اور نانومل کا قید ہوجانا

رانی حکمان جو دیوان نانومل سے ملنی کیواسطے موٹے پور آئی تہی اس موقع پر اوسکا ایک ایسی بیماری سے انتقال ہوگیا جو زیادہ تر اس رنج وغم کے سبب پیدا ہوئی تہی اور اسکی مرنے سی نانومل کا نہایت عمدہ اور ذی اقتدار حامی جاتا رہا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بات رانی حکمان کے ذہن نشین تہی کہ نانومل ہی ایک ایسا شخص ہی جسکی کارکردگی سی ریاست پٹیالہ پہر سرسبز ہوسکتی ہی اور اسی سبب سے اسکو دل سی مدد دیتی تہی۔ مگر رانی موصوف کا انتقال ہوتے ہی رانی کہیم کنور اور تہمن سنگہ دہالی وال اور راجہ پٹیالہ کی بڑی پہوپہی بی بی پردہان وغیرہ نے ہمت باندہکر دیوان مذکور کو جب وہ مجروحی کی حالت مین بمقام انندپور پڑا ہوا تہا گرفتار کرلیا اور بطور ایک قیدی کے پٹیالہ بہیجدیا +

بی بی راجندر کا پٹیالہ آنا اور دیوان کو بحال کرنا

مگر نانومل اور تمام ملک کی خوش قسمتی سی خاندان پٹیالہ مین ایک اور عورت صاحب عقل اور صاحب حوصلہ یعنی رانی راجندر پہگواڑہ والی راجہ امر سنگہ کی چچیری بہن ابہی موجود تہی جسنی انکو پہلی مشکلات مین بہی مدد دی تہی پس رانی مذکور نے یہان کا کاروبار

کا حال سنکر فوراً ایک فوج جمع کی اور خود اوسکی افسر بنکر پٹیالہ کو روانہ ہوئی اور پہنچتے ہی دیوان نانومل کو قید سے رہا کر کے پہر مدار المہامی عہدہ پر بحال کر دیا - یہہ رانی عین موقع پر یہان آئی - کسواسطے کہ دیوان نانومل کے قید ہوتی ہی قرب وجوار کے سردارون نے پہر دست درازی شروع کر دی تہی یہانتک کہ خاص شہر پٹیالہ کی نسبت ہی بعض مخالف سکہون کے دلون کے ہاتہ سے لٹ جانیکا بڑا اندیشہ تہا +

نانومل کا مرہٹون سے اتفاق پیدا کرنا

نانومل نے یہہ دیکہکر کہ بین امراء پٹیالہ مین کسی کی مدد یا ہمدردی پر از سرنو پہر انتظام کے قایم کرنے مین بہروسہ نہین کرسکتا دہارا راؤ سے جو ایک مرہٹون کا سردار اور تہوڑے عرصہ سے دہلی کے قریب ملک مین اقامت گزین تہا معاہدہ کرنے شروع کئے - یہان بہت سے سکہہ سردار جنکے علاقے ستلج و جمنا کے مابین واقع تہے مثلاً بہیل سنگہ کروڑا سنگہیہ دیوان سنگہ لہندہ اور بہنگا سنگہ و مہتاب سنگہ تہانیسر والے ۵ل اس مرہٹہ سردار سے شامل ہو چکے تہے - سردار

۵ل تہانیسر کا بانی مت سنگہ ساکن سرالی جو ہٹی کے قریب ماجہہ مین واقع ہے ایک جاٹ تہا - اوسنے گورو بال سنگہ سے پاہل لی تہی جسنے اسکو تارا سنگہ گیبہ کی گدہ وہ برداری کی خدمت دے دی تہی مت سنگہ نے سنہ ۱۷۶۵ع مین اپنے آقا کے چال و چلن سے ناراض ہوکر اوسکے دو سو سوارونکو اپنی طرف توڑ لیا چونکہ اسکے پاس کچہہ ساز و سامان نہتا اس سبب سے اسنے بہادری پر کمر باندہی اور تہانیسر پر حملہ کیا جہان دو قلعے تہے - ایک شیخون کے قبضہ مین اور دوسرا بہائی دیسو سنگہ والی کیتہل کے - شیخونکا قلعہ فتح ہوگیا اور دوسرا قلعہ مت سنگہ کی وفات کے بعد قلعدار کو رشوت دیکر ہاتہ آگیا اور اسکے گرد نواح کے ملک پر اوسکے بہتیجے بہاگ سنگہ اور بہنگا سنگہ نے قابض ہوکر اوسکو باہم تقسیم کر لیا جسمین بہنگا سنگہ کو زیادہ حصہ ملا یہہ شخص ۱۸۱۵ع مین مرگیا جب انگریزی سپاہ جو لارڈ لیک صاحب کے زیر حکومت تہی دریاے جمنا کے شمال مین آئی اوسوقت بہنگا سنگہ اس فوج کے شامل ہوا تہا اور اوسکو ایک اور علاقہ صلہ خدمت مین دیا گیا تہا مگر یہہ شخص نہایت وحشی اور تند مزاج تہا اور بڑی تکلیفین دیتا تہا بہاگ سنگہ اپنے بہائی کے انتقال سے چوبیس سال پہلے چار بیٹے چہوڑکر مرگیا تہا اور یہہ بہی اتفاق ہے کہ اسکا ان اپنے چچا بہنگا سنگہ سے ۱۴ برصفحہ ۷۱

بہگیل سنگہ جو اس زمانہ مین ستلج کی جنوب کی جانب بڑا صاحب رسوخ تہا اوسنے اس مرہٹے سردار سے ان معاملات کی تدبیر شروع کی تہی چنانچہ وہ دیوان نانو مل کو دو لاکہہ روپیہ کے عوض مدد دینے پر راضی ہوگیا اور سیدہا کرنال سے تہانیسر کو جہان سردار ہنگا سنگہ کا قلعہ تہا روانہ ہوا یہان دیوان نانو مل رانی راجندا اور راجہ گجپت سنگہ والی جنید جو پٹیالہ سے روانہ ہونے سے پہلے سردار تہمن سنگہ[۵۱] کو اس خوف سے کہ مبادا یہہ ہمارے پیچہے کچہہ فساد برپا کرے گرفتار کرکے قید کر آئے تہے آکر ملے جب ان سبکی فوجین مل گئین تب انہون نے بعض قرب و جوار کے سردارون پر چڑہائیان کین چنانچہ مرہٹون کے سردار نے بہائیان کیتہل سے خراج لیا اور کوٹ[۵۲] وغیرہ دیہات پٹیالہ کو انبالہ کے سردارون سے چہٹوایا اسی سفر مین راجہ گجپت سنگہ بیمار ہوا اور مقام سفیدون مین پہونچکر ۱۷۸۹ء کے اختتام پر اوسکا انتقال ہوگیا +

محاصرہ بنوڑ بعد ازین دیوان نانو مل نے ہمراہی دہارا راؤ بنوڑ پر چڑہائی کی یہہ قصبہ جو کسی قدر ذیوقعت

---

[۱۴] سینہ زوری اور تندخوئی مین کچہہ کم نہ تہی ۱۸۰۶ء مین ہنگا سنگہ رئیس لاڈوہ کی امداد سے مقام بوڑیہ پر قابض ہوا اور یہہ مقام اسکے مرتے دم تک اسکے قبضہ مین رہا۔ اسکے ایک لڑکا فتح سنگہ اور ایک لڑکی مسماۃ کرم کنور تہی اس لڑکی کی شادی مہاراج کرم سنگہ والی پٹیالہ کے ساتہہ ہوئی۔ ہنگا سنگہ کے ایک اور بہی لڑکا مسمے صاحب سنگہ لونڈی کے بطن سے تہا مگر اسکو فتح سنگہ کے برابر باپ کے ترکہ کا حصہ نہین ملا تہا گو کہ مدد معاش کے واسطے کچہہ مقرر ہوگیا تہا فتح سنگہ کا ۱۸۱۹ء مین انتقال ہوا اسکی دو بیوہ رانیان تہین جو اوسکے بعد ہی مالک ہوئین مگر ریاست کا انتظام اوسکی ماں ہی کرتی تہی آخر کار یہہ ریاست بوجہہ لاوارثی ۱۸۵۰ء مین ضبط سرکار ہوگئی۔ بہاگ سنگہ کے لڑکون مین سے صرف ایک لڑکا جمعیت سنگہ تہا جو ۱۸۳۲ء مین مرگیا تہا جسکی وفات پر اوسکے حصہ کا علاقہ ضبط سرکار ہوگیا تہا فقط ۱۲ مصنف

[۵۱] اس شخص کا صحیح نام سومان سنگہ تہا ۱۲ محشی

[۵۲] معلوم نہین مصنف نے یہہ کہان سے معلوم کرکے لکہا ہے کیونکہ انبالہ کے قریب ریاست پٹیالہ کا کوٹ نامی کوئی مقام نہ تہا ۱۲ محشی

ہے اور انبالہ سے ۱۲ میل شمال مغرب کیطرف واقع ہے دو قلعوں سے محفوظ تہا ایک پرانا بادشاہی قلعہ جسکو ظلم گڈہ کہتے تہے اور دوسرا اس سے پیچہے کا بنا ہوا تہا اس قصبہ کو مع قرب وجوار کے دیہات کے سنگہ پوریہ سرداروں نے فتح کیا تہا۔ لیکن راجہ امر سنگہ کو بہی جس نے اس فتح مین مدد دی تہی اوسکی آمدنی کا نصف حصہ ہاتہہ آیا تہا۔ اب راجہ امر سنگہ کی وفات کے بعد جو مفسدے برپا ہوے ان مین سردار خوشحال سنگہ سنگہ پوریہ ساری ہی ضلع پر قابض ہو گیا تہا مگر یہہ سردار اس فوج کا جو اوسکے برخلاف چڑہکر آئی تہی بہت کم مقابلہ کر سکا اور دیوان مذکور نے تہوڑے مین جتنا پٹیالہ کا حصہ تہا اوتنا پہر لیلیا اس کامیابی کے بعد نانو مل نے یہہ تدبیر کی کہ رؤسا اور زمینداروں سے روپیہ کی بہت سی امداد

لہ سنگہ پوریہ ایک بڑا طاقتور خاندان تہا اسکا بانی کپور سنگہ بیشک جسا سنگہ اہلووالیہ اور آلا سنگہ والی پٹیالہ کے دور دوران کے سکہہ سرداروں مین سب سے زیادہ ممتاز تہا اور اسکو نواب کہتے تہے اور سکہہ لوگون مین یہہ مسلمانی لقب اختیار کرنے کی یہہ ایک ہی نظیر ہے اسنے امرتسر کے قریب موضع فیض اللہ پور اور قرب وجوار کے ملک کو فیض اللہ خان سے فتح کرکے اسکا نام سنگہ پورہ رکہا تہا اور اسی مقام کے نام پر اس خاندان کا نام سنگہ پوریہ مشہور ہوا اگرچہ انکو اکثر فیض اللہ پوریہ بہی کہتے ہین ۔ نواب کپور سنگہ نے سنہ ۱۷۵۳ع مین سردار جسا سنگہ اہلووالیہ کو فوج خالصہ کی افسری جیسی کہ اوس زمانہ مین کسی سکہہ کی گنی جاتی تہی دیکر امرتسر مین مرگیا اور اسکے علاقہ کا مالک اسکا بہتیجا خوشحال سنگہ ہوا جسنے اپنے باپ کے برابر نام پایا اور ایک بڑے قلعہ ملک کا جسکی چار لاکہہ روپیہ سال کی آمدنی تہی اور جسمین اینہ روے ستلج و آر روے ستلج مقامات جالندہر بلند گڈہ سنگہ پورہ بیٹی نور پور جہلم پور گہنولی اور بہرت گڈہ شامل تہے قابض ہو گیا۔ یہہ شخص مسلمانون سے مقابلہ کرنے مین سب سے زیادہ مستعد تہا اسلئے ایک سوار نے سنہ ۱۷۹۳ع مین زین خان صوبہ دار سرہند کو ہلاک کیا تہا اسکے بعد اسنے لودہیانہ اور منوڈہ کو پٹیالہ کی مدد سے چہین لیا۔ اور ضلع منوڈہ کا نصف حصہ ریاست پٹیالہ کے ہاتہہ آیا۔ خوشحال سنگہ کے دو لڑکے تہے انمین ایک [illegible] سنگہ اپنے باپ کے حیات مین ہی مرگیا اس سبب سے دوسرا لڑکا بدہ سنگہ سنہ ۱۷۹۵ع مین ریاست کا مالک ہوا۔ چونکہ تمام علاقہ جالندہر پر مہاراجہ رنجیت سنگہ قابض ہو گیا تہا اس سبب سے سردار مذکور کو علاقہ اینہ روے ستلج مین زیر حمایت گورنمنٹ انگریزی رہنا پڑا جب سنہ ۱۸۱۵ع مین چون ۵۴ ہزار روپیہ سال کی جاگیر اسکے قبضہ مین تہی بدہ سنگہ کا سنہ ۱۸۱۶ع مین انتقال ہو گیا۔ اور اسکی جاگیر اسکے سات لڑکون مین بموجب رسم چونڈا بنڈ (یعنی حسب تعداد زوجہ ہاے متوفی) مساوی حصون پر تقسیم ہو گئی بالفعل خاندان سنگہ پوریہ کی علیحدہ علیحدہ چار شاخین ہین جنمین سردار [illegible] سنگہ رئیس منولی کلان بڑا گنا جاتا ہے جو موروثی علاقہ سے نصف حصہ کا مالک ہے اور باقی نصف حصہ گہنولی بونگہ اور کندولہ ان تین شاخون مین منقسم ہے ۱۲ مصنف

جبراً لیکر دہاراراؤ مرہٹہ کو دلاکہہ روپیہ حسب وعدہ ادا کردیا +

دہاراراؤ کی واپسی کرنال کو

اور اوسکو واپس کرنال کیطرف چلتا کیا اور سردار بہگیل سنگھ کروڑا سنگھیہ سرکش رعایا کے مطیع کرنے مین مدد دینے کو ٹہر گیا نیز مرہٹون کے ساتھہ معاملہ کرانے کی بابت جو کچھہ دیوان نے اوسکو دینا کیا تہا وہ بہی اوسنے وصول کرنا تہا +

دیوان کی مہمات واقع ۱۷۸۶ع

چنانچہ دیوان نے سنور سے جنوب کی طرف کوچ کیا اور کیتہل اور مکران[۵۱] اور سرائے دوراہہ سے جہان کے سکہون نے اسکو قلعہ پر سے پسپا کیا تہا جرمانہ اور زر امداد وصول کیا بعد ازان اوسنے سردار دلیل سنگھ ملودیہ کو موضع سہنا کے واپس دلانے مین مدد دی جسپر سردار مذکور کا چہوٹا بہائی باگہہ سنگھ غصب سے قابض ہوگیا تہا بعدہ کوٹ کپورہ پر حملہ کیا اگرچہ یہان وہ کچھہ اپنا نقش قایم نہین کرسکا لیکن اوسنے اس جگہہ سے تین میل کے فاصلہ پر بمقام ڈہلوان ایک کچا قلعہ کوٹ کپورہ والونکو مخوف اور دبا رکہنے کے لئے تعمیر کرایا اور پہر بہٹیون پر جنہون نے تمام علاقہ بہٹیانہ مفتوحہ راجہ امر سنگھ پہر اپنے قبضہ مین کر لیا تہا چڑہائی کی اور اس ملک کو تاخت و تاراج کیا اور مواضعات سنگہا و جہنڈا و بہونہ سے باقیات مالگذاری جو واجب الطلب تہین وصول کین - مگر اور کسی مقام مین کوئی اور بڑی کامیابی حاصل نہین کرسکا اور چونکہ یہہ اس ملک کو جسے تاخت و تاراج کیا تہا اپنے قبضہ مین نہین رکہہ سکتا تہا اس سبب سے پٹیالہ کو واپس چلا آیا - اور یہان سے سردار بہگیل سنگھ کو زر موعودہ دیکر رخصت کیا +

راجہ صاحب سنگھ کی شادی خاندان سرداران بہنگی مین واقع ۱۷۸۷ع

سنہ ۱۷۸۷ع مین راجہ صاحب سنگھ کی شادی سردار گنڈا سنگھ بہنگی[۵۲] کی دختر

---

[۵۱] اسس نام کی تصحیح نہین ہوسکی ۱۲ محشی [illegible]

[۵۲] یہہ سردار [illegible] واقع ضلع امرتسر کے قریب کا رہنے والا ڈہلون گوت کا جاٹ تہا اور بہنگی کہلانیکی یہہ وجہہ تہی کہ سردار ہری سنگھ جو بہنگ کو [illegible]

رتن کنور کے ساتہہ ہوئی اس سردار کا انتقال کو بہت عرصہ ہو چکا تہا مگر اسکا پوتا گلاب سنگہ خاص شہر امرت سر اور اسکے گرد و نواح کے دیہات پر گو پہلی سی حکومت نہ تہی مگر اب تک قابض اور ایک طاقتور رئیس تہا اور یہہ شادی بڑی دہوم دہام سے ہوئی +

افغانان مالیر کوٹلہ و سردار چوہڑ سنگہ بہڈوریہ مین نزاع

انہین دنون مین عطاء اللہ خان رئیس مالیر کوٹلہ نے سردار چوہڑ سنگہ بہڈوریہ کے مقابلہ مین جسنے اوسکی کئی دیہات دبا لئے تہے رئیس پٹیالہ سے مدد چاہی - نواب مالیر کوٹلہ پٹیالہ کا بڑا دوست ہو گیا تہا اس سبب سے اوسکو مدد دینی ضرور تہی مگر چوہڑ سنگہ اسقدر طاقتور تہا کہ اسپر بیدہڑک حملہ نہین ہو سکتا تہا اسلئے ایک معاہدہ قرار پایا جسکی رو سے اس بہڈوریہ سردار نے اون دیہات کے عوض مین جنپر وہ قابض ہو گیا تہا اوسی آمدنی کے اور دیہات پٹیالہ سے لیکر اونکو چہوڑ دیا +

انتا راؤ مرہٹہ کا حملہ آور ہونا

دہارا راؤ کے پٹیالہ کی طرف آنے سے مرہٹون یہہ بات سیکہہ گئے تہے کہ دریای جمن کے شمال کا ملک لوٹ کیواسطے ایک اچہا میدان ہے چنانچہ سنہ ۱۷۹۸ء کے موسم گرما مین ایک اور سردار انتا راؤ نامی نے اس سمت مین قسمت آزمائی کرنیکا ارادہ کیا - اور اسنے غلام قادر خان کو بہی جسکا باپ ضابطہ خان روہیلہ اب سے تین برس پہلے مر چکا تہا اپنے ساتہہ شامل کر لیا تہا اور کرنال مین سردار بہگیل سنگہ کروڑا سنگہیا اوسکی خدمت مین حاضر ہو گیا تہا اسواسطے کہ یہہ رئیس عموماً ایک حملہ آور کو خیر مقدم (ویل کم) کہتا اور جسطرح گیدڑ شیر کے پیچہے پہرتا ہے اسیطرح شکار کا حصہ خواہ وہ کیسا ہی خفیف کیون ہو حاصل کرنے کی خاطر پیروی کرنے مین سب سے اول رہتا تہا - پٹیالہ کا دیوان علاقہ کیتہل کے ایک گانو مین ان حملہ آورون سے ملاقی ہوا - جہان اس مرہٹہ نے کیتہل والون سے بہت سا نذرانہ وصول کیا جسکے ادا کرنے مین پٹیالہ نے سات گانو اپنے پاس

رہن رکہہ کر مدد دی تہی اور جن کو بہیجے سے بہائی لال سنگہ نے چہوڑ لیا تہا انبا راؤ کو اس مہم سے کچہہ زیادہ روپیہ ہاتہہ نہین لگا یا تو غلام قادر روہیلہ کی اس مرہٹہ سردار سے کچہہ ان بن ہوگئی یا یہہ کہ سکہون نے اوسکو رشوت دی غرضکہ وہ دہلی کی طرف واپس چلا گیا اور جاتے ہی اوس شہر پر دہاوا کرکے قابض ہوگیا اور ہر قسم کی جور و تعدی کو جایز رکہنے اور اپنے ہاتہہ سے شاہ عالم کی آنکہین نکالنے سے رسوا اور بدنام ہوا +

تہوڑی سی غنیمت حاصل کرکے انبا راؤ کا واپس چلے جانا

جب غلام قادر کیتہل سے چلا گیا تب انبا راؤ کا سکہہ رئیسون پر جو وہ وعدے وعید تو بہت سے کرتے تہے مگر اونکے ایفا کا کچہہ ارادہ نہین رکہتے تہے کچہہ دباؤ نہین رہا تہا اسلئے وہ اپنی مہم کے نتیجہ سے مایوس ہوکر دریاے جمن سے واپس عبور کر گیا +

دیوان نانومل نے سنگہ پوریہ سردار پر پہر حملہ کیا مگر کامیابی نہین ہوئی

اب دیوان نانومل کو سردار ہری سنگہ رئیس سیالوہ نے خوشحال سنگہہ سنگہہ پوریہ پر جسنے علاقہ سیالوہ کی اوان کوٹ وغیرہ دیہات دبالئے تہے ایک اور حملہ کرنے کی ترغیب دی - ان فوجون نے ملکر اول کوٹلہ پر حملہ کیا اور بآسانی سر کرلیا - یہہ ایک چہوٹا سا قلعہ تہا جو رئیس سنگہ پوریہ کے داماد مان سنگہ کے قبضہ مین تہا یہان سے انہون نے جاکر مقام اوان کوٹ کا محاصرہ کیا لیکن بدہ سنگہ خلف سردار خوشحال سنگہ نے مع تارا سنگہ گہیبہ اور رائے سنگہ بہنگی[۵۷] اور اور سردارون کے اس مقام کے چہوڑانے کے واسطے آیا اور محاصرہ اوٹہانے کو مجبور کیا - نانومل نے پٹیالہ سے کمک منگائی -

---

[۵۷] یہہ شخص رئیس جگادہری تہا - ۱۲ مصنف

اور عطاء اللہ خان رئیس مالیرکوٹلہ اور راے محمد والی راے کوٹ مع سپاہ نابہہ اور کیتھل فوراً آ کر اونکو شامل ہوئی لیکن جو تہوڑی سی لڑائی ہوئی وہ دو ٹوک نہین ہوئی اور اوانکوٹ پر زیادہ کوشش کرنا مناسب نہ سمجھا گیا مگر دیوان نانومل کی مجملاً مہم بہرحال کامیاب ہوئی بہت سے سرکش دیہات کو مطیع کیا گیا اور باقیات مالگذاری وصول کی گئی جسکی ریاست پٹیالہ کے خزانہ مین اسوقت بڑی ضرورت تہی کسواسطے کہ قحط اور جنگ اور مرہٹون کی زبردستی کی مانگ نے خزانہ کو بالکل خالی کر دیا تہا علاوہ اسکے اسنے بہت سا اوس علاقہ مین سے جو قرب وجوار کے سردارون نے مفسدہ کے زمانہ مین جو راجہ امر سنگہ کے انتقال کے بعد برپا ہوا دبا لیا تہا پہر بحال کر لیا اور اپنے تئین نہ صرف بہادر بلکہ دور اندیش اور خیرخواہ ریاست ثابت کر دکہایا ∴

دیوان سے لوگون کی ناراضی

لیکن دیوان نانومل اسقدر متدین تہا کہ حالات موجودہ مین ایسی شخص کی کامیابی

---

۵۱ صحیح نام زراسہ اندے ہے ۱۲ محشی

۵۲ رؤسا راے کوٹ جو اس صدی کے آغاز مین ایک بڑے علاقہ پر قابض تہے مسلمان راجپوت تہے جو جیسلمیر سے آئے تہے جسکو انکے مورث اعلیٰ تلسی داس نے سنہ ۱۲۳۲ء مین چہوڑا تہا یہہ شخص مقام مغل مین جسکا نام پیچہے سے فرید کوٹ مشہور ہوا آکر آباد ہوا اور مذہب اسلام قبول کیا اسکے دوسرے لڑکے گوپال نے موضع شاہجہان پور کی جو ضلع لودہانہ مین ہے اور راہا نے جو اسکی نسل مین ایک اور شخص تہا سنہ ۱۴۷۸ء مین قصبہ تلونڈی کی بنیاد ڈالی یہہ خاندان کسی قدر ذیوقعت ہوگیا اور سنہ ۱۶۱۰ء کے قریب شہر لودہانہ پر قابض ہوگیا جسکو کیسہ چالیس برس پہلے یوسف اور نہنگ دو لودہی سردارون نے آباد کیا تہا اور اسکی سبب اوسکا نام لودی ہانہ مشہور ہے رؤسا راے کوٹ کو صاحب سنگہ بیدی نے نکالدیا تہا مگر وہ پہر آ کر پہر قابض ہوگئے اور اٹہاروین صدی کے اختتام پر مقامات راے کوٹ۔ تلونڈی۔ جندیالہ۔ اور بدووال۔ لودی ہانہ۔ بسیان وغیرہ اضلاع کے مالک ہوگئے راے الیاس اخیر رئیس سنہ ۱۸۰۲ء مین مرگیا اور اسکی مان نورالنسا اسکی جانشین ہوئی۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سنہ ۱۸۰۶ء مین اس تمام علاقہ کو ضبط کر کے راجہ بہاگ سنگہ والی جیند جسونت سنگہ والی نابہہ اور سردار گوردت سنگہ لاڈوہ والہ اور دیوان محکم چند کو جو اسکے رفیق تہے بانٹ دیا صرف چند دیہات باقی رہگئے تہے جنکا مالک اب راے امام بخش بقیہ خاندان مذکور موجود ہے ۱۲ مصنف

مشکل تہی کیونکہ ہندوستانی ریاستون مین رئیسون کی نابالغی کے زمانہ مین بے شرمی کے ساتہہ رشوت کہانیکا ایک عام قاعدہ ہے اور اگر کسی اتفاق سے کوئی دیانت دار شخص با اقتدار ہوجاے تو خوشامد پیشہ اور کمینہ لوگون کے گروہ فوراً اوسپر دہاوا کرڈالتے ہین کسلیے کہ اوسکی دیانت داری ایسے لوگون کی نفرت کا باعث ہوا کرتی ہے جو اونکے لیے بالطبع ایک ملامت اور خوف دلاتی رہتی ہے پس ایسے شخص کی کامیابی کے لیے یہہ امر ضروریات سے ہے کہ جسقدر وہ دیانت دار ہو ویسا ہی اپنے دشمنونکے دبانے کے لیے جنمین بجز اوسکی ذات خاص کے ریاست کے ادنے اور اعلے سب ہی لوگ شامل ہوجایا کرتے ہین مضبوط اور قوی بازو بہی ہو - پس علاوہ ان مشکلات کے نانومل ایک ایسا مغرور آدمی تہا کہ اوسکو اسبات کی کچہہ پرواہ نہ تہی کہ مین کسکو ناراض کرتا ہون اور ریاست مین جو اچہے اچہے عہدے تہے وہ اسنے اپنے بیٹون اور رشتہ داران کو دے رکہے تہے ان وجوہ سے اکثر لوگ اس سے ناراض تہے ماسواے اسکے جب وہ دربار مین بیٹہتا اور سکہہ سردار سلام اور ملاقات کو آتے تو وہ بے تکلف اپنا بیچوان حقہ پیے جاتا جس سے یہہ لوگ اور بہی زیادہ جلتے تہے کیونکہ تماکو کا استعمال اونکے مذہب مین منع ہے +

راجہ صاحب سنگہ کی ناراضی دیوان سے

راجہ صاحب سنگہ کی عمر اب چودہ برس کی ہوگئی تہی اسبات کا بیان کرنا مشکل ہے کہ اسکا مزاج طبعاً کس قسم کا تہا کیونکہ اسکے اراکین ریاست کی مقدم غرض عموماً یہہ تہی کہ اوسکی توجہہ عیش و عشرت ناچ رنگ سیر و شکار اور ہاتہیونکی لڑائی ہی مین مصروف رہے تاکہ کاروبار ریاست ہمارے ہی ہاتہون مین رہے پس ان لوگون نے راجہ کے کان بہر دیے کہ نانومل یہہ چاہتا ہے کہ ریاست کی باگ ہمیشہ میری ہی ہاتہہ مین رہے اور اسنے مرہٹون سے سازش کر رکہی ہے

اور اگر بالفرض آپ برائے نام راجہ رہے بہی تو محض بے اختیار رہینگے۔ ظاہر ہے کہ ایک بچے کو ایسی باتون کا یقین دلا دینا کچھہ مشکل نہ تہا علاوہ برین نانومل اور اوسکے اہل خاندان کی نخوت نے ان باتون کو اور بہی رنگ دیا اسوجہہ سے راجہ صاحب سنگہ بہی نانومل سے ایسا ہی بشدت نفرت کرنے لگا جس قدر کہ اُسکے اور اہل دربار کرتے تہے ✤

پٹیالہ کے لئے نئے خطرات

اس زمانہ مین کئی خطرات تازہ پیش آنے والے تہے چنانچہ غلام قادر بدنام روہیلہ نے جو ظلم و ستم شاہ دہلی پر کئے تہے اونکا خاطر خواہ انتقام مادہوجی سیندہیا نے جو مرہٹون کا بڑا نامور سردار تہا اسطرح لیا کہ اوسنے غلام قادر کو دہلی سے شکست دیکر نکال دیا اور اوسکا تعاقب کر کے مقام میرٹھہ مین گرفتار کیا اور بڑی تکلیفون کے ساتھہ مار ڈالا اور شاہ عالم کو باعزاز و احترام تمام پہر تخت دہلی پر بٹہایا بعدہ بادشاہ کے نام سے دریاے جمن کے شمال کے ملک کو مطیع کرنے کا قصد کیا۔ چنانچہ سپاہ مرہٹہ نے شمال کیجانب بسرکردگی رانی خان و دادا جیا اور علی بہادر پیشوا کے کوچ کیا چونکہ یہہ لشکر چند روز تہانیسر مین مقیم رہا تہا اس سبب سے دربار پٹیالہ کو یہہ یقین ہو گیا تہا کہ اس مہم کی حد تہانیسر ہی تک محدود رہیگی مگر بہنگا سنگہ تہانیسر والے نے مرہٹونکو رسد لوٹنے اور اونکی باربرداری وغیرہ کے قافلون کے روکنے سے ایسا دق کیا کہ اونہون نے اجرا[۵۷] اور کیطرف جو پٹیالہ سے آٹھہ میل ہے کوچ کر دیا اس سبب سے دار الریاست پٹیالہ مین ایک بڑا خوف پیدا ہو گیا ریاست کا خزانہ پچہلی لڑائی مین صرف ہو چکا تہا اور مرہٹونکا یہہ دستور نہ تہا کہ کسی شہر کے آگے سے خالی ہاتہہ چلے جائین اور جو کچھہ بخوشی ندیا جاتا تہا اوسکو بزور لینے کو وہ آمادہ تہے۔ پس اس نازک

---

[۵۷] یہہ مقام دراصل اجرانہ تہا جو شاہ آباد کے قریب ہے اجرا اور غلطی سے لکہا گیا ہے ۱۲ محشی

موقع پر نانومل حیران ہوگیا کہ کس سے مدد لون ناچار اوسنے قلعہ مین جاکر رانیون کو یہہ مشورہ دیا کہ پٹیالہ سے مونک یا بٹھنڈہ کو چلا جانا چاہئے اور جب تک یہہ طوفان رفع دفع ہوجائے اوسوقت تک وہان زیادہ تر امن وامان کے ساتھہ رہوگی. مگر رانی راجندر نے جسکو اب نانومل کی خیرخواہی مین کچھہ شک پیدا ہوگیا تہا اور جو ایسی دلیر تہی کہ کبہی جانتی ہی نہتی کہ خوف کیا چیز ہوتا ہے پٹیالہ کو چہوڑنے سے انکار کیا اور نانومل سے کہا کہ تم مدار المہام ہو اس سبب سے یہہ تمہارا ہی کام ہے کہ حملہ آورون سے جسطرح مناسب جانو بندوبست کرو اور یا اگر ضرورت ہو روپیہ دیکر صلح کرلو دیوان نانومل کے دلمین پہلی یہہ بات سمائی کہ رانی راجندر ہی تو میری پُشت پناہ ہے اور جب یہہ ہی ناراض ہوگئی تو اب میرا کوئی مددگار نہین ہوگا اور چونکہ اسکو یہہ معلوم ہوگیا تہا کہ میری طرف سے شک پیدا ہوگیا ہے اس سبب سے اوسنے ہمیشہ کیواسطے پٹیالہ سے چلے جانیکا ارادہ کیا مگر آخرکار اسنے کچھہ روپیہ جمع کرنے مین کوشش کی اور ماتحت سردارونکو فراہم کرکے مرہٹونکے لشکر مین چلا گیا اور رانی خان کے پاس کئی رئیسونکی اوس سے ملاقاتین کرا اور یہہ بتا کر کہ وہ کسکس قدر نذرانہ دیسکتے ہین بڑا رسوخ پیدا کرلیا مگر آخرکار پٹیالہ سے بہی نذرانہ مانگا گیا معلوم نہین کہ دیوان مذکور کو روپیہ ہی دستیاب نہوسکا یا غالبًا جیسے کہ سرد مہری کے ساتھہ رانی راجندر اوس سے پیش آئی تہی اوسکا بدلہ لینے کی نیت سے اوسنے رانی مذکور کے پاس یہہ پیغام بہیجا کہ مرہٹے اسقدر روپیہ طلب کرتے ہین اور یہہ درخواست کی کہ اس روپیہ کے ادا کرنیکا انتظام کیجئے اور اگر یہہ روپیہ ادا نہوا تو اسمین کچھہ شک نہین کہ ریاست پٹیالہ پر حملہ کا ہونا یقینی خیال فرمالیجے مگر رانی مذکور بہی اوسیقدر مغرور تہی جیسا کہ دیوان تہا اور جیسی کہ مغرور تہی ویسی ہی بہادر بہی تہی پس اسنے یہہ جواب دے بہیجا کہ نانومل

مدار المہام ریاست ہی اوسکو خود مرہٹون کو نذرانہ ادا کرنا چاہئے چونکہ رانی مذکور کو دیوان کی دغا بازی کا یقین ہو گیا تہا اس سبب سے اوسنے دغا کے روکنے کے لئے یہہ انتظام کیا کہ ایک عہدہ دار کو مامور کر کے دیوان کے بیٹے دیویدتا مل کو گرفتار کر منگایا اور بطور کفالت اوسکے باپ کی نیک چلنی کے قید مین رکہا اس شتابکاری کا نتیجہ بہت قابل افسوس پیدا ہوا کیونکہ جب دیوان نے یہہ دیکہا کہ اب رانی راجندر سے صفائی ہونے کی کچہہ اُمید نہین ہی اور مجہکو فقط مرہٹون کی ہی دست اندازی سے پہر پہلا سا اقتدار حاصل ہو سکتا ہی تب اسنے فوراً اداجیا مرہٹہ کو بہمراہی تیس ۳۰ ہزار سپاہ پٹیالہ پر حملہ کرنے کی صلاح دی *

فوج مرہٹہ کا پٹیالہ سے باہر خیمہ زن ہونا

چنانچہ یہہ سپاہ موضع سوہلر مین جو شہر پٹیالہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہی آ کر خیمہ زن ہو گئی اور یہان سے رانی کے پاس یہہ پیغام بہیجا گیا کہ دیوان کے بیٹے کو رہا کر دو کسواسطے کہ نانومل کہتا ہی کہ جب تک وہ رہا نہو گا اوسوقت تک مین نذرانہ وصول کرنیکا کچہہ انتظام نکرونگا اگرچہ رانی موصوف نے شہر کو مرہٹون کے مقابلہ مین بچانے کا انتظام کر رکہا تہا مگر اوسنے یہہ خیال کر کے کہ بات کو طول دینا مناسب نہین دیویدتا کو قید سے رہا کر دیا قرب وجوار کے کئی رئیسون نے خصوصاً سردار بہگیل سنگہ کروڑ سنگہیا نے جسکو ستلج اور دہلی کے مابین ہر شخص کے معاملہ مین خواہی نخواہی دخل دینا پڑتا تہا مرہٹون سے معاملہ کرانے مین بڑی سعی کی مگر رانی راجندر نے یہہ کہدیا کہ مین ایک روپیہ بہی نہین دونگی رانی موصوف راجہ جسونت سنگہ والی نابہہ کی مان مائی دیسو کی نمونہ کی تقلید کر کے جسنے خوش قسمتی سے اپنے بیٹے کیواسطے اچہی شرایط کرالی تہین کئی دفعہ مرہٹونکو ٦
لشکر مین گئی مگر نانومل اور رانی راجندر سے کچہہ فیصلہ نہو سکا دیوان نانومل کہتا تہا کہ رانی صاحب کو

اور رانی کہتی تہی کہ نانومل کو نذرانہ دینا چاہیے اور حقیقت یہہ تہی کہ دراصل خزانہ ہی خالی تہا رعایا اور سردارون سے اسقدر روپیہ لیا جاچکا تہا کہ اب انمین ایک پیسہ بہی دینیکا مقدور نہین رہا تہا اور جو کوئی مرہٹون کو روپیہ دیتا وہ اپنے پاس سے دیتا اور رانی اور دیوان دونون مین سے کوئی بہی اسقدر زرخطیر کے نج سے دینیکا مقدور نرکہتا تہا +

مرہٹون نے قلعہ سیف آباد مین بطور کفالت ادائے نذرانہ کے دخل کرلیا

آخرکار مرہٹے انتظار سے تنگ ہوکر اسبات پر مصر ہوے کہ قلعہ سیف آباد جو شہر سے چند میل کے فاصلہ پر شمال مشرق کی طرف واقع ہے اور اب بہادرگڈہ کے نام سے مشہور ہے ہمارے قبضہ مین کردیا جاے اسبات پر دیوان راضی ہوگیا مگر رانی راجندر کی راے اسکے بہی خلاف ہی رہی مرہٹون نے قلعہ پر قابض ہوتے ہی یہہ ارادہ کیا کہ سپاہ کے زور سے جلد نذرانہ وصول کیا جاے۔ چنانچہ ڈیڑہ مہینے تک یہہ حال رہا کہ طرفین کی سپاہ مین اکثر خفیف لڑائیان ہوتی رہتی تہین دراصل یہہ ہے کہ مرہٹے اور سکہہ دونون طرف کے سردار زور دیکر لڑنا بہی نہین چاہتے تہے۔ مگر رانی راجندر نے اب بہی روپیہ دینے سے انکار ہی کیا اور یہہ کہا کہ مین مرہٹون کے ساتہہ متہرا جاکر خود سیندہیا سے معاملہ طے کراونگی اسبات کو رانی خان اور داواجیا نے بہی چار وناچار منظور کیا اور رانی راجندر ایک سپاہ جرار ساتہہ لیکر جنوب کیطرف روانہ ہوئی لیکن مرہٹے دیوان نانومل کو بہی اپنے ساتہہ لیجانے پر مصر ہوے مگر کرنال پہونچکر اوسنے مرہٹون سے اپنی خدمات کے (یعنی جو اوسنے انہین ایام مین مرہٹون کے لئے کی تہین) صلہ مین اپنی رہائی چاہی اور یہہ کہا کہ میرے لڑکے دیودیتا کو میری جگہہ اپنے ساتہہ لیجاو +

راجہ صاحب سنگہ کا دیوان کی جایداد ضبط کرنا

سپاہ مرہٹہ کے جاتے ہی راجہ صاحب سنگہ نے جو پٹیالہ سے کسی قدر فاصلہ پر

پناہ کیواسطے چلا گیا تہا مقام ڈہوڈوان یعنی بہوانیگڈہ کیطرف کوچ کیا اور یہان اپنے ہمراہیون کی اغوا سے جو دیوان نانومل کی بربادی کے بدل خواہان تہے اوسکی بہت سی جایداد ضبط کرلی اور پہر یہان سے چل کر برنالہ پہنچے جہان انہون نے نوندہ رای کو جو دیوان مذکور کا بیٹا اور ضلع ٹہا یہ اور برنالہ کا اوگراہا یعنی تحصیلدار تہا قید کرکے جنوب کیطرف مونک یعنی اکال گڈہ کو جہانکا قلعہ دار دیوان نانومل کا تیسرا بیٹا امیدتا مل تہا کوچ کیا اوسنے اول قلعہ چہوڑنے سے انکار کیا مگر چونکہ سپاہ یہہ جانتی تہی کہ دیوان کے اقبال پر زوال آنے والا ہے اس سبب سے اونہون نے ریاست پٹیالہ کی فوج کا مقابلہ کرنے سے انکار کیا۔ ناچار قلعہ حوالہ کردیا گیا اور چار لاکھہ روپیہ جو یہان تہا لٹ گیا راجہ صاحب سنگھ نے یہہ دیکہکر کہ اسطرح لوٹنے سے بہت روپیہ جمع کرنے کا آسان طریق ہے پٹیالہ آکر فوراً گہنور کو کوچ کیا اور وہانکے قلعہ کا جو نانومل کے بہتیجے ذوقی مل اور دیوان سنگہ کے زیر حکم تہا محاصرہ کرلیا +

دیوان کا شاہ آباد مین پناہ گیر ہونا

دیوان نانومل کرنال سے واپس آرہا تہا کہ اثناء راہ مین یہہ تمام باتین سن لین جو اوسکے دشمنون نے کی تہین اور اس خیال سے کہ جب تک تقدیر پلٹا نہ کہاے اوس وقت تک پٹیالہ مین جہان اسکو قید ہونے یا مارے جانیکا اندیشہ تہا جانا سراسر دیوانگی ہے +

رئیس شاہ آباد کی دغابازی

سردار کرم سنگہ ۵۷ رئیس شاہ آباد کے پاس پناہ لی رئیس شاہ آباد نے دیوان نانومل سے

---

۵۷ کرم سنگھ ۱۷۵۹ء مین بانجہیرا آیا تہا ضلع شاہ آباد نشانون الون کی مثل کی کئی دیہات کی قوت بازو سے فتح ہوا تہا۔ اس مثل کے لوگون مین ایک شخص ہمت سنگھ نامی کی بیوہ نے کرم سنگھ کو پانچ دیہات خوشی سے اس سلوک کے عوض مین کہ کرم سنگھ نے سلطنت دہلی سے بیوہ مذکور کی تمام جاگیر کی معافی حاصل کی تہی مگر اسکو ضلع اسلام آباد کے سوا اور تمام جاگیر سے بیدخل کردیا یہہ حرکت اسکی لقب دو رنگی یعنی بے وفائی کے خلاف تہی۔ کرم سنگھ ۱۸۰۸ء مین مر گیا اسکے بخت سنگھ۔ شیر سنگھ کانہہ سنگھ۔ گربخش سنگھ چار بیٹے تہے جنہون نے ۱۸۰۹ء مین ریاست کو برابر تقسیم کیا تہا گربخش سنگھ ۱۸۳۶ء مین لاولد مر گیا اس سبب سے اسکا حصہ اسکے بہائی شیر سنگھ کو ملگیا پہر یہہ ۱۸۶۱ء مین مر گیا۔ اور اسکے اکلوتے بیٹے کیسرا سنگھ کا بہی ڈیڑہ برس بعد انتقال ہو جانے سے یہہ جاگیر تعدادی گیارہ ہزار پانسو روپیہ کی ضبط سرکار ہوگئی اس جاگیر کے باقی حصون پر

۱۳

فقط پناہ دینی ہی کا نہین بلکہ پٹیالہ مین اوسکی طاقت بحال کرانے مین مدد دینی کا بہی اقرار کیا مگر دغابازی سے راجہ صاحب سنگہ کو یہہ لکہہ بہیجا کہ نانو مل نے یہان پناہ لی ہی اور جب تک کہ وہ فوج جمع کر کے اپنی رشتہ دارون کی مدد کیواسطی پہونچی اوس سے پہلے تم گہنورہ پر قبضہ کرلو نانو مل نے بمشکل تمام تہوڑی سی فوج جمع کر کے قلعہ چہوڑانے کیواسطی کوچ کیا مگر اثناء راہ مین ہی اسنی یہہ سُن لیا کہ اوس قلعہ پر راجہ صاحب سنگہ کا تسلط ہوگیا ہی اب اسکے ہمراہی بہی بہاگ گئی اور دیوان مجبوراً علاقہ کیتہل مین پناہ گیر ہوا اور موضع چیہکا مین جو سرحد پٹیالہ کے قریب واقع ہی بود باش اختیار کی اسکی جایداد منقولہ و غیر منقولہ سب ضبط ہوگئی اور اسکے رشتہ دار کچہہ تو معزول کردی گئی اور کچہہ قید ہوگئے +

رانی راجندر کی واپسی پٹیالہ کو متہرا سے

اس اثنا مین رانی راجندر نے متہرا مین سیندہیا سے ملاقات کی جو اسکی بڑی خاطرداری سے پیش آیا اور اوس نے آزادانہ معاملہ کو طے کر کے دیوبد تامل کو شرائط کے پورا کرنیکی ضمانت مین رانی وہان چہوڑ آئی مگر پٹیالہ آکر اوسکو معلوم ہوا کہ جو چال دیوان نانو مل کیواسطی چلی گئی تہی وہ ہی میرے واسطی بہی چلی جاچکی ہی یعنی یہہ کہ سادہ لوح راجہ کے دل مین لوگون نے یہہ خوف بٹہا دیا تہا کہ رانی کی اقتدار سے آپکی سلامتی اور رتبے کیواسطی بڑا خوف ہے اور رانی دیوان نانو مل سی ملکر وہی سابقہ انتظام قایم کرنا اور آپکو محض بطور ایک نقطہ فرضی کے بنا دینا چاہتی ہی اور فی الواقع یہہ رئیس اپنی عقل اور خوارق عادات کے لحاظ سی اسی لایق تہا بہی +

رانی راجندر کی وفات سنہ ۱۷۹۱

رانی نے کئی دفعہ راجہ صاحب سنگہ سی ملنی کو کوششین کین مگر اوسنی ہمیشہ جان بوجہہ کر

---

۱۴ ابتک سردار دہرم سنگہ - کشن سنگہ اور پرتاب سنگہ قابض ہین - دہرم سنگہ اور کشن سنگہ سردار رنجیت سنگہ کے بیٹے ہین انکی جاگیر [illegible] پانچہزار دو سو سینتیس روپیہ سال کی ہے اور کانہہ سنگہ کے بیٹے پرتاب سنگہ کی جاگیر [illegible] تینہزار چہ سو تیس روپیہ سال کی ہے فقط ۱۲ مصنف

ملنے سے بچایا آخر کار ایسی احسان فراموشی کو دیکہکر کہ نہایت خیرخواہانہ خدمات کے جلدو مین ننگ اور بے عزتی نصیب ہوئی دق اور نادم ہوکر وہ چند روز پٹیالہ مین رہکر مرگئی +

رانی کے اوصاف کی نسبت راے

رانی راجندر اپنے زمانیکے قابل بیان عورتون مین سے تہی اوسمین وہ تمام اوصاف جنکی نسبت مرد یہہ ادعا کرتے ہین کہ ہماری ہی ذات مین ہین یعنی جرأت اور استقلال اور دانائی بغیر ذرہ بہی آمیزش اوس ضعیف العقلی کے جو مرد عورتون سے منسوب کیا کرتے ہین موجود تہین اور اسکی حالات اور رانی صاحب کنور اور رانی آسکنور کے حالات یاد کرکے جنہون نے چند سال بعد ازین ریاست پٹیالہ کے کاروبار کو بڑی لیاقت کے ساتہہ چلایا تہا بظن غالب یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رؤسا پہولکیان نے علانیہ دستور العمل باندہ کر تمام عورتون کو امور ریاست مین کسی طرح کا اختیار حاصل کرنے سے اسی شک کے سبب خارج کرادیا کہ وہ اونکی نسبت اسکو زیادہ دانائی کے ساتہہ کام مین لا سکتی ہین +

نانومل کی اخیر کوشش حصول اختیار کے لئے

دیوان نانومل نے پٹیالہ مین اتنی مدت حکومت کی تہی کہ وہ اوسکو دوبارہ حاصل کرنیکا خیال بغیر ایک اور کوشش کے نہین چہوڑ سکتا تہا اور اس تلاش مین تہا کہ کوئی طاقتور اور جلا ہوا رئیس ملجاے جسکو مین اپنے مطلب حاصل کرنیکا ذریعہ بناؤن - چنانچہ اسکو عطاء اللہ خان نواب مالیر کوٹلہ ایک معقول اوزار ہاتہہ آگیا جس سے ریاست پٹیالہ نے مختلف اوقات مین بہت سے دیہات چہین لئے تہے جسکے سبب سے اس افغانکا علاقہ بہت کم ہوگیا تہا دیوان نانومل نے نواب مذکور کو یہہ یقین دلایا کہ اب اون مقامات کے جو تمہارے ہاتہہ سے نکل گئے ہین پہر حاصل کرلینے کا موقع آگیا ہے پٹیالہ کا خزانہ خالی ہے رعایا ظلم رسیدہ اور ناراض ہے اور راجہ ایسے کم ہمت اور بے لیاقت لوگون کے بس مین ہے کہ جو کسی نازک موقع پر اوسکی کچہہ مدد نہین کرسکتے یہہ باتین سچ نہین مگر

دیوان کا یہہ قیاس غلط تہا کہ پٹیالہ مین اب بہی میرا اثر اور وجاہت ویسی ہی قایم ہی حالانکہ
یہانکے لوگ عموماً اوس سے ناراض تہے اور فقط اسکے قرابتی جو اسکے زوال کے ساتہہ زوال مین آچکے تہے
اور اسکی مدد نہین کرسکتے تہے اسکی کامیابی چاہتے تہے - القصہ عطاء اللہ خان اپنی سپاہ کو جمع کرکے
ہمراہی نانومل خانپور پہونچا جو پٹیالہ سے کوئی چودہ میل ہے یہان سپاہ پٹیالہ بسرکردگی سردار
چوہڑ سنگہ بہدوڑیہ اور دلیل سنگہ ملودیہہ کے اس سے مقابلہ کو آئی کئی چہوٹی چہوٹی لڑائیونکے
بعد جنمین مالیرکوٹلہ کی فوج کو ہر دفعہ شکست ہوتی رہی نواب کو ثابت ہوگیا کہ دیوان نے مجہکو بُری
صلاح دی اور پٹیالہ کا کوئی ذیلدار میری مدد کو نہین آیا - پس اوسنے از راہ دور اندیشی
اطاعت کی درخواست کی اور اسکے منظور ہونے پر اپنے علاقہ کی طرف واپس کوچ کرگیا +

وفات دیوان نانومل سنہ ۱۷۹۲ء

دیوان نانومل اپنی ان تمام امیدون مین ناکامیاب ہونے کے تہوڑے سے عرصہ بعد سنہ ۱۷۹۲
مین بمقام مالیرکوٹلہ ایک ایسی حالت مین کہ اسکے پرانے دوستون نے اوسکو چہوڑ دیا تہا اور نئے دوست
بہی جنکو اوسنے نہایت خلاف دانائی مشورہ دیا تہا ناپسند کرتے تہے مرگیا +

دیوان کے خصائل

اسکے خصائل کا اندازہ کرنا مشکل ہے کسواسطے کہ صرف ریاست پٹیالہ کے کاغذات سے
ہی اسکا حال معلوم ہوسکتا ہے اور جو اہلکار اپنے رئیس سے کہلے بندون باغی ہوجاوے اوسکو دربار مہربانی
کی نظر سے نہین دیکہہ سکتا مگر دیوان نانومل کی بغاوت کے کئی سبب تہے اور جو بڑی بڑی خدمات
ریاست کی اوسنے کین اونمین کچہہ جای کلام نہین ہے جب راجہ امرسنگہ کی وفات کے بعد قرب وجوار کا
ہر ایک رئیس اس ریاست کی تکہ بوٹی کرنا چاہتا تہا اور تمام ذیلدار اور رعایا صاف سرکش ہوگئی
تہی اوسوقت اسی شخص نے پٹیالہ کو تباہی سے بچایا تہا اسمین شک نہین اوسنے رعایا پر سخت گیریان

کی تہین مگر ضروری لڑائیون کیواسطی وہ روپیہ بہم پہونچانے کو مجبور تہا۔ اور یہہ بہی درست ہے کہ سردار لوگون کی وہ عزت نہین کرتا تہا اس سبب سے وہ اُس سے جُدا ہو گئے تہے اور اونکی دشمنی بہی اسکے زوال کا باعث ہوئی۔ مرہٹون کے حملہ کے وقت اسکا چال چلن ایسا رہا کہ جس سے ایک بڑا شک پیدا ہوتا ہے رانی راجندر کو جو بڑی تیز فہم تہی اسکی بدنیتی کا یقین ہو گیا تہا لیکن اگرچہ وہ بیشک اپنے تئین فایدہ پہونچانا چاہتا تہا کیونکہ نہایت طامع اور لالچی تہا مگر اس بات کا کچہہ ثبوت نہین ہے کہ اسنے ریاست کے واسطے اپنے حتی المقدور کوشش نہین کی۔ ہندوستانی ریاستون کے اہلکارون کی نسبت محاسن اخلاق کے اوس پیمانہ پر جو اہل فرنگ نے قایم کیا ہے راے نہین دیجا سکتی اور اگر اسطرح راے دیجاے تو ممالک یورپ مین بہی بہت سے مدبرون اور سپہ سالارونکی ایسی نظیرین ہین جنہون نے اپنے ملک کی نمایان خدمات کین اور جنکا نام آجتک احسان مندی کے ساتہہ مشہور ہے مگر جب اونکو موقع ملا تب اونہون نے اپنے تئین اور اپنے خاندان کو بہی مال و دولت سے نہایت فایدہ پہونچایا تہا۔ اگرچہ نانومل کا اپنے آقا سے بغاوت کرنا کسی طرح واجب نہین ٹہر سکتا لیکن جو عذر ایسی بغاوت کے واسطے ممکن ہے وہ نانومل رکہتا تہا۔ راجہ صاحب سنگہ حریص اور ناعاقبت اندیش لوگونکی ہاتہہ مین ایک کٹ پتلی بنا ہوا تہا جو اپنے فایدہ کے سوا اور کچہہ خیال نہین رکہتے تہے اور جنکی کارسازیان دیوان نانومل کے خلاف مین محض از راہ حسد یا ریاست کے خزانہ سے متمتع ہونے کے سوا اور کسی بنیاد پر مبنی نہ تہین۔ اسوجہہ سے دیوان نانومل کا ہتہیار اوٹہانا درحقیقت اون لوگونکی مقابلہ مین سمجہنا چاہیے نہ کہ اوس بیچارے بدنصیب بچے پر جسکو اوسوقت راجا کہا جاتا تہا غرض اسکا حال بہی وہی ہوا جو عموماً ہندوستانی ریاستون مین لایق اور دیانت دار اشخاص کا ہوا کرتا ہے اور جن سازشون سے اسکا تنزل ہوا

اون سے ہی اسکی لیاقت اور مقاصد ملک کی ترقی مین اسکا بدل ساعی ہونا ثابت ہے +

دیوان کے جانشین اور اونکا انجام

دیوان نانومل کے بعد میر الہی بخش سید اور کبیر مل[51] کہتری پر راجہ صاحب سنگہ کی عنایت ہوئی مگر انکے اقتدار کو بہی تہوڑے ہی عرصہ مین سکہہ لوگ اوسیقدر ناپسند کرنے لگے جسقدر کہ نانومل کے اقتدار کو کرتے تہے - چنانچہ سردار البیل سنگہ کالیکا اور فتح سنگہ مہر میان اور منشی دیال نے جن پر پہلے نوجوان راجہ کی عنایت تہی مگر اب بار دہی ہو گئے تہے انکے رفع دفع کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ برسر دربار خاص راجہ صاحب سنگہ کے روبرو ان مفسدین نے سید الہی بخش کو قتل کرایا دیال سنگہ رتہ اور سکہا سنگہ ڈہلون اصل قاتل تہے +

دیوان کشن چند[52] جو سید الہی بخش کے فریق مین تہا اوسکو بہی زخم شدید آیا اور اسنے بمشکل بہاگ کر اپنی جان بچائی - راجہ صاحب سنگہ بہاگ کر اپنی گڑہی مین چلے گئے مگر اون لوگون کو جنہون نے ان کے دوستون کو قتل کیا تہا انعام بہی دیا +

نئے اہلکارون کا تقرر

چنانچہ البیل سنگہ مدار المہام اور رامدیال میر منشی بنایا گیا یہہ واردات سنہ ۱۷۹۳ء مین ظہور پذیر ہوئی تہی لیکن راجہ صاحب سنگہ کو ان لوگون پر جنکو اوس نے خود با اختیار بنایا تہا کچہہ اعتبار نہ تہا اور اسکا یہہ یقین بجا بہی تہا کہ کسی نہ کسی روز یہہ مجہسے بہی ایسا ہی کرینگے جیسا کہ میر الہی بخش کے ساتہہ کیا تہا +

رانی صاحب کنور کی مدار المہامی

مگر صاحب سنگہ کو صرف اپنی بہن صاحب کنور پر ہی اعتماد تہا یہہ رانی سردار جیمل سنگہ کہنیا کی زوجہ تہی جو باری دوآب کے ایک بڑے حصہ کا آدینہ نگر سے اوپر مالک تہا راجہ صاحب سنگہ نے صاحب کنور سے پٹیالہ آنے کی التجا کی اور جب وہ پٹیالہ پہونچگئی تو اوسکو مدار المہام اور اوسکے ہی ایک ملازم تارا سنگہ کو

---

[51] یہہ شخص قوم کا بنیا تہا کہتری نہ تہا جیسا کہ متن مین لکہا ہے ۱۲ محشی

[52] یہہ شخص دیوان نہ تہا بلکہ میر منشی تہا ۱۲ محشی

اوسکا نایب مقرر کیا اور نانو مل کا بہتیجا دیوان سنگہ بہر مورد عنایت ہوکر بعہدہ دیوانی پر ممتاز ہوا رانی صاحبکنور کو پٹیالہ مین آئے ہوے کچہہ بہت عرصہ نہین ہوا تہا جبکہ اسکے پاس یہہ خبر پہونچی کہ اسکا شوہر جسکی عمر اب اکیس سال کی تہی بڑی مشکلات مین ہے اور اوسکے چہیرے بہائی فتح سنگہ نے اوسکو نہایت تنگ کر رکہا ہے چنانچہ رانی مذکورہ نے اپنے بہائی سے سپاہ کی درخواست کی اسکو راجہ صاحب سنگہ نے خوشی سے منظور کیا اور رانی صاحبکنور نے سپاہ کو لیکر فتح گڈہ کو کوچ کیا اور اپنے شوہر کو جسے فتح سنگہ نے قید کر لیا تہا رہا کرایا اور اس فتحیابی کے بعد پہر جلد پٹیالہ کو ناموری کے ساتہہ واپس آئی +

انٹا راو مرہٹہ کی مہم ممالک اندرونی ستلج پر

۱۷۹۴ء مین مرہٹونکی ایک فوج عظیم نے بسر کردگی انٹا راو اور لچہمن راو کے دریا جمن سے عبور کرکے پٹیالہ کی سمت کوچ کیا۔ چہوٹے چہوٹے رئیسون نے اطاعت قبول کر لی اور بڑے رئیسون مین سے بہی والی جیند اور کیتہل نے اپنے معتمدون کو سلام کہنے اور اظہار ہوا خواہی کے لئے روانہ کیا +

پٹیالہ مین انکے مقابلہ کی تیاریان

مگر رانی صاحب کنور نے جو اب پٹیالہ مین حکمران تہی اور اپنی پہوپہی یعنی بی بی راجندر کی برابر دلیر تہی بے جنگ وجدل مرہٹون کی اطاعت قبول کرنی نہ چاہی۔ راجہ بہاگ سنگہ والی جیند جودہ سنگہ[۵۷] کلسیہ اور بہنگا سنگہ اور مہتاب سنگہ تہانیسر والے اور دیپ سنگہ اور بہیر سنگہ

---

[۵۷] رئیس کلسیہ کا رتبہ پٹیالہ جیند نابہہ مالیر کوٹلہ اور فرید کوٹ کے سوا اور تمام روسا اندرونی ستلج سے افضل گنا جاتا ہے اس خاندان کا بانی سردار گوربخش سنگہ کلسیہ پانچہ کا رہنے والا تہا یہہ شخص سردار بہگیل سنگہ چہلوندیہ والہ کا رفیق اور کروڑا سنگہیون کی مثل مین تہا یہہ کچہہ بڑا مشہور ومعروف آدمی نہ تہا مگر اسکا بیٹا جودہ سنگہ جو ۱۷۵۱ء مین پیدا ہوا تہا بڑا لایق آدمی تہا اسنے ضلع چہچہرولی کو اپنے قبضہ مین کیا اور سردار بہگیل سنگہ کی وفات کے بعد کروڑا سنگہیون کی مثل کا سرگروہ مانا گیا اسنے مقام ڈیرہ اور بسی کو سردار خزان سنگہ سے فتح کیا اور نیز لوتہل اور چرک پر قابض ہوا۔ اور علاقہ پٹیالہ اور نابہہ کیطرف بہی قدم بڑہایا مگر چونکہ راجہ صاحب سنگہ نے ۱۸۰۲ء مین اپنی دختر کرم کنور کی شادی جودہ سنگہ کے لڑکے ہری سنگہ کے ساتہہ کر دی تہی اس سبب سے پٹیالہ نے اس نہایت خوفناک ہمسایہ کو خاموش کر دیا تہا

سرداران بہڈور یہہ سب انی صاحبکنور کی کمک کیواسطی متفق ہوگئہ اور سردار تارا سنگہ گیبہ نے بہی ایک دستہ فوجکا بہیجا اب اس تمام سپاہ نے جو قریب سات ہزار آدمی کے تہی مردانپور کیطرف جو انبالہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے دشمنون سے مقابلہ کرنے کیواسطی کوچ کیا یہان ایک سخت لڑائی ہوئی چونکہ سکہہ مرہٹون سے تعداد مین اور نیز فن جنگ مین بہت ہی کمتر تہے اس سبب سے انکی پانون اوکہڑنے شروع ہوے اور قریب تہا کہ بہاگ جاتے +

بی بی صاحبکنور کی بہادری

مگر بی بی صاحبکنور جو اپنے بہائی کو پٹیالہ کے زنانہ مین چہوڑکر خود سپاہ کے ساتہہ آئی تہی اپنی رتہہ سے اوتر پڑی اور تلوار میان سے لی اور للکار کر کہا کہ سکہہ ہمیشہ ذلیل رہینگے اگر انہون نے مجہکو جو عورت اور انکی رئیس کی بہن ہون قتل ہونے دیا کیونکہ میرا ارادہ ہرگز پس پا ہونیکا نہین ہے اس بہادری کو دیکہکر سپاہیون کو بڑی غیرت آئی اور انکا حوصلہ اسقدر بڑہگیا کہ وہ از سرنو زور شور کے ساتہہ لڑنے لگے اور گو کہ انکے بہت سے آدمی ضایع ہوے مگر رات تک برابر لڑے گئے۔ اور طرفین مین سے کوئی فتحیابی کا دعوی نہین کرسکا۔ اب سکہہ رؤسا نے بی بی صاحبکنور سے کہا کہ تم اسوقت تو جاسکتی ہو پٹیالہ چلی جاو کسواسطی کہ کل ضرور شکست ہوگی مگر اوسنے جانے سے انکار کیا +

---

۱ جودہ سنگہ نے سنہ ۱۸۰۷ء مین نرائنگڈہ کے محاصرہ کے وقت مہاراجہ رنجیت سنگہ کی طرفسے خوب لڑا چنانچہ اسکی جانفشانی کے عوض مین اسکو جاگیر منڈالہ - کینری اور جیبل عطا ہوئی سنہ ۱۸۰۹ء کے عہدنامہ کیوقت علاقہ کلسیہ کی ڈہائی لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی تہی جودہ سنگہ نے اپنے قرب وجوار کے رؤسا اور ایجنٹ انگریزی کو بہت ستایا تہا چنانچہ جب ملتان مین اسکا انتقال ہوا تو کسی کو افسوس نہین ہوا سنہ ۱۸۱۸ء کی لڑائی کے بعد جودہ سنگہ سپاہ متعینہ ملتان کا افسر تہا صرف اسکا بڑا بیٹا سوبہا سنگہ اسکے بعد زندہ رہا اور سنہ ۱۸۵۸ء تک اپنے باپ کی ریاست پر حکمران تہا ایام غدر مین اسنے اور اسکے بیٹے لہنا سنگہ نے گورنمنٹ کی اچہی خدمات کین اور بیس سپاہی اور چار سوار حکام انگریزی کو بطور کنٹنجنٹ دئے لہنا سنگہ کو ایک سند ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء مین عطا ہوئی جسکے رو سے تبنی کرنیکا حق حاصل ہوا - سردار لہنا سنگہ کا حال مین انتقال ہوا ہے اب رئیس کلسیہ اسکا اکلوتا بیٹا بشن سنگہ ہے جسکی سولہ برس کی عمر ہے ریاست کلسیہ مین ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی اور بیس ہزار آدمیونکی آبادی ہے فقط مصنف

مرہٹون کے لشکر پر شب خون اور انکا پسپا ہوجانا

اور چونکہ انکی حالت تنگ تھی اس سبب سے اسنے یہہ تجویز پیش کی کہ راتکو مرہٹون کے لشکر پر چھاپہ مارنا چاہیے اس دلیرانہ تجویز کے ساتھہ کامیابی کے آثار ظاہر ہوے تھے سپاہ فوراً مسلح کی گئی اور دن نکلنے سے ذرا پہلے مرہٹون پر دفعتاً حملہ کرکے اونکو جا لیا اگرچہ سکھون نے مرہٹون کے لشکر مین صرف اتنا ہی کام کیا کہ فقط گھوڑے دوڑاتے ہوے جو دشمن سامنے آگیا اوسکو مارتے چلے گئے اور مرہٹون کی سپاہ کے بہت آدمی بھی ضایع نہین ہوے تھے مگر تمام لشکر مین ایک بڑی کھلبلی پڑ گئی چنانچہ دوسرے روز انٹا راؤ یہہ خبر سنکر کہ سکھون کے پاس عنقریب ایک اور بڑی کمک آنے والی ہے کرنال کیطرف مراجعت کرکے چلا گیا *

بیدی صاحب سنگھ اور اوسکا ادعا مذہبی لڑائی کے لئے

۱۷۹۴ء مین ایک شخص نے جو نصف فینٹک یعنی مذہبی غلو اور جوش تعصب کا دیوانہ اور نصف امپاسٹر یعنی مدعی پیری و کرامت اور ایسا خوفناک اور حریص اور ظالم بے باک تھا جیسے اس قسم کے لوگ ہوتے ہین ریاست ہاے اینروے ستلج کو ستانا شروع کیا یہہ شخص بابا نانک کی اولاد مین سے تھا جو سکھون کے گروون مین سب سے پہلے اور سب سے زیادہ بزرگ مانے جاتے ہین - بیدی ہوشو کا باپ بڑا بے شر آدمی تھا یہہ کبھی موضع اونہ سے باہر نہین گیا تھا یہان اسکے دادا کلادہر[۵۷] کو اوسکے کسی مرید نے تھوڑی سی زمین دے دی تھی - مگر صاحب سنگھ یہہ جانتا تھا کہ سکھہ بڑے متعصب ہین اور جوش مذہبی رکھتے ہین اس سبب سے اوسکو یہہ خیال پیدا ہوا کہ ان پر آسانی اقتدار پیدا ہوسکتا ہے جس سے حصول فواید ذاتی کے لئے بڑی گنجایش ہے چنانچہ اوسنے مالیر کوٹلہ کے افغانون پر گاؤکشی کا الزام لگا کر جسکو سکھہ بھی عام ہندوون کی طرح

---

[۵۷] اس لفظ کے معنی ہین صاحب قدرت و کشف و کرامت ۱۲ محشی

نہایت برا سمجہتے ہین مذہبی لڑائی کی شہرت[۵۷] دی چنانچہ اسنے سردار تارا سنگہ گیبہ بگہیل سنگہ اور بہنگا سنگہ تہانیسر والہ اور اور کئی سردارونکو اپنے ساتہہ اس مذہبی لڑائی مین شامل ہونے کی ترغیب دی اگرچہ یہہ تمام سردار مذہب کا خیال بہت کم رکہتے تہے اور زیادہ تر لوٹ پر ہی مرتے تہے مگر جب تک کہ ملک کو قتل اور غارت کرسکین اوسوقت تک مذہبی شور وغل کو اچہا سمجہتے تہے +

بیدی کا حملہ مالیر کوٹلہ پر

بیچارے مالیر کوٹلہ کے افغان بہی جو اوس الزام کے باب مین جو اونپر لگایا گیا تہا ویسے ہی بے قصور تہے جیسے اکثر مذہبی جوش کے آفت رسیدے ہوا کرتے ہین مقابلہ کیواسطے طیار ہوے عطاء اللہ خان اوسوقت تک اس خاندان کا سرگروہ تہا اسنے مع اپنے چار بہتیجون وزیر خان اور فتح خان اور ہمت خان و دلیل خان (دلیر خان) کے مقابلہ کیا مگر وہ شکست کہاکر کوٹلہ کو بہاگے جسکا بیدی صاحب سنگہ نے فوراً محاصرہ کرلیا عطاء اللہ خان نے راجہ صاحب سنگہ کے پاس معتمد بہیجکر امداد کی درخواست کی چونکہ پٹیالہ کی کچہہ سپاہ بخشی سیدا اور سردار چین سنگہ کے زیر حکم مالیر کوٹلہ کے قریب امرگڈہ مین مقیم تہی وہ بہت جلد وہان جا پہونچی +

اس حملہ آور کو پٹیالہ والون نے کچہہ دے دلاکر رخصت کیا۔

بیدی صاحب سنگہ چونکہ ایک مقدس شخص سمجہا جاتا تہا اور سکہہ سپاہی اوس سے لڑنا نہین چاہتے تہے اسلئے اوسکو کچہہ روپیہ دیکر رخصت کیا گیا اور جو سردار اوسکی
ن

---

[۵۷] صاحب سنگہ بیدی کی مالیر کوٹلہ کے افغانون سے عداوت رکہنے کی ایک اور وجہہ کتاب گوشہ پنجاب مین مرقوم ہے کہ عطاء اللہ خان کا دادا شیر محمد خان گورو گوبند سنگہ کے خاندان کی ایک عورت کو بہگا کر لیگیا تہا اور اسکو مسلمان کرلیا تہا صاحب سنگہ نے اس سوائی کا انتقام لینے اور اوس عورت کی ہڈیون کے دستیاب کرنے کے واسطے کوٹلہ پر حملہ کیا مگر گورو نانک کی اولاد بیدی کہلاتی تہی اور گورو گوبند سنگہ کی سوڈہی پس سوڈہیون کے ہوتے ایک بیدی کو گورو گوبند سنگہ کی بے عزتی کا بدلہ لینے سے کیا غرض تہی ہے یون کہ صاحب سنگہ نے مالیر کوٹلہ کے لوٹنے کی خاطر جو بے حفاظت قصبہ تہا یہہ مذہبی بہانہ نکالا تہا - ۱۲ مصنف

ہمراہ تھے اونکو یہہ دہمکی دی گئی کہ ریاست پٹیالہ آیندہ تم سے انتقام لیگی غرض کہ اس ترکیب سے بیدی کو ستلج کے پار واپس بھیجدیا +

بیدی صاحب سنگہ کا دوسرا حملہ سنہ ۱۷۹۸ع مین راے کوٹ پر

اسکے چار برس بعد سنہ ۱۷۹۸ع مین بیدی صاحب سنگہ نے راے کوٹ کے افغانون پر[51] بھی اوسی گاؤکُشی کے بہانہ سے مقام امرتسر مین مذہبی لڑائی کی ضرورت کا وعظ کیا اور یہہ بچن کیا کہ وہ ان ملیکشون (کافرون) نے گئوون کا بُرا کیا ہے،، یعنی گاؤکشی کی ہے - انکا علاقہ چھین کر مجکو دینا چاہے الغرض تقریباً سات ہزار سکھون نے ستلج سے پہر عبور کیا اور علاقہ راے کوٹ کو جسمین جگراؤن - راے کوٹ - اور لودہیانہ - اور اور آس پاس کے دیہات تھے تاخت وتاراج کیا اسوقت راے الیاس رئیس راے کوٹ کی کُل پندرہ برس کی عمر تھی لیکن اسکی ایک بڑے اہلکار روشن خان نامی نے مقام جودہ مین بڑی بہادری کے ساتھہ اسکا مقابلہ کیا - اور اگرچہ سکھون کی سپاہ اسکی سپاہ سے چوگنی تھی مگر تمام دن لڑتا رہا اور سکھونکو پسپا کردیا مگر ایک گولی ایسی لگی کہ مارا گیا اور فوج بیدل ہوکر بھاگ گئی راے الیاس نے قرب وجوار کے رئیسون سے مدد چاہی رؤساے پٹیالہ اور جیند نے برفاقت بھائی لال سنگہ والی کیتھل اور جودہ سنگہ کالسیہ کے اپنی افواج کو جمع کرکے لودہیانہ کی طرف کوچ کیا اور اثناء راہ مین سکھونکو ہانکتے اور بھگاتے اور اون دیہات کو جنپر بیدی نے قبضہ کرلیا تھا چھوڑاتے ہوئے چلے گئے کرم سنگہ شاہ آبادیہ اور بُدہ سنگہ فیض اللہ پوریہ جو بیدی صاحب سنگہ کے بڑی سرگرمی کے ساتھہ حامی تھے اوسکو چھوڑکر اسطرف آملے رؤساء پھولکیان کا اس موقع پر رئیس کوٹ کو امداد دینا خالی از غرضمندی نہ تھا +

---

[51] یہہ چھاپے کی غلطی معلوم ہوتی ہے جو انکو افغان لکہا ہے ورنہ مصنف نے خود سی کتاب مین بڑی تفصیل کے ساتھہ اس خاندان کو راجپوت بیان کیا ہے از محشی

بیدی کو بعض دیہات رائے کوٹ سے خارج کرنا

چنانچہ رئیس پٹیالہ نے قلعہ بدووال جو لودہیانہ سے چند میل جنوب کی جانب واقع تہا اور تین اور قلعوں کو امداد کے عوض مین لے لیا اور قلعہ داکہہ بہائی لال سنگہ کے پاس گرو رکہا گیا[۵۱] +

جب بیدی صاحب سنگہ کے ہاتہہ سے مذکورہ بالا گانو نکل گئے تب اونہوں نے اور گانوؤں قبضہ کر لیا موضع منصور کے زمینداروں نے شیر خان رائے الیاس کے تحصیلدار کے ظلم سے تنگ ہو کر بیدی صاحب سنگہ کو خود ہی بلا لیا اور بعد ازان قلعہ نوبت بہی اسکے قبضہ مین آگیا اور مقام وگری مین اونہوں نے ایک نیا قلعہ خود تعمیر کرایا +

بیدی صاحب سنگہ کا حملہ لودہانہ پر -

اسکے بعد شہر لودہیانہ کے ہندوؤں اور سکہوں نے بیدی صاحب سنگہ کو بلایا اور بیدی نے رات کے وقت شہر پر اچانک دہاوا کر کے قلعہ کا جو حسن خان کی زیر حراست تہا محاصرہ کر لیا اور اوس مقام پر جہان اب اُستہری کی دہرم سالہ بنی ہوئی ہے ایک کچا قلعہ تعمیر کرا کے باقاعدہ طور پر محاصرہ کرنیکی تیاری کی رائے الیاس اب حیران ہوا کہ کس سے مدد مانگوں چنانچہ اسنے سدا سنگہ اور کپور سنگہ رؤسا پہلور کو قلعہ مین آنیکی ترغیب دی مگر انکی مدد کچہہ عمدہ مدد نہ تہی +

رائے الیاس کا جارج طامس انگریز ہانسی والہ سے مدد مانگنا -

اسلئے آخر کار اسنے جارج طامس سے جو ایک اولوالعزم قسمت آزما انگریز تہا مدد چاہی جو بڑا طاقتور ہو گیا تہا اور ہانسی اور حصار کے چاروں طرف کے ملک پر حکمرانی کرتا تہا طامس جو جلد جلد اپنے علاقہ کو بڑہاتا جاتا تہا اس بات سے بہت خوش ہوا کہ ریاستہائے

---

[۵۱] کیفیت مرسلہ ریاست پٹیالہ کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو امداد رئیس مالیرکوٹلہ اور رائے کوٹ وغیرہ کو دی گئی وہ اسطرح پر دیگئی تہی جیسے ذیلداروں کو دیجاتی ہے جنکو مدد دینی بڑے رئیس پر فرض ہوتی ہے مگر یہہ بات غلط ہے اگرچہ رائے کوٹ اور رئیس مالیرکوٹلہ ریاست پٹیالہ سے بہت کم طاقت تہے مگر بالکل ویسے ہی خود مختار تہے جیسا پٹیالہ تہا اور اگر اوس زمانہ مین اون سے کوئی یہہ کہتا کہ تم پٹیالہ کے ذیلدار ہو تو وہ بیشک اس بات پر خندہ کرتے ۱۲ مصنف

اینروی ستلج مین سے کسی ریاست کے کاروبار مین مداخلت کا موقع ہاتھ آیا اور فوراً ایک سپاہ جرار ہمراہ لیکر ہانسی سے روانہ ہوا +

بیدی صاحب سنگہ کا واپس چلے جانا

بیدی صاحب سنگہ نے طامس کے آنیکی خبر سنکر لودہانہ سے فوراً محاصرہ اوٹھالیا اور بہاگ کر ستلج کے پار چلا گیا اور چونکہ طامس کو اب مداخلت کا کوئی حیلہ نرہا تہا اس سبب سے وہ بہی ہانسی کو واپس چلا گیا +

بی بی صاحبکنور کا ناہن جانا

علاقہ اینروی ستلج مین بیدی صاحب سنگہ کے اس ہلکر آنے سے پہلے ریاست پٹیالہ کیطرف سے راجہ ناہن کی مدد کیواسطے فوج بہیجی گئی تہی کیونکہ راجہ ناہن کو پہلے کی طرح رعایا کے علانیہ باغی ہوجانے سے پہر بڑی مشکل درپیش تہی پس رانی صاحبکنور نے جو اس سپاہ کو لیکر ناہن گئی تہی تین مہینہ تک وہان مقیم رہکر اس چہوٹی سی ریاست مین بہرا انتظام قایم کیا اور مفسدین کو مطیع فرمان بنایا +

ذکر عروج جارج طامس

جارج طامس[لہ] جو رئیس رایکوٹ کی مدد کیواسطے آیا تہا کسقدر تیز ہوش اور دلاور انگریز تہا یہہ شخص ۱۷۸۱ء مین ہندوستان مین آیا تہا کئی سال تک قسمت آزمائی کرتا ہوا چارون طرف اس ملک مین پہرتا رہا +

اول شخص زیب النسا بیگم کا ملازم ہوا۔

اور آخر کار اوس نامور زیب النسا بیگم کی سرکار مین جو شمرو کی بیگم کے نام سے مشہور تہی ملازم ہوگیا +

[لہ] چونکہ جارج طامس کا وقایع متضمن برمہمات جنگی شخص مذکور مصنفہ ڈبلیو فرینکلین صاحب تصنیف ہوکر ۱۸۰۳ء مین بمقام کلکتہ چہپ چکا ہے جو آجکل بہت کمیاب ہے۔ اس سبب سے اوسکا حال یہان صرف اوسیقدر بیان کیا جائیگا جسقدر کہ ۱۷۹۰ء سے ۱۸۰۱ء تک ریاست پٹیالہ کے حالات سے متعلق ہے ۱۲ مصنف

یہان سے نوکری چھوڑکر مرہٹون کا ملازم ہوگیا

۱۷۹۳ء مین جارج طامس کا کسی بدچلنی کی علت مین رتبہ کم ہوگیا پس اوسنے ناراض ہوکر شمرو کی بیگم کی نوکری چھوڑدی اور آپا کھانڈے راؤ کا جو ایک مرہٹہ سردار مادہوجی سیندیا کا رشتہ دار اور علاقہ جہجر اور دادری اور نارنول پر حکمران تہا نوکر ہوگیا طامس نے مرہٹون کیواسطے ایک فوج جمع کرکے اوسکو انگریزی قواعد جسقدر کہ اوسکو آتی تہی سکہائی اسکی صلہ مین اوسکو ضلع جہجر بطور جاگیر عطا ہوا۔ یہان اسنے ایک قلعہ بنوایا جسکا نام جارج گڈہ رکہا مگر لوگ اسکو جہاز گڈہ کہنے لگ گئے ✣

جارج طامس کا خود سر ہوجانا۔ اور جیند پر حملہ آور ہونا

آپا کھانڈے راؤ کے انتقال کے بعد جب اوسکا بہتیجا باون راو اوسکا جانشین ہوا تب طامس خود سر بن بیٹہا اور اوسنے ہانسی و حصار پر قبضہ کرکے قرب وجوار کی ریاستون پر حملے کرنے شروع کئے۔ اس شخص کے پاس آٹہہ رجمنٹین پیادون کی اور ایک ہزار سوار اور تقریباً پچاس توپین تہین اور اسنے ہانسی کے پورانے قلعہ کو مستحکم کرکے اوسکو اپنا دارالریاست بنایا اور ۱۷۹۷ء مین اوسنے بڑی بڑی سکہہ روسا کے پاس یہہ پیغام بہیجا کہ مرہٹون سے جنگ اور شمالی ہند کو فتح کرنے مین تم میری شریک ہوجاؤ مگر وہ اوسکی طرف سے بدظن تہے کیونکہ اوسکی خودغرضی کی ارادے پوشیدہ نہ تہے اور اونکو یہہ خیال گذرا کہ اسکو مدد دینی اپنی خودمختاری کو ہاتہہ سے دینا ہے۔ جب طامس سکہون کو دم مین نہ لاسکا تب اسنے انکو مطیع کرنے پر کمر باندہی۔ چونکہ ۱۷۹۸ء مین بڑی بڑی سکہہ روسا شاہزمان درانی کابلی سے مقابلہ کرنے کے واسطے لاہور گئے ہوئے تہے اس موقع کو غنیمت سمجہکر طامس نے سکہون کے قصبہ جیند کا جو ہانسی سے بہت قریب یعنی کوئی بائیس میل شمال مشرق کیجانب واقع ہے محاصرہ کرلیا

جارج کے مقابلہ مین سکہہ روسا کا جمع ہونا

اس خوفناک خبر کو سنتے ہی روسا پہولکیان فوراً مراجعت کرکے آئے اور جیند کے

چہوڑانے کے واسطے اپنی افواج کو جمع کیا کیتہل کی سپاہ سردار سوائی سنگہ اور بہمن سنگہ اور دیوان رامدیال کے زیر حکم تہی اور گوردت سنگہ رئیس لاڈوہ اور بہنگا سنگہ اور مہتاب سنگہ سرداران تہانیسر کو بہی روپیہ کا لالچ دیکر اس لڑائی میں شامل کرلیا گیا تہا کیونکہ یہہ سردار کیا ایسے گذرے اور حقیر ہوگئے تہے جو بغیر کسی فایدہ ذاتی کے محض عزت یا کسی دوست کے خاطر لڑتے الغرض ان فوجوں نے ملکر جیند کیطرف کوچ کیا مگر کئی لڑائیوں میں جو رانی صاحبکنور کے پہونچنے سے پہلے (جو پٹیالہ سے ایک جمعیت کثیر لیکر مدد کو گئی تہی) ہوئی رہیں سکہہ لوگ اکثر مغلوب ہوتے رہے گو کہ بعض روایات کے روسے اس موقع پر سکہوں کی طرف چالیس ہزار آدمی کا جمع ہوجانا پایا جاتا ہے مگر یہہ سب فوجیں مل ملاکر غالبًا پچیس ہزار آدمی سے کم نہونگی۔ تہوڑی سی اور لڑائی ہونے کے بعد طامس نے یہہ دیکہکر کہ مخالف تعداد میں زیادہ ہیں محاصرہ اوٹہا لیا اور ہٹکر قصبہ مہم کو چلا گیا جہاں راجہ بہاگ سنگہ نے اسکا تعاقب کیا اور کئی دیہات ضلع ہانسی کے لوٹ لئے +

طامس کا شبخون مارنا

مگر طامس کا بہاگنا در اصل دہوکہا تہا چنانچہ راتکو وقت آدہی کے دو ہزار آدمیوں کی جمعیت سے مقام نارنوند میں جو جیند سے بارہ میل جنوب کیطرف واقع ہے سکہوں کے لشکر پر حملہ کیا اسوقت سکہہ بالکل غافل تہے اور خیال فتح دیروزہ کے بعد خوب شراب میں اوڑا رہے تہے چنانچہ طامس کے سوار سکہوں کے لشکر میں گہوڑے دوڑاتے چلے گئے اور سکہوں میں ایسی بہاگڑ پڑی کہ جسکا جسطرف مونہہ اوٹہا بہاگکر چلا گیا اور انکے بہت سے آدمی مارے گئے اور اسباب کا بہی بہت نقصان ہوا +

رؤسا و سرداران سکہہ کی باہمی پہوٹ -

یہہ متفقہ فوج اس شکست کے بعد بالکل بے ہمت ہوگئی اور ان رؤسا کے باہم اسقدر رشک تہا کہ جو شکست ہوتی تہی وہ دغابازی سے منسوب کیجاتی تہی اور اس موقع پر

ریاست پٹیالہ کیطرف سے کہا گیا کہ سردار جسونت سنگہ والی نابہہ نے بہی بی بی صاحبکنور کی اوس حقارت آمیز بات کا جو اوسنے ایک دفعہ کہی تہی کہ وہ پٹیالہ کے سپاہیونکے سامنے نابہہ کے سپاہی نو چار معلوم ہوتے ہین ،، انتقام لینے کی غرض سے طامس سے ملکر رات کیوقت چہاپہ مارنے کی صلاح دی تہی اور اس دغا بازی کا ثبوت یہہ بیان کیا گیا تہا کہ ریاست جیند اور پٹیالہ کی افواج کو توبڑا نقصان پہونچا مگر سپاہ نابہہ کا نہ کوئی آدمی ضایع ہوا اور نہ اسباب کا نقصان ہوا - یہہ بات بیان کرنی ناممکن ہے کہ یہہ دغا بازی کا قصہ کسقدر صحیح ہے مگر اغلب ہے کہ شکست کی ندامت مٹانے کیواسطے یہہ بات بہی اوسیطرح گہڑی گئی ہوگی جیسے فیروزشہر اور سوبراؤن کی شکست کے موقع پر راجہ تیج سنگہ کو دغا باز ہونیکا جہوٹا الزام لگایا گیا تہا - کرم سنگہ نرملہ کی نسبت بہی یہہ الزام لگایا گیا کہ اوسنے طامس سے بارہ ہزار روپیہ اسبات کے لئے تہے کہ پہلے ہین بہاگ جاونگا - رشوت لی خواہ نہ لی مگر اسمین شک نہین کہ یہہ بڑی خوشی کے ساتہہ بہاگا تہا ٭

سکہونکا طامس سے صلح کر لینا

اس شکست کے بعد رؤساء پہولکیان نے طامس سے صلح کرنی چاہی اور چونکہ اسکے دشمن بہت سے تہے اس سبب سے یہہ بہی سکہون کے ساتہہ دوستی کر لینے کو نہایت خوش ہوگیا کیونکہ مرہٹون سے لڑائی ہونیکی حالت مین جسکا کبہی نہ کبہی ہونا لابد تہا انہین مدد ملنے کی توقع تہی ٭

راجہ صاحب سنگہ کی اپنی بہن بی بی صاحبکنور سے نزاع

بیرونی خطرات ابہی بند ہوئے ہی تہے کہ اندرونی نفاق پہر تازہ ہوگیا اور ضعیف العقل راجہ صاحب سنگہ اپنے موہنہ لگے اہلکارون کے جنکو رانی صاحبکنور کی لطافت پر بڑا رشک تہا بس مین ہوکر اپنی ہمشیرہ سے نہایت سردمہری کے ساتہہ پیش آنے لگا ٭

اس نزاع کی ترقی کا ایک نیا موجب

علاوہ انکے ایک اور نیا باعث نااتفاقی کا رانی آسکنور سردار گورداس سنگہ چہٹہ کی

بیٹی تھی جسکی ساتھہ راجہ صاحب سنگھ کی سنہ ۱۷۹۲ء مین شادی ہوئی تھی اور جسکی بطن سے سنہ ۱۷۹۷ء مین کنور کرم سنگھ ولی عہد ریاست متولد ہوا تھا۔ یہہ رانی بڑی ہوشیار اور صاحب داعیہ تھی اسکو یہہ خیال پیدا ہوا کہ جو رسوخ راجہ سے بی بی صاحبکنور کو حاصل ہے وہ انصافاً مجھکو حاصل ہونا چاہئے +

رانی صاحبکنور پر الزام لگائے گئے

چنانچہ اسنے اہلکاران ریاست سے صاحبکنور کے برخلاف سازش کرکے بہت سے الزام اوسکے ذمہ تھوپ دئے انمین سے اول الزام یہہ تھا کہ راجہ ناہن نے جو ایک ہاتی بجالی انتظام ریاست اور رفع بغاوت کے عوض مین دیا تھا اوسکو صاحبکنور نے اپنے ہی پاس رکھہ لیا ہے حالانکہ ظاہر ہے کہ رانی صاحبکنور نے ریاست ناہن کا انتظام خود جاکر کیا تھا جبکہ اوسکا بھائی پٹیالہ مین اپنی تندرستی اور دولت رنڈیون اور بھڑوون مین لٹا رہا تھا اس سبب سے اس تحفہ پر اوسکا دعوی کرنا بجا تھا۔ علاوہ برین ایک یہہ الزام بھی بی بی صاحبکنور کے ذمہ لگایا گیا تھا کہ اوسنے سنہ ۱۷۹۵ء مین اپنی جاگیر مین سنام کے قریب ایک قلعہ اپنے بھائی کی اجازت کے بغیر تعمیر کرالیا ہے اور موضع بھریان کا نام بدلکر اُبہاوال رکھہ دیا ہے جو آجتک اسی نام سے مشہور ہے۔

رانی صاحبکنور کا پٹیالہ سے چلے جانا

جب رانی مذکور نے دیکھا کہ صاحب سنگھ کے دل پر میری خدمات کی نسبت اوسکے حاشیہ نشینون کی بات کا اثر زیادہ ہوتا ہے تب وہ پٹیالہ سے ناراض ہوکر بھریان کو جہان اوسکا نیا قلعہ بنا ہوا تھا چلی گئی اس بات سے راجہ صاحب سنگھ کا شک اور بھی قوی ہو گیا اور اوسنے صاحبکنور کو بھریان سے فتحگڈھ کو جہان اوسکی سسرال تھی چلے جانیکا حکم دیا +

راجہ صاحب سنگھ کی سب سے پہلی جنگی مہم

چونکہ صاحبکنور مدت سے خود حکمرانی کرنے کی عادی تھی وہ اس حکم کو کچھہ خیال مین نہین لائی اس بات پر راجہ صاحب سنگھ نے بذات خود قلعہ پر فوجکشی کی اور اوسکو سر کرنے کی طیاریان

کر رہا تہا کہ بہائی لال سنگہ وغیرہ جنید رئیسون نے جو فریقین سے رابطہ اتحاد رکہتے تہے راجہ کو یہہ سمجہایا کہ بہن سے لڑنے مین آپکی کچہہ نیکنامی نہین ہے اور بی بی صاحبکنور کو بہی اپنے بہائی کا کہا مان لینے اور واپس پٹیالہ چلے جانے پر راضی کر دیا لیکن اثناء راہ مین بی بی صاحبکنور اپنے بہائی کے ارادون سے معقول وجوہات کے سبب بدگمان ہوکر پہر بہریان مین جا بیٹہی اب پہر از سر نو عہد و پیمان ہونے شروع ہوے چنانچہ آخر کار صاحبکنور حفاظت اور سلامتی کے اقرار پر پٹیالہ آنے پر دوبارہ راضی ہوگئی +

اب راجہ نے بہن سے کیا سلوک کیا

مگر جب راجہ صاحب سنگہ اسے لیکر دہودان عرف بہوانیگڈہ مین پہونچا تب بی بی صاحبکنور کو وہانکے قلعہ مین قید کر دیا مگر تہوڑے ہی عرصہ مین وہ اپنی پوشاک کسی اپنی لونڈی سے بدلکر پہر اپنے قلعہ بہریان مین جا پہونچی +

رانی صاحبکنور کی وفات سنہ ۱۷۹۹ء

بعد ازان راجہ کی طرف سے اگرچہ اوسکو کچہہ اور تکلیف نہین دی گئی مگر وہ سنہ ۱۷۹۹ء مین مر گئی۔ اور غالب ہے کہ جو بے انصافی کا سلوک اسکے ساتہہ ہوا تہا اوسی نے اسکی عمر کو کم کر دیا +

جارج طامس کا مکرر سکہون پر حملہ آور ہونا

جارج طامس نے جو صلح ریاست جنید کے ساتہہ کی تہی وہ مدت تک قایم نہین رہی اس شخص کے پاس فوج بہت تہی اور وہ اوسکی تنخواہ صرف قرب وجوار کی ریاستون پر ہی مہمات کرکے ادا کر سکتا تہا۔ چنانچہ ریاست جنید اور کیتہل کے دیہات اوسکے علاقہ سے نہایت قریب بہی اور غیر محفوظ بہی۔ اب سنہ ۱۷۹۹ء مین طامس نے پہر حملے کرنے شروع کیے اور رؤساء پہولکیان برفاقت بہائی لعل سنگہ والی کیتہل اس سے مقابلہ آرائی کیواسطے پہر متفق ہوے +

طامس کا پٹیالہ کے علاقہ کو تاخت و تاراج کرنا۔

مقام دڑہبہ مین طامس کی فوج کا بہڈور کی سپاہ سے مقابلہ ہوا اور اسمین طامس ہی ور رہا پہر اوسنے یہان سے شمال کیطرف کوچ کرکے قصبہ بہوانیگڈہ کو جا لوٹا۔ مگر قلعہ پر

حمله نہین کیا اور یہان سے چلکر گہنور جا پہونچا جو انباله اور پٹیاله کے بیچمین ایک مقام ہے یہان بوان سنگه طامس سے مقابله کو آماده ہوا۔ مگر اوسنے لڑنا نہین چاہا اور اولٹے پاؤن سنام کیطرف دیہات کو لوٹتا اور ملک کو برباد کرتا ہوا چلا گیا۔ نارنگ وال کے قریب ریاست جیند کی سپاه نے جسکے ساتہه تارا سنگه گیبه بہی تہا طامس کو آلیا یہان دو ٹوک لڑائی تو نہین ہوئی مگر طرفین کے بہت سے آدمی ضایع ہوے۔ اب طامس ازراه حیله بازی یہه بات ظاہر کرنے کے واسطے که مین صلح کرنی چاہتا ہون تہوڑے عرصه تک بالکل خاموش ہو گیا اور پہولکیان کے لشکر مین شرایط صلح کے پیغام سلام بہیجتا رہا اور بعد ازان یکایک سلسله پیغام و سلام کو منقطع کرکے یہان سے غایب ہو گیا اور یہه بہی خبر لگی که موضع راجوآنه کو جا لوٹا۔ یہه خبر سنکر سپاه پٹیاله نے اوسکا تعاقب کیا اور اسکے پہونچتے ہی طامس وہان سے بہی بہاگ گیا اور چونکه علاقه پٹیاله کو تو خوب لوٹ چکا تہا اب علاقه کیتہل مین جا داخل ہوا ✣

طامس کے حملے علاقه کیتہل پر

بہائی لال سنگه تو اب اپنے علاقه کے بچانے مین سرگرم ہوا اور سپاه پٹیاله اکال گڈه (مونک) مین مقیم رہی تاکه جسوقت مدد کی ضرورت ہو اوسوقت یہان سے فوراً پہونچ جائین اور راجه بہاگ سنگه جیند کو واپس چلا گیا کسواسطے که اب اوسکی باری آنے والی تہی چنانچه ایسا ہی ہوا اگرچه سکہون نے طامس کا بہتیرا پیچہا کیا مگر وه انکے ہاتہه نه آیا اور علاقه کیتہل کے بہت سے دیہات کو لوٹتا ہوا جنوب کی سمت ہو لیا اور سفیدون پر جو جیند کے علاقه مین ہے حمله کیا یہان کے قلعه کی تہوڑی سی سپاه مین مقابله کی طاقت نه تہی اور اگرچه راجه بہاگ سنگه مدد کیواسطے گیا مگر اوسکے پہونچنے سے پہلے ہی یہه قلعه کہنه جو خراب خسته نیم ویران پڑا تہا حمله آور کے قبضه مین آچکا تہا ✣

طامس کی شکست بمقام سفیدون

طامس کا قلعه مین بیٹہا رہنا عبث تہا اس سبب سے وه شہر پناه کے نیچے راجه بہاگ سنگه

سے صف آرا ہوا مگر اسوقت اوسکی قسمت نے یاوری نہ کی راجہ جیند فتحیاب ہوگیا اور طامس کی طرف کے پانسو آدمی کہیت رہے اور وہ خود بکمال اضطراب بہاگ کر موضع کلود اعلاقہ کیتہل مین چلا گیا +

اب مختلف مقامات پر لڑتے لڑتے طرفین خصوصاً سکہہ تو نہایت ہی تہک گئے تہے - انکے قصبات اور دیہات لٹ گہس گئے کہیتیان تباہ ہوگئی تہین اور چونکہ غنیم ایک جگہہ قیام نہین کرتا تہا اس سبب سے انکے ہاتہہ نہین آتا تہا علاوہ اسکے طامس کی سپاہ قواعددان تہی اور دو چند سہ چند سپاہ کے ساتہہ بہی اوسپر حملہ کرنا دانشمندی سے بعید معلوم ہوتا تہا اسلئے سکہون نے ناچار ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ جسطرح ہو سکے طامس سے صلح کر لینی چاہئے اور جب وہ ایکدفعہ یہان سے چلا جائیگا تب ہم اوس فرانسیسی جنرل سے جو مرہٹون کی شمالی فوج پر بڑی شان و شوکت اور کامیابی کے ساتہہ سپہ سالاری کر رہا ہے اور جسکی قواعددان سپاہ طامس سے برابری یا برتری کے ساتہہ مقابلہ کر سکیگی مستدعی امداد کے ہونگے +

طامس کا سکہون سے
صلح کرنا واقعہ
۱۸۰۰ء

علے ہذا القیاس طامس بہی اب آرام ہی کر لینا چاہتا تہا اور چونکہ غنیمت کا بہت سا مال اوسکے ہاتہہ آ چکا تہا اس سبب سے اس آرزو کا پورا ہونا بہی کچہہ مشکل نہ تہا - غرضکہ جارج طامس سکہہ رؤسا کے علاقون کو چہوڑکر اوایل ۱۸۰۱ء مین مراجعت کرکے اپنے ہانسی کے قلعہ کو چلا گیا +

ذکر جنرل پیرون
سپہ سالار فوج
مرہٹہ متعلقہ
ہندوستان شمالی

اب رؤساء اینروی ستلج یعنی والی پٹیالہ - جیند - نابہہ - اور کیتہل نے باتفاق ہمدگر اپنے چند معتمدون کو جنرل پیرون صاحب کے پاس بمقام دہلی استمداد کیواسطے بہیجا جنرل مذکور کونٹی ڈی بواین کا جانشین تہا جس نے ۱۷۸۵ء مین سیندہیا کی

ملازمت اختیار کرلی تہی چونکہ یہہ افسر بڑا مستعد اور آئین جنگ سے خوب واقف تہا اس سبب سے سپاہ مرہٹہ اسکی تعلیم کی بدولت ایسی جرار و کرار ہوگئی تہی کہ ہندوستان کے کسی راجہ کی سپاہ اس سے لگا نہین کہاتی تہی جب یہہ شخص ۱۷۹۶ء مین ہندوستان سے چلا گیا تب جنرل پیرون اسکی جگہہ مقرر ہوا - یہہ بہی بڑا لایق شخص تہا اسنے شمال کیجانب دریاے جمن کے پار تک مرہٹہ کی عملداری قایم کردی تہی اور ایک نہایت قوی اور ازبس آراستہ سپاہ مرہٹہ پر سپہ سالاری کر رہا تہا +

جنرل پیرون کا ان رؤسا کی امداد کو منظور کرنا اور لوئیس بورکوئین کو جارج طامس کے مقابلہ کے لئے بہیجدینا

اس وجہہ سے راجہ بہاگ سنگہ والی جیند - بہای لال سنگہ والی کیتہل اور مہاراج پٹیالہ کے دو معتمد سردار چین سنگہ اور ہمیر سنگہ جنرل موصوف کے پاس امداد کی خاطر گئے اسنے انکی درخواست کو بخوشی منظور کرلیا کسواسطے کہ جارج طامس کی طرف سے اسکو بہی شک اور خوف پیدا ہوگیا تہا اور وہ اس قسمت آزما اولوالعزم کو یہہ سمجہتا تہا کہ یہہ ایک رقیب ہے اور اگر اسکی طاقت جلد نہین روکی جائیگی تو میری طاقت کو نقصان پہونچے گا - جنرل پیرون ان سفیرون سے بڑی خاطرداری کے ساتہہ پیش آیا اور اپنے ایک نائب لوئیس بورکوئین کے ماتحت ایک سپاہ بشمول فوج سکہان جارج طامس سے مقابلہ کرنیکے واسطے بہیجدی - ریاست پٹیالہ کی فوج اس مہم مین اس سپاہ کی شریک نہین ہوئی تہی مگر جیند اور کیتہل کی فوج نے مرہٹون کی سپاہ کے ساتہہ ماتحت لوئیس بورکوئین کے جہازگڈہ کو اور وہان سے بیری کو کوچ کیا +

جارج طامس کا شکست کہانا اور مجبور ہوکر ہانسی کو خالی کرنا۔

اور وہان طامس سے انکی ایک لڑائی ہوئی جسمین طامس ورما اور بورکوئین کی طرف کے اسقدر آدمی مارے گئے کہ جبتک جنرل پیرون کے پاس سے مدد نہ آئی

اوسوقت تک یہہ کچہہ ہاتہہ پیر نہین ہلا سکتا تہا۔ مگر کمک کے پہونچتے ہی بورکوئین نے طامس پر پہر حملہ کیا اور وہ شکست کہا کر ہانسی کیطرف بہاگا یہان اوسکو بورکوئین نے جا کر گہیر لیا اور اوسنے بہی خوب جی توڑ کر مقابلہ کیا مگر آخر کار مجبور ہو کر اطاعت قبول کر لی اور اپنے تمام علاقہ مقبوضہ کو چہوڑ کر علاقہ انگریزی مین چلا گیا۔ اور ریاست ہای اندرونی ستلج کا ہمیشہ کو روگ جاتا رہا ۵۱ +

سلطنت انگلشیہ کا عروج اقبال

اب ایک اور قوم کا عروج شروع ہوا جسکے اوج اقبال کے سامنے مغل مرہٹے اور سکہہ سب پست ہو گئے چنانچہ ہر سال خط سرخ جو نقشہ جات ہند مین مقبوضات سلطنت انگریزی کی علامت ہے شمال کی جانب بڑہتا گیا اور بنگالہ۔ بنارس۔ اودہ۔ الہ آباد۔ کانپور۔ فرخ آباد۔ یہہ سب مقام رفتہ رفتہ قبضہ مین آگئے اور آخر کار گیارہوین دسمبر سنہ ۱۸۰۳ کو جنرل لیک نے سپاہ مرہٹہ کو جو بورکوئین کے ماتحت تہی شہر دہلی کی فصیل کے سامنے شکست دی +

فتح دہلی سنہ ۱۸۰۳

اور اوسکے چوتہے روز یہہ شہر جو تمام ہندوستان کا دار السلطنت تہا فتح ہو گیا۔ یکم نومبر کو بسواری مین لڑائی ہوئی اور نقصان عظیم کے ساتہہ مرہٹون کو پہر شکست ہوئی سیندہیہ نے عہد نامہ

---

۵۱ اسکے کوئی ایک سال بعد جارج طامس کا انتقال ہو گیا اس شخص کے حالات سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ اوسکی کارروائیان اس درجہ کی تہین جیسے کہ ایک عقلمند اور ثابت قدم شخص کی اپنے سے کم علم اور کم حوصلہ اقوام کے مقابلہ مین ہو سکتی ہین بلکہ یہہ ثابت ہوتا ہے کہ پچہلی صدی کے اخیر مین ملک ہندوستان کس کامل درجہ کی بلاے طوائف الملوکی اور کیسی بدنظمیون مین مبتلا تہا خاص بعض باتون مین کچہہ بالیاقت تہا مگر یہہ اوسکی لیاقتین کسیطرح تعریف کے ساتہہ ذکر کرنے کے قابل نہین ہین۔ کسو اتفاق سے [illegible] اسکو عروج حاصل ہوا تہا اوسوقت سلطنت دہلی کی حالت تباہ تہی اور مرہٹونکا یہہ حال تہا کہ کبہی تو ایسے شہرہ و معلوم ہوتے تہے کہ گویا تمام ملک مین انہین کا راج ہو جائیگا اور کبہی ایسے پست ہو جاتے تہے کہ لوگ اونکو گیا گذرا سمجہنے لگتے تہے اور اس زمانہ مین ہندوستان ایسی طوائف الملوکی اور بدنظمیون کی حالت مین تہا کہ شاید تاریخ ہند مین اس سے بدتر کوئی زمانہ نہوا ہوگا پس ایسے ایام مین ہر کوئی شخص باہمت اور قسمت آزما جسکے مزاج مین پس و پیش سوچنے کی عادت نہو اور خواہ وہ کیسی ہی عام طور کی معمولی لیاقت کا آدمی کیون نہو تا اوسوقت اپنے لئے ایک سلطنت قایم کر سکتا تہا فقط ۱۲ مصنف

متعددہ مقام سرجی ارجن گام کے بموجب اضلاع - سرسہ - حصار - روہتک - دہلی - گوڑگانوہ اور آگرہ گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کردئے - مگر انہین سے سرسہ - حصار - اور روہتک ان تین ضلعون مین سنہ ۱۸۰۹ء تک گورنمنٹ انگلشیہ کا عمل و دخل نہین ہوا تہا ٭

سکہ لوگ انگریزونکی طاقت کا اسوقت جو اندازہ کرتے تہے اوسکا ذکر

اول تو روسا اپیروہی ستلج انگریزونکی طاقت کا صحیح حال نہین جانتے تہے دوسرے مرہٹون سے انکی دوستی ہوچکی تہی تیسرے بورکوئین نے اونکے خوفناک دشمن کو پامال کردیا تہا ان باعثون سے انہون نے دہلی کی لڑائی مین مرہٹون کی طرف سے انگریزون کا مقابلہ کیا تہا اور اس موقع پر گوردت سنگہ رئیس لاڈوہ اور بہنگا سنگہ رئیس تہانیسر اور اور کئی چہوٹے چہوٹے سردار شریک جنگ تہے مگر روسا پہولکیان اور والی کیتہل کا بذات خود اس لڑائی مین شریک ہونا یا اپنی فوج ہی کو بہیجنا ثابت نہین ہوتا ٭

انگریزون کا سکہون پر حملہ کرکے اون کو شکست دینا

سنہ ۱۸۰۴ء مین بہی سکہ لوگ برابر ایک برس تک امیر خان روہیلہ اور جسونت راو ہلکر کی تحریک سے دریاے جمن کے قرب وجوار مین لڑتے اور علی التواتر دریاے مذکور سے وار آکر ملک کو لوٹتے رہے اس لئے اٹہارہوین دسمبر سنہ ۱۸۰۴ء کو کرنیل برن صاحب اپنے ڈیرے خیمون کو مرتب چہوڑکر بیس میل تک ڈبل کوچ کرتے چلے گئے - اور سکہون پر دہاوا کرکے انکو شکست فاش دی ٭

اب راجہ بہاگ سنگہ اور بہائی لال سنگہ جو منجملہ سکہان اپنے زمانہ مین بڑے دانشمند تہے چہبیسوین ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۰۵ء کو لشکر انگریزی مین کرنیل اختر لونی صاحب کی چٹہی کرنیل برن صاحب کے نام لیکر آشامل ہوئے - چنانچہ کرنیل برن صاحب نے انکو خلعت دئے اور نہایت تپاک سے پیش آئے اسوقت مخالف سکہ قریب چہہ ہزار کے مقام طانہ مین جو پانی پت سے چند میل جنوب مشرق کی سمت واقع ہے پڑے ہوئے تہے

مگر افواج انگریزی کے پہونچتے ہی وہان سے ہی بہاگ گئے - اب افواج انگریزی اگرچہ انکا تعاقب کرتی رہی مگر یہہ ایسی تیزی سے بہاگتے تہے کہ ہاتہہ ہی نہین آتے تہے مگر جب انکو اسیطرح بہاگتے بہاگتے دو مہینے گذر گئے تب ناچار جمنا سے عبور کر کے اپنے علاقہ مین واپس چلے گئے +

ماہ مارچ ۱۸۰۵ء
مین سرکار
انگلشیہ کی طرف سے
ایک اشتہار
امان بخشی کا اجرا

ماہ مارچ ۱۸۰۵ء مین صاحب کمانڈر انچیف بہادر افواج انگلشیہ نے یہہ اشتہار دیا کہ جو سکھہ رؤسا صلح قبول کرینگے اور انگریزون کے ساتہہ جنگ کرنے سے باز آئینگے اونکا قصور معاف کیا جائیگا چنانچہ اسکے تہوڑے ہی عرصہ بعد رای سنگہ والی جگادہری نے صلح قبول کی اسکا بہائی شیر سنگہ سال گذشتہ کی لڑائی مین سپاہ انگریزی کے ہاتہہ سے زخمی ہو کر مارا گیا تہا - علاوہ رئیس جگادہری کے دیگر رؤسا سکہہ سے بہی جو مخالفت اور لڑائی پر آمادہ تہے صلح ہو گئی - مگر حالانکہ سردار گوردت سنگہ لاڈوہ والا سرداران جگادہری والہ کی نسبت مخالفت مین کم سرگرم تہا حکام انگریزی نے اس سے صلح کرنی منظور نہین کی اور ماہ اپریل مین اسکے قلعہ کو جو کرنال مین تہا چہین لیا - اس قلعہ کو چند سال پہلے رئیس لاڈوہ نے راجہ بہاگ سنگہ سے چہین لیا تہا[لہ] +

[لہ] سردار صاحب سنگہ اور گوردت سنگہ رئیس لاڈوہ کروڑا سنگہیون کے دو مثل ۱۱ یعنی گروہ مین سے تہے یہہ موضع مین پوانہ کے جو امرت سر سے دس میل جنوب کیطرف ہے رہنے والے اور سانسی گوت کے جاٹ تہے ۱۷۶۰ء کے قریب مت٭ سندر روہیلہ کی سپاہ سے شامل ہو گئے تہے - جب ۱۷۶۳ء مین زین خان حاکم سرہند کو شکست ہوئی تب انہون نے ٹہین شام گڈہ اور لاڈوہ پر قبضہ کر لیا تہا جنمین سے خاص لاڈوہ گوردت سنگہ کے حصہ مین آیا تہا مگر کرنال کے قریب جو آغا شفیع کے ساتہہ لڑائی ہوئی اسمین صاحب سنگہ مارا گیا اور گوردت سنگہ ہی تمام علاقہ کا مالک ہو گیا مگر موضع شام گڈہ تو صاحب سنگہ کے خسر پورہ کو اور بارہ دیہات بہگوان سنگہ کو جو صاحب سنگہ متوفی کا متبنی لڑکا تہا دیے گئے - گوردت سنگہ کو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے علاقہ بدووال عنایت کیا تہا - اسکے بعد اسکا بیٹا اجیت سنگہ اوسکا جانشین ہوا اسنے تہانیسر مین سرستی کا پل تعمیر کرایا - اور راجائی کا لقب حاصل کیا بعدہ ۱۸۴۵ء مین گورنمنٹ انگریزی سے بغاوت کی اور اسکی ریاست ضبط سرکار ہو گئی اور وہ قلعہ الہ آباد مین قید کیا گیا مگر یہان سے پہرہ والہ کو قتل کر کے بہاگ گیا اور مدت ہاے دراز تک خراب خستہ پہرتے رہنے کے بعد خیال کیا جاتا ہے کہ کشمیر مین جا کر مر گیا - اسکی اولاد ابتک اضلاع شمالی و مغربی مین موجود ہے فقط مصنف ۱۲

٭ [illegible]

جسونت راے ہلکر کا پنجاب مین پناہ لینا -

ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۴ع مین جسونت راے ہلکر نے جو کرنیل مانسن صاحب کی سپاہ پر فتح عظیم حاصل کرچکا تھا بیس ہزار آدمی کی فوج کے ساتھہ جاکر دہلی کو گھیر لیا - نو روز تک خوب لڑائی ہوتی رہی اور آخر کار جنرل اختر لونی صاحب اور کرنیل برن صاحب نے اوسکو پسپا کیا اور اسکے دو مہینے بعد فتح گڈہ (یعنی فرخ آباد) اور دیگ مین جنرل لیک اور جنرل فریزر صاحب نے مرہٹون کو نقصان عظیم کے ساتھہ ایسی فاش شکست دی کہ بالکل تتر بتر کر ڈالا یہان تک کہ اونکو سرغنہ یعنی ہلکر کو بلا سپاہ و لشکر تنہا بھاگنا پڑا - ہر چند کہ بعد ازین ہلکر نے اسباب مین بہت سعی کی کہ دریاے جمن کے جنوب کی طرف کے ملک مین ایک نئی فوج فراہم ہوجائے مگر نہو سکی - اس سبب سے شمال کی جانب سکھہ سردارون سے امداد لینے کیواسطے چلا گیا - اگرچہ انکی امداد سیندھیا کی مدد جیسی کامل نہین ہوسکتی تھی مگر چونکہ سیندھیا اس سے پہلے ہی فقط بسبب مجبوری کے ظاہرداری ہی برتتا تھا اور دل سے متنفر تھا اس سبب سے سکھون کی مدد کو گو وہ ویسی کامل نہ تھی مگر بے کھٹکے سمجھا تھا چنانچہ ہلکر کئی مہینے تک پٹیالہ رہا چونکہ اسوقت راجہ صاحب سنگھ اور رانی آس کنور کی باہم سخت نااتفاقی ہو رہی تھی اس سبب سے اگرچہ اس مرہٹہ سردار نے ان دونون سے بہت سا زر نقد پیدا کیا مگر راجہ صاحب سنگھ اوسکو سپاہ سے مدد دینے پر راضی نہوا اور جب جنرل لارڈ لیک ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۵ع مین اس مرہٹہ سردار سے جنگ کرنے کا عزم بالجزم کرکے پنجاب مین آئے تب وہ مجبور ہوکر امرتسر کو بھاگ گیا اور یہان پر گیارہوین جون سنہ ۱۸۰۶ع کو گورنمنٹ انگریزی اور ہلکر کے مابین ایک عہدنامہ منعقد ہوا جسکے رو سے ہلکر نے اپنے اون مقبوضہ مقامات کو جو شمالی ہند مین واقع تھے چھوڑ دیا - اور دوسرے مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور نے مرہٹون کو کسی طرح کی امداد نہ دینے کا اقرار کیا ٭

پٹیالہ مین راجہ اور رانی کے مناقشات

اس حال کو چہوڑ کر اب ہم پہر پٹیالہ کا حال بیان کرتے ہین یہان راجہ صاحب سنگہ اور رانی آسکنور کی باہم پہلے سے بہی زیادہ بر سری کی نا اتفاقی بڑہ گئی تہی اور انکو تنازعات باہمی کے سبب تمام قرب وجوار کی ریاستون مین بہی خراب نتائج ظہور مین آرہی تہی - رانی آسکنور نے بہائی لال سنگہ والی کیہتل اور سردار بہنگا سنگہ رئیس تہانیسر کی مدد سے جسونت سنگہ والی نابہہ اور بہاگ سنگہ والی جیند پر فوجکشی کر رکہی تہی چنانچہ کچہہ عرصہ تک یہہ لڑائی جاری رہی اور طرفین کے بہت سے آدمی مارے گئے - مگر پلہ مساوی رہا +

رنجیت سنگہ والی لاہور سے اس معاملہ مین متوسط بننے کی درخواست کا ہونا

آخرکار راجہ بہاگ سنگہ نے اس لڑائی کا خاتمہ ایسے طور پر کرنا چاہا جو اسکے اور اسکے رفیق راجہ نابہہ دونون کے حق مین مفید ہو - چنانچہ اسنے اپنے بہانجے رنجیت سنگہ لاہور والہ سے مدد مانگی جسونت سنگہ رئیس نابہہ بہی اس درخواست کرنے مین شریک تہا کیونکہ اسکو پٹیالہ نے ابہی بمقام موضع نرووانہ شکست دی تہی اور اسکے دل مین انتقام لینے کا غبار بہرا ہوا تہا +

رنجیت سنگہ کی آمد

رنجیت سنگہ تو یہہ چاہتا ہی تہا کہ ان ریاستون مین مداخلت کرنے کا کوئی موقع ہاتہہ آئے - لہذا اوسنے چہبیسوین ۲۶ جولائی ۱۸۰۶ء کو تیس ۳۰ ہزار سوار ہمراہ لیکر دریاے ستلج سے عبور کیا (اس روایت مین مبالغہ معلوم ہوتا ہے اور غالبًا اصل مین اس سے نصف سپاہ ہوگی) سردار فتح سنگہ آہلووالیہ اور گوردت سنگہ لاڈوہ والہ اور اور کئی چہوٹے چہوٹے سردار رنجیت سنگہ کے ساتہہ تہے چنانچہ اٹہائیسوین ۲۸ جولائی کو والی لاہور نے موضع دولدی پر قبضہ کر لیا - یہہ مقام پٹیالہ سے بائیس ۲۲ میل شمال کی جانب راجہ پٹیالہ کے علاقہ مین واقع ہے اور مدت سے اس

مقام کی بابت ریاست پٹیالہ اور نابہہ مین تنازع ہو رہا تہا - دولدہی پر قابض ہونیکے دوسرے روز رنجیت سنگہ نابہہ مین داخل ہوا +

حکام انگریزی کا رنجیت سنگہ کے اغراض کی نسبت شُبہ کرنا -

معلوم ہوتا ہی کہ ریاست نابہہ اور پٹیالہ کے اس تنازع باہمی کے فیصل کردینے کے باب مین حکام انگریزی سے کچہہ درخوست نہین کی گئی تہی - اور اگرچہ انگریزی حکام بدل یہہ چاہتے تہے کہ رنجیت سنگہ کی ظاہرداری پر اعتبار رکہین مگر اوسکے اسقدر قریب پہونچنے سے اب اونکو ایک تشویش اور بے اعتباری پیدا ہوگئی اور اگرچہ بیشک راجہ بہاگ سنگہ نے صاحب رزیڈنٹ دہلی کے اطمینان خاطر کے لئے یہہ لکہہ بہیجا تہا کہ میری بہانجے رنجیت سنگہ کا یہان آنا صرف اس غرض سے ہوا ہے کہ خاص ریاست پٹیالہ مین اور اور قرب وجوار کے بعض رؤسا خورد مین جو تنازعات ہو رہے ہین وہ رفع دفع ہوجائین تاہم سپاہ انگریزی موجودہ کرنال کی تقویت کیواسطے اور فوج وہان بہیجنی قرین مصلحت سمجہی گئی - تاکہ مبادا رنجیت سنگہ اوس ضلع مین زیردستی سے نہ چلا آوے مگر رنجیت سنگہ انگریزونکو چہیڑنا نہین چاہتا تہا کیونکہ اوسکی فتوحات کیواسطے ایک وسیع ملک پڑا ہوا تہا جس سے انگریزون کو کچہہ سروکار نہ تہا اسلئے رنجیت سنگہ نے انبالہ اور تہانیسر سے آگے قدم نہین بڑہایا اور واپس شمال کی جانب چلا گیا اوسنے راجہ پٹیالہ اور رانی کی باہم کچہہ زیادہ تصفیہ نہین کرایا مگر ہان باتون ہی باتون مین دونون سے بہت کچہہ روپیہ لیگیا - اور اپنے مامون بہاگ سنگہ کے ساتہہ یہہ سلوک کر گیا کہ اوسکو مقام لُدہیانہ مع دیہات قرب وجوار کے دیکر اوسکی ریاست اور مرتبہ کو بڑی تقویت دیگیا - رنجیت سنگہ نے لدہیانہ کو رای کوٹ کے مسلمان راجپوتون سے چہین لیا تہا اور یہہ مقام دوسو برس سے ان راجپوتون کے قبضہ مین تہا +

رنجیت سنگھ کی فتوحات واقع سنہ ۱۸۰۶ع

اس بدقسمت خاندان کو رنجیت سنگھ نے بالکل برباد کر ڈالا اور اسکی بربادی سے اپنے رفقا کو انعام دئی۔ اسوقت اس خاندان مین راے الیاس خان مرحوم کی زوجہ رانی نور النسا اور رانی لچھمی یہہ دو عورتین بڑی تہین۔ رنجیت سنگھ یہہ جانتا ہی نہ تہا کہ فیاضی کسکو کہتے ہین اس سبب سے اسنے یہہ دیکھکر کہ اگر کسی اور مرد سردار سے اس نواح مین اس قسم کے بگاڑ کرونگا تو مقابلہ سے دق کرینگے ان بیچاری بیواؤن کو جنکی گھر مین اسوقت کوئی مرد سردار رہا ہی نہ تہا تباہ کر دیا چنانچہ لدہیانہ۔ جہنڈالہ۔ کوٹ اور جگرانو۔ اور بسیان تو بشمول چوّن دیہات کے جنکی سالانہ آمدنی تیئیس ہزار دو سو ساٹھہ روپیہ کی تہی راجہ بہاگ سنگھ کو دیدی اور سردار گوردت سنگھ رئیس لاڈوہ کو بدووال معہ کسی قدر علاقہ جگرانو کے یعنی کل بتیس دیہات جمعی بتیس ہزار پانسو چالیس روپیہ کے اور راجہ جسونت سنگھ والی نابہہ کو کچھہ حصہ پرگنات کوٹ بسیان تلونڈی اور جگرانو کا یعنی کل اکتیس ۳۱ دیہات جمعی چھہ ہزار چھہ سو نوہ روپیہ اور سردار فتح سنگھ آہلووالیہ کو کچھہ حصہ داکہہ۔ کوٹ بسیان۔ جگرانو۔ اور تلونڈی کا یعنی کل ایکسو چھہ ۱۰۶ دیہات جمعی چالیس ہزار پانسو پانچ روپیہ اور محکم چند کو کچھہ حصہ گہتل۔ کوٹ۔ جگرانو۔ اور تلونڈی کا یعنی کل اکہتر ۷۱ دیہات جمعی تینتیس ہزار نوسو بیالیس روپیہ اور سردار بساوا سنگھ کو دس ۱۰ دیہات پرگنہ کوٹ اور جگرانو کے جمعی پانچہزار سات سو چودہ روپیہ اور سردار بہنگا سنگھ کو ایک گانو پرگنہ تلونڈی مین جمعی چارسو روپیہ کا بطور انعام عطا کیا۔ اور اس موقع پر جو رنجیت سنگھ نے کوئی اور علاقہ فتح کیا وہ صرف گہونگرانہ کا علاقہ تہا جو گوجر سنگھ ایک سکھہ جاٹ اور کابل خان سے چہین کر گوردت سنگھ لاڈوہ والہ اور جسونت سنگھ نابہہ والہ کو بانٹ دیا یعنی گوردت سنگھ کو پانچ دیہات جمعی تیئیس ہزار پانسو پچاس روپیہ

اور جسونت سنگہ کو سات دیہات جمعی تین ہزار تینسو ۳۳۵۰ پچاس روپیہ کے دیدئے ؛

راجہ صاحب سنگہ اور رانی آسکنور کا پہر باہمی نزاع

رنجیت سنگہ کے جانے کی ہی دیر تہی کہ صاحب سنگہ اور رانی آسکنور کی باہم پہر وہی مناقشات شروع ہوگئی اسوقت ریاست پٹیالہ کے انتظام مین بے پرسری کی ابتری ہو رہی تہی اہلکارون کے دو فریق ہوگئی تہے اور جو شخص جدہر اپنا فائدہ دیکہتا تہا اودہر ہو جاتا تہا جسکا نتیجہ دائمی جنگ اور خونریزی تہا اور مسافرون کے لئے تو علاقہ پٹیالہ مین داخل ہوکر صحیح وسلامت گذرنا بالکل ہی دشوار تہا - چنانچہ لفٹنٹ وائٹ صاحب جو سرحد کی پیمایش کیواسطے گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہوئے تہے اونپر بمقام کہورالہ جو اسوقت رانی آسکنور کے معاونون کے قبضہ مین تہا گولی چلی اگرچہ صاحب موصوف کو بموجب پروانہ دستخطی و مُہری راجہ صاحب سنگہ کے کار پیمایش کے لئے اجازت کامل حاصل تہی مگر اونکو وہان سے ہٹ آنا اور کچہہ عرصہ تک پیمایش کا چہوڑنا ہی پڑا ؛

رنجیت سنگہ کو مکرر پٹیالہ آنے کا پیغام بہیجا گیا واقعہ ۱۸۰۷ء

سرداران ریاست پٹیالہ اور رؤسا جیند ونابہہ نے جنکو رنجیت سنگہ کے آنے سے بہت کچہہ فائدہ ہوا تہا اوسکو پہر اپنی مدد کیواسطے بلایا اور اوسنے بہی نہایت خوشی سے ان کی درخواست کو منظور کیا - اور سوارونکی ایک فوج عظیم ماتحت اپنے نامی جنرل دیوان محکم چند اور سردار فتح سنگہ آہلووالیہ اور گربہا سنگہ کی فراہم کی - اور ماہ ستمبر ۱۸۰۷ء اوسنے پٹیالہ سے باہر آ ڈیرہ کیا - اب پچہلے سال کی سی سازشین اور چالین پہر ہونی شروع ہوئین تاکہ وہ راجہ اور رانی دونون فریق مین سے ایک کا طرفدار ہو جاوے - چونکہ رنجیت سنگہ کو صرف روپیہ سے غرض تہی اور رانی نے راجہ کی نسبت زیادہ تر رشوت دی بلکہ علاوہ زر نقد اور ہیرون کے ایک برنجی توپ بہی دی تہی جسکا نام کڑیخان تہا (جسکو مہم ستلج کے وقت بعد ازین انگریزون نے سکہون سے پہر چہین لیا تہا)

راجہ صاحب سنگہ اور رانی آسکنور کے باہم ایک فیصلہ

اسلئے مہاراجہ رنجیت سنگہ اور راجگان جیند و نابہہ اور سردار بہنگا سنگہ رئیس تہانیسر اور بہائی لال سنگہ رئیس کیتہل کے دباؤ سے راجہ صاحب سنگہ اور رانی آسکنور کے باہم ایک ایسا راضی نامہ ہوگیا جسکے روسے مقام بنوڑ رانی مزرعہ سنور اور چہار تہل وغیرہ رانی آسکنور کو اپنی اور اپنے لڑکے کنور کرم سنگہ کے گذارہ کے واسطے مل گئی *

فتوحات رنجیت سنگہ واقع سنہ ۱۸۰۶ء

اس انتظام کے بعد رنجیت سنگہ نے انبالہ کے رستہ سے جاکر قلعہ نرائنگڈہ کو گہیر لیا اس مضبوط قلعہ پر کنور کشن سنگہ قابض تہا۔ یہان تقریبًا تین ہفتہ تک لڑائی ہوتی رہی اور ایک حملہ مین رنجیت سنگہ کا ایک نہایت ہی دلچلا سپہ سالار سردار فتح سنگہ کالیانوالہ سخت زخمی ہوکر کام آیا یہہ مقام فتح ہونے کے بعد مع دیہات قرب و جوار کے سردار فتح سنگہ آہلووالیہ کو عطا ہوا یہہ جاگیر تعلقہ بارہ ہزار پانسو اسی روپیہ سال کی تہی رئیس موصوف کو جٹمل سنگہ والی رائیپور کے تین دیہات جمعی بارہ سو روپیہ کے اور ملے۔ اور تین دیہات جمعی دو ہزار دو سو پچپن ۲۲۵۵ روپیہ کے علاقہ گہونگرانہ مین جو رئیس رائیپور سے چہینے گئے تہی راجہ بہاگ سنگہ رئیس جیند کو مع جاگیر مونڈہ واقع نواح سرہند کے دیگئی۔ یہہ جاگیر دہرم سنگہ کے بیٹون سے لے جنہون نے رنجیت سنگہ کو نذرانہ دینے سے انکار کیا تہا ضبط کی گئی تہی اس جاگیر مین ستائیس دیہات جمعی سترہ ہزار روپیہ کے تہے۔ اور رئیس نابہہ کو صرف ایک گانو گہونگرانہ کے علاقہ مین سے ملا۔ اور دیوان محکم چند کو جسکا رسوخ روز بروز بڑہتا جاتا تہا علاقہ زیرہ عطا ہوا یہہ علاقہ جو اب ضلع فیروزپور مین شامل ہے سردار موہر سنگہ نشانون والہ کی بیوہ سے چہینا گیا تہا اسمین بارہ دیہات جمعی سات ہزار پانسو روپیہ کے تہے علاوہ علاقہ مذکور کے دیوان محکم چند کو کوٹ کپورہ جو پہلے جگت سنگہ رئیس بوڑیہ کے قبضہ مین تہا معہ ستتہر دیہات جمعی اکسٹہ ہزار

چار سو روپیہ کے اور اٹھارہ دیہات منجملہ علاقہ دہرم کوٹ کے دیئے گئے - یہہ علاقہ یعنی دہرم کوٹ پہلے سردار تارا سنگہ گہیبہ کے (جسکا ابہی انتقال ہوا تہا) قبضہ مین تہا اس علاقہ کا باقی حصہ چند دیہات گرہا سنگہ کو بطور جاگیر عطا ہوا اسکے حصہ مین باسٹہہ گانو جمعی بائیس ہزار چہہ سو چونتیس روپیہ کے آئے اور علاقہ گہونگرانہ کے باقی چہتیس دیہات جمعی تیئیس ہزار چار سو پندرہ روپیہ کے سردار کرم سنگہ نگلہ والہ کو دیے گئے [51]

اسی مہم کے موقع پر علاقہ ودہنی کو جو ضلع فیروزپور مین واقع ہے دیوان محکم چند نے فتح کیا تہا مگر ایک سال بہی اس بات کو گذرنے نہ پایا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے علاقہ مذکور کو اپنی خوشدامن مائی سدا کنور کو جسکا خاندان موضع راے کے علاقہ ودہنی مین رہتا تہا دیدیا [52]

---

[51] قلعہ گہونگرانہ مع دیہات مذکورہ سردار تارا سنگہ گہیبہ کے قبضہ مین تہا اسکی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد راجگان پٹیالہ - نابہہ - جیند اور بہائی لال سنگہ رئیس کیتہل اور گوردت سنگہ رئیس لاڈوہ کی متفقہ فوج نے اس قلعہ کو جاکر گہیر لیا تہا سردار تارا سنگہ کا بیٹا گوجر سنگہ تہوڑے عرصہ تک کامیابی کے ساتہہ مقابلہ کرتا رہا آخر کار رنجیت سنگہ نے رؤسا مذکورہ بالا کے پاس یہہ پیغام بہیجا کہ تم یہان سے محاصرہ اوٹہا لو چنانچہ اونہون نے جبراً و قہراً اس حکم کی تعمیل کی کیا یہہ بات ممکن تہی کہ رنجیت سنگہ اپنی تمام عمر مین کبہی کسی کمزور کو زبردست سے بچاتا اور ایسا کام کرتا کہ جسکو لوگ فیاضی کا کام کہین چنانچہ جس غرض سے اوسنے یہہ محاصرہ اوٹہوا دیا اوسکا سبب بہت جلد معلوم ہوگیا یعنی رنجیت سنگہ نے گہونگرانہ کے قلعہ اور علاقہ کے خود چہین لینے کے واسطے اپنی فوج بہیجدی اور بیچارہ بدنصیب گوجر سنگہ تاب مقابلہ نلاکر پٹیالہ کو بہاگ گیا فقط مصنف ۱۲

[52] دیوان محکم چند نے مارچ ۱۸۰۸ء مین - پہتو کے اور پندرہ دیہات ضلع ودہنی متعلقہ میان لودن سے چہین لئے تہے بماہ ستمبر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ ریاست مالیر کوٹلہ مین مقیم تہا اوس موقع پر اونہون نے یہہ تمام ضلع بغیر کسی شرط کے سدا کنور کو دیدیا جسنے پندرہ ہزار روپیہ اسکے عوض مین ادا کیا - اور قلعہ پہتو کے اور دیہات پر جنکو محکم چند نے ضبط کیا تہا سدا کنور کا قبضہ کرا دیا گیا - مگر ودہنی اور مہت پورہ ۱۸۰۸ء تک رانی مہنو کے قبضہ مین نہین آئے تہے الا اس سال مین مائی سدا کنور نے خود دریاے ستلج سے عبور کرکے دونون قلعون کو بزور شمشیر میان لودن کے بیٹے امر سنگہ سے جسکے باپ کا تہوڑا ہی عرصہ پہلے انتقال ہوچکا تہا چہین لیا لیکن ان مقامات پر اوسکا حق اس فتح سے نہین بلکہ رنجیت سنگہ کے عطیہ سے پیدا ہوا تہا اسواسطے کہ اس عطیہ کی ہی تاریخ سے میان لودن کو سدا کنور کا

رؤساء اینروے ستلج کی طرف سے گورنمنٹ انگلشیہ مین خواہش حفاظت کا پیش ہونا مگر کوئی وعدہ ندیا جانا -

اب رؤساء اینروہی ستلج کی سمجھہ مین یہہ بات آنے لگی کہ جب تک ہم مین اتفاق باہمی نہوگا یا صاحبان انگریز کو اپنا محافظ نہ بنائینگے اوسوقت تک راجہ لاہور کے ہاتھہ سے محفوظ نہ رہینگے جسکی طاقت ہماری ہی نااتفاقی سے اسقدر بڑہگئی ہی اور وہ ایک ایک کرکے سبکو تباہ کرڈالیگا بنابران ماہ مارچ ۱۸۰۸ع مین راجہ بہاگ سنگہ والی جیند اور بہائی لال سنگہ والی کیتہل اور سردار چین سنگہ معتمد ریاست پٹیالہ مسٹر سیٹن صاحب رزیڈنٹ دہلی سے جاکر ملے تاکہ یہہ بات دریافت کرین کہ آیا گورنمنٹ انگریزی اونکی کس قسم کی اور کہانتک حفاظت کرسکتی ہے +

سرکار انگریزی ان رؤسا کی محافظت تو بنا چاہتی تہی مگر ابہی یہہ بات نہین قرار پائی تہی کہ اس ارادہ حفاظت کو کس طریق پر عمل مین لایا جاوے اسلئے سرداران مذکورۃ الصدر بعد ملاقات صاحب رزیڈنٹ دہلی سے ہردوار کو چلے گئے کیونکہ اسوقت رنجیت سنگہ نے ہردوار آنے کا ارادہ ظاہر کیا تہا اور انکا یہہ منشا تہا کہ اوس سے وہان ملکر کچہہ صلح مصالحہ کرلین - مگر رنجیت سنگہ نے جب کہ منجانب سرکار انگریزی اوسکی ملاقات اور خاطر تواضع کیواسطے تمام طیاریان ہوچکی تہین عین وقت پر اپنا ارادہ بدل دیا اور لاہور مین ہی ٹہر رہا - اسکی وجہہ ایک یہہ بہی تہی کہ رنجیت سنگہ نے سن لیا تہا کہ راجہ پٹیالہ حکام انگریزی سے سازش کر رہا ہی - اس سبب سے وہ رئیس پٹیالہ سے عملداری انگریزی (یعنی ہردوار) کی نسبت سکہون کی ہی

۱۴- زمیندار تصور کیا جاتا تہا - اور اس سبب سے سر ڈیوڈ اختر لونی صاحب نے ایک ڈگری (یعنی فیصلنامہ و حکم اخیر) مورخہ اکیسوین نومبر ۱۸۱۱ع مین سدا کنور کو میان لوڈن پر فوجکشی کرنے کا اختیار کامل دیا تہا اور اخترلونی صاحب نے ازروے اپنی روبکار مورخہ سولہوین جولائی ۱۸۱۶ع کے اسیوجہہ سے سدا کنور کو یہہ اجازت دی تہی کہ وہ اوسکو اوسکے کل دیہات سے نکالدینے کی مجاز ہے - اور کچہہ عرصہ ہوا کہ علاقہ جاگیر وہنی کی بابت ایک پولیٹیکل دعوی پیش ہوا تہا - اور اس مقدمہ کی اثناء تحقیقات مین یہہ ظاہر کیا گیا تہا کہ اس علاقہ کو ابتدا مین سدا کنور نے ہی فتح کیا تہا اور نیز یہہ کہ علاقہ مذکورہ دراثنا ہی اوسکو حاصل ہوا تہا مگر یہہ دونون باتین بالکلیہ غلط ہین فقط ۱۲ مصنف

سرزمین مین ملاقات کرنیکو ترجیح دیتا تہا کسواسطے کہ اوسکا یہہ خیال تہا کہ بالفرض راجہ پٹیالہ نے اگر صرف فہمائش سے میری بات کو میرے موافق مدعا نہ مانا تو اپنی کہا منانے کو اوسپر علاقہ انگریزی مین کسی طرحکا تشدد نہین کر سکونگا +

رنجیت سنگہ نے راجہ پٹیالہ سے بمقام لکہنور ملاقات کرنے کا بندوبست کیا

اسلیئے رنجیت سنگہ نے راجہ صاحب سنگہ سے مقام لکہنور مین جو ستلج کے جنوب کی طرف واقع تہا ملاقات کرنے کی تجویز کی لیکن راجہ صاحب سنگہ کو اوسکی حسب الطلب وہان جانا بالکل منظور نہ تہا اور وہ کچہہ عرصہ تک اسبات کے قبول کرنیکو ٹالتا رہا مگر آخرکار خوف کے مارے راضی ہوگیا اور چوبیسوین نومبر ۱۸۰۸ء کو یہہ ملاقات ہوگئی کیونکہ اسوقت مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ وہ تمام فوج موجود تہی جسکی طاقت سے اوسنے - فریدکوٹ - ساہنیوال - اور جہنڈر - اور بہرام پور - اور دہاری اور چندپور جو پچاس ہزار روپیہ سال کی آمدنی کے علاقہ تہے فتح کرکے محکم چند کو جسکے حال پر اوسکی بڑی عنایت تہی عطا کئے تہے - بمقام لکہنور مہاراجہ رنجیت سنگہ راجہ صاحب سنگہ سے نہایت تپاک کے ساتہہ ملا اور اس بات کی قسم کہائی کہ مین ہمیشہ دوست رہونگا اور جو تمہارا دشمن میرا دشمن اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا دوست ہوگا - اور ہمیشہ اتحاد برادرانہ قائیم رکہنے کی علامت کے طور پر ان دونون رئیسون نے باہم پگڑیان بدلین[۵۱] (جو ایک ایسی رسم تہی جسمین ایک طور کا تقدس یعنی نہایت پختہ اور واجب الایفاء دوستی کا قول و قرار متصور اور مفہوم تہا) - مگر اس پگڑی بدلے جانیکے موقع پر طرفین مین سے کسی کا بہی دل صاف نہ تہا

---

[۵۱] پچہلی صدی تک ملک ہندوستان مین یہہ رسم اکثر جاری تہی اور جو لوگ ایسا کرتے تہے وہ آپسمین پگڑی بدل بہائی کہلاتے تہے اور یہہ سمجہا جاتا تہا کہ آج سے ہماری تمہاری پگڑی (یعنی عزت و آبرو) ایک ہوگئی اور دوستی کا یہہ قول و قرار ہر رنگ نباہا جائیگا مگر اب اس زمانہ مین یہہ رسم مفقود ہوگئی ہے اور رسم ہی نہین گئی بلکہ پگڑی کی پوشش بہی معدوم ہوتی جاتی ہے اور بجاے اوسکے ٹوپی یا عمامہ کا رواج عام ہوتا جاتا ہے ۱۲ محشی

اور اور لوگون کے نزدیک بہی جو اس قرارداد کے وقت موجود تہے یہہ صرف ایک ایسی بات تہی جو چند روزہ مصلحت کے واسطے ہووے +

رنجیت سنگہ کی واپسی پنجاب کو واقع دسمبر سنہ ۱۸۰۹

اس سانگ کے بعد رنجیت سنگہ نے جانب شمال برفاقت راجہ بہاگ سنگہ والی جیند کوچ کیا اور قریب دس ہزار سپاہ کے انبالہ مین جسکو اونہون نے سردار گوربخش سنگہ متوفی کی (جسکا سنہ ۱۷۸۳ مین انتقال ہوگیا تہا)[۵] بیوہ رانی دیاکنور سے چہین لیا تہا بطور چہاونی کے چہوڑکر دوسری دسمبر کو ستلج پار چلا گیا +

راجہ صاحب سنگہ نے اپنی مافی الضمیر کو پوشیدہ نہین رکہا - چنانچہ جو مراسلہ اونہون نے صاحب رزیڈنٹ دہلی کے نام بہیجا تہا اوس سے یہہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے - صاحب رزیڈنٹ نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قریب آجانے کے موقع پر کلکتہ سے حکم قطعی آنے کا انتظار کئے بغیر راجہ صاحب سنگہ کے نام مراسلہ بہیجکر حفاظت کرنے کا اقرار کرلیا تہا لیکن وہ یہہ تسلی نامہ ۱۱ راجہ صاحب سنگہ کے پاس اوسوقت پہنچا

---

[۵] سردار گوربخش سنگہ صرف بذات خود مقام انبالہ پر غصب اور فریب سے قابض ہوا تہا علاقہ انبالہ اور خاص شہر کو اول سنگت سنگہ نے فتح کرکے اپنے رشتہ دار دہیان سنگہ کو دیکر سنگہ پٹیالہ واقع ضلع فیروزپور کو چلا گیا تہا - اور وہان ہی اوسکا انتقال ہوگیا تہا - دہیان سنگہ بہی گوربخش سنگہ اور لال سنگہ کو یہان کا ذمہ وار اور تہانہ دار بنا کر چلا گیا تہا مگر جب اوسکو گئے ہوئے پانچ برس ہوگئے تب اوسکو یہہ حقیقت کہلی کہ وہ تو اوس علاقہ کو خود ہی دبا بیٹہے ہین اور شہر انبالہ چہوڑنے سے انکار کرتے ہین اب لال سنگہ نے ایک قلعہ سرحد پٹیالہ کے قریب تعمیر کرایا اور اوسکا نام جمعیت گڈہ رکہا اس بات سے راجہ امر سنگہ کو رشک پیدا ہوا اور راجہ موصوف نے برفاقت راجہ جیند اور والی راہو کوٹ کے اوسپر حملہ کیا مگر قلعہ کی تعمیر کو روک نہ سکے - لال سنگہ کی وفات کے بعد اوسکا رفیق گوربخش سنگہ بلا شرکت غیرے یہان کا سردار بن گیا - یہہ شخص لاولد مرگیا اس سبب سے سنہ ۱۷۸۳ء مین اسکی بیوہ دیاکنور اسکی جگہ مالک ہوئی اگرچہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اس بیوہ کو بیدخل کردیا تہا مگر یہہ بیدخلی چند روزہ تہی کیونکہ جنرل اخترلونی صاحب نے اوسکے علاقہ پر پہر اوسکو بحال کردیا تہا جو سنہ ۱۸۲۳ء تک تاحیات برابر اوسکے قبضہ مین رہکر سنہ مذکور مین ضبط سرکار ہوگیا یہہ عورت حکمرانی کی لیاقت خوب رکہتی تہی ممالک محفوظہ مین اسکی ریاست کا انتظام سب سے اچہا تہا مصنف

تہا جبکہ یہہ خوفناک ملاقات ہوچکی تہی +

راجہ صاحب سنگہ نے اس ملاقات کی جو کیفیت لکہی تہی وہ یون ہے۔

راجہ صاحب سنگہ نے جو اس ملاقات وغیرہ کا حال صاحب رزیڈنٹ دہلی کو لکہا تہا اوسکا انتخاب یہان لکہا جاتا ہی قولہ وو کوٹلہ سی اس نواح مین آکر اوسنی یعنی رنجیت سنگہ نے یہہ خواہش ظاہر کی کہ ہم آپسمین ملاقات کرین چنانچہ پٹیالہ کے قریب پہونچکر انبالہ مین خیمہ زن ہوا اور اس مقام پر اپنا قبضہ کرلیا۔ علاوہ اسکے اس وجہہ سے کہ سردار بہنگا سنگہ بمقتضاے دوستی میری پاس پٹیالہ آیا تہا اور میرے فریق مین شریک ہوا تہا رنجیت سنگہ نے دوآ وغیرہ مقامات کی نسبت جو سردار بہنگا سنگہ کی ملکیت سے تہے یہہ حکم دیا کہ خالی کردو اور انکو اون سے خالی کراکر صاحب سنگہ بنک کے جو سرداران آلو سے جاکر ملگیا تہا حوالہ کردیا۔ بعدہ رنجیت سنگہ نے شاہ آباد مین مقام کیا اور جس مہربانی کے ساتہہ (یہہ لفظ طنزاً لکہا گیا ہی) وہ میرے رشتہ دار کرم سنگہ کے خاندان کے ساتہہ اوس جگہہ پیش آیا ہی وہ بخوبی ہویدا ہے۔ اگرچہ اوسکی ان حرکات کو دیکہکر مجہکو یہہ چاہیے تہا کہ ملاقات سے انکار کرتا مگر اوسنے شاہ آباد پہونچکر راجہ بہاگ سنگہ اور میرے معتمد چین سنگہ اور اپنے معتمد مت سنگہ کو مجہسے ملاقات کی خواہش ظاہر کرنے کیواسطے پٹیالہ بہیجا تاہم میری طرف سے چار پانچ روز اس باب مین گفتگو ہونے مین گذر گئے۔ آخرکار تمام رؤسا نے یہہ راے دی کہ جس حالت مین مسٹر مٹکاف صاحب منجانب نواب گورنر جنرل بہادر سنگہ صاحب (یعنی رنجیت سنگہ) کی خدمت مین حاضر ہونے اور رابطہ اتحاد قایم کرنے کیواسطے بہیجے گئے ہین تو فقط تنہا میرے ہی انکار اور مخالفت سے کچہہ فایدہ نہوگا ناچار مینے رؤسا کی صلاح پر عمل کیا اور پٹیالہ سے روانہ ہوکر لکہنو مین خیمہ زن ہوا یہان بابا صاحب بیدی صاحب سنگہ جی بہی جو بابا نانک صاحب کے معزز اولاد مین پہلے سے مقیم تہے میری پہونچنے کے دوسرے روز سنگہ صاحب

(یعنی رنجیت سنگہ) شاہ آباد سے روانہ ہوکر اس مقام مین آیا اور بابا صاحب کے روبرو ہماری ملاقات ہوئی اسکے بعد چار یا پانچ روز تک کسی طرحکی آمد و رفت اور پیغام و سلام نہین ہوے۔ تب مینے مت سنگہ کو جو سنگہ صاحب کا معتمد تہا بلاکر پیغام و سوال کی موقوفی کی وجہہ دریافت کی اوسنے جواب دیا کہ سنگہ صاحب ایسی دوستی کرنی چاہتے ہین جو کامل اور پختہ ہو اور پگڑی بدلنے کی رسم کے ساتھہ مستحکم اور موثق کیجاے اور یہہ بہی کہا کہ اگر آپکی طرف سے اسمین کچہہ عذر ہوگا تو گو بابا صاحب کے روبرو سنگہ صاحب آپ سے شاید کچہہ پرخاش ظاہر نکرین مگر آپکے پٹیالہ چلے جانیکے بعد آپکو اونکے اصلی ارادونکا حال معلوم ہوجائیگا۔ مخلص نواز! بہت سے لیت و لعل کے بعد مین آخرکار بالکل مایوس ہوگیا اور یہہ دیکہکر کہ سنگہ صاحب کی نیت تشدد کیطرف مایل ہے مینے تمام سردارون کے مشورہ سے اوسکی درخواست یعنی پگڑی بدلنے کو منظور کیا اگر میری روانگی سے دو تین روز پہلے بہی آپکا یہہ مراسلہ پٹیالہ پہونچ جاتا تو باوجودیکہ سنگہ صاحب کی بہت سی فوج میرے ملک مین موجود تہی مگر مین اونکو صاف جواب دیدیتا

صاحب رزیڈنٹ کا جواب بنام روساء پٹیالہ و جہیند دسمبر سنہ ۱۸۰۸ء

یہہ مراسلہ نہایت دلچسپ ہے کسواسطے کہ ایک تو اسمین صحیح صحیح حال تمام باتونکا مندرج ہے۔ دوسرے راجہ پٹیالہ کی کمزوری کی ایک عجیب تصویر نظر آتی ہے۔ صاحب رزیڈنٹ دہلی نے تیسری ۳ دسمبر سنہ ۱۸۰۸ء کو اس مراسلہ کا جواب نہایت دلافزائی اور دوستانہ طور کا تحریر کیا اور راجہ بہاگ سنگہ والی جہیند کے خط (موصولہ تیسری ۳ دسمبر) کا بہی جو اوسنے پٹیالہ نابہہ اور جہیند کیواسطے گورنمنٹ انگریزی سے صاف صاف حفاظت ملنے کے باب مین بہیجا تہا چوتہی ۴ دسمبر کو اسی قسم کا جواب دیا۔ مگر صاحب رزیڈنٹ کو یہہ اختیار نہ تہا کہ حفاظت کریگا کامل طور پر اقرار اور وعدہ دیدیتے۔ راجہ صاحب سنگہ نے پہر زیادہ تر شدومد کے ساتھہ (بذریعہ مراسلہ

چوتہی دسمبر سنہ ۱۸۰۸ء کو اظہار حال کیا اور صاحب رزیڈنٹ کو یقین دلایا کہ مین حکام انگریزی کو اپنا مربی اور محافظ اور اپنے آپ کو اونکا ماتحت سمجھتا ہون اور بغیر اونکی امداد کے مجھکو اپنے بچاو کی کچہہ امید نہین ہے

ذکر گورنمنٹ کی پالسی یعنی مصلحت ملکی کا نسبت رنجیت سنگہ و بہ نسبت ریاستہاے اینروی ستلج -

اسجگہ یہہ بات ضروری معلوم ہوتی ہی کہ چند ماہ گذشتہ کے واقعات اور احوال کو ہم اس مقام پر بیان کرین تاکہ یہہ بات معلوم ہو جاے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی ریاستہاے اینروی ستلج کی نسبت کیا کیا ارادے تہے اور انہین اتفاقات سے کیا کیا رنگ بدل گئے-

جب کہ سنہ ۱۸۰۸ء مین نپولین شہنشاہ فرانس کی طاقت یورپ مین نہایت عروج پر تہی اوس زمانہ مین گورنر جنرل ہند کے پاس یہہ خبر آئی کہ اہل فرانس جو کچہہ عرصہ سے سلطنت ایران مین قدم جمانے کی کوشش کر رہی تہی کابل اور پنجاب کے فتح کرنے کا بہی عزم رکہتی ہین اسوجہہ سے گورنمنٹ نے یہہ راے قرار دی کہ اپنے سفیر لاہور اور کابل کو اس غرض سے روانہ کرنے چاہئین کہ اون ملکون کے فرمانروایون کے یہہ بات ذہن نشین کر سکین کہ تمہارے اور انگلنڈ کے مقاصد واحد ہین اور نہایت دانشمندی کی بات تمہارے لئے یہہ ہی کہ اس عام دشمن کے استیصال مین انگریزی گورنمنٹ کے ساتہہ متفق ہو جاو +

روانگی سفیران سرکار انگلشیہ لاہور و کابل کو -

چنانچہ مسٹر سی ٹی مٹکاف تو لاہور کے لئے اور مسٹر الفنسٹن صاحب کابل کے ساتہہ عہد و پیمان کرنے کیواسطے منتخب ہوے اور مٹکاف صاحب ماہ اگست سنہ ۱۸۰۸ء مین اس سفارت پر روانہ ہو گئے-

مہاراجہ رنجیت سنگہ کا اقتدار اسوقت کیا تہا یعنی سنہ ۱۸۰۸ء مین اور اونکے خیالات ریاستہاے اینروی ستلج اور سرکار انگلشیہ کی نسبت کیا تہے

سفیر انگریزی کے لاہور پہونچ جانیکے وقت رنجیت سنگہ حقیقی پنجاب کے اوس بڑے حصہ کو جو دریاے جہلم اور بیاس کے مابین واقع ہی فتح کر چکا تہا- اور رؤسا مثل جودہ سنگہ رامگڈیہ اور فتح سنگہ آہلووالیہ جنکے قبضہ مین ابتک بہت سا ملک باقی تہا در اصل

اوسکی تابع فرمان تہا اور تمام مہمون مین مطیعانہ اپنی سپاہ کے ساتہہ اوسکی ہمراہ جاتے تہے پنجاب کا شمالی مغربی حصہ افغانون کے قبضہ مین تہا۔ صوبہ ملتان مظفر خان کے اور کوہستانی ملک راجہ سنسار چند کٹوچ کے تحت حکومت تہا مگر یہہ سب مہاراجہ رنجیت سنگہ کی طاقت اور اقبال کا لحاظ کرنے لگ گئی تہی۔ اور اس فکر مین رہتے تہے کہ کسوقت اوسکی فوج ہمپر چڑہائی کریگی ÷

رنجیت سنگہ کا مقصد اہم کیا تہا اور بیان اوسکی فتوحات کا

رنجیت سنگہ کا مُنتہائے آرزو یہہ تہا کہ اپنے تئین تمام سکہہ قوم کا فرمان روا بناے اور تا وقتیکہ کوئی اوس سے زیادہ طاقتور سلطنت اوسکی اس عزم کی مخالف نہو وہ اس ارادہ سے باز آنے والا نہ تہا۔ ستلج اور جمنا کے مابین جو ملک ہے اوسکے مغلوب کرنے مین اوسنے سنہ ۱۸۰۶ء اور سنہ ۱۸۰۸ء کی مہم مین بڑی ترقی کرلی تہی اور ان فتوحات مین اوسکو اپنی مستعدی اور عزم بالجزم کی نسبت رؤساء اینروی ستلج کی باہمی نا اتفاقی اور غیر ہمدردی سے زیادہ تر مدد ملی تہی ان روسا کے باہم یکجہتی نہین رہی تہی اور اونکے مقاصد اکثر باہم مختلف تہے اور قراین احوال سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ لوگ مایوسی کے ساتہہ اس امر کی پیش بینی کر رہے تہے کہ اگر گورنمنٹ برطانیہ اپنی مضبوط حمایت مین ہمکو نہ لیگی تو ہماری تباہی مین کچہہ شک نہین ہے اور اس حمایت کی ہی اب اونکو بہت کم امید تہی مگر رؤساء مذکور اتبک اس بات کو کسی قدر کامیابی کے ساتہہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ذہن نشین کئے جاتی تہی کہ اگر تم ہمپر حملہ کروگے تو گورنمنٹ انگریزی ہمارے بچانے کیواسطے طیار ہے ÷

رؤساء اینروی ستلج کی مایوسی اور انکا رنجیت سنگہ کے ساتہہ عہد و پیمان کرنیکا عزم کر لینا۔

لیکن جب سے صاحب رزیڈنٹ دہلی ماہ مارچ مین سکہون کے رؤساء کلان سے روکہی پہیکی طرح ملے تہے تب سے وہ رنجیت سنگہ کی عنایت پر گورنمنٹ انگریزی کی حمایت کی نسبت زیادہ

زیادہ بہروسہ کرنے لگ گئے تہے۔ چنانچہ اس ملاقات کے تہوڑے ہی عرصہ بعد سردار بہگوان سنگہ رئیس جگادہری کے سوا یہہ تمام رؤسا لاہور کو گئے۔ اور جبکہ ماہ ستمبر مین سی ٹی مٹکاف صاحب مقام قصور مین وارد ہوے یہہ سب مہاراجہ رنجیت سنگہ کی خدمت مین موجود تہے۔ راجہ بہاگ سنگہ والی جیند راجہ جسونت سنگہ والی نابہہ بہائی لال سنگہ رئیس کیتہل اور گوردت سنگہ رئیس لاڈوہ تو بذات خود اور راجہ پٹیالہ اور رؤساء تہانیسر اور ربسی[۵۷] وغیرہ کی طرف سے معتمد لوگ مہاراجہ کی خدمت مین حاضر تہے۔ ان رؤسا مین سے بعض جیساکہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ماتحتی قبول کر چکے تہے اور اوسکو لڑائی مین مدد دیتے تہے اور مفتوحہ ملک مین سے علاقے انعام لیکر اوسکے مطیع اور جاگیردار بنگئے تہے +

اسوقت مہاراجہ رنجیت سنگہ کو ریاستہاے اسروے ستلج پر اپنی حکومت پہیلا دینے مین تہوڑی ہی سی کسر رہی ہوئی تہی اور گورنمنٹ انگریزی کی مداخلت کا خوف جو اوسکو رہا کرتا تہا وہ اب اس سبب سے کہ اوسنے دیکہہ لیا تہا کہ میری متواتر دست درازیون پر کوئی مزاحم نہین ہوا رفتہ رفتہ بہت ہی کم ہوتا جاتا تہا +

اسبات کی کوئی وجہ نہ تہی کہ رنجیت سنگہ انگریزی گورنمنٹ کو پسند کرتا۔

اوسکی یہہ آرزو اور خیال کہ ایسی سکہہ سلطنت قایم ہو جاے کہ جس سے تمام قوم سکہہ بطور سلطنت متفقہ میری ماتحت اور زیر فرمان ہو جاے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے واسطے ایک بہت بڑی ترغیب تہی اور اس سبب سے یہہ خیال کیا جاتا تہا کہ گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے اوسکی اس امید کے پورا ہونے مین کسیطرح کی مزاحمت کا ہونا بجاے ایک مشتبہ دوست ہونے کے (یعنی جیساکہ وہ اسوقت تہا) اوسکو ایک چہپا دشمن بنا دیگا۔ بلکہ اندرینصورت یہہ توقع

---

[۵۷] اصل کتاب مین باسیا یا بسیا لکہا ہے جو غالباً سردار ربسی یعنی کلسیہ سے مراد ہوگی کیونکہ بسیان مین تو کوئی سردار نہ تہا ۱۲ محشی

تہی کہ اگر اوسکو کوئی ایسا موقع ہاتہہ آجائیگا کہ ایک غیر ملک کی سلطنت کے ساتہہ دوستی پیدا کرکے گورنمنٹ انگریزی سے جو اوسکے حصول مقاصد کی مانع اور مزاحم ہوئی ہی انتقام لینیکی امید ہوسکیگی تو بیشک ایک مستعد اور علانیہ دشمن بنسکنے کے لئے وجہ کافی موجود ہے۔ جسقدر ملک رنجیت سنگہ نے فتح کیا ہوا تہا اوسپر اوسکی حکومت بالکل کامل اور خود مختارانہ تہی۔ کسواسطے کہ اوسکا یہہ قاعدہ تہا کہ جن خاندانون کو اوسنے مغلوب کیا تہا اونکو نئی جگہہ کچہہ جاگیرین دیکر اونکی علاقجات اپنے اون فدائیان خاص کو جنکی وفاداری پر اوسکو کامل بہروسہ ہوتا تہا تفویض کردیتا تہا اگرچہ رنجیت سنگہ کی سپاہ مین بہت سے ناراض بہی پائے جاتے تہے مگر اوسکے حکم ماننے مین کوئی چون نہین کرتا تہا۔ اور ہر ایک عام سپاہی تک کو یہہ ہی تعلیم دیجاتی تہی کہ صرف رنجیت سنگہ کو ہی اپنا آقا اور سردار سمجہے۔۔۔ خواہ وہ اپنے ہی موروثی سردار کے جہنڈے کے نیچے خدمات کرتا رہا ہو +

پنجاب خاص کے رئیس اور سردار بہی اوس سے نفرت کرتے تہے۔

رؤسا اور سردار اوس سے ناراض تہے کسواسطے کہ اونکی طاقت کو توڑ ڈالا تہا اور اون سے ایسی نخوت کے ساتہہ پیش آتا تہا کہ جس سے اوسکا یہہ پختہ ارادہ ظاہر ہوتا تہا کہ بلحاظ اون امور کے جو اوسکی فرمانبرداری سے متعلق تہے متابعت کی انمین اور عام لوگون مین کچہہ تمیز ملحوظ نہین ہوگی۔ سفیر لاہور یعنی سی۔ ٹی مٹکاف صاحب نے کسی قدر تعجب کے ساتہہ تحریر کیا تہا کہ وہ رؤسا، ابہروہ ستلج اور اور سردار جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے لشکر مین ہین اسقدر اظہار اطاعت کرتے ہین کہ گویا ایک مدت دراز سے اوسکی تابعدار چلے آتے ہین اور آزادی کی کوئی علامت اونمین نہین پائی جاتی ”۔

مہاراجہ رنجیت سنگہ کا انگریزون کی نسبت رشک وحسد۔

اسوقت مہاراجہ رنجیت سنگہ گورنمنٹ برطانیہ کا دل سے ذرا بہی ہواخواہ

نہ تہا اور یہہ بات عموماً زبان زد تہی کہ اوسکا ارادہ انگریزون سے طاقت آزمائی کا ہے اور اسی ارادے سے اوسنے ہلکر اور راجہ بہرت پور کے ساتہہ خفیہ (الائینس) یعنی اتفاق کر رکہا ہے - اگرچہ یہہ بات محض بے بنیاد تہی اور رنجیت سنگہ ایسا دانشمند تہا کہ انگریزون سے بہڑنا نہین چاہتا تہا - تاہم وہ جملہ اولوالعزم بادشاہونکی طرح اپنے سے ہر ایک زبردست سلطنت کو اگر دشمنی سے نہین تو رشک کی نظر سے ضرور دیکہتا تہا - اور ایسی سلطنت کو جسکے مقاصد کو وہ جانتا تہا کہ میرے مقاصد کے بالکل خلاف ہین اور جسکی نسبت اوسکو یہہ شک تہا کہ میری دلی تمناؤن اور منصوبون کو کبہی چلنے نہ دیگی خصوصیت کے ساتہہ بچشم حسد دیکہتا تہا - علاوہ برین اوسکو ابتک گورنمنٹ انگریزی کی قوت جنگی اور انگریزون کی دیگر وجوہ طاقت کا حال بہی معلوم نہ تہا اور اوسکی متواتر کامیابیون اور اراکین دربار کی خوشامد آمیز باتون سے اوسکے دل مین کسیقدر یہہ خیال بہی سما گیا تہا کہ مجہپر کوئی فتحیاب نہین ہو سکتا - چونکہ رنجیت سنگہ کی یہہ حالت تہی اور ایسے خیالات تہے اس سبب سے یہہ بات مشکل سے خیال مین آتی تہی کہ درحالیکہ شہنشاہ فرانس کا خوف و خطر ایک امر مشتبہ الوقوع ہے اور یہہ بات کچہہ بعید از امکان نہین کہ بجائے اس متخیلہ خوف کے دونون کے باہم پولیٹیکل اتفاق اور دوستی قایم ہو جائے تو پہر اپنے لئے کوئی اصلی اور مستقل فایدہ حاصل کئے بغیر گورنر جنرل کے ارادون کو گرمجوشی کے ساتہہ رنجیت سنگہ کسطرح قبول کر لے گا +

جب سفیر سرکار انگلشیہ نے کرنال سے کوچ کیا تہا اوسکے متعلق حالات

مسٹر مٹکاف صاحب ماہ اگست سنہ ۱۸۰۸ع کے وسط مین کرنال سے روانہ ہو کر بائیسوین کو پٹیالہ پہونچے تہے - اس جگہہ مہاراجہ صاحب سنگہ سے ان نہایت ہی اخلاق کے ساتہہ ملاقات ہوئی - اور پہلی ہی درباری ملاقات کے موقع پر مہاراجہ نے سفیر انگریزی کو شہر کی کنجیان لینے اور انکو گورنمنٹ کی طرف سے بطور عطیہ عنایت فرمانے کی درخواست کی - اور نہایت تندہی

کے ساتھہ کہا کہ مین اپنے تئین سرکار انگریزی کی حفاظت کے سپرد کرتا ہون- اور بغیر اس حمایت کے میری ریاست اور زندگی دونونکا خاتمہ ہو جائیگا- مٹکاف صاحب نے یہہ سمجھکر کہ راجہ صاحب اس حکمت سے گورنمنٹ انگریزی سے ایک قسم کا اقرار اپنی ریاست کے استحکام کی نسبت حاصل کرنا چاہتے ہین اسبات کو منظور نہین کیا- اور اونکو گورنمنٹ کی نیک نیتی کا یقین دلا کر یہہ کہا کہ پٹیالہ کی کنجیان مدت سے آپ کے ہاتھہ مین محفوظ رہی ہین اور ہر طرح امید کیجاتی ہی- کہ مدت تک اسیطرح رہینگی

راجہ صاحب سنگہ
کی خوف زدہ
حالت -

لیکن راجہ موصوف کا خوف بجا تہا کیونکہ لاہور مین عموماً یہہ افواہ تہی کہ رنجیت سنگہ فریدکوٹ پر جو ریاست پٹیالہ سے ملحق الحدود ہی عنقریب فوجکشی کیا چاہتا ہے - اور صاحب سنگہ سے بہی تمام ملک کے چہین لینے کا ارادہ رکہتا ہی- چنانچہ سفارت کے چلے جانے کے بعد راجہ صاحب سنگہ نے خاص پٹیالہ اور اپنے دیگر قلعہ جات کو جلد جلد مستحکم کرنا شروع کیا- گو کہ انکی کم ہمتی اور تلون مزاجی سے ظاہر تہا کہ اگر مہاراجہ رنجیت سنگہ غنیم بنکر آیا تو غالباً یہہ کچہہ بہی مقابلہ نکرینگے +

رنجیت سنگہ کا
لاہور سے قصور
کو چلے آنا

جب مٹکاف صاحب لاہور کے قریب پہونچے تو رنجیت سنگہ بمقام قصور آموجود ہوا یہان آنیسے اوسکے دو مطلب تہے ایک تو یہہ ستلج کے پار مہم کرنے کا جو اوسنے قطعی ارادہ کیا تہا اوسکی طیاری کرے دوسرے یہہ کہ سفیر انگریزی کو لاہور اور امرتسر دونو جو اوسکے بڑے شہر تہے نہ دیکہنے دیوے +

عہدنامہ کرنے کی
تحریک وغیرہ کا
شروع ہونا-

چنانچہ جب مٹکاف صاحب گیارہوین ستمبر کو قصور مین وارد ہوئے- رنجیت سنگہ اونکے ساتھہ بہت خاطرداری سے پیش آیا- مگر معاہدہ کرنیکا اصل کام جو مسٹر مٹکاف کے سپرد ہوا تہا اوسکی نسبت گفت و شنود اور بات چیت کرنے پر رنجیت سنگہ کو راغب کرنا بہت دشوار

معلوم ہوا اور اگرچہ بارہا ملاقاتین ہوئین مگر ہر دفعہ اصل معاملہ کے تذکرہ سے دانستہ گریز ہوتی رہی - اور معلوم ہوتا تہا کہ راجہ کا دلی منشا یہہ ہی کہ بلا انتظار سماعت تجاویز سفیر سرکار انگلشیہ ستلج سے عبور کرکے اپنی مہم کو شروع کردے +

مٹکاف صاحب کی طرف سے بعض تجاویز کا پیش ہونا اور اوسکے جواب مین لاہور والون کی طرف سے بعض تجاویز کا پیش ہونا -

آخر کار ایک پرایوٹ دربار مین مسٹر مٹکاف گورنمنٹ برطانیہ کی خواہشون کے بیان کرنے کو بلائے گئے - چنانچہ اس جلسہ مین اونہون نے اول یہہ بیان کرکے کہ فرانسیسون کے حملہ کا اندیشہ ہی سمجہایا کہ مہاراجہ صاحب اور گورنمنٹ انگریزی دونو کو اسکے روکنے کے باب مین نہائیت تعلق ہی اور سرکار انگلشیہ و دربار لاہور کے باہین حفاظت باہمی کے خاطر اتفاق و اتحاد کا ہونا نہایت دانشمندی کی بات ہی - مہاراجہ رنجیت سنگہ اور اونکے مشیرون نے گورنمنٹ انگریزی کے متوقعہ اتحاد و اتفاق کی نسبت نہایت درجہ کی مسرت اور نواب گورنر جنرل کی خواہشون کی بابت اپنی پوری قبولیت ظاہر کی اور یون کہا گیا کہ یہہ اتفاق و اتحاد اون لوگون کو شرمندہ کریگا جو یہہ کہتے ہین کہ دونون سرکارون کے باہم دشمنی ہے اور اس اتحاد و اتفاق کو نہایت استحکام ہوجایگا اگر سفیر انگریزی اون مطالب کو قبول کرلیوینگے جو مہاراجہ صاحب قبل ازین گورنر جنرل صاحب کے خدمتمین پیش کرچکے ہین اور جنکی نسبت یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ سفیر صاحب اونکی بابت جواب دینے کے مجاز ہین چنانچہ منجملہ اون مطالب کے سب سے بڑی بات یہہ تہی کہ تمام سکہہ رئیسون اور اونکے علاقجات پر رنجیت سنگہ کی بادشاہت تسلیم کرلی جائے - بعد اسکے عہدنامہ پر دستخط ہوسکتے ہین اور سلطنت انگلستان سے ہمیشہ کے واسطے اتفاق و اتحاد قایم ہوسکتا ہی - مٹکاف صاحب نے اسبات پر زور ڈالا کہ فرانس کے مقابلہ کے واسطے معاہدہ ہوجانیکا فایدہ گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ صاحب

دونون کے حق مین ظاہر ہے۔ اور اس عام بنیاد کو برکنار رکھکر ایسی تجاویز کی نسبت رجوع کرنا جس سے صرف ایک ہی فریق کے فواید متعلق ہین مناسب نہین ہے لیکن تاہم وزراے دربار سکھہ اسی بات پر مصر رہے کہ ہماری درخواستونکا جواب دیا جاے چنانچہ یہہ بات قرار پائی کہ ہر دو فریق اپنی اپنی تجاویز غور ثانی کیواسطے تحریراً پیش کرین +

مہاراجہ کا دریاے ستلج سے عبور کرنا اور عہدنامہ کی بات چیت بند کرنیکا ارادہ دکھلانا۔

دوسرے روز راجہ کے وزرا اور سفیر انگریزی کی باہم ایک جلسہ مین اس معاملہ کی پھر بات چیت ہوئی جسمین سفیر انگریزی کو ریاستہاے ادہر ستلج پر اپنے دعوی کے منظور ہونے کی بہت امید ہوگئی تہی مگر رنجیت سنگہ نے اسکے بعد اپنے ڈیرے خیمے اوکھاڑ لشکر کا کوچ بول دیا اور مٹکاف صاحب کے پاس یہہ پیغام بہیجکر کہ آپ بہی میرے ساتھہ تشریف لے چلین ستلج کیطرف چل پڑا اور دوسرے روز اس دریا سے عبور کرکے موضع کہائی مین جو دریا کے کنارے دس میل کے فاصلہ پر ایک گانو ہے خیمہ زن ہوا۔ اب رنجیت سنگہ کا وہ رشک و حسد جو اوسکے دل مین انگریزون کی طرفسے تہا بخوبی نمایان ہوگیا۔ چنانچہ اسنے سفارت انگریزی کو جو کابل جانے والی تہی روکنے کا ارادہ کیا کسواسطے کہ اوسکو ظن کامل تہا کہ انگریز دربار کابل سے جو میرے دشمن ہین میرے خلاف مین اتفاق و اتحاد کیا چاہتے ہین۔ بلکہ یہہ بہی ارادہ ٹہان لیا تہا کہ سفیر سرکار انگلشیہ کو بہی جو خاص اوسکے پاس بہیجا گیا جسقدر جلد ممکن ہو رخصت کرکے اوس سے اپنا پیچہا چہوڑاے رنجیت سنگہ کی اس کج خلقی سے مٹکاف صاحب کو اگرچہ رنج ہوا اور یہہ اونکا رنج بجا بہی تہا مگر تاہم وہ اوسکے ساتھہ ساتھہ کہائی پہونچے اور یہان ایک اور ملاقات حاصل کی مگر اس سے بہی شرایط معاہدہ کو چندان ترقی نہوئی۔ بلکہ ایک طرح سے معاملہ مرجوعہ خود بخود ہی طے ہوتا جاتا تہا +

مہاراجہ رنجیت سنگہ کا فریدکوٹ پر متصرف ہوجانا

چنانچہ یکم اکتوبر کو ریاست فریدکوٹ نے بغیر کسی طرحکی مقابلہ وغیرہ کے رنجیت سنگہ کی اطاعت قبول کرلی اور مہاراجہ نے اور فتوحات حاصل کرنے کی طیاریان کین اور اگرچہ اوسنے یہہ اقرار کرلیا تہا کہ مین شرایط عہدنامہ کے طے کرنے کے خاطر کہائی مین ہی کافی وقت تک مقیم رہونگا لیکن باوجودیکہ سفیر انگریزی نے باصرار کہا کہ مجہکو ایک مہم پر جانے والی فوج کے ہمراہ رہنے کا حکم نہین ہی۔ مگر رنجیت سنگہ نے چوتہی اکتوبر کو اپنے نو مفتوحہ مقام کے دیکہنے کیواسطے فریدکوٹ کی طرف کوچ کردیا +

ذکر مسودہ عہدنامہ پیش کردہ سفیر و مسودہ پیش کردہ مہاراجہ رنجیت سنگہ۔

چونکہ مٹکاف صاحب عہدنامہ کا مسودہ پیش کرچکے تہے اور منتظر جواب تہے اس سبب سے اونکو بہی ناچار ساتہہ ہی جانا پڑا۔ سفیر انگریزی کا یہہ مسودہ عہدنامہ صرف فرانس کے خلاف مین اتفاق باہمی کرنے کے باب مین تہا لیکن مہاراجہ نے بہی جو یہہ خیال کرتا تہا کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے بعض امور کی قبولیت حاصل کرنیکا یہہ ہی موقع ہی آٹہوین اکتوبر کو ایک دوسرے عہدنامہ کا مسودہ پیش کیا جسمین تین شرطین تہین اول یہہ کہ امیر کابل کے ساتہہ جو مہاراجہ کے تنازعات ہون اونمین سرکار انگریزی مداخلت نکرے دوسرے سرکار انگریزی اور مہاراجہ کے باہم ہمیشہ کے لئے اتفاق و اتحاد قایم رہے۔ تیسرے یہہ کہ تمام سکہون کے ملک پر مہاراجہ کا استحقاق فرمانروائی علانیہ طور پر تسلیم کیا جاوے۔ اور اس استحقاق کی منظوری کے علاوہ اس امر کا تعہد بہی قبول کیا جاوے کہ سرکار انگریزی کسی سکہہ رئیس کی حامی نہ بنیگی۔ بلکہ یہہ تمام ملک بغیر کسی قسم کی مداخلت کے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے تحت انتظام رہیگا۔ سفیر انگریزی نے مگر یہہ کہا کہ مجہکو گورنمنٹ کیطرف سے اس بات کی اجازت نہین ہی کہ کابل یا ریاست ہای اندرون ستلج کے ساتہہ رنجیت سنگہ کی تعلق کی نسبت

کسی عہدنامہ پر دستخط کرون یا کوئی اقرار کرون مگر صاحب موصوف نے اس بات کو منظور کر لیا کہ شرائط پیش کردہ کو مین نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین انفصال کے واسطے کلکتہ کو بہیجدونگا اور آخر کار یہہ بات قرار پائی کہ دو عہدنامے تحریر کیے جائین ایک مین شرائط پیش کردہ مہاراجہ صاحب اور دوسرے مین سفیر انگریزی کے لکہے جائین - اور ہر دو عہدنامہ جات تصدیق کیواسطے کلکتہ بہیجدیے جائین ؞

مہاراجہ کا مالیر کوٹلہ کو کوچ کرنا

اس فیصلے کے دوسرے روز مہاراجہ فریدکوٹ سے مالیر کوٹلہ کو جو وہان سے ستر میل شرق کیجانب واقع ہے روانہ ہوا - جہان اسوقت تک عطاء اللہ خان نواب تہا - فریدکوٹ مین اوسنے کوئی ارادہ اس بات کا نہین کیا تہا کہ کس پر حملہ کرون اور ریاستہاے اینروے ستلج مین رنجیت سنگہ کا کوئی دشمن بہی نہ تہا جس سے خصوصاً وہ دلکا غبار نکالتا - مگر اوسکے نزدیک جو کوئی اسکی حکومت سے آزاد یا متمول ہے اور جن سے دولت کا چہین لینا ممکن تہا وہ سب دشمن تہے - راجگان پٹیالہ و نابہہ و جیند نے رنجیت سنگہ کو ایک رقم کثیر اس شرط پر دینے کا اقرار کیا تہا کہ بہٹنیر سرسہ اور فتح آباد - جو بہٹیونکے ملک مین تین بڑے قلعے تہے انپر ہمارا قبضہ کرا دیا جاے - مگر رنجیت سنگہ بڑا دور اندیش تہا - وہ ایسے ملک پر جہان پانی اور گہاس کا ہمیشہ قحط رہتا ہو مہم کی جوکہون اوٹہانیوالا نہ تہا اور ممکن ہے کہ اوسکو اس بات کا بہی شک گذرا ہو - کہ ان میری صلاح دہندون کی جو بہٹیون کے ساتہہ ایک مشکل لڑائی لڑوایا چاہتے ہین اصل غرض یہہ ہوگی کہ میری طاقت کو نقصان پہونچے - اور گورنمنٹ برطانیہ کو مجہسے اس سبب سے رنجش پیدا ہو جاے کہ مین ایک ایسے علاقہ پر حملہ کرون کہ جو بلحاظ ملک مفتوحہ ہونیکے انگریزونکا ہے - گو اونہون نے ابتک اوسپر باقاعدہ

قبضہ نہین کیا۔ غرضکہ رنجیت سنگہ نے اپنی اس تدبیر کو مقدم رکہا کہ جو رئیس مقابلہ کی طاقت نہین رکہتے اونکو ہی لوٹنا چاہیے۔ چنانچہ رئیس مالیر کوٹلہ سے ایک لاکہہ روپیہ بطور خراج طلب کیا۔ چونکہ انکار کا نتیجہ یہہ ہوتا کہ تمام ریاست ضبط ہوجاتی اس سبب سے تہوڑی سی ہیچ مچیر کے بعد منجملہ اسکے کچہہ روپیہ تو ادا کیا گیا۔ اور باقی کیواسطے رؤسا پہولکیان نے اپنی ضمانت دی +

انگریزون سے نواب کوٹلہ کا مستدعی حفاظت ہونا۔

جس روز مسٹر مٹکاف صاحب وارد لشکر ہوے اوسی روز رئیس مالیر کوٹلہ نے اپنے ایک معتمد کو اون سے حصول امداد کے لئے اور گورنمنٹ برطانیہ سے حمایت کی درخواست کرنے کے واسطے صاحب موصوف کی خدمت مین بہیجا لیکن صاحب موصوف اوس سے صرف یہہ ہی کہہ سکتے تہے کہ اگرچہ گورنمنٹ اس ظلم کے کام مین رنجیت سنگہ کی پچ نہین کرتی اور اوسکے لشکر مین سفیر سرکار انگلشیہ کی موجودگی علاقہ اینروی ستلج کی مہم کے واسطے کسیطرح سے داخل منظوری گورنمنٹ ممدوحہ نہین ہے تاہم مین اس معاملہ مین کچہہ مداخلت نہین کر سکتا۔ صاحب موصوف کی طرف سے ایسی باتون کا اس موقع پر بیشک یقین دلانا نہایت مناسب تہا۔ تاکہ سفیر انگریزی کے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ہمراہ ہونے سے رؤسا کی دلون مین بدظنی پیدا نہو جاوے +

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی تدابیر اس موقع پر حسب ظاہر داخل دانائی تہین۔

رنجیت سنگہ کی یہہ کارروائیان گو کیسی ہی از راہ عدم صفائی نسبت ہون مگر اسمین شک نہین ہے کہ منجملہ اوسکی ان چالون کے بعض ایسی حکمت کی نہین جو ضرور کامیابی کے لائق تہین۔ چنانچہ جب سفیر انگریزی نے عہدنامہ کی تحریک شروع کی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے فوراً تاڑ لیا کہ اب موقع آگیا ہے کہ ریاستہاے اینروی ستلج پر اپنی بادشاہت کے حق کو جو اسکی دلی آرزو تہی قبول کرانیکی درخواست پیش کرنی چاہیے۔ اگرچہ اسمین شک نہین ہے

کہ رنجیت سنگھ اس قسم کی بادشاہت کا مطلقاً کچھہ حق نہین رکھتا تہا۔ بلکہ وہ خود ہی لارڈ لیک صاحب کے سامنے یہہ تجویز پیش کرچکا تہا کہ قلمرو سرکار انگریزی اور علاقہ لاہور کے بیچمین دریاے ستلج سرحد گنا جاے۔ مگر بہ نسبت اوسوقت کے اب اسکی طاقت بہت بڑہی ہوئی تہی۔ اور طاقت کے ساتہہ حوصلہ اور خواہش ملک گیری بہی بہت بڑہ گئی تہی۔ علاوہ اسکے اوسکو شاید غلطی سے یہہ بہی خیال تہا مگر بالکلیہ بیوجہہ نہ تہا کہ گورنمنٹ برطانیہ میری قابو مین ہے +

رنجیت سنگہ کا یہہ خیال کرنا کہ مجوزہ عہدنامہ صرف گورنمنٹ انگریزی ہی کے حق مین مفید ہوگا اور اسلئے اوسکا ایسی باتون کی قبولیت کے لئے مستدعی ہونا جو اوسکی فایدہ کے تہین۔

فرانس اسکے نزدیک فقط ایک سلطنت کا نام تہا اور اوس سلطنت یا وہان کے شہنشاہ سے کچھہ محبت تہی اور نہ پرخاش اور یہہ بات صاف اوسکے ذہن نشین تہی کہ سفیر انگریزی کا یہہ یقین دلانا کہ فرانس کے برخلاف اس معاہدہ کا کرنا گورنر جنرل بہادر کو بہتری سلطنت لاہور کے لئے مرکوز خاطر ہے اور اس رابطہ اتحاد اور اتفاق کا پیدا ہونا سلطنت انگریزی کے حق مین نہین بلکہ پنجاب کے بہی حق مین مفید ہے محض واہیات ہے کسواسطے کہ فرانس کی دشمنی انگلستان سے تہی کچھہ لاہور سے نہ تہی اور اگر بالفرض گورنمنٹ انگریزی کو مجھسے اسقدر محبت ہے تو اب تک اونہون نے اوسکو پوشیدہ کیون رکہا اور اگر اونکا باطن صاف ہے اور وہ اپنے مقاصد سے میرے مقاصد کو مقدم سمجھتے ہین اور مجھکو اس قسم کی دوستی کیواسطے تلقین نہین کیا چاہتے ہین جس سے میری ہی سلطنت کو نقصان پہونچے تو وہ پاسہاے اپنے ورے ستلج پر میری فضیلت کو تسلیم کرکے اپنی صفائی باطن کو ثابت کرین۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حجت حسب مندرجہ صدر تہی اور اس بات کا کہنا مشکل ہے کہ وہ غلطی پر تہے اور انہین وجوہات سے اونہون نے یہہ بات ٹہان لی تہی کہ جب گورنمنٹ پہلے میری ان شرائط کو قبول کریگی تب مین

عہدنامہ پر دستخط کرونگا - اوسنے یہہ بہی پختہ ارادہ کرلیا کہ جہانتک ممکن ہو شرائط عہدنامہ کے طے ہونے مین ڈہیل ڈالنی چاہیے تاکہ علاقہ اپنروہی ستلج مین سے جسقدر ہوسکے قبل از اختتام شرائط اپنے قبضہ مین کرلینے کی فرصت ملے اور اندرین صورت مجھے یہہ بڑا فایدہ رہیگا کہ شرط شروط کے انعقاد کے لئے میرے ہاتہہ مین ان علاقجات کا موجود ہونا عمدہ دلایل کے طور پر کام آئیگا ۔ معہذا اگر مین سفیر انگریزی کو کسیطرح دم درود دیکر اپنے لشکر کے ساتہہ لئے لئے پہرنے مین کامیاب رہا تو اسطریق سے مین اپنے ان فتوحات کے جاری رکہنے کو ایک خاصی جواز کی صورت پیدا کرلونگا - اور علاوہ برین جب روساء اپنروہی ستلج اوس سلطنت کے سفیر کو میرے ساتہہ دیکہینگے جسپر وہ اپنی حمایت کے واسطے نظر ڈالتے ہین تو میرے مقابلہ کرنے سے اونکے جی چہوٹ جائینگے ؛

مہاراجہ رنجیت سنگہ کا سفیر انگلشیہ کو فریب دینا اور اوسکا آخرکار اوسکے لشکر کے ساتہہ پہرنے سے انکار کرنا

غرضکہ رنجیت سنگہ بربنا اپنے اس قسم کے منصوبون کے سفیر انگریزی کو وعدے اور دم جہانسے دیتا ہوا ستلج کیطرف کہائی فریدکوٹ اور اخیر مین مالیر کوٹلے ہی گیا - مگر یہان پہونچکر مٹکاف صاحب نے رک جانیکا مصمم ارادہ کرلیا - کیونکہ اونہون نے دیکہا کہ رنجیت سنگہ نے تو مجھکو اپنے کام نکالنے کا ایک اوزار بنالیا ہے چنانچہ جب رنجیت سنگہ نے یہہ تجویز پیش کی کہ سفیر صاحب کو انبالہ چلنا چاہیے وہان پہونچکر شرائط عہدنامہ طے ہوجائینگی تب صاحب ممدوح نے اس خیال سے کہ یہہ مقام اون رئیسون کے منجملہ مین سے ہے جو گورنمنٹ سے حمایت کی درخواست کرچکے ہین اور اب زیادہ شریک لشکر رہنے سے یہہ معنی پیدا ہوتے ہین کہ اس تمام ملک کے ماتحت و مطیع رنجیت سنگہ ہوجانے کو گویا مین خود قبول اور تسلیم کرتا ہون آگے جانے سے قطعی انکار کردیا اور صاف کہلا بہیجا کہ مین لشکر کے ساتہہ آگے ہرگز نہین چلونگا اور تا خاتمہ مہم ہماری ٹہرنے کو کوئی اور مقام تجویز کرنا چاہیے +

اس معاملہ مین ایک بڑے معرکہ کی بحث کا ہونا ۔

اب رنجیت سنگہ سفیر انگریزی کے اس قطعی ارادہ کو متزلزل کرنے اور صاحب موصوف سے اس باب مین کہ ریاستہای اینہر دی ستلج پر اوسکو کامل حکومت حاصل ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی اونکی حامی ہوکر مداخلت نہین کریگی ایک علانیہ اعتراف حاصل کرنیکہ نہایت مستعدی کے ساتھہ اپنی اخیر کوشش کو عمل مین لایا چنانچہ مسٹر مٹکاف صاحب نے اس معرکہ کی کیفیت جو بہت دلچسپ طور سے لکہی ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ وہ رنجیت سنگہ مع دیوان محکم چند و دیوان بہوانیداس و مصر پربہدیال و فقیر عزیزالدین و فقیر امام الدین و سردار بت سنگہ پدہانیہ بذات خود مٹکاف صاحب کے ڈیرہ پر گیا اور اس معاملہ مین بہت اصرار سے گفتگو کی سفیر انگریزی نے جواب دیا کہ چونکہ ان امور مین پہلے ہی بہت کچہہ بحث ہوچکی ہی اس سبب سے میری پاس کوئی اور تازہ بات کہنے کو نہین ہی۔ اسپر رنجیت سنگہ کی طرف سے یہہ حجت پیش ہوئی کہ نواب گورنر جنرل بہادر ریاستہای اینہر دی ستلج کے اس خاص معاملہ کا انفصال آپکی رای پر محمول کرتے ہین۔ مٹکاف صاحب نے کہا کہ مین اس بارہ مین صرف اتنا جواب دیسکتا ہون کہ گورنر جنرل بہادر بیشک مجہسے اس باب مین ایک مفصل کیفیت مانگتے ہین سو مین بہیجدونگا مگر کوئی اجازت اس معاملہ کی قطعی طور کر دینے کے بابت مجہے عطا نہین ہوئی ہی اور بغیر ایسی اجازت کے میری جانب سے اگر کوئی کارروائی کیجاوی تو وہ جایز نہین ہوسکتی ،، ۔

نقل فقرہ چٹہی مسٹر مٹکاف صاحب ۔

اس موقع پر مزید تصریح کے لئے صاحب موصوف کی اوس چٹہی مین سے جس مین اس ملاقات کا حال اونہون نے تحریر کیا تہا یہان ایک فقرہ بجنسہ نقل کیا جاتا ہی وہو ہذا ،، راجہ صاحب نے اپنی خواہشون کے بیان کی طرف مکرر رجوع کرکے یہہ کہا کہ میرے

ولیکن جو ذرا سا شک باقی ہے اوسکی وجہہ یہہ ہے کہ میری سمجھہ مین یہہ بات نہین آتی کہ نواب گورنر جنرل بہادر اس خفیف سی درخواست کے قبول کرنے مین کیون تامل فرماتے ہین مین گورنمنٹ انگریزی سے کوئی ملک نہین مانگتا صرف یہہ چاہتا ہون کہ اپنی خاص قوم کے لوگون کے ساتھہ جو میری ہی بہائی بند ہین اپنے معاملات مین بغیر مداخلت گورنمنٹ انگریزی کے برتاؤ کرون اور وہ تو سب میری ماتحتی کو قبول کرتے ہین اور مین نواب گورنر جنرل سے صرف اتنی بات کہلانی چاہتا ہون کہ جس بات کو سب قبول کرتے ہین اوسمین ہمکو بہی کچھہ کلام نہین ہے ۔ اور سرکار انگریزی نے تو بڑی بڑی آدمی کے ملک اور علاقے اکثر موقعون پر لوگون کو عطا کئے ہین اور یہہ بات مشہور ہے کہ وہ اپنے دوستونکی خاطر کسی ایسی بات سے کبہی دریغ نہین کرتی اور مین حیران ہون کہ میری چھوٹی سی درخواست کی منظوری مین کیون تامل کیا جاتا ہے اسبات کا مینے یہہ جواب دیا کہ اگر آپ کی درخواست ایسی چھوٹی سی ہے تو تعجب ہے کہ آپ اوسکی باب مین اسقدر کیون ساعی ہوتے ہین اور اگر یہہ کچھہ بڑی بات ہے تو پہر آپکو تعجب نہین کرنا چاہیے کہ اوسپر کسی قدر غور اور خوض ہونا بہی ضروری بات ہے ۔

فریقین کا اپنی اپنی بات پر جمے رہنا ۔

آخرکار سفیر انگریزی نے قطعی جواب دیدیا کہ جیسا آپ چاہتے ہین اس قسم کا اقرار مین بغیر استصواب اپنی گورنمنٹ کے نہین کرونگا ۔ اور نہ اس سے زیادہ مین اور کچھہ اقرار کرسکتا ہون کہ تمام حالات کو گورنر جنرل کی خدمت مین غور کیواسطے لکھہ بہیجونگا ۔ اب اس ملاقات کے بعد شرائط عہدنامہ کے جلد یا کہ قابل اطمینان طور پر طے ہونے کی امید بہت دور معلوم ہونے لگی اور معلوم ہوتا تہا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ اس بات پر جم گئے ہین کہ گورنمنٹ برطانیہ جب میری درخواستون کو قبول کریگی تب مین عہدنامہ پر دستخط کرونگا ۔

سفارت سرکار انگلشیہ کا بمقام فتح آباد قیام پذیر ہونا

جب مٹکاف صاحب نے انکو ساتھہ انبالہ جانا باوجود انکی بیفایدہ پہسلاوون کے قبول نکیا تو رنجیت سنگہ نے مقام فتح آباد سفارت انگریزی کے قیام کیواسطی مقرر کیا اور ایک خریطہ نواب گورنر جنرل کی خدمت مین جسمین بہی دلائل وبراہین درج کئے گئی تہی جنکا سفیر انگریزی کے دلپر کچھہ اثر نہین ہوا تہا روانہ کرکے یکم نومبر ۱۸۰۸ء کو مالیر کوٹلہ سے مع لشکر کے کوچ کردیا ؛

کوٹلہ سے کوچ کے بعد اس مہم کے حالات۔

رنجیت سنگہ نے سفارت انگریزی کے جدا ہونیکے بعد جو مہم کی وہ نہایت مختصر تہی چنانچہ جیساکہ ہم اوپر بیان کر آے ہین اوسنے انبالہ کو وہان کے رئیس متوفی کی زوجہ سے چہین لیا اور اسیپر بہی قانع نہوکر اوس بیچاری کا نقد اور زیور بہی اپنے قبضہ تصرف مین لے آیا اور پہر شاہ آباد کو سردار کرم سنگہ کے بیٹون سے جا چہینا مگر کچہہ نذرانہ لیکر جس کی ادائگی کی مہاراجہ پٹیالہ نے ضمانت کی تہی پہر اونکو واپس دے دیا۔

رنجیت سنگہ کا پٹیالہ کیطرف کوچ کرنا۔

رنجیت سنگہ کی فضیلت اور بالادستی کو جسے وہ تشدد اور فریب یا کہ تشدد کے فورا عمل مین لانیکی دہمکی سے قبول کراتا تہا صرف سردار بہنگا سنگہ تہانیسر والہ اور راجہ صاحب پٹیالہ نے نہین مانا۔ رنجیت سنگہ نے ماہ نومبر کے تیسرے ہفتہ مین دار الریاست پٹیالہ کی طرف کوچ کیا یہان بہنگا سنگہ بہی راجہ صاحب سے آکر شامل ہوگیا۔ ان دونوکی متفقہ فوجین رنجیت سنگہ سے سخت مقابلہ کرتین مگر وہ بہ نسبت جنگجو ہونے کے مدبر زیادہ تہا کمزورون ہی پر حملہ کرنے کو ترجیح دیتا تہا۔ چنانچہ اپنے اس تمام سفر مین راجہ صاحب سنگہ کے علاقہ کو کسی طرح کا نقصان پہونچانے سے بڑی احتیاط کے ساتہہ احتراز کرتا رہا اور اسیطرح

اگرچہ اوسنے سردار بہنگا سنگہ تہانیسر والہ کو جو بہت طاقتور رئیس تہا اول کہی مقام چہین لئے مگر بغیر کسی ظاہری وجہہ کے پہر واپس کردئے - اسکی سپاہ پیادہ اور توپخانہ بہی - اگرچہ کہی روز تک تہانیسر مین رہی مگر رنجیت سنگہ نے یہان سے بہی بغیر کسی قسم کے نقصان رسانی کے اپنی فوجکو واپس بلالیا -

ذکر ملاقات ہردو روساء لاہور و پٹیالہ بماہ نومبر سنہ ۱۸۰۸ء -

رنجیت سنگہ اور راجہ صاحب سنگہ کی ملاقات کا حال پہلے بیان ہوچکا ہے اور اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ اس ملاقات کے بارہ مین جسقدر راجہ صاحب سنگہ کو تامل اور تذبذب تہا اوسی قدر رنجیت سنگہ کو بہی تہا رنجیت سنگہ کا دلی ارادہ تو یہی تہا کہ مین صاحب سنگہ پر حملہ کرکے اوسکے ملک کو چہین لون مگر اوسکا حوصلہ نہین پڑا - اور بجاے اسکے اسنے پٹیالہ کے ساتہہ ہمیشہ دوستی رکہنے کی قسم اس نیت سے کہائی تہی کہ جسوقت موقع ہوگا فوراً اس عہد کو توڑ دیا جائیگا -

رنجیت سنگہ کی واپسی امرت سر کو -

بعد اسکے رنجیت سنگہ بہت کڑی کوچ کرتا ہوا چوتہی دسمبر کو بمقام امرت سر واپس پہونچ گیا -

نواب گورنر جنرل بہادر کا الٹی میٹم یعنی پیغام اخیر بنام رنجیت سنگہ اور اس امر کا اعلان کہ روساء ملک اینروی ستلج گورنمنٹ انگریزی کے محفوظ ہین -

اور دسوین ماہ مذکور کو مٹکاف صاحب بہی اوس سے آملے اسوقت سفیر انگریزی کا سب سے مقدم فرض منصب یہہ تہا کہ جو طوفان مدت سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سر پر چہا رہا تہا اب وہ نازل ہوجاے - یعنی مٹکاف صاحب نے نواب گورنر جنرل بہادر کا ایک خریطہ رنجیت سنگہ کو حوالہ کیا جسمین اول تو سفارت سے کج خلقی کے ساتہہ پیش آنے کی نسبت بہت سی تہدید اور تنبیہہ کی گئی تہی - اور پہر بڑی

شد ومد کے ساتہہ روساے اینروی ستلج کے گورنمنٹ انگریزی کے زیر حمایت ہونے کا اعلان کیا گیا تہا۔

بموجب ہدایت نواب گورنر جنرل بہادر مورخہ اکتیسوین ۳۱ اکتوبر ۱۸۰۸ع مسٹر مٹکاف صاحب کا مراسلہ بنام رنجیت سنگہ مورخہ بارہوین ۱۲ دسمبر ۱۸۰۸ع۔

مٹکاف صاحب کے مراسلہ مورخہ بارہوین دسمبر کے پڑہنے سے اون وجوہ کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہی جنکے سبب سے گورنمنٹ کو یہہ فیصلہ کرنا پڑا تہا مگر علاوہ انکے چند اور وجوہات بہی جنکا علانیہ طور پر بیان کر دینا اسوقت مناسب حال نہ تہا مقتضی اس امر کی ہہین تہے۔

ترجمہ مراسلہ

ترجمہ مراسلہ مسٹر مٹکاف صاحب مورخہ بارہوین ۱۲ دسمبر ۱۸۰۸ع بنام راجہ صاحب لاہور۔

نواب گورنر جنرل بہادر کو اس بات کے سُننے سے نہایت تعجب اور تعلق خاطر پیدا ہوا ہی کہ مہاراجہ صاحب کا ارادہ اون روسا کو اپنا مطیع کرنے کا ہی جو ایک عرصہ دراز سے اس سلطنت کے زیر حمایت تصور کیے جاتے ہین جو ہندوستان کے شمال مین حکمران ہے اور حضور حشمتہم الیہ کو اس امر کے دریافت ہونے سے بہی بالتخصیص بڑی حیرت ہوئی ہی کہ مہاراجہ صاحب اپنے اس ارادہ کے عمل مین لانیکے واسطے سرکار انگریزی کی منظوری چاہتے ہین۔ سرکار انگریزی کو مرہٹون پر فتحیاب ہونیکے بعد وہ بہی اقتدار اور حقوق ہندوستان کے شمال مین حاصل ہو گئے ہین جو پیشتر ازین مرہٹون کو حاصل تہے اوسوقت مہاراجہ صاحب کو اوس ملک پر جو ستلج اور جمنا کے مابین واقع ہی کسی طرح کا دعوی نہ تہا بلکہ اوائل جنگ مذکورہ بالا مین لارڈ لیک صاحب مرحوم کے پاس مہاراجہ صاحب کی جانب سے ایک خریطہ اس مضمون کا آیا تہا کہ میری یہہ خواہش ہی کہ میرے اور گورنمنٹ انگریزی کے قلمرو کے مابین دریای ستلج بطور سرحد کے سمجہا جائے جس سے صاف ثابت ہی کہ اوس زمانہ مین مہاراجہ صاحب کو یہہ بات بخوبی معلوم تہی کہ ملک مذکور اوسی سلطنت کے سایہ حمایت مین ہی جو ہندوستان کے شمال مین سب پر غالب ہے جب سے گورنمنٹ انگریزی کو اقتدار مذکورہ بالا حاصل ہوا ہی اوسوقت سے اوسنے جمنا اور ستلج کے مابین تمام رؤسا کو خراج ادا کرنے سے اور اوس قسم کی متابعت سے جو اونکو مرہٹون کے زمانہ مین کرنی پڑتی تہی بری کر دیا ہی اور اونکو اس امر کی اجازت دی گئی ہی کہ سرانجام اپنے معاملات کا بلا مداخلت و مزاحمت غیر کرتے رہین۔ پس ظاہر ہی کہ گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے یہہ رعائتین صرف اس غرض سے کی گئی ہین کہ اون رؤسا کو فایدہ پہونچے نہ کہ اس غرض سے کہ نقصان پہونچے اور سرکار انگلشیہ کا یہہ منشا کبہی نہین تہا کہ کوئی دوسری سرکار گورنمنٹ کی بردباری اور تحمل سے یہہ فایدہ اوٹہاے کہ اون رؤسا کو جنکو خود گورنمنٹ انگریزی نے حامی بنکر تکالیف سے نجات دی ہی اپنا مطیع بناے۔ اور اونپر ظلم کرے۔ نظر بر آن مہاراجہ صاحب کی

درخواست کے جواب مین یہہ بات بطور اعلان بیان کیجاتی ہی کہ گورنمنٹ اس بات کو ہرگز منظور نہین کرسکتی کہ ان رؤسا کو مہاراجہ صاحب یا کوئی اور سلطنت اپنا مطیع بنائی اور یہہ امر بخوبی واضح رہی کہ وہ رؤسا حسب ضابطۂ معینہ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر حمایت ہین اور آیندہ بہی رہینگی -

علاوہ ان وجوہات کے جو اون ٹہیک اور واجبی اصول کے ظاہر کردینی کو کافی ہین - جنکی سبب گورنمنٹ برطانیہ اس بات پر مستعد ہوئی ہی بہت سی اور باتین مہاراجہ صاحب کی کاروائی ہای متعلقہ تجویز مذکورہ مین اس قسم کی واقع ہوئی ہین جنکی باعث سی مہاراجہ صاحب کی تجویز کو گورنمنٹ کسی حالت مین منظور نہین کرسکتی مثلاً گورنمنٹ انگریزی نے ایک سفیر مہاراجہ صاحب کی خدمت مین اس امر کی اطلاع کے لئی روانہ کیا کہ ایک خوف عظیم پیش آنے والا ہے اور اوسکو رفع کرنے کے لئی گورنمنٹ انگریزی آپکو امداد دیا چاہتی ہی اور چند تجاویز معرفت سفیر مذکور ایسی پیش کین جو خاص کر مہاراجہ صاحب ہی کے مفید مطلب خیال کی گئی تہین مگر معلوم نہین کہ مہاراجہ صاحب نے کس وجہہ سی ان تجاویز کو اوس اعتماد اور خلوص باطنی کی نظر سے نہین دیکہا جس نظر سی گورنمنٹ نے اونکو پیش کیا تہا بلکہ جواب مین اون رؤسا کے مطیع کرنے کے باب مین جو گورنمنٹ سی تعلق رکہتی ہین مطالبہ شروع کردیا اور نواب گورنر جنرل بہادر کی دوستانہ تجاویز کا قبول کرنا اپنی اس درخواست کی منظوری پر منحصر اور مشروط کردیا - پس اس قسم کی کسی درخواست کے منظور کرنے کو گورنمنٹ انگریزی بالکل اپنی شان کے خلاف سمجہتی ہی علاوہ اسکی مہاراجہ صاحب نے گورنمنٹ کی خدمت مین ادہر تو یہہ درخواست پیش کی اور ادہر بلا انتظار حصول جواب اون رؤسا کے مطیع کرنیکا ارادہ پورا کرنے کے واسطے روانہ ہو پڑی جس سی صاف ظاہر ہے کہ مہاراجہ صاحب یہہ چاہتی ہین کہ خواہ جواب اونکی حسب دلخواہ آئی خواہ نہ آئی اپنا مطلب پورا کرلین حالانکہ مہاراجہ صاحب کے اس درخواست پیش کرنے سی ہی ظاہر ہے کہ وہ اس بات کو بخوبی جانتی ہین کہ بلا منظوری گورنمنٹ مجہکو اوس ملک پر جو ستلج اور جمنا کے مابین واقع ہی حملہ کرنیکا کچہہ حق حاصل نہین ہی - کیونکہ اگر یہہ بات نہ ہوتی تو مہاراجہ صاحب کو گورنمنٹ سی اس بات مین درخواست کرنی کیا ضرور تہی - پس بلا انتظار جواب اپنی ارادہ کے پورا کرنیکی واسطے قدم بڑہانا گورنمنٹ انگریزی کی واجبی تعظیم کے بالکل مخالف ہی اور نیز یہہ فعل ایک نہایت نامناسب معاوضہ ہی اوس دوستانہ حسن اعتماد کا جو گورنمنٹ انگریزی نے مہاراجہ صاحب پر کیا تہا اور یہہ امر اوس عام دستور کے بہی خلاف ہی جو سلطنتون کے باہم رائج ہے یعنی یہہ کہ جب ایک سلطنت دوسری سلطنت سی کسی بات مین تحریک کرتی ہی تو اوسکو منتظر جواب رہنا پڑتا ہی اور یہہ اصول ایسا بدیہی اور باہمی لحاظ اور ملاحظہ کے عام دستور کے رو سی ایسا ضرور ہی کہ یہہ بڑا تعجب ہوتا ہی کہ مہاراجہ صاحب نے اس طرف توجہہ ہی نفرمائی - اور باوجودیکہ ہمنی اس بات کو مہاراجہ صاحب کے ذہن نشین کرنے مین بارہا کوشش کی مگر کچہہ فایدہ نہوا - قطع نظر اسکی مہاراجہ صاحب مجہکو کسی طرح کی اطلاع کئی بغیر اپنی ارادون کو عمل مین لانیکی واسطی

۱۴

روانہ ہوپڑے اور اگرچہ علاقہ انگریزی کے حدود کے قریب تک مہاراجہ صاحب اپنی افواج کو لے گئے مگر اپنے ارادونکا حال صاف طور پر مجھکو کبھی نہین تبلایا بلکہ بعض اوقات ایسا بھی کیا کہ ارادہ توکچھہ ظاہر کیا اور عمل کچھہ اور ہی کر دکھایا علاوہ ان باتون کے جو برتاو مہاراجہ صاحب نے خاص میرے ساتھہ جو گورنمنٹ انگریزی کی جانب سے سفیر ہوکر آیا تھا کیا ہی بہت باتون مین نہ تو اوس سلطنت عظیم کی شان اور ادب کے ہی موافق تھا اور نہ اوس اعتماد کے ہی شایان تھا جو ایک دوست سلطنت کی نسبت کرنا واجب ہی اور ان باتون کی تشریح مہاراجہ صاحب کے لوح دل پر خود ہی منقوش ہوگی اور جب وہ خیال کرینگے تو تمام باتین جنکے سبب سے یہہ شکایت پیدا ہوئی ہی یقیناً اونکو خود ہی یاد آجائینگی - پس اس موقع پر اونکا مفصل بیان کرنا کچھہ ضرور نہین ہی اور صرف اسقدر لکھنا کافی ہی کہ یہہ تمام باتین بالکل منافی اور مخالف اوس رسم و رواج اور دستورات حفظ مراتب و روابط باہمی سلطنتون کے ہین جنکی موافق عموماً ہر جگہہ عمل درآمد کیا جاتا ہی پس اسصورت مین اگر مہاراجہ صاحب کی درخواست معقول ہوتی تو بھی اوسکا منظور ہونا ناممکن تھا لہذا حسب الارشاد رایٹ آنریبل نواب گورنر جنرل بہادر از طرف گورنمنٹ عالیہ برطانیہ مین صاف اور قطعی طور پر یہہ تنبیہہ کرتا ہون کہ دریای ستلج اور جمنا کے مابین جو ملک واقع ہی اوسپر مہاراجہ صاحب ہرگز ہرگز حملہ نکرین - اور مین یہہ بھی کہتا ہون کہ جب سے گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھہ اسباب مین منجانب آپکے پہلے پہل تحریک شروع ہوئی ہی اوسوقت سے جو مقامات دریای ستلج اور جمنا کے مابین آپکے قبضہ مین آئے ہون اونپر گورنمنٹ آپکا کچھہ حق نہین قبول کرسکتی اور حضور گورنر جنرل بہادر اپنے آپکو اس بات کی توقع کرنیکا مجاز سمجھتے ہین اور اونکے نزدیک اسمین کچھہ شک نہین ہی کہ مہاراجہ صاحب نے جو مقامات مذکورہ بالا وقت سے اپنے قبضہ مین کئے ہین اونکو مالکان سابق کے حوالہ کردینگے اور اپنی فوجکو دریای ستلج کے داہنے کنارے سے ایک قدم آگے نہین بڑہنے دینگے - کسواسطے کہ دریای مذکور کے بائین کنارے پر فوج رکھنے سے مہاراجہ صاحب کا اسکے سوا اور کوئی مطلب نہین ہوسکتا کہ رؤسای اینروی ستلج کو جنکو گورنمنٹ نے علی الاعلان اب سے اپنا محفوظہ قرار دیدیا ہی ڈرائین اور اونکو اپنا مطیع بنائین مین ان خیالات کے ظاہر کرنے مین حسب الحکم گورنمنٹ مہاراجہ صاحب کو یہہ بھی اطلاع دیتا ہون کہ گورنمنٹ انگریزی کی یہہ تمنا ہی کہ آپکی ریاست کے ساتھہ نہایت درجہ کے روابط دوستانہ قایم ہوجائین اور اس دوستی کی روز بروز ترقی ہوتی رہے اور گورنمنٹ برطانیہ اپنے واسطے کوئی ملک نہین چاہتی جسقدر ملک بالفعل اوسکے قبضہ مین ہی وہ کافی ہی - اور گورنمنٹ موصوف کا منشاء دلی صرف یہہ ہی کہ اپنے علاقہ مقبوضہ کی حالت کو ترقی دے - اور رعایا کی خوشحالی اور فارغ البالی کو ترقی ہو سرکار انگریزی سب لوگون سے صلح رکھنی پسند کرتی ہی لیکن جو رؤسا گورنمنٹ کے ساتھہ از بس تعلق رکھتے ہین اور سرکار ممدوحہ کی حفاظت اور حمایت کے مستحق ہین اونکی مطیع کئے جانیکو کسیطرح منظور نہین کرسکتی - مگر بہمہ حال گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ صاحب کی بدل خیرخواہ ہی اور باوجودیکہ مہاراجہ صاحب کے نامناسب طریق کی نسبت گورنمنٹ کی شکایات بالکل بجا ہین تاہم اوسکو مدنظر یہہ ہی ہی کہ رابطہ اتحاد ہمیشہ قایم ہوجا

بیان اون اصلی وجوہات کا جنکی باعث سے گورنمنٹ نے اپنا مذکورہ بالا ارادہ قایم کیا تہا۔

فرانسیسون کی حملہ آوری کو جو دراصل ایک ناممکن بات تہی سب لوگ اب ناممکن سمجہنے لگی ہی اور اس وجہہ سے فرانس کے مقابلہ کے لئی رنجیت سنگہ کے ساتہہ اتحاد پیدا کرنے کی خواہش بہی بالطبع کم ہوتی جاتی ہی اور گورنمنٹ کو کسی حالت مین یہہ بات پسند نہ تہی کہ ایک ایسا عہدنامہ حاصل کرنیکی خاطر جو غالباً منعقد ہونے کے بعد کسی مصرف کا نہ تہا اپنی شمالی سرحد مین ہمیشہ حملے اور فساد ہونے دے اور اول تو فرانسیسون کا حملہ آور ہونا ہی ایک امر قریب بمحال تہا۔ دوسری اگر عہدنامہ منعقد ہو بہی جاتا تو بہی یہہ یقین نہ تہا کہ اگر اہل فرانس نے حملہ کیا تو رنجیت سنگہ اسکو ملحوظ رکہیگا۔ پس گورنمنٹ نے اس بات کو خوب سوچ سمجہہ لیا تہا کہ درحالیکہ رنجیت سنگہ اپنی ہمقوم رؤسا اور دوستون کے ساتہہ بہی بڑی بڑی موثق عہد کرکی ہمیشہ اونکو توڑتا رہا ہی تو وہ غالباً ایک غیر ملک کی سلطنت کے ساتہہ (یعنی انگریزون کے) جب اسکو نرد دغا کہیلنی سے اپنا فایدہ نظر آئیگا کچہہ زیادہ تر وفاداری نہین کریگا۔

رنجیت سنگہ نہین چاہتا تہا کہ اس اعلان کو بطور قطعی تسلیم کرلے

مندرجہ بالا مراسلہ مین جو تنبیہات درج تہین اونکی رنجیت سنگہ کو بالکل امید نہ تہی اور ہرچند کہ سفیر انگریزی نے اوسکو یقین دلایا کہ اب یہہ فیصلہ کسیطرح نہین بدل سکتا اور اس بات کا تقاضا کیا کہ گورنمنٹ کے مطالب کا بہت جلد جواب دو۔ مگر رنجیت سنگہ بظاہر یہی کہتا رہا کہ گورنر جنرل بہادر کا یہہ فیصلہ قطعی نہین ہی اور نامہ و پیام سے اسمین تغیر تبدل ہو سکتا ہی حالانکہ یہہ معاملہ جس سے رنجیت سنگہ بچنا چاہتا تہا گورنمنٹ خوب سمجہہ کر اوسکو طے کرچکی تہی۔ اب اگرچہ وہ گورنمنٹ انگریزی کو خیال مین نہ لانے اور اوسکی بات نہ ماننے سے بہی ڈرتا تہا مگر یہہ بات اوسکے دلمین کسیطرح نہین سما سکتی تہی کہ مین اپنی نومقبوضہ آمدنی کے

علاقہ کو چہوڑ دون یعنی انبالہ۔ فرید کوٹ۔ ساہیوال ہی جنکو مینی ڈنکی کی چوٹ اور سفیر انگریزی کی آنکہون کے سامنی فتح کیا ہی قبضہ اوٹہا لون۔

اس معاملہ کے تصفیہ کو رنجیت سنگہ کا تعویق مین ڈالنا۔

رنجیت سنگہ نے اس معاملہ کی تصفیہ کو ہزار طرحکی مکر و فریب ڈالنا اور تعویق مین ڈالنا شروع کیا مثلاً کبہی تو یہہ کہدیا کہ پربہدیال وکیل کپورتہلہ سی مشورہ کرنا امر ضروری ہی اوسکو ضرور طلب کرنا چاہئی۔ کبہی یہہ حیلہ کیا کہ صرف مت سنگہ پدہانیہ کا انتظار ہی۔ وہ آجای تو تمام امور طی ہوجائین۔ پہر کہدیا کہ امرتسر مین تو فساد ہو گیا ہی اسلئی لاہور جانا ضرور ہی۔ پہر لاہور جاکر کہدیا کہ یہان بہی ویسا ہی فساد ہوجانی کی وجہہ سے ان معاملات کیطرف توجہہ کرنیکی فرصت نہین ملتی۔ غرضکہ رنجیت سنگہ ہمیشہ گورنمنٹ کے ارشاد کی تعمیل کا اقرار اور وعدے کرتا رہا مگر ایفای وعدہ کا کبہی قصد نہین کیا۔

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی شکایتین نامعقول نہ تہین۔

اور اوسکو گورنمنٹ انگریزی کی اس تبدیل ارادہ (پالسی) کی سخت شکایت تہی کہ سفیر بہیجا تو اس مطلب کیواسطی تہا کہ گورنمنٹ اور سلطنت لاہور کے باہم رابطہ دوستی و اتحاد کو ترقی ہو اور فرانس کے مقابلہ مین ایک عہدنامہ منعقد ہوجای مگر اس اتحاد اور دوستی کا ظہور جو ہوا وہ صرف یہہ ہوا کہ جسنے میری تمام ارادون اور منصوبون کو ہی جو نہ تو کچہہ نئی ہی تہی اور نہ محل تعجب ہی تہی ڈہا دیا اور عہدنامہ کے اصل مطلب کا ذکر ہی گم کر دیا گیا۔[۵۱]

---

[۵۱] اس بات سی انکار کرنا ناممکن ہی کہ رنجیت سنگہ کی شکایت کسیقدر صحیح ہتی۔ اور کرنیل اختر لونی صاحب کے نام جو ہدایات گورنمنٹ سی (مورخہ تیسوین ۳۰ جنوری ۱۸۰۹ء) صادر ہوئی تہین اونمین سی مندرجہ ذیل عبارت بہی اس مطلب پر خاص دلالت کرتی ہی۔ وھو ھذا۔ حالمین جو خبرین یورپ سے وہانکے حالات مین ایک موافق مدعا تغیر وتبدل ہونیکی بابت آئی ہین اون سی یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ اگرچہ سلطنت فرانس کا ارادہ حملہ ہی مقبوضات ہند ۱۴

رنجیت سنگہ کا انگریزون سے لڑنیکا قصد کرنا اور جنگ کی طیاریان

اب رنجیت سنگہ نے یہہ ٹہان لی کہ انگریزون سے جنگ ہی کرنی چاہئے کیونکہ اوسکو یہہ خیال ہوگیا کہ اگر انگریزی فوج اب اس طرح سے پر دریاے ستلج تک بڑہ آئیگی تو یہہ اس بات کی علامت ہے کہ کسی نہ کسی دن تہوڑے ہی عرصہ مین میری قلمرو خاص بہی ان غیر ملک کے لوگون کے ہاتہہ مین چلی جائیگی - اس سبب سے وہ نسبت ایسی صلح کرنیکے لڑائی لڑنیکو پسند کرنے لگا کیونکہ اوسکو جو یہہ دُہن لگی ہوئی تہی کہ ملک واقع مابین جمنا و ستلج پر متسلط ہو جاے - وہ خیال کرتا تہا کہ اس لڑائی لڑنے سے شاید مین اپنے اس مدعا پر کامیاب ہو جاؤن - چنانچہ اوسنے نہایت مستعدی سے اپنی جنگی تیاریان کرنی شروع کین اور تمام اطراف سے اپنی افواج کو طلب کیا گولہ - بارود وغیرہ سامان حرب جمع کیا امرتسر مین گوبندگڈہ کا نیا قلعہ حفاظت کے واسطے ہر طرح سے درست اور طیار کیا گیا توپین چڑہا دی گئین اور محاصرہ کی حالت کیواسطے کہانے پینے کا سامان جمع کیا گیا اور دیوان محکم چند جو تمام سکہہ سردارون مین بڑا عمدہ سپہ سالار اور انگریزونکا دشمن جانی تہا اور اسوقت گورکہون کو کانگڑہ سے خارج کرنے کے لئے ایک بڑی فوج کے ساتہہ راجہ سنسار چند کی مدد کیواسطے بہیجا ہوا تہا فوراً طلب کیا گیا چنانچہ اوسنے پہلور کیطرف جو شہر لدہیانہ کے مقابل دریاے ستلج کا ایک مشہور گہاٹ ہے کوچ کیا اور یہان آکر خیمہ زن ہو گیا -

رنجیت سنگہ کا تبدیل قصد اور اوسکا اپنی فوجکو ابنال سے واپس بُلالینا -

مگر رنجیت سنگہ کا یہہ ارادہ بہت ہی جلد بدل گیا - اور اگرچہ لاہور مین یہہ بات

---

۱۴ واقعہ ہند پر مہم کرنے کا بالکل فسخ نہین ہو گیا ہے تاہم اوسمین اسقدر التوا تو ضرور واقع ہو گیا ہے کہ اہل فرانس کے مقابلہ کیواسطے بہت جلد تیاری کرنے اور کسی خاص نوع کی تدبیر عمل مین لانیکی ہمکو کچہہ ضرورت نہین رہی ہے نظر بران گورنمنٹ نے اون خیالات کو اور اپنے اوس ارادہ کو جنکے بموجب آپکے پاس چند ہدایات مورخہ اونتیسوین ۲۹ ماہ گذشتہ قرار دیکر بہیجی گئی تہین اب بالکل بدل دیا ہے فقط ۱۲ مصنف -

علانیہ اور عموماً مشہور تہی کہ بحکم چند دریای ستلج سے عبور کرکے بہت جلد سپاہ مقیم انبالہ سے جا ملیگا مگر بارہوین ۱۲ جنوری کو پیادون کی چار کمپنیون کے سوا اور تمام سپاہ انبالہ سے واپس بلا لیگئی لیکن انبالہ سے چلکر اس فوج نے اس خیال سے کہ راجہ صاحب سنگہ بہی کیا یاد کرینگے۔ مقامات نعمت پور و جلنسوا کو جو پٹیالہ سے قریب بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے لوٹ لیا۔

بسر کردگی کرنیل اخترلونی صاحب انگریزی سپاہ کے ایک دستہ کا ستلج کی طرف کوچ کرنا بماہ جنوری ۱۸۰۹ء

چونکہ گورنمنٹ انگریزی نے اب یہہ بات بطور پختہ ٹہرالی تہی کہ ایک فوج دریای ستلج کے کنارے پر مقیم کردیجاے تاکہ رنجیت سنگہ جنوب کیطرف اپنی طاقت نہ بڑہا سکے اور روساء اینیر و ستلج کا پورا اطمینان رہے کہ سرکار انگریزی ہماری حامی ہے اسلیئے اوس فوج نے جو اس کام کے لئے مامور ہوئی تہی سولہوین ۱۶ جنوری ۱۸۰۹ء کو دریای جمن سے عبور کیا یہہ سپاہ لفٹنٹ کرنل ڈیوڈ اخترلونی کے ماتحت تہی۔

کرنل اخترلونی صاحب کی ذات مین وہ سب اوصاف موجود تہے جو اس مہم کے لئے مطلوب تہے اور ذکر اون ہدایات کا جو اس موقع پر گورنمنٹ نے اونکو تحریر کی تہین۔

صاحب موصوف کو گورنمنٹ نے خاص کر اس خدمت کیواسطے اس سبب سے انتخاب کیا تہا کہ وہ علاوہ اعلے درجہ کی ہوشمندی اور مستعدی اور لیاقت ذاتی کے سرحد شمالی و مغربی کے (پولٹیکس) یعنی معاملات و مصالح ملکی سے بہی خوب واقفیت رکہتے تہے کرنل اخترلونی صاحب کو جو ہدایات گورنمنٹ کی طرف سے ہوئی تہین وہ حسب تفصیل ذیل تہین۔ مگر اونکو یہہ بہی لکہا گیا تہا کہ اینیر کاربند ہونے مین بہت سا مدار خود آپکی رای پر بہی محول ہے۔

خلاصہ ہدایات

اول یہہ کہ صاحب موصوف مہاراجہ رنجیت سنگہ کی حرکات و سکنات کو ہمیشہ دیکہتے رہین اور اوسکی جنگی طاقت کا اور اوسکے دیگر وسایل و اسباب قوت کا اور اوسکے ماتحت

رؤسا کی نیت کا حال دریافت کرتے رہین اور اس امر کی احتیاط رکھین کہ گورنمنٹ کیطرف سے رنجیت سنگہ کے ساتھہ کسی طرحکا اقرار نکرلین اور پنجاب خاص کے نارضامند رؤسا کی بابت یہہ ہدایت صادر کی گئی تہی کہ اگر وہ گورنمنٹ کو امداد دینی چاہین یا مستدعی حمایت ہون تو اونکی درخواست پر التفات نکرین - مگر یہہ بات اونکو سمجہا دیگئی گو بالفعل نہین مگر آیندہ اونکی خدمات شاید کسی موقع پر قبول کیجا سکین - دویم یہہ کہ جو معاہدے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے والئی پٹیالہ اور دیگر رؤسا سے زبردستی کئے تہے وہ قابل پابندی نہ تصور کئے جائین - اور اس بات پر خاص طور کی توجہہ رکہنی چاہئے کہ روسا اینروے ستلج کو سرکار انگریزی کی حفاظت مین آنے پر یہہ دلیل پیش کرکے راضی کیا جائے اور یہہ بات اونکے ذہن نشین کرنی چاہئے کہ خود تمہارے ہی قایم اور برقرار رہنے کے واسطے یہہ بات نہایت ضرور ہے اور گورنمنٹ کو تمہاری دوستی سے جو فایدہ حاصل ہو سکتا ہے وہ صرف یہہ ہے کہ کسی ضرورت کے وقت پر ایسے احسان مند رئیسونکا ایک جتہا جو بلحاظ فواید خود گورنمنٹ کے ساتہہ اپنا رشتۂ محبت مستحکم رکہنا فرض تصور کرتے ہون موجود رہے اور یہہ حفاظت اور حمایت ابتدائے عام طور کی مگر بعدہ محدود (یعنی بشرایط مناسبہ مشروط) ہونی چاہئے - اور اونسے بالفعل کچہہ روپیہ کی مدد نہین مانگی جائیگی مگر آیندہ اونکی حفاظت کیواسطے جو اخراجات سرکار کو کرنے پڑینگے اوسکی بابت اون سے امداد خرچ لیجائیگی - اختر لونی صاحب کو یہہ بہی ہدایت کی گئی تہی کہ جو سپاہ تمہارے ماتحت ہے وہ آخر کار اون مقامات کے واپس لینے مین مصروف ہوگی جن پر رنجیت سنگہ اپنی پچہلی مہم کے زمانہ مین قابض ہوگیا ہے -

رنجیت سنگہ کا لبہ پٹیالہ کیطرف بلا نامہ ہونیکا انکار کرنا -

چودہوین (۱۴) جنوری ۱۸۰۹ء کو بہائی گوربخش سنگہ نام ایک معتمد ریاست

لاہور اس مطلب کیواسطے وارد پٹیالہ ہوا کہ راجہ صاحب سنگہ یا اوسکی اہلکار اعلیٰ چین سنگہ کو معہ رئیس نابہہ اور جیند کے رنجیت سنگہ کی خدمت مین حاضر ہونیکیواسطے امرتسر لیجاوے -

راجہ صاحب سنگہ چونکہ اس بات کو جانتے تہے کہ اہل فرنگ دریای جمن سے عبور کرنیکی طیاری کر رہے ہین اسلئے کسی کو امرتسر بہیجنے سے اونہون نے انکار کردیا اور یہہ کہا کہ جسونت سنگہ والی نابہہ کو جانے نہ جانیکا اختیار ہے اور اس بات پر اپنی بڑی خوشی ظاہر کی کہ راجہ بہاگ سنگہ والی جیند صاحب رزیڈنٹ دہلی کی فہمایش سے کرنل اختر لونی صاحب سے جا ملے -

کرنل اختر لونی صاحب کا پٹیالہ پہونچنا اور راجہ صاحب سنگہ کا بہت ہی مسرور ہونا -

کرنل اختر لونی صاحب یکم فروری کو پٹیالہ پہونچے جن جن وسا کے علاقہ مین ہو کر وہ گذرے وہ نہایت خوشی سے اون سے ملے - اور رانی دیا کنور انبالہ والی خود صاحب موصوف کے پاس جو گورنمنٹ کیطرف سے مختار تہے اپنے علاقہ کے بحال کیے جانیکا شکریہ ادا کرنیکے واسطے آئی - راجہ صاحب سنگہ نے اون سے ملاقات کے موقع پر نہایت ہی بچپن کی سی [illegible] کی مسرت ظاہر کی - کہ جس سے ثابت ہوتا تہا کہ انکو رنجیت سنگہ کے خوف سے نجات پانے کی نہایت ہی خوشی ہوئی ہے[٥١] - ۵ پانچوین فروری کو سپاہ انگریزی نے نابہہ کیطرف کوچ کیا یہان راجہ جسونت سنگہ نے کرنل اختر لونی صاحب سے ایسی ہی خوشی مگر زیادہ تر سلیقہ کے ساتہہ ملاقات کی

رئیس مالیر کوٹلہ کو ریاست پر بحال کرنا -

بعدہ کرنل صاحب موصوف مالیر کوٹلہ گئے اور یہان کے افغان رئیس کو پہر مسند حکومت پر متمکن کیا - کیونکہ یہہ بات ناظرین کتاب ہذا کو یاد ہوگی کہ رنجیت سنگہ نے اس

---

[٥١] راجہ صاحب سنگہ کی خصلت کا تہوڑا سا حال ظاہر کرنیکے واسطے یہہ بات یہان لکہی جاتی ہے کہ کرنل اختر لونی صاحب سے انکی ملاقات صبح کے وقت ٹہہری تہی مگر دوپہر سے پہلے حاصل نہو سکی وجہہ یہہ تہی کہ رؤسا راجہ صاحب سنگہ کو کئی گہنٹہ تک اتنی بات سمجہاتے رہے کہ اپنے فرزند کو جسکی بارہ برس کی عمر تہی ملاقات مین اپنے ساتہہ رہنے دیجئے ۱۲ مصنف

چھوٹی سی ریاست سے ایک لاکھہ روپیہ طلب کیا تھا اور راجہ صاحب پٹیالہ اور اور رؤسا کو جنکی تھانے اور تحصیلین اوسوقت اوسکے ملک مین مقرر تھین اس روپیہ کے ادا کرنے کے ضامن ہونے پر مجبور کیا تھا۔

انعقاد معاہدہ کی بات چیت کی حالت بمقام لاہور۔

لاہور مین انعقاد معاہدہ کا معاملہ دگرگون ہوتا جاتا تھا اور رنجیت سنگہ یہہ کہتا تھا کہ مین اپنی فوج کے پاس جو ستلج پر متعین ہے جاتا ہون اور اوسکا یہہ عمل اعلان جنگ کے برابر متصور ہونیوالا تھا۔

رنجیت سنگہ کا انکار مقامات مقبوضہ کے خالی کرنے سے

رنجیت سنگہ فرید کوٹ اور اور مقامات سے جو ستلج کی جنوب کی طرف واقع تھے دست بردار ہونے پر رضامند نہ تھا اور جو سپاہ انبالہ سے واپس بلائی گئی تھی اوسنے ہنوز ستلج کے اس پار (یعنی جانب شمال) عبور نہین کیا تھا اور پہلور مین فوج بدستور جمع ہوتی جاتی تھی۔ اور لڑائی کی تمام طیاریان ہو رہی تھین اسپر دیوان محکم چند نے یہہ حرکت کی کہ سفیر انگریزی کی ڈاک روکدی اور ایسی چھیڑین نکالین جنسے مٹکاف صاحب کا یہہ ارادہ ہوگیا کہ اب مجھکو خواہی نخواہی سلسلہ انعقاد معاہدہ کو منقطع کرکے امرتسر سے چلا جانا پڑیگا۔ چنانچہ مٹکاف صاحب نے اپنی یہہ راے ظاہر کی کہ رنجیت سنگہ کا ارادہ بالکل جنگ کرنیکا ہے اور صاحب کمانڈر انچیف کو لکھا کہ رنجیت سنگہ کی طاقت کو توڑنے اور ایک قابل اطمینان صلح قایم کرنے کیواسطے اوس ملک پر حملہ کرنا ہی بہترین ذریعہ حصول مقاصد مذکورہ کا ہے اور پنجاب مین جو عام نارضامندی پہیلی ہوئی تھی اوسکو دیکھہ کر مٹکاف صاحب کو یہہ بھروسہ تھا کہ گورنمنٹ انگریزی ضرور کامیاب ہوگی اور صاحب موصوف کو یہہ بھی ظن غالب تھا کہ تمام بڑے بڑے سردار رنجیت سنگہ کی اطاعت کے جوئے کو جسکا بوجھہ وہ برداشت نہین کرسکتے بخوشی تمام پہینکدینگے اور حقیقت مین رنجیت سنگہ کو بھی

یہہ کہٹکا لگا ہوا تہا۔ چنانچہ اوسنے اپنے ساتہیون سے بڑے بڑے اقرار کیئے۔ اور اپنی خوشدامن مائی سدا کنور کی بہی بہت خوشامد درآمد کی۔ کسواسطے کہ وہ رام گڈہیونکی مشہور ومعروف مثل کی رئیسہ گنی جاتی تہی۔ اور رنجیت سنگہ یہہ بہی جانتا تہا کہ وہ انگریزون سے بہی سازش کر رہی ہے چنانچہ اسنے مائی سدا کنور کی دختر مہتاب کنور کے محل مین جو اسکی پہلی رانی تہی اور جسکو مدت سے اسنے چہوڑ رکہا تہا پہر اپنا آنا جانا شروع کر دیا۔ اور شیر سنگہ اور تارا سنگہ دونون کو جو مہتاب کنور کے لڑکے کہلاتے تہے اپنا لڑکا مان لیا حالانکہ یہہ لڑکے نہ رنجیت سنگہ کے تہے نہ مہتاب کنور کے۔ اور انکو رنجیت سنگہ ابتک اپنی اولاد نہین مانتا تہا۔

انگریزی فوج کی آمد کا اثر

رنجیت سنگہ آخرکار اسبات کو سمجہہ گیا کہ جنرل سینٹ لیجر کے زیر حکم جو ایک فوج کثیر اور کرنل اختر لونی کے زیر حکم ایک دستہ سپاہ انگریزی چلا آتا ہے اوسکے آنیکا حال سنکر ستلج کے روسا پر ایک بڑا اثر ہوا ہے اور وہ خوف زدہ ہوکر انگریزون کے ساتہہ معاملہ کرنے کے خاطر ایک ایک کرکے کہسکنے شروع ہوگئے ہین۔ اور اونکی افواج نے بہی جو رنجیت سنگہ کے پاس حاضر تہین اونہین کی پیروی شروع کر دی ہے۔ اور بلکہ اگر اس موقع پر لاہور سے ایک بڑی کمک نہ آتی تو خود دیوان محکم چند کی سپاہ بہی کافور ہو جاتی۔

کرنل اختر لونی صاحب کے پاس رنجیت سنگہ کے سفیرون کا آنا۔

غرضکہ ابتو رنجیت سنگہ کی بہی آنکہین کہل گئین کہ میری مخالفت گورنمنٹ انگریزی کو اوسکے ارادہ سے باز نہین رکہہ سکتی۔ اس سبب سے گو وقت کسیقدر گذر چکا تہا مگر اب وہ ایسی چال چلا جس سے اسکی صلح جو ہونیکا سبکو یقین ہوجاے۔ چنانچہ اوسنے سردار سدا سنگہ اور نظام الدین خان کو کرنل اختر لونی صاحب کے پاس اس بات کے معلوم کرنیکو بہیجا

کہ آیا یہہ نئے صاحب مٹکاف صاحب کی نسبت کچھہ زیادہ التفات کرتے ہوے معلوم ہوتے ہین یا نہین - یہہ معتمد تیرہوین ۱۳ فروری کو کرنل اخترلونی صاحب کے لشکر مین پہونچے اور انہون نے صاحب موصوف کے سامنے مٹکاف صاحب کی بہت شکایت کی کہ وہ تو کوئی معاملہ صفائی اور کشادہ دلی کے ساتہہ طے ہی نہین کرتے اور اپنے دلکا بہید ہی نہین کہولتے اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی صلح پسندی اور دریا دلی کی بڑی تعریف کی - اور جو حالات انکو گورنمنٹ کے ارادون کی نسبت معلوم ہو سکتے تہے اون سے واقفیت حاصل کر کے ان معتمدون نے کرنل صاحب کو اسبات پر راضی کرلیا کہ چند روز مین مہاراجہ صاحب کے پاس سے جواب آجائیگا اوسکے آنے تک آپ یہان ہی مقیم رہین -

کرنل اخترلونی کا آگے بڑہنے مین توقف کرنا اور اون کی ایسی کارروائی سے گورنمنٹ کا ناراض ہونا

گورنمنٹ نے کرنل اخترلونی صاحب کی کارروائی کو اس معاملہ مین بہت ناپسند کیا اور اونکو یہہ تحریر کیا گیا کہ تمکو یہہ لازم نہ تہا کہ رنجیت سنگہ کے معتمدون کے کہنے سے فوج کے آگے قدم بڑہانے مین ذرا بہی تاخیر کرتے اور تمکو سمجہہ کر کام کرنا چاہئے تہا اور تمنے جو ایسی باتون کو کان پکڑنا جن سے سفیر انگریزی کی صداقت اور صاف باطنی پر حرف آتا ہے یہہ تمنے گورنمنٹ انگریزی کی شان کو جوکہون مین ڈالا ہے اور جسقدر رنجیت سنگہ نے خصومت کا اظہار کیا اوسیقدر گورنمنٹ کی غیرت اور مقاصد متقاضی اس امر کے تہے کہ بے تامل قدم آگے بڑہایا جاتا -

نواب گورنر جنرل بہادر کا اپنی مصلحت کو اور طرح پر بدلنا -

گورنر جنرل بہادر کی پالسی بلحاظ رفتار واقعات بہت کچھہ بدل گئی تہی - اور چونکہ اب فرانس کیطرف سے کچھہ خوف نہین معلوم ہوتا تہا اس سبب سے وہ اسبات کو مناسب سمجھتے تہے کہ لدہیانہ یا دریاے ستلج پر کسی اور مقام مین چہاونی ڈالے جانے کا خیال

چہوڑ دیا جاہے۔ بلکہ کرنال مین چہاونی قایم کیجاہے۔ جہان اوسکا ہونا رنجیت سنگہ کو ناگوار نہوگا۔ مگر صاحب کمانڈر انچیف اور صاحب رزیڈنٹ دہلی اور کرنل اختر لونی صاحب کی عرضداشتون سے آخرکار یہہ ہی صلاح قرار پاگئی کہ لدہیانہ ہی چہاونی کے واسطے اگر بطور عارضی منتخب ہوگیا۔ گورنمنٹ کی پالیسی مین جو تغیر و تبدل ہوا وہ صرف اسقدر تہا کہ فرانسیسیون کا حملہ تو اب مدت تک نہین ہوسکتا تہا اس سبب سے رنجیت سنگہ کے ساتہہ عہدنامہ دوستی منعقد کرلینے مین چندان گنجایش اعتراض نہین ہے۔ اور نہ اوسکی طاقت کی محدود کرنیکی چندان ضرورت ہے، اور چونکہ رنجیت سنگہ کو برابر یہہ بات کہی جاتی رہی ہے کہ جب تک وہ اون باتون کو جو پیش کی گئی تہین قبول نکریگا اوسوقت تک ہم عہدنامہ دوستی منعقد نہین کرسکتے۔ لیکن اب چونکہ وہ اون باتون پر رضامند ہے اسلئے شایان وقار گورنمنٹ یہہ ہی ہے کہ صاف باطنی کے ساتہہ اوس سے دوستی کرلیجاہے۔ چنانچہ منٹکاف صاحب کے پاس عہدنامہ جات کے دو مسودے بہیجے گئے اونکا یہہ مضمون تہا کہ جو مقامات رنجیت سنگہ نے حالمین فتح کئے ہین اونکو وہ کامل طور پر چہوڑ دین اور فتوحات سابقہ مین کچہہ دست اندازی نہین کیجاہے گی مگر رنجیت سنگہ کو رؤساء اینروی ستلج پر اون جاگیرون کے لحاظ سے جو اوسنے اونکو خود عطا کی تہین تابعداری کا حق حاصل نہین ہوگا۔

اختر لونی صاحب کا لدہیانہ پہونچ جانا

کرنل اختر لونی صاحب نے جو بیسوین فروری کو لدہیانہ پہونچے تہے گورنمنٹ کی اوس عتاب آمیز تحریر کے باعث وہان پہونچتے ہی استعفا دیدیا لیکن اگرچہ انکا استعفا منظور ہوگیا مگر انکی خدمات اور سرگرمیون کی اسقدر تعریف اور توصیف ہوئی کہ اونہون نے اپنا استعفا پہر واپس کرلیا۔ اور کرنل موصوف ہی لدہیانہ مین پولیٹیکل اور جنگی کام کے ذمہ وار رہے۔

مسٹر مٹکاف صاحب کے سپاہیان ہمراہی پر بمقام امرت سر ایک حملہ کا ہونا - اور حملہ آورون کی مغلوبیت -

لاہور مین شرایط عہدنامہ بہ قابل اطمینان طور سے طے ہوتی جاتی تھین - کہتے ہین کہ ایک وقوعہ کے سبب جس سے رنجیت سنگھ کو معلوم ہوگیا تھا کہ سپاہ انگریزی قواعد دانی کی وجہہ سے کسقدر طاقتور ہے اوسکی اس خواہش کو کہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ صلح رہے زیادہ تر استحکام ہوگیا تھا - یہہ وہ حملہ تھا جو امرت سر مین مسٹر مٹکاف صاحب کے ہمراہی سپاہیون پر دربار صاحب کے متعصب اکالیون نے کیا تھا جو لشکر انگریزی کے مسلمان سپاہیون کے اس مقدس شہر کے حوالی مین محرم کی رسوم تعزیہ داری کے ادا کرنے سے ناراض ہوگئے تھے - ان اکالیون نے جو بڑے شجاع اور جنگجو کہلاتے تھے اور جنکا سرغنہ پھولا سنگھ تھا جو بعد ازان پنجاب کی تاریخ مین بہت مشہور شخص ہے - چند انگریزی سپاہیون کے ہاتھہ سے جن پر اکالیون کی بے قواعد اور جاہلانہ بہادری کچھہ اثر نہین کرسکتی تھی کامل شکست کھائی - یہہ بدعت کچھہ پولیٹکل وقعت نہین رکھتی تھی اور نہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی اسمین کسی طرح کی شرکت تھی بلکہ یہہ صرف سکھون کی مذہبی تعصب کے جوش کا ایک ظہور تھا جس سے خود رنجیت سنگھ کو بھی کئی بار نقصان اوٹھانا پڑا تھا[۵۱] - اور چونکہ رنجیت سنگھ کی طاقت بہت کچھہ اسی بات پر مبنی تھی کہ عموماً سکھون کی نظر مین وہ گورو صاحبان کا ایک عمدہ خادم اور سروت (تمام) خالصہ کا سردار متصور ہونے سے ہی قابل تعظیم گنا جاتا تھا - پس وہ ایسے لوگون کو کچھہ سزا نہین دے سکتا تھا جنکے اس قسم کے قصور کو اپنے مذہب کی حمایت مین اعلی درجہ کا ایک جوش تعبیر کیا جاتا ہو

---

[۵۱] اسکے دو مہینے پہلے لاہور اور امرت سر مین ایک عام بغاوت کی صورت ہوگئی تھی وجہہ اسکی یہہ تھی کہ مسماۃ موران نے جو رنجیت سنگھ کی اوس زمانہ مین ایک بہت مرغوب خاطر طوائف تھی اپنے ایک آشنا کو جو اوس کے عشق مین شیفتہ ہو رہا تھا مسلمان کر لیا تھا اس بات پر ہندوؤن اور سکھون نے برانگیختہ ہوکر موران کو رنجیت سنگھ سے طلب کیا سبحان اللہ کیا کہنا ہے اس سرکار کی جود و فیض بخشی اور عجوبہ انصاف کا کہ اپنی موران کو تو دیا نہین مگر اوسکے بھائی کو پیش کردیا کہ اگر مارنا ہے تو اسکو مار ڈالو فقط ۱۲ من مصنف

فرید کوٹ کو رنجیت سنگہ کا آخرکار چہوڑ دینا

رنجیت سنگہ کو فرید کوٹ سے جو دیوان محکم چند کے زیر انتظام تہا قبضہ اوٹہانے پر راضی کرنا نہایت دشوار تہا اور اس مقام کے حوالہ کر دینے کے باب مین حتے الامکان بہت ہی کچہہ کار سازیان اور حیلے حوالے کئے گئے اور جسقدر توقف ممکن تہا عمل مین لایا گیا حتے کہ مٹکاف صاحب کو پہر یہہ یقین ہو گیا کہ غالباً لڑائی کسیطرح نہین ٹل سکتی۔

آخرکار عہدنامہ کا ہو جانا۔

مگر آخرکار بتاریخ دوییم اپریل لاہور کی سپاہ نے فرید کوٹ کو خالی کر دیا اور اوسکے حقدار مالک سابق کے حوالے کیا گیا۔ چونکہ اب عہدنامہ کے انفصال مین کچہہ اشکال نہین رہا تہا اسلئے دوسرا مسودہ جو کلکتہ سے آیا تہا اوسکو رنجیت سنگہ نے تمام و کمال منظور کرکے پچیسوین اپریل کو بمقام لاہور دستخط کر دئے۔ جسکو بعدہ حضور گورنر جنرل بہادر نے بہی باجلاس کونسل حسب ضابطہ منظور فرمالیا۔

(عہدنامہ مابین سرکار انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور)

ترجمہ عہدنامہ

چونکہ بعض امور جنکے سبب سے سرکار انگریزی اور راجہ صاحب لاہور کے باہم کچہہ تکرار تہی اب برضا و رغبت طرفین اونکا تصفیہ ہو گیا ہے اور فریقین کو باہم کمال دوستی اور اتفاق رکہنا بدل منظور ہے اس سبب سے دفعات مندرجہ عہدنامہ ہذا کو جنکی پابندی فریقین کے ورثا اور جانشینون پر واجب اور لازم ہوگی راجہ رنجیت سنگہ نے اصالتاً اور چارلس تہیافلس مٹکاف صاحب بہادر نے گورنمنٹ انگلشیہ کی جانب سے وکالتاً منظور کیا۔

دفعہ اول۔ گورنمنٹ انگلشیہ اور ریاست لاہور مین ہمیشہ رابطہ دوستانہ قایم رہیگا اور گورنمنٹ موصوف ریاست لاہور کو ویسے ہی عنایت کی نظر سے دیکہیگی جیسے وہ اور اپنی

نہایت دوستدار ریاستون کو دیکھتی ہی اور گورنمنٹ کو راجہ صاحب کے اون علاقجات سے جو دریای ستلج کے شمال کیجانب واقع ہین اور نیز وہانکی رعایا سے کچھہ سروکار نہوگا۔

دفعہ دوم۔ جو ملک دریای ستلج کے داہنی کنارہ پر راجہ صاحب یا اونکی توابعین کے قبضہ مین ہی اوسمین جسقدر انتظام اندرونی کیواسطی ضرور ہو اوس سے زیادہ فوج کبھی نرکھا کرینگی اور اوسکے قرب وجوار مین جو مقامات اور رئیسون کے قبضہ مین ہین اونپر یا اونکی کسی حق حقوق پر نہ خود دست اندازی کرینگے اور نہ کسی اپنے متوسل کو ایسا کرنے دینگے۔

دفعہ سوم۔ اگر دفعات مرقومہ بالا کے خلاف کوئی بات ظہور مین آئی یا گورنمنٹ انگلشیہ خواہ ریاست لاہور کی جانب سے کوئی حرکت خلاف آئین دوستی سرزد ہو تو اوس وقت یہہ عہدنامہ ناجایز او ناکارہ محض تصور کیا جائیگا۔

دفعہ چہارم۔ یہہ عہدنامہ جسمین چار دفعات ہین ۲۵ اپریل ۱۸۰۹ع کو بمقام امرتسر منعقد ہوا ہے مسٹر چارلس تہیافلس مٹکاف صاحب اسکی ایک نقل انگریزی اور فارسی مین بعد ثبت مہر و دستخط خود راجہ صاحب والی لاہور کو حوالہ کرتے ہین اور اسیطرح راجہ صاحب موصوف نے اسی عہدنامہ کی دوسری نقل پر اپنی مہر و دستخط کرکے صاحب موصوف کو دیدی ہی مسٹر چارلس تہیافلس مٹکاف صاحب یہہ اقرار کرتے ہین کہ دو مہینے کے عرصہ مین اس عہدنامہ کی ایک نقل مصدقہ بدستخط خاص رائٹ آنریبل نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل راجہ صاحب کے پاس آجائیگی اور اسکے آنیکے بعد یہہ عہدنامہ بالکل مکمل و طرفین سے واجب التعمیل سمجہا جائیگا اور جو نقل عہدنامہ کی اب راجہ صاحب کو دیجاتی ہی وہ واپس کردی جائیگی فقط۔

مُہر و دستخط سی ٹی مٹکاف صاحب

مُہر و دستخط راجہ رنجیت سنگہ

مُہر سرکار کمپنی بہادر

دستخط لارڈ منٹو صاحب

اس عہدنامہ کو نواب گورنر جنرل بہادر نے
باجلاس کونسل ۳۰ می ۱۸۰۹ء کو تصدیق فرمایا

نتیجہ عہدنامہ

اب اس عہدنامہ کے روسے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اپنا دعوی بالادستی رؤساء اینروہی ستلج پر اور دعوی تصرف و تسلط ملک مذکور پر دوام کے لئے بالکل ترک کردیا اگرچہ یہہ عہدنامہ مہاراجہ کی دلی آرزوؤن کے بالکل مخالف تہا اور بڑی مجبوری سے منظور کیا گیا تہا مگر اوسنے اسکی دفعات کے برخلاف کبہی عمل درآمد کرنا نہین چاہا - اگر مسٹر مٹکاف صاحب سفیر انگریزی متعینہ لاہور جیسا شخص مستقل مزاج اور ہوشمند اور معاملہ فہم نہوتا تو ایسا عہدنامہ کبہی منعقد نہوتا اور ہوتا ہی تو شاید اوسوقت ہوتا جبکہ انگریز رنجیت سنگہ سے لڑائی لڑکر اول اوسکو مغلوب کرتے اور پہر اوسکو مجبور کرکے کچہہ اقرار کرالیتے[۵۱] ـ

---

[۵۱] بطور ضمیمہ اس عہدنامہ کے ایک عام اشتہار حفاظت کا رؤساء اینروہی ستلج کے نام اس مضمون کا جاری ہوا کہ سرکار انگریزی سلطنت لاہور کے مقابلہ مین تمہاری محافظ ہے چنانچہ نقل اوسکی بعینہ ذیل مین درج کیجاتی ہے

نقل اطلاعنامہ بہ مُہر و دستخط نصیر الدولہ معز الملک سردار باوقار وفادار خان کرنیل داود اختر لونی صاحب بہادر ظفر جنگ

فدوی محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی بموجب حکم صاحبان صدر دار الامارت کلکتہ آنکہ مرقوم سوم ماہ مئی ۱۸۰۹ء

اظهر من الشمس و ابین عن الامس کہ تعیناتی پلاٹن ہای انگریزی باینسوی دریای ستلج حسب درخواست و تمنای سرداران صرف بنظر مہربانی اہالیان عالیشان سرکار کمپنی انگریز بہادر جہت حفاظت و حراست مکانات بوقوع آمدہ چونکہ بتاریخ بست و پنجم ماہ اپریل ۱۸۰۹ء فیمابین اہالیان والاشان سرکار فیض آثار ممدوح و مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر بمعرفت چارلس تہیافلس منٹکاف صاحب بہادر نوشت و خواند عہدنامہ بظہور رسید لہذا بموجب حکم صاحبان ذیشان اہالیان صدر دار الامارت کلکتہ بنابر اطمینان خواطر سرداران ضلع سرہند و مالوہ منظورات و مرکوزات اہالیان ممدوح را بذیل ہفت مدات بمعرض تحریر آوردہ میشود فقط۔

۱ دفعہ اول۔ چونکہ ملک سرداران ضلع سرہند و مالوہ در حفاظت صاحبان عالیشان انگریز بہادر درآمدہ حالا مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر در ملک سرداران مذکورین بموجب نوشت و خواند عہدنامہ مواخذہ و سروکار نمانده

۲ دفعہ دوم۔ ہر قدر کہ ملک سرداران مذکورین در حفاظت انگریزی درآمدہ اہالیان ممدوحین را از سرداران مسطورین طمع پیشکش و نذرانہ مطمح نظر فیض مظہر نیست۔

۳ دفعہ سوم۔ طوریکہ سرداران ضلع سرہند و مالوہ قبل از حفاظت صاحبان عالیشان در اماکن متصرفہ خود مصروف حکومت بودند حالا نیز بدستور در اماکن خودہا مختار عملداری خواہند ماند۔

۴ دفعہ چہارم۔ ہرگاہ کہ اتفاقاً برای انتفاع عام و بمقتضای مصلحت وقت افواج انگریزی از ملک سرداران مذکورین گذر نماید بہر یک از سرداران در مکانات متصرفہ خودہا ضرور و واجب است کہ در بجا آوری

حسن خدمات از سرانجام رسد غلہ وغیرہ اجناس مطلوبہ تہاون بکار نبرند -

دفعہ پنجم - اگر افواج غنیم از اطراف وجوانب بارادہ تصرف ملکی عزیمت این طرف نماید مقتضای رفاقت ومصادقت آنست کہ تمام سرداران بالاجماع مع جمعیت ہمراہی خود باتفاق صاحبان عالیشان باندفاع فوج غنیم پردازند ودر متابعت وفرمانبرداری دقیقہ فروگذاشت نہ نمایند -

دفعہ ششم - از سوداگران کہ اجناس ولایتی جہت مصارف لشکر ظفر پیکر از ضلع مشرق بنا بر فروخت آرند احدی از تہانہ داران وسایرداران بعلت محصول متعرض نشود واز حد حدود خودہا بسلامت واگذارند -

دفعہ ہفتم - ہر قدر راسان اسپان کہ جہت بہرتی رجمنٹ ہای ترک سواران از ضلع سرہند خواہ از ملک دیگر خرید شوند وپیش آرندگان اسپان چٹھی راہداری مہری صاحب کلان دار الخلافہ شاہجہان آباد ویا صاحب کلان لشکر ضلع سرہند موجود باشد سرداران بعلت محصول در مکانات خودہا مزاحمت نرسانند فقط -

سن ابتدا سے ۱۸۴۵ء ممالک اینروی ستلج کی تاریخ کا - ریاست لاہور سے بالکل علیحدہ ہونا -

اس زمانہ سے ۱۸۴۵ء تک ریاست ہای اینروی ستلج کی تاریخ کو سلطنت لاہور کی تاریخ سے کچھہ تعلق نہین ہے - کیونکہ رئیسان ملک محفوظہ اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ ہم ایک کیسی آفت سے بچے ہین اس سبب سے اونہون نے انگریزون کے مقابلہ کے لیے کبھی مہاراجہ رنجیت سنگھ سے سازش کرنا نہین چاہا اور نہ اونکو کسی طرح کی کوئی شکایت ہی تھی جسکے سبب سے خواہی نخواہی اوس سے سازش کرتے معہذا رنجیت سنگھ بھی خوب سمجھتا تھا کہ سرکار انگریزی کی طاقت کے آگے میرا کچھہ زور نہین چل سکتا اس سبب سے اوسنے بھی کشمیر - پشاور - ملتان اور ڈیرہ جات کی ہی فتح پر قناعت کی -

عہدنامہ کی اس کارروائی سے پٹیالہ والون کا بہت خوش ہونا۔

معاملات پولیٹیکل کا اب جو یہہ نیا رنگ بدلا اس سے والی پٹیالہ کے برابر کوئی خوش نہین ہوا کیونکہ رئیس مذکور جو علاوہ کم طاقت کے ضعیف العقل بہی تہا اوسکو یہہ خیال تہا کہ مین رنجیت سنگہ کا مقابلہ نہین کر سکتا اور حقیقت مین یہہ بیچارہ تو خود اپنی رانی آسکنور سے بہی ڈرتا بڑی عاقلہ اور صاحب داعیہ تہی بمشکل تمام عہدہ برا ہوا تہا۔ رانی موصوف اوس جاگیر پر جو اوسکو دی گئی تہی قانع نہوکر درپے اس بات کے تہی کہ انتظام ریاست مین بہی دخیل ہوجاؤن۔

کپتان وایٹ صاحب پر ایک حملہ کا ہونا

انعقاد عہدنامہ لاہور پر کچہہ زیادہ عرصہ نہین گذرا تہا کہ راجہ صاحب سنگہ کے ضعف عقل کا حال اوس موقع پر عیان ہوگیا تہا جبکہ خاص انکی ہی علاقہ مین کپتان وایٹ صاحب پر لوگون نے حملہ کردیا تہا یہہ صاحب سرحد کی پیمایش کیواسطے سرکار انگریزی کی طرف سے مقرر تہے اور چونکہ علاقہ پٹیالہ مین بدنظمی کا بازار گرم تہا اس سبب سے اسکے دو برس پہلے بہی انکو اپنا کار مفوضہ کسی قدر عرصہ تک بند کردینا پڑا تہا کپتان وایٹ صاحب کی اردلی مین کوئی اسی سوار ہندوستانی رہا کرتے تہے موضع چاؤسکے[۱۵۱] مین پہولا سنگہ اکالی نے بہت سے سوار اور پیادون کے ساتہہ آکر انپر حملہ کیا اور یہہ وہی شخص تہا جسنے بمقام امرتسر بہی متکاف صاحب کے ہمراہیون پر حملہ کیا تہا چونکہ چاؤسکے مین دیہات قرب وجوار کے لوگ پہولا سنگہ کی امداد کو آگئے تہے اور بڑہتے بڑہتے ایکہزار سے زیادہ آدمی جمع ہوگئے تہے اس سبب سے وایٹ صاحب کے ساتہہ کی اس چہوٹی سی انگریزی سپاہ کو وہان سے بہاگنا اور اپنے ڈیرے خیمے اور اسباب

---

[۱۵۱] اب یہہ گانو علاقہ ضلع لودیانہ مین زیر حکومت گورنمنٹ انگلشیہ جاگیرداران خاندان ملود کے متعلق ہے ۱۲ محشی

ہاتہہ سی کہونا پڑا مگر بعد ازین اونہون نے موضع پہتو کے پر (جو اب علاقہ نابہہ مین ہے) اور وہان کے لوگ بہی دشمن تہی حملہ کرکے تصرف کرلیا۔ اور راجہ جسونت سنگہ والی نابہہ کے بہتیجی رام سنگہ کے پہونچنی تک اس مقام پر بڑی مردانگی کے ساتہہ قابض رہا اور جب اور کمک آگئی تب مخالفون کو زور سی منتشر کیا گیا اور فساد رفع ہوگیا اس لڑائی مین کپتان وائیٹ صاحب کی طرف کے چہہ آدمی مارے گئے اور اونیس زخمی ہوئی اگرچہ صاحب رزیڈنٹ دہلی کی خدمت مین یہہ بات ظاہر کی گئی تہی کہ یہہ مفسدہ خود کپتان وائیٹ صاحب کے بعض سپاہیون کی زیادتی سی برپا ہوا تہا مگر جب تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوگیا کہ یہہ بیان بالکل غلط تہا۔ پس جو لوگ اس مفسدہ مین شریک تہی اونکو سزا دینی کے باب مین صاحب ممدوح کی جانب سی جد وجہد بلیغ کی گئی۔ چنانچہ راجگان نابہہ وجنید اور بہائی لعل سنگہ نے راجہ پٹیالہ کیطرح اس مقدمہ مین سرکار انگریزی کو دل سی مدد دینی کا اقرار کیا۔ مگر راجہ صاحب موصوف ایسی ضعیف العقل تہی کہ انسی کسی طرحکی امید نہین ہوسکتی تہی۔ پہولا سنگہ مقام دمدمہ[۵۱] مین بٹہنڈہ کے قریب رہتا تہا اور یہہ کسی رئیس کی اطاعت کچہہ نہین مانتا تہا اور چونکہ وہ ایک مقدس اکالی سمجہا جاتا تہا لہذا اس موقع پر بہی امرتسر کے مفسدہ کیطرح اسکا اکالی ہونا ہی اسکو بچا رہا تہا مگر جب انسی یہہ دیکہا کہ سرکار انگریزی نے صبری سزا دینی پر کمر مضبوط باندہ لی ہے تب دریای ستلج سی عبور کرکے امرتسر کو چلا گیا کیونکہ اوسکو یہہ گہمنڈ تہا کہ رنجیت سنگہ بہی

---

[۵۱] سکہہ لوگ اسکو دمدمہ صاحب کہتی ہین اور ان اطراف مین منسوب بہ گورو گوبند سنگہ صاحب بموضع سابو کی تلونڈی عملداری پٹیالہ یہہ ایک مشہور و معروف گوردوارہ ہی کہتی ہین کہ گورو گوبند سنگہ صاحب نے جب کہ افواج شاہی اونکا تعاقب کر رہی تہی اس مقام پر کسی قدر دم یعنی آرام لیا تہا اس سبب سی دمدمہ نام پڑگیا ہے ۱۲ محشی

یہاںسے مجہکو نہین نکال سکتا۔ حکام انگریزی نے اندرین باب رنجیت سنگہ پر بہت تقاضا کے کیا کہ اس مجرم کو ہماری حوالہ کرو مگر پہولا سنگہ بڑا با اقتدار شخص تہا اور گو کہ وہ چند روز واسطے امرت سر سے نکال دیا گیا مگر اخیر مین پہر مورد عنایات ہو کر رنجیت سنگہ کی اکالی فوج کا سردار مقرر ہوا[۵۱]

بد انتظامی ریاست پٹیالہ۔

اب ریاست پٹیالہ کا انتظام راجہ صاحب سنگہ کی روز افزون ضعیف العقلی اور اونکے صلاح کارون کی طمع اور حرص کے سبب اسقدر خراب ہو گیا تہا کہ اگرچہ اشتہار مجریہ سوم مئی سنہ ۱۸۰۹ء کے روسے تمام رؤسا کو اپنی ریاست کے اندرونی انتظام مین پوری آزادی حاصل تہی تاہم اس موقع پر کرنیل اخترلونی صاحب کو مداخلت کرنی ضرور ہوئی۔ خاندان پہول کے دیگر رؤسا کلان یعنی راجہ نابہہ و جیند اور انکے دوست و رفیق بہائی لعل سنگہ والی کیتہل کی کمال تمنا تہی کہ صاحب ایجنٹ کسی طرح سے اس ریاست مین کچہہ انتظام کر دیوین۔ راجہ صاحب سنگہ کی جن نالایق لوگون پر عنایت تہی وہ محض اپنی ہی ترقی اور فایدہ ذاتی سے غرض رکہتے تہے۔ اور چونکہ رانی آسکنور بڑی لایق اور ہوشیار تہی اس سبب سے وہ ان لوگون کو کبہی خاطر مین نہین لاتی تہی اور یہہ لوگ چونکہ یہہ ہی چاہتے تہے کہ ریاست کا کل اختیار ہمارے ہی ہاتہہ مین ہے اس سبب سے اونہون نے راجہ صاحب سنگہ کے دلمین اوسکی طرف سے شک اور نفرت قایم کر دی تہی۔

صاحب ایجنٹ کا پٹیالہ جانا ۱۸۱۱ء

۹ جنوری سنہ ۱۸۱۱ء کو کرنیل اخترلونی صاحب راجہ صاحب سنگہ اور رؤساء نابہہ اور جیند

---

[۵۱] اس شخص کے حالات عجیب غریب ہین چنانچہ اسکی زیادہ تر شجاعت ہی نمایان اور جان فشانی کے سبب مقام شہری مین جو دریای کابل کے کنارہ پر واقع ہے کئی لڑائیون مین افغانون کو شکست ہوئی تہی آخر کار یہہ شخص ان لڑائیون مین بہت سا نام پیدا کرنے کے بعد وہان ہی مارا گیا اور یہہ بات کمال تعجب کی ہے کہ اسنے سنہ ۲۰ء مین بمقام لاہور مسٹر مورکرافٹ صاحب کے پاس حاضر ہو کر بجا آوری کار خدمات کے لئے درخواست کی تہی۔ مصنف ۱۲

کے بُلانے سے پٹیالہ گئی۔ راجہ صاحب سنگھ کی بھی ظاہرا تمنا ہے دلی یہی معلوم ہوتی ہے کہ کچھہ ایسا تصفیہ ہوجاوے جس سے انتظام ریاست پھر درست ہوجاوے مگر راجہ صاحب سنگھ کا میلان خاطر یہہ تھا کہ رانی کھیم کنور جو انکی سوتیلی ماں تھی منتظمہ ریاست مقرر ہوجاوے چونکہ ان رانی صاحبہ کے مقاصد راجہ صاحب اور ولیعہد صاحب دونون ہی سے نرالے تھے اور ریاست کو لوٹنے کے باب مین یہہ بھی زمانہ کے اہلکارون سے کچھہ کم نہ تھین اسلئے اگرچہ کرنیل اختر لونی صاحب رانی آسکنور کو بھی منتظمہ ریاست مقرر کیا چاہتے تھے اور راجہ صاحبان نابھہ وجیند کی بھی یہی راے تھی مگر صاحب موصوف کو یہہ امر کسیطرح مرکوز خاطر نہ تھا کہ جب تک محکمہ گورنری سے ہدایات نہ آجائین اوسوقت تک کوئی شخص خلاف مرضی راجہ صاحب سنگھ کے مقرر کیا جاوے۔

بعض امور مین اصلاح کیاجانا باتفاق راے باہمی

والی نابھہ وجیند وکیتھل اس بات پر متفق الراے تھے کہ چند امور مین بہت جلد اصلاح ہونی چاہئے اول یہہ کہ جو جاگیرین اناپ شناپ لوگون کو دیگئی ہین وہ اون سے چھین لی جائین اور آئندہ کوئی جاگیرین صرف اون لوگون کو ملا کرین جو اوسکی مستحق ہون اور جاگیردارون پر یہہ تاکید ہونی چاہئے کہ اپنی اپنی سپاہ کو خدمت کیواسطے طیار رکھا کرین۔ کرنیل اختر لونی صاحب نے گورنمنٹ کو یہہ رپورٹ کی تھی کہ راجہ جسونت سنگھ اور راجہ بھاگ سنگھ کو یہہ اجازت دیجاوے کہ اگر ضرورت ہو تو ریاست کی دیوانی یعنی مدار المہامی کل رانی آسکنور کو جو اس ریاست مین بلا اختلاف راے سب سے زیادہ اس عہدہ کی لیاقت رکھتی ہے اس شرط پر دیدین کہ تمام کاروبار راجہ صاحب سنگھ کے نام سے جاری رہے۔ اور رانی کی جس بات کو راجہ صاحب منظور نکرنا چاہین رانی صاحبہ اوسکا تصفیہ راجہ نابھہ اور جیند کی راے

منحصر کردیا کرین اور اوسکی منظوری اور نامنظوری ان رئیسون کی راے پر ہے -

گورنمنٹ اعلی کی مرضی نہونا مع وجوہات عدم مداخلت و ہدایات اخیر

اگرچہ گورنمنٹ کو کرنیل اختراونی صاحب کی راے بہت پسند آئی مگر بلحاظ اپنی مصلحت ملکی کے اصول عام کے وہ اس معاملہ مین مداخلت صریح اختیار کرنی نہین چاہتی تہی کیونکہ جب سے ریاستہاے اینبرو ستلج سرکار انگریزی کی زیر حمایت ہوئین اوسوقت سے یہہ پہلا ہی موقع تہا کہ گورنمنٹ سے مداخلت صریح کی درخواست کی گئی تہی اور گورنمنٹ کے اس بات پر راضی نہونیکے یہہ اسباب تہے کہ اول تو اوسکے نزدیک عدم دخل دہی کے اوس اصول کو توڑکر جسپر کاربند رہنے کا بتواتر ہم اقرار واثق کرتے چلے آئے ہون ریاستہاے اینبرو ستلج مین سے کسی اندرونی انتظام مین مداخلت کرنی مناسب تہی کیونکہ گورنمنٹ کے نزدیک اس اصول کی پابندی رکہنا بہ نسبت اوس فائدہ کے جو کسی ایسے معاملہ خاص مین ممکن الحصول ہو زیادہ اہم اور زیادہ مفید تہا - دوسرے گورنمنٹ یہہ سمجہتی تہی کہ خواہ اس قسم کی مداخلت کے باب مین خود وہ رئیس اور اوسکے دوست بہی راضی ہون جنکو ایسے معاملہ سے صریح تعلق ہے تاہم ایسا کرنے سے گورنمنٹ کے علانیہ اقرارون کے اعتماد مین فرق آنیکا احتمال ہے - تیسرے گورنمنٹ کو یہہ بہی خیال تہا کہ کسی کمزور ریاست کے انتظام مین ایک طاقتور سلطنت کی دست اندازی سے جیسا کہ عموماً ہوا کرتا ہے طبعاً یہہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ پہر ہمکو نہ خاص اوس ریاست کے بلکہ اون ریاستون کے معاملات مین بہی جن جن سے اوسکے تعلقات اور معاملات ہون دست انداز ہونا پڑیگا - چوتہے - مداخلت کے بعد جو نیا انتظام کیا جائیگا اوسکو قایم رکہنے کا ذمہ دار اور کفیل بننا بہی امر لازمی ہوگا - پانچوین - اس قسم کی دست اندازی بعض امور مین ریاست کی اغراض سے

مطابق اور بعض مین مخالف ہوگی پس درصورتیکہ ان بیگانے قصون کے انفصال کے لئے گورنمنٹ اپنے اقتدار کو کام مین لے آئے تو طبعی تاثیر ہماری اس عمل اور نتائج عمل کی یہہ ہوگی کہ آخرکار ہمکو اوس ریاست کے ساری ہی امور جزئی و کلی کے انتظام و انصرام کے لئے خواہ مخواہ نگران حال اور مہتمم مطلق بننا پڑیگا اور پھر اس محفوظہ ریاست کے (یعنی رعایا و برایاء ریاست کے) حقوق و مقاصد کو خاص اپنے (رعایا و برایا کے) حقوق و مقاصد کے موافق و مطابق ملحوظ رکھنا پڑیگا ۔ غرض کہ ان باعثون سے گورنمنٹ نے صاحب ایجنٹ کے نام یہہ حکم صادر کیا کہ تم صرف اسقدر دخل دیا کرو جن امور کا فیصلہ خاص تمہاری ہی راے پر منحصر کیا جاے اونمین اپنی راے بطور سفارش و صلاح و مشورہ کے دیدیا کرو ۔ مگر اسکے تہوڑے ہی عرصہ بعد گورنمنٹ پر یہہ بات کہل گئی کہ باوجودیکہ ہماری دلی خواہش ان رؤسا کے معاملات مین دخل دینے کی نہین ہے لیکن اگر ہم انکو بحال خود چہوڑ دینگے تو وہ آپسمین لڑ کر اوسیطرح تباہ ہوجائینگی جیسے کہ ہماری امداد کے بغیر رنجیت سنگہ کے ہاتہہ سے ہو سکتے تہے ۔ کیونکہ جب ان رؤسا نے یہہ سمجہہ لیا کہ ہم ایکدوسرے پر جا بیجا جسقدر زیادتی کرین کوئی پرسان حال نہین ہوگا تب شہزور رئیس کمزورونکی علاقجات چہین لینے پر آمادہ ہوے اسلئے اب یہہ بات ضروری متصور ہوئی کہ ایک دوسرا اشتہار انکو متنبہ کرنے کے واسطے اور جاری کیا جاے ۔ چنانچہ یہہ اشتہار متضمن بر احکام سزا درصورت ارتکاب حملہ و زبردستی بر ضعفا و شکست امن و عافیت عام ۲۲۔ اگست ۱۸۱۱ء کو جاری ہوا اور نقل اوسکی یہہ ہے ـــ . . . .

. . . .

اشتہار مجریہ
۲ اگست
سنہ ۱۸۱۱ء

مہر و دستخط کرنیل اختر لونی صاحب بہادر

نصیر الدولہ سردار
باوقار معز الملک وفادار خان
کرنل داود اختر لونی بہادر
ظفر جنگ - فدوی محمد اکبر شاہ
بادشاہ غازی

انگریزی کے اردو ترجمہ کے
عوض اصل فارسی عبارت
نقل کیجاتی ہے بعینہ جیسی کہ
تھی

حکم اشتہار آنکہ

بتاریخ سوم ماہ مئی ۱۸۰۹ء عیسوی حسب الحکم اہالیان عالیشان صدر قطعہ اطلاعنامہ بطور اشتہار مشرح بہ ہفت دفعات بدین مضمون قلمی شد - کہ ملک سرداران مالوہ بہ حفاظت صاحبان عالیشان انگریز بہادر درآمدہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر را از ملک سرداران مذکور بموجب عہدنامہ مواخذہ و سروکار نیست و اہالیان ہمدرد را از سرداران مسطورین طمع پیشکش و نذرانہ مطمح نظر فیض منظر نہ - و بطوریکہ سرداران مرقومین قبل از حفاظت در اماکن خودہا متصرف و بحکومت بودند حالا ہم بدستور مختار عملداری خواہند ماند - و اشتہارنامہ مذکور صرف برای اطمینان خاطر ہمہ سرداران بودہ است - اہالیان عالیشان انگریز بہادر را سوای از حراست و حفاظت مکانات نوعی تعرض از اماکن شان منظور نیست ہر کسیکہ قبل از تشریف آوری مسٹر مٹکاف صاحب بہادر در مکان خود قابض و متصرف است باستقلال تمام بطور سابق قایم و مستقل خواہد ماند فقط

چونکہ اکثر مستغیثان زمینداران رعایا و سرداران آن ملک جہت اظہار نالش خود پیش اہالیان سرکار انگریزی حاضر آمدند اہالیان مرقومین نظر بر مضمون اطلاعنامہ ساختہ شنوائی نالش آنہا

نه شدند ونیز آینده سماعت استغاثه منظور ندارند چنانچه تاریخ پانزدهم ماه جون ۱۸۱۱ع دلاور علیخان نامی ساکن قصبه سیانه قطعه عرضی نالش بر اهلکاران مهاراجه راجگان بهادر درباب ضبطی امداد زیور وغیره اسباب خانه بخدمت منتظم الدوله بهادر صاحب رزیڈنٹ دار الخلافه شاه جهان آباد گذرانیده بود از پیشگاه صاحب ممدوح در جواب آن بدینمضمون اصدار احکام یافت که چون قصبه سیانه علاقه عملداری مهاراجه صاحب سنگه است لهذا این مقدمه مسموع نخواهد گردید۔ ونیز تاریخ دوازدهم ماه جولائی ۱۸۱۱ع دسوندها سنگه وگورمکهه سنگهه سکهان قصبه کهرڑ بدعوی حصه نالش بر سردار چڑهت سنگه بخدمت نصیر الدوله ایجنٹ گورنر جنرل بهادر مکانات محفوظه گذرانیدند بدینمضمون بر ظهر عرضی دستخط مزین شد که تا این مدت قریب سال کسی از برادران سردار چڑهت سنگه بحضور نالش مند نیامدند بلکه نام کسی شریک هم مسموع نگشت و در اطلاعنامه که به هر یک سردار این ضلع از سرکار مرحمت شد دران مندرج است که هر یک سردار بدستور معروف بحکومت وعملداری خود خواهند۔ بنابران نالش ایشان مسموع نخواهد شد فقط این همه مذکور جوابات عرایض مرقومه صرف بطریق تمثیل است ونیز برای اینکه بر جماعه زمینداران وکافهٔ رعایای سرداران بوجه احسن ثابت ومحقق شود که دادرسی مایان تعلق از سرداران خود دارد واز متابعت وفرمانبرداری دقیقهٔ فروگذاشت نسازند درین صورت راجگان وسرداران اینروی دریای ستلج را واجب ولازم است که مراتب مرقومه را ذهن نشین هر یک از رعایای خود ساخته ترغیب اینطور سازند تا که بر رعایا منکشف شود که نالش مایان پیش صاحبان انگریز بهادر محض بیفایده است و دادرسی خود سرداران خود را تصور نمایند و برضا و رغبت خود بطریق رعیت گری حاضر باشند فقط

از انجاکه صاحبان عالیشان را بموجب اطلاعنامه اول مداخلت خود در امور ریاست سرداران اصلاً منظور نیست لیکن بجهت رفاهیت حال کافه انام خصوصاً سرداران این معنی واجب لازم است که اکثری از سرداران وغیره بعد از آمد اخیر مهاراجه رنجیت سنگه بهادر بر دیهات اراضی متصرفه دیگران قبض و تصرف خود نموده حق تلفی مالک جایز داشتند و در استرداد و واگذاشت آن تعویق و تاخیر نمودند آخر از اعانت افواج انگریزی گذاشت مکانات بوقوع آمد - قتل رانی تیرڑه و سکهان چهلیان و تعلقجات کرالی و چهلوندی و موضع چهنبه و سبب تاخیر و حیله سازی در گذاشت مکانات سوای از حصول منازع از تحصیل پیداواری و نقصان مالک دیگر هیچ نبوده است لهذا بموجب حکم عالیشان صدر اشتهار داده میشود که پیش هر کسی از سرداران وغیره که دیهات و اراضی مملوکه غیر بوده باشد و حق تلفی مالک بوقوع رسیده باشد زیاده مناسب اینست که پیش از وقوع نالش برضامندی مالک پردازند و اصلاً در گذاشت دیهات و اراضی تعویق و تاخیر جایز ندارند در صورتیکه به واگذاشت آن تعویق و تاخیر رو خواهد داد و نوبت حقرسانی بر اعانت و امداد افواج انگریزی خواهد رسید از روز بیدخلی مدعی محاصل پیداواری آن مکان و هر قدر که از رفتن فوج انگریزی نقصان رعایا بر آنجا بظهور خواهد پیوست لاکلام مدعا علیه نشان خواهد کرد و بازائے عدول حکمی جربانه بقدر گرانی مقدمه و سنگینی آن و موافق شخصیت مدعا علیه حسب تجویز اعالیان انگریز بهادر گرفته خواهد شد فقط مرقوم بست و دوم ماه اگست سنه ۱۸۱۱ عیسوی۔

رانی آسکنور کا مدار المہام ریاست مقرر کیا جانا۔

کرنیل اخترلونی صاحب کے پٹیالہ سے چلے جانے کے بعد انتظام ریاست کی درستی کے ڈھنگ نظر آنے لگے تھے۔ راجہ صاحب نے (شاید تلون مزاجی کے سبب

کرنیل موصوف کی نصیحت پر عمل کرکے رانی آسکنور کو منتظمہ ریاست مقرر کر دیا تہا اور تہوڑے ہی دنون مین ترقی کے آثار ہویدا ہوگئے تہے جسوقت رانی صاحبہ کو اختیار دیا گیا تہا اوسوقت ریاست کے تمام کارخانون مین پرلے سرے کی بدانتظامی پہیلی ہوئی تہی اور اوس زمانہ مین ڈہائی سو سوار بہی گورنمنٹ انگریزی کی خدمت کیواسطے جمع نہین ہوسکتے تہے مگر ایک ہی سال مین رانی صاحبہ کے حسن انتظام کے بدولت ریاست کی رنگت ہی بدل گئی تہی - جن دیہات کے سرکش زمیندارون نے سالہا سال سے زر مالگذاری ادا نہین کیا تہا اونسے کوڑی کوڑی وصول کی گئی - اور جاگیردارون کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ علے قدر جاگیر سوار اور سپاہی حاضر رکہین چنانچہ ماہ دسمبر ۱۸۱۱ء مین رئیس پٹیالہ کی ہان دو ہزار سوار اور اسیقدر پیادون کی سپاہ فراہم ہوگئی تہی جو سرکش زمیندارون کو گوشمال واجب دیکر زر بقایا ہر معاملہ وصول کرتے تہے جسکا نتیجہ یہہ تہا کہ بجاے اسکے کہ قبل ازین ریاست بار قرضہ مین دبی ہوئی تہی اب ایک لاکہہ روپیہ نقد خزانہ مین جمع ہوگیا تہا مگر راجہ صاحب سنگہ کے بدخصال مشیرون کی آنکہون مین رانی صاحبہ کا اختیار ہر وقت کہٹکتا رہتا تہا اسلئے یہہ مخالفت سے باز نہین آتے تہے اور البیل سنگہ اور گوجر سنگہ یہہ دو شخص اس فرقہ مخالف کے رکن اعظم تہے چنانچہ البیل سنگہ جو تمام بانگر کے علاقہ کا جسکی سرحد بہٹیون کے ملک سے ملی ہوئی تہی جاگیردار تہا اوسکو انتظام علاقہ کے واسطے ایک کافی سپاہ رکہنے اور سات ہزار روپیہ سال خزانہ مین داخل کرنے کا حکم تہا جب گورنمنٹ انگریزی نے اوس ملک پر جو پرگنہ بانگر سے ملحق الحدود ہے عمل و دخل کرلیا اور اسوجہہ سے اون اطراف مین امن و امان ہوگیا تب رانی صاحبہ نے البیل سنگہ سے بجاے سات

ہزار روپیہ سالانہ مقررہ سابقہ کے چودہ ہزار سال طلب کیا اسپر اوسنے استعفا دیدیا اوسکو یہہ امید تہی کہ رانی صاحبہ کو وہانسے زر مالگذاری وصول نہین ہو سکیگا مگر جب خلاف توقع اوسنے یہہ دیکہا کہ اونہون نے چودہ ہزار روپیہ سے بہی زیادہ وصول کر لیا تب اوسکو یہہ خوف پیدا ہوا کہ اب مجھسے میری واصلات زیادہ ستانی کا مطالبہ کیا جائیگا اس سبب سے اوسنے رانی صاحبہ کے زوال اختیار کے لئے تدابیر کرنی شروع کین۔

گوجر سنگہ کی مخالفت۔

علے ہذا القیاس گوجر سنگہ کے عناد کا سبب بہی ظاہر تہا یعنی علاقہ پنجور جو اسکے پاس پانسو روپیہ سالانہ پر تہا اوس سے واپس لیکر اب اسکا ٹہیکہ باندازہ واجب یعنی چودہ ہزار روپیہ سال کو دیا گیا تہا۔ ان دو شخصون کے ساتہہ تمام مرتشی اہلکار ملے ہوئے تہے جو ریاست کو لوٹ لوٹ کر اپنے گہر بہر رہے تہے پس جسطرح ان لوگون نے راجہ صاحب کو پہلے بہکا دیا تہا کہ بی بی صاحبکنور کے سامنے آپکو خود اختیاری حاصل نہین ہو سکتی اوسیطرح اب یون ان کے کان بہر دئے کہ رانی آسکنور خود مختار ہوا چاہتی ہین اور آپکو مقید صفت کر دینے کی فکر مین ہے۔

ان لوگون کے مقصد کا ذیل ہانا اور رانی صاحبہ کا چند روز کے لئے مقید ہونا۔

راجہ صاحب سنگہ کانون کے تو کچے تہے ہی اونکو اس بات کا فوراً یقین آگیا اور کچہہ خوف اور کچہہ غصہ کے سبب یہہ حکم دیا کہ رانی آسکنور کو مع اونکے فرزند (یعنی ولیعہد ریاست) اور اونکے دیوان مصر نودہا کے جو ایک بڑا لایق اور دیانت دار شخص تہا پکڑ کر قید کر دیا جائے۔

اس حرکت کے نتائج اور رانی صاحبہ کا پہر نکالا جانا

مگر راجہ صاحب سنگہ جیسے ضعیف العقل تہے ویسے ہی کم دلے بہی تہے اس سبب سے رانی صاحبہ کو قید کرتے ہی اونکو اپنی اس حرکت کے نتیجہ کی نسبت اندیشہ پیدا ہو گیا

معہذا انتظام مین بہی خلل آگیا چنانچہ اہل سپاہ نے تنواہنی اپنی گہر کا رستہ لیا اور ہر محکمہ کے عہدہ دارون نے راجہ صاحب کو تعمیل احکام سے جواب صاف دیدیا ناچار رانی صاحبہ کو قید سے رہا کرکے اونسے کاروبار ریاست کے سنبہالنے کی پہر درخواست کی گئی۔ اب اگرچہ رانی صاحبہ کے رعب مین اسقدر فرق آچکا تہا کہ بغیر اسبات کی کفالت حاصل کرلینے کے کہ آیندہ اونکی موقوفی اور ہتک نکیا جائیگا وہ کسی طرح یہہ امید نہین کرسکتی تہین کہ اونکا رعب وداب مثل سابق پہر قایم ہوسکیگا اور وہ اسبات کو بہی بخوبی جانتی تہین کہ اگر ایکبار راجہ صاحب کی طبیعت کا پہر رنگ بدلا تو میری جان تک بہی شاید ہی سلامت رہے مگر چونکہ اونکو حصول حکومت و اختیار کا طبعاً اسقدر شوق تہا کہ جب تک کسی طرحسے اقتدار و اختیار حاصل رہ سکے وہ اوسکو اپنے بس چلتے چہوڑ دینا گوارا نہین کرتی تہین اسلئے باوجود ان دقتون کے رانی صاحبہ نے ریاست کی مدار المہامی کو پہر قبول کرلیا۔

رانی صاحبہ کی درخواست صاحب ایجنٹ کی خدمت مین واسطے امداد کے اور گورنمنٹ سے اس اجازت کا آجانا کہ صاحب ایجنٹ مدد دین۔

مگر اسکے ساتہہ ہی کرنیل اخترلونی صاحب کو بہی یہہ تحریر کیا کہ آپ پٹیالہ مین قدم رنجہ فرماکر کچہہ انتظام کرجائین اسپر صاحب موصوف نے رانی صاحبہ کو یہہ راے دی کہ آپ مدار المہامی کے کام کو جو بڑا نازک ہے قبول نکرین مگر گورنمنٹ کو یہہ رپورٹ کردی کہ اگر اجازت ہو تو ریاست پٹیالہ کے معاملہ مین مداخلت کرکے راجہ صاحب سے اسبات کا اقرار واثق کرالیا جائے کہ جب تک رانی صاحبہ کا کچہہ قصور ثابت نہو اوسوقت تک اونسے کسیطرح کی مزاحمت اور پرخاش کیجائیگی۔ پس جب گورنمنٹ نے یہہ دیکہا کہ اگر ہم انتظام مین مدد نہ دینگے تو ریاست پٹیالہ تباہ ہوجائیگی تو کرنیل اخترلونی صاحب کو

یہہ اجازت دیدی کہ جو انتظام ضروری ہو وہ جاکر کردو چنانچہ کرنیل موصوف ۶- اپریل ۱۸۱۲ء کو پٹیالہ مین تشریف لائے اور اس موقع پر اپنے ساتہہ اسقدر فوج بہی لائے کہ راجہ صاحب سنگہ سے زبردستی اپنی ہدایت کو قبول کراسکتے تہے۔

راجہ صاحب سنگہ کے مزاج کی کیفیت خاص اون کے ایک جانب دار کی زبانی

راجہ صاحب سنگہ کا خلل دماغ روز بروز بڑہتا جاتا تہا چنانچہ سردار البیل سنگہ جو راجہ صاحب کا بڑا مونہہ چڑہا تہا خود اوسکا یہہ قول تہا۔ **قولہ** کہ خدا جانے راجہ صاحب کوئی اوتار ہین یا کیا ہین کبہی تو صرف نادان معلوم ہوتے ہین اور کبہی مست بنجاتے ہین اور کبہی نہایت ہی مستعد اور چالاک ہوجاتے ہین حتی کہ جو ارادہ کر لیتے ہین اوسے پورا ہی کر کے چہوڑتے ہین۔ اور لوگ تو یہہ خیال کیا کرتے ہین کہ راجہ صاحب اورون کے سکہاے پڑہاے سے کام کرتے ہین مگر اکثر وہ سب کچہہ اپنی ہی رائے سے کیا کرتے ہین۔ اوسوقت ہم لوگ حقیقتاً اس خوف سے اونکے حکم مین اعتراض کرنے کی جرات نہین کرسکتے کہ مبادا ہمکو دشمن سمجہکر ہمارے سر قلم کرادین۔ اور لاکہون روپیہ کا نفع یا نقصان اور ملک کی بہبودی یا تباہی اونکے مزاج کے سامنے سب ہیچ ہین۔" انتہے۔

اونکے مزاج کی یہہ تصویر جو اونکے دوست یعنی ایک جانب دار کی کہینچی ہوئی ہے اور جو فی الواقع خاصی ٹہیک ہے اگر اسمین ریاکاری اور فریب کے دو خال اور اضافہ کر دئے جائین تو پہر ممدوح کے صفات کی یہہ ایک خاصی مکمل شبیہہ ہوسکتی ہے۔

راجہ صاحب اہلکارون کے ساتہہ کاروبار ریاست کے باب مین اچہی خاصی ہوشیارانہ تقریرین کرتے کرتے دفعتہً اوٹہکر محلونمین چلے جاتے اور وہان شمشیر برہنہ ہاتہہ مین لیکر بچہیرا اپلٹن

کے افسر بنجاتے اور ان لڑکون سے چہوٹی چہوٹی بندوقین بہروا کر چہڑواتے اور بڑے خوش ہوتے تہے الغرض راجہ صاحب سنگہ ایک ایسے شخص تہے کہ انکو دنیا کے کسی تربیت یافتہ ملک مین برائے نام بہی حکومت کرنے کی کوئی اجازت نہین دیسکتا تہا[ف۵] ؂

راجہ صاحب سنگہ کے ساتہہ کارروائی کرنے مین مشکلات۔

جس شخص کا ایسا مزاج ہو اوسکے ساتہہ کسی قسم کی کارروائی کرنا ایک امر دشوار تہا چنانچہ صاحب ایجنٹ کو بہت جلد یہی مشکلات پیش آگئین وہ اس امید سے آئے تہے کہ مین رانی آسکنور کو عہدہ مدار المہامی پر بحال پاؤنگا اور مجہکو حسب منظوری گورنمنٹ صرف اتنی بات کہدینی پڑیگی کہ آیندہ اونکو کسی طرح سے بے آبرو اور موقوف نکیا جائیگا مگر صاحب ایجنٹ کے آنے کی خبر سنتی ہی راجہ صاحب سنگہ کے شریر مشیرونکے کان کہڑے ہوگئے اور چونکہ رانی صاحبہ سے اونکی صلح ہوجانی انکے حقمین نہایت مضر تہی اس سبب سے انہون نے اول ہی سے چالین چلنی شروع کردی تہین اور اپنے ضعیف العقل راجہ کو یہہ پٹی پڑہا دی تہی کہ کرنیل اختر لونی صاحب آپکو نظربند کیا چاہتے ہین

[ف۵] اس فاتر العقل راجہ نے دو بچہیر پلٹن بنا رکہی تہین انمین سب لڑکے ایک ایک روپیہ روز کے نوکر تہے اور باقاعدہ وردیان پہنتے تہے ایک روز ایک پلٹن کا انگریزی سپاہ اور دوسریکا رنجیت سنگہ کی فوج اسم فرضی رکہکر دونون مین مقابلہ کرایا گیا اور جب طرفین کے سپاہی صف بستہ کہڑے ہوگئے تب اونکی چہوٹی چہوٹی بندوقون مین لوہے اور سیسے کے ٹکڑے بہر دئے گئے اور پہر حکم (فایر یعنی بندوق چہوڑو) خود بدولت نے اپنی زبان خاص سے صادر کیا جسکی تعمیل مین حقیقتاً بندوقین سر کی گئین اور اس جنگ مین دو لڑکے ایسے سخت زخمی ہوئے کہ اونکو اس معرکہ قتال سے اوٹہا کر لیجانا پڑا۔ راجہ صاحب جو ہمیشہ سے بڑے کم دلے تہے اس خوفناک تماشہ کو کہڑکی مین بیٹہے ہوئے دیکہا کرتے تہے اور یہہ چہوٹے چہوٹے لڑکے ایک دوسرے کا خون کیا کرتے تہے (یہہ باتین کرنیل اختر لونی صاحب کی چٹہی مورخہ ۸ مئی سنہ ۱۸۱۲ء سے اخذ کی گئی ہین ۱۲ فقط مصنف

راجہ صاحب سنگہ کا مشتبہ ہو جانا اور اون کے قول اور فعل مین اختلاف۔

چنانچہ پہلی ہی ملاقات مین بہت سے مسلح آدمیون کو ساتہہ لانے سے بہی اور نیز اونکے انداز گفتگو سے صاف یہہ ثابت ہوتا تہا کہ انکے دلمین خوف اور شک بہرا ہوا ہے۔ پٹیالہ پہونچنے سے چند روز بعد صاحب ایجنٹ نے راجہ صاحب سنگہ کی خدمتمین بذریعہ تحریر چند تجاویز ارسال کین اور اونکے قبول کرنے کے باب مین سخت تاکید ظاہر کی۔ ان تجاویز کا خلاصہ مدعا یہہ تہا کہ رانی آسکنور کو پہر اختیار دیدیا جائے اور اہلکاران حال معزول کئے جائین اس تحریر کا جواب جو راجہ صاحب کی جانب سے متضمن بر چند تجاویز مخالف موصول ہوا اوسمین اگرچہ رانی صاحبہ کو اختیار دینے کی بابت قبولیت ظاہر کی گئی تہی مگر اس اختیار کے ہمیشہ قایم رکہنے کے باب مین تحریری دستاویز دینے سے انکار کیا گیا تہا جسکے یہہ معنی تہے کہ جب صاحب ایجنٹ لدہیانہ کو واپس چلے جائینگے اور کسی موقع مناسب پر رانی صاحبہ سے پہر ویسا ہی سلوک کیا جائے گا۔

صاحب ایجنٹ کا عزم بالجزم کرلینا واسطے منوالینے اپنی تجاویز کے۔

اس جواب کے پہونچنے پر کرنیل اخترلونی صاحب نے سوار اور پیادون کی اور جمعیت طلب کی تاکہ اونکے رعب کو اور تقویت اور راجہ صاحب کو اپنے اون خود غرض مشیرون کی نصیحت پر کاربند نہ ہونے کی ترغیب ہو جو اونکی ساتہہ کی سپاہ انگریزی کو تہوڑی سی دیکہکر کئی بار اوسپر حملہ کرنے کی راے دے چکے تہے چنانچہ جب دو رجمنٹین لدہیانہ سے چلکر پٹیالہ کے قریب پہونچین تب وہی بات ظہور مین آئی جسکی پہلے سے توقع تہی یعنی راجہ صاحب سنگہ نے یہہ اقرار کر لیا کہ مین رانی آسکنور کو نہایت عزت اور وقعت کے ساتہہ پٹیالہ مین واپس لاکر انتظام ریاست اونکے حوالہ کردونگا مگر دیوان گوردیال نے جو ریاست کے خزانہ

کو رانی صاحبہ کی علیحدگی کے وقت سے نہایت بے شرمی کے ساتھہ لوٹ رہا تہا راجہ صاحب کو بہکا کر اس ارادہ سے پہیر دیا - مگر آخر کار جب کرنیل اختر لونی صاحب نے یہہ دہمکی دی کہ مین خود جا کر رانی صاحبہ کو اپنے ساتھہ پٹیالہ لے آونگا[51] تب راجہ صاحب نے مجبور ہوکر اپنے وعدہ کو پورا کیا -

دیوان گوردیال کی چالین رانی صاحبہ کے خلاف ہین -

اگرچہ اب رانی آسکنور برائے نام بحال کردی گئی تہین مگر گوردیال کے فریق کے لوگ ابتک بدستور جاری تہے اہلکارون کے نام رانی صاحبہ کی دربار و کچہری مین حاضر ہونیکے باب مین کوئی حکم جاری نہین کیا گیا اور نہ معمولی نذرین ہی دلائی گئی تہین اور فریق مخالف کا منصوبہ یہہ تہا کہ ادہر تو کرنیل اختر لونی صاحب کو کسی طرح دم دلاسا دیکر پٹیالہ سے لودہیانہ کو چلتا کردین اور ادہر راجہ صاحب سنگہ کو پٹیالہ سے کسی اور مقام کو لیجائین کیونکہ معاہدہ مین ایک یہہ بہی شرط درج کی گئی تہی - کہ جو کام ہوا کرے وہ راجہ صاحب اور رانی صاحبہ کی باہمی صلاح اور مشورہ سے ہوا کرے پس اس چال کا لازمی نتیجہ یہہ تہا کہ تمام کاروبار ریاست بند ہوجائین - اگرچہ یہہ منصوبے رانی صاحبہ کے فریق مخالف کے اہلکارون کے تہے مگر خود راجہ صاحب کا میلان طبع بہی اس فرقہ کی چالون کو اور مضبوط کرتا تہا رانی صاحبہ کے انتظام سے جو فایدہ ریاست کو حاصل ہوسکتا تہا اگرچہ اوس سے راجہ صاحب بخوبی واقف تہے مگر جب سے اونہون نے یہہ دیکہا کہ سرکار انگریزی کے ذریعہ سے وہ بحال ہوا چاہتی ہین تب سے اونکے دلمین ایک ضد پیدا ہوگئی اور جس عنان حکومت کو وہ خود اپنی عمر بہر مائی کہیم کنور اور بی بی صاحب کنور اور سردار چین سنگہ وغیرہ کو اپنی مرضی سے سپرد کرتے چلے آتے تہے اب اسطرح پر اوسکو سپرد کردینے سے چڑ گئے تہے

---

[51] سنور اور امرگڈہ کا علاقہ رانی صاحبہ کی جاگیر مین تہا اسوجہ سے مہاراجہ صاحب کی ناراضی وغیرہ کے وقت وہ مع اپنے فرزند کنور کرم سنگہ صاحب بہادر کے اکثر وہان جا رہا کرتی تہین - محشی

غرضکہ رانی صاحبہ کو اختیار دینے مین ہر قسم کی دیر اور ٹالم ٹولے کئے جاتے تہے اور ہر طرح کی سُبکی اور خفت اونکو دیجاتی تہی - اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ راجہ صاحب سنگہ کی مسرت خاطر اسی بات مین ہے کہ رانی آسکنور کے کسی انتظام کو چلنے نہ دین اور اونکی تمناے دلی یہہ ہی پائی جاتی تہی کہ جسطرح ہوسکے صاحب ایجنٹ یہان سے رخصت ہوکر چلے ہی جائین حالانکہ اس سے تہوڑے ہی عرصہ پہلے ان ہی صاحب ایجنٹ کو راجہ صاحب نے نہایت منت و سماجت کے ساتہہ چند منازعات کے انفصال کے واسطے خود بُلایا تہا - بوادید ایسے حالات کے راجہ صاحب سنگہ کے باب مین اگرچہ کئی دفعہ یہہ تجویز بہی کی کہ اونکو نظر بند کر دیا جاے یا کم از کم اتنا تو ہو کہ انکی حکومت صرف انکی ذاتی جاگیرون پر محدود کر دیجاے - گو کہ یہہ تجاویز ریاست پٹیالہ کے حق مین بہت مفید تہین مگر یہہ خیال کرکے کہ شاید اس برتاو سے رؤساے اینروے ستلج کے دلون مین شک پیدا ہو جائیگا اس تجویز کا عمل مین لانا ملتوی کیا جاتا ہے حالانکہ یہہ بہی گمان تہا کہ رؤسا ہند کو اس تجویز کے وجوب اور ضرورت کو شاید درست و صحیح بہی خیال کرین -

فریق مخالف کے ساتہہ
ایک مصالحہ کرادینے
کی تدبیر کا عمل مین
لایا جانا مگر بہت جلد
اوسمین ناکامیابی حاصل ہوئی

پس اس باب مین سعی کی گئی کہ رانی صاحبہ اور اونکے مخالفین کی باہم صلح ہو جاے کسواسطے کہ جو لوگ رانی صاحبہ کی خیر خواہی کا دم بہرتے تہے وہ اس قابل نہین معلوم ہوتے تہے کہ مخالف فرقہ کے مقابلہ مین اپنے آپکو قایم رکہہ سکین - چنانچہ دیوان گوردیال اور البیل سنگہ کو رانی صاحبہ اور مصر نودہا کے ساتہہ انتظام ریاست مین شریک کر دیا گیا مگر یہہ تجویز بہی کارگر نہین ہوئی کیونکہ راجہ صاحب سنگہ نے جنکا فتور عقل کثرت شرابخواری کے سبب روز بروز زیادہ سخت صورت پکڑتا جاتا تہا اپنے حسد اور فریب کاری سے اس انتظام کو چلنے نہین دیا -

راجہ صاحب سنگھ کا آخر کار ہر قسم کے انتظام سے مخالف ہونا اور گورنمنٹ کی آخر کارروائی یعنی رانی صاحبہ کو اختیار کل دیا جانا اور اثناء اس تجویز مین کرنیل اخترلونی صاحب کے قتل کا منصوبہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔

اس فاتر العقل راجہ نے جو جو حرکات باثناء کارروائی معاملہ ہذا کین اونکا بیان کرنا ایک بڑا دردسر ہے مگر یہان اسبات کا ظاہر کردینا امر ضروری ہے کہ سرکار انگریزی نے جو اخیر کارروائی کی اوسکا کرنا کسطرحسے بوجہہ اتم اوسپر واجب اور لازم ہوگیا تہا واضح ہو کہ راجہ صاحب سنگھ ادہر تو یہہ اقرار کرتے رہے کہ مین اخترلونی صاحب کی ہدایات کو قبول کرتا ہون اور اودہر دیوان گوردیال کے پاس صاف یہہ حکم قطعی بہیجدیا کہ جسطرح بنے ریاست کی آمدنی اور مصارف وغیرہ کا حال حتی الامکان کہلنے نہ پاوے اور محکمہ عدالت کا اجلاس ہی موقوف ہوگیا اور ہر قسم کی روزانہ کارروائی یکقلم بند ہوگئی - جسوقت صاحب ممدوح لدہیانہ سے چلے تہے اگرچہ اوسوقت اونکا ایسا ارادہ نہ تہا مگر بوادید حالات مذکورہ بالا بمقام پٹیالہ اب صاحب ایجنٹ کو یہہ خیال پیدا ہوا کہ جب تک ریاست پٹیالہ کے اندرونی انتظام مین مداخلت نکیجائیگی اور رانی اسکنور کو اختیار کلی نہین دلایا جائیگا اوسوقت تک دراصل کسی قسم کی اصلاح اس ریاست مین نہین ہوسکتی چنانچہ اونہون نے یہہ رپورٹ کی کہ گورنمنٹ رانی آسکنور کا (ریجنٹ) یعنی کارکن بجاے رئیس مقرر کرنا منظور کرلین کہ اس صورت مین راجہ صاحب سنگھ بالکل معزول بہی نہونگے اور ریاست کو تباہ اور برباد بہی نکرسکینگے صاحب موصوف نے اپنی رپورٹ مین یہہ بات بہی بڑی شد ومد کے ساتہہ تحریر کی کہ حال مین جو باتین ظہور مین آئی ہین اونسے مجہکو اس معاملہ مین رؤسا ابہر و ستلج کا مافی الضمیر بخوبی معلوم ہوگیا ہے ان سب کی یہہ راے ہے کہ سرکار انگریزی کو بالضرور یہی لازم ہے کہ رانی آسکنور ہی کو ریاست پٹیالہ کا مختار کل بنادے اور اس انتظام کو

وہ سب عموماً پسند کرینگی چند بیباک جاہل مطلق جو راجہ صاحب کے ناک کے بال بنی ہوئی تہے اور جنکی نصیحت پر وہ عمل کرتے تہی اونہون نے اب کرنیل اخترلونی صاحب کے قتل کی صلاح کی مگر صاحب موصوف کی خوش قسمتی سے افشاء راز ہوگیا اور وہ بچگئی۔ راجہ صاحب سنگہ کو بہی اس صلاح کا حال معلوم ہو تو کچہہ بعید نہین اور اگر راجہ صاحب کو صاحب ایجنٹ کے قتل کرنیکا بہید نہ تبلایا گیا ہو تو شاید اوسکی یہہ وجہہ ہوگی کہ مبادا وہ اپنی خلل دماغ کے جوش مین اس راز کو کہین افشا نہ کردین ورنہ یہہ خیال تو اونکی طرف گذر ہی نہین سکتا تہا کہ وہ ایسی شخص کے قتل کئی جانے کو منظور نہین کرینگے جسکے مرنے سے وہ اپنی رانی کے زیر حکومت رہنے سے بچ سکتی تہی۔ آخر کار راجہ صاحب سنگہ نے بظاہر اپنے اخراجات ذاتی اور باطناً کارروائی ہای انتظامات مجوزہ صاحب ایجنٹ اپنی طامع متوسلون کے روزینون مین جو اونکو تباہ کئی جاتے تہی تخفیف منظور کرلی تہی چنانچہ خود اونکے ارشاد کے بموجب ایک فہرست تیار کی گئی جسکی روسے ایسی عمدگی کے ساتہہ پچاس ہزار روپیہ سال کی بچت نکل آئی تہی نہ تو کسی خاص شخص پر کچہہ تشدد ہی تہا اور نہ وہ اپنے گذارہ سے بالکل محروم ہوتا تہا جب اس فہرست پر صرف دستخط ہونے باقی رہی اوسوقت راجہ صاحب سنگہ اپنے ارادہ سے بدل گئی اور بعض رذیل اور کم رتبہ اشخاص کے اغوا سے اونہون نے دستخط کرنے سے قطعی انکار کردیا اور یہہ عذر بیان کئی کہ مینے اس تمام معاملہ کو بخوبی سمجہہ لیا یہہ سب میرے اختیارات چہیننے کے ڈہنگ ہین اور ان روزینون کی تخفیف اس مطلب کیواسطے کیجاتی ہے کہ میرا کوئی رفیق نرہے اور سپاہ کی تعداد مین کمی کرنے سے یہہ غرض ہے کہ رانی آسکنور کے آردون کو بہرتی کیا جاوے۔ بعدہ راجہ صاحب سنگہ اپنے محل کی منزل بالائی مین بخیال حفاظت خود چلے گئی۔ اور وہان

زائد از معمول اور پہرے چوکی یہہ بات ظاہر کرنے کو مقرر کئے کہ مجھکو صرف اپنی قید ہی کا اندیشہ نہین بلکہ جان کا بہی خوف ہی۔ اب کرنیل اختر لونی صاحب نے یہہ دیکہا کہ زیادہ تاخیر کرنے سے ہماری کم زوری اور بُزدلی ثابت ہوگی اور اسبات کی کچہہ امید رہی ہی نہ تہی کہ راجہ صاحب خود کسی طرح کی اصلاح کرنے مین ساعی ہونگے اس سبب سے صاحب موصوف نے کرنیل رڈ صاحب کو یہہ لکہا کہ تین کمپنیان اور دو توپین اور بہیجدو اور جنرل مارشل صاحب کے پاس بمقام کرنال یہہ پیغام بہیجا کہ پیادون کی ایک پلٹن مع اوسکے معمولی التواب کے بہیجدو اور اوسکے ساتہہ دو اٹہارہ پینی توپین بہی روانہ کرو اسوقت رانی آسکنور کو بہی اپنی جان کے لالے پڑ رہے تہے راجہ صاحب سنگہ نے جو اپنی حفاظت کے خاطر تمام قلعہ وحشی روہیلون اور متعصب اکالیون سے بہر رکہا تہا اس سبب سے رانی صاحبہ کا خوف بالکل بجا تہا راجہ صاحب انکو سنور تک جانے کی بہی اجازت نہین دیتی تہی جہان رانی موصوف کا ایک قلعہ بنا ہوا تہا اور جسمین پہونچکر وہ ہر آفت سے محفوظ و مصئون ہو سکتی تہین غرضکہ ۳ اور ۴ جون کو جب سپاہ انگریزی پٹیالہ پہونچی تب رانی آسکنور کی جان مین جان آئی اور قبل از طلوع آفتاب ٹہلن (خادمہ) کا بہیس بدل اور ڈولی مین سوار ہو جسکو دو آدمی اوٹہا کر لیگئی تہے اپنے بہائی کے گہر پہونچگئین یہان جیسے کہ پہلے سے تجویز ٹہر چکی تہی دو سو سپاہی انکی خدمت مین حاضر ہوگئے اور کرنیل اختر لونی صاحب نے یہہ منادی کرادی کہ سرکار انگریزی ریاست پٹیالہ کے فایدہ کی خاطر اور راجہ صاحب سنگہ کی ضعیف العقلی اور دغا بازی کے سبب اس موقع پر مداخلت کرتی ہے اور آج سے رانی آسکنور کو فرمان روائی کے اختیارات کامل حاصل ہوے۔ راجہ صاحب سنگہ اس

موقع پر کچھہ مزاحمت نہین کر سکے اور جو لوگ اونکے مشیر تدبیر تہے اب اونکی بہی آنکھین کہل گئین اور وہ اس بات کو سمجہے کہ ہم آپ بہی تباہ ہوے اور راجہ صاحب سنگہ کو بہی تباہ کیا اب راجہ صاحب سنگہ اول رانی صاحبہ کے مکان پر گئے مگر انہون نے ملنا منظور نہین کیا ۔ بعد ازان راجہ بہاگ سنگہ اور بہائی لال سنگہ کے کہنے سے کرنیل اختر لونی صاحب سے جا کر ملے اور قلعہ کی کنجیان اونکے حوالہ کر دین اب روہیلون کے پہرے قلعہ مین سے اوٹہوا دیے گئے اور یہہ انتظام کر دیا گیا کہ جب تک راجہ صاحب سنگہ اور رانی صاحبہ کے باہم قابل اطمینان تصفیہ نہو جاے اوسوقت تک انگریزی سپاہ کے پہرے تو باہر کے دروازہ پر اور سوڈہی سرجن سنگہ کے سپاہیون کے پہرے اندر کے دروازہ پر متعین رہینگے سوڈہی مذکور رانی آسکنور کے خیر خواہ تہے دوسرے روز مہر گورمکہی[۱۵] یعنی راجہ صاحب کی چہوٹی مہر بہی رانی صاحبہ کے حوالہ کی گئی اور تمام قلعہ دارون کے نام یہہ حکم جاری ہوگئے کہ جسکو رانی آسکنور مقرر کرین اوسکو قلعہ سپرد کر دو چنانچہ سیف آباد اور چہوٹے چہوٹے قلعون مین جو پٹیالہ کے قریب تہے رانی صاحبہ کا عمل و دخل ہوگیا اب سپاہ انگریزیکو

---

[۱۵] واضح ہو کہ مہاراجہ کرم سنگہ صاحب بہادر کے وقت مین جب منشی سید برکت علیخان صاحب مدار المہام ریاست مقرر ہوے اوسوقت سے پہلے دفتر کی مہر کا تو رواج ہی نہ تہا دفتر کے عام کاغذات پر شاذ و نادر اور بہت ہی قلیل ہوتے تہے ایسی ضرورت کے وقت وہی مہر ثبت کر دیجاتی تہی جسمین مہاراجہ صاحب بہادر کا پورا خطاب درج ہوتا ہے اور جو ہمیشہ میر منشی ریاست کے ہاتہہ مین رہتی ہے اور جو اصل مین صرف اون کاغذ پر قابل ثبت تصور کیجاتی ہے جو مہاراج کے خاص نام سے جاری ہون اور مہر خاص کہلاتی ہے مگر علاوہ اسکے ایک اور چہوٹی مہر بہی ہوتی تہی جسکو اوسوقت کے مہاراجگان اکثر اپنے ہی ہاتہہ مین رکہتے تہے اور جسمین بلا خطاب کامل صرف لفظ مہاراجہ اور نام اور سنہ ہی ہوتا تہا یہہ مہر کسی مخفی اور شدید ضرورت کے پیغامات وغیرہ پر ثبت کرنے کو رکہی جاتی تہی اور ویسی ہی تہی جیسے کہ شاہان مغلیہ کے زمانہ مین مہر (اوزک) کہلاتی تہی پس ایسی مہر کا اس حالت انتظام جدید مین مہاراجہ صاحب کے پاس موجود رہنا خطرناک تصور کیا گیا ہوگا فقط ۔ محشی

یہہ حکم ہونے والا تہا کہ اپنی اپنی چہاونیون کو چلی جاے کہ اتنے ہی مین راجہ صاحب سنگہ کی دورنگی اور اونکی ایک زوجہ یعنے رانی پرتاب کنور کی سازش سے ایک ایسا مخمصہ پیدا ہوا کہ اگر ریاست کے افسران جنگی بہی اسکی تقلید کرتے تو بڑی بڑی خرابیان پیدا ہوتین۔

ایک نیا فساد اور اوسکا تصفیہ یعنی بعدم اطاعت قلعہ دار ڈہوڈان اور پہر اوسکا فتح کیا جانا۔

یعنی علاقہ پٹیالہ مین ڈہوڈان کا قلعہ جو ایک بہت مستحکم مقام تہا جب یہانکے قلعہ دار کے پاس یہہ حکم پہونچا کہ رانی صاحبہ کی سپاہ کو قلعہ مین داخل ہوجانے دو تب اونہون اس حکم کے ماننے سے صاف انکار کر دیا راجہ صاحب سنگہ نے بطور صادقانہ یہہ کہا کہ مین کیا کرون یہہ شخص میرے حکم کو بہی نہین مانتا اور دکہاوے کے لئے اوسکے نام یہہ مکرر حکم بہیجا کہ جسطرح ہمارا اقرار رانی صاحبہ سے ہوچکا ہے۔ اونکے آدمیون کو قلعہ حوالہ کردو مگر خفیہ طور پر یہہ کہلا بہیجا کہ خواہ رانی آسکنور کے آدمی آئین خواہ سپاہ انگریزی آئے قلعہ ہرگز ندینا۔ غرضکہ تہوڑی سی سپاہ انگریزی اس قلعہ کے سر کرنے کے واسطے بہیجی گئی اور جب اس سپاہ نے اسقدر گولی برسائی کہ قلعہ کی دیوار کو چہلنی کر ڈالا تب قلعہ دار نے اطاعت قبول کر لی اور یہہ بیان کیا کہ مینے تو مہاراجہ صاحب کے اشارے سے ہی آجتک قبضہ کیا تہا۔

افواج انگریزی کا پٹیالہ سے رخصت ہونا ماہ جون سنہ ۱۸۱۲ء

اس انتظام کے بعد بالآخر سپاہ انگریزی پٹیالہ سے رخصت ہوئی۔ اور کرنل اختر لونی صاحب بہی پندرہوین ۱۵ جون سنہ ۱۸۱۲ء کو روانہ ہوگئے صاحب ممدوح نے اپنی روانگی سے پہلے راجہ صاحب کو اس امر کی اطلاع دی کہ جنکو یہان کا علاقہ آئندہ بعہد

کو رخصت کیا گیا ہی - اور رانی صاحبہ کو بڑی تاکید سے فہمایش کی کہ جو اعتماد کا کام آپکو دیا گیا ہے اوسکو نہایت احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھہ انجام دیجیو - اور ریاست کے تمام ملکی اور جنگی عہدہ دارون سے یہہ ارشاد فرمایا کہ رانی صاحبہ تمہاری جاگیرون پر تمکو قابض ہونے دینگی اور تمہاری ہر طرح سے حامی ہونگی لیکن اگر کوئی شخص جادہ اطاعت سے قدم باہر رکہیگا یا کسی قسم کی بدرویگی اختیار کریگا تو اوسکی جاگیر ضبط ہوجایگی -

علاقہ خنکوئیان کا حال

یہہ خنکوئیان کی جاگیر کنور کرم سنگہ ولیعہد ریاست کے نام مقرر کی گئی تہی اسکا کچہہ حال کاغذات انگریزی مین ۱۸۰۹ء سے لیکر ۱۸۱۵ء تک مندرج نہین ہی - مگر کاغذات فارسی موجودہ دفتر ایجنٹی انبالہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ماہ اگست ۱۸۰۹ء مین راجہ صاحب پٹیالہ نے جنرل اختر لونی صاحب سے نند سنگہ خنکوئیان والہ کی بہت سی شکایت کی کہ وہ ریاست کے متوسلون اور ذیلدارون پر حملہ کرتا ہی اس سبب سے ہمنے اوسکا قلعہ چہین لیا ہی - جنرل صاحب نے یہہ حکم دیا کہ اوسکا قلعہ اوسکو واپس دیدو اور سرداران بہڈور اور بہیر نے جو اوسکا مال لوٹا ہی وہ بہی اوسکو پہیر دو کسواسطے کہ بموجب اشتہار مجریہ ۱۸۰۹ء کے سب رؤسا کے علاقجات سرکار انگلشیہ کی حفاظت مین ہین اسکے جواب مین ریاست پٹیالہ نے اس بات کو منظور نہین کیا اور یہہ عذر پیش کیا کہ نند سنگہ بہی اس ریاست کا ایک ذیلدار ہی - مگر جنرل اختر لونی صاحب نے اس امر کی تحقیقات کی اور جب اونکو بخوبی معلوم ہوگیا کہ نند سنگہ پٹیالہ کا نہین بلکہ نشانون والہ سردار کا ذیلدار ہی - تب وہ اس بات پر مصر ہوئی کہ نند سنگہ کا قلعہ اوسکو واپس کردیا جائے - چنانچہ ۱۸۱۰ء مین قلعہ خنکوئیان اوسکو دیدیا گیا - اوسکو دوسرے

سال جب نند سنگه کیطرفسے پہر کچهه زیادتی ہوئی تب قلعه مذکور مع دیہات متعلقه بطور امانت ریاست پٹیاله کے قبضه مین کر دیا گیا مگر چونکه راجه صاحب سنگه سے دیہات جنگوئیان کا انتظام نه ہو سکتا تہا اس سببسے سوپریم گورنمنٹ نے ناراض ہوکر بارہوین جون ۱۸۱۲ع کو یهه حکم صادر کیا که یهه دیہات علاقه پٹیاله کے ساتهه شامل نه کئے جائین اسوجهه سے علاقه مذکوره بالا ولیعهد ریاست یعنی کنور کرم سنگه کو بطور جاگیر عطا کر دیا گیا۔[۵]

رانی صاحبه کو اپنے کام مین مشکلات کا پیش آنا۔

رانی آسکنور جواب (ریجنٹ) یعنی بجائے رئیس کارکن مقرر ہوئی تہین اونکا منصب اس قسم کا نه تہا جو غیر محسود ہوا اور چونکه راجه صاحب سنگه کو بمنظر رعایت بہت سی باتون مین آزادگی دی گئی تہی اس سبب سے اونکو خرابیان پیدا کرنے کے لئے اب بہی بڑی طاقت حاصل تہی مثلاً اونکو یهه اجازت تہی که اون پرگنون کی آمدنی کو جو اونکے مصارف ذاتی کے لئے ایک لاکهه روپیه سے زیاده جمع کی ہے

---

[۵] اس جاگیر کے عطیه کے بیس برس بعد یعنی ۱۸۳۲ع مین جنگوئیان کے سکہون نے مسٹر ولیم فریزر صاحب ریذیڈنٹ دہلی کی خدمت مین اس مضمون کی عرضی گذرانی که ریاست پٹیاله نے علاوه اون دیہات کے جو اسکو بطور جاگیر عطا ہوئے ہین باره دیہات اور اپنے قبضه مین کر لئے ہین اور چونکه کنور کرم سنگه اب مہاراجه ہو گئے ہین اس سببسے جاگیر جنگوئیان واگذار ہو جانی چاہئے اور ہمارے تمام مقبوضه مقامات مع اون باره دیہات کے جنکو غصب سے ریاست پٹیاله نے دبا لیا ہے ہمکو واپس ملجائین۔ صاحب ریذیڈنٹ نے سائلیان کی اس درخواست پر کچهه توجهه نہین کی مگر یهه لوگ برابر عرضیان دیتے رہے آخر کار ۱۸۳۵ع مین مسٹر ٹی مٹکاف صاحب نے اس مقدمه کی تحقیقات کرکے مدعیان کا دعوی اس طور خارج کیا که جن دیہات کی نسبت ان لوگون کا یهه بیان ہے که یهه زبردستی چهین لئے گئے ہین اونکی بابت مین صاحب ممدوح نے اپنے فیصلے مین یهه رائے تحریر کی که چونکه بہت برسون سے کسینے اونکی نسبت دعوی پیش نہین کیا اس سببسے مدعیان کا اب ان دیہات پر کچهه حق تسلیم نہین کیا جا سکتا اور جو جاگیر بنام کنور کرم سنگه عطا ہوئی تہی اوسکے باب مین کچهه حکم دینا ضرور نہین ہے فقط۔ مگر آخر کار جنگوئیان کا کل علاقه بموجب سند مورخه بائیسوین ستمبر ۱۸۴۷ع اون علاقجات کی فہرست مین شامل ہو چکا ہے جو مہاراجه صاحب بہادر پٹیاله کو براه دوام گورنمنٹ سے مرحمت ہوئے ہین فقط من مصنف

جسطرح چاہین صرف کرین۔ اور تمام ریاست کے زر محاصل مین سی علاوہ براین ایک چہارم اونکو اور ملتی تہی بلکہ یہہ بہی ہدایت تہی کہ بشرط پیش آنے کسی ضرورت شدید کے ایک چوتہائی اور (یعنی نصف آمدنی ریاست کی) انکو ملجایا کرے۔ ان رعایتون کو راجہ صاحب سنگہ نے نہایت بُری طور پر استعمال کیا۔ چنانچہ اونکی خواہش یہہ تہی کہ اگر تمام علاقہ پٹیالہ کی زمین کا تلف کردینا اونکے اختیار مین ہو تو وہ اپنے ولیعہد کے واسطے ایک بیگہہ زمین بہی باقی نچہوڑین۔ مگر چونکہ یہہ بات ناممکن تہی اسلیے انہون نے اپنے ولیعہد کو نقصان پہنچانے کی غرض سے تمام قیمتی جواہرات اور ریاست کے زیور جو انکے ہاتہہ آئے تلف کرنے شروع کیے حالانکہ یہہ وہ چیزین تہین جو نسلاً بعد نسلٍ اس خاندان کے ورثا کو ملنی چاہیے تہین اور ان باتون کی تحریک دینے والی رانی پرتاب کنور تہی اسنے رانی آسکنور کی طرف سے راجہ صاحب کے دل مین زہر گہول دیا تہا اور انکو اسراف اور اخراجات بیجا کی ترغیب دیتی تہی اور جن اشخاص کے حال پر رانی پرتاب کنور کی عنایت تہی یہہ ضعیف العقل راجہ اونکو مالامال کر رہے تہے۔

راجہ صاحب سنگہ کا ارادہ بہاگ جانیکا پٹیالہ سے اور اسلیے اون کے اخراجات کا کم کیا جانا

آخرکار راجہ صاحب سنگہ نے ہوا خوری وغیرہ کو سوار ہونے سے انکار کردیا بلکہ مکان سے باہر آنا ہی چہوڑ دیا مگر یہہ اونکی ایک چال تہی اور یہہ بات کچہہ مخفی نہین رہی تہی کہ اونکا ارادہ یہہ ہے کہ پٹیالہ سے بہاگ جائین اور اپنے علاقہ کے دوردست مقامات مین پہونچکر مفسدے برپا کرین یا اختیارات ریاست پہر حاصل کرنے کے واسطے گورکہون سے مدد لین ان حالات کو

دیکہہ کر یہہ بات ضرور ہوئی کہ اونکے اختیارات اور کم کئے جائین تاکہ خرابیان پیدا نکر سکین چنانچہ گورنر جنرل بہادر کی منظوری سے توشہ خانہ اور خزانہ بالکل رانی آسکنور کو سپرد کر دیا گیا اور بہ نسبت سابق گہٹا کر صرف بارہ ہزار روپیہ ماہوار راجہ صاحب کے مصارف ذاتی اور کہیل تماشون کے لئے مقرر رہگیا۔ اور اونکو یہہ بہی فہمایش کی گئی کہ اگر کوئی نامناسب حرکت ایسی ظہور مین آئیگی تو آپکی گذارہ کی تعداد اور بہی کم کردیجائیگی بلکہ آپکو نظر بند بہی کر دیا جائیگا۔

مصر نودہا اہلکار اعلے کا ذکر

اب رانی آسکنور کا اختیار اگرچہ بہت بڑہ گیا تہا مگر مخالفین بہی اپنی چالین بدستور چل رہے تہے رانی صاحبہ کا مشیر خاص مصر نودہا نامی ایک برہمن تہا یہہ شخص بہی دیوان نانومل کیطرح ریاست کے لوگون کو پسند اور مرغوب نہ تہا اور نانومل کیطرح یہہ بہی جاٹون کو مونہہ نہین لگاتا تہا اور بسبب ان لوگون کی دغابازیون اور شرارتون کے اونکو بیڈہرک حقارت کی نظر سے دیکہتا تہا اس بات کو خیال نکر کے کہ تیس ۳۰ برس کی بد انتظامیان چند ماہ مین کسطرح رفع ہو سکتی ہین مصر مشارٌالیہ نے ریاست کی بدنظمیون مین یکلخت اصلاحین کرنی شروع کین پس انجام اسکا وہی ہوا جو ایسے مصلحون کا ہوا کرتا ہے۔

مصر نودہا کی نیکنامی کو بٹہ لگانے کے لئے لوگون کی چال۔

چنانچہ اسکے دشمنون نے یہہ مشہور کر دیا کہ یہہ شخص رانی صاحبہ سے ناجایز تعلق رکہتا ہے اس شہرت نے خلایق کے دلون مین اگرچہ پہلے پہل ایک بے اعتباری سی پیدا کر دی تہی مگر آخر کار جب لوگون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ یہہ الزام سراسر جہوٹ ہے تو یہہ شک بالکل رفع دفع ہوگیا۔

پہر ان لوگون کا ارادہ اوسکے قتل کرانے کا اور افشا راز مذکور الصدر۔

پہر مخالفین نے یہہ دیکہہ کر کہ یہہ وار بہی یون ہی خالی گیا یہہ ارادہ کیا۔ کہ مصر نودہا اور اوسکے توماتحت عہدہ دارون کو جن سے یہہ لوگ جلتے تہے مروا ڈالین مہاراجہ صاحب سنگہ کو تو اس تجویز مین مخالفت کرنے کی کچہہ غرض ہی نہ تہی اور چونکہ کنور کرم سنگہ ولیعہد ریاست نوعمر اور ناتجربہ کار تہے اس سبب سے یہہ بات تحقیق معلوم ہوتی ہے کہ وہ بہی اس سازش مین شریک کر لئے گئے تہے کیونکہ از راہ نادانی اس منصوبہ سے اونکو یہہ توقع تہی کہ مین فوراً مسندنشین بن جاؤنگا اور مہاراجہ صاحب سنگہ اور اون کے صلاح کار انکو اس معاملہ مین اپنے اوزار بنانا چاہتے تہے کہ اس حکمت سے اونکا کام نکلتا تہا غرض کہ مصر نودہا کے قتل ہوجانے مین کچہہ شک باقی نرہا تہا مگر رانی پرتاب کنور کے بہائی گل سنگہ نے کچہہ اندیشہ کر کے اس بہید کو ظاہر کر دیا اور اس سبب سے اوسکی جان بچ گئی۔

راجہ صاحب سنگہ کی وفات بماہ مارچ ۱۸۱۳ء

راجہ صاحب سنگہ اورون کو قتل کروانے کی تو تدبیرین ہی کر رہے تہے کہ یکایک بیمار پڑے اور چہبیسوین مارچ ۱۸۱۳ء کو اس دار فانی سے رحلت کر گئے چونکہ اس زمانہ مین ریاست پٹیالہ مین فن فریب اور شرارتون کا بازار گرم تہا اس سبب سے لوگون کو فوراً یہہ شک پیدا ہوگیا کہ راجہ صاحب سنگہ زہر دیکر مارے گئے ہین۔ مگر اس بات کے یقین کرنے کی کوئی وجہ نہین پائی جاتی۔ کس واسطے کہ رانی آسکنور کے فرقہ کے لوگ ایسے شخص کا مرنا ہرگز نہین چاہتے تہے جسکی وفات سے رانی صاحبہ کی مدار المہامی کا ہی خاتمہ ہوجاے۔ علی ہذا القیاس وہ فریق بہی جو رانی صاحبہ کا مخالف تہا کسی طرح سے انکی مرگ کا خواہان نہین ہوسکتا تہا کیونکہ اونکے مرنے سے یہہ فریق تو بیدست و پا ہی ہوگیا اور اوسکو تمام

منصوبے بہی خاک مین مل گئے تہے

راجہ صاحب سنگہ کی وفات کا سبب

غالبًا راجہ صاحب سنگہ کے مرنے کا سبب یہہ ہی تہا کہ وہ افراط مے نوشی کی ہی حالت مین اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ شراب خوری کی کثرت تو پہلے ہی سے تہی مگر جب سے رانی آسکنور دوبارہ منتظم ریاست مقرر ہوئین تو خود بدولت برخلاف اپنی اس عادت سابقہ کے کہ ادہر ادہر شہر وغیرہ مین اکثر سوار ہوتے اور چلتے پہرتے رہتے تہے اب بالکل ہی کنج عزلت مین بیٹہہ گئے پس اسطرح جسمی ریاضت تو ترک ہو گئی اور شراب روز بروز بڑہتی گئی اور پہر ایک امر اتفاقیہ یہہ پیش آگیا کہ راجہ صاحب سنگہ نے اپنی وفات سے چند روز پہلے ایک خواب دیکہکر شراب پینی یک لخت موقوف کر دی اور باوجود اسکے کہ اونکے اطبا اور معالجون نے یہہ فہمایش کی کہ شراب کا یک لخت چہوڑ دینا اچہا نہین اوسکی مقدار مین بتدریج کمی کرنی بہتر ہے مگر اونہون نے ایک نہ مانی اور چونکہ عیاشی کی بدولت قوی پہلے ہی ضعیف ہو چکی تہے اور مدت سے راجہ صاحب شراب ہی کے زور سے چلتے پہرتے تہے اس سبب سے غالبًا اوسکا دفعتًا ترک کر دینا ہی اونکے حق مین زہر ہو گیا ہوگا۔

پٹیالہ کی پولیٹکل حالت اسوقت کیا تہی۔

اسوقت ریاست پٹیالہ کے معاملات پر پرلے سرے کی تاریکی چہائی ہوئی تہی مثلاً کنور کرم سنگہ ولیعہد ریاست سے جو حسب بیان ماسبق بعض نامناسب حرکتین سرزد ہوئی تہین اونکے باعث سے اونکا رویہ اس زمانہ مین قابل پسند طور کا معلوم نہین ہوتا تہا۔

گورنمنٹ کی مداخلت کا نتیجہ کیا ہوا

اور گورنمنٹ نے جو ریاست کی بہلائی کی خاطر دست اندازی کی تہی گو وہ

کیسی ہی نیک نیتی پر مبنی تھی مگر اسوقت اوسکی نسبت جو کچھہ کہا جا سکتا تھا وہ صرف یہہ تھا کہ ناکامیابی کے سوا اور کچھہ حاصل نہین ہوا اور ریاست ہاے اینروے ستلج کے حاسد اور جاہل رئیس راجہ صاحب سنگھ کے ازخود گوشہ نشین ہونے کا الزام رانی آسکنور اور سرکار انگریزی کے ذمہ لگا رہے تھے جسکے لئے خود راجہ صاحب سنگھ کا دلی منشا بھی یہی تھا کہ یہہ دونون مطعون ہون اور وہ عمدہ عمدہ انتظام جو رانی صاحبہ نے کرنے چاہے لوگون نے اونکو چلنے نہین دیا اور اگرچہ سپاہ کی حالت بہ نسبت پہلے کے اب بہت اچھی تھی اور اونکو اب باقاعدہ طور پر تنخواہ ملتی تھی مگر یہہ لوگ ناراض اور باغیانہ حالت مین تھے یہان تک کہ عین دربار مین ہی تلوار چلنے کے مشورے اور منصوبے ہو چکے تھے اور سرکار انگریزی کی رعایت اور بردباریون کا نتیجہ محض یہہ نکلا تھا کہ یہان کے لوگون کو گویا سخت سے سخت جرایم کے ارتکاب کے لئے بیباکی اور مطلق العنانی کا فرمان مل گیا تھا ۔

اور گورنمنٹ نے
اپنی مداخلت
کو ترک کر دیا ۔

پس ان وجوہ سے راجہ صاحب سنگھ کی وفات کے بعد گورنمنٹ نے اپنی "دو پالیسی" یعنی مصلحت کو پٹیالہ کے معاملات مین ضرورتاً بدل ڈالا اندرین صورت اگرچہ یہہ بات یقینی معلوم ہوتی تھی کہ رانی آسکنور اور مصر نودھا کا اختیار جاتا رہیگا اور ریاست پٹیالہ مین بدنظمی کی گرم بازاری پھر ویسی ہی ہو جائیگی مگر اب سرکار انگریزی کی مداخلت قایم رکھنے کے لئے کوئی کافی وجہہ نہین ہو سکتی تھی چونکہ راجہ صاحب سنگھ ایک فاتر العقل شخص تھے اسسبب سے ریاست پٹیالہ کے خیرخواہون کی مصرانہ درخواست کے موافق گورنمنٹ نے اس ریاست کے انتظام مین مداخلت اختیار کی تھی مگر اب کچھہ اور

صورت تہی یعنی راجہ کرم سنگہ خواہ کیسے ہی تہے لیکن بہر حال اونکی کسی طور وطریق کے باعث سے اونکو مسند نشین ہوجانے کے بعد مداخلت کی کوئی ضرورت باقی نہین تہی اس سبب سے سرکار انگریزی نے ریاست پٹیالہ کے اندرونی انتظام سے اپنا تعلق بالکل اوٹہالیا اور رانی آسکنور کو حکومت کے باب مین امداد دینے کی جو کفالت تہی اوسے بہی منسوخ اور موقوف کردیا۔

نئے راجہ یعنی مہاراجہ کرم سنگہ صاحب کی پالسی کا بیان۔

لیکن کم سن راجہ کرم سنگہ جیسا کہ اکثر دستور ہے اپنی ماں کا کہنا بہت مانتے تہے اور اونکا میلان خاطر یہی پایا گیا کہ تمام انتظام ریاست رانی آسکنور اور مصر نودہ کے ہی اختیار مین رہے کیونکہ راجہ صاحب اب مصر کو بڑا معتمد کہنے لگ گئے تہے حالانکہ اس سے تہوڑے ہی عرصہ پہلے اوسکو قتل کرانے کے منصوبہ مین متفق الرای تہے۔

مائی کہیم کنور کی چالین

راجہ امر سنگہ کی رانی کہیم کنور ان نئے انتظامون کو دیکہکر نہایت افسردہ خاطر ہوئی اسلئے اسنے طرح طرح کے فساد برپا کرنے شروع کئے۔ کیونکہ اسکو یہہ امید تہی کہ اگر راجہ صاحب سنگہ کا چہوٹا لڑکا اجیت سنگہ مسند نشین ہوجائے تو اس صورت مین شاید پہر مجہے کچہہ اختیار معاملات ریاست مین حاصل ہوسکین گے۔ مصر نودہ کے قتل کی بہی یہی رانی صاحبہ بانی اور موجد ہوئی تہین اور یہہ بات بہی قریب بہ یقین ہے کہ کرنل اخترلونی صاحب کے قتل کے واسطے بہی انہون ہی نے ایک شخص کو مقرر کیا تہا۔

ان رانی صاحبہ کی ان چالون مین راجہ جسونت سنگہ کی مددگاریان۔

اس ضعیفہ رانی کی ان چالون کو خارج سے بہت مدد ملتی تہی چنانچہ راجہ جسونت سنگہ والی نابہہ جو مالک اینروے ستلج مین ایک نہایت ہوشیار

شخص مگر اس قسم کا انسان تہا کہ ایک بگہہ زمین کی خاطر سچائی اور غرت کو بالائے طاق رکہدیتا تہا اسنے حتی الامکان رانی کہیم کنور کو مدد دی اسکے کئی سبب تہے ایک تو یہہ کہ رانی موصوف کی بہتیجی اسکو بیاہی ہوئی تہی دوسرے ریاست پٹیالہ کا عروج ہمیشہ اسکی آنکھون مین کہٹکتا رہتا تہا تیسرے اسکے خاص مدنظر یہہ بات تہی کہ یہہ ریاست منقسم ہوکر ایک نابالغ بچہ مسند نشین ہوجاوے۔ جبکی رانی کہیم کنور تو برای نام سرپرست رہین اور دراصل تمام کاروبار میری ہدایت سے ہوا کرین مگر یہہ بات ہونہار نہ تہی۔

راجہ کرم سنگہ کی مسند نشینی۔

راجہ کرم سنگہ کی مسند نشینی کی تقریب پر یعنی تیسوین ۳۰ جون سنہ ۱۸۱۳ء کو کرنل اخترلونی صاحب پٹیالہ مین موجود تہے اس موقع پر صاحب موصوف نے خاص راجہ صاحب کی درخواست سے سردربار مصر نودہا کو اک گران بہا خلعت اپنے ہاتہہ سے مرحمت کیا اور یہہ خلعت دینا اسبات کی علامت تہی کہ مصر نودہا سے راجہ صاحب نہایت خوش ہین اور اسکو بدستور اوسکی عہدہ پر رہنے دینگے۔

ذکر ہنگامہ جنگ با گورکہ۔

یکم نومبر سنہ ۱۸۱۴ء کو گورنمنٹ نے ناچار ہوکر گورکہون سے جنگ کرنے کا اشتہار دیدیا۔ یہہ لوگ کئی سال سے علاقہ انگریزی کے مقامات واقع دامن کوہ پر خروج کرکے وہانکے باشندون کو نقصان پہونچایا کرتے تہے اور انکے حکام نے یہان تک خیرہ چشمی اختیار کی تہی کہ بجواب پیغامات گورنمنٹ مظلومون کی حقرسی کرنی تو کہان خالی عذر و معذرت کرنے سے بہی انکار کردیا تہا اس لڑائی کا مجمل سا حال جسقدر کہ پٹیالہ کی تاریخ سے مناسبت رکہتا ہے یہان لکہا جاتا ہے کسواسطے کہ ریاست پٹیالہ سے اس معاملہ کو صرف اتنا

ہی تعلق ہے کہ یہان کے فرمان روانے جو ایک مستعدانہ امداد سرکار انگریزی کو اس لڑائی مین دی تہی اوسکے جلدو مین بہت سے مقامات اسکو عنایت ہوے تہے اور ممالک پنجاب کے کوہستانی علاقجات مین جو فتوحات گورکہون نے حاصل کی تہین اونکا مشرح حال رؤساء کانگڑہ اور شملہ کی تواریخ مین مندرج کیا جائیگا۔

امر سنگہ تہاپہ مقیم ارکی کا ذکر

امر سنگہ تہاپہ جو گورکہون کا سردار تہا جب اوسکو رنجیت سنگہ نے مغلوب کر کے کانگڑہ سے نکال دیا تب اسنے ریاست باگہل مین بمقام ارکی اس چہوٹی سی ریاست کے راناکو خارج کر کے اپنی بود و باش اختیار کر لی تہی۔

کوہستان متعلقہ پنجاب مین جو علاقے گورکہون کے اسوقت تصرف مین تہے اونکی تفصیل۔

جب اس لڑائی کا اشتہار دیا گیا تہا اوسوقت ستلج اور جمنا کے مابین مقامات مفصلہ ذیل گورکہون کے قبضہ مین تہے یعنی ناہن عرف سرمور۔ ہنڈور یعنی نالہ گڈہ۔ کہلور عرف بلاسپور۔ بسہر کا ایک بڑا حصہ اور بارہ چہوٹی ٹہکرائیان (ریاستین) یعنے ۱ کیونٹہل۔ ۲ مہلوگ۔ ۳ بہجی۔ ۴ باگہل۔ ۵ بگہاٹ۔ ۶ کونہیار۔ ۷ کوٹہار۔ ۸ دہامی۔ ۹ بلسن۔ ۱۰ جوبل۔ ۱۱ منگل۔ ۱۲ کہارسین۔ اور علاوہ انکے ۳۸۱۵۰۰ ٹہکرائی ہاے توابع سرمور پر بہی اونکا ہی عمل و دخل تہا اور ان سبکی آمدنی تین لاکہہ اکاسی ہزار پانسو روپیہ سالانہ تہی اور تخمیناً اس تمام علاقہ مین کوئی (۵۲۵۰) گورکہی سپاہی تہے انمین سے سولہ سو ناہن مین اور دو ہزار خاص امر سنگہ کے ساتہ ارکی مین رہتے تہے۔

گورکہون کی دست درازیان گورنمنٹ انگلشیہ اور ریاست پٹیالہ کے علاقجات پر

گورکہون نے کیا علاقہ انگریزی اور کیا ریاست ہاے باختیار محفوظہ گورنمنٹ سبکو یکسان ہی تکلیف دے رکہی تہی چنانچہ راجہ صاحب پٹیالہ نے فوج

خاص سرکار انگریزی کی چڑہائی سے پہلے کئی دفعہ حسب ارشاد صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر مقیم لودہانہ ان مفسدون کو پسپا کیا تہا اور مواضعات منڈلائی اور بہردلی جن پر گورکہون نے زبردستی قبضہ کرلیا تہا وہ بہی پٹیالہ کی ہی سپاہ نے گورکہون سے چہوڑائے تہے۔

کرنل اخترلونی صاحب کا کارروائی جنگ شروع کرنا اور امر سنگہ کو مغلوب اور مطیع کرکے اس تمام ملک کا اون سے خالی کرالینا۔

ماہ اکتوبر ۱۸۱۴ء مین کرنل اخترلونی صاحب روپڑ کے راستہ سے پہاڑون کی طرف روانہ ہوئے اور اول مقام نالہ گڈہ پانچوین کو اور پہر تارا گڈہ آٹہوین نومبر کو سر کرلیا۔ اور پہر بہت دنون تک لڑکر بعد مقابلہ اور مجادلہ شدید گیارہوین فروری ۱۸۱۵ء کو مقام رن[۵۱] گڈہ بہی صاحب موصوف کے قبضہ مین آگیا جو گورکہون کا سب سے مضبوط تر مقام یہہ ہی تہا۔ اور پندرہوین اپریل کو کرنل اخترلونی صاحب نے امر سنگہ کو شکست کامل دی اور وہ بہاگ کر قلعہ ملون مین چلا گیا اور یہان پر اوسکا ایسا ناک مین دم کیا گیا کہ آخرکار مجبور ہوکر اطاعت قبول کرلی اور حسب اجازت کرنل صاحب ممدوح اپنی تمام سپاہ کو معہ تمام سلاحات لیکر چلا گیا اور دریائے ستلج اور جمنا کے مابین جو قلعے اوسکے قبضہ مین تہے وہ سب حوالہ کردئے اور اس تمام علاقہ کو خالی کرگیا۔[۵۲]

ذکر خدمات ریاست پٹیالہ بموقع جنگ مذکورہ بالا۔

اس لڑائی مین راجہ صاحب پٹیالہ کی سپاہ پیادہ تو خاص کرنل اخترلونی کے ساتہہ تہی اور ریاست پٹیالہ کے کچہہ سوار فوج دامن کوہ مین حفاظت کیواسطے

---

[۵۱] رن گڈہ یا رام گڈہ غالبًا بمقام سپاٹہو جو قلعہ تہا اوسکا نام تہا۔ کیونکہ پہاڑی لوگ اتبک بہی سپاٹہو کو گڈہ کے نام سے بولتے ہین اور گورکہون کی جمعیت یہان ہی یعنے سپاٹہو مین زیادہ رہتی تہے - من مترجم

[۵۲] واضح ہو کہ اخیر عہدنامہ جو گورکہون کے ساتہہ بمقام سگولی دوسری دسمبر ۱۸۱۵ء کو ہوا تہا کرنل اخترلونی صاحب نے بمقام مکوانپور چوتہی مارچ ۱۸۱۶ء کو عہدنامہ مذکورہ نیپال کے وکیل کو حوالہ کیا تہا منقول از جلد دوم کتاب عہدنامجات مصنفہ ایچسن صاحب مصنف - من

متعین تھی۔ پس سرکار انگریزی نے راجہ صاحب پٹیالہ کو بجلدوی حسن خدمات اختتام جنگ کے بعد سولہ پرگنے جنکی تفصیل اسناد منقولہ ذیل مین مندرج ہے عطا کئے۔

نقل سند پرگنات کیونٹھل مہری و دستخطی نصیر الدولہ معز الملک سردار باوقار وفادار خان جنرل ڈ اوڈ اخترلونی بہادر ظفر جنگ۔ فدوی محمد اکبر بادشاہ غازی

مہر فارسی
بعبارت مندرجہ
القاب صدر

دستخط انگریزی بینٹنیک بی

—— سند تملیک پرگنات منجملہ ٹھکرای کیونٹھل باسم مہاراجہ راجگان کرم سنگھ مہندر بہادر آنکہ

ازانجاکہ اخراج گورکہیان ازین ملک قرار واقعی بعمل آمدہ وتمامی مکانات این کوہستان درعمل سرکار فیض مدار کمپنی انگریز بہادر درآمدہ وفوج سرکار مہاراجہ صاحب ممدوح درین ہنگامہ در رفاقت وبجاآوری حسن خدمات سرکار انگریزی بدل ساعی ماندہ لہذا حسب الحکم حضور فیض گنجور نواب مستطاب معلے القاب اشرف الامرا لارڈ گورنر جنرل مارا بہادر دام اقبالہ سند پرگنہ ہالی[۱]۔ وپرگنہ کلجون[۲]۔ وپرگنہ بنٹھرا[۳]۔ وپرگنہ کہوسالا وجبہروت[۴]۔ وپرگنہ کیمٹھی[۵] و بڈہری۔ وپرگنہ باگھڑی[۶]۔ وپرگنہ تراہاٹ[۷] ست گانو۔ وپرگنہ جائیل[۸]۔ وپرگنہ بٹ کوٹھے[۹] معہ آمدنی محصول سایر این پرگنات باسم مہاراجہ صاحب ممدوح نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ معہ جمیع حقوق داخلی وخارجی بعوض مبلغ یک لکھہ وپنجاہ ہزار روپیہ نذرانہ یکدفعہ بطریق سند ہٰذا بالعوض بمہر ودستخط خود نوشتہ دادہ شد ومبلغ مذکور بموجب تعداد مرقومہ موافق اقساط مقررہ بمعرض وصول آوردہ داخل خزانہ سرکار فیض مدار کمپنی بہادر نمودہ شد گاہے آیندہ را سواے ازین نذرانہ وغیرہ وجوہات درکسی وقت یکدام ہم طلبی نخواہد شد وحفاظت وبحال داشتن انیملک باسم مہاراجہ صاحب واولاد مہاراجہ صاحب درہر وقت

منظور اهالیان عالیشان سرکار انگریزی خواهد ماند - باید که مهاراجه صاحب سند هذا را سندی مکمل تصور نموده بر مکانات مرقومة الصدر عمل و تصرف قرار واقعی نمایند و سوای از حدود عملداری قدیم این پرگنات قدم نهاده در حدود دیگران نشوند و در زمان وقوع هنگامه مردمان سلاح بند و بیگاریان بروقت درخواست صاحبان عالیشان انگریز بهادر شامل فوج انگریزی که محافظ این ملک کوهستان خواهد بود سازند و در دادرسی مظلومان و ملهوفان و در آبادی رعایا برایا سعی بلیغ نموده دقیقه از دقایق فروگذاشت نسازند و سبیل رعایای پرگنات مذکوره آنکه مهاراجه صاحب موصوف و اولاد مهاراجه صاحب را دایما مالک مستقل خود دانسته از اطاعت مهاراجه صاحب و در ادای مال واجب انحراف نورزیده در افزونی زراعت و فرمان برداری حاضر و سرگرم بوده مطیع و منقاد باشند - المرقوم نوزدهم ستمبر سنه ۱۸۱۵ع مطابق شانزدهم شوال سنه ۱۲۳۰ هجری المقدس - کوار بدی اکیم سمت ۱۸۷۲

ایضاً نقل سند مهری و دستخطی زبده نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان بارگاه انگلستان اشرف الامرا لارڈ مائیرا گورنر جنرل بهادر ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر و امیر اعظم عساکر بادشاهی و سرکار کمپنی متعلقه کشور هند فدوی محمد اکبر بادشاه غازی - سنه مهر - سنه ۱۸۱۵ع - سنه ۱۲۳۰ هجری -

از انجاکه تمامی مکانات این کوهستان در عمل سرکار فیضمدار کمپنی انگریز بهادر درآمده و فوج سرکار مهاراجه راجگان مهندر کرم سنگه بهادر درین هنگامه برفاقت و بجاآوری حسن خدمات سرکار انگریزی بدل ساعی مانده لهذا از حضور نواب مستطاب معلی القاب اشرف الامرا لارڈ مائیرا گورنر جنرل بهادر سند پرگنه ۱ مہلی و پرگنه ۲ کلجون - و پرگنه ۳ بنتهڑا - و پرگنه ۴ کهوسالا

وجبہروت و پرگنہ کیٹھلی و بڈہری - و پرگنہ باگہڑی - و پرگنہ تراہاسٹ گانو - و پرگنہ جابل و پرگنہ بٹ کوٹھی - معہ آمدنی محصول سائر این پرگنات باسم مہاراجہ صاحب موصوف نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ معہ جمیع حقوق داخلی و خارجی بعوض مبلغ یک لکھہ پنجاہ ہزار روپیہ نذرانہ یکدفعہ بطریق سندہیہ بالعوض بمہر و دستخط خود نوشتہ دادہ شد و مبلغ مذکور بموجب تعداد مرقومہ موافق اقساط مقررہ بمعرض وصول آوردہ داخل خزانہ سرکار فیض مدار کمپنی بہادر نمودہ شد گاہے آیندہ را سوای ازین نذرانہ وغیرہ وجوہات در کسی وقت بیکدام ہیچ طلبی نخواہد شد و حفاظت و بحال داشتن اینملک باسم مہاراجہ صاحب و اولاد مہاراجہ صاحب در ہر وقت منظور اعالیان عالیشان سرکار انگریزی خواہد ماند - باید کہ مہاراجہ صاحب سند ہذا را سند مکمل تصور نمودہ بر مکانات مرقومۃ الصدر عمل و تصرف قرار واقعی نمایند و سوای از حدود عملداری قدیم این پرگنات قدم نہادہ در حدود دیگران نشوند و در زمان وقوع ہنگامہ مردمان سلاح بند و بیگاریان بروقت درخواست صاحبان عالیشان انگریز بہادران شامل فوج انگریزی کہ محافظ اینملک کوہستان خواہد بود سازند و در دادرسی مظلومان و ملہوفان و در آبادی رعایا برایا سعی بلیغ نمودہ دقیقہ از دقایق فروگذاشت نسازند و سبیل رعایای پرگنات مذکورہ آنکہ مہاراجہ صاحب موصوف و اولاد مہاراجہ صاحب را دائماً مالک مستقل خود دانستہ از اطاعت مہاراجہ صاحب و در ادای مال واجب انحراف نورزیدہ در افزونی زراعت و فرمان برداری حاضر و سرگرم بودہ مطیع و منقاد باشند - المرقوم نوزدہم ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء مطابق شانزدہم شوال سنہ ۱۲۳۰ ہجری المقدس و کوار بدی اکیم سمت ۱۸۷۲

تاریخ تصدیق یعنی ہنگام دستخط جو تاریخ ڈالی جاتی ہے ۲۰ر اکتوبر سنہ ۱۸۱۵ء

نقل سند پرگنات بگھاٹ وجگت گڈھ مہری و دستخطی نصیر الدولہ معز الملک سردار با وقار وفادار خان

جنرل ..اوداخترلونی بہادر ظفر جنگ فدوی محمد اکبر بادشاہ غازی

مہر فارسی بعبارت مندرجہ القاب صدر

دستخط انگریزی بعبارت [illegible]

آنکہ

سند تملیک ٹھکرائی بگھاٹ وجگت گڈھ باسم مہاراجہ راجگان کرم سنگھ بہادر

ازانجا کہ اخراج گورکھیان از ملک کوہستان قرار واقعی بعمل آمدہ وتمامی مکانات این کوہستان در عمل سرکار فیض مدار کمپنی انگریز بہادر درآمدہ وفوج سرکار مہاراجہ ممدوح درین ہنگامہ در رفاقت وبجا آوری حسن خدمات سرکار انگریزی بدل حاضر ماندہ لہذا حسب الحکم حضور فیض گنجور نواب مستطاب معلے القاب اشرف الامرا لارڈ گورنر جنرل مائرا بہادر دام اقبالہ سند پرگنہ گبھاٹ و شہر ٹکسال معہ قلعہ اول سکھہ چین پور وقلعہ دوم بر سر بازار ٹکسال وقلعہ ٹہاڈو گڈھ وپرگنہ بارلی کہار معہ قلعہ اجمیر گڈھ وپرگنہ کیوتن معہ قلعہ راجگڈھ وپرگنہ لچھپراٹک وپرگنہ بہرولی اینہمہ پرگنات معہ یکہزار ہشتصد روپیہ سایر وپنج قلعہ مرقوم الصدر منجملہ ٹھکرائی گبھاٹ وسوائے آن منجملہ علاقہ سرمور قلعہ جگت گڈھ معہ پرگنہ وعلاقہ جگت گڈھ باسم مہاراجہ صاحب ممدوح نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ معہ جمیع حقوق داخلی وخارجی بعوض مبلغ یک لکھہ وسی ہزار روپیہ نذرانہ یکدفعہ بطریق سند ہبہ بالعوض بمہر و دستخط خود نوشتہ دادہ شد ومبالغ مذکور بموجب تعداد مرقومہ بمعرض وصول درآوردہ داخل خزانہ سرکار فیض مدار کمپنی انگریز بہادر نمودہ شد وگاہے آیندہ را سوای ازین نذرانہ وغیرہ وجوہات یکدام ہم طلبی نخواہد شد وحفاظت وبحال داشتن اینملک باسم

مہاراجہ صاحب در ہر وقت منظور اہالیان سرکار انگریزی خواہد ماند باید کہ مہاراجہ صاحب بر مکانات ملک مسطورہ عمل و تصرف قرار واقعی نمودہ از حدود سوای عملداری قدیم پرگنات مذکورہ معہ جگت گڈہ قدم نہاد در حدود دیگران نشوند و وقت ہنگامہ فوج متعینہ مکانات مذکورہ شامل افواج انگریزی کہ محافظ این ملک کوہستان خواہد بود سازند و در آبادی رعایا و رفاہ حال برایا بجان کوشیدہ در دادرسی مظلومان و ملہوفان از راہ وجہی دقیقہ از دقایق فروگذاشت نسازند و سبیل رعایای پرگنات بگہاٹ و جگت گڈہ آنکہ مہاراجہ صاحب موصوف و اولاد مہاراجہ صاحب را دایما مالک مستقل خود دانستہ از ادای مال واجب انحراف نورزند و در متابعت و فرمانبرداری مہاراجہ صاحب و افزونی زراعت حاضر و سرگرم باشند المرقوم بست و ہشتم رمضان المبارک سنہ ۱۲۳۰ ہجری۔

بہادون بدی ماوس سمت ۱۸۷۱ بکرم فقط۔

الیضاً نقل سند مہری و دستخطی زبدہ نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاہ کیوان بارگاہ انگلستان اشرف الامرا لارڈ مائرا گورنر جنرل بہادر ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر و امیر اعظم عساکر بادشاہی و سرکار کمپنی متعلقہ کشور ہند فدوی محمد اکبر شاہ غازی

ازانجا کہ تمامی مکانات این کوہستان در عمل سرکار فیض مدار کمپنی انگریز بہادر درآمدہ و فوج سرکار مہاراجہ راجگان مہندر کرم سنگہ بہادر درین ہنگامہ برفاقت و بجاآوری حسن خدمات سرکار انگریزی بدل حاضر ماندہ لہذا از حضور نواب مستطاب معلی القاب اشرف الامرا لارڈ مائرا گورنر جنرل بہادر سند پرگنہ بگہاٹ و شہر ٹکسال معہ قلعہ اول سکہہ چین پور

و قلعه دوبیم برسر بازار ٹکسال و قلعه ٹہاڈو گڈه و پرگنه بائی کہار معه قلعه اجمیر گڈه و پرگنه کیوتہن مع قلعه راجگڈه و پرگنه لچہٹرانگ و پرگنه بہرولی اینہمه پرگنات معه یکہزار ہشتصد روپیه سایر و پنج قلعه مرقوم الصدر منجمله ٹہکرائی بگہاٹ و سوائے این منجمله علاقه سرمور قلعه جگت گڈه معه پرگنه و علاقه جگت گڈه باسم مہاراجه صاحب موصوف نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ معه جمیع حقوق داخلی و خارجی بعوض مبلغ یک لکهه و سی ہزار روپیه نذرانه بیکدفعه بطریق سندنامه بالعوض بمہر و دستخط خود نوشته داده شد و مبلغ مذکور بموجب تعداد مرقومه بمعرض وصول درآمده داخل خزانه سرکار فیض مدار کمپنی انگریز بہادر شده و گاہے آینده را سوائے ازین نذرانه یکدام ہم طلبی نخواہد شد و حفاظت و بحال داشتن این ملک باسم مہاراجه صاحب در ہر وقت منظور اهالی سرکار انگریزی خواہد بود باید که مہاراجه صاحب بر مکانات ملک مسطوره عمل و تصرف قرار واقعی نموده سوائے از حدود و عملداری قدیم پرگنات مذکوره معه جگت گڈه قدم نہاده بحدود دیگران نشوند و وقت ہنگامه فوج متعینه مکانات مذکوره شامل افواج انگریزی که محافظ این ملک کوہستان خواہد بود سازند و در آبادی رعایا و رفاه حال برایا بجان کوشیده و در دادرسی مظلومان و ملہوفان از راه واجبی دقیقه از دقایق فرو گذاشت نسازند و سبیل رعایا پرگنات بگہاٹ و جگت گڈه آنکه مہاراجه صاحب موصوف و اولاد مہاراجه صاحب را دائما مالک مستقل خود دانسته از ادائے مال واجب انحراف نورزند و در متابعت و فرمانبرداری مہاراجه صاحب و افزونی زراعت حاضر و سرگرم باشند۔

المرقوم بست و ہشتم رمضان المبارک سنه ۱۲۳۰ ہجری - بہادون و بدی دس آبا سمت ۱۸۷۲ بکرم سیوم ستمبر سنه ۱۸۱۵ء

تاریخ تصدیق یعنی ہنگام دستخط جو تاریخ ڈالی جاتی ہے - ۲۰ - اکتوبر ۱۸۱۵ء

پرگنات مندرجہ اسناد بالا کیونتھل اور بگہاٹ کے راناؤن سے چہین لئے گئے تہے اور ان سے یہہ پرگنات چہینے جانیکی وجہہ یہہ تہی کہ گورکہون کی لڑائی کے موقع پر انہون نے سرکار کے ساتہہ غیر دوستانہ اور مذبذب طریق رکہا تہا تہوڑے عرصہ تک ریاست پٹیالہ کا کاروبار ایسا باقاعدہ اور کامیابی کے ساتہہ ہوتا رہا کہ قبل ازین کتنے ہی برسون سے ایسا نہین ہوا تہا رانی صاحبہ اور مصر نودہا کا اختیار قایم رہا اور ریاست پٹیالہ کا قرب وجوار کی ریاستون کے ساتہہ اس تمام عرصہ مین اس قسم کا صرف ایک ہی تنازع پیدا ہوا جسکو کسیقدر اہم کہنا چاہئے اور یہہ بہی ہی پورانا جہگڑا اہنی فرعہ اور پٹیالہ کا بابت تقسیم گہگر کے پانی کے تہا جو ایک خشک اور ریگستانی ملک مین بیشک ایک ضروری اور قابل پیروی مقدمہ سمجہا جاتا ہے اسی عہد مین یہہ بات بہی وقوع مین آئین کہ قلعہ گہنوری (یا کہنوری) چاہلون سے[۹۷] (یا چہلیان سے) جو بڑے سرکش تہے فتح کیا گیا اور علاقہ ہریانہ کے بعض پرگنون کی حقیت کا مقدمہ جنکی نسبت مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ دہلی نے ریاست پٹیالہ کے قبضہ کے ناجایز ہونے اور گورنمنٹ کی ملکیت ہونے کا دعوی کیا تہا - (یعنی دیہات نیلی کا مشہور ومعروف مقدمہ) برپا ہوا اس جہگڑے کا مفصل حال آیندہ بیان کیا جائیگا -

راجہ کرم سنگہ صاحب کا عنان حکومت ریاست کو اپنے ہاتہہ مین لے لینا مگر مصر نودہا کو بہی عہدہ مدار المہامی پر قایم رکہنا -

اب راجہ کرم سنگہ پہر بری صلاح دینے والون کے پہندے مین پہنس گئے اور راجہ صاحب نے مصر نودہا اور رانی صاحبہ کو بے اختیار کر دینے کا پختہ

---

[۹۷] معلوم نہین ہو سکا کہ صحیح کیا ہے چاہل ایک گوت جاٹون کی ہے جو اس ریاست مین بہت سے ہین اور چہلیان ایک چہارمی سکہہ تہے یعنی حصہ دار مطیع ریاست کے غالباً چہلیان صحیح ہوگا مگر یہہ کوئی گمنام واقعہ ہے جو صاحب مصنف نے صرف دفتر ایجنسی کے کاغذات سے اخذ کر کے لکہہ ڈالا ہے - من مترجم -

ارادہ کرلیا - بوادیحالات ناراضی راجہ صاحب مصر نودہا کو آجکل ایسا خوف لاحق ہو رہا تہا کہ میری جان تنہا بہی سلامت رہے اور مصر مسطور راجہ کرم سنگہ اور بہائی لال سنگہ کی نسبت یہہ ظن کامل رکہتا تہا کہ یہہ دونو صاحب میری قتل کے درپے ہین - اگرچہ مصر مذکور کا پہلے تجربہ کے روسے یہہ خوف بجا تہا مگر غالبًا اس موقع پر غلط تہا - الغرض جسطرح ہوا مصر نے مجبور ہوکر راجہ کرم سنگہ کو یہہ وعدہ دیدیا کہ اچہا دو مہینے کے بعد حکمرانی ریاست کے اختیارات کامل آپ لے لینا اور اندرین باب اوسکی اسقدر جرات اور مجال نہوئی کہ کسی طرح کا غدر وانکار کرسکتا راجہ کرم سنگہ مصر نودہا سے یہہ وعدہ لیکر پہر اسی غرض سے اپنی ماں رانی آسکنور کے پاس گئے رانی صاحبہ نے اس خیال سے کہ اس معاملہ مین اب ضد کرنی امر لاحاصل ہے اور یہہ بات تو بالضرور ہونے ہی والی ہے ازراہ دانائی یہہ جواب دیا کہ اگر تمکو اختیارات ہی لینے ہین تو دو مہینے کے انتظار کی بہی کیا حاجت ہے ابہی لے لو چنانچہ راجہ کرم سنگہ نے اب عنان حکومت کو اگرچہ اپنے ہاتہہ مین لے لیا اور کئی اپنے رفقا کو مناصب اعلے پر ممتاز کیا اور خزانہ توشخانہ اور صیغہ مال کے تمام شعبون کو اپنے زیر اختیار کرلیا مگر مصر نودہا کو بہی بدستور عہدہ مدار المہامی پر قایم رکہا اس موقع پر حکام انگریزی نے نواب گورنر جنرل کے حکم سے راجہ صاحب کو یہہ اطلاع دی کہ آپکی ریاست کی بہتری کے لئے یہہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ انتظام سابقہ بدستور جاری رکہین اور اپنے لایق مدار المہام کے اختیارات مین فرق نہ آنے دین مگر اسوقت گورنمنٹ کو اس سے زیادہ مداخلت کرنی مناسب تہی خصوصًا زیادہ تر اسوجہہ سے کہ اول تو رانی آسکنور اپنی خوشی کاروبار ریاست سے

کسیقدر خود دست بردار ہو چکی تھین دوسرے جسطرح راجہ کرم سنگہ کو اب اختیارات حاصل ہوے اسیطرح اب نہ سہی کچہہ دیر بعد مگر ہونے ہی تہے۔

مصر نودہا کی وفات اور اوسکے چال چلن کا بیان

مصر نودہا اسکے تہوڑے ہی عرصہ بعد جوالا مکہی سے واپس آتا ہوا ماہ اکتوبر ۱۸۱۸ء مین مرگیا۔ جیسے اس شخص نے ریاست پٹیالہ کی خدمات کین اوس سے بڑہکر کسی اہلکار نے کسی ریاست مین کی ہونگی یہہ شخص باتفاق رانی آسکنور صاحبہ قلمرو پٹیالہ کو بدعملی سے بچایا اور از سرِ نو مرفہ الحال کر دکہایا اور باوجود ان اوصاف کے یہہ شخص ایسا متدین تہا کہ اسپر کسی دشمن تک نے بہی کبہی بددیانتی کا الزام نہین لگایا مصر نودہا اگرچہ دانائی اور ہوشیاری مین دیوان نانومل کے برابر تہا مگر معلوم ہوتا ہے کہ محتاط اوس سے زیادہ تہا البتہ کم دل اور ڈرپوک ضرور تہا یعنی مثل نانومل کے بہادر نہ تہا جب سے رانی آسکنور کے اس مشیر نے وفات پائی اگرچہ اوسیوقت سے اونکا اختیار اور اقتدار بہی روز بروز کم ہوتا گیا مگر رانی صاحبہ اور اونکے فرزند ارجمند کے باہم ۱۸۲۱ء کے آغاز تک کوئی علانیہ نزاع پیدا نہین ہوئی تہی۔

ذکر تقرر منشی برکت علیخان بجاے مصر نودہا بعہدہ مدار المہامی

راجہ کرم سنگہ نے مصر نودہا کی جگہہ ایک شخص برکت علیخان نامی کو مقرر کیا یہہ شخص علاقہ اودہ کا رہنے والا تہا اور ایک عرصہ دراز تک سر ڈیوڈ اختر لونی صاحب کے ماتحت رہا تہا اگرچہ اختیارات امور ریاست راجہ کرم سنگہ نے اپنے ہاتہہ مین لیلئے تہے مگر ابہی توشہخانہ اور خزانہ اور جواہرات وغیرہ سب رانی اسکنور کے قبضہ مین تہا اور چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر جو رانی صاحبہ کو ۱۸۱۸ء مین اونکو اور اونکے فرزند ارجمند

کے گذارہ کیواسطے ملی تہی اوسکو انہون نے بڑہا کر قریب دو لاکہہ روپیہ کے بنا لیا تہا اور بلا مداخلت اہلکاران راجہ صاحب محض آپ ہی اوس پر قابض تہین بلحاظ ان حالات کے جیسا کہ طبعاً ہونا ہی چاہیے تہا راجہ کرم سنگہ نے یہہ خیال کیا کہ رانی صاحبہ تو ہمارا نقصان کر کے اپنی طاقت کو استحکام دینا چاہتی ہین راجہ کرم سنگہ کو رانی صاحبہ کے اقتدار کی یہہ حالت ناگوار تو گذر ہی رہی تہی کہ اسی اثناء مین ایک یہہ واقعہ پیش آگیا کہ وزیر خان نامی ایک پٹہان سردار جو رانی صاحبہ کا متوسل تہا اور اونکی اوسپر مہربانی تہی کسی بات پر منشی برکت علیخان مدار المہام سے ایسا اولجہ پڑا کہ اس موقع پر طرفین کے کئی آدمی زخمی ہوگئے اس بات پر راجہ کرم سنگہ نے یا تو اپنے دلی خیال سے یا موقع پا کر بطور حیلہ یہہ ظاہر کیا کہ مائی صاحبہ فتنہ و فساد برپا کر کے ریاست کی باگ پہر اپنے ہاتہہ مین لیا چاہتی ہین ۔

نزاع مابین راجہ کرم سنگہ اور مائی صاحبہ کے اور مائی صاحبہ کا امور ریاست سے بے تعلق ہو کر سنور کو تشریف لے جانا ۔

چنانچہ راجہ صاحب نے پولٹیکل افسر انگریزی کی خدمت مین بڑی التجا سے بمقام کرنال اس مضمون کا پیغام بہیجا کہ آپ یہان تشریف لا کر مائی صاحبہ سے ہمارا تصفیہ کرا دین غرضکہ انجام اس کارروائی کا یہہ ہوا کہ قطعی حکم ہو گیا کہ ریاست کے مالک اور فرمان روائے مطلق فقط راجہ صاحب ہی ہین اور مائی صاحبہ نے یہہ اقرار کر لیا کہ مین یہان سے اپنی جاگیر مین بمقام سنور چلی جاونگی اور کاروبار ریاست مین کبہی دخیل نہونگی اب یہہ بات اغلب معلوم ہوتی ہی کہ ماں بیٹون مین صلح ہو جائیگی مگر دو بڑے جہگڑے ابتک فیصل نہین ہوے تہے اول تو یہہ کہ رانی صاحبہ ایک بہت سے علاقہ پر بنام نہاد جاگیر خود قابض رہنے کا دعوی کرتی تہین

دوسرے وہ توشہ خانہ کو اپنے ساتہہ سنور کو لیگئی تہین اور اسکو حوالہ ملازمان راجہ صاحب کرنا نہین چاہتی تہین - بہن جاگیر کی نسبت تو سر ڈیوڈ اخترلونی صاحب نے یہہ تجویز کی کہ اگرچہ اس تمام جاگیر پر جو فقط اونکی ہی نہین بلکہ راجہ کرم سنگہ صاحب کے گذارہ کیواسطے بہی بالاشتراک مقرر کی گئی تہی تنہا رانی صاحبہ کا کچہہ حق نہین ہے تاہم راجہ صاحب کو بمقتضائے سیر چشمی و عالی ہمتی مناسب ہے کہ پوری پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر رانی صاحبہ ہی کو معاف کردین مگر جسقدر انہون نے اس جاگیر کو اپنے اختیار کے زمانہ مین بہت ہی بڑہا لیا ہے اسپر انکا کچہہ دعوی نہین پہونچتا ہے راجہ صاحب اسکو اپنے تحت و تصرف مین کرلین۔

توشہ خانہ کا حساب سمجہانے سے رانی صاحبہ کا انکار کرنا۔

اب یہہ خیال کیا جاتا تہا کہ توشہ خانہ مین جو زر نقد اور جواہرات اور سونے چاندی کے برتن تہے یہہ سب ملکر پچاس لاکہہ روپیہ کا مال تہا اور اسکو رانی صاحبہ کپتان برچ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ کی اجازت سے سنور لیگئی تہین صاحب موصوف کو یقین تہا کہ یہہ بات راجہ کرم سنگہ کے رائے کے بہی خلاف نہوگی اور خزانہ رانی صاحبہ کے پاس حفاظت سے رہیگا اور وہ اسکی ہر طرح ذمہ دار رہینگی اور رانی صاحبہ نے راجہ صاحب کے پاس توشہ خانہ کے تمام اسباب کی ایک صحیح فہرست بہیجنے کا بہی اقرار کرلیا تہا مگر ایفاے وعدہ نہین کیا صرف ایک نامکمل فرد جو کچہہ کارآمد نہ تہی یادداشت کے طور پر تحریر کراکر بہیجدی اور اس سے زیادہ مشرح فہرست بہیجنے سے انکار کردیا - (چنانچہ جو فرد انہون نے بہیجی تہی وہ بابت پانچ لاکہہ روپیہ کی تہی معہ دیگر اشیاء موجودہ صنادیق کلان و صندوقچہ ہاے وغیرہ -)

سر ڈیوڈ اخترلونی صاحب کا دہلی سے بدل جانا سنہ ۲۱ع

جب سر ڈیوڈ اخترلونی صاحب دہلی سے روانہ ہوئے اسوقت ریاست

پٹیالہ کے کاروبار بلحاظ امور مذکورہ بالا ایک ناقابل اطمینان حالت مین تھی مگر کچھ عرصہ تک راجہ کرم سنگھ کوئی قطعی تدبیر اس سبب سے نکر سکے کہ اونکو یہہ بات تحقیق نہ تھی کہ صاحب موصوف کے بدل جانے کے بعد اونکے جانشین حاکمون کی رائے اور مصلحت کسطرف مایل ہے لیکن اس عرصہ مین چونکہ رانی آسکنور صاحبہ نے اون تمام تجاویز کو جو یگانگت اور یکجہتی کے طور پر گھر مین ہی فیصلہ کرلینے کی بابت راجہ صاحب کی طرف سے پیش کیجاتی رہی تہین منظور نکرکے جاگیر اور خزانہ دونون پر بدستور قابض اور متصرف رہنے کا عزم بالجزم کر رکہا تہا اور راجہ کرم سنگھ کو اوس مال ومتاع مین سے جو رانی صاحبہ کے قبضہ مین تہا قیمتی اشیا کے غبن ہوجانے کا بہی ظن کامل تہا اس سبب سے اونہون نے اوایل ۱۸۴۳ء مین اسکے بطور کامل تدارک کرنے کا قطعی ارادہ کرلیا۔

راجہ صاحب کی طرف سے رانی صاحبہ کی نسبت نالش کا پیش ہونا

چنانچہ آخرکار یہہ تمام حالات کپتان راس صاحب ڈپٹی سوپرنٹنڈنٹ ریاستہاے اینرو ستلج کی خدمت مین تجویز مناسب کی غرض سے بہیجے گئے اور راجہ کرم سنگھ کی جانب سے ان امور کی شکایت کی گئی کہ مائی صاحبہ رسم پردہ نشینی کا جو مناسب اور شایان عزت خاندان ہے خیال نہین رکہتین اور جن اسناد کی رو سے وہ قابض جاگیرات ہین اونمین خلاف واقع کمی بیشیان کرلی گئی ہین۔ اور توشہ خانہ کی بعض نہایت ہی بیش قیمت اشیا کو بطور خیانت صرف کرڈالا ہے اور چونکہ وہ ایک علیحدہ اجلاس کرتی ہین اس سبب سے ہماری رئیسانہ رعب مین فرق آتا ہے اور اونکے اہلکار انتظام ریاست مین مداخلت کرتے ہین اور علاوہ برین راجہ صاحب نے یہہ بہی بیان کیا کہ ریاست کی

سپاہ اور خزانہ وغیرہ کو اسقدر نقصان پہونچا ہی کہ اگر بالفرض گورنمنٹ کی خدمت کیواسطی امداد فوج مطلوب ہو تو شاید اوسکا سرانجام نہو سکے اور ہمکو اس فرض کے ادا نکرنی کی بدنامی ناحق اوٹہانی پڑے گی۔

ذکر اون تجاویز کا جو راجہ صاحب نے اندرین باب پیش کین

راجہ کرم سنگہ نے ان نقصونکے رفع کرنے کے باب مین یہہ تجویز پیش کی کہ مائی صاحبہ خاص پٹیالہ مین تشریف لے آئین اور یہین رہا کرین اور پچاس ہزار روپیہ سال بابت آمدنی اصل جاگیر کے بطور نقد انکو ملا کرے اور بعد مین جسقدر جاگیرین اونہون نے از خود بڑہالی ہین وہ اون سے واپس لے لی جاوین اور نیز توشہ خانہ بہی پٹیالہ مین آجاوی بشرطیکہ رانی صاحبہ کل نقد وجنس کی مکمل فہرست دیدین اور یہہ بات بہی ثابت ہوجا ہی کہ ابتک امانت مین کچہہ خیانت نہین ہوئی ہی تو توشہ خانہ مذکور رانی صاحبہ کی ہی تفویض مین رہے۔

راجہ صاحب کی تجاویز پیش کردہ کا واجب مگر عملاً متعسر الاجرا ہونا۔

راجہ کرم سنگہ کی یہہ تجاویز بہت درست اور قرین انصاف تہین اور ان تجاویز مین جیسی رعائتین اونہون نے اپنی والدہ ماجدہ کے خاطر ملحوظ رکہی تہین خاندان پٹیالہ کی کسی بیوہ رانی کو اپنی فرزند کی مسند نشینی کے بعد دیکہنی نصیب نہین ہوئی تہین اور جسقدر گذارہ زیادہ سے زیادہ کسی بیوہ رانی کو کبہی حاصل ہوا تہا اوسکی مضاعف سے بہی یہہ مجوزہ گذارہ زیادہ تہا راجہ صاحب اپنی گہر کا انتظام چاہتے جسطرح کرتے وہ بالکل مختار تہی اور گورنمنٹ کی مداخلت کی کوئی ضرورت نہ تہی مگر وجہہ اس تمام غور وتامل اور حکام گورنمنٹ سے

امداد طلبی کی یہہ تھی کہ رانی آسکنور ایک بڑے علاقہ پر قابض تھین سپاہ بہی اونکی پاس بہتیری تہی اور خاندان پٹیالہ کا تمام اندوختہ خزانہ اونکے قبضہ اقتدار مین تہا اور یہہ بات بہی اغلب معلوم ہوتی تہی کہ اگر راجہ صاحب کچہہ زیادہ زور دکہلانا چاہینگے تو رانی صاحبہ بہی غالبا زور کا مقابلہ زور سے کرینگی اور جسطرح پر کہ سولہ برس پہلے اپنے شوہر کا مقابلہ کیا تہا اسی طرح اب اپنے فرزند سے بہی لڑنے کے واسطے آمادہ ہوجاینگی۔

گورنمنٹ سے یہہ مداخلت امور ریاست کی درخواست کیا جانا اور گورنمنٹ کا اوسکو منظور فرمانا

غرضکہ سرکار انگریزی نے اب یہہ ریاست پٹیالہ کے اندرونی انتظام مین راجہ کرم سنگہ کی مصرانہ درخواست سے اور اس غرض سے کہ قلمرو پٹیالہ خانہ جنگی کی آفت سے بچ جاے مداخلت کی چنانچہ ماہ اکتوبر ۱۸۲۳ع مین کپتان مری صاحب مع کسقدر فوج کے راجہ صاحب کو اونکی ان واجبی باتون کے انتظام مین مدد دینے کیواسطے بہیجے گئے کہ ریاست کے خزانہ پر اونکا قبضہ ہوجاے اور جو جاگیرین رانی صاحبہ نے بعد مین بڑہا لین تہین وہ راجہ صاحب کو واپس دلادی جائین اور رانی صاحبہ کو قلعہ سنور کے چہوڑنے پر مجبور کیا جاے کسواسطے کہ یہہ قلعہ پٹیالہ سے صرف دو میل کے فاصلہ پر تہا اور رانی صاحبہ کا دار الریاست سے اسقدر قریب رہنا فتنہ و فساد کا بڑا باعث تہا۔

پٹیالہ مین انگریزی فوج کا داخل ہونا اور رانی صاحبکی طرف سے قبولیت تجاویز پیش کردہ صاحب ایجنٹ مین تامل کا ہونا

جب کپتان صاحب نے دیوان روپچند سے جو رانی صاحبہ کا معتمد تہا امور مذکورہ بالا کی تعمیل چاہی اوسوقت دیوان مذکور زار زار رونے لگ گیا اور بولا کہ مین ان باتون کو رانی صاحبہ سے نہین کہہ سکتا کسواسطے کہ مجکو یہہ اندیشہ ہے کہ کہین وہ خودکشی نہ کر ڈالین الغرض دیوان روپچند بڑی مشکل سے

کچھہ سمجھا کر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد کپتان مری صاحب کے پاس یہہ جواب لیکر آیا کہ رانی صاحبہ آپکو ایک لاکھہ روپیہ صرف اسباب خانگی کے واسطے دیتی ہین تاکہ آپ انتظام موجودہ کو بدستور جاری رہنے دین اور چونکہ ابتک رانی صاحبہ کی طرف کی کوئی بات گورنمنٹ نے نہین سُنی ہے اس سبب سے جو رپورٹ رانی صاحبہ طیار کرکے آپکے پاس بھیجین اوسکو آپ کلکتہ کو روانہ کردین اور رانی صاحبہ یہہ فرماتی ہین کہ اگر آپ اس بات کو قبول نکرینگے تو مین تارک دنیا ہوکر گنگاجی کے کنارے جا بیٹھونگی اور بقیہ حیات کو وہین بسر کرونگی اور راجہ کرم سنگہ سے نہ جاگیر لونگی نہ گذارہ مگر جب رانی صاحبہ سے نہایت تقاضے اور اصرار کے ساتھہ یہہ کہا گیا کہ گورنمنٹ کے منشا کو بہت جلد قبول کرنا چاہیے تب وہ قلعہ کو راجہ کرم سنگہ کی سپاہ کے حوالہ کرکے خود لشکر مین تشریف لے آئین یہان انکی ہر طرح سے بڑی تعظیم و تکریم کی گئی مگر کئی روز تک رانی صاحبہ پھر بھی اس جھگڑے کے بمصالحت طے ہوجانے کے باب مین ہر طرح سے انکار ہی کرتی رہین اور امرگڈہ مین جو اونکی قدیم جاگیر کی جگہہ تھی وہان رہنے سے انکار کیا اور یہہ بیان کیا کہ اگر مقام سنور بدستور میرے قبضہ مین نہین رہیگا تو مین خود کلکتہ جاکر نواب گورنر جنرل کے ہان اپنے بیٹے کے ظلم کا استغاثہ کرونگی لیکن اس مین کچھہ شک نہین ہے کہ رانی صاحبہ کو دراصل شکایت کی کوئی وجہہ نہ تھی کسواسطے کہ راجہ کرم سنگہ اونکو اپنی مان سمجھکر نہایت خاطرداری اور دلجوئی کے ساتھہ پیش آتے تھے اچھے سے اچھے دیہات اونکی جاگیر مین شامل کردئے تھے ایک مضبوط قلعہ اور خوب آباد قصبہ (یعنی قلعہ اور قصبہ امرگڈہ) بھی دیدیا تھا اور ریاست کا خزانہ بھی فقط

ان ہی کے قبضہ اقتدار مین محول کردینا چاہتے تہے مگر رانی صاحبہ کے نوکر چاکر جو بہ نسبت اونکی مفاد کے اپنے ہی فایدہ کو مقدم سمجہتے تہے لاحاصل جہگڑا کرنیکے لئے اونکو برانگیختہ کردیتے تہے-

انیصاحب کی روانگی پٹیالہ سے انبالہ کو اور پہر اونکو راضی رضامند کرکے واپس لے آنا-

غرضکہ رانی آسکنور صاحبہ یہہ بات کہکر کہ جب تک سنور مجہکو نہین دیا جائیگا اوسوقت تک مین ایک شرط بہی مانون گی چودہوین اکتوبر کو انبالہ کی طرف روانہ ہو پڑین- اب راجہ کرم سنگہ بہت گہبراے کسواسطے کہ اگر رانی آسکنور مستغیثون کی طرح ایک عالم مین سرگردان پہرتین تو خاندان پٹیالہ کی عزت برباد ہوجاتی اور بیشک یہہ بڑے افسوس کی بات تہی کہ جو بیٹا ایسا سعادتمند ہو کہ اپنی مان کے ہر ایک ارشاد کو بسر و چشم بجا لانا چاہتا ہو اور صرف اتنا مدعا رکہتا ہو کہ ریاست کے حقوق واجبی حاصل کرکے جو رعایت ممکن ہو وہ ہر طرح سے عمل مین لائی جاے اسواسطے بہیجمن انصاف طلبی کے لئے سرگردان پہرا کرے- اگرچہ راجہ کرم سنگہ چاہتے تو نہ تہے مگر اونہون نے ناچار ہوکر قصبہ سنور معہ قلعہ کے رانی صاحبہ کو دیدیا اور وہ بہی یہہ سمجہکر کہ اس سے زیادہ کچہہ اور جیتنے کی توقع نہین ہے اس اپنی فتح کو غنیمت سمجہکر معاودت کرکے سنور کو چلی آئین اور ماہ اکتوبر کے ختم ہونے سے پہلے پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر پر انکو قابض کردیا گیا اور وہ اپنے فرزند ارجمند سے صلح کرنے پر راضی اور رضامند ہوگئین-

رانی آسکنور صاحبہ کی پولٹیکل لائف کا خاتمہ اواخر سنہ ۱۸۲۳ع

اور اب اسکے ساتہہ ہی رانی آسکنور کی پولٹیکل لائف (یعنے اونکی ایسے زمانہ کا بہی جو ریاست کے کاروبار سے علاقہ رکہتا تہا) خاتمہ ہے-

رانی صاحبہ موصوفہ بڑی صاحب لیاقت تہین اس ریاست کا جو عاقلانہ انتظام اونہون نے

اپنے شوہر کے عہد سلطنت اور اپنے فرزند ارجمند کی نابالغی کے زمانہ مین کیا تہا وہ ایسا تہا کہ تمام رؤسا قرب وجوار نے اوسکی داد دی سرکار انگریزی نے بہی بڑی تعریف کی اور جبکہ اس بات پر خیال کیا جائے کہ اونہون نے ایک عرصہ دراز تک حکومت کی اور نہایت دانائی کے ساتہہ کی تو ایسی حالت مین اونکی خواہش اختیار واقتدارات کے خیالات بآسانی قابل چشم پوشی متصور ہو سکتے ہین کیونکہ ایسی صورتون مین اگر حکومت کا چہوڑنا انکو ناگوار گذرا تو یہہ مقتضائے بشریت تہا۔

ریاست پٹیالہ کی دعویداری بابت علاقہ بلاسپور سنہ ۱۸۱۹ء

ریاست پٹیالہ کی تاریخ کے متعلق چند واقعات دیگر جو ان معاملات سے پہلے ظہور مین آئے تہے اونکا بیان کرنا بہی یہان ضرور ہے۔ دیا کنور جو سردار شیر سنگہ متوفی کلسیہ کی رانی اور علاقہ بلاسپور کے مالک تہی اوسکا سنہ ۱۸۱۹ء مین انتقال ہوا۔ اس علاقہ کے بابت راجہ صاحب پٹیالہ نے اس بنا پر دعوی کیا کہ سردار جودہ سنگہ جو خاندان کلسیہ کا بزرگ تہا اوسکے دوسرے بیٹے سردار ہری سنگہ کے ساتہہ اونکی ہمشیرہ بیاہی گئی تہین چونکہ ہری سنگہ کا انتقال ہوچکا تہا اس سبب سے رئیس پٹیالہ کا دعوی سکہون کے دستور کے بموجب محض لاحاصل اور ناجائز تہا اسلئے جودہ سنگہ کے بڑے بیٹے سوبہا سنگہ کو اس علاقہ کے دئے جانے کی تجویز ہوئی۔ مگر گورنمنٹ نے جو شرائط اس باب مین پیش کی تہین اونکے قبول کرنے کی اوسنے کچہہ پرواہ نہ کی اور آخرکار نتیجہ یہہ ہوا کہ علاقہ مذکور ضبط سرکار ہوگیا۔

مناقشہ مابین نابہہ وپٹیالہ۔

فیمابین ریاست نابہہ وپٹیالہ مدت سے ایک ان بن چلی آتی تہی

اوراب یعنی سنہ ۱۹۱۹ء مین تو اسقدر بڑہ گئی تہی کہ یہہ معلوم ہونے لگا کہ ان دونون ریاستون مین اب خوب گہری چہنے گی۔

موضع کولسیہڑی کا فساد۔

اس مناقشہ کے بڑہنی کا یہہ سبب ہوا کہ موضع کولسیہڑی علاقہ پٹیالہ اور بہولسیہڑی علاقہ نابہہ کے زمیندارون کے باہم سرحد کا تنازع رہتا تہا راجہ جسونت سنگہ نے زمینداران علاقہ پٹیالہ کی نسبت سرحد شکنی کی نالش کی تہی چونکہ یہہ مقدمہ پنچون کے سپرد ہوا اور اونہون نے ریاست نابہہ کے مفید مطلب فیصلہ کیا اسلیئے راجہ کرم سنگہ نے اس بہانہ سے کہ ہمارے گانووالون کو نابہہ کے گانووالون کی طرف سے حملہ کا اندیشہ ہے حفاظت کے حیلہ سے بہت سی سپاہ وہان بہیجدی چنانچہ اس کارروائی کا وہی نتیجہ ہوا جو طبعاً ہونا چاہیئے تہا یعنی جانبین سے فساد زیادہ ہوگیا۔ اور دونون کیطرف کے آدمی مارے گئے۔

بہدوڑ اور ٹہی کانگڑ کا قصہ۔

پہر قصبہ بہدوڑ اور ٹہی کانگڑ کے بابت بہی اس قسم کا ایک مقدمہ ہوا اوسمین بہی راجہ صاحب پٹیالہ ہی غلطی پر تہے اور سب سے اخیر ہریانہ کے دیہات کی بابت ایک بڑا ہی سخت تنازع پیدا ہوا تہا اس مقدمہ کا گورمنٹ نے بطور سرسری اسطرح پر فیصلہ کیا۔ کہ دیہات متنازعہ کو اپنے قبضہ مین کرلیا اور چونکہ یہہ مقدمہ سنہ ۱۸۵۶ء تک قطعی فیصل نہین ہوا تہا اس سبب سے اسکا مشرح حال آیندہ تحریر کیا جائیگا۔

کنور اجیت سنگہ صاحب کی بیجا دعویداریان

ابہی راجہ کرم سنگہ نے اپنی مان کی زبردستیون سے نجات پائی ہی نہ تہی کہ اون کے سوتیلے بہائی کنور اجیت سنگہ نے اپنے فضول استحقاق

اور بیجا دعوی پیش کرنے شروع کر دئے - یہہ کنور وہی لڑکا تہا جسکو اس سے دس برس پہلے راجہ کرم سنگہ کی دادی رانی کہیم کنور نے کارسازی کر کے مسند نشین کرنا چاہا تہا - اگرچہ ماہ جون سنہ ۱۸۲۱ء مین رانی کہیم کنور کا تو انتقال ہوگیا تہا مگر اب بہی بہت سے لوگ خصوصاً گوپال سنگہ جو کنور صاحب کا بڑا مشیر تدبیر تہا انکو برابر بیجا دعویداریون کی تلقین کرتے رہے اور بہائی بہائی مین پہوٹ کا بیج بوتے رہے -

کنور اجیت سنگہ صاحب کا خطاب مہاراجگی اپنے نام سے منسوب کر لینا

چنانچہ سنہ ۱۸۲۰ء مین کنور اجیت سنگہ بمعیت اپنی والدہ ماجدہ کے یہہ کہکر کہ مین اپنی مان کے بارہ دیہات کی جاگیر پر گذران نہین کر سکتا پٹیالہ سے روانہ ہوکر دہلی چلی گئے اور یہان فضول خرچیون کی بدولت تہوڑے ہی عرصہ مین بہت قرضدار ہوگئے اور سنہ ۱۸۲۳ء مین کنور صاحب موصوف نے اوس خطاب کو جو رئیس مسند نشین کا حق ہوا کرتا ہے زبردستی اپنے نام کے ساتہہ لگا لیا اور اپنی مہر پر الفاظ مہاراجہ راجگان مہاراجہ اجیت سنگہ مہندر بہادر کندہ کرالئے -

خطاب راجائی کا آلا سنگہ والی پٹیالہ کو احمد شاہ ابدالی نے اور پہر مہاراجہ کا لقب اکبر دویم شہنشاہ دہلی نے جنرل اختر لونی کی صاحب کی سفارش سے سنہ ۱۸۱۰ء مین عطا کیا تہا *

کنور اجیت سنگہ ان دونون خطابون مین سے کسی خطاب کے حاصل کرنے کا بہی حق نہین رکہتے تہے کسواسطے کہ خاندان پٹیالہ کا یہہ دستور تہا کہ رئیس مسند نشین کے سوا کسی کو کنور سے بڑہکر خطاب کبہی نہین ملتا تہا -

کنور صاحب کی وہ باتین درخواستین اور راجہ کرم سنگہ کا اونکو نامنظور کرنا۔

راجہ کرم سنگہ بدل چاہتے تہے کہ بہائی سے صفائی ہوجائے اور کوئی بات شکایت کی باقی نرہے چنانچہ صاحب ممدوح نے اپنے مدار المہام برکت علیخان کو کپتان مری صاحب کے پاس ایک خریطہ اس مضمون کا دیکر بہیجا کہ مین آپکو اپنی طرفسے اس معاملہ مین اختیار مطلق دیتا ہون کہ جسطرح آپ مناسب سمجہین اوسی طرح کنور اجیت سنگہ کو راضی کرنیکا کچہہ انتظام کردین اور ان قصبون اور قلعون کی ایک فہرست بہی اس مطلب کے واسطے بہیجی کہ انمین سے حسب پسند کنور صاحب جو صاحب ممدوح کی رائے مین مناسب ہو اونکی بود و باش کیواسطے نامزد کردیجے مگر کنور اجیت سنگہ اور اونکے ہواخواہان دولت کے لغو اور بیہودہ دعوون کے باعث کوئی تصفیہ ہونا مشکل تہا اگرچہ کنور صاحب یہہ جانتے تہے کہ خاندان پٹیالہ مین فرزند اکبر کے ہی ریاست اور مسند نشینی کا استحقاق اور دستور ہے مگر باوصف اسکے اونکی مدنظر یہہ ہی بات تہی کہ علاقہ پٹیالہ دو حصون پر منقسم ہوجائے اور اس طرحسے بہت سا محاصل اونکو ملاکرے بعدہ انہون نے یہہ درخواست کی کہ قصبہ سیف آباد - یا سنام - یا بٹہنڈہ کا مشہور قلعہ اونکو ملجائے - انمین سے سیف آباد جو پٹیالہ سے صرف تین چار میل کے فاصلہ پر ہے یہان راجہ صاحب کی خاص شکارگاہ تہی اور سنام مین مہاراجہ صاحب برسات کے موسم مین اکثر تشریف لیجا کر رہا کرتے تہے اور یہان بڑے بڑے اہلکاران ریاست کے مکانات بہی بنے ہوئے تہے اور بٹہنڈہ کے برابر تمام علاقہ مین کوئی مضبوط قلعہ نہ تہا جب کنور اجیت سنگہ نے یہہ دیکہا کہ میری یہہ درخواستین منظور ہوتی ہوئین معلوم نہین ہوتین تب اونہون نے یہہ استدعا کی کہ کوئی ایسا قلعہ مجکو ملجائے جسکے ملحق ایک قصبہ

بہی ہو جیسے ڈہوڈان منصور پور - ہڈیایہ - برنالہ - وغیرہ ہین -

راجہ کرم سنگہ نے یہہ جواب دیا کہ مین اسقدر علاقہ اس سبب سے نہین دے سکتا کہ آیندہ کیواسطے دستور بگڑتا ہے اور جب ہماری اولاد ہوگی تو اسی نظیر کے حوالہ سے وہ بہی ایسے ہی دعوے کر کے ریاست کو بانٹنے کے خواہشمند ہونگے مگر ہان ان مذکورہ بالا چار قلعون مین سے خواہ تو ایک بڑا قلعہ لیلو خواہ دو چہوٹے لیلو اسپر کنور صاحب نے بطور قطعی یہہ جواب دیا کہ رانی آسکنور صاحبہ کی دو لاکہہ روپیہ کی جاگیر جو ریاست پٹیالہ مین شامل ہو گئی ہے اگر وہ مجہکو دیدی جاوے تب تو خیر ورنہ اس سے کم لینا مجہے ہرگز منظور نہین ہے کنور صاحب کے اس جواب کا لازمی نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ برای چندے اس معاملہ کے تصفیہ کی گفتگو بالکل بند ہوگئی -

کنور صاحب کا پچاس ہزار روپئے سال کی جاگیر قبول کرنا -

اب اگرچہ کنور اجیت سنگہ اس بات کو بخوبی جان گئے تہے کہ سرکار انگریزی میری کچہہ پیچ نہین کریگی اور جب تک مین اپنے بہائی کا کہنا نہ مانونگا اوسوقت تک مجہکو کچہہ نہین مل سکتا مگر اونکا دماغ ایسا بلند تہا کہ حالانکہ اونکے لئے علاوہ اوس پندرہ ہزار کی جاگیر کے جو اونکی اور اونکی والدہ کے گذارہ کے واسطے پہلے سے مقرر تہی تیس ہزار سالانہ کی اور جایداد معہ پانچہزار روپیہ براے اخراجات جیب خاص بہ قبولیت باہمی مقرر ہولی تہی تو بہی عین اختتام معاملہ کے وقت بگڑ کر اور اپنی والدہ ماجدہ کو ساتہہ لیکر پہر دہلی کو چل دئے -

یہان کنور صاحب ۱۸۲۸ء تک مقیم رہے مگر چونکہ اب عمر کے ساتہہ عقل کو بہی ترقی ہوی

اس سبب سے آخر کار اونہون نے بہائی سے صُلح کر لی اور جو کچھ مدد معاش کیواسطے مقرر ہو چکا تہا اوسکو قبول کرکے پٹیالہ چلے آئے ۔

کنور صاحب کی شادی سنہ ۱۸۲۹ع مین ۔

اور یہان ماہ جون سنہ ۱۸۲۹ع مین اونکی شادی بڑی دہوم دہام کے ساتہہ ہوئی ۔

راجہ کرم سنگہ صاحب کا گورنمنٹ کو بیس لاکہہ روپیہ قرض دینا ۔

سنہ ۱۸۴۲ع مین جبکہ گورنمنٹ کو روپیہ کی نہایت ہی ضرورت تہی اور گورنمنٹ نے اہل ہندوستان سے بشرح فیصدی پانچروپیہ قرضہ لیا تہا اوس موقع پر راجہ کرم سنگہ نے سب سے آگے بڑہکر اپنی ہواخواہی اور خیرسگالی کو اسطرح ظاہر کیا کہ بیس لاکہہ روپیہ بشرح سود مذکورہ بالا سرکار کو قرض دیا اور ادائی قرضہ کے واسطے کوئی میعاد بہی مقرر نہین کی حالانکہ قرب وجوار کے رؤسا اون سے طعن وتشنیع کے ساتہہ یہہ کہتے رہے کہ اسطرح اپنے گہر کا خزانہ نکال کر نہین دینا چاہیئے ۔

ناہہ اور پٹیالہ کے ایک گانوکی حدبراری کا ذکر یعنی فیصلہ سرحد دولدہی اور ناہہ کا ۔

سنہ ۱۸۴۹ع مین ریاست ناہہ اور پٹیالہ کے مابین ایک سرحد کا تنازع فیصل ہوا جو فقط اسی سبب سے قابل ذکر نہین ہے کہ ان دونون ریاستون کے باہم ایک بہت دیرینہ جہگڑا تہا اور دونون رئیس اوسکو ایک بڑی بات سمجہتے تہے بلکہ اس سبب خاص سے قابل ذکر ہے کہ ستلج کے جنوب کی جانب مہاراجہ رنجیت سنگہ کے اول حملہ کا سبب یہہ ہی تنازع ہوا تہا چنانچہ تشریح اوسکی یہہ ہے کہ شہر ناہہ سے

دولدہی کے مقدمہ کی اصل صورت کا حال

دو میل کے فاصلہ پر ایک چہوٹا سا گانو موضع دولدہی واقع ہے سنہ ۱۸۰۶ع مین بہائی تارا سنگہ اہلکار ریاست پٹیالہ نے اوسکو آباد کرکے وہان

کی زمین مین قلبه رانی کرائی تہی جسونت سنگه والی نابهه کو یهه بات بہت ناگوار معلوم هوئی که خاص اوسکی دارالریاست کی زمین مین ایسی دست اندازی کی گئی چنانچه اس معامله مین راجه کی شکایت پر منجانب دربار پٹیاله جب کچهه توجهه نهوئی تب اوسنے زبردستی اوس اراضی پر قبضه کرلیا اس بات پر جانبین مین بڑا فساد هوا۔

بهائی تاراسنگه اہلکار پٹیاله کا مقتول ہونا۔

جسمین بهائی تارا سنگه کام آیا راجه صاحب سنگه والی پٹیاله نے اپنے اس چاہیتے اہلکار کے مارے جانے سے طیش مین آکر نابهه پر فوجکشی کی اور جسونت سنگه کو مقام زروانه مین شکست دیکر بیس پا کیا وه بهاگ کر اپنی دارالریاست مین محصور هوگیا۔ اور اپنے رفیق۔

مہاراجه رنجیت سنگه کا اس ملک مین پہونچکر اس مقدمه کا فیصل کرنا۔

راجه بهاگ سنگه والی جیند کو کمک لینے کے واسطے لاهور کو روانه کیا چنانچه رنجیت سنگه نے یہان پہونچتے ہی راجه صاحب سنگه کو بمقام قصبه منصور پور محصور کرلیا۔ اور دولدی کے چاہات کو منہدم کراکر اگرچه اصل گانو تو اوسنے ریاست پٹیاله کو ہی دیدیا۔ مگر ممانعت کردی که ان چاہات کی مرمت نه کیجائے اور زمین غیر مزروعه کے ایک ٹکڑه کا نشان بتلاکر ہدایت کردی که اسمین کبهی زراعت نهونے پائے۔ چنانچه اکیس برس تک موضع دولدی کی وه زمین (جو بموجب فیصله مهاراجه رنجیت سنگه) فریقین کی مقبوضه اراضیات کے مابین بطور حد فاصل غیر مزروعه رکهی گئی تہی ایسی ہی بے تردد پڑی رہی اور اگر کبهی اس عرصه مین ریاست پٹیاله یا نابهه کی طرف سے اسمین زراعت کرنے کا اقدام ہوتا تها تو ہمیشه نتیجه اسکا یهه ہوا کرتا تها که طرفین مین

حسد اور دشمنی کی آگ بہڑک اوٹہتی تہی -

اس دیرینہ جہگڑے کا ۱۸۲۷ء مین پہر تازہ ہونا -

۱۸۲۷ء مین یہہ پرانا جہگڑا پہر چہڑا اس موقع پر ریاست نابہہ زمینداران موضع دولدی کو زمین متنازعہ پر دخل بیجا کرنے کا الزام لگاتی تہی - اور پٹیالہ والے نابہہ کے دعوے کو کسیطرح تسلیم نہین کرتے تہے - اور جب فریقین نے بطریق پنچایت وثالثی باہم فیصلہ کرنے سے قطعی انکار کردیا -

کپتان مری صاحب کی کوشش واسطے انفصال اس تنازعہ کے اونکا ناکامیاب رہنا -

تب کپتان مری صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو مجبوراً خود مقام متنازعہ پر استقرار سرحد کے واسطے جانا پڑا مگر اسکا انفصال بہت مشکل تہا کیونکہ ۱۸۰۸ء مین جو حکم مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دیا تہا وہ جایز نہین سمجہا جا سکتا تہا کسواسطے کہ بموجب اشتہار گورنمنٹ مجریہ ۱۸۰۹ء سرکار انگریزی ان ریاستون کی صرف اوس حالت کے بقا کی ذمہ وار بنی تہی جو اونکو بوقت اجرای اشتہار حاصل تہی - مگر چونکہ ۱۸۰۹ مین ریاست نابہہ پٹیالہ کی نسبت زیادہ طاقتور ہوگئی تہی اس سبب سے پٹیالہ والے اوس زمین کو جسکی خاطر بہائی تاراسنگہ لڑکر مارا گیا تہا واپس نہین لے سکے تہے لیکن حُسن اتفاق سے کپتان مری صاحب نے اس مقدمہ مین حدبندی کا جو انتظام کیا (وہ ایسا ناطرفدارانہ تہا) کہ اوس سے فریقین مین سے کوئی بہی خوش نہین ہوا چنانچہ راجہ نابہہ تو کسی قدر مگر راجہ صاحب پٹیالہ بالکل ہی ناراض رہے اور یہہ مقدمہ واسطے صدور حکم مناسب کے صاحب رزیڈنٹ دہلی کی خدمت مین بہیجا گیا -

پٹیالہ کے مفید مطلب ایک نئے فیصلہ کا ہونا -

پس بموجب حکم صاحب رزیڈنٹ دہلی ریاست کیتہل اور جیند کے

معتمد بشمول بعض عہدہ داران سرکار انگریزی اس مطلب کے واسطے بہیجی گئی کہ جاہات موضع دولدہی اور شہر نابہہ کے مابین ایک جدید سرحد مقرر کرین اور کپتان مری صاحب کے لگاے ہوے ڈہولون کو منہدم کر کے زمین متنازعہ کی زراعت کو یک قلم تلف کروا دین یہہ نیا فیصلہ اگرچہ ریاست پٹیالہ کے مفید مطلب تہا مگر راجہ نابہہ اب اونہین ڈہولون کو قایم رکہنے کے خواہشمند ہوئی جنکو پہلے وہ خود ہی منہدم کرانا چاہتے تہے لیکن اب اونکی کچہہ پیش نہ گئی۔ اور نابہہ اور دولدہی کی مویشیون نے مذکورہ بالا تمام کہیتیان تلف کر دین اور مری صاحب والے ڈہولے جنکی منہدم کرنے سے اہلکاران نابہہ انکار کرتے تہے ڈہا کر نئے لگا دیے گئے۔

اس فیصلہ کے خلاف
مین راجہ صاحب نابہہ
کا اپیل کرنا اور آخر
کار وہی کپتان مری
صاحب کا فیصلہ بحال
رہنا بحکم گورنمنٹ
ہند

اور راجہ صاحب نابہہ نے اس فیصلہ کا اپیل کیا کیونکہ پٹیالہ والے جسقدر اپنی فتحیابی اس فیصلہ سے سمجہتے تہے راجہ صاحب نابہہ اتنا ہی اپنا نقصان خیال کرتے تہے اور اب ہر روز دنگہ وفساد اور سرحد شکنی کی نالشین ہونے لگین آخر کار صاحب رزیڈنٹ دہلی نے یہہ حکم تاکیدی صادر کیا کہ جو حد بندی گورنمنٹ کی منظوری سے مقرر ہو چکی ہے اوسکا لحاظ کیا جاے۔ راجہ صاحب نابہہ اس فیصلہ سے کسی طرح راضی نہوئے اور سر اِے کول بروک رزیڈنٹ صاحب دہلی کی نسبت اہلکاران ریاست پٹیالہ کے ناجایز قابو مین ہونے کا صاف صاف الزام لگایا اور بحکم گورنمنٹ اس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے دہلی مین ایک کمیٹی مقرر ہوئی چنانچہ اس کمیٹی کے رای کا خلاصہ مسٹر ٹریولین صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ دہلی نے اپنی ایک چٹہی مین اسطور پر تحریر کیا ہے۔ **قولہ** مین اس بات پر ختم کلام کرتا ہون کہ کارروائی کمیٹی کی

روسے کپتان مری صاحب کا فیصلہ بحال رکہنے کے وجوہات قوی پائی جاتے ہین اور جو تحقیقات سپیشل کمشنرون نے کی ہے اور جس سے ظاہر ہو گیا ہے کہ سرای کول بروک صاحب نے کن ناجائز اغراض کی وجہ سے مری صاحب کے فیصلہ کو بالای طاق رکہدیا تہا اوس سے وجوہات مذکورہ صدر اور بہی قوی تر ہو جاتے ہین - اگر نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل مقدمہ موضع دولدی کے باب مین کپتان مری صاحب کے فیصلہ کو بلحاظ اون ناجایز وسایل کے جو فیصلہ مذکور کے خلاف عملدرامد ہونے مین کام مین لائے گئے ہین بحال رکہنا منظور فرمائین تو تمام ہندوستان کے واسطے ایک ایسی نظیر قایم ہو جاییگی جسکا اثر اس قسم کے ناجایز برتاؤ (یعنی انسداد رشوت ستانی وغیرہ) پر اسقدر ہوگا کہ بہت سے بداعمال شخصون کے سزا دینی سے بہی نہین سکتا انتہی کلامہ - نواب گورنر جنرل بہادر نے ارباب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کر کے مسٹر ہاکنس صاحب قایم مقام رزیڈنٹ دہلی کے نام یہہ حکم صادر فرمایا کہ اگر تمہارے نزدیک مناسب ہو تو سرای کول بروک صاحب کے فیصلہ کو منسوخ کر کے کپتان مری صاحب کا فیصلہ بحال رکہو چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا اور کپتان موصوف کے قایم کیے ہوئے ڈہولے پہر لگا دیے گئے - مابین پٹیالہ اور نابہہ جو ساٹہہ برس تک متواتر نااتفاقیون کا سلسلہ جاری رہا اگر تلاش کرو تو زیادہ تر یہی مقدمہ نکلتا ہے جو باعتبار اصلیت نزاع اور مقدار شے متنازعہ ایک خفیف اور لایعنی جہگڑا تہا بلکہ کچہہ شک نہین ہے کہ سکہون کی پہلی لڑائی مین نابہہ والون کی رای اور خیالات پر جس چیز کا زیادہ تر اثر رہا اوسکا باعث یہہ ہی قصہ تہا اور اس مقدمہ کے باعث جو کشیدگی مابین پٹیالہ و نابہہ شروع ہوئی تہی آجتک بہی اوسکی علامات کما ینبغی مرتفع ہوئی نہین ہین

ذکر مقدمہ تکرار حکومت بر سکہان مہراجکیان

خاندان پہولکیان مین پٹیالہ نابہہ اور جیند کے باہم ایسا ہی ایک اور

تنازع جسکو وولدہی کی مقدمہ کی طرح راج روگ کہنا چاہئے یہہ تہا کہ ان تینون مین سے ہر ایک رئیس مہاراجکی سکہون پر اپنی اپنی حکومت اور سرداری کا دعویدار تہا - یہہ جاگیردار بہی اصل خاندان پہولکیان مین سے ہین - اور سنہ ۱۸۳۳ع مین انکی گروہ کی چالیس ہزار آدمی گنے جاتے تہے جو بڑے بڑے بائیس موضعات مین جنکا کُل رقبہ قریب چالیس ہزار ایکڑ کے ہوگا آباد تہے -

ان لوگون کی [illegible] کے رواجون اور رسوم وطریق کا ذکر -

ان لوگون کی عجیب رسم و رواج تہی کہ ہر متنفس خود مختاری کا دم بہرتا تہا اور باپ یا بیٹا یا بہائی کوئی کیون نہو جہان وہ اپنے حصہ کی زمین علحدہ کرنے کے قابل ہوا پہر کسی کی اطاعت مین نہین رہتا تہا اگرچہ انکے مقبوضہ دیہات بالکل بارانی ہین مگر تاہم انمین غلہ بافراط تمام پیدا ہوتا ہے اور گو کہ مہاراجکی محض معمولی کاشتکار ان سے زیادہ کوئی اور حیثیت نہین رکہتے تہے مگر انہون نے اپنی پرانی عادات جنگ جوئی کو ابہی ترک نہین کیا تہا ہر ایک شخص مسلح رہتا تہا ہل چلانے کے وقت بہی ہتہیار کمر سے نہین کہولتا تہا اور وجہ اسکی یہہ تہی کہ یہہ سب لوگ مفسد اور متمرد تہے اور اس سبب سے باہمی دست درازیون اور ڈول شکنی وغیرہ کا ہر ایک شخص کو اندیشہ لگا رہتا تہا انکی ایسی حالت کا خیال کرکے یہہ بات قیاس مین آنی مشکل ہے کہ باوجود ایسی نااتفاقی کے یہہ لوگ اسقدر عرصہ تک کسطرح آزاد اور غیر مطیع رہے ہونگے مگر وجہہ یہہ تہی کہ جب کوئی غیر شخص انپر حملہ آور ہونا چاہتا تہا تو یہہ سب متفق ہو جاتے تہے اور انکے کثیر التعداد ہونے اور پہر انکی بہادری اور جنگ جوئی کی عادات کے سبب لوگ انکا لحاظ کرتے تہے انکے یہان خانگی پنچایت وغیرہ کا دستور بہت ہی کم تہا اور اگر کوئی رواج مسلمہ جاری تہا تو صرف یہہ تہا کہ وراثت کو مساوی حصون

مین تقسیم کر لیتے تہے۔

بیان اون سببون کا جو انکے معاملات مین روساء پھولکیان کی مداخلت کے باعث ہوے۔

مسلمان بادشاہون کے عہد مین مہراجکے سلطنت دہلی کو خراج دیا کرتے تہے اور جب سے اوس سلطنت کا زوال ہوگیا جیسا کہ ایسی حالتون مین ہوا کرتا ہے تب سے قرب وجوار کے رئیسون کے پاس یہہ لوگ اپنے تنازعات کے فیصل کرنے کے واسطے رجوع لانے لگے چنانچہ کوئی نابہہ کو چلا جاتا تہا کوئی جیند کو اور کوئی پٹیالہ کو اور چونکہ ان ریاستون کے تہانہ دار اور تحصیلدار سرحدون کے موقعون پر متعین ہی رہتے تہے اس سبب سے جب کبہی کوئی مہراج کا اون سے امداد کا خواستگار ہوتا تہا تو وہ اپنی فوج اونکے علاقہ مین بہیجدیتے تہے اور جیسا کہ دنیا کا معمولی دستور ہے یہہ رئیس صرف اس خاطر مدد دیا کرتے تہے کہ ہمارے ذاتی اقتدار کو زیادہ تر استحکام اور فروغ حاصل ہو۔

غرض ان لوگون کے جب دو مختلف گروہون مین کوئی نزاع پیدا ہوتا تہا تو وہ ایسے دو رئیسون سے مدد لیتے تہے جنکی باہم مخاصمت ہوتی تہی ان رؤسا کی مداخلت کا نتیجہ یہہ تو کبہی ہوا نہین کہ اوس سے وہان کے لوگون کو کسی قسم کا معتدبہ فایدہ پہونچے بلکہ یہہ ہوتا رہا کہ باہمی حسد وبغض اور فتنہ فسادون کو ترقی ہوتی گئی۔

مہراجہ سکہون کا گورنمنٹ انگریزی حفاظت کی درخواست کرنا

آخرکار مہراجکیون نے ہمیشہ کے فسادون سے تنگ آکر گورنمنٹ انگریزی سے امداد چاہی اس مقدمہ کا فیصل کرنا بہت مشکل تہا کسواسطے کہ پٹیالہ نابہہ اور جیند تینون اپنی اپنی سرداری اور حکومت کا دعوی کرتے تہے حالانکہ اصل مین اونکا یہہ دعوی بالکل بیجا تہا اور وہ اسبات کو ثابت نہین کرسکتے تہے کہ مہراجکیا

نے کبھی بہی اونکی حکومت کو تسلیم کیا ہو مگر چونکہ یہہ لوگ ایسے ناشائستہ اور سرکش تہے کہ انکے انتظام کے واسطے ایک بہت بڑی طاقت درکار تہی اس سبب سے گورنمنٹ نے یہہ مصلحت سمجھہ کر کہ اگر تینون ریاستون کو انکی حکومت تقسیم کر کے دیجاے تو اسکے عملدر آمد مین سخت مشکلات پیش آوینگی ان موضعات کو چند سال کے واسطے ریاست پٹیالہ کو جو پہولکیان مین سب سے زیادہ طاقت ور تہی اونکو ان تکلیف دہ ہمسایون کے قابو مین رکہنے کا کام سپرد کر دینا چاہا مگر بعض شرائط جو متعلق بعطاے اختیارات مذکورہ بالا اس موقع پر پیش کی گئین اونکو مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے قبول نہین کیا اور اس بات پر مصر رہے کہ ہمکو ان پر بلا شرکت اور غیر مشروط بالکل اختیارات تام و مطلق حاصل رہین اور یہہ اس قسم کے دعاوی اور حقوق ہین کہ جنکو تسلیم کرنے سے گورنمنٹ انگریزی بہ تواتر انکار کر چکی تہی۔

مہراجکیون کا بالکل زیر حکومت گورنمنٹ ہوجانا اور اون کی حالتون کی اصلاح۔

پس نتیجہ یہہ ہوا کہ اگست ۱۸۳۳ء مین گورنمنٹ انگریزی نے مہراجکیان کو بالکل اپنی زیر نگرانی کر لیا اور یہان کے رئیسون کو اس بات سے متنبہ کر دیا کہ وہ انکے معاملات مین دست اندازی نکیا کرین یہہ انتظام مہراجکیان کے واسطے بہت مفید ہوا اور بفور قایم ہوجانے حکومت انگریزی اور بند ہوجانے مختلف المقاصد مداخلتون ریاست ہاے پٹیالہ اور نابہہ کے جو انکو باہمی فسادون کو اشتعال دیتے رہتے تہے یہہ لوگ ایسے چپ چاپ اور نیک چلن ہوگئے کہ اونکی عادات و اطوار مین اب ایک نہایت نمایان فرق نظر آنے لگا۔ ان لوگون کے واسطے ایسے

سیدہی سیدہی قاعدے مقرر کردی گئے کہ جنمین کچھہ سختی نہ تہی اور جنکا سمجہنا بہت آسان تہا اور بہاری اور پیچیدہ جہگڑون کے تصفیہ کے واسطے صرف دیہاتی پنچایتین مقرر کردی گئین جنمین گانو کے چودہری ایسے تنازعات کا فیصلہ کردیتی تہی - اس انتظام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ چند ہی سال کے عرصہ مین خونریزی اور فساد جو پہلے ان لوگون مین ایک معمولی باتین تہین اب گویا اونکا پتہ بہی نہین رہا تہا اور ان لوگون کو گورنمنٹ انگریزی کی حسن نیت پر اسقدر اعتبار ہوگیا کہ انہون نے اپنے دیہات کے وسط مین ایک تہانہ مقرر ہونے کی درخواست کی حالانکہ رؤساے پہولکیان مین سے کسی نے تہانہ کے قایم ہونیکو کبہی انہون نے منظور نہین کیا تہا اور اگر اونکی طرف سے ایسی مداخلت ہوتی تو انکو لڑ کر مرجانا منظور تہا مگر تہانہ بٹہانا قبول نہ تہا - اور انہون نے دخترکشی کے دستور کو بہی جو پہلے ان لوگون مین عموماً رایج تہا گویا بالکل ہی موقوف کردیا اور جبکہ اس بدکرداری کے رواج عام کی نسبت ان سے کہا گیا کہ گورو گوبند سنگہ صاحب نے اپنی نصیحتون مین دخترکشی کی صاف ممانعت کی ہے تب انہون نے یہہ انکو جواب دیا کہ جب سے ہم سکہہ ہوے ہین اوسوقت سے ایسی بدنظمی اور ابتری ہماری قوم مین پہیلی رہی ہے کہ ہمکو اتنی فرصت نہین ملی کہ گورو صاحب موصوف کی ہدایتون سے واقفیت حاصل کرتے اور چند ہی سال ہوے ہین جبکہ ہمکو پہلے پہل مہاراجہ صاحب پٹیالہ ورئیس نابہہ کے جاری کئے ہوئے احکام ہدایتی سے یہہ اطلاع ملی تہی کہ ہمارے مذہب کے بموجب دخترکشی بڑا گناہ ہے - الغرض اب جسطرح سے انہون نے اس رسم بد کے یک قلم موقوف کردینے کا اقرار کیا درحقیقت اوسیطرح صادق القول اور اوسکے پورا

کرنے مین کامیاب بہی ہوی۔ اور اس جرم کے واسطے یہہ سزا مقرر کی گئی کہ جو کوئی مرتکب اس گناہ کا ہوگا اوسکی جایداد ضبط کر لیجائیگی۔

علاقہ ہریانہ یعنی دیہات نیلی کے معروف و مشہور تنازع کا ذکر۔

سنہ ۱۸۳۴ء مین ریاست پٹیالہ اور سرکار انگریزی کے مابین سرحد کی بابت بہت سے تنازع پیدا ہوے۔ مثلاً ضلع حصار مین افواج پٹیالہ کا بیجا دخل کرنا اور زمینداران پٹیالہ کا علاقہ انگریزی کی اراضیات پر متصرف ہوجانا مگر یہہ تمام مقدمات بآسانی و اطمینان فیصل ہوگئے اور کوئی ضرورت نہین ہے کہ اونکا خاص طور پر ذکر کیا جاوے۔ مگر ہان ایک تنازع جسکا کسی جگہہ ہم اوپر بہی اشارہ کر آئے ہین اس قسم کا ہے کہ بالضرور کسی قدر تفصیل کے ساتہہ اوسکا بیان کیا جاوے کسواسطے کہ جیسی تکلیف اس مقدمہ کے انفصال مین گورنمنٹ انگریزی کو اوٹہانی پڑی ایسی ریاست پٹیالہ کے کسی اور مقدمہ مین نہین ہوئی اور یہہ ایسا تنازع تہا کہ بیس برس سے زیادہ تک رشک اور حسد کو پیدا کرتا رہا۔ یہہ مقدمہ بابت اضلاع ہریانہ و بہٹیانہ یعنے حصار اور سرسہ کے تہا۔ ہریانہ مرہٹون سے سنہ ۱۸۰۳ء مین اور بہٹیانہ بہٹیون سے سنہ ۱۸۱۰ء مین فتح کیا گیا تہا۔

ہریانہ کا مرہٹون سے گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ مین آنا۔

سنہ ۱۸۰۳ء مین دہلی کے فتح کے بعد مہاراجہ سیندہیا کے وہ تمام مقبوضات جو آگرہ کے شمال کی جانب تہے اور اضلاع واقعہ کنارہ دریاے گنگ اور دہلی کے وہ سب علاقجات جو جمنا سے غرب کی طرف ہین گورنمنٹ انگلشیہ کی حکومت سے متعلق ہوگئے تہے انکے شمال کی جانب ریاستہاے پٹیالہ اور

کیتھل اور جنید واقع تھین۔

اوسوقت اس قطعہ ملک کی کیا حیثیت تہی۔

مگر ان ریاستون اور دہلی کے آباد علاقون کے مابین ایک ویران قطعہ ملک واقع تہا جو اب ضلع سرسہ اور حصار کے نام سے مشہور ہے۔ یہہ ملک بالکل ایک مسطح میدان ہے، اور اوسوقت اسمین بجز گہاس پہونس اور چہوٹی جہاڑیون کے اور کچہہ نہ تہا اور کہین کہین ریگ کے اونچے اونچے ٹیلے واقع ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت بزمان سلف یہہ ویرانہ سب ریگ روان کے میدان تہے مگر ملک بہٹیانہ بہ نسبت زمانہ حال یعنی سنہ ۱۸۰۳ء سے کچہہ عرصہ پہلے ایک اچہی بارونق حالت مین تہا مگر اس سے بیس برس پیشتر

ذکر قحط سنہ ۱۷۸۳ء یعنی چالیسے کے مشہور کال کا۔

ایک ہولناک قحط کے سبب سے یہہ ملک اوجڑ گیا تہا یہہ ایسا قحط تہا کہ جسمین وہ سب پہاڑی ندیان جن پر لوگون کو اپنے چہوٹے چہوٹے کہیتون کی پرورش کا بہروسہ تہا بالکل خشک ہوگئی تہین بارش مطلق نہین ہوئی تہی اور ہزارہا مویشی جنکے سبب صدہا سال سے بہٹیانہ مشہور تہا ہلاک ہوگئے اور گانون کے گانون ویران ہوگئے۔ حتی کہ اب تک بہی سنہ ۱۷۹۳ء کے قحط کے صدمہ سے اوس ملک کے لوگ بخوبی نہین سنبہلے۔

بہٹی لوگون کے عادات واطوار کا ذکر

اس ملک کے باشندے مویشی پالکر گذران کرنے والی قوم تہی اور اپنے اوضاع واطوار مین تندخو سرکش اور ایسے بدلگام تہے کہ کسی قسم کی روک ٹوک اور مزاحمت کی برداشت نہین کرسکتے تہے اور ایسے دیہات مین رہتے تہے جنکی چاردیواری نہین ہوتی تہی اور چراگاہ کی تلاش مین اپنے مویشی کے ریوڑ لیے ہوے

پہرتے رہتے تہے لیکن اس جنگل مین کہین کہین چند بڑی بڑی گانون یا جنکو قصبات کہلو ایسے بہی تہے جنکے گرد کوٹ اور فصیل بنی ہوئی تہی اور اسمین بہٹی قوم کے لوگ کسی عام خوف کے موقعونپر جمع ہوجاتے تہے چنانچہ وہ قصبات یہہ تہے فتح آباد۔ سرسہ۔ رانیان اور ابوہر بہٹی قوم کے لوگون کو معمولی لٹیرون کے گروہ سے کچہہ تہوڑا ہی فرق تہا اور چونکہ انکا ملک بالکل ایک وحشت آباد اور یہہ لوگ نہایت شجاع اور اپنی تاخت اور دہاودون مین بڑے سریع السیر تہے اس سبب سے باوجود انکی ہمیشہ کی غارتگریون سے دق ہوتے رہنے کے ان کے طاقتور ہمسائے انکو مغلوب اور پامال نہین کرسکتے تہے ۔

راجہ امرسنگہ کی مہم کا جو بہٹیون پر ہوئی تہی صرف ایک تہوڑے عرصہ کے لئے موثر ہونا۔

بیشک راجہ امرسنگہ والی پٹیالہ نے کئی دفعہ بہٹیون کے ملک پر حملے کئے تہے اور اونکے مضبوط مقامات کو چہین کر ادن سے زبردستی اطاعت قبول کرائی تہی مگر جب تک کہ اونکی فوج اس ملک مین رہی اوس سے کچہہ تہوڑے ہی دنون بعد تک بہٹی اونکی زیر اطاعت رہکر راجہ صاحب موصوف کی وفات کے بعد بہت ہی جلد بدستور سابق آزاد مطلق ہوگئے تہے کیونکہ اونکے جانشین راجہ صاحب سنگہ اسوقت نابالغ تہے اور ریاست پٹیالہ مین ایسی ہلچل پڑی ہوئی تہی کہ بہٹیانہ جیسے ویران ضلع کی طرف متوجہہ ہونا صرف داخل تضیع اوقات اور تضیع مال تہا۔

بہٹیانہ جارج طامس (معروف بہ جہاز صاحب) کا فتح کرلینا واقع ۱۷۹۵ء

۱۷۹۵ء اور ۱۷۹۹ء کے درمیان جارج طامس نے اپنی حکومت کو ایسی وسعت دی کہ علاقہ حصار۔ ہانسی۔ اور سرسہ پر متسلط ہوگیا۔ مگر صاحب موصوف ۱۸۰۲ء مین مرہٹون سے شکست کہاکر بالکل تباہ ہوگیا

اور اسیطرح سال آیندہ مین افواج انگریزی کے ہاتہہ سے مرہٹے بہی مغلوب ہو گئے۔

اس ملک کی حکومت کا انگریزون کو حاصل ہو جانا۔

اب جو حکام انگریزی اس ملک کے نئے مالک بنے یا تو وہ اوس چیز کی مقدار اور مالیت سے ہی جو مرہٹون سے برسبیل وراثت اونکو ہاتہہ آئی تہی آگاہ نہ تہے یا اوس پر قبضہ کرنے کے بارہ مین ازبس بے پرواہ اور متساہل تہے کسواسطے کہ سنہ ۱۸۰۳ء سے لیکر سنہ ۱۸۰۹ء تک سکہہ ریاستون کے ساتہہ اسطرف اپنی سرحد قایم کرنے کے باب مین حکام موصوف نے نہ کوئی سعی کی اور نہ کچہہ انتظام کیا گیا مگر اس علاقہ پر گورنمنٹ انگریزی اپنے استحقاق کو چہوڑنا نہین چاہتی تہی۔

سنہ ۱۸۱۰ء مین انگریزون کا بہٹیون پر حملہ آور ہونا۔

چنانچہ سنہ ۱۸۱۰ء مین خان بہادر خان سے مقابلہ کرنے کیواسطے ایک فوج بہیجی گئی یہہ شخص بہٹیون کا سردار تہا اور علاقہ انگریزی پر اکثر تاخت اور غارتگری کرتا رہتا تہا اس سپاہ نے خان موصوف کو شکست دیکر فتح آباد سے جو اوسکی قبضہ مین تہا خارج کر دیا یہہ علاقہ جو اب ضلع حصار کا ایک جزو ہے اوسوقت سے داخل ملک مقبوضہ گورنمنٹ ہے۔

بہٹی لوگون پر دوسری مہم سنہ ۱۸۱۸ء مین

لیکن مغرب کی جانب سرسہ سے لیکر ریگستان بہاولپور اور دریاے ستلج تک جو قطعہ ملک واقع ہے اوسپر اسکے بعد بہی سنہ ۱۸۱۸ء تک بلا خلش اور کسی طرح کی مزاحمت کے بہٹی ہی قابض تہے آخر کار اس قوم کے ایک اور سردار مسمے ضابطہ خان نے خان بہادر خان کیطرح مفسدہ برپا کرکے گورنمنٹ انگریزی کو پہر برانگیختہ کر لیا چنانچہ اوسپر بہی فوجکشی کی گئی اور وہ قطعہ ملک جو اب ضلع سرسہ کہلاتا ہے گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر حکم ہو گیا۔

سکھہ رئیس اس عرصہ مین قبضہ کیا کرتے رہے۔

اس پندرہ سال کے عرصہ مین اگرچہ حکام انگریزی کیطرف سے سرحد کی حالت پر کچھہ توجہ نہین ہوئی مگر سکھہ قوم کے راجہ اسکی تدبیر سے غافل نہ رہے وہ اس بات کو سمجھہ گئے تھے کہ یہہ ملک اگرچہ اس زمانہ مین بالکل ویران اور بہت ہی کم آباد ہے مگر اسکا انتظام اچھے طور پر کیا جاے تو زرخیز ہوسکتا ہے اور اس دور اندیشی سے کہ ایک دفعہ وہ وقت آئیگا کہ جب گورنمنٹ کو اسکی قدر معلوم ہوگی وہ بڑی سرگرمی کے ساتھہ اوس ملک کے بڑے بڑے قطعات پر جہان تک کہ بلا مزاحمت اور روک ٹوک کے ممکن ہوا قبضہ کرکے اپنے دعوون کو مستحکم کرتے جاتے تھے۔

پٹیالہ والون کا اس سرحدی علاقہ کو متواتر اور علے الاتصال دباتے رہنا۔

بھٹی قوم کے لوگ راجہ صاحب سنگھ کی مسند نشینی سے لیکر اوس وقت تک جبکہ افواج انگریزی نے اونکو شکست دی اس ملک کے مالک مستقل اور بالکل قابض و متصرف رہے البتہ جارج طامس کے مختصر عہد حکومت مین تھوڑے عرصہ تک یہہ بات جاتی رہی تھی مگر صاحب موصوف نے بھی بھٹی سردارون کی حکومت کی نسبت جو اونکو اپنی قوم کے لوگون پر حاصل تھی چندان مداخلت نہین کی تھی اس قوم کے لوگ افواج پٹیالہ کا مقابلہ بڑی کامیابی کے ساتھہ کرتے رہے اور سنہ ۱۸۰۳ سے ریاست پٹیالہ اونکے ویران ملک مین اپنا قدم جمانے کی کوشش کرتی رہی اور اپنے آباد علاقہ سے کاشتکارون کو طلب کرکے بھٹیانہ مین نئے نئے گانو آباد کرنے مین ساعی رہی مگر یہہ لوگ اونکو ہر طرح سے روکتے رہے مگر جب بھٹیون کی حکومت کو افواج انگریزی نے زایل کر دیا پھر تو ریاست پٹیالہ کی بن آئی اور بلا مزاحمت اپنی سرحد کو بڑھانے لگے۔

۱۸۲۱ء مین پٹیاله والون نے اوس افتاده قطعه اراضی سے جو مابین سرحد راج پٹیاله و علاقه انگریزی بطور ایک پٹی کے واقع تہا عبور کرکے موضع گوڑہا مین جو مقام سرسه کے انگریزی تہانه سے صرف چوده میل کے فاصله پر تہا - بیس سپاہیون کی ایک چوکی قایم کردی اور ریاست مذکور منتظر اس امر کی رہی که دیکہین حکام انگریزی اس بات پر کیا کہتے ہین مگر جب حکام انگریزی نے کچهه نه کہا تو دوسرے سال علاوه اون سپاہیون کے چالیس سوار بہی اوس چوکی پر متعین کردئے اور ۱۸۲۳ء مین علاقه پٹیاله سے کاشتکار بلائے گئے اور اونکو انعام وغیره کا لالچ دیکر یهه ترغیب دی گئی که اس ویران قطعه کو درست کرکے اوسمین زراعت کرین چنانچه ایسی طرح ۱۸۲۷ء مین مہاراجه صاحب پٹیاله مقام ابوہر پر جو گوڑہا سے ساٹهه میل شمال مغرب کے سمت واقع ہے قابض ہوگئے اور وہانکے قلعه اور گڈہیون کی مرمت کرائی -

گورنمنٹ کا آخرکار تصفیه سرحد کی جانب متوجهه ہونا -

اور نئے دیہات بساکر تمام قرب وجوار کے ملک پر قبضه کرنا شروع کیا - مسٹر ولیم فریزر صاحب افسر ضلع نے ۱۸۱۸ء مین انبہان کی حدبندی کا تصفیه ہوجانیکی باب مین گورنمنٹ کو رپورٹ کی مگر اوسپر کچهه التفات نهوا بعد ازان آنریبل آر گاڈنر اور مسٹر الیبٹ وُن نے بہی جو اس ضلع کے حاکم مقرر ہوے اس باب مین رپورٹین کین مگر ۱۸۳۵ء مین جب سر چارلس مٹکاف صاحب اضلاع شمالی و مغربی کے لفٹننٹ گورنری کے عہده پر تہے اور مسٹر ولیم فریزر صاحب دہلی کے رزیڈنٹ تہے چونکه یهه دونون صاحب اس مقدمه کی اصلیت سے خوب واقف تہے اسوجهه سے آخرکار اوسوقت گورنمنٹ نے اس معامله کے تصفیه کرنیکا حکم صادر کیا -

مسٹر راس بیل صاحب کا اس مقدمہ کے تصفیہ کیواسطے مامور ہونا۔

چنانچہ مسٹر راس بیل صاحب قایم مقام کلکٹر حصار اس کام کیواسطے مقرر ہوئے اور انکی ہدایت کے واسطے چند احکام گورنمنٹ کیطرف سے بطور اصول جاری ہوے جنکی بموجب ٹہیک ٹہیک کاربند ہونا انکی ذمہ لازم گردانا گیا اور وہ اصولی احکام یہہ تہے کہ ۱۸۰۳ء مین جبکہ افواج انگریزی نے ہریانہ کو فتح کیا اوسوقت جسقدر ملک ریاست پٹیالہ کے قبضہ مین تہا وہ اسکی متعلق سمجہا جاے اور جو ملک ایسے فرمانروایان سابق کی ملکیت سے تہا جنکی جگہہ گورنمنٹ انگریزی کو اقتدار اور تسلط حاصل ہوا ہے وہ سرکار انگریزی کے متعلق سمجہا جائے اور ضلع فتح آباد اور دیگر علاقجات متعلقہ سرداران بہٹی جو ۱۸۱۰ء مین مفتوح ہوئے تہے معہ بقیہ حصہ ملک مذکور جو ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی نے مکرر فتح کیا تہا ان سب کی نسبت بہی اسی اصول کے موافق عمل کیا جانا اور جو حالت سنین مذکورہ یعنی ۱۸۱۰ و ۱۸۱۸ مین اس ملک کے قبضہ کی تہی اوسی کو تسلیم کرنا امر لازمی قرار پایا۔

مسٹر بیل صاحب کی تحقیقات کا نتیجہ۔

مسٹر بیل صاحب جو اس مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے مقرر ہوے تہے اونہون نے ایک قابلانہ اور ضخیم رپورٹ گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کی جس مین اس کل معاملہ کی بحث کئی حصون مین بطور علیحدہ علیحدہ مقدمات کے قرار دیکر کی گئی تہی۔ جن مین سے مندرجہ ذیل نتائج تحقیقات کو گورنمنٹ نے منظور کیا۔ چنانچہ منجملہ انکے اول اوس قطعہ ملک کا مقدمہ تہا جو ہریانہ کے نام سے موسوم ہے۔ واضح ہو کہ جب جارج طامس کو ۱۸۰۲ء مین مرہٹون نے آخری شکست دی تہی تب اونیس پرگنے اوسکو ہاتہہ آئے تہے یعنی ۱ بہیری - ۲ روہتک - ۳ مہم - ۴ ہانسی - ۵ حصار - ۶ اگروہہ - ۷ بروالہ - ۸ بہوانی - ۹ بوہا - ۱۰ اہروان - ۱۱ فتح آباد - ۱۲ سرسہ - ۱۳ رانیان - ۱۴ بہٹنیر

[۱۵] سفیدون - [۱۶] دہاترت - [۱۷] جمال پور - [۱۸] ٹوہانہ اور [۱۹] کسوہن - انمین سے پہلے تیرہ مقامات تو بہت جلد افسران سیندہیا کے تحت حکومت ہوگئے تہے اور باستثناے بہٹنیر کے تمام مقامات مذکورۃ الصدر بعد ازان متعلق بہ قلمرو سرکار انگریزی منصور ہوچکی تہی اور سفیدون اور دہاترت راجہ بہاگ سنگہ والی جیند کو دیدیے گئے تہے اور صرف تین [۳] موخر الذکر پرگنے معہ قلعہ جات بڈسیکری و کہنوری متنازعہ اور قابل بحث باقی رہے ہوئے تہے -

ذکر مقدمہ پرگنہ کسوہن -

دوسرا مقدمہ پرگنہ کسوہن کا تہا جسمین سولہ دیہات تہے - یہہ اصل مین ریاست پٹیالہ سے متعلق تہا مگر اوسکو سنہ ۱۷۹۸ع مین جارج طامس نے فتح کرلیا تہا لیکن بعد ازان لوئیس بورکوئین جنرل پیرون کے نائب نے اوس سے چہین کر بہائی لعل سنگہ والی کیتہل کو دیدیا تہا اور بہائی موصوف نے بعد موقوف ہوجانے جارج طامس کی لڑائی کے ریاست پٹیالہ کے حوالہ کردیا تہا اور اوسوقت سے ابتک ریاست مذکور کے قبضہ مین تہا لہٰذا یہہ پرگنہ مع اوسکے دیہات داخلی پٹیالہ کے قبضہ مین بحال رہنا قرار پایا -

ذکر مقدمہ پرگنہ گورکہپور

تیسرا مقدمہ ایک چہوٹے سے قطعہ کی بابت تہا جو علاقہ گورکہپور کے نام سے مشہور تہا اور جسمین پندرہ دیہات شامل تہے یہہ علاقہ جارج طامس اور لوئس بورکوئین کے قبضہ مین نوبت بہ نوبت رہا تہا - جب سیندہیا کو شکست ہوئی اوس موقع پر گورنمنٹ برطانیہ نے اس علاقہ کو تین رئیسونکو[۵۷] عطا کردیا تہا مگر سنہ ۱۸۰۹ مین ضبط سرکار ہوگیا تہا -

مہاراجہ صاحب پٹیالہ اس قطعہ ملک پر ان چار چٹہیون کے روسے جو جنرل پیرون اور کرنل

حاشیہ [۵۷] شاید - پٹیالہ - کیتہل اور جیند - مراد ہے - مترجم

لوئیس بورکوئن نے کپتان مینوئیل ڈریبو کے نام اہین ہدایت ارسال کی تہی کہ اس پرگنہ کو مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے حوالہ کردو اور نیز لارڈ لیک صاحب بہادر کے اوس حکم کے بموجب دعوی کرتے تہے جسمین اونہون نے مہاراجہ صاحب کو سنداً یہہ لکھہ دیا تہا کہ جو ملک آپکے قبضہ مین سیندہیا کے شکست پانے کے وقت تک تہا وہ بدستور قایم رہیگا مگر اسبابنکا چونکہ کچہہ ثبوت نہین تہا کہ مہاراجہ صاحب کبہی اس ضلع پر قابض ہوے ہون اس سبب سے علاقہ مذکور ازان گورنمنٹ انگلشیہ تصور کیا گیا۔

ذکر مقدمہ قلعہ جات
بڈسیکری۔
و کہنوری

قلعہ بڈسیکری کے مقدمہ کا حال بہی بالکل قلعہ کسومین کا سا تہا اسوجہہ سے رئیس پٹیالہ کا دعوی اوس پر اور نیز قلعہ کہنوری پر گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا کہنوری کا یہہ قلعہ دراصل ریاست کیتہل کے قبضہ مین تہا اسکو جارج طامس نے رئیس کیتہل سے چہین لیا تہا مگر سنہ ۱۸۰۳ع یعنی سندہیا کی شکست سے پہلے پہر اونہون نے چہوڑالیا تہا

ذکر مقدمہ پرگنہ
جمال پور۔
و ٹوہانہ۔

اب پرگنات متعلقہ ضلع ہریانہ مین سے پرگنہ جمالپور اور ٹوہانہ کا مقدمہ تصفیہ طلب رہا۔ چنانچہ کیفیت قبضہ وغیرہ پرگنہ ہای مذکورہ بالا اسطرح ہے کہ سنہ ۱۷۵۸ع سے سنہ ۱۷۷۴ع تک غارتگران قوم بہٹی اور سکہہ ان اضلاع کو لوٹتے رہے اور سنہ ۱۷۷۴ع مین راجہ امرسنگہ والی پٹیالہ اونپر قابض ہوگئے۔ بعد ازان یہہ ہردو پرگنے سنہ ۱۷۹۸ع سے سنہ ۱۸۰۲ع تک جارج طامس کے قبضہ مین رہے اور جب مرہٹون کو شکست ہوئی تہی تو اوسوقت جنرل پیرون اونپر قابض تہا اور فی الواقع مہاراجہ صاحب پٹیالہ سنہ ۱۸۰۹ع تک اونپر قابض نہین ہوے تہے کسواسطے کہ ان پرگنون کی جو داخلی اراضیات تہین اوسکے مالک بہٹی لوگ تہے

اور اسوجہہ سے گورنمنٹ انگلشیہ کا حق ان پرگنات پر بالبداہت ظاہر تہا - اس جگہہ یہہ بات بہی بیان کرنیکے قابل ہے کہ ریاستہاے نیمروی ستلج کو امن وامان کی بدولت یعنی بطفیل سایہ حکومت گورنمنٹ انگریزی کسقدر فایدہ پہونچا تہا - مثلاً سنہ ۱۸۰۳ء مین ان پرگنون کے اندر صرف گیارہ گانو آباد تہے - اور سنہ ۱۸۳۶ مین اونکی تعداد قریب ایکسو بائیس کے ہوگئی تہی چنانچہ یہہ پرگنہ جو گورنمنٹ کے زیر حکومت رہنی قرار پائی وجہہ اوسکی یہہ تہی کہ اونپر گورنمنٹ کا قبضہ بطور نتیجہ فتوحات سنہ ۱۸۰۳ء کے واجب تہا -

ذکر مقدمہ پرگنہ فتح آباد

فتح آباد کا علاقہ جو داخل ملک مفتوحہ سنہ ۱۸۰۹ تہا اب اوسمین چہیالیس ۴۶ دیہات تہے جنمین سے پچیس نو ریاست پٹیالہ اور اکیس ۲۱ ریاست کیتہل کے قبضہ مین تہے مہاراجہ امر سنگہ نے فتح آباد رانیان اور سرسہ کو فتح کر کے خاص اپنے قبضہ مین رکہا تہا مگر چند دیہات ریاست نابہہ اور کیتہل کو دیدئے تہے - لیکن سنہ ۱۷۸۳ء مین سخت قحط کے سبب یہہ تمام ملک ویران ہوگیا اور سال آیندہ یعنی سنہ ۱۷۸۴ مین بہٹیون نے پہر اوسپر قبضہ کر لیا اور سنہ ۱۸۱۱ء یعنی علاقہ فتح آباد کے ضبط سرکار ہونے سے دو برس بعد تک اوسپر قابض رہے - چونکہ ان رئیسون نے سنہ ۱۷۸۳ء مین اپنا قبضہ اس علاقہ سے اوٹہا لیا تہا اس سبب سے اب اونکا کچہہ حق نہین رہا تہا - پس علاقہ فتح آباد اب از سر نو بالکل سرکار انگریزی کے علاقہ مین شمار کیا گیا -

ذکر مقدمہ علاقہ سرسہ

علے ہذا القیاس سرسہ سنہ ۱۸۱۸ تک بہٹیون کے قبضہ مین رہا اس سال مین اونہون نے بغاوت کی تہی اور ان سکہہ قوم کے رئیسون کا حق چار دیہات کے سوا اور کسی پر مانا نہین جاتا تہا ان چار مواضع مین سے ایک یعنی موضع پنج یاری سنہ ۱۸۱۲ مین ریاست نابہہ کے قبضہ مین آگیا تہا اور

سو ضلع سنگہا اور ایک اور گانوں ضلع جہنڈا پر سنہ ۱۸۱۴ع مین ریاست پٹیالہ نے قبضہ کرلیا تہا اور باقی چوبیس ۲۴ دیہات مین سے سنہ ۱۸۳۶ع مین چودہ ۱۴ ریاست پٹیالہ اور چہہ ۶ ریاست کیتہل اور تین ۳ ریاست نابہہ کے قبضہ مین تہے۔

ذکر مقدمہ علاقہ رانیان

اس ضلع مین سب سے اخیر علاقہ رانیان کا مقدمہ تہا ۔ یہہ بڑا وسیع علاقہ تہا اسمین ایک سو نو ۱۰۹ آباد دیہات تہے جنمین سے ستتر ۷۷ ریاست پٹیالہ اور باقی ریاست کیتہل۔ نابہہ۔ جہونپہ۔ ارنولی اور شاہزادپور کے قبضہ مین تہے۔ ان سب ریاستون کے دعوے گورنمنٹ نے بالکل نامنظور کیے کیونکہ ضلع رانیان جسکو سکہون نے زیر حکم مہاراجہ امر سنگہ فتح کیا تہا جب سنہ ۱۷۸۰ مین مہاراجہ صاحب موصوف نے وفات پائی تب اس علاقہ کے بڑے حصہ پر بہٹی قوم کے لوگ پہر قابض ہوگئے تہے اور تین سال کے بعد جو قحط عظیم واقع ہوا اوسکی بدولت اونہون نے باقی ماندہ حصہ پر بہی قبضہ کرلیا تہا اور اوسوقت سے سنہ ۱۸۲۱ع یعنی ملک بہٹی کے ضبط سرکار ہونیکے تین برس بعد تک بہی رانیان کا کوئی حصہ سکہون کے قبضہ مین بالکل نہ تہا۔

مسٹر بیل صاحب کا ان رایون کو گورنمنٹ کا عام طور پر منظور کرلینا۔

اگرچہ گورنمنٹ ان فیصلجات کو عموماً صحیح و تصفیہ اخیر تسلیم کرتی تہی تاہم یہہ منشا نہ تہا کہ زبردستی سے ذرا بہی کوئی ایسی چیز حاصل کرے جو بطور واجب اوسکی ملکیت نہو چنانچہ علانیہ ان رئیسونکو مطلع کردیا کہ ان مقدمات مین سے جس مقدمہ مین کوئی اتنک شبہہ کی بات ہو اوسپر رعایت کی نظر سے ہم مکرر غور کرنے کو آمادہ ہین۔ اور صاحب ایجنٹ انبالہ کو ہدایت کی کہ ان مقدمات مین سے رئیسون کے نزدیک جو مقدمہ قابل شبہہ ہو اوسکی بابت اونکی دعاوی کو تجویز ثانی کیواسطے بہیجدین۔ گورنمنٹ انگلستان جو سکہہ روساء کے حال سے گورنمنٹ ہند کی نسبت طبعاً کم واقف تہی ان رئیسون

کے ان عجیب دعوون کی حفاظت کیطرف جنکو وہ بنام نہاد حقوق خود پیش کرتے تہے اور بہی زیادہ مایل تہی

ذکر گورنمنٹ انگلستان کے شکوک و شبہات اور ان اصول کا جو اونہون نے اس معاملہ مین قرار دیے -

چنانچہ کورٹ اف ڈایرکٹرز نے اپنی ڈسپاچ (یعنی مراسلہ موسومہ گورنمنٹ ہندوستان) مورخہ گیارہوین فروری سنہ ۱۸۴۳ع مین ان اصول کو جو اس کل معاملہ کے انفصال کے باب مین قرار دیے گئے تہے قرین انصاف مان کر پہر بہی یہہ تحریر کیا کہ اس مقدمہ کو رضامندی اور باہمی صلح مصالحہ کے طور پر طے کرانا چاہیے بزور حکومت اپنے دعوون اور حقوق کی صحت کی بنیاد پر طے کرنا نہین چاہیے اور اگر سکہہ روسا اس بات کو دراصل ثابت کر دین کہ جنرل پیرون نے اونکو بعض ایسے علاقجات وغیرہ کا اقرار کر لیا تہا جنکی نسبت اونہون نے اوس زمانہ مین اپنا حق جتایا تہا اور جنکے ملنے کی اوس زمانہ مین اونکو توقع تہی جبکہ یہہ ملک سرکار انگریزی کے قبضہ مین آگیا تو اس صورت مین یہہ کہدینا کہ اونکے تمام دعوی ہاے واجب بابت قبضہ پانے اوس ملک کے اسوجہہ سے منسوخ ہو چکے ہین کہ ان علاقون پر اونکا حقیقتاً قبضہ (جو بعض اتفاقات سے اوسیوقت نہین ہوا تہا) لارڈ لیک صاحب بہادر کے اوس وعدہ کفالت کے ان الفاظ کی رو سے کہ جو ملک تمہارے قبضہ مین حقیقتاً مرہٹون کی شکست تک تہا وہ بحال رہیگا ،، ایک بہت ہی تنگ اور محدود المعنی تفسیر ہوگی - علاوہ برین گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے واسطے حصول قبضہ اس ملک کے یہہ دعوی پیش کیا جاتا کہ ہم بہٹیون کے آوارہ گرد قوم کے جانشین ہین لایق شان فیاضی گورنمنٹ موصوف بغیر کسی اور دلیل کے نہین ہے خصوصاً درحالیکہ دیگر دعویدارون (یعنی روسای سکہہ) کو بغیر کسی باضابطہ مزاحمت اور ممانعت کے ہم اوس ویران ملک کی آبادی پر روپیہ

لگانے رہنے کی گنجائش دیتے رہے ہین۔ فقط الی آخرہٖ

گورنمنٹ انگلستان نے جس پہلو سے اس مقدمہ پر نظر کی وہ بہت ہی فیاضانہ تہا۔

اسمین کچہہ شک نہین ہی کہ اسبات کا فیصلہ کرنا کہ ہم اپنے کون سے دعوی واجبی سے دست بردار ہوجائین اور کس سے نہین خود گورنمنٹ انگلشیہ کی ہی تجویز پر منحصر تہا۔ لیکن گورنمنٹ موصوف کا کوی ملازم افسر اگر بغیر ایسی خاص اور صریح حکم کے حکام ولایت کے اُس ڈسپاچ کے بدعا و مطالب کے موافق ازخود ایسا عمل کر بیٹھتا تو اوسکا مورد عتاب گورنمنٹ ہونا ضرور ایک امر واجب ہوتا۔ کیونکہ سکھہ رئیسون کا حق بر بناء وعدہ جرنل پیرون اس قسم کا تہا جیسا کہ فرض کرو کہ واٹرلو کی لڑائی سے پہلے شہنشاہ نپولین سلطنت اطالیہ کو ملک بلجیم کے دینے کا اقرار کرلیتا۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ شہنشاہ مذکور کے شکست کہانے کے بعد اوسکے ایسے وعدہ کے ایفا کرنے کے لئے یوروپ کی سلطنتین کسی کو مجبور نہین کرسکتی نہین۔ اور اصل حقیقت یہہ تہی کہ سنہ ۱۸۰۳ء مین جارج طامس کو شکست دینے کے بعد ضلع حصار و سرسہ مرہٹون کے قبضہ مین آچکا تہا۔ اور اونہون نے ان اضلاع کی ایک بیگہہ زمین بہی سکہون کو نہین دی تہی اور اس قسم کے مذکورہ بالا دعوون کے اثبات کی غرض سے جعلی چٹہیون اور دستاویزون کا بنا لینا کچہہ مشکل نہ تہا مگر ثابت کرنے کی لایق تو یہہ بات تہی کہ اگر ایسا وعدہ ہوا تہا تو اوسپر عمل درآمد بہی کچہہ ہوگیا تہا۔ حالانکہ ان دعویدارون مین سے کسی رئیس نے ایسے عملدرآمد ہونیکا ادعا تک بہی نہین کیا بلکہ اتنا بہی کوئی نہین بتلاسکا کہ جنرل پیرون نے حقیقتاً ایسے وعدونکا ایفا کرنا چاہا تہا۔ لیکن سرکار انگریزی کیواسطے جو مرہٹون کے دشمن تہے اور جسنے اونپر فتح پائی تہی مرہٹون کے ایسے وعدون کے پورا

کرنیکو ایک فخر کی بات خیال کرنا ایک خواہ مخواہ کی فضول دانشمندی مین داخل تہا۔ اور۔ جاے شکر ہے کہ ہماری فارین پالیسی (یعنی معاملات باریاست ہاے غیر) مین اس قسم کی افراط دانشمندی اور باریک بینی کے نشان شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہین۔

بہٹیون کے آوارہ گرد ہونیکی دلیل جو رؤساء سکہہ کی تائید دعوی مین پیش کیجاتی تہی بہٹیون کے حق مین اوسکا زیادہ تر قابل ترجیح ہونا۔

بہٹیون کے آوارہ گرد ہونے اور سکہون کی اونکے ملک مین مداخلت کی دلیل جو سکہہ رئیسون کے حق مین فایدہ مند سمجہی گئی تہی اگر منطقیانہ اور عقلی طور پر دیکہا جاے تو وہ بہ نسبت سکہون کے بہٹیون کے حق مین زیادہ تر مفید ہو سکتی تہی کیونکہ اونکے استحقاق اور قبضہ کی نسبت تو اتنا ہی کہا جاتا تہا کہ یہہ لوگ ایک ایسی آوارہ گرد قوم ہین کہ جنکا قبضہ قابل اعتراض ہے اور بر عکس اسکے سکہون کے دعوی پر لحاظ کئے جانے کے محض اتنی ہی دلیل تہی کہ وہ زبردستی اور جابرانہ طور پر بہٹیون کے ملک مین دخیل ہو گئے تہے بیشک یہہ بات درست ہے کہ بہٹی قوم کے لوگ زراعت پیشہ (یعنی مستقل السکونت نہ تہے) بلکہ گلہ بان اور ایسی قوم تہے کہ جہان اونکے مویشی کے سینگ سماتے وہین چلے جاتے تہے لیکن بہرحال اس ضلع کے بہت سے قصبات اور دیہات اونکے زیر قبضہ تہے اور اس سرزمین پر صدہا سال تک قابض رہنے کے باب مین انکے ہان زبانی روائتین چلی آتی ہین پس اگر بہٹیونکو حق قبضہ سے محروم رکہنے کی یہہ وجہہ کہ وہ غیر مستقل السکونت تہے صحیح سمجہی جائے تو بہت سے ایسے لوگ جو غاصبون اور خواہ مخواہ کے دخل کنندون کو دفع کرنیکی پوری طاقت نرکہتے ہون اپنی موروثی زمینون پر قابض رہنے کے مجاز نہین ہو سکین گے۔

مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا طور و طریق اس مقدمہ مین اس قابل نہ تہا کہ اونکا لحاظ کیا جاے۔

اگرچہ مہاراجہ پٹیالہ اس مقدمہ مین نہایت درجہ کی فریاد اور واویلا کرتے تہے مگر یہہ سب محض بے معنی اور غیر موجہہ تہی۔ مہاراجہ موصوف اس مقدمہ کی تحقیقات کے وقت خود بہی نہایت سرکشی کے ساتہہ عمل کرتے رہے اور سکہہ رئیسون کو بہی جنکو اس مقدمہ سے تعلق تہا ہٹ اور سرکشی کے ہی تلقین کرتے رہے چنانچہ اونہون نے اول تو گورنمنٹ کے اس استحقاق سے ہی کہ وہ مسٹر راس بیل صاحب کو اس تحقیقات کیواسطے مقرر کرسکتی ہے انکار کیا اور پہر دیہات متنازعہ کے کاشتکارون کو اس امر کی ممانعت کردی کہ کوئی یہہ بتاوے کہ کس زمانہ مین وہ آباد ہوے تہے۔ الغرض وہ مسٹر راس بیل صاحب کی تحقیقات مین حتی المقدور ہر طرح سے حارج ہوے اور اونکی طریق کارروائی مین جہانتک انکا بس چل سکا طرح طرح سے دقتین اور مشکلات پیدا کین۔

مہاراجہ صاحب کے اس طریق عمل کی وجہہ

مہاراجہ پٹیالہ کے اس برتاؤ کی وجہہ ظاہر تہی اور بیشک اونکا طریق اس مقدمہ مین اس قابل نہین تہا کہ ہوم گورنمنٹ اونکی حال پر اسقدر نظر توجہہ کرتی وجہہ یہہ تہی کہ وہ اس تمام علاقہ متنازعہ پر قابض تہے اور تحقیقات کا ہونا اونکی حق مین مضر تہا بائیس برس تک یعنی جب سے کہ مسٹر فریزر صاحب نے اول ہی اول اس حد کی تصفیہ کی بابت گورنمنٹ کو رپورٹ کی تہی اوس وقت سے ریاست پٹیالہ طرح طرح کے حیلہ اور بہانون سے اس معاملہ کا تصفیہ نہونے دیتی تہی اور درحالیکہ گورنمنٹ برطانیہ اس باب مین بہت تحمل کے ساتہہ اونکی اعتراضون پر غور کر رہی تہی ریاست پٹیالہ اس ملک پر اور زیادہ دخیل ہوتی جاتی تہی اور حتی الامکان خواہان تاخیر تہی تاکہ وہ اس دیر و توقف مین اپنے جہوٹے

دعوون کو اور بہی مستحکم کرلے - آخر کار مہاراجہ پٹیالہ نے گورنمنٹ کی اس خواہش سے کہ یہہ مقدمہ بطور منصفی و ثالثی فیصلہ کرلیا جاے انکار مطلق کردیا کیونکہ اونکو یہہ امید نہی کہ میرے اس انکار کرنے سے انفصال مقدمہ ایک غیر معین زمانہ تک پہر التوا مین پڑجاے گا مگر مسٹر راس بیل صاحب کے نام یہہ حکم صادر ہوا کہ تمہاری تحقیقات سے جو حقایق اور وجوہات جمع ہوچکے ہین اونکی رو سے فیصلہ کردو - چنانچہ حسب تشریح متذکرہ صدر نتیجہ یہہ ہوا کہ ایک وسیع قطعہ زمین کا جو سو میل سے زیادہ طول اور دس میل سے بیس میل تک عرض مین تہا مہاراجہ پٹیالہ سے لیکر گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ حکومت مین منتقل ہوگیا -

اس بات کی وجوہات
کہ یہہ مقدمہ دوبارہ
قابل سماعت نہ تہا -

بیانات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ اس مقدمہ کی ازسرنو تحقیقات کرنیکی کوئی وجہہ نہ تہی اور مسٹر راس بیل صاحب کے فیصلہ کو بطور قطعی تسلیم کرلینے کے لئے بہت سی وجوہات موجود تہین کیونکہ اس بات کی تو امید ہی نہین ہوسکتی تہی کہ راس بیل صاحب جیسے واقف اور تجربہ کار افسر اس مقدمہ کی تحقیقات ثانی کرنے کے واسطے دستیاب ہوسکینگے علاوہ برین اس تحقیقات کے ختم ہونے سے پہلے مسٹر ولیم فریزر صاحب دہلی مین قتل ہوچکے تہے اور سر چارلس مٹکاف صاحب سنہ ۱۸۳۷ع مین ہندوستان سے چلے گئے تہے اور مسٹر راس بیل صاحب پولیٹیکل افسر مقرر ہوکر سندہ کو بہیجے گئے تہے اور وہان جاکر تہوڑے ہی عرصہ بعد مرگئے تہے - الغرض یہہ مقدمہ جسکو ایسے معزز اور واقف کار حکام نے فیصل کیا تہا اوسکی ازسرنو تحقیقات کرنے سے کچہہ زیادہ تر قابل اطمینان فیصلہ نہین ہوسکتا تہا علاوہ برین اگر مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو اس فیصلہ سے کچہہ نقصان پہونچا تہا تو اسکا الزام اونکے سوا اور کسی پر عاید نہین ہوسکتا تہا کسواسطے کہ وہ حتی المقدور

ناواجب طریقون سے اس تحقیقات کی کامیابی مین خارج ہوے ہین اور اسوجہہ سے مستوجب اس نقصان کے تہے۔

اس مقدمہ کی نظر ثانی کے واسطے مسٹر کالنی صاحب کا مقرر ہونا واقع سنہ ۱۸۴۰ع

مگر باینہمہ آخرکار ریاست پٹیالہ کے بحث مباحثون کا یہہ اثر ہوا کہ یکم جنوری سنہ ۱۸۴۰ع کو مسٹر کالنی صاحب کے نام یہہ حکم صادر ہوا کہ کسی قسم کا راضی نامہ اور باہم صلح مصالحہ کے طور کا تصفیہ کر لیا جاے۔ اور جو اصول کہ ابتدا مین مقرر ہو چکے ہین اگرچہ اونکی پابند رہین مگر سکہہ ریاستون پر کسی قدر نرمی کے ساتہہ اونکا برتاو کرین چنانچہ ماہ مئی سنہ ۱۸۴۰ع مین افسر مذکور نے اپنی رپورٹ گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کی۔ یہہ رپورٹ مسٹر راس بیل صاحب کی رپورٹ کے بالکل برعکس تہی کسواسطے کہ جسطرح راس بیل صاحب کی رپورٹ سکہہ ریاستون کی بالکل خلاف مین تہی اوسیطرح اسمین سکہہ رئیسونکی طرف زیادہ تر نظر رعایت پائی جاتی تہی یعنی مسٹر کالنی صاحب نے یہہ تجویز پیش کی کہ ضلع حصار کا ایک نہایت عمدہ حصہ انکو واپس دیدیا جاے اور گورنمنٹ اضلاع شمالی و مغربی نے بہی اونکی اس راے کو منظور کر لیا اس جگہہ صاحب کلکٹر بہادر کی رپورٹ سے نقشہ مندرجہ ذیل اخذ کرکے لکہا جاتا ہے جسکو دیکہنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ باعتبار نتیجہ مالی مسٹر کالنی صاحب کے فیصلہ کا اثر جسقدر کہ ضلع حصار سے متعلق ہے کیا تہا۔

	نمبر شمار	تعداد ایکڑ اراضیات مزروعہ	کل رقبہ بحساب ایکڑ	تعداد جمع سالانہ تخمیناً
دیہات قابل واپسی	۱۱۹	۹۹۴۰۳	۲۷۴۴۱۵	۹۰۰۰۰
دیہات جو گورنمنٹ کے قبضہ مین رہین	۱۴۷	۶۸۷۸۸	۲۵۵۶۲۳	۶۰۰۰۰
میزان کل	۲۶۶	۱۶۸۱۹۱	۵۲۸۰۳۸	۱۵۰۰۰۰

ضلع سرسہ کی سرحد کے متعلق کسی قطعی تجویز کا پیش نہونا

بموجب فیصلہ مسٹر راس بیل صاحب کے گورنمنٹ برطانیہ کو اسقدر وسیع قطعہ ملک کا حاصل ہوا تہا۔ کہ سرسہ۔ رانیان اور ابوہر کے علاقون کو حصار سے جدا کرکے ایک نیا ضلع بنام نہاد ضلع سرسہ قایم کیا گیا تہا۔ اب اس سرحد یعنی ضلع سرسہ کی نسبت بہی اگرچہ مسٹر کانلی صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کی جسمین صاحب موصوف چالیس پچاس دیہات چہوڑ دینے چاہتے تہے مگر بسبب موجود نہونے ایک صحیح نقشہ ملک کے صاحب ممدوح تجاویز قطعی اس باب مین نہین کر سکے۔

مہاراجہ صاحب کا اب بہی ناراض رہنا اور بعد حصول ایک تنبیہہ کے گورنمنٹ کے فیصلہ پر رضامند ہوجانا اور خاتمہ مقدمہ سرحد ضلع حصار واقع آغاز ۱۸۴۲ع

اگرچہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو باوجود نہونے کسی وجہہ استحقاق کے اسقدر علاقہ مل چکا تہا تاہم وہ اپنی ضد اور کوشش سے باز نہ آئے اور تمام قطعہ ملک کی بابت پہر اپنا دعوی ظاہر کیا اسبات پر گورنمنٹ نے اونکی نسبت جیسا کہ واجب تہا اظہار عتاب کیا اور یہہ حکم دیا کہ یا تو اس فیصلہ کو قبول کرلو اور اگر قبول نہین کروگے تو تمام ملک متنازعہ کو گورنمنٹ ایک قلم اپنے قبضہ مین کرلیگی گورنمنٹ کی اس جہڑکی سے مہاراجہ صاحب بیدار ہوے اور اون دیہات کے لینے پر جو سرحد حصار کے قریب اونکو دیے جانے تجویز ہوے تہے راضی ہوگئے چنانچہ وہ دیہات دیے گئے اور اونکی آمدنی بہی اوس وقت سے کہ جب سے وہ سرکار انگریزی کے قبضہ مین آگئے تہے بعد منہائی ۵ فیصدی بابت خرچہ انتظام ادا کی گئی۔ یہہ انتظام ماہ اپریل ۱۸۴۲ع مین ختم ہوا تہا اور اوس وقت سے ہمیشہ سرحد حصار پر امن وامان رہا ہے۔

ضلع بہٹیانہ یعنی سرسہ کی سرحد کا مقدمہ اب بہی تصفیہ طلب رہنا اور مسٹر کالی صاحب کی تجاویز کو گورنمنٹ اضلاع مغربی و شمالی کا اصولاً منظور کرنا اور پہر اوسکی رو سے سرحد سرسہ کی پیمایش وغیرہ کا ہونا۔

مسٹر کالی صاحب نے جو تجاویز سرحد بہٹیانہ کی نسبت پیش کی تہین اگرچہ بوجہہ عدم بہم رسی سامان و تحقیقات کامل کے اونکی رپورٹ باعتبار اس امر کے کہ اوسمین تعداد اور نام دیہات قابل واپسی کے ٹہیک طور پر درج نہ تہے جیسی کہ چاہیئی مکمل نہ تہی مگر اوسمین صاحب موصوف نے یہہ بہی تجویز کیا تہا کہ ان سرحدی دیہات سے ملتی ہوئی جو اراضیات افتادہ وغیر آباد مین وہ بہی دیہات کے ساتہہ ہی ریاست موصوفہ کو دیدینی چاہئین اور صاحب موصوف نے اسکی نسبت یہہ دلیل لکہی تہی کہ ان دیہات کے باشندے اس زمین افتادہ مین ضرور اپنے مویشی چراتے رہے ہونگے۔ اسوجہہ سے منجملہ اراضیات مذکورہ بالا جسقدر رقبہ جات باندازہ معقول متعلق بہ دیہات متذکرہ صدر متصور ہوسکین وہ ضرور ریاست کو دیدینے مناسب ہین اسپر گورنمنٹ اضلاع مغربی و شمالی نے صاحب موصوف کی تجاویز کو اصولاً منظور اور قبول کرکے یہہ لکہا کہ اگرچہ بسبب مجمل ہونے کے یہہ تجویزین سردست لائق تعمیل نہون مگر اونکی رو سے عملدرآمد کیا جانا ممکن امر مناسب ہے اور اسوجہہ سے یہہ حکم صادر کیا کہ کپتان ولیم بردن صاحب اوس علاقہ کی پیمایش کرین اور بعد ازان کپتان رابن سن صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع حصار اس امر کا تصفیہ کرین کہ کون کونسے دیہات پٹیالہ کو دئے جائین چنانچہ یہہ پیمایش ۱۸۴۲ء مین ختم ہوئی اور کپتان رابن سن صاحب نے اس پیمایش کے روسے جو نتائج حاصل ہوئے تہے تحریر کرکے پسندیدگی کے واسطے بمقام بریلی روانہ کئے صاحب موصوف نے اسکے جواب مین تحریر کیا کہ جو انتظام اس سرحد کے قایم کرنیکا آپنے تجویز کیا ہے وہ اون اصول کے مطابق ہے جو ہمنے اپنی رپورٹ

مورخہ چہٹی ۶۔ اگست سنہ ۱۸۴ء مین درج کئے تہے۔

رپورٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ حصار اور اوسپر عملدرآمد نہونا۔

بعد حصول اس جواب کے کپتان رابنسن صاحب نے گورنمنٹ کو اپنی رپورٹ مین تحریر کیا کہ بیالیس دیہات ریاست پٹیالہ کو واپس دیئے جائین اور ایکسو دو ۱۰۲ گاؤن انگریزی کے قبضہ مین رہین۔ مگر اس رپورٹ پر کچھہ عملدرآمد نہوا وجہہ تاخیر یہہ تہی کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے جیساکہ پہلے مسٹر راس بیل صاحب کے ساتہہ باہم سمجہہ سمجہاکر اس معاملہ کے طے کرنے سے انکار کیا تہا اسیطرح اب مسٹر کانلی صاحب کی تجویز پر بہی کچھہ خیال نہ کیا۔ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۱ء مین گورنمنٹ کی جانب سے مہاراجہ صاحب کے نام یہہ حکم صادر ہوا کہ آپ اس تجویز کو جو بطور راضینامہ باہمی ہے ضرور منظور کرلین ورنہ گورنمنٹ آپکو کچھہ نہین دیگی مہاراجہ صاحب ان فقرات ہدایتی کی کارروائی مین بہی حارج ہوئے تہے اور سنہ ۱۸۴۲ء مین جو رپورٹ کرنل رچمنڈ صاحب نے گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب کی خدمت مین پیش کی تہی اوسمین یہہ تحریر کیا تہا کہ مہاراجہ صاحب ابتک اسی خیال مین ہین کہ اس تجویز سے ہمارا علاقہ تلف ہوتا ہے سنہ ۱۸۴۶ء مین کرنل ہنری لارنس صاحب نے گورنر جنرل بہادر کو اطلاع دی کہ مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ نے تنازعہ سرحد مذکورہ بالا کو نہایت غیر مودبانہ نکتہ چینیون اور اعتراضون کے ساتہہ جو گورنمنٹ کے احکام پر اور خصوصاً مسٹر کانلی صاحب کی رائے پر اونہون نے لکہی ہین پہر چہیڑا ہے۔ پس مہاراجہ صاحب کو اس گستاخانہ حرکت سے متنبہ کرنا چاہیے اور ایک مہینے کی مہلت دینی چاہیے کہ اوسکے اندر وہ اپنا ایک پختہ ارادہ کرلین

اسباب التواء فیصلہ مقدمہ ہذا

مگر اوسوقت چونکہ سکہون یعنی لاہور کے ساتہہ لڑائی شروع ہوگئی اس

اس سبب سے کچھہ فیصلہ نہوا اور پہر یہہ مقدمہ آگرہ سے لاہور کو منتقل ہوگیا - اور بعد ازان سکھون کے ساتھہ دوسری لڑائی ہوپڑی اور پہر ملک پنجاب کی ضبطی کا معاملہ درپیش رہا - اگرچہ بعد اسکے سنہ ۱۸۵۰ و ۵۱ مین مسٹر ایڈمنسٹن صاحب کمشنر ریاست ہاے اینروے ستلج نے اس تنازع کو فیصل کرنیکا ارادہ کیا مگر کمی فرصت کے سبب سے وہ بہی کچھہ نہ کرسکے -

اور مسٹر بارنس صاحب کی رپورٹ اخیر

آخر کار انکی جانشین مسٹر جی بارنس صاحب نے سنہ ۱۸۵۵ مین اس مقدمہ کی نسبت اخیر رپورٹ کی - تجاویز پیش کردہ صاحب موصوف مہاراجہ صاحب کے مفید مطلب نہ تہین اور اونکی یہہ راے تہی کہ اگرچہ ریاست پٹیالہ کا کچھہ حق نہین ہے مگر چونکہ وہ اصول جو اس مقدمہ کے تصفیہ کیواسطے ابتداء قرار پاے تہے گورنمنٹ سے منظور ہوچکے تہے اس سبب سے مہاراجہ صاحب کو کچھہ نہ کچھہ دیدینا ضرور چاہیے لیکن چونکہ تجویزات سابقہ مین کچھہ تشریح نہین کی گئی تہی کہ کیا دیا جائیگا پس گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ جسقدر مناسب اور واجب سمجہے دیدے - چنانچہ صاحب موصوف نے یہہ تجویز پیش کی کہ مہاراجہ صاحب کو بیس ۲۰ دیہات دئے جائین اور اگر یہہ کافی نہ سمجہے جائین تو سات اور دئیے جائین اور یہہ دیہات صاحب موصوف نے اس طور پر انتخاب کئے کہ سرحد کی صورت خراب نہونے پاے اور پرمٹ کی لین مین جو بڑی محنت اور صرف زر سے قایم کی گئی ہے کچھہ خلل واقع نہو اور جو دیہات لین پرمٹ کے قریب واقع ہین اونکی نسبت بارنس صاحب نے بالکل سرکار انگریزی کے قبضہ مین رہنا تجویز کیا -

پنجاب گورنمنٹ کی راے -

مگر صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب نے ان تجاویز کو پسند نکیا اور یہہ راے

تحریر کی کہ اگرچہ کرنل رچمنڈ صاحب کے مراسلات اور مہاراجہ صاحب کے جوابات سے ثابت ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے مسٹر کانلی صاحب کے فیصلہ کو منظور نہین کیا اور نواب لفٹنٹ گورنر اضلاع شمالی و مغربی نے بمنظوری سوپریم گورنمنٹ یہہ حکم دیا تہا کہ اگر ریاست پٹیالہ ان شرائط کو منظور نکرے تو تجویز عطاے دیہات منسوخ کیجاے مگر باوجود اسکے اس دہمکی پر باضابطہ عمل درآمد کبہی نہین ہوا بلکہ اس مقدمہ کی بحث از سر نو متواتر پیش ہوتی رہی اور مہاراجہ صاحب کو ہر دفعہ اپنے دعوے کے وجوہات پیش کرنیکی اجازت ملتی رہی اور چونکہ خود گورنمنٹ کی بہی بعض اپنی ہی کاروبار مرجوعہ کے باعث سے فیصلہ مقدمہ مین توقف ہوتا رہا ہے اس سبب سے ریاست پٹیالہ کو دیہات مجوزہ کی آمدنی سنہ ۱۸۴۳ء سے دیجانی واجب ہے اور اگرچہ بابت تعداد دیہات قابل واپسی سنہ ۱۸۴۵ء کی تجویزات کی پابندی کرنا گورنمنٹ کے ذمہ چنداں واجب نہین ہے کسواسطے کہ کپتان رابنسن صاحب کی رپورٹ پر کچہہ حکم صادر نہین ہوا تہا تاہم اس بات مین کچہہ شک نہین ہے کہ مسٹر کانلی صاحب کے منصفی نامہ کے رو سے جسکو گورنمنٹ منظور کر چکی تہی ریاست پٹیالہ کو اکتالیس دیہات جو صاحب موصوف نے تجویز کئے تہے دیے جانے چاہئین اور اگر ریاست مذکور کے علاقہ مین پرمٹ کی لین جانے سے کچہہ حرج ہو تو ان دیہات کے مساوی معاوضہ کے طور پر اور دیہات دئے جانے چاہئین۔

سنہ ۱۸۵۶ء مین گورنمنٹ ہند سے حکم اخیر صادر ہونا۔

سوپریم گورنمنٹ نے اس بات پر بہت بڑا افسوس ظاہر کیا کہ جب مسٹر راس مل صاحب اس تنازع کو فیصل کر چکے تہے تو اس مقدمہ کو دوبارہ کیون دائر کیا گیا مگر لکہا کہ چونکہ یہہ انتظام ہو چکا اور گورنمنٹ مسٹر کانلی صاحب کے منصفی نامہ کو

کر چکی - پس اس سبب سے اوسکی بموجب عمل درآمد کرنا امر ضروری تہا چنانچہ گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو دیہات مجوزہ صاحب کمشنر ممالک اپنیر و ستلج کا دیدیا معہ چند دیہات دیگر جن سے کُل اکتالیس موضعات مجوزہ سابق کی تعداد پوری ہو جاے معہ بقایا آمدنی من ابتداے ۱۸۴۳ع لغایت یکم مئی ۱۸۵۶ع منظور کیا -

اور دیہات کا دیدیا جانا اور ختم ہوجانا اس مقدمہ کا ۱۸۵۶ مین -

ان دیہات کے منتقل کرنیمین کچھہ دشواری پیدا ہوئی گورنمنٹ اضلاع شمالی و مغربی نے چند دیہات دینے کی نسبت یہہ اعتراض کیا کہ انتظام پرمٹ مین اون کے دیجانے سے خلل واقع ہوگا مگر آخر کار گورنمنٹ موصوف نے اس حجت کو ترک کر دیا اور اسطرح سے تصفیہ ہوگیا کہ ۲۶ دیہات تو صاحب سپرنٹنڈنٹ بہٹیانہ نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے حوالے کردیے اور چونکہ اکتالیس دیہات مجوزہ سابقہ کے برابر جمع پوری کرنیکو بعد انتقال ان چھبیس موضعات دیہات کے جمعی چار ہزار ایکسو اکتیس روپیہ مہاراجہ صاحب کو اور ملنے واجب تہے لہذا اوسکی بابت یہہ بندوبست عمل مین آیا کہ گورنمنٹ نے سرداران بہدوڑ کے پانچ دیہات مفصلہ ذیل یعنی - اسپال - منڈیر - ساہوکی - ہیبنی - بدرا جو چار ہزار ایکسو بیس کی سالانہ جمع کی تہی مہاراجہ صاحب کو دلادیے اور بہدوڑیون کو مساوی جمع کے اور دیہات اپنے خاص علاقہ مین سے دیدیے - یہہ طول طویل جہگڑا جسکی بنیاد ۱۸۴۳ع سے سمجہنی چاہیے اور جو ۱۸۵۶ع مین ختم ہوا اس سبب سے قابل توجہ تہا کہ اسمین بڑی بڑے پیچیدہ نکتے تصفیہ طلب تہے اور جسپر جانبین کی بہت بڑی بڑی نفعے اور نقصان کی گویا ایک بازی لگی ہوئی تہی اور جسمین مہاراجہ صاحب پٹیالہ ایک ایک بچہ زمین کے واسطے اسقدر

تکرار اور حجت کرتے تہے مہاراجہ صاحب موصوف نے اس مقدمہ مین اسقدر کوشش کی تہی کہ اگر وہ کامیاب ہوگئے تو کچہہ محل تعجب نہین ہے کیونکہ ایسی کوشش نے کامیاب ہونا ہی تہا اور گورنمنٹ انگریزی نے جو اخیر فیصلہ مین اپنے علانیہ اور واجبی حق سے اسقدر کم لے لینے پر قناعت کی اسکی نسبت یہہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ گورنمنٹ ممدوح نے اپنی شرافت اور عالی ہمتی پر خیال کرکے درگذر کی ۔

ذکر کیتہل کی ریاست کا اور اوسکے اور پٹیالہ کے مقدمات حدود کا سنہ ۱۸۴۳ء مین

اب ضرور ہے کہ ریاست پٹیالہ کی تاریخی تذکرہ کی طرف جسکو ہم پیچہے چہوڑ آئے پہر رجوع کرین اور جو تعلق اسکو ریاست کیتہل کے ساتہہ تہا اوسکا بہی ذکر کرین - بہائی اودے سنگہہ اخیر رئیس کیتہل اپنی وفات سے کئی سال پہلے سے صاحب فراش اور انتظام ریاست سے معذور رہا یون تو یہہ رئیس بسبب کم عقلی و افراط عیاشی لایق انتظام ریاست کبہی بہی تہا مگر سنہ ۱۸۳۸ و سنہ ۱۸۳۹ء مین ریاست کیتہل و پٹیالہ کی سرحد پر ایسا فساد برپا ہوا اور ایسے دنگے اور لڑائیان ہونے لگین کہ بیوپاری لوگون کی مال کی آمد و رفت بالکل بند ہوگئی اور تمام ملک کی امنیت مین خلل آگیا - بہائی لال سنگہہ کے زمانہ مین ان دونون ریاستون مین نہایت درجہ کا اتحاد تہا مگر اب یہہ حال ہوگیا تہا کہ ایک دوسری ریاست کے علاقہ مین خفیہ تحریکون سے غارتگریان کراتے تہے اور اپنے اپنے زمیندارون کو دوسری جانب کے دیہات پر زیادتی اور تشدد کرنے مین مدد دیتے تہے - تین تین سو اور چار چار سو آدمی دن دہاڑے جمع ہوکر اپنے سرحد سے نکل کر دیہات طرف ثانی کو لوٹ کر اونمین آگ لگا دیتے اور لوگون کو قتل کر ڈالتے

تهی یهان تک که قرب و جوار کی تمام چهوٹے چهوٹے دیهات کی رعایا کے اوجڑ جانے سے بهت سے گانون ویران هوگئے - اور چونکه حکام انگریزی کی طرف سے دیگر رئیسان همسایه کے نام یهه احکام تاکیدی جاری هوتے تهے که اس بدنظمی اور فساد کو جو صرف تمهاری هی علاقه کے حق مین مضر نهین هے بلکه سرکار انگریزی کے علاقه کو بهی اس سے نقصان پهونچتا هے جلد رفع کرو اس سبب سے کسی قدر اون فسادون کا رکاؤ رهتا تها -

ذکر وفات بهائی اودی سنگه بماه مارچ سنه ۱۸۴۳ء و ضبطی علاقه کیتهل

بهائی اودی سنگه والی کیتهل نے پندرهوین مارچ سنه ۱۸۴۳ء کو وفات پائی اور منصب ریاست مع ایک لاکهه روپیه سالانه کے علاقه کے بهائی گلاب سنگه ارنولی والے کی طرف رجوع کیا اور باقی علاقه جسکی آمدنی تخمیناً چار لاکهه روپیه سال کی تهی بشمول خاص شهر کیتهل بصیغه لاوارثی گورنمنٹ انگریزی کے قبضه مین آیا - یهه بات مهاراجه صاحب پٹیاله اور راجگان نابهه و جیند کو بهت ناگوار گذری کیونکه رؤسا موصوف خاندان کیتهل سے ایک بڑا تعلق رکهتے تهے اور وه اونکو تمام علاقه کا اونهین کے خاندان مین رهنا چاهتے تهے اور اونکو یهه بهی خیال تها که اس جدید نظیر کا قایم هونا اچها نهین هے کسواسطے که کسی آینده وقت مین همارے حق مین بهی ایسا هی برتاو کیا جائے گا - گورنمنٹ کی اس تجویز کی ناپسندیدگی مین مهاراجه صاحب پٹیاله کے اور بهی چند اغراض ذاتی اور خاص طور کے تهے مثلاً بهائی اودی سنگه نے کنور اجیت سنگه کو جو مهاراجه کرم سنگه کی لکهه لٹ بهائی تهے بهت سا روپیه قرض دیا هوا تها اس سبب سے مهاراجه پٹیاله کو یهه خوف تها که سرکار انگریزی سے هم زرقرضه مندرجه

تمسکات طلب کرے گی ۔

رؤسا و خاندان پہول کا گورنمنٹ کے ریاست کیتہل پر قبضہ کرنے کے باب مین مزاحمت کے لئے طیاری کرنا

اسوجہہ سے مہاراجہ صاحب موصوف نے جہان تک کہ خود اپنے لئے مضر نہوجاتے حکام انگریزی کے ریاست کیتہل پر قابض ہوجانے مین مزاحمت کی اور اہلکاران ریاست پٹیالہ مع معتمدان ریاستہاے دیگر کیتہل کو روانہ ہوئے یہان مسٹر گریٹ ہیڈ صاحب پہلے ہی اس مراد سے پہونچ چکے تہے کہ صاحب موصوف کو بطور خاص گورنمنٹ نے واسطے تعمیل ان باتون کے جو اہالیان ریاست کیتہل کی طرف سے فوراً قابل التعمیل تہین مامور کرکے بہیجا تہا اہلکاران ریاست کیتہل نے امور تعمیل طلب کی بابت صاحب ممدوح کو کوئی جواب شافی نہین دیا اور صاحب موصوف نے رؤساے پہولکیان کو تحریر کیا کہ آپ اپنے اپنے معتمدون کو کیتہل کی کونسل کے پاس سے واپس طلب کرلو ورنہ انکی نافرمانی اور تمرد مین اعانت کرنے کی بدنامی اور الزام آپ پر عاید ہوگا اول اول تو ان رئیسون نے صاحب موصوف کی اس خواہش کی تعمیل مین کچہہ ہیچر میچر کی مگر جب مکرر ایک سخت تحریر جاری ہوئی تب انہون نے اپنے اپنے معتمدون کو واپس بلالیا اور جو وکلا وغیرہ ملازمان ریاستہاے مذکور الصدر معمول کے موافق صاحب موصوف کی خدمت مین حاضر رہنے والے تہے انکو یہہ حکم دیا کہ اہالی ریاست کیتہل کے ساتہہ بجز معمولی رسوم تعزیت اور سرکار انگریزی کی فرمانبرداری کی نصیحت کے اور کسی قسم کی بات چیت یا تحریر نکرین ۔

رؤساے پہولکیان کی چالبازیون کا نتیجہ ۔

لیکن ان رؤسا کی چالبازیون اور کارسازیون سے فساد کا تخم بویا جا چکا تہا چنانچہ دسوین اپریل کو کیتہل مین ایک بغاوت پیدا ہوئی اور بہت جلد

پہیل گئی کہ جسکو وہ مختصر سپاہ جو مسٹر گریٹ ہیڈ صاحب کے ساتہہ تہی دفع کرنیکے قابل نہ تہی مگر چونکہ کمک بہت جلد بہونچگئی اسلئے شہر اور قلعہ کیتہل حکام انگریزی کے قبضہ مین آگیا - اب مہاراجہ پٹیالہ نے دیکہا کہ گورنمنٹ کی نسبت خیرخواہی ظاہر کرنیکا وقت ہے چنانچہ بماموری ایکہزار سوار اور دو توپون کے ٹیک سنگہ اور اوسکے ہمراہیونکو گہیر لیا یہہ شخص مفسدونکا سرغنہ تہا اور کیتہل سے بہاگ کر آیا تہا مہاراجہ پٹیالہ کی سپاہ اور ٹیک سنگہ کے ہمراہیون مین خفیف سی لڑائی ہوئی جسمین طرفین کے چند آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے آخرکار ٹیک سنگہ کو پکڑ لیا گیا اور اسیطرح مہاراجہ صاحب کے ملازمون نے اور بہی کئی مفسد سرارون کو جو اوس سے درجہ مین کمتر تہے گہیر گہیر کر پکڑ لیا اس لڑائی مین چار ہاتی دو ضرب توپ برنجی ڈیڈہ لاکہہ روپیہ نقد اور بہت سا مال و متاع پٹیالہ کی سپاہ کے قبضہ مین آیا اور مہاراجہ صاحب نے اس تمام نقد و جنس کو مسٹر جارج کلارک صاحب کے پاس بمقام انبالہ بہیجدیا یہہ مفسدہ بہت جلد رفع ہوگیا اور جس جلدی سے پیدا ہوا تہا اوسی سرعت سے مٹ گیا مگر راجگان اس سبب سے ناخوش تہے کہ ریاست کیتہل اس خاندان کے موجودہ وارث کے ہاتہہ سے نکلی جاتی تہی کیونکہ سرکار انگریزی یہہ حکم دیچکی تہی کہ صرف اوسقدر ریاست جو پیداکردہ بہائی گوربخش سنگہ جد اعلے بہائی اودہے سنگہ رئیس متوفی کی تہی متوفی کے جد ہی بہائی گلاب سنگہ کو جو دعویدار ریاست تہا دیجاے کیونکہ گلاب سنگہ صرف اوسی چیز کا حقدار ہوسکتا ہے جو پیداکردہ جد مشترکہ اوسکی اور رئیس متوفی کی تہی - علاقجات پیداکردہ بہائی گوربخش سنگہ کی صحیح تعداد مقرر کرنی نہایت مشکل بات تہی کیونکہ یہی روسا پہولکیان جو صحیح اطلاع دے سکتے تہے پہلے تو بالکل کانون پر ہاتہہ دہر گئے اور پہر جواب اخیر دیا تو یہہ عام طور کا دیا کہ تمام علاقہ کیتہل رئیس متوفی کے رشتہ دار قریب تر یا اوسکی رانی کو ملنا چاہئے مگر اونکے

ان اعتراضون کو کون سُنتا تہا اور آخر کار ۱۸۴۴ء کے اختتام پر اسکا قطعی فیصلہ ہوگیا ۱۸۴۵ء کے آغاز مین جنوب ستلج کے بڑے رئیسون مین سے سرکار انگریزی کا دلی ہوا خواہ کوئی نہ تہا کیونکہ مہم افغانستان نے ان رئیسون کے دلون پر اراکین سلطنت لاہور سے بہی جنکی خوارق عادات کا ذکر دوسرے فقرہ مین درج ہے ۔

۱۸۴۵ء مین رؤساے اپیرو دریاے ستلج کی خیالات کا نسبت گورنمنٹ انگریزی غیر دوستانہ ہونا

اور جنکا یہہ حال تہا کہ سخت مفسدہ پرداز اور بداطوار تہے اور صرف اپنے ذاتی فایدون سے غرض رکہتے اور شب و روز عیاشی مین بسر کرتے تہے اور جنہون نے اپنی ہی کرتوتون سے اپنے بیچارے مُلک کو انگریزون کے ساتہہ ایسی لڑائی مین مبتلا کردیا تہا جو ایک طرح سے تو لاہور کی بربادی کا سبب تصور کیجا سکتی ہے اور دوسری طرح باعث اوسکی نجات کا زیادہ اثر کیا تہا غرضکہ ریاستہاے اپیرو دریاے ستلج کے رئیسون کو اس زمانہ اور وقت کے رنگ ڈہنگ دیکہنے کی بڑی فرصت تہی ۔ سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے وقت سے تا مہم افغانستان ان تمام رئیسون پر سرکار انگریزی بہت زور سے حکمرانی کرتی تہی اور وہ یہہ سمجہتے تہے کہ محض سلطنت انگریزی ہی کی بدولت ہم مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دست تطاول سے محفوظ رہے ہین اور یہہ کہ سرکار انگریزی کو کبہی کوئی زک نہین دے سکتا اور جو کوئی اوس سے مقابلہ کرتا ہے وہ شکست ہی کہاتا ہے مگر مہم کابل کا حال دیکہکر انکو اس عقیدہ مین فرق آگیا تہا اور جب اونہون نے یہہ دیکہا کہ سرکار انگریزی اپنی سپاہ کیواسطے ہم سے ہی روپیہ اور سب طرح کی رسد وغیرہ مانگتی ہے تو اونکو یہہ خیال پیدا ہونے لگا کہ بقاے سلطنت انگریزی ہماری ہی وجود پر موقوف ہے اور ہمکو اسکی نہونے سے کچہہ نقصان نہین اور اب سلطنت لاہور کا تو کچہہ خوف رہا ہی

نہ تہا کیونکہ رنجیت سنگہ جو بڑا ذی ہوش اور زبردست رئیس تہا اور جسکی سبب سے تمام رئیس سرکار انگریزی کی حفاظت کو بہت غنیمت سمجہتے تہے وہ موجود ہی نہ تہا اس سبب سے اب حکام انگریزی کی وہ ہی حفاظت اور نگرانی ان رؤساء کو ایک قید سخت معلوم ہونے لگی اور ہر ایک رئیس کے دماغ مین یہہ بات سمائی کہ اگر ہم پر انگریزون کی یہہ نگرانی اور روک ٹوک نہو تو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی طرح جسکی کاروبار مین انگریزون کی مداخلت و مزاحمت نہ تہی ہم بہی کامیابی کے ساتہہ فتوحات وغیرہ بخوبی حاصل کرسکتے ہین۔

ذکر اوس رشک اور حسد کا جو ان ایام مین باہم رؤسائے پٹیالہ وجیند اور نابہہ کے تہا

مگر باوجود خیالات مذکور الصدر کے ایسی بہت سی علامتین نمایان تہین کہ اگر سرکار انگریزی کی سکہون یعنی لاہور والون سے لڑائی ہوگی (اور جسکو بعض لوگ ضروری الوقوع خیال کرتے تہے) تو اندرین صورت یہہ تینون رئیس بالاتفاق کسی خاص طرف کو اختیار نکرینگے بلکہ کوئی کسی طرف ہوجاویگا اور کوئی کسی طرف۔ رؤساء پٹیالہ اور جیند رئیس نابہہ سے ایک مدت سے عناد قلبی رکہتے تہے اس رئیس کی ضعیف العقلانہ حرکات اور اونکے نتائج کا حال اپنے موقع پر اسی کتاب مین درج کیا گیا ہے یہہ راجہ یعنی دیوندر سنگہ والی نابہہ خاندان پہولکیان مین از روئے نسب شاخ کلان تر مین تہا اور موروثی چودہری گنا جاتا تہا یہہ لقب اس خاندان کے بزرگون کا اوس زمانہ مین تہا جبکہ وہ صرف زمیندار تہے مگر جب راجہ ہوگئے تب بہی اونہون نے اس لقب کو بطور فخر قایم رکہا۔

راجہ دیوندر سنگہ والی نابہہ کے ہمیشہ دعوی نامو برتری کا ذکر۔

راجہ موصوف ریاست پٹیالہ سے جسکا علاقہ اور آمدنی ریاست نابہہ سے

بیچ گئی تہی ہمیشہ رشک وحسد رکہتا تہا اور اس رئیس کی یہہ خواہش تہی کہ گورنمنٹ سے خطاب مہاراجہ کا حاصل کرے اور درجہ اور نمبر مین بہی پٹیالہ سے بالاتر تسلیم کیا جاے اور یہہ بات اُسکو ہرگز گوارا نہ تہی کہ والی پٹیالہ کو اسکے سامنے راجہ کے لفظ کے سوا کسی زیادہ درجہ کے خطاب (یعنی لفظ مہاراجہ) سے بولا جاے اسیطرح رئیس جیند کو بہی یہہ راجہ نظر حقارت سے ہی دیکہتا تہا بلکہ اوسکو تو قابل لفظ راجہ بہی نہین خیال کرتا تہا اور صرف اپنے خاندان کا ایک رشتہ دار تصور کرتا تہا ان وجوہ سے رئیسان پٹیالہ وجیند کا میلان طبع بالکل یہہ تہا کہ جس جانب کو رئیس نابہہ پسند کرتا ہو یہہ دونون اوسکی جانب مخالف کو اختیار کرین اور رئیس موصوف نے سرکار انگلشیہ کی مخالفت جن سببون سے بایام جنگ لاہور اختیار کی تہی منجملہ اونکے ایک بڑا سبب یہہ تہا کہ اوسکو لاہور والون سے یہہ امید تہی کہ میری تمناے دلی کے موافق وہ لوگ مجہکو رئیس پٹیالہ سے فایق اور برتر مان لین گے -

پٹیالہ کی خیرخواہی اور وفاداری اور مہاراجہ کرم سنگہ صاحب کی وفات کا ذکر ۱۸۴۵ء مین اور مہاراجہ نرندر سنگہ صاحب کا جانشین ہونا

جبکہ ۱۸۴۵ء کے اختتام پر ریاست لاہور اور سرکار انگریزی مین ہر طرح سے مخالفت کے آثار ہویدا ہوگئے اس موقع پر مہاراجہ کرم سنگہ نے گورنمنٹ انگلشیہ کی نسبت حُسن عقیدت اور ہواخواہی کا علانیہ اظہار کیا اور سپاہ انگریزی کو رسد دینے اور اپنی سپاہ کو کمک کیواسطے بہیجنے کے باب مین بڑی مستعدی ظاہر کی لیکن مہاراجہ کرم سنگہ اسوقت بیمار شدید تہے اور اس معاملہ مرجوعہ کے فکر کے سبب بیماری اور بہی زور پکڑ گئی چنانچہ تیسوین دسمبر ۱۸۴۵ء کو جنگ پہیروشہر (فیروز شہر) کے دوسرے روز مہاراجہ صاحب کا انتقال ہوگیا - اور اونکے خلف الصدق مہاراجہ نراندر سنگہ

صاحب بعمر تیئیس ۲۳ سال اونکی جانشین ہوئی۔ یہہ مہاراجہ صاحب اپنے والد بزرگوار سے بہی زیادہ گورنمنٹ انگریزی کے ہواخواہ تہے۔ مگر اس زمانہ مین مہاراجہ موصوف پر کیا موقوف ہے جنوب ستلج کے سکہہ رئیسون مین سے کسی مین بہی سچی ہواخواہی کا ایسا جوش نہ تہا جیسے کہ ۱۸۵۷ء مین انہین مہاراجہ نرندر سنگہ صاحب سے ظہور مین آئی کہ مہاراجہ ممدوح سرکار انگریزی کی کمک کیواسطے کمال مستعدی کے ساتہہ دل وجان سے حاضر ہوگئے اور اپنے فوج کے ایک ایک سپاہی کو گورنمنٹ انگریزی کے لئے لڑنیکو بہیجدیا جسطرح کہ راجہ صاحبان جیند۔ اور کپورتہلہ نے دہلی اور اودہ کی لڑائی مین خود معہ سپاہ کے شریک ہوکر سرکار انگریزی کو مدد دی۔

۱۸۴۵ء مین ریاست پٹیالہ کی ہمدردی لاہور کے طرف تہی اور کسی رئیس نے ورے ستلج کا حکام گورنمنٹ انگریزی کو اطلاع نہ دیا کہ فوج خالصہ ستلج سے عبور کرنے والی ہے۔

بلکہ ۱۸۴۵ء مین جنوب ستلج کی تمام ریاستین دل سے سرکار خالصہ کی ہی بہی خواہ تہین اور اگرچہ رؤسائے پٹیالہ وجیند یہہ بات بخوبی جانتے تہے کہ گورنمنٹ انگریزی ہی کے فایدہ سے ہمارا فایدہ ہے مگر اسپر بہی ریاست لاہور کی نسبت انکے خیالات بہی خواہی اور ہمدردی کے تہے۔ چنانچہ سکہون کی فوج نے جو گیارہوین دسمبر کو ستلج سے عبور کیا اونکے اس ارادہ کی اطلاع کسی رئیس نے حکام انگریزی کو نہین دی حالانکہ اونکے اس ارادہ سے جنوب ستلج کا ہر ایک رئیس بخوبی واقف تہا کسواسطے کہ رنجیت سنگہ کی فوج آئین یا بے آئین مین ورے ستلج کے ہر ایک جاٹون کے گانون کے باشندے سپاہی بہرتی تہے اور یہہ سپاہی لوگ اور فوج خالصہ کے دو پنچون[۵۷]

---

[۵۷] واضح ہو کہ اس لڑائی کے شروع سے کچہہ عرصہ پہلے یعنی جب سے کہ مہاراجہ شیر سنگہ اور دربار لاہور کے بڑے بڑے امرا کو قتل کرکے سپاہ خالصہ خودسر ہوگئی تہی تب سے تمام پلٹنون اور رسالون مین بہت کمتر درجہ کے وہ عہدہ دار جو اپنے ہم جنس سپاہیون مین زیادہ زبان دراز اور بدمعاش

یعنی فوجی کمیٹیون سے برابر خط و کتابت رکھتے تھے اور اونکو ان پنچون کی بھیجی ہوئی اطلاعون سے اس ارادہ کی اطلاع عموماً حاصل تھی۔

ریاست پٹیالہ نے ضروریات لشکر کا سر انجام کرنا اور بہ نسبت دیگر رؤسا اپنا طریقہ اچھا رکھنا اور اپنی فوج کو چستی سے قابو مین نرکھہ سکنا۔

تاہم بمقابلہ حالت دیگر ریاستون کے ریاست پٹیالہ نے گورنمنٹ انگریزی کے لئے اچھی خدمات ادا کین چنانچہ میجر میکسن[۵۱] صاحب اور کپتان ہلس صاحب اور مسٹر گسٹ صاحب نے اس بات کی تصدیق کی ہے چنانچہ اول ہی سے رسد اور بار برداری اس ریاست نے سپاہ انگریزی کے واسطے بکشادہ دلی تمام دینی شروع کردی تھی اور اس ریاست کی سپاہ ماموره کمک سے جو بعض حرکات نامناسب سرزد ہوئین تو اس سے محض اتنی ہی بات پائی گئی کہ حکام دار الریاست پٹیالہ اپنی اس سپاہ کو جنکے خیالات ہمدردی لاہور کی طرف تھی بطور کامل قابو مین رکھنے پر قادر نہ تھے چنانچہ اس سپاہ نے گھونگرانہ کا محاصرہ کرنے مین اگرچہ چال چلن اچھا دکھایا مگر جبکہ فوج محصور قلعہ چھوڑ کر بھاگی تب یہہ سپاہ اونکو روکنے مین کامیاب نہوئی اور ایک دفعہ اس سے پہلے اس سپاہ کی ایک جماعت تعدادی ۲۰۰ دو سو سوارون پر جو بدووال کے قلعہ مین سرکار انگلشیہ کی طرف سے متعین تھے جب سکھون کی ایک فوج نے جو ان سے تعداد مین زیادہ تھی حملہ کیا تب انہون نے اُن سے بالکل مقابلہ نہین کیا بلکہ قلعہ خالی کرکے سب کے سب مخالفون سے مل گئے اور یہہ امر یعنی مخالفون سے جا ملنا اسوقت مین انگریزون کے حق مین بہت ہی مضر بات تھی۔

---

۱۲ تھے پنچ کہلانے لگ گئے تھے اور آپسمین جمع ہوکر ہر ایک خلاف قاعدہ اور مضر کام کے لئے جسمین ان کے سپاہی بھائیون کا کچھہ فایدہ ہوتا تھا اپنے کلان تر افسرون اور اہل دربار کو مجبور کیا کرتے تھے۔ مترجم

[۵۱] اس ہنگامہ مین جب میجر براڈفٹ صاحب ایجنٹ ممالک غیر وہی ستلج مارے گئے تو میجر میکسن صاحب اونکے جانشین ہوئے تھے اور ہلس صاحب و گسٹ صاحب اسوقت اسسٹنٹ ایجنٹ ماموره جنگ تھے جو امن کے زمانہ مین لودھانہ اور انبالہ مین مامور رہا کرتے تھے۔ فقط مصنف

مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو صلہ خدمات کا دیا جانا۔

لڑائی کی بعد مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو بجلدوی خیرخواہی ایک سند جسمین اونکی وفاداری کی بہت تعریف وتوصیف درج تہی گورنمنٹ کی جانب سے عطا ہوئی اور بعض پرگنے جو راجہ نابہہ سے گورنمنٹ نے ضبط کر لئے تہے وہ بہی مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو عطا کئے گئے یعنی منجملہ ریاست نابہہ ایک لاکہہ روپیہ سال کی آمدنی کا علاقہ جو ضبط کیا گیا تہا اوس مین سے بائیس ہزار سات سو چہاسٹہہ روپیہ جمع سالانہ کا علاقہ تو سرکار انگریزی نے بابت معاوضہ خدمت سواران (جنکو قبل ازین ریاست نابہہ حاضر رکہا کرتی تہی) اپنے پاس رکہہ لیا اور باقی ملک جمعی اکہتر ہزار دو سو چوبیس روپیہ سالانہ کا ریاست پٹیالہ اور فرید کوٹ کے باہم بحصہ مساوی تقسیم کر دیا گیا علاوہ برین مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو ایک حویلی واقع مقام ہردوار جو پہلے لاڈوہ والے باغی راجہ کی ملکیت سے تہی مرحمت کی گئی۔

نقل سند بنام مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ مورخہ بائیسوین ستمبر ۱۸۶۰ء

ازانجا کہ درین ایام فرحت آغاز میمنت انجام بندگان حضور فیض گنجور نواب مستطاب معلے القاب لارڈ گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ چنان تجویز فرمودند کہ بجلدوی خیرخواہی ہا وحسن خدمات مہاراجہ دہراج راجیشر مہاراجہ راجگان نرندر سنگہ مہندر بہادر والی پٹیالہ کہ بوقت محاربات سرکار لاہور با سرکار ابد پایدار کمپنی انگریز بہادر بتقدیم رسانیدند قدری ملک بطور یادگار وحصول امتیاز مہاراجہ صاحب موصوف در ہم چشمان عطا کردہ شود و مہاراجہ صاحب موصوف درخواست حصول تسلی از سر نو بابت ملک موروثی خود وعطیہ سابقہ اہالیان این سرکار گردون وقار گذرانیدند نظر بران بندگان حضور فیض معمور لارڈ گورنر جنرل بہادر را منظور گردید کہ نوشت مرقومہ ذیل بمہاراجہ صاحب بہادر ممدوح بطور سند دادہ شود تا کہ مہاراجہ صاحب موصوف وجانشینان مہاراجہ صاحب بہادر نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن باطمینان وخاطر جمعی تمام بر ملک مقبوضہ موروثی خود وعطیہ سرکار فیض آثار انگریزی بدستور قدیم حکمران باشند علاقجات مہاراجہ صاحب بہادر مندرجہ فہرست مشمولہ سند ہذا معہ ابواب حکومت فوجداری ودیوانی معاملہ ہمیشہ بدستور در قبضہ اقتدار واختیار مہاراجہ صاحب وجانشینان مہاراجہ صاحب بہادر نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن بحال ولا یزال دائماً وخالداً بالاستقلال باشند وجہارمیان وذیلداران ومتوسلان ونوابان

حسب رشتهٔ قدیم رجوع وحاضر وفرمان پذیر مهاراجه صاحب بهادر باشند ومهاراجه صاحب بهادر در آبادی رعایا
ورفاه حال برآیا کوشیده بداد رسی مظلومان وملهوفان از راه واجبی دقیقهٔ از دقایق فروگذاشت
نسازند وسبیل رعایا آنکه مهاراجه صاحب موصوف وجانشینان مهاراجه صاحب را نسلاً بعد نسلٍ
وبطناً بعد بطنٍ مالک مستقل خودها دانسته از ادای مال واجب انحراف نورزند ودر اطاعت وفرمان
برداری مهاراجه صاحب بهادر وافزونی زراعت حاضر وسرگرم باشند مهاراجه صاحب بهادر گرفتن
محصول سائر وراهداری در ملک قلمروی خود که بالکل معاف نمودند نظر بر رفاه رعایا وبرایا همیشه
بدستور موقوف خواهد ماند ومهاراجه صاحب در قلمروی خود در باره صبیه کشی وبرده فروشی وستی
شدن ممانعت کلی دارند وهرگز شدن ندهند واحیاناً اگر احدی بعدم اطلاع اهلکاران مهاراجه صاحب
بهادر مرتکب حرکات ممنوعه مرقوم الصدر گردد اهلکاران مهاراجه صاحب بهادر از روی عدالت
درباره اش تجویز سزای سنگین نمایند که موجب عبرت دیگران باشد وسرکار گردون وقار کمپنی
انگریز بهادر در وجه نذرانه ومعامله ابواب حکومت ومعاوضه افواج وغیره بوجهٍ من الوجوه چه
در حال وچه در استقبال مطالبه ومواخذه از مهاراجه صاحب وجانشینان مهاراجه صاحب بهادر
معه تابعان مرقوم الصدر نخواهند کرد زیرا که مهاراجه صاحب بهادر پیوسته بدوستی ودولتخواهی
وجانفشانی وخیراندیشی سرکار کمپنی انگریز بهادر بدل وجان حاضر ومصروف خواهند ماند وسماعت
هیچگونه نالش رعایا وتوابعان مهاراجه صاحب بهادر در سرکار فیض مدار کمپنی انگریز بهادر نخواهد شد
اگر افواج غنیم از اطراف وجوانب باراده تصرف ملکی عزیمت این طرف دریای بیاس وستلج نماید
مقتضای رفاقت ومصادقت آنست که مهاراجه صاحب بهادر معه جمعیت موجوده خود باتفاق
صاحبان عالیشان بهادر بمدافعت فوج غنیم پردازند ودرین امر باطاعت ورفاقت سرکار دولت
مدار دقیقهٔ فروگذاشت نه نمایند ودر بجا آوری حسن خدمات از سرانجام رسد غله وغیره اجناس وبار
برداری وغیره مطلوبه تهاون بکار نبرند ومهاراجه صاحب طیاری سڑک ها ومدام مرمت آن
برای آمد ورفت لشکر ظفر پیکر از انباله وغیره چهاونی ها تا فیروزپور در حدود خود به بلندی وعرض
حسب تجویز صاحب گڈه کپتان ماموره این کار که بذمه خود گرفته اند انتظام وبندوبست آن معرفت
علاقه داران واهلکاران خود نموده باشند ونیز جای فرودگاه لشکر فیروزی اثر سرکار انگریزی
بر هر منزل گاه علیحده مقرر کرده شود تا که آینده احدی را دعوی بابت نقصان زراعت نباشد
فقط المرقوم بائیسوین ستمبر ۱۸۴۷ء

بیان اون تغیرات کا جو بطور نتایج اس جنگ کے سرکار انگلشیہ اور سرداران وروساے اینروی ستلج کے تعلقات باہمی مین واقع ہوے ۔

روسا اینروی ستلج کی خدمتون اور احسان فراموشیون اور اونکی جزاؤن اور سزاؤن کا حال اونکے خاندانون کی تاریخ مین علحدہ علحدہ مفصل لکھا جاے گا مگر چونکہ ریاست پٹیالہ سب ریاستون سے اعلے اور اونکی بزرگ گنی جاتی ہے اس سبب سے یہان بھی اس بات کا بیان کر دیا جانا ضروری ہی کہ ستلج کے جنوب

کی جانب تمام اعلی اور ادنے ریاستون کے ساتھہ گورنمنٹ کے پولٹیکل تعلقات مین اس لڑائی سے عموماً کیا کیا اثر پیدا ہوے ـ

بیان اون فوائد کا جو گورنمنٹ کی حفاظت سے ان رئیسون کو حاصل ہوے تہے ـ

اس کتاب کے ناظرین کو یہہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ ۱۸۰۹ء سے یعنی جب سے کہ یہہ رؤسا سرکار انگریزی کے زیر حمایت ہوے تہے ۱۸۴۵ء تک اونکے اور سرکار انگریزی کے باہمی پولٹیکل تعلقات مین کچھہ تغیر و تبدل واقع نہین ہوا۔ چونکہ اشتہار مجریہ ۱۸۰۹ء کے رو سے رؤساے اینروے ستلج سلطنت لاہور کے دست تطاول سے محفوظ ہو گئے تہے اور پھر ۱۸۱۱ء مین جو اشتہار جاری ہوا اوسکے رو سے ایک رئیس دوسرے پر کسی طرح کی زیادتی اور جبر نہین کر سکتا تہا اس سبب سے رؤساے موصوف چہتیس ۳۶ برس تک مامون اور محفوظ بیٹھے ہوے راج کرتے رہے تہے اور اگرچہ یہہ شرط تہی کہ جنگ کے موقع پر وہ سرکار کو اپنی تمام سپاہ سے مدد دیا کرین مگر اون سے کسی طرح کا خراج نہین لیا جاتا تہا اور نہ کوئی خاص تعداد وغیرہ واسطے حاضر رکہنے کنٹنجنٹ یعنی سپاہ امدادی کے مقرر کی گئی تہی اور اس تمام عرصہ مین کوئی موقع ایسا پیدا نہین ہوا تہا جس سے اونکی وفاداری اور اعتراف احسانمندی کا امتحان ہو جاتا ان رؤسا کو اپنے اپنے علاقون مین مقدمات دیوانی فوجداری اور مال وغیرہ کے انفصال کا اختیار کامل حاصل تہا اور اگرچہ ان پر عام طور کی حکومت صاحب ایجنٹ بہادر کی تہی مگر گورنمنٹ اونکے اندرونی اور خانگی امور مین مداخلت کرنے سے نہایت ہی احتیاط کے ساتھہ احتراز کرتی تہی ان وجوہ سے رؤساے اینروے ستلج کے حق مین گورنمنٹ انگلشیہ بلا ریب اکسیر کا حکم رکہتی تہی اوسکے نہایت قوی سایہ حمایت کے بدولت جسکے عوض مین انکو نیک چلنی اور ہوا خواہی کے

سوا اور کچھہ دینا نہین پڑتا تہا ان ریاستون کو بڑی بہبودی حاصل ہوئی تہی دریاے
ستلج جو روساے اینروے ستلج اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے علاقجات کے مابین ایک حد فاصل
قرار دیا گیا تہا اسکے شمال کی جانب ۱۸۴۵ء مین نہال سنگہ آہلووالیہ کے سوا کوئی خود مختار
رئیس باقی نہین رہا تہا اور اوسکا وجود بہی گو ہمیشہ حالت بیم و رجا مین تہا اور سرکار انگلشیہ
اس رئیس کی حفاظت صریح طور پر کرتی تہی مگر اسکا بقا جسقدر رہا وہ بہی گورنمنٹ ہی کی
نظر توجہہ کی بدولت تہا رئیس مذکور کے سوا تمام اوسطرف کے رؤسا لاہور کے شہزور اور چالاک
اور بیوفا فرمان رواے کے سامنے مغلوب ہو چکے تہے چنانچہ کانگڑہ والے نامور کٹوچ خاندان کے
راجے جو تمام تاریخی زمانہ مین ملک کوہستان پنجاب مین حکمران تہے وہ جلاوطن کرکے پنجاب سے
نکالے جا چکے تہے اور ریاستہاے منڈی اور سوکیت سکہون کے اضلاع مقبوضہ ہو چکے تہے
اور شمال کی قدیم قومون کے لوگ یعنی گکہڑ آوان اور جنجوہے[۵۱] جو سلاطین دہلی کے بہی مطیع
نہوے تہے وہ انقلاب زمانہ سے اونہین زمینون پر جو پہلے بطور حاکمانہ اور مالکانہ اونکی مقبوضہ
تہین ایک معمولی رعایا کی حالت مین کاشتکاری کرتی تہے افغان درہ خیبر کے پرے تک
ہٹا دیے گئے تہے اور سرحد کی طرف کے تمام باشندون نے لڑتے لڑتے تنگ آکر آخر سلطنت لاہور کی
اطاعت قبول کرلی تہی کشمیر کا ملک بہی فتح ہو چکا تہا اور ملتان کا بہادر فرمان روا
مایوسی کے ساتہہ اپنی دارالریاست کی حفاظت کو لڑتا ہوا اپنے بیٹون سمیت مقتول ہو چکا
تہا مگر ستلج کے جنوب کیجانب نہ کوئی لڑائی ہی ہوئی نہ کسی کو مفتوح اور مغلوب ہونا پڑا

---

[۵۱] جنجوہے لفظ جنجوہا کی جمع ہے - ۱۲ - مترجم

اور بجز اون چند علاقجات کی جو بوجہہ لاوارثی گورنمنٹ کے قبضہ مین آگئے تہے باقی اون تمام سردارون اور رئیسون کی اولاد کے لوگ جنہون نے سرڈیوڈ اوکٹر لونی صاحب کی تشریف آوری سے اظہار مسرت کیا تہا اپنے اپنے علاقون پر بدستور حکمران تہے -

رؤسائے مذکورہ بالا کی احسان فراموشی اور اونکی سزایابی

غرضکہ ان رؤسا کو سرکار انگریزی کے سایہ عاطفت مین جسقدر فوائد عظیم حاصل ہوے تہے وہ بدیہی اور ناقابل انکار ہین مگر چونکہ یہہ احسان فراموش بہی اپنے ہی سری کی تہے اس سبب سے انمین سے بعض رئیسونکا اپنے محافظون اور مربیون سے پہلے ہی موقع پر منحرف ہو کر علانیہ یا خفیہ طور پر مخالفون سے ملجانا کچہہ تعجب کی بات نہ تہی مگر سرکار انگریزی اونکی گوشمالی کے واسطے بہت تہی چنانچہ رئیس نابہہ معزول کیا گیا اور اوسکے علاقہ کا چوتہا حصہ ضبط ہو کر سرکار انگریزی کے وفادار رفیقون کو دیا گیا اور راجہ کپورتہلہ کے جو علاقجات اینروے ستلج واقع تہے وہ بہی ضبط کئے گئے اور لاڈوہ اور روپڑ کے رئیسون کو قید کر کے پنجاب سے جلاوطن کیا گیا اور اونکی تمام ریاستین انندپور کے سوڈہیون کیطرح ضبط کی گئین -

رؤسائے اینروے ستلج اور گورنمنٹ انگلشیہ کے پولٹیکل تعلقات مین تغیر کا کیا جانا -

بلکہ متذکرہ صدر کارروائیون کے علاوہ اب وہ وقت آگیا تہا کہ گورنمنٹ کو اپنے اوس پولٹیکل تعلق مین جو ان روسا کے ساتہہ تہا ایک پرلے سرے کا تغیر و تبدل کرنا ضروری معلوم ہوا ان ریاستون کے اندرونی انتظام اور طریقہ حکمرانی مین کوئی بہی بات قابل پسند نہ تہی اور واقعی کسی علامت سے یہہ نہین پایا جاتا تہا کہ انکی رعایا کے لوگ ہندوستانی راج یعنی اپنے موروثی روسا کی حکومت کو

سرکار انگریزی کی حکومت پر ترجیح دیتے ہون بلکہ انمین سے ہر ایک ریاست کی تاریخ پر نظر ڈالنی سے یہہ بات ثابت ہوتی تہی کہ یہان اسکے برعکس معاملہ تہا اور جس کسی ریاست کا انتظام کسی اتفاق سے خود سرکار انگریزی کے ہاتہہ مین آگیا وہان کے زمیندار عموماً خوشحال اور رضامند ہوتے اگرچہ چہتیس ۳۶ برس تک امن و امان رہنے کے سبب سے ان سکہہ روسا کی وحشت کسی قدر کم ہو گئی تہی مگر تہذیب و شایستگی کے درجہ اعلی سے وہ اب بہی بہت دور تہے اور اس ملک کی اونہون نے اسقدر ترقی نہین کی تہی کہ اوس زمانہ کے حالات کو لوگ بہول جاتے جبکہ ان ریاستون کا طرز حکومت بجز ایک باقاعدہ ظلم اور لوٹ کے کسی اور نام سے موسوم نہین کیا جا سکتا تہا اور جسمین ہر ایک رئیس اپنے ہی فایدہ پر نظر کرتا تہا اور اوروں کے نفع اور نقصان سے کچہہ غرض ہی نہ تہی اور نہایت درجہ کی دغابازی اور بہت ہی ذلیل طور کی عیاشی کی یہان لوگون مین بڑی گرم بازاری تہی اور سچائی اور غیرت کو بالائے طاق رکہدینا جنوب ستلج کے ہر ایک سکہہ رئیس کے لئے گویا ایک معمولی وصف تہا۔

بعض اہم اصلاحون کا عمل مین لایا جانا۔

علاوہ ان کوایف کے ۱۸۴۵ء مین اینروے ستلج کے اکثر روسا نے جو بڑی سے بڑی خیر خواہی کی تہی وہ صرف اتنی ہی تہی کہ ہمارے مخالفون سے وہ علانیہ جا کر نہین مل گئے تہے اور ادائے حقوق احسانمندی کو تو وہ جانتے ہی نہ تہے کہ کس چیز کا نام ہے پس اختتام محاربہ کے بعد ان پر کوئی خاص شفقت کرنی فضول تہی اس سبب سے گورنمنٹ نے اس موقع پر کئی بڑے بڑے انتظام جاری کئے۔ چنانچہ اول یہہ کہ بجز بعض ریاستون کے اور سب کے اختیارات فوجداری اس سبب سے موقوف کر دئے گئے کہ صورت موجودہ سابق

وارداتین بہت ہوتی تہین کسواسطی کہ ایک قسم کی پچاس مختلف حکومتون مین ایک مجرم کا گرفتار ہونا دشوار بلکہ ناممکن تہا - دوسری محصول راہداری جو گذرشیاے تجارت پر اپنی اپنی علاقجات مین یہہ رئیس بنام زکات وصول کیا کرتے تہی موقوف کردیا گیا کیونکہ یہہ محصولات تجارت کے حق مین ویسی ہی مضر تہی جیسی کہ اون کے اختیارات فوجداری عدالت کے حق مین ضرر رسان تہی - تیسری یہہ انتظام عمل مین آیا کہ خدمات جنگی کے لئے بذات خاص حاضر رہنی یا سوار اور پیادی حاضر رکہنی کے عوض ان رئیسون سے زر نقد کا وصول کیا جانا پسند کیا گیا -

نواب گورنر جنرل بہادر کی شرح اور مفصل راے اور احکام

بابت عمل مین لانے جدید اصلاحون کے ممالک اپہروی ستلج مین نواب گورنر جنرل بہادر کے ڈسپاچ مورخہ سترہوین نومبر ۱۸۴۶ء کا خلاصہ کسیقدر تفصیل کے ساتہہ ذیل مین درج کیا جاتا ہی - اس سے نواب ممدوح کی راے کا مفصل حال بخوبی معلوم ہوتا ہے - (وہوہذا)

(دفعہ۱) لفٹنٹ کرنل لارنس صاحب سی بی اور میجر مکیسن صاحب سی بی کی رپورٹون کے دیکہنی اور جن کواغذ کی تائید سی اونہون نے اپنی تجاویز پیش کی ہین اونپر غور کرنے سے بجز اسکے اور کوئی بات ناممکن معلوم ہوتی ہی کہ گورنمنٹ ہند کا یہہ فرض ہی کہ سکہون کی ریاست ہای محفوظہ کے ساتہہ جو ناقص طور کا سلسلہ ارتباط بالفعل چلا آتا ہی اوسکی پرخطر نقصون کی اصلاح کری بشرطیکہ جن وسایل سی اصلاح کیجاے وہ آئین انصاف اور نیک نیتی سے بعید نہون -

(دفعہ ۲) تعلقات موجودہ کی صورت کوئی چالیس برس سے جاری ہی اور جیسا کہ گذشتہ لڑائی کے موقع پر مشاہدہ ہوچکا ہی ہمکو یہہ فایدہ حاصل نہین ہوا ہی کہ اسقدر عرصہ تک سرکار انگریزی کے سایہ حفاظت مین رہنے سے عام رعایا قوم سکھہ کے دلون مین ہماری ہواخواہی اور محبت کا کوئی خیال پیدا ہوا ہو۔ کیونکہ ان لوگون کو اونکی متعلقہ ریاستون سے کے تمام معاملات اندرونی مین اپنے ہی اپنے رئیسون کے طریق حکومت سے سروکار رہتا رہا ہی اس سبب سے انکو اسباب کے معلوم ہونے کا شاذ و نادر ہی کوئی موقع ابتک ملا ہی کہ سرکار انگریزی کی عملداری مین کیا کیا خوبیان ہین اور اگرچہ یہہ لوگ اپنی عادات و اطوار کی رو سے دلیر اور جنگجو ہین مگر اس قوم کے لوگ کبھی سپاہ انگریزی مین نوکر نہین رکھے گئے علاوہ ازین یہہ لوگ اپنی قومی اور مذہبی خیالات کے سبب سکھون کی فوجکو دوست اور اقربا کا مجمع سمجھتے تھے کیونکہ اس ملک کے ہزار ہا سپاہی اوس فوج مین بھرتی تھے اور پنچایت کی رسم اور معقول تنخواہ اور آئین و قانون فوجی کی کمتر پابندی یہہ تینون باتین ایسی تھین کہ بہ نسبت ہمارے باقاعدہ اور سخت آئین کے اونکی طبیعتون کے زیادہ موافق اور مرغوب تھین —

(دفعہ ۳) اگرچہ رنجیت سنگہ کی فتوحات حاصل کرتے جانیکے زمانہ مین اینبروی ستلج کے رؤسا کو تو ہماری حمایت کی قدر بخوبی معلوم ہوگئی تھی مگر چونکہ ان ریاستون مین ہمارا دخل اسقدر نہ تھا کہ وہان کی رعایا کو کچھہ فایدہ پہونچا سکتے اس سبب سے رعایای مذکور کو ہم سے کچھہ اُنس پیدا نہین ہوا۔

(دفعہ ۴) اس ملک کے ہر ایک گانون کو سکھون کی فوج سے کچھہ نہ کچھہ تعلق حاصل تہا اور جب کوئی ہمارا سرکاری افسر کسی سکھہ سپاہی سے یہہ سوال کرتا کہ تو کس رجمنٹ مین ہے تو وہ بہت متکبرانہ طور سے یہہ جواب دیا کرتا تہا کہ ہم فوج خالصہ کے سپاہی ہین اور رخصت پر اپنے گہر آئے ہوئے ہین اور جب لڑائی شروع ہوئی تو یہہ ہی لوگ اپنے اپنے گانون مین قاصد بنکر آیا کئے اور جہان کہین موقع ملا وہان کے باشندون کو برانگیختہ کرکے انگریزی لشکر کے آدمیون کے سد راہ ہوئے اور لیٹن وری کے لوٹنے مین کامیاب ہوتے رہے یہان تک کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ جو ہمارے بڑے وفادار رفیق ہین خاص اونکی سپاہ نے بہی یہہ حرکت کی کہ جب بدووال کے مقام پر ہماری سپاہ مغلوب ہو گئی اور اسباب لشکر و باربرداری قلب لشکر سے آگے کو روانہ کی گئی اوسوقت پٹیالہ کے سوار جو قریب دو سو کے تہے اپنا پورے کا پورا رسالہ باندہے ہوے ہمارے مخالفون سے جا ملے اور دیہات کے باشندون نے پیچہے سے آکر ہماری طرف کے بیمار آدمیون کو مار ڈالا اور بہیڑ بنگاہ کو لوٹ لیا اور پٹیالہ کے یہہ ہی سوار جو لدھیانہ مین متعین تہے ہر روز دشمن کے لشکر مین خبرین پہونچاتے تہے'' نواب گورنر جنرل بہادر لکہتے ہین کہ ''مین ان باتون کا اس سبب سے بطور خاص ذکر کرتا ہون کہ کنٹنجنٹ یعنی فوج کمکی مہاراجہ صاحب بہادر والئی پٹیالہ کی وفاداری اور خیر خواہی کے باعث سے نہایت معتبر گنی جاتی تہی''۔

(دفعہ ۵) غرضکہ اس بات کو طول دیکر بیان کرنے کی کچھہ حاجت نہین ہے کہ ریاست ہای محفوظہ کی سکھہ رعایا باطن مین اپنے ہمقوم اور ہم مذہب لوگون سے ملی ہوئی اور سرکار

انگریزی سے بالکل مخالف تہی۔

(دفعہ ۶) اور باستثناے اون چند دیہات کے جو کچھہ برسون سے سرکار انگریزی کی زیر حکومت رہی تہی ستلج سی لیکر جمنا تک تمام مقامات کی باشندی سرکار انگریزی کے جو برسون تک انکی حامی اور محافظ رہی بدخواہ تہی۔

(دفعہ ۷) اینروی ستلج کے بہت سے چہوٹے چہوٹے رئیس بہی گورنمنٹ کی مخالفت کے باب مین اپنی رعایا سے کچھہ کم نہ تہی کیونکہ بعض کو تو اونمین سی ریاست لاہور مین منصب اور عہدے حاصل تہی اور بہتون کو عہدون اور مناصب اور مال و دولت کے حاصل کرنیکی توقع رہتی تہی اور حق بات یہہ ہے کہ فی الواقع ان چہوٹے چہوٹے روسا یا انکی رعایا کو سرکار انگریزی کی حفاظت سے کوئی بین اور صاف صاف دکہائی دینیوالہ فایدہ نظر نہین آیا تہا کیونکہ گورنمنٹ انگریزی انکو کوئی عہدہ اور نوکری نہین دیتی تہی اور سلطنت لاہور مین انکی واسطی نوکری کی کچھہ کمی نہین تہی۔

(دفعہ ۸) پس وہ اضلاع جو لاہور سے اور ریاست آہلووالیہ کے علاقہ مین سے ضبط کرلئی گئے ہین اور عنقریب افسران سرکاری کے تحت انتظام ہونے والے ہین اونکی حالت اس مذکورہ بالا صورت سے بالکل مختلف ہوگی کیونکہ سکہون کے جو علاقجات اب ہمارے قبضہ اقتدار مین آئے ہین اونمین جب سرکاری معاملے مشخصی رعایت اور فیاضی کی ساتھہ کئے جاینگے اور مستغیثون کی دادرسی نہایت واجب طور سے ہوگی تو مجہکو امید کامل ہے کہ تہوڑی ہی عرصہ مین سرکار انگریزی کی عملداری کا ایک عمدہ نقش لوگون کے دلون پر قایم ہوجائیگا اور

وہ ہندوستانی رُوسا کی حکومت کو بالکل بُرا سمجھنے لگین گے - کس لئے کہ اب سرکار کمپنی کے قبضہ اقتدار مین جمنا و ستلج کے مابین ایک بہت وسیع قطعہ جو بقدر نصف کُل اُس مُلک کے ہے واسطے دکہلانے اس نمونہ خوش انتظامی اور فیاضی کے موجود ہوگا -

(دفعہ۹) بلکہ ان مذکورہ بالا کاغذات سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف چہوٹے چہوٹے رئیس ہی سرکار انگریزی کے مخالف نہ تہے -

(دفعہ۱۰) چنانچہ لاڈوہ کے رئیس نے جسکا ایک لاکہہ روپیہ سال کا علاقہ تہا اوسنے خاص علانیہ طور پر ہمسے بغاوت کی اور لڑائی شروع ہونیسے تہوڑے ہی عرصہ بعد اپنی تمام سپاہ اور توپخانہ لیکر دشمنون سے جا ملا -

(دفعہ۱۱) رئیس نابہہ جسکا چار لاکہہ روپیہ کا مُلک تہا اوسنے بلا تامل و تذبذب حکام انگریزی کے احکام کی عدم تعمیل سے سرکار کی حکومت کی علانیہ بے توقیری کی -

(دفعہ۱۲) حالانکہ یہہ مخالفت کی حرکتین ان رُوسا سے خاص اُسی وقت مین ظہور مین آئین تہین جبکہ افواج انگریزی نے غنیم کی سو توپین چہین لی تہین اور سکہونکا ایسا ناک مین دم کیا تہا کہ اونکو ستلج کے پار ہی بہاگتے بنی تہی

(دفعہ۱۳) اور اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ اگر افواج انگریزی کو شکست ہوتی تو جیسے مقام بدووال مین ریاست پٹیالہ کی سپاہ نے عمل کیا تہا ساری ہی ریاستون کی کنٹنجنٹ یعنی کمکی فوجین مخالفون سے مل جاتین اور ہمارے عقب مین مشرق کی طرف تمام باشندگان مُلک کرنال تک مفسد برپا کر کے ہماری رسد اور سپاہ کی چہوٹی چہوٹی جماعتون کے سدراہ ہوکر ہماری فوجکے ساتہ

اونکو طریق مواصلت کو بند کردیتے اور جنکی پاس خواہ معمولی ہتہیار بہی نہوتے وہ چہری چاقو ہی لیکر ہمارے پیچہے پڑجاتے ۔

(دفعہ ۱۴) جسوقت یہہ لڑائی دفعتاً شروع ہوگئی تو اوسوقت بسبب اسکے کہ تمام باشندگان ملک کے خیالات ہماری نسبت عموماً ایسی مخالفانہ تہے مجہکو یہہ خیال ہوا کہ (ریر) یعنی دنبال لشکر کا قلب فوج کے ساتہہ طریق مواصلت اور خط وکتابت جاری رکہنا ہمارے سپاہیون کی چہوٹی چہوٹی ناکافی جماعتون سے جو اس کام کے لئے جنگی قاعدہ کے موافق بمقامات مناسب مامور کیجائین بالکل ناممکن ہے بلکہ یہہ کام بجائے دائمی نگرانی طریق مذکورہ بالا کے صرف گاہ گاہ اور بطور ناکافی صرف اون رجمنٹون سے لیا جاسکیگا جو جنوب ستلج کی طرف دیگر مقامات سے کوچ کرکے آرہی تہین اور اسوقت کوئی علیحدہ سپاہ اس کام یعنی حفاظت رستہ کے واسطے مامور نہین کیجا سکتی تہی کیونکہ یہہ بات نہایت ضرور تہی کہ سپاہ کا ایک ایک آدمی تک بہی جسطرح ہوسکے جمع کرکے میدان کارزار مین بہیجدیا جائے کسواسطے کہ ایسی آراستہ فوج سے مقابلہ تہا جو قومی گہمنڈ اور مستعدی مین ایشیا کی کسی قوم سے کم نہ تہی اور یورپین قواعد جاننے مین ہماری ہندوستانی فوج کے سوا تمام ہندوستانی ریاستون کی فوجون سے فایق اور برتر تہی ۔

(دفعہ ۱۵) چنانچہ اس ضرورت شدید کے باعث سے یہان تک کرنا پڑا کہ پانچہزار سپاہی اور بارہ ۱۲ جلتی توپین لودہیانہ سے اوٹہاکر میدان جنگ مین آگے کو بہیجدینی پڑین اور علی ہذا القیاس اکیسوین ۲۱ دسمبر کو اسی طرح فیروزپور کی فوج بہی بہیجدی گئی اور آگے کے زیادہ ضروری موقعہ کا خیال مقدم سمجہکر یہہ دونو مقامات جنکا بلا اندیشہ خالی کردینا ناممکن تہا خالی چہوڑدینے پڑے

اور مجھکو یقین واثق ہے کہ اگر افواج انگریزی کو سرحد سے آگے جمع نکیا جاتا بلکہ پیچھے ہٹ کر بمقام انبالہ مجتمع کیجاتین اور اندرین صورت سکھونکی فوج ہمسے مقابلہ کرنیکے واسطے ریاست ہاے محفوظہ مین سے گذر کر آتی تو عموماً تمام رعایا منحرف ہوکر ہمسے لڑنیکو کھڑی ہوجاتی۔

(دفعہ ۱۶) مینے اپنے یہہ خیالات اسجگہ اسواسطے ظاہر کئے ہین کہ جو مطالب مندرجہ رپورٹ ہاے مذکورہ بالا واسطے تصفیہ کے اسوقت میرے سامنے پیش ہین اون سے ان باتون کو بہت بڑا تعلق ہے۔

(دفعہ ۱۷) اور اسمین کچھہ شک نہین ہوسکتا ہے کہ اس حصہ ملک کے امن وامان کے واسطے یہہ بات ضروریات سے ہے کہ انتظام کے موجودہ طریقہ مین تغیر تبدل کیا جاے مگر ایسے طور پر جو حتی الامکان سرکار کی ایمانداری اور مدعاے عہد تحریری کے برخلاف نہو۔

(دفعہ ۱۸) اسمین کچھہ کلام نہین کہ ان کاغذات سے بلا اختلاف یہہ امر ثابت ہے کہ ان روسا اور اونکی رعایا کی ظاہری برتاو سے بھی اور اون حکمون کے نہ ماننے سے بھی جنکی تعمیل اونپر ازروے عہد واجب ولازم تھی ـ یہہ بات بخوبی ہویدا ہے کہ اونکے دلون مین سرکار کی مخالفت کے خیالات پہلے سے موجود تھے اور علی ہذا القیاس اون روسا کا احکام بہمرسانی رسد کو اور ان احکام کو کہ معہ جمعیت اپنی اپنی فوجون کے سرکاری لشکر مین حاضر ہوجاو نہ ماننا بھی دلایل وبراہین سے بخوبی ثابت ہے۔

(دفعہ ۱۹) پس بنظر صحیح ہونے وجہہ ثبوت مذکورہ بالا کے عام تجویز پیش کردہ کرنل لارنس صاحب ومیجر مکیسن صاحب اس امر مین واجب وشافی ہے کہ آیندہ ان ریاستون کو مجاز اس بات کا نہ رکھا جاوے کہ بوقت ضرورت خدمت کے لئے وہ اپنی فوج کو حاضر کیا کرین بلکہ یہہ قرار

دیا جاوی کہ خدمت کے عوض باندازہ مناسب ایک نقد رقم سالانہ خزانہ سرکار مین داخل کیا کرین کیونکہ جب عین ضرورت کا وقت تہا اوسوقت یہہ فوجین حاضر نہ کی گئین بلکہ عمداً نافرمان برداری کا کرنا تقریباً ان تمام رئیسون کی طرف سے ظہور مین آیا حالانکہ بموجب دفعہ چہارم و پنجم اشتہار نامہ حفاظت مجریہ سنہ ۱۸۰۹ع کی نہایت صریح طور پر ان فرائض کا ان رؤسا کی ذمہ واجب التعمیل ہونا ظاہر و باہر ہی یعنی اوسمین یہہ صاف مرقوم ہی کہ وو ان سردارون پر واجب ہے کہ واسطے مدافعت غنیم کے اپنی اپنی فوج لیکر حاضر ہون اور سرکاری افواج کے لئی رسد مہیا کرین ،، اور یہہ بہی بخوبی ثابت ہے کہ ان فرائض کا ادا نہونا اس سبب سی نہ تہا کہ یہہ لوگ اسقدر مقدور و اختیار نہ رکہتی تہی کیونکہ ظاہر ہی کہ ہمارے سکہون پر فتح پاتے ہی فوراً رسد وغیرہ بافراط تمام حاضر کی گئی مگر اس سے پہلے حاضر نہین کی گئی۔

(دفعہ ۳) ایسی وقت پر جو ایک نہایت نازک موقع تہا رسد کے حاضر کرنے مین اس نظر سے دانستہ تاخیر کی گئی تہی کہ افواج انگریزی بسبب عدم موجودگی سامان کے آگے نہ بڑہ سکی۔ پس درحالیکہ اسقدر تجربہ ہو چکا تو اب اس امر کی برداشت کرنے کی ہمکو تاب نہین ہی کہ یہہ ریاستین جو سرکار انگریزی کو بعوض حفاظت کے کچہہ خراج وغیرہ ادا نہین کرتین اپنی ہمسایہ ریاست (لاہور) کو تو دس سے پندرہ ہزار آدمیون تک فوج مین بہرتی ہونے کے لئی بہم پہونچا دین اور جب ہماری ذوی الاقتدار سرکار کو لڑائی کے وقت ضرورت ہو تب ایسی معتدل المقدار مطالبات کی بہم رسانی سی بہی جنکو حاصل کرنے کا اوس سرکار عالی کو بطور واجب استحقاق ہو پہلو تہی کرین اور باوجود اسکی سزا سی محفوظ رکہی جائین۔

(دفعہ ۲۱) امر واقعی یہہ ہے کہ ان رئیسون نے (صرف باستثناے چند ریاستون کے) بسبب اپنے اعمال خلاف خیرخواہی اور حرکات نافرمان برداری بایام جنگ اپنے حقوق کو آپ زایل کر دیا ہے اور خود بھی مشاہدہ کرا چکے ہین کہ انکی فوجین بہروسہ کرنے کے قابل نہین ہین اور ایسے ہین کہ انمین اور دشمن کی فوج مین کچھہ فرق نہین ہے علاوہ برایں نہ تو یہہ فوجین سازو سامان سے بھی درست ہین اور نہ خیرخواہ ہی ہین اور صرف نکمی ہی نہین ہین بلکہ قطعاً خطرناک ہین۔

(دفعہ ۲۲) بالفعل یہہ دستور جاری ہے کہ ہر ایک چھوٹی رئیس کو سرکار انگریزی کی خدمت کے واسطے سپاہ دینی پڑتی ہے۔ اگر اس دستور کو موقوف کر دیا جاے اور کچھہ ایسی سپاہ بھرتی کیجاے کہ جسکے سپاہی سکھہ مذہب کے لوگ ہون اور انگریز اوسکے افسر ہون اور اس سپاہ کی تنخواہ کا مصارف بطرز مذکورہ رئیسون سے وصول کیا جاے تو البتہ انتظام موجودہ حال کے نقصون کا کسیقدر دفعیہ ہو سکتا ہے۔

(دفعہ ۲۳) بنابرین مین بے تامل اس تجویز کو منظور کرتا ہون کہ خدمت مذکورہ بالا کے عوض بشرح مناسب ان رؤسا سے نقد روپیہ لیا جاے اور جسطرح صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے سفارش کی ہے اوسکے بموجب چند رؤسا ممالک اینروی ستلج کو معہ رئیس ممدوٹ اس قاعدہ سے مستثنیٰ کیا جاے۔

(دفعہ ۲۴) اور بوجوہ مذکورہ بالا مین یہہ بات بھی منظور کرتا ہون کہ نافرمان برداری کے سبب چونکہ ان ریاستون نے اپنے حقوق آپ تلف کر دیے ہین اسلئے محصول راہداری و پرمٹ جسکو اس ملک مین زکات کہا جاتا ہے اور جسکو یہہ سب چھوٹے چھوٹے خود مختار رئیس اپنے اپنے

علاقون مین جابجا وصول کرتے ہین یہہ اس مُلک کی تجارت کے حق مین نہایت مضر ہے اور جیسا کہ قلمرو سرکاری مین اُن محصولون کا لینا موقوف کر دیا گیا ہی اسیطرح یہان بہی موقوف کر دیا جای اور جن رُوسا سی گورنمنٹ کی خیرخواہی ظہور مین آئی ہی اونکی نسبت مین اس راے کو پسند کرتا ہون کہ وہ اس قاعدہ سے مستثنے سمجہی جائین اور مین بہروسہ کرتا ہون کہ ان رُوسا کو اس نقصان کا جو اونکو محصول مذکورہ بالا کی موقوفی سی ہوگا خاطرخواہ اور مساوی معاوضہ کسی اور طرح سی دیکر رضامند کر دیا جائیگا۔

(دفعہ ۲۵) مین اس تجویز کو بہی منظور کرتا ہون کہ اسی موقع پر جانشینی اور تبلیغ وراثت کے باب مین بہی ایک ایسا تحریری قاعدہ مرتب کر کے مشتہر کر دیا جاے جس سے ان سب کو معلوم ہو جاے کہ قابضان حال کے خاندان مین آیندہ کسطرح پر عمل درآمد ہوتا رہیگا۔

(دفعہ ۲۶) *

(دفعہ ۲۷) صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے جو اپنی رپورٹ کے ۱۶۔ اور ۱۷ دفعہ مین یہہ تجویز پیش کی تہی کہ سکہون کی ان ریاستہاے محفوظہ کو ایک دفعہ چہین لیا جاے اور پہر گورنمنٹ کی جانب سے بذریعہ اسناد جدید عطا کیا جای اسکی نسبت میری یہہ راے ہی کہ صاحب موصوف نے جو تجاویز ان دفعات سی ماقبل کے فقرون مین تحریر کی ہین اور جنکو مین منظور کرتا ہون اونکی تعمیل سی بہی یہہ ہی مطلب حاصل ہو سکتا ہی کیونکہ اگر ضبطی کا یہہ ہی انتظام عام طور پر کیا جاے تو بیفایدہ ایک تہلکہ عظیم پیدا ہوگا اور نیز اس تجویز کی عمل مین لانے سی پیشتر یہہ بہی امر ضروری ہوگا کہ ایک ایسا اشتہار عام

---

* دفعہ ۲۶ - اصل کتاب مین نہین ہی غالباً مصنف نے کسی وجہہ سے اوسکا یہان نقل کرنا ترک کر دیا ہی۔ مترجم۔

دیا جاوے کہ چونکہ اینپروہی ستلج کی بہت سی ریاستون نے بدخواہی کی لہذا اونکی علاقجات ضبط کیے جاتے ہین اور اس اشتہار مین ضبطی کی وجوہات بہی مفصل درج کرنے ہونگے اور چونکہ اس قسم کی عام تجویز کے عمل مین لانے کے لیے کوئی اصلی ضرورت نہین ہے باین وجہہ اس سے احتراز کرنا ہی بہتر ہے کس لیے کہ جو اصلی مدعا اس تجویز سے ہے وہ اسکے بغیر بہی ہو سکتا ہے -

(دفعہ ۲۸) اسلیے مین اس تجویز کو ترجیح دیتا ہون کہ اس لڑائی کے موقع پر جو بے وفائی اور کجروی ان رؤسا سے ظہور مین آئی ہے اوسکے باعث سے اگرچہ اون تدابیر کو عمل مین لایا جاوے جو بطور واجب واسطے تلافی اون قباحتون کے تجویز کی گئی ہین مگر تمام ہندوستان مین اونکی اس بدروگی کا اشتہار عام نہ دیا جاوے -

(دفعہ ۲۹) اور واضح ہو کہ جو جو تدابیر بطور انتظام عام اور ملکی کے اس معاملہ مین واسطے منظوری کے میرے روبرو پیش کی گئی ہین تجاویز و احکام مذکورہ بالا کو اون سبکی متعلق سمجہنا چاہیے فقط انتہی -

کون کون سی ریاستون کو ان اصلاحون سے مستثنی رکہا گیا -

ان اصلاحون کے اثر سے جن ریاستون کو بری رکہا گیا وہ صرف یہہ تہین پٹیالہ - جیند - فریدکوٹ - مالیرکوٹلہ - چہچہرولی (یعنی سردار کلسیہ) - رایکوٹ - بوڑیہ - (یعنی دیال گڈہ) اور ممدوٹ[۵۷] اور ریاست نابہہ کی نسبت ایک خاص طور سے عمل کیا گیا یعنی جو سزا اوسکو دی گئی تہی بطور اوسی سزا کے ایک جزو کے یہہ حکم بہی دیا گیا کہ خاص شہر

---

[۵۷] واضح ہو کہ بعد ازان ریاست بوڑیہ یعنی دیال گڈہ اور رایکوٹ ضبط سرکار ہوگئی ہین - چونکہ ممدوٹ کی رئیس سے انتظام اچہا نہین ہوسکتا تہا اسسبب سے ۱۸۵۵ء مین یہ ریاست ضبط سرکار ہوگئی تہی مگر جب ۱۸۶۳ء مین رئیس مذکور کا انتقال ہوگیا تب اوسکے بہائی کو ریاست دیدی گئی مگر یہہ اختیار نہین دیا گیا کہ زمینداران سے جمع مال حسب مرضی خود جسطرح چاہے وصول کرے ۱۲ مصنف

نابھہ کے سوا باقی اسکی تمام عملداری مین سے اشیاء تجارت کا محصول موقوف کرادیا گیا اس ملک مین جب یہہ نئے انتظام کئے گئے تہے تو اس موقع پر اس بات کو بڑی احتیاط سے ملحوظ رکہا گیا تہا کہ خواہ مخواہ کوئی ایسی غیر ضروری کارروائی نہ کی جائے جو ان رؤسا کو زیادہ ناگوار گذرے چنانچہ یہہ انتظام کردیا گیا تہا کہ جب تک صاحب کمشنر انبالہ سے اول منظوری حاصل نہ ہوجائے سرکاری پولس کے دخل و تصرف سے ذات خاص رؤساء مذکور محفوظ رہیگی ۔

تبدیل طور و طریق سابق متعلقہ کارروائی عدالتہائے سرکاری کے لئے نئے ضوابط کا قرار پانا

یہہ سب انتظام ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۷ع مین ختم ہوئے تہے اسکے چند مہینے بعد یہہ حکم صادر ہوا تہا کہ یہہ رئیس اور انکی رعایا جس سرکاری عدالت کے حلقہ حکومت مین رہتے ہون یا بنائے مخاصمت عدالت موصوفہ کے حدود حکومت مین پیدا ہوئی ہو تو خود ان رؤسا اور نیز انکی رعایا کے مقدمات کی تحقیقات عدالتہائے موصوفہ مین ہوا کریگی ۔ اور اگر مدعا علیہ کسی ریاست با اختیار کی رعایا ہو اور بنائے مخاصمت اوسی ریاست کی حدود حکومت مین پیدا ہوئی ہو تو وہ مقدمہ عدالت انگریزی کی سماعت کے قابل نہین ہوگا اور نہ ایسے مدعا علیہ کے جسم یا جائیداد پر بصورتیکہ بوقت صدور حکم عدالت سرکاری کے وہ یا اوسکی جائیداد عدالت موصوفہ کی حدود حکومت مین موجود نہو عدالت کی کوئی کارروائی موثر ہوسکیگی مگر اسصورت مین مدعا علیہ کے نام اطلاعنامہ صاحب پولیٹکل افسر انگریزی کی معرفت جاری ہونا چاہیے اور اگر مدعا علیہ مذکور بعد حصول اطلاعیابی حاضر نہو تو عدالت اکطرفہ فیصلہ کردیگی اور ایسے مدعا علیہ پر جو ڈگری عدالت سے ہوگی وہ صرف اوس جائیداد پر جو مدعا علیہ کی ملکیت سے عدالت کے حد اختیارات مین موجود ہو یا خاص مدعا علیہ کی ذات پر بہی جبکہ وہ حدود عدالتمین آجائے جاری ہوسکیگی ۔

ان رئیسون کے اختیارات فوجداری کے چہن جانے سے بعض دقتون کا پیدا ہونا۔

جب ان رؤسا کے اختیارات فوجداری چہین لئے گئے تو تہوڑے ہی دنون کے تجربہ کے بعد معلوم ہوگیا کہ وہ اپنے زمیندارون سے زر مالگذاری وصول نہین کرسکتے ہین اسوجہہ سے صاحب کمشنر نے یہہ تجویز پیش کی کہ انکی علاقون کا قانونی بندوبست کردیا جائے جو رؤسا اور رعایا دونون کے حق مین یکسان مفید ہوگا مگر شاید ابہی وہ وقت نہین آیا تہا جبکہ ہر ایک گانون کے کاغذات اس طور پر طیار کئے جائین کہ جس سے فریقین کے حقوق اور فرائض کی حد مقرر ہوجاے۔

۱۸۴۹ء کی بغاوت اور ضبطی پنجاب

گورنمنٹ نے ہنوز ان تجاویز کی نسبت کچہہ جواب نہین دیا تہا کہ اس معاملہ کی صورت پہر ایک نئے طور سے تبدیل ہوئی یعنی پنجاب کا نقشہ ہی کچہہ سے کچہہ ہوگیا سکہون کی فوج نے انگریزون ہی کو جو انکی سلطنت قایم رہ سکنے مین نہایت نیک نیتی کے ساتہہ ہر طرح ساعی تہے مار کر ملک سے نکال دینے کیواسطے پہر ہتہیار سنبہالے اور نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ پنجاب ضبط سرکار ہوگیا اور کلکتہ سے پشاور تک سرکار انگریزی کی عملداری ہوگئی

اور سوائے نو گہرون کے ان کل رئیسون کے اختیارات فوجداری و دیوانی اور مال کا مسلوب ہوجانا

اب چونکہ نیک نیتی اور انصاف منشی محض کے سوا اور کوئی پولٹیکل وجہہ مقتضی اس بات کی باقی نہین رہی تہی کہ سرکار انگریزی رؤسا اینروے ستلج کا کسیقدر اقتدار قایم رکہے لہذا ماہ جون ۱۸۴۹ء مین اشتہار عام دیا گیا کہ اون نو ریاستون کے سوا جنکا اوپر بیان ہوچکا ہے باقی تمام رؤسا کے اختیارات حاکمانہ صیغہ دیوانی و فوجداری و مال سب موقوف کئے گئے اور اب سے یہہ رؤسا باستثنائے بعض حقوق کے سرکار انگریزی کی عام رعایا کے برابر سمجہے جائینگے اور بربنائے حکم مذکورہ بالا افسران ضلع کے اختیارات

پولیٹیکل موقوف کردی گئی اور صرف صاحب کمشنر انبالہ کو اتنی بات کا مجاز رکہا گیا کہ جو تنازعات ان رؤسا کے باہم ہوا کرین اونکی نسبت وہ حکام اعلی کو رپورٹ کردیا کرین اور زمیندارون کو از روی اشتہار عام اس امر کا مجاز کیا گیا کہ بوساطت سرکار خواہ تو ان رئیسون کو بطور مشخصہ غلہ دیتے رہنے کا بندوبست کرالین خواہ نقدی کا یا اگر چاہین بندوبست قانونی کردیا جاوے اور یہہ حکم بہی دیا گیا کہ کاغذات تصفیہ حقوق طیار کئے جائین اور جس جاگیر مین سرکار انگریزی حصہ دار ہو اوس کل کی پیمایش ہو کر جمع نقدی کا مقرر کیا جانا بطور امر لازمی قرار پایا اور اس قسم کی جاگیر مشترکہ مین خواہ کوئی رئیس با اختیار بہی حصہ دار کیون نہو فوجداری اور مالگذاری کا انتظام سرکار انگریزی ہی کے حکام کے ہاتہہ مین رہنے کا حکم دیا گیا مگر ہان اس قسم کے مشترکہ علاقجات کی بابت یہہ اجازت دی گئی کہ اپنے اپنے حصہ جات کا باہم مبادلہ کرلیا جاوے۔ اور بابت عمل مین لائے جانے بندوبست قانونی کے بطور اصول یہہ ہدایت صادر ہوئی کہ جو جو علاقجات اس قسم کے ہون جنکی شرح ذیل مین درج ہے اونمین بندوبست قانونی کیا جاوے گا۔ اول وہ علاقہ جو ماتحت انتظام فوجداری گورنمنٹ کے ہو۔ دویم وہ علاقہ جسکا اپیل گورنمنٹ مین ہوتا رہا ہو یا جسکے معاملات مین صاحب ایجنٹ سرکار انگریزی نے کبہی بطور مالکانہ مداخلت کی ہو۔ تیسرے وہ علاقہ جو بوجہہ لاوارثی حق سرکار ہو۔ چوتہے وہ علاقہ بہی جسمین کسی رئیس با اختیار کی حکومت فوجداری بطور مشترکہ ہو۔

تغیرات مذکورہ بالا کا نتیجہ۔

گورنمنٹ کے اس انتظام سے اینبر دریے ستلج کے چہوٹے چہوٹے رئیس ہمیشہ کے لئے محض بے اختیار ہو گئے ان رؤسا نے مدت تک خود مختاری کے لطف اوٹہائے

تھے اور اس اختیار کے وقت مین اور کوئی خوبی کی بات اون سے ظہور مین نہ آتی تھی بجز اسکے کہ وہ ان اختیارات کو بلا مزاحمت عمل مین لاتے تھے اور اپنی بدقسمت رعایا کے خوب گلے کاٹتے تھے۔ اس سبب سے ان ریاستون کے باشندے سرکار انگریزی کے تحت حکومت ہونے سے ضرور بدل خوش ہوئے ہین اور چونکہ یہہ لوگ اوسوقت سے ابتک خیرخواہ سرکار رہے ہین اور کوئی بدخواہی کی بات ان سے ظہور مین نہین آئی اس سے ثابت ہے کہ یہہ تغیر تبدل انکو کسی طرح ناگوار نہین گذرا۔

ذکر مقدمات سکھان چہارمی

گورنمنٹ برطانیہ کی ممالک اینروے ستلج کے اتنے بڑے حصہ پر جبکہ اسطرح سے سیدھی حکومت اور بلاواسطہ فوجداری ہوگئی تو بطور ایک لازمی نتیجہ اس نئی نئی کیفیت کی اون چھوٹے چھوٹے سردارون کی بابت بھی جو بڑے رئیسون کے متعلق بطور نیم مختار و نیم رعایا کے تھے غور کرکے اونکے اور بڑے رؤساء کے باہمی تعلقات اور روابط کی نسبت از سر نو انتظام کرنا پڑا اوس انتظام سے جو مقدمات تصفیہ طلب پیدا ہوئے اون سب مین سے نہایت دیرطلب و دقیق اور پیچیدہ مقدمہ بابت تقسیم اون گانوون کے تھا جنکو اصطلاح مین چہارمیون[٥٧] کے دیہات کہتے تھے ان دیہات سے وہ دیہات مراد تھے جنمین مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور کئی چھوٹے چھوٹے سکھہ رؤسا حصہ دار تھے سنہ ۱۸۵ء مین کرنل مکیسن صاحب نے اس قسم کے اکثر

---

[٥٧] چہارمی ایسے حصہ دار کو کہتے تھے جو کسی گانون کی پیداوار مین رئیس کے ساتھہ چوتہائی حصہ کا حقدار ہو یعنی کل پیداوار مین سے نصف تو کاشتکار کو دیجاتی تھی اور ایک ایک چوتہائی بر دو حاکمان یعنی رئیس کلان اور اوس سردار چہارمی کو ملتی تھی پنجاب مین اس لفظ کے یہی معنی مانے جاتے ہین اور خود رؤساء اینروے ستلج نے بھی سنہ ۱۸۱۶ء مین سرڈی اختر لونی صاحب کے روبرو اپنے اظہارات مین یہی بیان کیا تھا مگر باینہمہ تحقیقات اس مقدمہ مین ریاست پٹیالہ اس بات کو ثابت کیا چاہتی تھی کہ یہہ حصہ دار سکھہ کسی موضع کی جمیع آمدنی مین سے صرف ایک چہارم پانے کے مستحق ہین ۱۲ مصنف

دیہات کی نسبت حکام صدر بورڈ پنجاب کو یہہ رپورٹ کی تہی کہ ان حصہ جات کے قابض اپنے اپنے حصون پر اصل مین ایسے طریقے سے حق ملکیت رکہتے ہین جو بطور متوسل و مطیع ریاست پٹیالہ کے نہین ہین پس اگر یہہ چاہین تو اس ریاست سے علیحدہ ہو جانے کے مستحق ہین۔ چنانچہ جب سکہان مذکور کی جانب سے علیحدگی کے باب مین درخواست گذری اور حکام بورڈ نے اس مقدمہ مین ایک بڑی طول طویل رپورٹ گورنمنٹ ہند کی خدمت مین ارسال کی تو گورنمنٹ موصوف نے یہہ حکم صادر کیا کہ انکو ریاست پٹیالہ سے فوراً علیحدہ کر کے اس مقدمہ کو ختم کر دینا چاہئے۔ کرنل میکسن صاحب نے جو رپورٹ کی تہی اگرچہ اوسمین سرداران سنگہ پوریہ اور سکہان لدہران کا نام درج نہین ہوا تہا مگر اخیر مین یعنی بوقت تعمیل حکم گورنمنٹ انکے نام بہی شامل کر دئے گئے تہے۔

ذکر اوس اصول کا جس پر ان دیہات کی تقسیم کی گئی۔

یہہ چہارمی دیہات تعداد مین ۹۷ سنتانوے موضعے تہے اور کئی جدا جدا حلقون مین کتنے ہی چہارمیون کے متعلق تہے ان دیہات مین ریاست پٹیالہ اور ان سکہون کے حصے اوسی وقت سے مقرر شدہ تہے جبکہ انہون نے اون دیہات کو پہلے پہل فتح کیا تہا اور یہہ ایسا زمانہ تہا جبکہ بہ نسبت پٹیالہ کے ان سکہان حصہ داران مین سے کئی رئیس زیادہ طاقتور تہے اور اس سبب سے پٹیالہ اس نئے علاقہ مین سے زیادہ حصہ بوجہ برتری خود نہین لے سکتا تہا غرضکہ ان کی تقسیم کے باب مین اخیر حکم یون صادر ہوا کہ بمقدار حصہ کا اور مناسبت نقشہ ملک کا لحاظ رکہکر انکو بانٹ دیا جائے اور اس طرح پر جو دیہات پٹیالہ کے حصہ مین آئین اونکی وصول مالگذاری اور فوجداری وغیرہ کے کل اختیارات ریاست مذکور کو دئے جائین جو

دیہات سکھہ حصہ داران کے قرار پائین اونکو اپنے حصہ کے دیہات مین صرف جمع وصول کرنے کا اختیار رہوگا باقی ہر طرح سے سرکار انگریزی کی حکومت رہیگی چنانچہ وہ جاگیرین حسب شرح صدر جنکی تقسیم کی گئی یہہ تہین ۔

میزان کل	لدہڑان	بہوڑ دیہات (بہوڑ) باستثنای حصہ بیرگیر کلیان سنگہ وغیرہ	چہچہرولی	کورور باجرہ	بوراس	کرمبیرا	گراطان	سل	نام جاگیر
۹۶	۵	۱۵	۳۹	۸	۳	۷	۱۰	۹	تعداد دیہات

ذکر رپورٹ مسٹر ملول صاحب

مسٹر ملول صاحب مہتمم بندوبست انبالہ کو ان جاگیرون کے باب مین رپورٹ کرنیکا حکم ہوا تہا چنانچہ صاحب موصوف نے ۱۸۵۳ء مین ایک بڑی طول طویل رپورٹ تحریر کی تہی ان دعویداران کے حقوق کی تحقیقات کرنی نہایت دشوار تہی کسواسطے کہ اول تو اس بات کا سمجہنا ضروریات سے تہا کہ ان دیہات مین اوسوقت جبکہ انکو پہلے پہل فتح کیا گیا تہا ان لوگون کے حصونکی کیا کیا مقدار معین ہوئی تہی دوسرے یہہ کہ کن کن حصون پر منجانب کسی فریق کے زمانہ مابعد مین بیجا دخل کیئے گئے ہین اور بصورت ثبوت مداخلت بیجا پہر یہہ امر تنقیح طلب تہا کہ آیا یہہ مداخلت ایسے قریب زمانہ مین ہوئی ہو یا کہ اوسکی نسبت فریق مغلوب کیطرف سے ایا علی الاتصال جہگڑا ہوتا چلا آیا ہے یا نہین کہ جسکی باعث سے شخص مغلوب کو اوسکا حصہ واپس دلانا چاہیئے ۔

اس مقدمہ مین بیجا مداخلت کرنے کا پٹیالہ والون کا بیدہرک عادی ہونا

ریاست پٹیالہ نے جیساکہ اوس کا اس ہسٹری مین بارہا تذکرہ ہو چکا ہے اپنے ہمسایہ کمزور سردارون کے علاقجات پر قبضہ کرلینے مین کچہہ آگا پیچہا نہین

دیکھا اور ریاست کا خیال بہی کبھی نہین کیا کہ ہم کس طریقہ اور کس ذریعہ سے ایسا قبضہ حاصل کرتے ہین سنہ ۹ سے پہلے تو پٹیالہ والے فقط دہینگا دہینگی ہی سے کام نکالتے تہے مگر اسکے بعد جبکہ زبردستی پیش چل سکنے کا زمانہ نہ رہا تو رشوت دیکر یا کسی طرح ڈرا کر یا کسی اور طرح سے جوڑ توڑ لڑا کر اپنا الو سیدہا کر لیا کرتے تہے کسواسطے کہ ہمارے سرکاری ایجنٹ تو صرف بربنائے گواہی اور شہادت وغیرہ کے ہی ایسے مقدمات کا فیصلہ کر سکتے تہے اور ریاست پٹیالہ کو یہہ بات کچھہ مشکل نہ تہی کہ اکثر لوگون کو کچھہ دیکر دلا کر جہوٹے سچے گواہ بنا لیتی تہی اور جن مقدمات مین فیصلہ پنچایت پر مدار مقدمہ آکر ٹہرتا تہا اونکین پنچون کا یہہ حال ہوتا تہا کہ وہ بعض قومی باعثون سے مقدمہ کی اصلیت پر نظر ہی نہین کرتے تہے اور مقدمہ کے سپرد ہونے سے پہلے ہی ریاست پٹیالہ کے جانبدار بنے ہوئے ہوتے تہے ۔

صاحب مہتمم بندوبست موصوف کی اخیر رائے ۔

صاحب مہتمم بندوبست موصوف نے بعد از تحقیقات جسطرح پر کہ حصہ جات کی تفریق قرار دی تہی اوسکا خلاصہ یہہ ہے ۔

نام چہارمی	حصہ ریاست پٹیالہ		حصہ چہار میان		[illegible]	[illegible]
	تعداد دیہات	جمع	تعداد دیہات	جمع		
سل	۵	۲۳۱۶	۴	۳۰۱۱	۲۹۷	×
گرانگان	۲	۴۲۷۸	۸	۳۴۰۵	×	۳۸۱
بوراسس	۴	۱۶۶۲	۲	۱۳۲۵	×	۱۰
توڑ ماجرہ	۴	۱۱۱۲	۴	۲۳۵۱	۲۳۱	×
چوبہی مچھلی	۲۰	۱۲۰۰۶	۱۹	۱۱۹۹۱	×	۷
بنوڑ	۹	۱۰۳۱۰	۶	۲۱۴۴	×	۴۱۶۳
لہراں	ندارد	×	۵	۲۲۳۵	۱۱۶۵	×
خاص پٹیالہ	ندارد	×	۲	۲۹۵۴	۲۹۵۴	×
کلہیڑا	ندارد	×	×	×	×	۲
میزان مطابق اصل کتاب	۴۴	۳۵۳۷۷	۵۲	۳۱۹۴۴	۴۶۲۷	۴۷۷۲
میزان صحیح بوقت ترجمہ	۴۴	۳۱۶۸۴	۵۲	۲۹۵۷۶	۴۶۲۷	۴۶۳۹

بڈبالہ - بڈہ بالی - نوسٹے ماجرہ اور موتی ماجرہ یہہ چار خاص دیہات ریاست پٹیالہ کی ملکیت قرار پائی تہی مگر چونکہ انکی چارونطرف ایسے سردارون کے دیہات تہے جن پر حکومت سرکار انگریزی کی ہو چکی تہی اس سبب سے یہہ تجویز پیش کی گئی کہ نوان شہر اور بڈبالہ ان دو دیہات کے ساتہہ اونکا مبادلہ کر لیا جاے مہاراجہ صاحب پٹیالہ بہی ان دیہات کو اپنے قبضے مین رکہنا چاہتے تہے کسواسطے کہ نوان شہر مین اونہون نے چند بیوپاریون کی دوکانین کہلوائی تہین یہہ ہر دو دیہات جو سردار کاہن سنگہ بوراس والے کے نامزد کئے گئے تہے دراصل ریاست پٹیالہ کی ملکیت سے تہے اور سردار مذکور کو اس وجہہ سے دئے جانے تجویز ہوئے تہے کہ بوراس کے چار دیہات مشترکہ مین حصہ دار ہونے سے دو موضع خالص کی ملکیت اوسکو لئے باعث آسایش تہی نیز اوسکو اسصورت مین مقام سکونت کے باب مین بہی آرام رہتا تہا اور سرحد کی بہی درستی منظور تہی

اس فیصلہ کی نسبت ریاست پٹیالہ کا اعتراض اور نصف سے زیادہ کے واسطے دعویدار ہونا

یہہ سب انتظام بہت سے مباحثون اور بعض ترمیمات مناسبہ کے بعد گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کیا گیا تہا اور عہدہ داران ریاست پٹیالہ کو یہہ اجازت دی گئی تہی کہ اس انتظام مین جو کچہہ اور عذرات انکو کرنے ہون وہ پیش کرو چنانچہ تقسیم نوڈرماجرا اور لدہٹران کی جہارمیون کی بابت تو کچہہ عذر پیش نہین کیا گیا مگر دیہات سل وگڑانگان وگدہیڑا جو ریاست پٹیالہ اور جہارمیون کے مابین بحساب حصہ مساوی تقسیم کئے گئے تہے اور جنکی نسبت مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے نہ تو اس مقدار حصص اصلی کے بابت ہی کبہی عذر کیا تہا اور نہ تفریق دیہات کی بابت اب انکی نسبت صاحب چیف کمشنر بہادر کی محکمہ مین انہون نے یہہ دعوی کیا کہ ہم نصف حصہ سے زیادہ کے حق دار ہین۔

اور بعض وجوہات ثبوت اپنے دعوی کا پیش کرنا

اور اس دعوی کے ثبوت مین مسٹر کلارک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل انبالہ کے عہد کی ایک تحریر مورخہ ۱۸۴۲ء پیش کی۔ اسکی رو سے بیشک یہہ بات صاف ثابت تہی کہ ان جاگیرون مین ریاست پٹیالہ خاص قسم کی کہیتون مین سے منجملہ آٹھہ حصون کے پانچ حصہ لیا کرتی تہی اور چہار میون کو منجملہ آٹھہ کے تین حصے ملتے تہے اور بابت حساب بٹائی پیداوار ان دیہات کے جو یہان ریاست پٹیالہ نے پیش کین اونکا یہہ خلاصہ تہا کہ سالہا سال سے اس ریاست کو آٹھہ سو تریسٹھہ ۸۶۳ روپیہ سالانہ بہ نسبت چہار می سکہون کے زیادہ وصول ہوتا رہا ہے پس ریاست کا اب یہہ دعوی تہا کہ ہمکو اسیقدر اس تقسیم مین زیادہ ملنا چاہیے۔

پٹیالہ اور چہار میون کا حصہ دراصل مساوی ہونا۔

اس مقدمہ مین امور منقح طلب یہہ تہے کہ آیا پٹیالہ کا حصہ ابتدا سے ان سکہون کی نسبت زیادہ تہا یا نہین اگر زیادہ نہ تہا تو کیا سکہون نے ایسی بیجا دست اندازی کو جو اس ریاست کی جانب سے اونکے حقوق پر کی گئی تہی قبول کر لیا تہا یا یہہ کہ اس دست اندازی کی نسبت اونہون نے کسی طرح کی مزاحمت اور جہگڑا کیا تہا چنانچہ یہہ بات ظاہر ہے کہ ابتدا مین دونون فریق کے حصے برابر تہے ان دیہات کو رئیس پٹیالہ اور اور سکہون نے مل کر فتح کیا تہا اور ان مین سے نصف دیہات احمد شاہ درانی نے راجہ امر سنگہ کو عنایت کئے تہے۔

چہار میون کی طرف سے پٹیالہ کی بیجا مداخلتون کی ہمیشہ مزاحمت ہوتے رہنا۔

ریاست پٹیالہ ان سکہون کی اراضیات مین ہمیشہ قدم بڑہاتی تہی اور زبردستی سے بس چلا تو چلا ورنہ فریب سے اونکے حقوق کو دباہی چلی جاتی تہی مگر ان لوگون نے اس زبردستی کے قبضہ کو کبہی آمنا اور صدقنا کر کے نہین مانا چنانچہ ۱۸۳۰ء سے لیکر تا ۱۸۴۲ء اونہون نے کوئی تین سو عرضیان استغاثہ کے طور پر دی تہین

اور ان عرایض مین برابر نصف حصہ کا دعوی کرتے رہے تہے حتی کہ جب ۱۸۴۲ع مین کلارک صاحب نے ایک دستور العمل مرتب کیا اوسکے بعد بہی یہہ جاگیردار سکہہ اوسکی شرایط مندرجہ پر اعتراض ہی کرتے رہے اور انکا بیان یہہ تہا کہ جن کاغذات کے روسے یہہ دستور العمل بنایا گیا ہے وہ جہوٹے اور جعلی ہین ۔

پٹیالہ کے وجوہات پیش کردہ کا ناقابل اعتماد ہونا ۔

اس بیان کی صداقت مین کچہہ شک نہین معلوم ہوتا کسواسطے کہ گانون کے محاسب یعنی پٹواری اور چودہری اور نمبردار جو سالانہ حساب مرتب کیا کرتے تہے وہ ریاست پٹیالہ کی بالکل مطیع تہے اور اونکی یہہ مجال نہ تہی کہ کوئی بات اس ریاست کے خلاف منشا عمل مین لاسکین پس چونکہ یہہ بات ثابت ہوگئی کہ اوس دستور العمل مین سکہون کی دلائل پر کچہہ غور وخوض نہین کیا گیا تہا اور ریاست پٹیالہ کے مقابلہ مین جن سکہون کیطرف سے علی التواتر دعوے پیش ہوتے رہے اونکا کچہہ لحاظ نہین ہوا تہا اس سبب سے گورنمنٹ نے اپنے پہلے احکام کے حوالہ سے یہہ حکم صادر فرمایا کہ دیہات متنازعہ مساوی حصون مین تقسیم کردیے جائین اور کوئی غاصب اپنی اوس زیادتی سے جسکی نسبت ہمیشہ شکایت ہوتی رہی ہے فایدہ اوٹہانے کا مجاز نہو ۔

ذکر چہار میان بنوڑ

ریاست پٹیالہ کو تقسیم قصبہ بنوڑ کی بابت جسمین سنگہ پوریہ سردار حصہ دار تہے اور جو پٹیالہ کے بعد تمام علاقہ مین ایک نامی قصبہ ہے یہہ فایدہ رہا کہ یہہ قصبہ بعد تقسیم کے پٹیالہ کے حصہ مین رہا اور سنگہ پوریہ سردارون کو اسکے معاوضہ مین اونکے واجبی حصہ سے کسیقدر زیادہ آمدنی دی گئی ۔ یعنی موضع بڑالی جو پہلے پٹیالہ کے علاقہ مین تہا

اس تقسیم کے روسے سنگہہ پورئے سرداردن کو دیاگیا مگر بعدازان جب موضع مذکور ضبط سرکار ہوگیا تب مہاراجہ صاحب کو اس سبب سے کہ ان حصہ داردن کے بعد انکا بہی حق پہونچتا تہا حصہ منضبطہ کی کل جمع پر دس روپیہ[۵۱] بطور معاوضہ بعض حقوق متفرقہ وبعیدہ کے دیا گیا۔

جاگیرپوراس ایک ایسی مقام پر واقع تہی جو سب سے علیحدہ تہا اس سبب سے اسکی چارون دیہات ریاست پٹیالہ کو دینی مناسب سمجہی گئی اور یہہ تجویز کی گئی کہ پوراس کے سردار کو کہین اور دیہات دیدی جائین اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ سی جاگیرپوراس کی آمدنی پر دس روپیہ فیصدی اوس تکلیف کے معاوضہ مین طلب کیا جائے جو سردار مذکور کو ایک جگہہ سی دوسری جگہہ جانے مین اوٹہانی پڑی گی۔ اس معاوضہ کے دینی سی مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے عذر کیا اور گورنمنٹ نے اونکی عذر کو اس خیال سی منظور کرلیا کہ اگرچہ پوراس کا سردار اس معاوضہ کا مستحق ہے مگر یہہ معاوضہ گورنمنٹ انگریزی کو دینا چاہئی پٹیالہ کو اسکی دینی سی کچہہ سروکار نہین کسواسطی کہ اوسکی طرف سے سردار پوراس کو کہین اور چلی جانے کے لئی مجبور نہین کیا گیا۔

چوہنی مچہلی

سب سے اخیر مین چوہنی مچہلی کا مقدمہ طی ہوا۔ اسمین موضع بروالہ کی نسبت تنازع تہا اس گانون کو مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور سردار جسونت سنگہ چوہنی مچہلی والہ دونون حصہ دار اپنی اپنی قبضہ مین رکہنا چاہتی تہی۔ مہاراجہ صاحب اپنی دعوی کی نسبت بڑی وجہہ ثبوت یہہ دیتی تہی کہ یہان کا قلعہ ہماری بزرگون کے قبضہ مین تہا اور ہماری بزرگون کی بعض علامات

---

[۵۱] اس اجمال کی شرح فقرہ مابعد متعلقہ جبار سیان پوراس سے حاصل ہی یعنی اوسیطرح پٹیالہ کی ضرورت سے سنگہہ پوریون کو دس روپیہ فیصدی زیادہ واجب حصہ سے دیکر ہنوز سی بیدخل کیا گیا تہا مگر جب بیدخل شدہ حصہ دار مرگیا اوس دس روپیہ فیصدی زیادہ کی رقم نے پٹیالہ کی طرف جو اوسکا حقدار بعید تہا رجوع کیا ۱۲ — مترجم۔

از قسم سماده وغیره یہان بنی ہوئی ہین - مگر جب تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ جسکو مہاراجہ صاحب قلعہ کہتی تہی وہ صرف ایک پناہ دار حویلی ہی اور بزرگون کی علامات کی نسبت ریاست پٹیالہ نے خود ہی قبول کر لیا کہ وہ یہان نہین برنالہ مین ہین - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید اہلکاران ریاست پٹیالہ کو یہہ امید ہوگی کہ بروالہ اور برنالہ مین جو محض ایک حرف کا فرق ہی اسپر کون خیال کریگا - بہرحال حکام کی راے مین موضع بروالہ کا مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کی نسبت سردار جسونت سنگہ کے قبضہ مین رہنا زیادہ تر ضروری معلوم ہوا - چنانچہ موضع مذکور اوسکی جاگیر مین شامل کر دیا گیا -

مقدمات چہارمیانی کا بالکل فیصلہ ہو جانا -

غرضکہ اب ایسی تنازع کا جو ریاست پٹیالہ اور چہارمی سکہون مین اوسوقت سی چلا آتا تہا جب سے سرکار انگریزی کو علاقہ اپنیر و ستلج کے ساتہہ تعلق پیدا ہوا تہا ایک ایسی طور پر خاتمہ ہوا جس سے سب کے حق مین تقریباً مساوی وہی انصاف ہو گیا -

پٹیالہ کی طرف سے ایسی مقدمات مین ہمیشہ جہگڑالوپن کا ناواجب طریقہ مرعی رہنا

لیکن اس مقدمہ مین حقیقتاً اگر کوئی انصاف ہوا ہی تو حکام انگریزی کے نہایت درجہ استقلال اور مدت دراز تک عرق ریزی کے ساتہہ تحقیقات کرنے سی ہوا ہی ریاست پٹیالہ کی حق پسندی اور فیاضی کو اسمین کچہہ دخل نہین ہے، بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس مقدمہ پر کیا منحصر ہی اونکی طرف سے تو اس قسم کے ہر ایک مقدمہ مین ایسا ہی عمل ہوتا رہا ہی کہ حکام انگریزی کو اونکی طریقہ کارروائی سی کچہہ فایدہ نہین حاصل ہوا -

جس گورنمنٹ کے سایہ حمایت مین رہنی سی ریاست پٹیالہ آجتک موجود دکہلائی دیتی ہی

اوسکے ایسے حقوق کو جنکی نسبت ہر ایک سلطنت بالادست اپنے ماتحتون سے حاصل کرنیکا
استحقاق رکھتی ہے مانگر دیدینا اوسکو ناگوار معلوم ہوتا رہا ہے اور جب کسی اونکے ہمسایہ سردار
و رئیس کو کوئی فایدہ کسی طرحکا حاصل ہوتا تھا اوسے دیکھہ کر رشک کرنا پٹیالہ والون کی عادت
رہی ہے اور اس بات کی کچھہ قدر نہین کرتے تھے کہ گورنمنٹ کیسی متحمل مزاج اور بُردبار ہے کہ ہماری
ہر ایک حجت پر توجہہ کرتی ہے اور ہر ایک دعوے کو سُنکر اوسکی تحقیقات کرتی ہے بلکہ برعکس اسکے
فضول اور بے بنیاد دعوے رجوع کئے جاتے تھے اور اونکے ثبوت مین جھوٹی اور مصنوعی شہادتین
پیش کرتے تھے اور حکام انگریزی کو جنکو تحقیقات کے کام مین خود ہی بہت سی مشکلات پیش
آتی تھین حتے الامکان مقدمہ کا اصل حال دریافت نہین ہونے دیتے تھے ریاست پٹیالہ کے
نزدیک تو انصاف صرف اس بات مین منحصر تھا کہ گورنمنٹ ہر ایک چیز اوسی کو دیدیتی اور
جب اس ریاست سے چھوٹے اور کمزور سردارون کو اونکے واجب اور بے شُبہ حقوق دلائے جاتے
تھے تو ریاست پٹیالہ اس بات کو اپنے حق مین ایک خاص طور کا ظلم خیال کرتی تھی ہر ایک سردار
اور ریاست ہمسایہ پٹیالہ کی آنکھون مین رقیب کیطرح کھٹکتی تھی اور رقیب بھی ایسا کہ جسپر
ہر ایک قسم کا وار کرنا اور ہتھیار چلانا جایز ہے مگر یہہ بات کبھی بھی انصاف سے بعید ہے
کہ اس قسم کا برتاؤ صرف ریاست پٹیالہ ہی کیطرف سے ظہور مین آیا ہے۔ ہم انگریزون کی نظر مین
معاملات ملکی (پولٹیکس) مین جو باتین ناواجب اور خلاف عزت و شان ہین ہندوستان
کی اکثر ریاستون مین وہ محض ایک معمولی سی بات سمجھی جاتی ہین اور عموماً مروج ہین
ان ریاستون کے فرمانروائون کی حکومت صرف جبر پر مبنی تھی اور جہانتک انکا بس

چلتا تہا اوسکو ناجایز زور اور زبردستی سے بڑہاتی تہی اب چونکہ ایک ایسی سلطنت جو انسے بدرجہا قوی تر ہے اس بات پر مصر تہی کہ ملک مین ہر طرح امن و امان رہے اس سبب سے جب ان رئیسون کی زبردستی پیش جانے سے رہ گئی تو داؤ کہیلنے شروع کردئے ۔

ذکر مقدمہ موضع بگر جو بی بی فتو کو اوسکے بہائیون راما اور تلوکا نے ہبہ کیا تہا ۔

چہارمی سکہون کے مقدمہ کے سوا ریاست پٹیالہ کے اور بہی کئی مقدمات ایسے تہے جنکا تصفیہ بہت مشکل تہا لہذا ان مقدمات کا بہی مختصر طور پر کچہہ بیان کیا جاتا ہے ۔ چنانچہ انمین سے اول موضع بگر کا مقدمہ تہا اس مقدمہ کے زیادہ تر دلچسپ ہونیکا سبب سوپریم گورنمنٹ کا ایک حکم ہے یہہ حکم اون حقوق کی تحقیقات کے باب مین صادر ہوا تہا جو روساء اینروے ستلج کو ۱۸۰۹ع سے پہلے حاصل ہوئے تہے ۔ یہہ بگر وہ گانو نہین ہے جو ۱۸۵۵ع مین ریاست پٹیالہ کو دیا گیا تہا بلکہ وہ گانون ہے جو ابتدا مین راما اور تلوکا نے جو چودہری پہول کے بیٹے تہے اپنی ہمشیرہ بی بی فتو کو دیا تہا اور آجتک بی بی موصوف کی اولاد کے قبضہ مین ہے ۔

پٹیالہ اور نابہہ والون کا دعوی اس گانون پر

چونکہ رئیس پٹیالہ اور نابہہ دونون اصل داہبون کی اولاد ہین اس سبب سے دونون موضع بگر پر دعویدار تہے جاگیردارون کے بہی دو فریق تہے ایک فریق ریاست پٹیالہ کا طرفدار تہا اور دوسرا ریاست نابہہ کا اور کاشتکاران دیہہ کا یہہ بیان تہا کہ پٹیالہ اور نابہہ دونون کی یہان حکومت تہی اور دونو جرمانے لیا کرتے تہے ۔

حکام سرکار کیطرف سے دعوی بابت حکومت اس گانون کے ۔

صاحب کمشنر ریاستہاے اینروے ستلج نے اپنی رپورٹ مین یہہ راے ظاہر کی کہ دیہہ متنازعہ پر ان دونون ریاستون مین سے کسی کا حق نہین ہے کسواسطے کہ جس زمانہ

مین رئیس پٹیالہ اور نابھہ کے مورثان اعلی نے یہہ گانون ہبہ کیا تہا اوس زمانہ مین وہ فقط زمیندار اور شہنشاہ دہلی کے تابعدار اور رعایا تہے اور شاہان موصوف اور دیہات کی طرح موضع بگر کی آمدنی مین سے بہی اپنا شاہانہ حصہ یعنی معاملہ لیا کرتے تہے اور چونکہ اب شاہان دہلی کی جگہہ گورنمنٹ انگلشیہ ہے اس سبب سے اوسکو بہی وہ ہی اختیارات اور استحقاق حاصل ہین جو اون فرمان روایان سابق کو حاصل تہے علاوہ اسکے رعایا پر یہہ بڑا ظلم ہے کہ اونکو اُن دُونون ریاستون مین سے کسی ایک کے حوالہ کر دیا جاے کسواسطے کہ اس صورت مین فریق غالب کے طرفدار دوسرے فریق مغلوب کے طرفدار لوگون کا ناکمین دم کر دینگے اور دو رئیسونکا ایک گانون مین دخل رہنا ایسا ہی ناممکن ہے جیسے ایک میان مین دو کٹاریان —

گورنمنٹ ہند کا اپنے حاکمون کے اس دعوی کو نا منظور کرنا۔

مگر گورنمنٹ ہند نے اس راے کو منظور نہین کیا اور اس دلیل کو کہ جس زمانہ مین یہہ گانو ہبہ کیا گیا اوسوقت واہبون کو اس کارروائی کا منصب ہی نہ تہا اس سبب سے باطل خیال کیا کہ سنہ ۱۸۰۹ اور سنہ ۱۸۱۱ء مین جو اشتہارات سر ڈیوڈ اختر لونی صاحب نے جاری کئے تہے اونکی رو سے گورنمنٹ کو یہہ اختیار ہی نہین رہا تہا کہ رؤسا اینروی ستلج کے حقوق سابقہ کی نسبت تحقیقات کرے۔ اشتہارات مذکورہ کے روسے ان رؤسا کو اپنے علاقجات مین بدستور سابق حکومت کرنے کا اختیار حاصل تہا اور جو حقوق اونکو سرکار انگریزی کے زیر حمایت ہونے سے پہلے حاصل تہے اونمین کچہہ فرق نہین آیا تہا بلکہ اونکی کفالت کی گئی تہی اور چونکہ اجراے اشتہار کے وقت یہہ متنازعہ پٹیالہ یا نابہہ ان دونون مین سے کسی نہ کسی ریاست کے قبضہ مین تہا اس سبب سے گورنمنٹ ہند کے نزدیک اس گانون کو اپنے قلمرو مین شامل کرنا اوس اقرار کے محض خلاف ہے جسکا

اس موقع پر اعلان کیا گیا تہا اور ریاست ہای مذکور مین سے کسی ایک کو اس گانون کے دینے سے وہان کی رعایا کو تکلیف اوٹھانے کا گو احتمال ہی اور یہہ بات افسوس کے بہی قابل ہے مگر اسکو اس تنازعہ کے تصفیہ سے کچھہ تعلق نہین ہی اور اسطرح کا عملدرآمد کرنے سے گورنمنٹ کے اعتماد اور اوس ساکھ مین فرق آتا ہی جو اونسے ریاست ہای اپنیرو ستلج کو زیر حمایت کرنے مین باندہی تہی اور یہہ بات بخوبی ظاہر ہی کہ گورنمنٹ رعایای ریاست ہای ہندوستانی کے فایدہ کی خاطر خواہ وہ کیسی کی رعایا ہون اون ریاستون مین مداخلت نہین کرسکتی۔

اس گانون کا نابہہ کو دیا جانا۔

غرضکہ گورنمنٹ نے یہہ تمام وجوہات بیان کر کے یہہ حکم صادر کیا کہ موضع گگر پٹیالہ یا نابہہ جسکو مناسب ہو دیدیا جاے۔ چنانچہ اسکے بعد کسیقدر اور مباحثہ اس باب مین ہوا مگر آخرکار یہہ گانو رئیس نابہہ کو دیا گیا اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ اس فیصلہ پر قانع ہوکر خاموش ہو رہے۔

علاقہ کہمانون کا مقدمہ

اسکے بعد کہمانون کے جاگیردارون کا مقدمہ ہوا۔ یہہ مقام سرہند سے چند میل شمال کی جانب واقع ہی اور اسمین اٹھاون ۵۸ دیہات ہین اس جاگیر مین پٹیالہ کا حق ملکیت کچھہ نہ تہا مگر ۱۸۱۵ء مین سر ڈیوڈ اختر لونی صاحب نے اس جاگیر کو بنظر انتظام پٹیالہ کے سپرد کردیا تہا اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو اس علاقہ مین اختیارات فوجداری بہی حاصل تہے اور یہان کے جاگیردارون سے ریاست کو خدمت کیواسطے کسی قدر سوار وغیرہ لینے کا بہی اختیار تہا جب سرکار انگریزی نے اول ہی اول علاقہ اپنیرو ستلج کو اپنی زیر حفاظت کیا تہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت حکام انگریزی کا یہہ خیال تہا کہ یہہ تمام ملک چند بڑی بڑی روسا کے تحت حکومت

ہے اور یہہ بات اونکو صرف رفتہ رفتہ دریافت ہوئی کہ یہان چہوٹے چہوٹے لوگ خودمختاری کامل کا دم بہرتے ہین غرضکہ گورنمنٹ نے اپنی محنت بچانیکی خاطر بڑے رئیسونکو قریب قریب کے چہوٹے رئیسون کی چال چلن کا جواب دہ بنا دیا تہا اور اونکو ان سردارون کے مقدمات کے سماعت اور فیصل کرنیکا اختیار دیدیا تہا اگرچہ اس انتظام سے بعض ریاستون کو ایسے اختیارات حاصل ہوگئے کہ جنکو اونہون نے اکثر بیجا طور پر استعمال کیا مگر اسمین شک نہین ہے کہ اگر بنظر کلی دیکہا جاے تو یہہ انتظام خاصے طور پر چلا تہا۔

کہانون کا پٹیالہ کی حکومت مین منتقل ہونا ۱۸۱۵ء مین

چنانچہ ۱۸۱۵ء مین کہانون کے سکہون کو جو آپسمین شریک اور حصہ دار تہے ریاست پٹیالہ کے زیر حکومت کردیا جانا بہی اسی مذکورہ بالا طور پر عمل مین آیا تہا اور اسکے دوسرے سال پنجوکہرہ۔ سیدپور۔ دہنیوڑہی۔ لکہنور۔ کمبڑہ۔ اور بوٹائل کے سکہہ اور ۱۸۲۱ء مین وہ چہارمی جو ریاست پٹیالہ کے ساتہہ جاگیر کے حصہ مین شریک تہے اور ۱۸۲۳ء مین تلاکور کے سکہہ بہی عام نگرانی کے واسطے ریاست پٹیالہ کے ماتحت کردئے گئے تہے

انتظامات مذکورہ بالا کا ۱۸۴۷ء مین بہی جاری رکہا جانا

کرنل میکسن صاحب نے جو رپورٹ ۱۸۴۷ء مین کی تہی اوسمین یہہ راے دی تہی کہ کہانون کے سکہون کو یہہ اجازت دیجائے کہ خواہ وہ ریاست پٹیالہ کے ماتحت رہنا پسند کرین خواہ گورنمنٹ کے تحت حکومت آجائین گورنمنٹ ہند نے اس بات کو تو اگرچہ تسلیم کیا کہ اس جاگیر کا بالکل ہمارے زیر اختیار آجانا پسندیدہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہہ فرمایا کہ ہمارا یہہ منشا نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے اوس اختیار کو جو اونکو مہم ستلج سے پہلے حاصل تہا کم کرین یا کچہہ اور تغیر تبدل کرین بلکہ ہم یہہ چاہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ

سے جو عمدہ خدمات ظہور مین آئی ہین اونکی جلدو مین اونکے اختیارات بڑہائے جائین مگر ہان مہاراجہ صاحب کے انتقال کے بعد اس معاملہ مین مکرر غور کیجائیگی۔

مذکورہ بالا جاگیرون مین گورنمنٹ کے حقوق کی حفاظت کی نسبت مشکلات

۱۸۵۵ء مین جبکہ جاگیرداران جہارمی کے باب مین تحقیقات اور غور کی گئی تہی اوسوقت کہانون کی نسبت بہی مابین حکام انگریزی ایک مباحثہ عمل مین آیا تہا جسکا نتیجہ یہہ ہوا تہا کہ گورنمنٹ انگریزی نے اِن جاگیر پر سوا اپنے وہ حقوق جو اوسکو بحیثیت سلطنت اعلیٰ ہونے کے حاصل تہے کبہی نہین چہوڑے تہے چنانچہ چار ہزار ایکسو اٹہائیس روپیہ سالانہ کا بوجہہ کمیوٹیشن (یعنی معاوضہ خدمت فوجی گورنمنٹ انگریزی کو وصول ہوتے رہنا اور لاوارث حصون کا ضبط سرکار ہونا لازم قرار دیا گیا مگر اس بات کا دریافت ہونا مشکل تہا کہ کون کون حصہ جات کس کس مالیت کے ابتک بوجہہ لاوارثی ضبط ہو چکے ہین اور یہہ بات خود ہی ظاہر ہے کہ ریاست پٹیالہ کو اسمین کچہہ فایدہ نہ تہا کہ گورنمنٹ کو اس حال کی اطلاع دے لہذا اس دقت کے رفع کرنے کے واسطے مسٹر اڈمنسٹن صاحب کمشنر اینروہ ستلج نے یہہ قاعدہ مقرر کیا کہ ان ضبطیون کی تحقیقات ابتدائی ۱۸۰۹ء کے معمولی عام قاعدہ پر (یعنی جب سے کہ روسائے اینروہ ستلج زیر حفاظت گورنمنٹ ہوئے تہے نہ کیجائے) بلکہ قبضہ قابضان حال اس بات کی بنا گردانا جائے کہ آیندہ جو ضبطیان ہوا کرین انپر گورنمنٹ کے حقوق اثر پذیر ہوا کرین اور یہہ امر مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے ذمہ واجب قرار دیا گیا کہ حصہ لاوارث قابل ضبطی گورنمنٹ کی جمع سالانہ کا تخمینہ لکہکر پیش کیا کرین اور بقدر تخمینہ مذکورہ زر نقد شامل اوس رقم کمیوٹیشن کی جو ریاست پٹیالہ بابت جاگیرداران کہانون داخل کیا کرتی ہے داخل کیا کرے

اس قاعدہ پر عمل درامد ہونے سے جب اچھی طرح کام نہین چلا تب گورنمنٹ مین منجانب صاحب کمشنر انبالہ یہہ تجویز پیش کی گئی کہ مہاراجہ صاحب سے یا تو یہہ درخواست کیجاے کہ وہ اس تمام جاگیر کی بابت ایک فہرست حصہ کشی ایسی مکمل طور پر طیار کرکے داخل کرین جسمین ہر ایک حصہ دار کا نام مع تعداد آمدنی سالانہ شخص مذکور مفصل درج ہو یا تمام دیہات اس جاگیر کا بندوبست قانونی کیا جاوے۔ مگر گورنمنٹ نے قانونی بندوبست کیے جانیکی تجویز کو اس خیال سے منظور نہین کیا کہ غالباً یہہ امر مہاراجہ صاحب کو ناگوار خاطر ہوگا کسواسطے کہ یہہ جاگیر مدت سے اونہین کے تحت حکومت چلی آتی ہے اور آخرکار یہہ ہی بات قرار پائی کہ جسطرح بالفعل انتظام موجود ہے اسیطرح مہاراجہ نرندر سنگھ صاحب کی حین حیات جاری رہے۔

مگر آخرکار مذکورہ بالا تجویز پر عمل ہونا۔

اسکے بعد چونکہ ایسے شکوک پیدا ہوے کہ شاید گورنمنٹ لاوارث جاگیرون کے دعوی استحقاق ضبطی سے بھی مطلقاً دست بردار ہونا چاہتی ہے اس سبب سے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو اطلاع دی گئی کہ گورنمنٹ اپنے واجبی دعوے سے کبھی دست بردار نہین ہوگی اور آپ تین مہینے کے عرصہ مین ایک فہرست حصہ کشی اور شجرہ خاندان قابضان جاگیر ایسی طور پر مرتب کرکے داخل کرین جس مین تعداد حصص اور ہر ایک حصہ دار کو مورث اعلی کا نام معہ اوسکی اولاد کی کل شاخون کے معہ تخمینہ آمدنی سالانہ ہر ایک حصہ کے درج ہو اور اگر آپ اس بات کو قبول نکرینگے تو کہانون کی جاگیر پر آپکی حکومت قایم نہین رہیگی اور جو قواعد تبلیغ وراثت کے باب سنہ ۱۸۵۱ع مین مقرر ہوے تھے وہی اس جاگیر کے متعلق کیے گئے جنکا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ اگر کسی مورث اعلے قابض سنہ ۱۸۰۹ع کی اولاد کی ایک شاخ معدوم ہو جاے تو اوسکی اولاد کی دوسری شاخ والے

اوس معدوم شدہ شاخ کے اوسقدر حصہ پر قابض ہوسکینگے جسقدر کہ سنہ ۱۸۰۹ع مین اوس مورث اعلی کے قبضہ مین تہی مگر باوجود اسکی بہی مہاراجہ پٹیالہ نے ساتوین مئی سنہ ۱۸۵۷ع تک اس فہرست وشجرہ مطلوبہ کے پیش کرنے کو کہٹائی مین ڈالی رکہا اور اس فہرست اور شجرہ مین جو مہاراجہ صاحب نے ماہ مئی السابق سنہ ۱۸۵۷ع مین ارسال کئی تہی صرف ایکہزار چہہ سو پچاس روپیہ سالانہ کے دو حصہ ضبط شدہ درج کئی تہی اور چونکہ جاگیر علاقہ کہمانون مین کل حصہ جات بتعداد دو سو پچیس تہی اس سبب سے یہہ رقم بہت قلیل تہی اور یہہ رقم تاریخ ضبطی اون حصہ جات سے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی ذمہ لگائی گئی اسکی دو برس بعد کہمانون کی جاگیر منتقل ہوکر ریاست پٹیالہ کو ہمیشہ کے لئے مل گئی ۔

مہاراجہ نراندر سنگہ صاحب کا عزم تشریف بری انگلستان

مہاراجہ نراندر سنگہ بہادر انگلستان جانے کا ہمیشہ بہت شوق ظاہر کرتے رہے اور یہہ اولوالعزمی مہاراجہ صاحب کی ہی فراج مین تہی کسواسطے کہ سکہہ لوگ دور دراز سفر کرنے کے عادی نہین ہوتے اور سکہون مین سے چہوٹا یا بڑا کوئی رئیس اسوقت تک ہندوستان سے باہر کبہی نہین گیا تہا بلکہ کلکتہ تک بہی کوئی شاذونادر ہی گیا ہوگا چنانچہ سنہ ۱۸۵۴ع مین مہاراجہ صاحب موصوف نے انگلستان جانیکی لئے باضابطہ اجازت چاہی اور یہہ درخواست کی کہ کوئی افسر انگریزی میرے ہمراہ جانے کیواسطے مقرر ہوجاوے گورنمنٹ نے یہہ جواب دیا کہ اگر آپ اپنی ریاست کا ایسا انتظام کرجائین کہ آپکی غیبت مین کاروبار ریاست قابل اطمینان طور پر چلتے رہین تو آپ تشریف لیجائین غرضکہ یہہ تجویز قرار پائی کہ ایک کلارکن کونسل آف ریجنسی مقرر ہوا اور اوسمین تین اہلکار شریک ہوکر کاروبار ریاست انجام دیا کرین

اونکو اختیارات کامل دئیے جائین اور درصورت اختلاف راے مقدمات کا فیصلہ کثرت رامے کی لحاظ سے ہوا کرے۔ پیشتر مہاراجہ صاحب کا یہہ ارادہ تہا کہ پانسو آدمی اپنے ساتہہ لیجائین مگر گورنمنٹ ہند کی صلاح دہی کے موافق اونہون نے اس ارادہ کو بدل دیا اور تہوڑے سے لوگون کے ہمراہ لیجانے پر راضی ہوگئے غرضکہ ولایت جانے کی سب طیاری ہوگئی تہی - مگر اخیر مین مہاراجہ صاحب نے ارادہ ملتوی کر دیا اور پہر ارادہ نکرنے پاے تہے کہ اتنے ہی مین ۱۸۵۷ء کا غدر ہوگیا اور اونکو اس موقع پر اپنی ریاست ہی مین موجود رہنا ضرور ہوا۔

مہاراجہ صاحب ممدوح کا مکرر ارادہ کرنا واسطے تشریف بری انگلستان کے -

غدر کے بعد مہاراجہ نرندر سنگہ صاحب نے انگلستان جانے کا پہر ارادہ کیا ۱۸۵۷ء مین ان سے ایسی خدمات نمایان ظہور مین آئین تہین اور گورنمنٹ کی طرف سے اون خدمات کا اعتراف ایسی گرم جوشی سے ہوا تہا کہ اوسکے سبب سے اونکو یقین کامل تہا کہ جب مین انگلستان جاؤنگا تو میری بہت ہی تعظیم و تکریم ہوگی - اسمین کچہہ شک نہین کہ مہاراجہ صاحب کی یہہ سب امیدین ضرور پوری ہوتین مگر افسوس کہ جب سب طیاری ہوچکی اور ایک افسر انگریزی ہی یعنی میجر ریچرڈ لارنس صاحب[۵۱] جو صاحب چیف کمشنر کے ملٹری سکرٹری تہے مہاراجہ صاحب کے ہمرکاب جانیکے واسطے منتخب ہوچکے تو اوسوقت چند خانگی اور پولٹیکل معاملات کے پیش آجانے کے سبب مہاراجہ صاحب کو ولایت جانیکا ارادہ فسخ کرنا پڑا۔

ابتدائے ۱۸۰۹ء سے روساے اینروے ستلج کے ساتہہ بکمال عرق ریزی جس تجربہ طلب تدبیر ملکی کو گورنمنٹ برت رہی تہی اب ۱۸۵۷ء مین اوسکے امتحان کا وقت آگیا اور غدر نے

---

[۵۱] یہہ صاحب لارڈ لارنس صاحب بہادر سابق ویسراے ہند کے چھوٹے بہائی تہے ۱۲ مترجم -

اس بات کو بطور قطعی ثابت کردیا کہ سکھہ ہوسا اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ گورنمنٹ نے ہم سے سیر چشمی فیاضی اور نظر الطاف کے ساتھہ سلوک کیا ہے سنہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین ہندوستان کے کسی رئیس سے گورنمنٹ برطانیہ کی خیرخواہی اور خدمات نمایان مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ سے بڑھ کر ظہور مین نہین آئین مہاراجہ صاحب کو تمام سکھہ اپنا سردار مانتے تھے پس اگر گورنمنٹ کو امداد دینے مین اونکی طرف سے کچھہ تامل ہوتا یا کوئی بدخواہی کی بات انسے ظہور پذیر ہوتی تو ہمارے لئے بڑا ہی طوفان برپا ہوتا اور چونکہ مہاراجہ صاحب ایک عالیجاہ رئیس تھے اور لیاقت ذاتی اور اپنے چال چلن اور طور طریق کی روسے بھی مستثنے اشخص تھے اسلئے وہ گورنمنٹ کے لئے نہایت خوفناک مخالف ہوسکتے تھے مگر چونکہ مہاراجہ صاحب کی طبیعت مین وفاداری اور احسان کو یاد رکھنے کے معزز اوصاف موجود تھے اس سبب سے اونہون نے بلا تامل و تذبذب اپنی تمام فوج اور تمام وسائل و ذخایر امداد کو مع اپنے ذاتی رعب و اقتدار کے بالکل حکام انگریزی کے حوالہ کردیا اور اس غدر کے زمانہ مین جو ایک نہایت تاریک اور رودبدل کا زمانہ تھا مہاراجہ صاحب کی ہواخواہی مین کبھی ایک لمحہ کے واسطے بھی لغزش نہین آئی بلکہ درحالیکہ گورنمنٹ کے اور بے مروت دوست اوس سے کنارہ کشی کرنا ہی مصلحت وقت سمجھتے تھے مہاراجہ صاحب اسکو امداد دینے مین بیش از بیش سعی فرماتے رہے ۔

ذکر مہاراجہ صاحب کے اون کامون کا جو گورنمنٹ کی طرفداری مین اونہون نے فوراً اختیار کئے

جس رات پٹیالہ مین یہہ خبر پہونچی کہ دہلی اور میرٹھہ مین مفسدہ برپا ہوگیا اور انبالہ کی ہندوستانی فوج کا بھی کچھہ بہروسہ نہین ہے مہاراجہ صاحب فوراً بذات خود اپنی تمام سپاہ کو جسقدر کہ اوسوقت موجود تھی اپنے ساتھہ لیکر انبالہ کے

قریب مقام لوہ سینبلی مین جا پہونچے اور معًا کسولی۔ ڈگسائی اور سباٹہو سے سپاہ انگریزی کے لانیکو واسطے ہاتی اونٹ اور چھکڑے وغیرہ کالکا کی طرف روانہ کئے اور پہر لوہ سینبلی سے مہاراجہ صاحب تہانیسر کو تشریف لیگئے اور یہان تیرہ ۱۳۰۰ سو سپاہی معہ چار توپون کے ضلع کی حفاظت کیواسطے متعین کئے۔

مہاراجہ صاحب کی نسبت صاحب کمشنر انبالہ کی رائے

صاحب کمشنر ممالک اینرون ستلج نے اپنی رپورٹ مین مہاراجہ صاحب کی نسبت یہہ عبارت تحریر فرمائی ہے قولہ ،، یہہ راست بازی اور ہواخواہی کا برتاو اس زمانہ مین ہمارے حق مین پرلے سرے کا مفید تہا لوگون کے دل اس قسم کی بیشمار افواہون کو سُن سُنکر بیٹھے ہوئے تہے کہ چربی کے کارتوس جاری کرنے اور آٹے مین ملاو کرنے اور اور حکمتون سے انگریز لوگ ہمکو بیدین کیا چاہتے ہین مگر جب مہاراجہ صاحب جرات کرکے اور تہ دل سے ہماری طرف ہوگئے تب لوگون مین ان فتنہ انگیز باتون کا اعتبار کم ہونا شروع ہوگیا کیونکہ مہاراجہ صاحب ایک پکے ہندو تہے اور علاوہ برین اونکا منصب خداداد اور چلین اور طریق بہی قابل لحاظ اور تعظیم تہا، لہذا ایسے نازک موقع پر مہاراجہ صاحب کی امداد ہمارے واسطے انگریزی سپاہ یعنی گورہ فوج کے ایک برگیڈ کے برابر تہی اور گورنمنٹ انگریزی کے سو عہدہ دار اگر سرکاری طور پر اون افواہون کی تردید کرتے تب بہی اون سے لوگون کے دلون مین اسقدر تسکین پیدا نہوتی جسقدر کہ محض مہاراجہ صاحب کی رفاقت نے کام دیا ،،۔

مہاراجہ صاحب کی خدمات انبالہ تہانیسر اور دہلی مین

تہانیسر کرنال اور چہاونی انبالہ مین مہاراجہ صاحب کی سپاہ انتظام کے واسطے متعین تہی اور کرنال سے پہلور تک سڑک اعظم کی حفاظت بہی اونہی کی

سپاہ کرنی تہی - مہاراجہ صاحب نے بکمال خلوص متواتر یہہ درخواست کی کہ وہ ہماری کمک کیواسطے اپنی سپاہ ہمراہ لیکر بذات خاص دہلی کو جائین مگر چونکہ اونکا علاقہ اینہر دو ستلج نیز ہی تہا بدرجہ غایت ضروری خیال کیا جاتا تہا اس سبب سے صاحب کمانڈر انچیف بہادر اور حکام سول اونکو اس ارادہ سے باز رکہتے رہی مہاراجہ صاحب نے پانسو سوار اور پیادون کی سپاہ بسر کردگی سردار پرتاپ سنگہ دہلی کے مورچے پر بہیجی اس سپاہ نے ایام محاصرہ مین اور نیز حملہ کے وقت بہی نہایت عمدہ خدمات کین - چنانچہ جنرل ولسن صاحب نے اپنے ڈسپاچ یعنی مراسلہ مورخہ ۲۲ بائیسوین ستمبر ۱۸۵۷ء مین اس امداد کی نسبت جو ریاست پٹیالہ نے دی تہی بہت شکر گذاری ظاہر کی ہی - مفسدہ کے آغاز مین شاہ دہلی کے پاس سے مہاراجہ صاحب کے نام ایک مراسلہ آیا تہا اسمین بڑی شد و مد کے ساتہہ یہہ لکہا ہوا تہا کہ آپ ہماری اعانت کرین اور ہم آپکو بڑے انعام و اکرام دینگے - یہہ مراسلہ مہاراجہ صاحب نے بجنسہ حکام انگریزی کو دیدیا -

ذکر خدمات پٹیالہ به ضلع سرسہ و رہتک وحصار -

- علاوہ اس سپاہ کے جو دہلی - کرنال - تہانیسر اور انبالہ مین متعین تہی مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے ایک دستہ سپاہ کا جنرل وان کورٹ لینڈٹ کے ساتہہ مامور کیا - اور سرسہ روہتک اور حصار مین اس سپاہ کی مدد سے دوبارہ امن و امان ہونے مین بہت مدد ملی علی ہذا القیاس پٹیالہ کی سپاہ جو سہارنپور اور جگادہری مین متعین تہی اوسکا دو دفعہ باغیون سے مقابلہ ہوا اور جب فیروزپور مین نمبر دس کیولری یعنی سوارون کے دسوین رسالے نے بغاوت کی اس موقع پر پٹیالہ کی سپاہ نے اونکا تعاقب کیا اور اس مٹہ بہیڑ مین سپاہ پٹیالہ کے کئی آدمی زخمی ہوئے

اور کئی مارے گئے۔

مہاراجہ صاحب کی طرف سے باربرداری اور رسد کا بہم رسانی وغیرہ وغیرہ اور گورنمنٹ کو زر نقد قرض دینا۔

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے انگریزی افواج کے واسطے اپنے علاقہ مین رسد اور باربرداری برابر بہم پہونچائی۔ اور پنجاب سے دہلی کو جو سڑکین اونکے علاقہ مین ہوکر جاتی ہین اون سب پر بخوبی انتظام رکہا جسکی باعث سپاہ انگریزی ان سڑکون پر بیدہڑک آتی جاتی رہی اور سرسہ رہتک اور حصار سے جو انگریز لوگ بہاگ کر پناہ کے واسطے علاقہ پٹیالہ مین آئے اونکی بڑی خاطرداری اور تواضع کیگئی اور جو چیز اونکو مطلوب ہوئی وہ مہیا کی گئی علاوہ برین مہاراجہ صاحب نے گورنمنٹ کو پانچ لاکہ روپیہ قرض دیا اور یہہ بہی خواہش ظاہر کی کہ اگر زیادہ روپیہ درکار ہو تو دس لاکہ تک حاضر کیا جائیگا مگر سرکار کو اون سے اور روپیہ مانگنے کی ضرورت نہین ہوئی۔

تعداد افواج پٹیالہ مامورہ ہنگامہ ۱۸۵۷ء۔

سنہ ۱۸۵۷ء مین مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی جانب سے سرکار انگریزی کی مدد کیواسطے آٹہہ توپین دو ہزار اکیسو چہپن سوار اور دو ہزار آٹہہ سو چہالیس سپاہی اور ایک سو چہپن عہدہ دار مامور تہے اونمین سب سے معزز سردار پرتاب سنگہ اور سید محمد حسن یہہ دو شخص تہے جو سپاہ دہلی کے کمانیر تہے[۵۱]۔ کنور دیپ سنگہ (یعنی کنور دیپ سنگہ صاحب بہادر برادر خورد مہاراجہ صاحب بہادر) تہانیسر مین اور سردار ہیرا سنگہ اور ہزارا سنگہ انبالہ مین سردار کرم سنگہ اور کاہن سنگہ حصار مین اور سردار دل سنگہ (یعنی سردار دل سنگہ مہتہ کا) اور فتح سنگہ (یعنی سردار فتح سنگہ باگڑیان والہ) ہانسی مین۔ اور سردار جیون سنگہ (کالیکا

---

[۵۱] یعنی سردار پرتاب سنگہ چاہل برادر ماموں زاد مہاراجہ نرندر سنگہ صاحب بہادر بلکہ بہائی اور خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر حال وزیر ریاست پٹیالہ۔ مترجم

فیروزپور مین سپاہ کی افسر تہی۔

ذکر خدمات پٹیالہ
واقعہ ۱۸۵۸ء بر ریاست
دہولپور وگوالیار

۱۸۵۸ء مین مہاراجہ صاحب پٹیالہ سی بہت سی خدمات ریاست دہولپور مین ظہور مین آئین۔ یہہ چہوٹی سی ریاست متعلقہ رزیڈنسی اجمیر (یعنی ممالک راجپوتانہ) آگرہ اور گوالیار کے بیچمین واقع ہی یہان کے رئیس رانا بہگونت سنگہ کے ولیعہد کی شادی مہاراجہ نراندر سنگہ والی پٹیالہ کی دختر نیک اختر کے ساتہہ ہوئی تہی۔ اوایل ماہ ستمبر ۱۸۵۷ء مین جب اندور اور گوالیار کی متفقہ باغی فوج ریاست دہولپور مین پہونچی اوسوقت رانا صاحب کی بہت سی سپاہ اور کتنی ہی اہلکار بہی ان باغیون سی مل گئی اور انہون نی بلالحاظ وادب حکومت رانا صاحب تمام علاقہ کو تاخت وتاراج کرنا شروع کیا بلکہ رانا صاحب کو بہی ڈراکر اور مار ڈالنی کی دہمکی دیکر اپنی بعض مطالب کو پورا کرلیا۔ آخرکار اس باغی فوج نی دہولپور کی توپین لیکر آگرہ کیطرف کوچ کیا یہان انکو آگرہ کی سپاہ موجودہ قلعہ نی اور جنرل گریٹہیڈ صاحب کی ماتحت جو جزوی سپاہ دہلی سی آئی تہی اوس نی دسوین اکتوبر کو شکست فاش دی مگر دہولپور مین بدعملی کا بازار بدستور گرم رہا اور رئیس سی انتظام نہو سکا۔ آخرکار حکام اضلاع شمالی ومغربی اور حکام پنجاب کی رضامندی سی مہاراجہ پٹیالہ نی دو ہزار سپاہی اور دو توپین اس ریاست کے انتظام کیواسطی بہیجین اور لالہ نہال چند اور دیوان جگدیس سنگہ اپنی دو معتمدون کو جو بڑی لایق اہلکار تہی اس سپاہ کا افسر بناکر بہیجا۔ اب دہولپور کا انتظام تو ہوگیا مگر چونکہ اسکی قرب وجوار کی اور ریاستون مین ابہی مفسدہ بدستور چپکت رہا تہا اس سبب سی سپاہ پٹیالہ کو یہین رہنی کا حکم ہوا۔

گوالیار جہان ابہی بہت سی کشت وخون اور بغاوت ہوچکی تہی اوسپر باغیون نے پہر حملہ کیا اور براے چندی ریاست پر قابض ہوگئے۔ مہاراجہ سیندہیہ دوسری ۲ جون کو یہان سے بہاگ کر دہولپور آئے اور یہان سے پٹیالہ کی سپاہ نے بحفاظت تمام انکو آگرہ پہونچا دیا۔ اب افواج انگریزی نے باغیون سے مقابلہ کرنے کے واسطے گوالیار کی طرف کوچ کیا اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے بہی جسقدر اور سپاہی بہم پہونچ سکتی تہی جمع کرکے اور کمک بہیج کر اپنی سپاہ متعینہ دہولپور کی قوت کو اور زیادہ کیا۔ چنانچہ پٹیالہ کی یہہ سپاہ دریاے چمبل کے تمام گہاٹون کی حفاظت کرتی رہی اور افواج انگریزی کیواسطے رسد جمع کرتی رہی۔ انیسوین ۱۹ جون کو مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے پانسو سپاہیون نے علی پور کی لڑائی مین جنرل نپیر[۵۷] صاحب کی ماتحت اچہی طرح سے کام دیا اس لڑائی مین اونہی باغیون کو مکرر حملہ کرکے شکست دی گئی تہی جو گوالیار مین قبل ازین شکست کہا چکی تہی۔ اسکے ایک مہینے بعد حسب درخواست سر رابرٹ ہملٹن صاحب (ایجنٹ گورنر جنرل ریاستہاے وسط ہند مقیم اندور) ریاست پٹیالہ کے چہہ سو ۶۰۰ سپاہی اور تین سو ۳۰۰ سوار دہولپور سے گوالیار کو بہیجے گئے۔ یہان اس سپاہ نے بڑی عمدہ خدمات کین سرکش دیہات کو مطیع کیا اور پہرہ چوکی کا خوب کام دیا۔

خدمات پٹیالہ علاقہ جہجر اور ملک اودہ مین۔

ماہ فروری ۱۸۵۸ء مین مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب کے خواہش کی موافق چہہ سو ۶۰۰ سپاہی اور دو سو ۲۰۰ سوار اور بعد ازان اوسی قدر اور سپاہ جہجر کو روانہ کی یہان یہہ سپاہ سال بہر تک حکام سول کے زیر حکم اس علاقہ کے اندر انتظام

---

[۵۷] یہہ وہی نامور جنرل ہے جسنے جہہ فتح کرنے مہم ملک حبش کے بعد ازین لارڈ نپیر آف مگڈالا اور جی سی بی اور جی سی ایس آئی کے خطاب پاے اور مدت تک ہندوستان کا کمانڈر انچیف رہا اور اب اپنے وطن مین ہے ۱۲ مترجم

قایم کرنے مین مصروف رہی پہر اسکی دو مہینے بعد اودہ کی چیف کمشنر صاحب بہادر نے اوس ملک کی انتظام کیواسطی مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ سے ایک پوری رجمنٹ سوارون کی جو ساز و سامان ضروری سے بہمہ جہت مکمل ہو درخواست کی۔ اگرچہ اسوقت مہاراجہ صاحب ممدوح کی تمام قواعددان سپاہ جہان تہان کام پر گئی ہوئی تہی مگر اونہون نے آٹہہ سو بیس سپاہی اور دو سو تین ۲۰۳ سوار اور بہرتی کر کے فوراً اودہ کیطرف روانہ کیے اور وہان انکی خدمات نہایت مفید ہوئین۔ ان خدمات کی باعث مہاراجہ پٹیالہ کو گورنمنٹ کی خدمات کا بہت کچہہ صلہ دیا گیا۔

ان خدمات کے جو جو صلے گورنمنٹ سے مہاراجہ صاحب کو دیے گئے۔ اونکا بیان۔

اول پرگنہ نارنول جسکی آمدنی دو لاکہہ روپیہ سال کی تہی مہاراجہ صاحب بہادر کو اس شرط پر دیا گیا کہ وہ عام خوف و خطر کے موقع پر نیک چلن رہین اور جنگی اور (پولیٹیکل) معاملات مین سرکار کو مدد دیتے رہین یہہ پرگنہ جہجر کے علاقہ مین تہا یہان کے نواب نے ایام غدر مین بغاوت کی تہی۔ دوسرے جاگیرداران بہدوڑ کا تعلقہ جسکی بابت مدت سے تنازع چلا آتا تہا معہ حقوق ضبطی حصہ جات لاوارث مہاراجہ صاحب کے حوالہ کیا گیا اور پانچہزار دو سو پینسٹہہ ۵۲۶۵ روپے سالانہ جو بابت آمدنی کمیوٹیشن یعنی عوض خدمت فوج ان جاگیردارون سے گورنمنٹ کو وصول ہوتا تہا اوسکی وصول کرنیکا بہی اختیار دیا گیا۔ تیسرے دس ہزار روپیہ کی قیمت کا ایک مکان مہاراجہ صاحب کو شہر دہلی مین دیا گیا۔ یہہ مکان زینت محل شاہ دہلی کی بیگم کا تہا اور غدر کے بعد سرکار نے اوسکو ضبط کر لیا تہا۔ اور علاوہ ان عطیات کے جو مہاراجہ صاحب کو دی گئین اونکا خطاب بہی زیادہ کیا گیا یعنی ۱۸۵۸ء مین مہاراجہ صاحب کا یہہ خطاب تہا کہ مہاراجہ دہراج راجیشر مہاراجہ راجگان نراندر سنگہ مہندر بہادر) اور ۱۸۵۹ء سے یہہ خطاب

ہوا۔ فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ دہراج راجیشر سری مہاراجہ راجگان نراندر سنگہ مہندر بہادر۔

پٹیالہ کو جہجر کا علاقہ دئی جانے کا سبب۔

اول یہہ تجویز ہوئی تہی کہ مہاراجہ صاحب کو پچاس ہزار روپیہ سال کا علاقہ ملحق اور قریب اونکی ریاست کے دیا جائے۔ مگر یہہ تجویز موقوف ہی کسواسطے کہ جو علاقہ بہت سے برسون تک سرکار انگریزی کے قبضہ مین رہ چکا ہو اوسکا منتقل کرنا مناسب نہ تہا اور جہجر کا علاقہ حال ہی مین ضبط سرکار ہوا تہا اور یہہ پٹیالہ سے اسقدر فاصلہ پر بہی نہ تہا کہ مہاراجہ صاحب کو اسکا حقہ انتظام کرنے مین کچہہ دقت ہوتی علاوہ اسکی مہاراجہ صاحب کو جہجر کی منضبطہ ریاست مین سے علاقہ دینے سے ایک یہہ بہی فایدہ تہا کہ ایک سکہہ رئیس جسکی خیرخواہی کی آزمایش بخوبی ہو چکی تہی علاقہ جہجر کی تکلیف دہ اور ناراض مسلمان رعایا کے سر پر موجود رہیگا اور مابین عملداری گورنمنٹ انگریزی اور الور و جیپور کے بااختیار ریاستون اور شیخاواٹی اور کہیتڑی اونکی ذیلدارون کی جہان کی رعایا اور فوج سے ایام غدر مین حرکات خلاف دوستی ظہور مین آئی تہین ایک حدفاصل اور روک قایم ہوجاویگی۔ کیونکہ نارنول جو علاقہ جہجر کا ایک پرگنہ تہا ان ریاستون کی حد پر واقع ہی۔

اس پرگنہ کا اوس قدر جمع کا نہونا جسقدر کہ پہلے خیال کیا گیا تہا اور مہاراجہ صاحب کی طرف سے کمی کے پورا کرنے کی درخواست پیش ہونا

یہہ پرگنہ باعتبار اوس تعداد جمع کے جو نواب جہجر کے وقت مین دو لاکہہ روپیہ سال سے بہی زیادہ مقرر تہی دو لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی کا اندازہ سمجہہ کر دیا گیا تہا مگر مہاراجہ صاحب کو اول ہی اول جرمانہ اور متفرقات آمدنیان ملاکر بہی ایک لاکہہ ستتر ہزار روپیہ سے زیادہ آمدنی وصول نہین ہوئی چنانچہ اس بنا پر کہ اسکی

آمدنی دو لاکہہ روپیہ سال سے کم ہے مہاراجہ صاحب کیطرف سے یہہ درخواست گذری کہ دو لاکہہ روپیہ مین جو کمی رہتی ہے وہ سرکار پوری کر دے۔

گورنمنٹ کا اس کمی کے پورا کرنیکو کفیل نہونا۔

مگر گورنمنٹ نے چونکہ یہہ اقرار نہین کیا تہا کہ اس علاقہ کی آمدنی ضرور دو لاکہہ روپیہ سال ہی کی ہوگی اور نوابون کے وقت کا حساب دیکہنے کے سوا اسکی آمدنی کا حال دریافت کرنے کے اور کچہہ وسایل نہ تہے اور اون حسابون کے رو سے دو لاکہہ روپیہ سے بہی زیادہ کی آمدنی ثابت ہوتی تہی اور گورنمنٹ بوجہہ معقول باور کرتی تہی کہ اس علاقہ کے محاصل مین ایک ویسی ہی ہندوستانی رئیس کے قبضہ مین جانے سے کچہہ کمی نہین ہوگی پس ان وجوہ سے اس خسارہ کا پورا کرنا گورنمنٹ پر کچہہ فرض نہ تہا کسواسطے کہ مہاراجہ صاحب کو اگرچہ تعداد محاصل اس علاقہ سے بطور اندازہ کے مطلع کیا گیا تہا مگر مہاراجہ صاحب موصوف یہہ بات بخوبی جانتے تہے کہ اس علاقہ مین تخمینہ سے کسی قدر کم ہی آمدنی ہوگی اور وہ یہہ بہی بخوبی جانتے تہے کہ یہہ پرگنہ مہاراجہ صاحب کو آمدنی کی کوئی خاص تعداد بطور شرط مقرر کر کے نہین دیا گیا بلکہ جسقدر جمع اسکی سمجہی جاتی تہی اوسی جمع پر جیونکا تیون اونکو دیا گیا تہا۔

پرگنہ کانوڑ اور بدہوانہ کا ایک حصہ پٹیالہ کو دیا جانا۔

مگر باوجود مذکورہ بالا حالت کے بہی مہاراجہ صاحب کے اس دعوے پر بہت کچہہ غور و خوض کیا گیا اور ماہ ستمبر ۱۸۵۹ء مین صاحب کمشنر ممالکہاے انیروی ستلج نے اس باب مین مکرر اور کامل طور پر تحقیقات مزید کی۔ اگرچہ گورنمنٹ اس عطیہ کی کمی کے پورا کرنے کے دعوے کو کسی طرح سے تسلیم نہین کر سکتی تہی مگر بلحاظ اون عمدہ خدمات کے جو مہاراجہ صاحب سے ظہور مین آئین تہین گورنمنٹ ممدوح اونکی جلدو مین کسی قدر اور علاقہ کے عطا کرنے کو رضامند تہی

بند صاحب کمشنر ممالک ہاے اینروی ستلج نے یہہ تجویز پیش کی کہ منجملہ پرگنہ کانوڈ اور بدہوانہ واقع علاقہ جہجر کے اوسقدر علاقجات جنکی آمدنی قریب ایک لاکہہ روپیہ سال کے ہز مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو اور دیدیے جائین اور مہاراجہ موصوف سے اون پرگنات کی بیس برس کی آمدنی کے برابر نذرانہ لیلیا جاے یہہ پرگنات علاقہ جہجر کی جنوبی سرحد پر واقع ہین اور گورنمنٹ کو انپر قابض رہنے مین بڑی تکلیف ہوتی کسواسطے کہ دیوانی فوجداری اور صیغہ مال کے انتظام کی خاطر جداگانہ ضلع کے طور پر حکّام اور عملہ مامور کرنا پڑتا برخلاف اسکے روساء پٹیالہ و جیند و نابہہ اس علاقہ کے لینے کے اسوجہہ سے نہایت خواہشمند تہے کہ یہہ اونکے اون علاقجات سے بالکل ملاہوا تہا جو ۱۸۵۸ء مین انکو عطا ہوچکے تہے علاوہ اسکے گورنمنٹ کو اس علاقہ کے دیدینے سے یہہ فایدہ تہا کہ ریاست پٹیالہ اور نابہہ سے جو قرضے ۱۸۴۵ء اور ۱۸۵۷ء مین لئے تہے وہ بیباق ہوتے تہے یہہ قرضے ۱۸۶۰ء تک اس تفصیل سے واجب الادا تہے۔

قرضہ ریاست پٹیالہ بابت ۱۸۴۵ء —

بشرح سود فیصدی پانچروپیہ[۵۷]	۱۶ لکہہ ۹۶ ہزار	۱۶۹۶۰۰۰
ایضاً قرضہ ۱۸۵۷ء بشرح سود فیصدی چہہ روپیہ	۲ لکہہ ۳۶ ہزار	۲۳۶۰۰۰
میزان کل	۱۹ لکہہ ۳۲ ہزار	۱۹۳۲۰۰۰

قرضہ ریاست نابہہ بابت ۱۸۴۵ء

بشرح فیصدی پنجروپیہ	۷ لاکہہ	۷۰۰۰۰۰

---

[۵۷] ریاست پٹیالہ نے ۱۸۴۵ء مین تئیس لاکہہ اور ۱۸۵۷ء مین پانچ لاکہہ روپیہ قرض دیاتہا۔ مصنف

ایضاً بابت ۱۸۵۸ء بشرح فیصدی چھہ روپیہ لاکھہ ہزار ۲۵۰۰۰۰

میزان کل ہزار ۹۵۰۰۰۰

علاوہ اسکے ریاست پٹیالہ کو سود کی بابت جو ۱۸۵۸ء سے نہین دیا گیا تھا ایک رقم کثیر گورنمنٹ سے لینی تھی جسکے تصفیہ کی تجویز ایک عمدہ طور سے عمل مین لائی گئی۔ رئیس جیند سے اگرچہ سرکار انگریزی کا کبھی داد وستد کا معاملہ نہین ہوا تھا مگر رئیس مذکور نے ایام غدر مین سرکار کی بڑی خدمات کی تھین اور اوسکی تمنا بھی یہی تھی کہ مجھکو بھی کچھہ اور علاقہ ملجائے اس سبب سے گورنمنٹ نے دونون رئیسون کے ساتھہ اوسکو بھی ان عطیات مین ایک حصہ دینا مناسب خیال فرمایا چنانچہ ریاست پٹیالہ کو دیہات پرگنہ کانوڈ اٹھانوے ہزار روپیہ سال کی آمدنی کے معہ شہر اور قلعہ کانوڈ۔ اور نابھہ کو مدلعہ ۴۸ ہزار روپیہ سال کے اور جیند کو۔ لعہ ۲۱ ہزار روپیہ سال کے دیہات دیے گئے۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو جو یہہ دیہات دیے گئے چونکہ اونکی بیس برس کی آمدنی اصل قرضہ کی تعداد سے زیادہ ہوتی تھی اسلئے رقم بیشی منجملہ زر سود کے جو گورنمنٹ کے ذمہ ہنوز واجب الادا تھا وضع کی گئی۔ اور علی ہذا القیاس ریاست نابھہ سے بھی ایسا ہی عمل کیا گیا۔ اور رئیس جیند نے اس علاقہ کی بابت چار لاکھہ بتیس ہزار روپیہ نقد بطور نذرانہ ادا کیا اور اب ان عطیات کے بعد علاقہ جھجر کے جو دیہات باقی رہے وہ ضلع رہتک مین شامل ہو گئے۔

بعیوض زرسود کے کہالون کے علاقہ کا دیدیا جانا

چونکہ اب بھی مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا تین لاکھہ دس ہزار چھہ سو چھیاسٹھہ روپیہ اوس قرضہ کی بقایا سود کی بابت جو پانچ روپیہ فیصدی کے حساب

سو لیا ہوا تھا گورنمنٹ کے ذمہ باقی رہتا تھا اسلئیے علاقہ کہانون جسکا ہم اوپر ذکر کر آئیے ہین مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو دیدیا گیا اور مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ جو گورنمنٹ اس علاقہ سے بوجہہ کمیوٹیشن لیا کرتی تھی معہ حق ضبطی جاگیرات لاوارث بھی مہاراجہ صاحب موصوف کو ہی دیدیا اس علاقہ جاگیر کی کُل جمع ۴۸ ہزار روپیہ سالانہ سمجھی جاتی تھی اسلئے اس پر دس روپیہ سیکڑہ بابت استحقاق ضبطی جاگیرات فرض کرکے اوسکا معاوضہ نقد لیلیا گیا اور چونکہ علاقہ کہانون مین سات دیہات اس قسم کے تھے جنمین بطور مشترکہ حکومت سرکار انگریزی کی تھی لہذا اونمین سے چرٹھی ـ بہرور ـ لکھن پور اور امرگڈہ چار دیہات تو پٹیالہ کو دیدی گئیے اور تین سرکار انگریزی مین لئیے گئیے غرضکہ جملہ حقوق مذکورہ بالا کا معاوضہ بست سالہ تعداد ایک لاکہہ چہتر ہزار تین سو ساٹھہ روپیہ قرار دیکر اور اسقدر رقم کو زر سود مین سے مجرا لیکر یہہ علاقہ دیدیا گیا ـ

رقم قرضہ کا تصفیہ اخیر بعد اس تصفیہ کے تیسوین ۳۰ جون سنہ ۱۸۶۰ء کو مبلغ [illegible] ۱۰/۱۵ پائی ہزار روپیہ ریاست پٹیالہ کے قرضہ کی بابت گورنمنٹ کے ذمہ باقی نکلے تھے چنانچہ یہہ روپیہ نقد ریاست مذکور کو ادا کر دیا گیا اور حساب بیباق ہو گیا ـ

ذکر عطائے سندات علاقجات مذکورہ ـ ان رؤسا کو ان علاقجات کے عطا کی بابت سندین بھی دی گئین اور نواب گورنر جنرل بہادر نے بمضامین مہربانی آمیز ان کے نام خریطے بھی ارسال فرمائے چنانچہ نقل سند مذکور اس جگہہ بجنسہ درج کیجاتی ہے ـ

نقل اصل سند — **نقل سند تملیک و انتقال دیہات پرگنہ کانوڈ و بدہوانہ و کہانون بنام فرزند خاص**

دولت انگلشیہ منصور زمان امیر الامراء مہاراجہ دہراج راجیشر سری مہاراجہ راجگان نراندر سنگہ مہندر بہادر از طرف نواب مستطاب معلے القاب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ۔

زبدہ نوئیان عظیم الشان منتر خاص حضور فیض معمور حضرت
ملکہ معظمہ رفیع الدرجہ انگلستان اشرف الامرا رائٹ
آنربیل چارلیس جان لارڈ وائکونٹ کیننگ نائب السلطنت
و گورنر جنرل بہادر ناظم اعظم ممالک محروسہ سرکار ملکہ ممدوحہ
فرمان فرمائے کشور ہند سنہ ۱۸۶۰ عیسوی

ازانجا کہ از زمان تسلط سرکار ابد پایدار برین ملک ہند حسن عقیدت و نیکوارادت سری مہاراجہ صاحب مہندر بہادر و بزرگان مہاراجہ صاحب بہادر نسبت بہ سرکار دولتمدار منقوش صفحہ خاطر است لہذا امیر کبیر جناب نواب مستطاب معلے القاب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر کشور ہند را بہر نوع رضائے خاطر سری مہاراجہ صاحب مہندر بہادر ملحوظ مزاج بودہ چنانچہ بمزید عنایت انتقال یکصد و دہ ۱۱۰ دیہات پرگنہ کانوڈ و بدہوانہ جمعی [illegible] ہزار بعوض مبلغ [illegible] لکہہ [illegible] ہزار نذرانہ و نیز دیہات پرگنہ کہانون معہ زر کمیوٹیشن و حق لاولدی و فوجداری وغیرہ من کل الوجوہ بعوض ایک لاکہہ چہتر ہزار نو سو ساٹہہ ۱۷۶۹۶۰ روپیہ نذرانہ بہ سری مہاراجہ صاحب موصوف بشرائط ذیل میگردد۔

دفعہ اول۔ علاقہ متذکرہ صدر مہاراجہ صاحب مہندر بہادر و جانشینان مہاراجہ صاحب

بہادر را برای دوام نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ دادہ شد۔

دفعہ ۲ دویم۔ آنچہ کہ اختیار و حقوق مالی و ملکی و حکومت فوجداری وغیرہ نسبت ملک موروثی بموجب سند مورخہ پنجم مئی ۱۸۶۰ء مہاراجہ صاحب بہادر و جانشینان مہاراجہ صاحب بہادر را حاصل اند درین علاقہ ہم بعینہٖ حاصل خواہند ماند۔

دفعہ ۳ سویم —— ہر آنچہ کہ شرائط بہ نسبت ملک موروثی بذمہ مہاراجہ صاحب و جانشینان مہاراجہ صاحب بموجب سند پنجم مئی ۱۸۶۰ء قایم شدہ اند بہ نسبت این علاقہ قائم خواہند ماند۔

فہرست دیہات پرگنہ کانوڈ و بدہوانہ مشمولہ سند مورخہ چہارم جنوری ۱۸۶۱ء دستخطی بندگان نواب مستطاب معلے القاب ہز ایکسلنسی چارلس جان لارڈ ارل کیننگ وایسرائے و گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ۔

ماعم ۱۱۰

اعظم نگر - اکبر پور - اناواس - اگہار - باوڑہ - بڈرائی - نرسنگواس - بسئی - بلانہ - بلانچہ - نوابہ افغان - بوڈین - بہو چیٹ - بی بی پور - ہیراواس - بہگرانہ - بوجاواس - بوچولی - بوجنی - بہاندورا وپنچی - بہاندو نیچی - بیری - پاترہ - پاڑہی - پایگاں - پٹارواس - پال - پالی - پٹہ تلوانہ - جانٹ - چہاجاواس - جاٹ واس - جاساواس جانڈریا واس - جوتاواس - جہگرولی چہوک - جوند ہیرا - چہلانک - ڈیوداس - دولانہ دوٹو یہ اہیر - دیولی - دیوالی - ڈالنواس - ڈہاؤمور - ڈہانا - دہکروٹہ - دہرولی آہیر دہرالی جٹ - رامپورہ - ریوک - رانی واس - راجاواس - زیرپور - ستنالی -

سوہلیلہ - سیانہ - سرجی واس - سردہی نانگل - سماسمی - سیوٹ - سیگڑا - سیگڑہی صوتھی ملانہ - صورتھی جاکڑہ - صورتھی ماڈریانہ - عادل پور - شمال پور - فیروزپور - فیروزآباد قصبہ کانوڑ - کوتھل خورد - کوتھل کلان - کوکسی - کھانوڑ - کھالے واس - کھاڑہ - کھرولی کھیڑہ - کیملہ - کواردنہ - کھالوڑہ - کھیرکی - کھڑکھڑا - کیوانہ - کھیڑی - گاڈرواس - گسٹھی - گیرانہہ - گوپال واس - کاکہنہ واس - کلاولہ - لہڑودہ - لاون - مالڑا - مانڈو آلہ ماجرہ - مہکن واس - بٹی - نالہا واس - نانکہ واس - ناگل والا - ناتوانی - نوتانہ - نورنگ آباد - بہٹ بیڑا - بینی - ہودنہہ -

فہرست دیہات پرگنہ کھانون مشمولہ سند مورخہ چہارم جنوری سنہ ۱۸۶۱ء دستخطی نواب مستطاب معلی القاب ہزاکسلنسی چارلس جان لارڈ ارل کیننگ ویسرائے و گورنر جنرل بہادر دام اقبالہم -

امرالہ - ٹراجٹانہ - ٹرہی پاٹ - ٹرہی کھانون - بسی - ہلاسپور - پہادی چہاپان - بہوٹا - موہلو ماجرہ - پونامچہ - ٹہیکری والہ - چہوٹا جٹانہ - چہوٹی پاٹ - دوکون - دہولہ دنا مو مزرعہ - رام کھیڑہ - رام گڈہ ثانی - رانون - رائے پور - ریان - سنگھول - شمس پور فتح گڈہ عرف چوڈیالہ - کالے وال - کھانون خورد - کلی کھانون - کوٹلہ - کھیڑہ - کھیڑی مندہر - منصور پور - موہن مزرعہ - مہیش پور - نگل - اکال گڈہ - اکیولاہی - باہو مزرعہ بہٹال - بہوالہ - چہاڈریان - حیات پور - خانپور - رائے پور - رسول پور کھیڑی - سربت گڈہ عرف اکاری - سلانہ - سریان - غوث گڈہ - کوٹالہ - کھیڑی - مالڑہ - لوہاریان -

ماجری - ناچہی واڑہ خام - ہیڈون - لکہن پور - امرگڈہ - چڑہی - سہرور - المرقوم

چہارم ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۱ء - فقط

ہر سہ رؤسا خاندان پہولکیان کو بعض نہایت بیش بہا حقوق کا عطا کیا جانا -

واضح ہو کہ علاوہ مذکورہ بالا عطیات کے انہین ایام مین مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ اور رئیس نابہہ اور جہنید کو کئی اور بہی ایسی عمدہ اور نہایت ہی قابل قدر حقوق عطا کیے گئے کہ جن سے اون پولیٹکل روابط مین جو مابین گورنمنٹ انگریزی اور ان ریاستون کے تہے دراصل ایک بڑا تغیر و تبدل پیدا ہو گیا - تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ سنہ ۱۸۵۹ء مین ان رؤسا نے متفق ہو کر چند درخواستین پیش کین جو صاحب سکرٹری اوف سٹیٹ (یعنی وزیر ہند) کی خدمت مین ولایت کو بہیجی گئین - چنانچہ ان درخواستون مین سے بعض تو فوراً منظور ہو گئین اور بعض ایسی تہین جو کچہہ عرصہ کے بعد منظور ہوئین - جنمین سب سے بڑہ کر متبنے کرنیکے اختیار ملنے کی ایسی درخواست تہی جس سے ان ریاستون کی بقاء دائمی کی کفالت ہو گئی ہے -

اختیار سزاے قصاص -

اول درخواست یہہ تہی کہ سزاے قصاص کا حکم صادر کرنے کی اجازت دیجاے - یہہ اختیار ان رؤسا سے سکہون کی پہلی لڑائی کے بعد چہین لیا گیا تہا - مگر جو اسناد اوسوقت انکو عطا ہوئی تہین - اونمین اسکا کچہہ تذکرہ درج نہین کیا گیا اور وجہہ اسکی اوسوقت کے صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند نے اپنی اوس چٹہی نمبری ۲۳۵۲ مورخہ پانچوین اکتوبر سنہ ۱۸۴۷ء کے فقرہ (۱۹) مین جسمین گورنمنٹ کے احکام بنام صاحب کمشنر ممالک اینرو ستلج مندرج تہی جسطرح پر تحریر فرمائی تہی وہ یہہ ہے کہ آپکو مہاراجہ صاحب اور اوس

والیان ریاست ہای محفوظہ کے دلون پر جو آپکے ماتحت ہین یہہ بات خوب طرح نقش کردینی چاہیے کہ اونکی علاقجات مین سزاے قطع عضو ندی جایا کریگی۔ اور اونکو بغیر منظوری صاحب ایجنٹ بہادر سزاے قصاص کے دینیکا اختیار کسی حالت مین نہوگا اور جو مقدمات سزاے قصاص کے لایق خیال کیے جائینگے اونکو حکام ریاست حکم ثبت کرنے کے بعد صاحب ایجنٹ کی خدمت مین پیش کیا کرینگے۔ اس باب مین کوئی شرط سند مین درج نہین کی گئی ہے اسکی وجہہ یہہ ہے کہ رئیس جیند نے یہہ درخواست کی تہی کہ اوسکا تذکرہ سند مین درج نکیا جاے مگر آپکو لازم ہے کہ راجہ صاحب جیند اور مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ دونون سے اس امر کا صاف صاف اقرار کرا لین کہ وہ گورنمنٹ کی ان ہدایات کو بمنزلہ شرایط مندرجہ سند خیال کرینگے۔

مہم ستلج کے بعد جتنے قاعدے اور دستور جاری ہوے اون سب کی نسبت رؤسا نے گورنمنٹ کے اس حکم کو کہ کوئی رئیس قصاص کی سزا دینیکا مجاز نہین ہے اپنی آزادی اور اختیارات کے حق مین زیادہ تر مضر خیال کیا۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو یہہ بات کبہی گوارا نہوئی کہ کسی مجرم کو سزاے قصاص دینیکیواسطے منظوری منگائی جاے۔ اور نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ اونکے علاقہ مین مجرمون کو پہانسی ملنا یک قلم موقوف ہوگیا۔ مگر ہان ۱۸۴۷ء سے ۱۸۵۶ء تک صرف تین درخواستین منظوری قصاص کے باب مین پیش ہوئی تہین دو درخواستین والی جیند کی طرف سے اور ایک رئیس فریدکوٹ کی طرف سے لہذا ۱۸۵۸ء مین تینون رؤسا پہولکیان نے گورنمنٹ سے یہہ استدعا کی کہ ہمکو سزاے قصاص دینیکا اختیار پہر حاصل

ہو جاوی۔ اسمین شک نہین ہی کہ ان رؤسا کو ایام غدر مین پہانسی دینی کا اختیار دیدیا گیا تہا کسواسطی کہ ایسی وقت مین بغیر اسکی وہ اپنی علاقجات کا انتظام نہین کر سکتے تہی اور انکو یہہ اجازت اسوقت ایک خاص طور پر دی گئی تہی کہ صاحب کمشنر کی منظوری کے بغیر ہی جرایم کبیرہ کے مجرمون اور مفسدون کو سزای قصاص دیدیا کرین اسلیئی سنہ ۱۸۵۸ مین گورنمنٹ نے ان رؤسا کو بموجب انکی درخواست کے سزای قصاص کا اختیار کامل و مطلق دیدیا کیونکہ طبعاً ان رؤسا سے یہہ امید تہی کہ جسقدر انگریزی حکام اس سزا کو عمل مین لاتے ہین یہہ رئیس اوسقدر سزای قصاص نہین دینگی نیز یہہ خیال کیا گیا کہ انتظام مروجہ کے روسی صاحب کمشنر ان رؤسا کی کسی بیجا کارروائی اور احکام کو صرف فہمایش و نصیحت سے ہی روک سکتی ہین بطور قطعی ممانعت و مزاحمت کرنے کے مجاز نہین ہین۔ پس اختیار مذکورہ بالا کے دیدینی مین بہی فہمایش و نصیحت سے روک ٹوک کرتے رہنی کا منصب بہر حال حاصل ہی اور اگر کوئی رئیس اس شایستہ طور کے روکنی یعنی فہمایش پر عمل نہین کریگا تو اوسکی اختیارات معطل کئی جا سکتی ہین یا اوسیطرح قطعاً چہین لئی جائینگی جیسی سنہ ۱۸۵۶ مین نواب ممدوٹ کے چہین لئی گئی تہے۔

درخواست تقرر کونسل ریجنسی بوقت ضرورت۔

دوسری درخواست ان رؤسا کی جسکو گورنمنٹ نے منظور کیا یہہ تہی کہ ہماری تینون ریاستون مین سے جس ریاست مین رئیس نابالغ رہ جای اوسکی انتظام کے واسطی کونسل اوف ریجنسی (یعنی کمیٹی کارکن ریاست) مقرر کیجای جسمین تین قدیمی اور معتبر اہلکار اوس ریاست کے حسب صوابدید صاحب ایجنٹ و ہر دو رؤسای خاندان پہولکیان

مقرر کیئے جائین۔ اور کوئی پردیسی اور رئیس خوردسال کا رشتہ دار اس کونسل کا رکن نہ بنایا جائے۔

درخواست اختیار متبنے۔

اس واجب العرض کی تیسری اور چوتہی دفعات کا یہہ مضمون تہا کہ اگر کسی رئیس کی اولاد نرینہ نہو تو وہ خاندان پہولکیان مین سے کسی شخص کو متبنے کرنیکا مجاز ہو اور اگر کسی رئیس کے انتقال کے بعد اوسکی کوئی اولاد نرینہ بہی نہو اور اوسنے اپنی حیات مین کسی کو متبنے بہی نکیا ہو تو دو رئیس متفق الرائے ہوکر خاندان پہول مین سے کسی کو منتخب کرکے جانشین مقرر کردیا کرین۔

ان رؤسا کے ہان ازروے رسم ورواج فرزند متبنے کو کوئی استحقاق نہ تہا

یہہ رئیس بدل چاہتے تہے کہ ہمکو متبنے کرنیکا اختیار ملجائے کیونکہ ابتک رؤسا اینروے وآنروے ستلج کے ہان یہہ دستور تہا کہ اگرچہ متبنے حقیقی اولاد کی طرح تمام جایداد کا حقدار اور وارث خیال کیا جاتا تہا مگر ریاست مین اوسکو مسندنشین ہونیکا حق نہین مانا جاتا تہا۔ چنانچہ ممالک اینروے ستلج مین مہاراجہ رنجیت سنگہ اور ستلج کے جنوب کی جانب گورنمنٹ برطانیہ دونون بالادست سلطنت ہونیکی استحقاق کے روسے اسطرح عمل کرتے تہے کہ جب کوئی رئیس لاولد مرجاتا تہا اور اوسکا رشتہ دار قریب بہی کوئی نہین ہوتا تہا تو وہ ریاست ضبط کرلی جاتی تہی۔ اور فرزند متبنے کا کچہہ حق نہین سمجہا جاتا تہا۔ چنانچہ خاندان انبالہ۔ فیروزپور۔ بلاسپور۔ روپڑ۔ اور کئی اور خاندانون نے اس باب مین بڑی کوششین کین کہ اونکے متبنے لڑکون کو ریاست کا تہوڑا بہت حصہ ہی ملجائے مگر کچہہ نہین ملا تہا۔

چہیری شاخون کے استحقاق کی نسبت گورنمنٹ کی پالیسی۔

اور ۱۸۳۷ء مین گورنمنٹ انگریزی یہہ دستور قرار دی چکی تہی کہ پنجاب کی کسی ریاست مین عورت حقدار وراثت نہ گنی جایگی اور اگرچہ کسی رئیس متوفی کی چہیری شاخون کے لوگ حقدار ریاست مان لئے گئے تہی مگر اونکا حق صرف اوسقدر ریاست پر مانا گیا تہا جو شاخ معدوم شدہ اور شاخ موجودہ کے مورث اعلی کی پیدا کی ہوئی ہو۔

باسباب مذکورہ بالا ان رئیسون کو اپنی ریاستون کے کسی دن ضبط ہو جانے اور زوال خاندان کا اندیشہ ہونا۔

الغرض باسباب مذکورہ صدر رؤساے انہر وستلج کو ہمیشہ یہہ خوف لگا رہتا تہا کہ اگر ہم مین سے کوئی لاولد مر جائیگا تو ہمارے علاقہ کا ایک حصہ تو ہمارے ایسے بعید شاخ کے بہائی بندونکو مل جائیگا جنکی ساتہہ ہمیشہ سے ہماری جانی دشمنی چلی آتی ہے اور باقی تمام موروثی علاقہ ضبط گورنمنٹ ہو جائیگا۔ رؤسا کا یہہ خوف بالکل بیجا بہی نہین تہا کسواسطے کہ جسوقت سے سرکار انگریزی کا قدم دہلی سے اسطرف کو ملک مین آیا اوسوقت سے ضبطیون کا بازار خوب گرم ہو رہا تہا اور ریاست پر ریاست ضبط سرکار ہوتی چلی جاتی تہی۔ اگر بالفرض گورنمنٹ کی یہہ پالیسی تہی کہ کسی طور سے یہہ ریاستین ضبط ہوتی رہین تو یہان خود ہی ان رئیسون کی بیحد عیاشی اور تیز و تند شرابون کے مہلک استعمال سے ایسے ایسے سامان موجود تہے جو خواہ نخواہ گورنمنٹ کی اس پالیسی کے مؤید تہے اولاد کی تمنا مین یہہ سکہہ رؤسا شادیون پر شادیان کئے جاتے تہے مگر عبث اور بیفایدہ۔ کیونکہ شراب کی پہٹکار نے جو ہمیشہ اونکے گلے کا ہار رہتی اونکو اس قابل ہی نہ رکہا تہا کہ اونکے ہان کوئی اولاد ہو۔ اور اونکی وسیع ریاستون کی وارث بنے۔ یہی وجہہ تہی کہ ان تینون رؤسا نے متبنے کرنیکا استحقاق

حاصل ہونے کی بابت نہایت تمنا سے درخواست کی تمام ہنود کی طرح یہہ بہی متبنے کو حقیقی لڑکے کے برابر عزیز اور ایسا ہی سمجہتے ہین کہ گویا وہ خود اونکی ہی صلب سے پیدا ہوا ہے اور کیا دہرم شاستر اور کیا رواج ان دونون کے رو سے بہی یہہ بات درست ہی اور چونکہ صرف ایک مسند نشینی ریاست ہی کے باب مین حق پسر متبنے کے تسلیم کئے جانے سے منجانب گورنمنٹ انکار کیا جاتا تہا۔ اسلئے یہہ رؤسا آپسمین یہہ گفتگو مین کیا کرتے ہین کہ کیا ہمکو انگریزون کی حفاظت اور حمایت کا سودا خریدنے مین نقصان نہین ہوا ہے۔ اور کیا ہمارے متبنے کئے ہوئے لڑکون کو وارث ریاست تسلیم نکرنیکی تدبیر سے جو ہمارے بزرگون کے فتح کئے ہوئے ملک کے اچہے اچہے حصے جو گورنمنٹ کے ہاتہہ مین چلے گئے ہین کیا یہہ تدبیر اوس وعدہ بے غرضی کی موافق ہی جو گورنمنٹ بوقت عہدنامہ ۱۸۰۹ء اور ہمیشہ اسطرح سے باشتہار عام مشتہر کرتی رہی ہے کہ ہمکو تمہاری ریاستون کی حفاظت سے کوئی اپنا فایدہ نکالنا ملحوظ خاطر نہین ہے۔

سرکار انگریزی کی طرح رنجیت سنگہ بہی حق متبنے کو تسلیم نہین کرتا تہا۔

واضح ہو کہ رنجیت سنگہ اگر ممالک این روے ستلج پر قابض ہو جاتا تو یہہ رؤسا کسی بہتر سلوک کے پانے کی توقع اوس سے بہی نہین کر سکتے تہے کیونکہ مہاراجہ موصوف ایسے حقوق سلطنت کے بارہ مین بہ نسبت گورنمنٹ انگریزی زیادہ تر حاسد اور بخیل تہا اور اوسکی عملداری مین متبنے تو کیا ایک جدی شاخ کے وارث کا حق بہی بابت مسند نشینی کسی ریاست کے مانا نہین جاتا تہا۔ مگر ہان ہمارے اور اوسکی سلطنت مین یہہ فرق تہا کہ اوسکا ریاستون کو ضبط کرنا اور اوسکی فتوحات سکہونکی قوم کے لئے اور خالصہ جی کے نام سے سمجہی جاتی تہین اور باعث ترقی مذہب خالصہ متصور تہین جس سے بسبب قرب زمانہ شیوع اس مذہب کے

ابہی تک اسکی پیروا وکنا نہین گئی تہی اور یہی سبب تہا کہ مہم ستلج کے موقع پر اکثر رؤساء ستلج کی یہہ رای تہی کہ اگر بصورت فتحیابی سکہون کے ہماری قسمت مین ریاستون کا ضبط ہونا جانا ہی لکہا ہی تو وہ سلطنت اونکو ضبط کرلے تو بہتر ہی جو لاہور مین ہمارے قریب ہی اور ایسی سلطنت کے ہاتہہ مین ہماری ریاستین نہ جائین جو اسقدر بعید فاصلہ پر کلکتہ مین بیٹہی حکومت کر رہی ہے۔ اور اگرچہ یہہ کلکتہ والی حکومت بے مروت اور نا انصاف نہین ہی اور یہہ بہی اوس مین وصف ہی کہ اوس نے اس ملک مین بدعملی اور ابتری کا ہر طرح انسداد کیا ہی اور ایک رئیس پر دوسرے کو ہاتہہ ڈالنے نہین دیتی کہ کسی کمزور کو مغلوب کرکے کوئی زبردست اپنی ریاست بڑہالے مگر باینہمہ ہماری اور اوسکی باہم ہمدردی کا رابطہ نہین ہی۔

اس درخواست
کا نہایت ہی اہم
اور قابل غور ہونا۔

گورنمنٹ نے ان رؤسا کی اس درخواست کی نسبت فوراً خیال کیا کہ یہہ ایک نہایت اہم معاملہ ہی کیونکہ اسکی منظوری مستلزم اس امر کی تہی کہ گورنمنٹ کی ایک ایسی مصلحت ملکی جسپر ایک عرصہ دراز سے عمل درآمد ہو رہا تہا اور جو کہ ایک حد خاص تک فایدہ مند ہی کے ساتہہ کام دیچکی تہی پلٹنی پڑتی تہی۔ اور اس بات کا ثابت کرنا دشوار تہا کہ جو خوف و خطر وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کو عاید حال ہوگیا اونکا سبب اصلی یہی تہا کہ رؤساء ہند اس ملک مین ہمارہ عملداری کے قایم رہنے کو اپنے قایم رہنے کے حق مین مضر جانتے تہے اور بصورت عطا کردینے اس اختیار کے گورنمنٹ کو اپنی ان تمام امیدون سے کہ بصورت لاوارثی یہہ ریاستین کسی دن ہمارے ہاتہہ آسکتی ہین بالکل ہاتہہ دہونے پڑتے تہے کسواسطے کہ بالفرض اور مثلاً اگر یہہ تمام رئیس لاولد گذر جاتے اور صرف ایک شخص کُل نسل پہول مین سے باقی رہجاتا تو صرف وہ ہی کُل ریاستون پر

قابض هوسکتا تها اور سرکار انگریزی مونهه دیکهتی رهجاتی چنانچه ۱۸۵۸ع مین پهولکیان کے خاندان مین کُل چونتیس ۳۴[۵۱] آدمی تهے اور رفته رفته بمرور ایام اس خاندان کی اور بهی بڑهنے کی امید هوسکتی تهی —

۱۸۵۸ع سے گورنمنٹ کی مصلحت ملکی مین تغیر شروع هونا

جس طریق پر ۱۸۵۸ع تک تمام هندوستان مین عمل درآمد هوتا رها تها اب اوسپر کاربند هونیکو گورنمنٹ کسی قدر خلاف مصلحت خیال کرنے لگی تهی کیونکه ۱۸۵۷ع کی مفسدی سے گورنمنٹ کو بعض باتون مین عقل آگئی تهی اور وه کئی ایسی نئی باتون کے اجراکیطرف اب بمراد تجربه توجه کرنے لگی تهی جنکی نسبت پہلے اعتراض هوا کرتے تهے که اس نئی بات کے کرنیکی کون ضرورت هے چنانچه رئیس چرکهاری مهاراجه ریوان مهاراجه گوالیار اور مهاراجه جی پور کو انهین دنون مین دربار عام مین متبنی کرنیکا اختیار دیدیا گیا تها - اس سبب سے اگرچه روساء پهولکیان کی بهی یهه امید بیجا نه تهی که هم بهی اس حق کے حاصل کرنے سے محروم نهین رهینگے - مگر ایک دفعه ان رئیسون کو اس معامله مین بالکل هی مایوس هونا پڑا -

نواب گورنر جنرل کا اس درخواست کی قبولیت سے انکار کرنا اور حکام ولایت کا اوسکو منظور فرمانا

کس لئے که اس درخواست کی نسبت گورنر جنرل نے اپنی راے مین یهه تحریر کیا که متبنی کرنا اور متبنی نه هو تو پهول کی اولاد مین سے ایک شخص کو منتخب کرنا اوس دستور کی خلاف هے جو همیشه سے روساء اینروی ستلج کے علاقجات مین جاری رها هے اس سبب سے یهه درخواست منظور نهین هوسکتی - مگر انگلستان کی گورنمنٹ نے روساکو مفید مطلب فیصله کیا اور صاحب سکرٹری اوف سٹیٹ (یعنی وزیر هندوستان) نے نواب گورنر

---

[۵۱] پهول کی اولاد مین راجے اور سردار امیر و غریب بفضل الهی صدها شخص هین پس ۱۸۵۸ع مین (۳۴) کی تعداد شاید زیاده مقدور والے سردارون سے مراد هے - ۱۲ مترجم

جنرل کو یون ارقام فرمایا کہ ،، مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور راجگان جیند و نابہہ نے جو یہہ درخواست کی ہی کہ ہمکو یہہ اجازت ہوجاے کہ ہم اولاد نرینہ نہونے کی حالت مین اپنے خاندان کے مورث اعلی پہول کی اولاد مین سے کسی شخص کو متبنی کرلیا کرین اور اگر ہم تینون رؤسا مین سے کوئی رئیس متبنی کرنے سے پہلے ہی مرجاے تو دو رئیس متفق الراے ہوکر اوس خاندان مین سے چاہین جس شخص کو اوس ریاست کی مسندنشینی کیواسطے منتخب کرلیا کرین - مگر آپکی (یعنی گورنر جنرل کی) گورنمنٹ نے اس درخواست کو منظور نہین کیا اسکی نسبت آپکو اسطرح پر توجہہ دلائی جاتی ہی کہ چونکہ ان رؤسا سے بڑی بڑی خدمات ظہور مین آئی ہین اور مدت ہاے دراز سے تاج انگلستان کی نسبت انکی ہواخواہی اور وفاداری کی بخوبی آزمائش ہوچکی ہے اور اونکو اس درخواست کے منظور ہونے کی ازبس تمنا ہی اس سبب سے ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی یہہ راے ہی کہ آپ ایک استثنا اور خصوصیت کے طور پر اونکو یہہ اختیار مرحمت کرسکتے ہین اور ایسی درخواست کیجاتی ہی کہ آپ حتی الامکان بہت جلد اس درخواست کی منظوری سے ہر سہ رؤسا کو مطلع فرمائین اور اون سے اس امر کی درخواست کرین کہ پہول کی اولاد مین سے جو اشخاص بالفعل موجود ہین اونکے نامون کی ایک صحیح فہرست مرتب کرکے آپکی خدمت مین بہیجدین اور آیندہ وقتاً فوقتاً اوسکی تصحیح اور ترمیم کرکے بہیجتے رہا کرین مگر ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی یہہ بہی راے ہی کہ اس درخواست کی منظوری کے عوض مین بوقت متبنی کرنیکے یا جسطرح اوپر بیان ہوچکا ہی اسطرح پر جانشین کے انتخاب کرنے کے موقع پر ایک سال کی آمدنی بطور نذرانہ لیجایا کرے لیکن اسکے ساتھہ یہہ بات بہی ان رؤسا پر بخوبی ظاہر کردینی چاہیے کہ جس رئیس متوفی کا وارث صلبی موجود ہوگا اسکی

ریاست سے کسی طرح کا نذرانہ طلب نہین کیا جائیگا ۔

اس درخواست کی منظوری کے عمل کے نتائج کا ذکر ۔

پس بعد صدور اس حکم کے جسوقت ان رئیسون کو اس درخواست کی منظوری سے مطلع کیا گیا تو اونہون نے اس عطیہ کو اون علاقجات سے ہی بڑہکر خیال کیا جو اونکو بجلدوی خیر خواہی عطا ہوے تہے اور بعد ازین متبنی کرنے کی اجازت پنجاب کے اور روسا خواہ سکہہ خواہ راجپوت خواہ مسلمان سبکو دیدی گئی ۔ واضح ہو کہ سب روسا کو اب تک یہہ یقین تہا کہ گورنمنٹ انگریزی اگرچہ فریب یا زبردستی سے تو ہماری علاقجات چہیننا نہین چاہتی مگر جس بدنصیب رئیس کی گہر اولاد نرینہ نہوگی اوسکی ریاست گورنمنٹ موصوف نہایت خوشی کے ساتہہ ضبط کرلے گی مگر اب اس اختیار کے دیدینے سے روسا کو یہہ بات معلوم ہوگئی کہ گورنمنٹ جیسی کہ طاقتور ہے ویسی ہی فیاض بہی ہے اور وہ یہہ بہی جان گئے کہ ایک ایسی قوی گورنمنٹ (جیسی کہ سرکار انگلشیہ ہے اور جسکے ساتہہ مقابلہ سے پیش آنا محض ایک امر بے سود اور خود اپنی ہی تباہی کا باعث ہے) بہ نسبت اسکے کہ اپنے ماتحت رئیسون کو ضعیف اور برباد کرنا چاہے اونکی وفاداری اور محبت اور قابل اعتماد دوست بنے رہنے پر زیادہ بہروسہ کر سکتی ہے ۔

امور پولیٹکل مین مستورات کا دخیل نکیا جانا ۔

پانچوین درخواست روسا پہولکیان کی یہہ تہی کہ ہمارے خاندان کی کوئی عورت کونسل اوف ریجنسی یا کاروبار ریاست مین بحالت نابالغ ہونے رئیس کے یا کسی اور وجہہ سے دخیل نہوا کرے ۔ اور اس خاندان کی مستورات کی کسی قسم کی شکایت سرکار انگریزی سماعت نفرمایا کرے ۔ گورنمنٹ نے اس بات کو منظور فرمایا کہ امورات ریاست

مین عورات دخیل نہوا کرین کسواسطے کہ یہہ مطلقاً ناتربیت یافتہ اوران پڑہ ہوتی ہین اور ملک ہند کے رواج کے بموجب پردہ مین بیٹھی رہتی ہین پس انکی بااختیار ہونے سے برائی کے سوا اور کچھہ نتیجہ نہین نکل سکتا[۵۷] مگر گورنمنٹ نے ان رؤسا کے رشتہ دار عورتون کی شکایات کے مطلقاً سماعت نکرنیکا وعدہ دینے سے انکار کیا کیونکہ اگرچہ گورنمنٹ اس قسم کے خانگی معاملات مین دست اندازی کرنے کی عادی نہ تہی مگر جب کوئی عورت گورنمنٹ کی اعانت کسی خاص موقع پر چاہے تو وہ ایسی حالت مین آنکہون پر ٹہیکری رکہکر خاموش ہوجانا بہی گوارا نہین کرسکتی تہی چنانچہ حال مین ہی ایک یہہ مقدمہ ہوا تہا کہ فریدکوٹ کے رئیس نے اپنی دو رشتہ دار عورتون (یعنی بہاوجون کو) قید کردیا تہا اور جب تک سرکار انگریزی نے رئیس مذکور کو مجبور نہ کیا تب تک اونکی رہائی عمل مین نہ آئی تہی۔

گورنمنٹ کی عدم مداخلت کی نسبت درخواست بمقدمات نالش توابع ومتوسلان

علاوہ ان پانچ درخواستون کے ان روسا نے یہہ بہی درخواست کی تہی کہ سرکار اس بات کا معاہدہ کرلے کہ ہمارے رشتہ دار اقارب۔ توابع اور متوسلون کی نالشون کی سماعت کرکے مداخلت نکیا کرے گورنمنٹ نے ایسا وعدہ دینے سے بہی انکار کیا کیونکہ گورنمنٹ نے ایسے معاملات مین اگرچہ ابتک کبہی زیادہ مداخلت نکی تہی اور نہ آیندہ ارادہ تہا مگر اسطرح کا وعدہ دینا مشکل تہا۔

---

[۵۷] واضح ہو کہ سکہون کے ابتدائی عروج کے زمانہ مین عورتون کی پردہ نشینی کی رسم ریاست پٹیالہ مین نہ تہی اس رسم کو صرف مہاراجہ کرم سنگہ صاحب نے جاری کیا تہا اور جیسا کہ اس کتاب مین لکہا جاچکا ہے اس خاندان کی عورتون نے امور ریاست مین مثل مردون کے بلکہ مردون سے بہی زیادہ اپنی لیاقتون کو ثابت کردکہایا ہے ۱۲ مصنف۔

اس امر کی درخواست پیش ہونا کہ ایک سند بمہر و دستخط حضرت ملکہ معظمہ عطا ہو - اور کسی عدالت دیوانی مین ہم رئیسون کی رعایا پر نالش مسموع نہو اور ان باتون کی قبولیت سے گورنمنٹ کا انکار کرنا -

ساتوین درخواست ان رؤسا کی یہہ تہی کہ ہمکو اپنے علاقجات موروثی پر ہمیشہ کیلئے قابض رہنے کے باب مین ایک سند دستخطی و مہری حضرت ملکہ معظمہ دام حشمتہا عطا ہوجاے ،، - رؤسا کی یہہ درخواست صاحب سکرٹری اوف سٹیٹ (یعنی وزیر ہند) کی خدمت مین بمراد غور بہیجی گئی - مگر آخرکار نواب گورنر جنرل نے چونکہ ولایت کو اپنی راے اسکے خلاف مین تحریر فرمائی تہی اسلئے یہہ درخواست نامنظور کی گئی کیونکہ اس قسم کی درخواست کا منظور کرنا گورنمنٹ کے نزدیک ایک امر غیر ضروری متصور ہوا - کسواسطے کہ حضرت ملکہ معظمہ کے نایب السلطنت موجودہ ہندوستان یعنی نواب گورنر جنرل کو نایب السلطنتی کے اختیارات کامل ابہی دئے جاچکے تہے اور اگر ایسی سندات خاص ولایت سے مرتب ہوکر عطا کی جاتین تو اونمین بہ نسبت سندات عطیہ گورنمنٹ ہند کوئی زیادہ وقعت اور عظمت پیدا نہین ہوسکتی تہی معہذا اس طریقہ خلاف مصلحت پولٹیکل اور باعث تکلیف عبث کی اختیار کرنے سے یہہ نقص عظیم پیدا ہوتا تہا کہ ابتک جو سندین رؤساء ہند کو دی گئی تہین وہ سب از سر نو بدل کردینی پڑتین ورنہ اونکی اعتماد اور وقعت کی نسبت شکوک اور شبہات پیدا ہوتے اور صرف سندون ہی کو نہین بلکہ عہدنامون کو بہی بدلنا پڑتا حالانکہ اونپر دو فریق معاہد کے دستخط تہے اور منجملہ انکے بعض عہدنامجات ایسے تہے کہ جنپر بالفعل عمل ہورہا تہا اور اگر ایسے عہدنامون کی شرایط مین ضعف اور خامی سمجہی جاتی تو نہایت ہی خلاف مصلحت تہا - اخیر درخواست ان رؤسا کی یہہ تہی کہ ہماری رعایا کی نسبت نالشین سرکار انگریزی کی عدالتہاے دیوانی مین سماعت

نہ کی جایا کرین سنہ ۱۸۵۳ سے پہلی یہہ دستور تہا کہ ریاست ہای غیر کی رعایا کی نسبت ایسی نالشین اوسی علاقہ کے حکام کے پاس قابل رجوع متصور تہین جہان مدعا علیہ بطور مستقل بود و باش رکہتا ہو۔ مگر سنہ مذکور مین یہہ قاعدہ مقرر ہوگیا تہا کہ اگر کسی مقدمہ مین بنا رمخاصمت علاقہ انگریزی مین پیدا ہوئی ہو یا مدعا علیہ کی جایداد وہان موجود ہو تو اوسکی سماعت اور فیصلہ معمولی طور پر ہماری عدالتون مین ہو سکے گا۔ اگر یہہ طریق کچہہ اچہا نہ تہا تو برا بہی نہ تہا۔ کسواسطے کہ ہندوستانی ریاستون کے باشندے انگریزی علاقہ کی رعایا پر عموماً سرکاری عدالتون مین نالشین دایر کرتے تہے۔ پس سرکار انگریزی کی رعایا کو بہی ریاستون کی رعایا پر نالش کرنیکا حق قایم رکہنے کے واسطے اس طریق کا جاری رکہنا مناسب تہا۔ یہہ درخواست جسپر روسا نے بہی کچہہ شدومد کے ساتہہ واسطے منظوری کے زور نہ دیا تہا نامنظور کی گئی۔

ذکر دربار لارڈ کیننگ
صاحب بہادر بمقام
انبالہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۰ء

ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۰ء مین لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند (جو سب سے پہلے ویسرای تہے) رونق افروز پنجاب ہوے اور اٹہاروین ماہ مذکور کو انبالہ مین پرایوٹ یعنی خاص دربار راجگان اینروی ستلج و روسا کوہستان شملہ کی ملاقات کیواسطے منعقد فرمایا جسمین مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ۔ راجہ صاحب جیند۔ و نابہہ و رئیس بلاسپور و کیونتہل اور نواب مالیر کوٹلہ اور سردار صاحب کلسیہ رئیس بسی سے ملاقات کی گئی دوسرے روز دربار عام ہوا جسمین تمام راجگان موصوف و روسا و سرداران و اشخاص ذی عزت ممالک اینروی ستلج اور اضلاع قرب وجوار کے حاضر و شریک تہے اس دربار مین مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ کو خلعت عنایت فرمانے کے وقت حضور ویسرای و گورنر جنرل بہادر نے اون سے مخاطب

ہوکر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی - مہاراجہ صاحب پٹیالہ مین اس بات سے بہت خوش ہون کہ مجکو یہہ موقع ملا کہ بذات خاص اور علانیہ اون خدمات کا شکریہ ادا کرون جو آپسے بوجہہ خیر خواہی ظہور مین آئین نہ صرف اس وجہہ سے کہ آپنے سرکار کی افواج کو خاطر خواہ مدد دی بلکہ زیادہ تر اس سبب سے بہی کہ آپ فوراً بلا دریغ اعانت کو مستعد ہوے اور آپکی خیر خواہی صادق اور اوثق ہے کہ ابتداے غدر سے ظہور مین آئی باقی رعایاے ملکہ معظمہ سکنہ ممالک مغربی کو عبرت ہوئی مجہکو ضرورت اعادہ خدمات مذکور کی نہین ہے کیونکہ وہ فرداً فرداً جمیع حاضرین پر واضح ہین اور حال مشرح اونکا اون کاغذات سرکاری مین مندرج ہے جنمین تمام کار اور جانفشانی افواج ملکہ معظمہ جنہون نے اس قلمرو ہند مین حکومت انگلستان قایم رکہی مرقوم ہے پس ممکن نہین کہ وہ خدمات کبہی فراموش ہوجائین اور حاضرین دربار کے روبرو مجہکو یہہ زیادہ تر ظاہر کرنا منظور ہے کہ آپکی مقدرت اور اعزاز کے بڑہانے مین گورنمنٹ ملکہ معظمہ کو کمال خوشی ہے اور ہر طرح سے گورنمنٹ موصوف کو امید ہے کہ یہہ مقدرت اور اعزاز آپکی اولاد کی عہد حکومت مین قایم اور برقرار رہے اور وہ بہی ایسے ہی شجاع اور خیر خواہ ہون جیسے آپ ہین مینے یہہ تجویز کی ہے کہ ایک سند طیار کیجاے جسکی رو سے آپکے تمام ملک اور اوسکی تمام حق و مرافق پر آپکا حق مستقل سمجہا جاے اور حکم دیا ہے کہ یہہ بات بہی اسمین درج کیجاے کہ اگر خدانخواستہ آپکی کوئی اولاد صلبی نہ رہے تو آپکو پہول کے خاندان مین سے جسکی ایک شاخ آپکا خاندان بہی ہے کسی شخص کو اپنے جانشین ہونیکے واسطے متبنی کرنیکا اختیار ہوگا اور وہ متبنی تسلیم ہوکر اوسکی قدر واقعی کیجاے گی -

سند پانچوین مئی ۱۸۶۰ء درباب عطای حق متبنی وحقوق دیگر۔

یہہ سند جسکا تقریر مندرجہ بالا مین حوالہ دیا گیا ہی اور جسکی روسی مہاراجہ صاحب کا اپنی علاقجات آبائی اور پیداکردہ ذات خاص پر حق مستقل قایم ہوا اور جسکے روسی انکی اولاد نرینہ نہونیکی حالت مین متبنی کرنے اور بموجب چند شرایط پیش کردہ کے کسی شخص کو مسند نشینی ریاست کے واسطے انتخاب کرنیکا اختیار حاصل ہوا پانچوین مئی ۱۸۶۰ء کو نواب ویسرای وگورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ صاحب کو عنایت کی چنانچہ نقل سند مذکورہ صدر یہہ ہے۔

درینجا عبارت انگریزی
۱۸۳۱ء
نظم ونسق امور ممالک وجزایر ہند عیسوی
انگریز بہادر مختار بالاطلاق ور
مہر سرکار اعظم و اعلے

و سند تملیک ملک بنام فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ دہراج راجیشر سری مہاراجہ راجگان نراندر سنگہ مہندر بہادر از طرف بندگان نواب مستطاب معلے القاب ویسرای وگورنر جنرل بہادر دام اقبالہم۔

- ازانجاکہ از یوم طلوع نیر دولت واقبال سرکار ابد پایدار انگلشیہ برین ملک ہندوستان مراتب خیرسگالی ودولتخواہی از سرکار فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ دہراج راجیشر سری مہاراجہ راجگان نراندر سنگہ مہندر بہادر وبزرگان اسلاف مہاراجہ صاحب موصوف بموقع حرب وپیکار وغیرہ بخوبی برروے ظہور رسیدہ چنانچہ بجلدوی

همین حسن خدمت ها و اعانت و امداد از فوج و رسد رسانی وغیره از پیشگاه سرکار ذوالاقتدار انگریزی بعطائی ملک و خطاب و ارتفاع مدارج عز و وقار پیوسته معزز و ممتاز شده اند و خاصتہً در ۱۸۵۷ع در ایام مفسده و شورش شور بختان مهاراجه صاحب مهندر بهادر چنان خدمات شائسته و نمایان بمنصهٔ ظهور و عیان در آورده اند که بر خدمات سابقه تفوق جسته اند لهذا بازای چنین خدمت های پسندیده از سرکار با وقار انگریزی برهگذر عنایت و مکرمت خسروانه قدری ملک و افزایش خطاب بمهاراجه صاحب مهندر بهادر نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ مرحمت شده و مهاراجه صاحب بهادر درخواست سند مجدداً بابت ملک موروثی و عطیه سابقه و حال سرکار فلک اقتدار کردند نظر بر آن بندگان نواب مستطاب معلی القاب ویسرای و گورنر جنرل بهادر را منظور گردید که سند هذا بطور عهدنامه بشرائط مندرجه ذیل برای یادگار عنایت گردد۔

دفعه اول - بموجب فهرست مشموله سند هذا در زمان حال و استقبال مهاراجه صاحب بهادر و جانشینان مهاراجه صاحب بهادر باطمینان خاطر و تسلی تمام بر ملک مقبوضه و موروثی خود و عطیه سرکار انگلشیه حسب دستور قدیم حکمران باشند و ملک عطیه سرکار که بجلدوی نکوخدمتهاست بجمیع اختیارات و حقوق داخله و خارجه مثل ملک موروثی خود تصور سازند و جزو کل اختیارات و ابواب حکومت و فوجداری و پیداواری معامله وغیره بدستور در حیطه اختیار و اقتدار مهاراجه صاحب مهندر بهادر و جانشینان مهاراجه صاحب نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ بحال و لایزال دائماً و خالداً برقرار و بالاستقلال مانند و برادران و ذیلداران و چهارمیان و متوسلان و جاگیرداران و توابعان بقاعده قدیمه مطیع امر و فرمان بردار مهاراجه صاحب بهادر

وجانشینان مہاراجہ صاحب مہندر بہادر باشند۔

دفعہ دویم ۲۔ ازطرف سرکار ذوالاقتدار انگلشیہ در وجہہ نذرانہ و معاملہ ابواب حکومت و فوجداری و معاوضہ افواج وغیرہ بوجہے من الوجوہ چہ درحال وچہ در استقبال ہیچگونہ مطالبہ و مواخذہ از مہاراجہ صاحب مہندر بہادر و جانشینان مہاراجہ صاحب بہادر و تابعان و برادران و ذیلداران و جاگیرداران و چہارمیان باستثنای حالت مندرجہ دفعہ سویم نخواہد گردید۔

دفعہ سویم ۳۔ بمزید مرحمت سلطانی و معائنہ حال دولت خواہی و جانفشانی مہاراجہ صاحب مہندر بہادر سرکار گردون وقار راچنان منظور است کہ این ملک ہمیشہ بہ تحت حکومت این خاندان باشد لہذا برای دوام اختیار متبنی کردن بمہاراجہ صاحب موصوف و جانشینان مہاراجہ صاحب بہادر دادہ شدہ کہ درصورت نبودن اولاد صلبی بنا برقیام و دوام سلسلہ ریاست حسب مرضی خود از اولاد پھولکیان متبنی سازند انیمعنی سرکار دولتمدار را بدل قبول و منظور است و نیز از طرف سرکار دولتمدار اجازت انیمعنی حاصل است کہ اگر خدا نخواستہ درحالت نبودن اولاد صلبی و متبنی مسندنشین را مرگ ناگہانی پیش آید راجہ صاحب جنید و راجہ صاحب نابہہ باتفاق صاحب کمشنر بہادر (ایجنٹ لفٹنٹ گورنر) از خاندان پھولکیان احدی را متبنی ساختہ مسندنشین سازند و درین حالت نذرانہ بقدر ثلث حصہ از آمدنی یکسالہ مال واجب ریاست از طرف ریاست پٹیالہ بخزانہ عامرہ سرکار انگریزی داخل خواہد شد۔

دفعہ چہارم ۴۔ در سنہ ۱۸۴۷ع اقرارنامہ کہ دربارہ تجویز قصاص مجرم باطلاع صاحب کمشنر بہادر (ایجنٹ لفٹنٹ گورنر)

وانسداد ابواب صبیه کشی و ستی شدن و برده فروشی وغیره از مهاراجه صاحب گرفته شده
بود حالا آنرا موقوف واگذاشته برای دوام اختیار تام من کل الوجوه نسبت به سزای قصاص وغیره
در قلمرو خود حسب سررشته قدیم بمهاراجه صاحب وجانشینان مهاراجه صاحب مهندر بهادر داده شد
وهمچنان بخصوص سزا رسانی برعایای علاقه سرکار باوقار انگریزی که در عملداری ریاست پٹیاله
مرتکب جُرم شده درهمان عملداری گرفتار شوند حسب منشاء چٹھی نمبر ۳ مورخه یکم جون ۱۸۳۶ع از
طرف صاحبان کورٹ اوف ڈائرکٹرس دار السلطنت لندن بمهاراجه صاحب بهادر وجانشینان
مهاراجه صاحب بهادر اختیار حاصل است مهاراجه صاحب مهندر بهادر در آبادی رعایا و رفاه
حال برایا کوشیده بدادرسی مظلومان و ملهوفان از راه واجبی دقیقه از دقائق فروگذاشت
نسازند و بمقدمه صبیه کشی و ستی شدن و برده فروشی که خلاف مقتضای دادرسی و انصاف
پژوهی نسبت برایا است در قلمرو خود بموجب فحوای سند سابق ابواب آن مسدود دارند اگر
احیاناً احدی بعدم اطلاع اهلکاران مهاراجه صاحب موصوف مرتکب حرکات ممنوعه و مرقومة الصدر
گردد اهلکاران مهاراجه صاحب درباره اش تجویز سزا نمایند که موجب عبرت دیگران باشد۔

۵ دفعه پنجم - مهاراجه صاحب وجانشینان مهاراجه صاحب از رهگذر عقیدت و ارادت از متابعت
شاهنشاه ملکه معظمه انگلستان وجانشینان حضرت ایشان هرگز گاهی دریغ نخواهند کرد۔

۶ دفعه ششم - اگر وقتی از اوقات افواج غنیم از اطراف و جوانب باراده فاسد باین نواح رونماید
از روی مصادقت و دولت خواهی مهاراجه صاحب بهادر معه جمعیت موجوده باتفاق صاحبان
عالیشان حسب سررشته ماضی بمدافعت آن سعی نمایند و سرانجام رسد اجناس وباربرداری وغیره

بقدر وسعت خود حسب الطلب صاحبان عالیشان می کرده باشند۔

دفعه هفتم۔ سماعت نالش از رعایا و معافی داران و جاگیرداران و تابعان و برادران و ملازمان وغیره به نسبت مهاراجه صاحب بکدامی عدالت در سرکار باوقار انگریزی نخواهد گردید۔

دفعه هشتم۔ درباره انتظام اندرونی و امور برادران و محلات و قرابتیان به نهجیکه مهاراجه صاحب مهندر بهادر قاعده و سررشته جاری سازند سرکار ذو الاقتدار پیوسته بلحاظ آن دانسته مداخلت نخواهد فرمود۔

دفعه نهم۔ مهاراجه صاحب بهادر در علاقه خود بموقع تعمیر و ترمیم سڑک‌ها حسب تحریر صاحب کمشنر بهادر ایجنت گورنر معرفت کارپردازان و مامورگان گنه جات بروفق دستور سابق تهیه اسباب مطلوبه بقیمت از علاقجات خود مهیا کنانیده باشند و هم بروقت رسیدن سڑک ریل گاڑی یا دیگر سڑک‌ها به نهجیکه در شاه سڑک مهاراجه صاحب بهادر اراضی بلا محصول زیر سڑک واگذاشته اند همچنان برای دیگر سڑک‌ها خواهند گذاشت۔

دفعه دهم۔ از طرف مهاراجه بهادر پیوسته مراتب اطاعت و خیرخواهی نسبت سرکار دولتمدار بعمل خواهد آمد و همچنان مدارج تعظیم و تکریم و قدر و عزاز مهاراجه صاحب مهندر بهادر از طرف این سرکار باوقار به نهجیکه الحال مرعی ست ملحوظ خواهد ماند۔

فهرست علاقجات موروثی فرزند خاص دولت انگلشیه منصور زمان امیر الامرا مهاراجه دهیراج راجیشر سری مهاراجه راجگان نرندر سنگه مهندر بهادر و عطیه سابق و حال سرکار دولتمدار مشموله سند عطیه بندگان نواب مستطاب معلی القاب وایسرای و گورنر جنرل بهادر دام اقباله۔

تفصیل جملہ پرگنات خالصہ مُلک موروثی سری مہاراجہ صاحب مہندر بہادر

پٹیالہ خاص و سنّور - تعلقہ مروانپور - تعلقہ گہنور - تعلقہ رانیہزرعہ - تعلقہ امرگڈہ - تعلقہ چارتہل - تعلقہ سنام - تعلقہ راجپورہ - تعلقہ اناحدگڈہ عرف برنالہ - تعلقہ شیرپور تعلقہ بہیکہی - تعلقہ بنوڑ - تعلقہ بہوانیگڈہ عرف ڈہوڈان - تعلقہ بوہا - تعلقہ سنرول گڈہ عرف ڈہوڈال - تعلقہ اکال گڈہ عرف مونک - تعلقہ کرم گڈہ عرف کلبانون ڈربہ - تعلقہ بانگرزدانہ تعلقہ پنجور - تعلقہ گوبندگڈہ عرف بتہنڈہ - تعلقہ رام گڈہ عرف گہوڑام - تعلقہ صاحبگڈہ عرف پائل - تعلقہ فتحگڈہ عرف سرہند - تعلقہ عالم گڈہ عرف نندپور کلوڑ -

مُلک عطیہ سرکار دولتمدار بجمیع اختیارات و حقوق مالکانہ مثل مُلک موروثی

دیہات پرگنہ امرالہ بموجب سند مرقومہ سولہوین ۱۶ مئی سنہ ۱۸۱۵ع بمہر و دستخط جارج برچ صاحب بہادر -	مُلک بہگہات معہ ٹہکرائی و پرگنات متعلقہ اش بموجب سند مرقومہ سوم ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ع بمہر و دستخط خاص نواب مستطاب لارڈ مائرا صاحب بہادر دام اقبالہ
مُلک کیونتہل معہ ٹہکرائی و پرگنات متعلقہ اش بموجب سند مورخہ اونیسوین ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ع بمہر و دستخط خاص نواب مستطاب لارڈ مائرا صاحب بہادر -	دیہات پرگنہ خنکویان اوّلا بموجب سند بمہر و دستخط جنرل اختر لونی صاحب بہادر مورخہ چودہوین جون سنہ ۱۸۱ در جاگیر مہاراجہ صاحب بہادر بیکنٹہہ باشی تا حین حیات ماندہ بعدش باد خال مبلغ ۲ سہ لکہہ روپیہ نذرانہ برائے دوام عنایت شد بموجب چٹہی نمبرا۸۲۱ مورخہ انتیسوین ۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۵۵ع محکمہ صاحب کمشنر بہادر - (انبالہ)

پرگنہ مفصلہ ذیل بموجب سند مورخہ بائیسویں ستمبر ۱۸۴۷ء بجمع صلعہ ہزار روپیہ سالیانہ بمہر و دستخط گورنر جنرل بہادر ہارڈنگ صاحب بہادر دام حشمتہم ازانجملہ علاقہ صہ ہزار روپیہ بموجب چٹھی سکرٹیری گورنمنٹ مورخہ سترھویں نومبر ۱۸۴۶ء نمبری ۴۵۹ و علاقہ عہ ہزار بموجب چٹھی سکرٹیری گورنمنٹ مورخہ پنجم فروری ۱۸۴۷ء نمبری ۵۸ بنام میکسن صاحب بہادر۔

پرگنہ بسی ملک حیدر۔ پرگنہ فناجھونمیر۔ پرگنہ ماہلان

پرگنہ نارنول بموجب چٹھی سکرٹیری اعظم بہادر گورنمنٹ بنام سکرٹیری چیف کمشنر بہادر پنجاب مورخہ دویم جون ۱۸۵۸ء وہم خریطہ حضور پرنور نواب مستطاب لارڈ گورنر جنرل بہادر لارڈ ارل کیننگ صاحب بہادر دام حشمتہم مورخہ تاریخ و شہر صدر بنام مہاراجہ صاحب بہادر۔

تفصیل ذیلداران و جاگیرداران وغیرہ بجمیع اختیارات حکومت فوجداری و زر کمیوٹیشن و حقوق لاولدی وغیرہ مراتبات کہ بسر مہاراجہ صاحب بہادر حاصل اند دایما بہ جانشینان مہاراجہ صاحب مہندر بہادر حاصل خواہند ماند

چہارمی و جاگیرداران بموجب روبکار اجلاسی ایڈمنسٹن صاحب بہادر مورخہ بائیسویں اگست ۱۸۵۲ء

ذیلداران و جاگیرداران بموجب پروانہ اجلاسی صاحب کمشنر بہادر انبالہ مورخہ ستائیسویں اپریل ۱۸۶۰ء بحوالہ چٹھی سکرٹیری اعظم گورنمنٹ مورخہ اٹھارویں نومبر ۱۸۵۸ء نمبر ۴۶۰۰

سکہان لنڈہ - سکہان لوہاری سکہان بہیڈکٹ - سکہان گونڑ چکیہ سکہان راٹرہ - سکہان کوٹلہ - سکہان بلاٹہرہ بلاٹہری - بدالی بہائی ہیر سنگہ	رام پوریہ - کوٹ دونہ
ذیلداران وجاگیرداران بہدوڑ بموجب چٹہی سکرٹیری بہادر گورنمنٹ کے مورخہ دویم جون ۱۸۵۵ع نمبر ۱۵۲۹ و چٹہی ویسی مورخہ ہفتدہم جون ۱۸۵۹ع نمبر ۳۸۱۳ بنام سکرٹیری چیف کمشنر بہادر پنجاب -	جاگیرداران جبوندان بموجب روبکار اجلاسی صاحب کمشنر بہادر انبالہ مورخہ چہارم جولائی ۱۸۵۵ع
ذیلداران وجاگیرداران گہانون وغیرہ بالفعل ماتحت فوجداری مہاراجہ پٹیالہ و زرکمیوٹیشن بہ سرکار می دہند سکہان کہانون - سکہان تلاکور سکہان دہنوڑہی - سکہان لکہنور صاحب	

مہاراجہ صاحب کو تمغاے ستارہ ہند مرحمت ہونا اور اونکا مقرر ہونا نواب گورنر جنرل بہادر کی کونسل مین -	بتاریخ یکم نومبر ۱۸۶۱ع مہاراجہ نراندر سنگہ صاحب کو بمقام الہ آباد طبقہ اعلاے ستارہ ہند کا تمغا عطا ہوا اور ہمدرین ایام مہاراجہ صاحب ممدوح نواب گورنر جنرل کی کونسل قانونی کے ممبر بہی مقرر ہوے اور چونکہ اجلاس کونسل عنقریب

ہونے والا تہا اوسمین شریک ہونے کیواسطے مہاراجہ صاحب ممدوح پندرہوین جنوری سنہ ۱۸۶۲ء کو تشریف فرمای کلکتہ ہوئی۔ اس موقع پر مہاراجہ صاحب کی درخواست سے صاحب ایجنٹ ریاستہای اینڑوی ستلج کو یہہ حکم ہوا کہ مہاراجہ صاحب بہادر کے ایام غیبت مین انتظام ریاست پٹیالہ کی عام نگرانی رکہین اور جو عہدہ دار واسطے کارروائی ریاست کے مامور کئے گئی ہین صاحب موصوف اپنی صلاح و مشورہ سے اونکو مدد دیتی رہین اور اس بات مین ساعی رہین کہ مہاراجہ صاحب کی مرضی کے مواقف تمام کار بخوبی چلتا رہی جب تک کونسل قانونی کے اجلاس ہوتی رہی اوسوقت تک مہاراجہ صاحب کلکتہ ہی مین رونق افروز رہی اور موسم گرما کے آغاز مین معاودت فرما کر اپنی دار الحکومت مین تشریف لے آئے اور یہان آکر دیکہا کہ ہر امر کا انتظام قابل اطمینان طور پر ہوتا رہا تہا۔

ذکر عطا ہونے سند متبنی کا۔

متبنی کرنیکا اختیار جو مہاراجہ صاحب کو سنہ ۱۸۶۰ء مین دیا گیا تہا اوسکی بابت جو ایک خاص سند پنجم ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء کو مکرر عطا ہوئی اوسکا ترجمہ یہہ ہے۔

– چونکہ اعلیحضرت ملکہ معظمہ کا منشاء دلی یہہ ہی کہ وہ راجگان و رؤسا ہند جو بالفعل اپنی اپنی علاقون پر حکمران ہین اونکی حکومتین برای دوام مستقل کیجائین اور اونکی جانشینون کا وجود ہمیشہ کے لئی قایم رہی اس سبب سی مین اس مذکورہ بالا منشا کے پورا کرنے کے لئی اوس معاہدہ کو جو مینی اپنی دستخطی سند مورخہ پانچوین مئی سنہ ۱۸۶۰ء مین درج کیا تہا بذریعہ سند ہذا مکرراً موکد کرتا ہون کہ جب کوئی حقیقی وارث نہو تو آپ اور آپکی وہ جانشین جو آیندہ حکمران ہون پہولکیان کی قدیم خاندان مین سی (آپکا خاندان جسکی ایک شاخ ہی) کسی شخص کو متبنی کر لیا کرین اور یہہ متبنی جایز اور مسلم مانا جائیگا اور اگر کبہی کوئی رئیس پٹیالہ بغیر چہوڑنے اولاد نرینہ اور بغیر متبنی کرنے کے فوت ہوجاوی تو رئیسان جیند و نابہہ کو باتفاق رای صاحب پولیٹکل ایجنٹ خاندان پہولکیان مین سے کسی شخص کو مسند نشینی ریاست کے واسطے انتخاب کرنے کا اختیار ہوگا مگر اس صورت مین گورنمنٹ انگریزی کو ریاست پٹیالہ کی کل آمدنی کے ایک ثلث کے برابر نذرانہ دینا پڑیگا۔ اور آپکو یقین دلایا جاتا ہی کہ جب تک آپکا خاندان سلطنت انگریزی کا خیرخواہ و وفادار اور شرایط سند و عہدنامجات و اسناد عطیہ پر ایمانداری سی ساتہہ کاربند رہیگا اوسوقت تک اس معاہدہ مین

جوآپ سے کیا جاتا ہے کسی طرح خلل نہین آئیگا۔

مہاراجہ نراندر سنگہ صاحب کی وفات۔

ریاست پٹیالہ کے لئے یہہ حادثہ بڑے ستم کا واقع ہوا کہ اوسکی ایسی روشن‌ضمیر فرمانروا کا جیسا کہ اس ریاست مین ابتک کوئی نہین ہوا تہا پیمانہ حیات اسقدر جلد لبریز ہوگیا یعنی آغاز نومبر ۱۸۶۲ء مین مہاراجہ صاحب بعارضہ تپ بیمار ہوے۔ اور اگرچہ اونکی مرض کی ابتدا ایسی نہ تہی کہ جس سے وہ مرض‌الموت خیال کیا جاتا مگر مہاراجہ صاحب بیمار ہوکر پہر سنبہلے ہی نہین اور تیرہوین ۱۳ نومبر کو قریب ۱۷ برس حکومت و ریاست کرنیکے بعد اونتالیس ۳۹ برس کی عمر مین اس جہان فانی سے رحلت کرگئے۔

مہاراجہ صاحب ممدوح کے خصائل و عادات

مہاراجہ نراندر سنگہ کی خصلت حالات مندرجہ بالا سے واضح ہوسکتی ہے گورنمنٹ انگریزی سے رشک رکہنا اور اون تمام معاملات و مقدمات مین جنمین گورنمنٹ انگریزی کو بمجبوری کوئی کارروائی اور تحقیقات کرنی ہوتی تہی غلط دعوون اور اپنے رتبہ اور اپنے حقوق کو جتانا اور ان باتون کو ایک بڑی جنبہ اور جہگڑالوپن کے طریقہ سے پیش کرنا یہہ سب باتین مہاراجہ صاحب ممدوح کو اپنے باپ دادا سے ورثہ مین ہاتہہ آئی تہین اور باوجودیکہ گورنمنٹ ایسی تحقیقات اور کارروائیون مین ریاست پٹیالہ کا خیال اور لحاظ برابر رکہتی تہی مگر مہاراجہ صاحب کے مذکورہ بالا طریق سے ہر ایک ایسے موقع پر خواہ مخواہ ایک جہگڑا سا پیدا ہوجایا کرتا تہا لیکن ۱۸۵۷ء کے واقعات نے مہاراجہ صاحب کے اس مزاج کو بالکل بدل دیا تہا چونکہ وہ ایک دانا شخص تہے اس سبب سے اس بات کو بخوبی سمجہ گئے تہے کہ اس مفسدہ کا مآل کار کیا ہوگا اور چونکہ وصف شجاعت اونکی ذات مین تہا اسلئے ایک بہادر سپاہی کی طرح اون تہوڑے سے

انگریزون کی ہمدردی پر کمر باندہ لی جو ہندوستان مین ایک جم غفیر کے مقابلہ مین داد مردانگی دیرہی تہی۔ غدر کے بعد جو گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کو دریادلی کے ساتہہ عطیات دئے اور متبنیٰ کرنیکا حق مرحمت کیا اور اوسکی ساتہہ یہہ اقرار بہی کیا کہ سرکار انگریزی رؤساء بیرونی ستلج کو بگاڑنا نہین چاہتی۔ بلکہ اونکا ہمیشہ بہبودی کی حالت مین رہنا چاہتی ہے۔ ان سب باتون سے وہ بے اعتباری جو اونکی دلمین گورنمنٹ کی طرف سے رہا کرتی تہی بالکلیہ زائل اور محو ہو گئی تہی اور اگر مہاراجہ نراندر سنگہ زندہ رہتے تو وہ شمالی ہندوستان مین گورنمنٹ کی نہایت قابل قدر دوستون مین سے ہوتے۔

مہاراجہ صاحب کی وفات کا افسوس سرکاری گزٹ مین مشتہر ہونا۔

پنجاب گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کے وفات کی خبر سنکر ایک ایکسٹرا آرڈنیری گزٹ (یعنی پرچہ غیر معمولی) جاری فرمایا اسکی مضمون سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سرکار کی نظر مین مہاراجہ صاحب کی کیسی قدر و منزلت تہی آنریبل نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو مہاراجہ صاحب بہادر کی تیرہوین ماہ حال کو وفات پانے کی خبر سنکر نہایت افسوس ہوا ہے نواب ممدوح اس خبر وحشت اثر کے مشتہر کرنے مین نہایت افسوس سے ظاہر فرماتے ہین کہ ایک ایسا ذیلدار رئیس جسنے ایام مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سرکار انگریزی کی نہایت نمایان خدمات کی تہین اور جسنے اپنی قلمرو کا انتظام ایسی دانائی اور استحکام اور فیاضی کیساتہہ کیا تہا جو ضرب المثل ہے عین شباب اور فائدہ مندی کے وقت رہگرای عالم بقا ہوا۔

کنور دیپ سنگہ مہاراجہ صاحب کے بہائی کی وفات کا ذکر

مہاراجہ نراندر سنگہ کے ایک سوتیلے بہائی کنور دیپ سنگہ تہے انکا انتقال مہاراجہ صاحب کے انتقال سے تہوڑا ہی عرصہ پہلے ۱۸۶۲ء ہی مین ہو گیا تہا کنور صاحب کی

عمر اونکی لاولدانہ انتقال کے وقت پینتیس ۳۵ برس کی تھی - یہہ کچھہ نامور شخص نہ تھے انکو اپنی حین حیات علاقہ کرہالی کی آمدنی جو قریب پچیس ۲۵ ہزار روپیہ سال کی تھی ملتی رہی مگر کنور صاحب اکثر پٹیالہ مین رہا کرتے تھے - غدر کے زمانہ مین انکی ہواخواہی کی نسبت کچھہ شک پیدا ہوا تھا - مگر اس بات کے یقین کرنیکی کوئی وجہہ نہین ہے کہ یہہ لغزش اون سے سرزد ہوئی ہو -

مہاراجہ صاحب کے کنبے کا بیان

مہاراجہ نرندر سنگہ نے سات شادیان کین اون سے ایک فرزند اور تین دختر پیدا ہوئین مہاراجہ صاحب کی اولاد مین سب سے بڑی بی بی بسنت کنور ہین یہہ سنہ ۱۸۴۵ع مین پیدا ہوئین اور رانا دہولپور کے ولیعہد کے ساتھہ کتخدا ہوئین ان سے بی بی صاحبہ جو چھوٹی لڑکی تھی اوسکا انتقال ہوگیا اسکی شادی سردار دیوا سنگہ رئیس سہبالوا کے لڑکے سردار نرائن سنگہ کے ساتھہ ہوئی تھی تیسری بی بی رتن کنور سنہ ۱۸۴۹ع مین پیدا ہوئین اور اونکی شادی مہاراجہ جسونت سنگہ والی بھرت پور کے ساتھہ سنہ ۱۸۵۹ مین ہوئی تھی اس اخیر رشتہ داری کے ہونے سے نہایت عمدہ پولیٹیکل نتائج کی امید تھی مگر افسوس ہے کہ پوری نہین ہوئی اگرچہ اس شادی مین فقیر فقرا اور بدمعاشون اور حرام خورون کے اوس گروہ عظیم کو باڑہ نہین ملا جو اسی امید سے جمع ہوئے تھے کس لئے کہ بھرت پور والون کو اس رسمی داد و دہش کرنے سے فہمائش مناسب باز رکھا گیا تھا مگر اور سب طرح سے یہہ شادی منجانب طرفین بڑی دہوم دہام سے ہوئی تھی اس شادی کے موقع پر رئیس جنید و نابہہ راجہ جواہر سنگہ برادر عموزاد مہاراجہ جموان راجہ گوبخشتر سنگہ

رئیس منی مزرعہ سردار جیون سنگھ رئیس بوڑیہ نواب صاحب بہادر مالیر کوٹلہ اور سردار صاحب رئیس کلسیہ اور نواب صاحبان لوہارو و کرنال یہہ سب رؤسا شریک جلسہ تہے جہیز مین باسٹھہ ہزار چھہ سو آٹھہ ۶۲۶۰۸ روپیہ نقد تیرہ ۱۳ عدد زیورات مرصع چار سو چار ۴۰۴ تیور زنانے یعنی کپڑون کے جوڑے ۹۴ گہوڑے جنمین اٹہارہ باساز طلائی تہے دو ۲ ہاتی اور دو ۲ کشمیری دوشالے یہہ سب چیزین دی گئین[۵۱] اس موقع پر مہاراجہ کشمیر نے اکیس ہزار روپیہ نقد اور راجہ صاحب کپورتہلہ نے گیارہ ہزار روپیہ نقد اور اکیس ۲۱ تیور معہ دو راس اسپ اور مہاراجہ جودہپور نے پانسو روپیہ نقد اور ایک ہاتی اور گورنمنٹ نے پانچہزار ۵۰۰۰ روپیہ بطور نیوتہ[۵۲] کے دئے۔

مہاراجہ مہندر سنگھ صاحب بہادر

مہاراجہ نراندر سنگھ کے اکلوتے بیٹے مہندر سنگھ صاحب سولہوین ۱۶ ستمبر ۱۸۵۲ء کو پیدا ہوئے تہے مگر چودہوین ۱۴ جنوری ۱۸۵۳ء تک اونکے متولد ہونے کی اطلاع گورنمنٹ کو نہین کی گئی تہی اس حساب سے مہاراجہ مہندر سنگھ کی عمر اپنے والد ماجد کے انتقال کے وقت صرف دس برس کی تہی اسلیئے کاروبار ریاست کے اجرا کیواسطے کچہہ انتظام جلد ہونا ضرور تہا

---

[۵۱] یہہ تفصیل غلط ہے کیونکہ اس سے بہت زیادہ خرچ ہوا تہا۔ محشی

[۵۲] گورنمنٹ کبہی کبہی بطور عنایت خاص کسی کسی رئیس کو نیوتہ دیا کرتی ہے مگر اسکا دینا کچہہ ضروری اور معمولی بات نہین ہے جن خاص خاص موقعون پر گورنمنٹ کی جانب سے نیوتہ دیا گیا ہے اونکا حال متن اس کتاب مین درج ہے یعنی خود مہاراجہ صاحب کی شادی مین پانچہزار روپیہ اور ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء کو ٹکہ رندہیر سنگھ ولیعہد ریاست آہلووالیہ کی شادی مین گیارہ سو روپیہ اور ۲۶ فروری [illegible] کو اونکے بہائی کنور بکرما سنگھ کی شادی مین بہی اسیقدر اور اخیر مین پانچوین فروری [illegible] کو اونکے بہائی سوچیت سنگھ کی شادی مین بہی گیارہ سو روپیہ دیگئے بعوض اسکے اونکے والد راجہ نہال سنگھ نے اسیقدر قیمت کے زیورات گورنمنٹ کو پیشکش مین دئے تہے۔ مصنف

ذکر اس امر کا کہ ایک کونسل ریجنسی کے تقرر کی بابت ۱۸۵۸ء مین ایک قرارداد ہوئی تہی

ناظرین اس کتاب کو یہہ بات یاد ہوگی کہ ماہ جون ۱۸۵۸ء مین روساء پہلکیان نے ایک واجب العرض گورنمنٹ کی خدمت مین منظوری کے واسطے پیش کی تہی جسکا ایک فقرہ کا یہہ مضمون تہا کہ اگر تینون رئیسون مین سے کسی رئیس کے انتقال کے وقت اوسکا جانشین نابالغ ہو تو ایک کونسل اوف ریجنسی قایم کیجاے اور اسکے واسطے ریاست کے تین قدیم اور معتبر اور نہایت لایق اہلکار صاحب ایجنٹ بہادر ہر دو روسا کی صلاح سے انتخاب کرین اور بغیر ان[لہ] دو روسا کی مرضی کے کوئی علاقہ غیر کا باشندہ ممبر کونسل مقرر نکیا جاے اور اگر کسی ممبر کونسل سے کوئی نامناسب حرکت ظہور مین آے تو اوسکی جگہہ اسی طریق سے کوئی اور شخص منتخب کرکے مقرر کیا جاے مگر رئیس نابالغ کا کوئی رشتہ دار کسی حالت مین شریک کونسل نکیا جاے۔ چنانچہ اس درخواست کو گورنمنٹ ہند نے منظور فرمالیا تہا۔

مہاراجہ نراندر سنگہ کی اخیر وقت کی ہدایات۔

مہاراجہ نراندر سنگہ صاحب نے اپنی نزع کے وقت ارکان ریاست کو طلب فرماکر اون سے یہہ اخیر ارشاد فرمایا کہ جسطرح مین گورنمنٹ برطانیہ کا ہوا خواہ رہا ہون اوسیطرح آیندہ بہی اوسکی اطاعت اور وفاداری مین ثابت قدم رہنا اور میرے جانشین کو میرے نمونہ کی پیروی کرنیکی تعلیم کرنا اور ریاست کا انتظام جسطرح تمنے مقرر کیا ہوا ہے اوسیطرح ہوتا رہے ان باتون سے یہہ پایا جاتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کی

[لہ] اصل کتاب کا سیاق عبارت غالباً بسبب غلطی ترجمہ واجب العرض کے اس قسم کا ہے کہ اگر دونون رئیسون کی مرضی ہو جاے تو کوئی غیر ملکی شخص بہی اس کونسل مین مقرر کیا جاسکتا ہے۔ مگر واضح ہو کہ اصل واجب العرض کا مطلب یہہ ہے کہ گورنمنٹ ایسا نہ کرے کہ کسی غیر ملکی شخص کو کونسل مین مقرر کردیوے اور ہر دو روسا کی راے کا لحاظ نکرے ۱۲۔ مترجم

مراد ان الفاظ سے وہ معاہدہ تہا جو کونسل اوف ریجنسی کے انتظام کی نسبت گورنمنٹ اور روسا کے باہم ہو چکا تہا - مگر اہلکاران ریاست نے مابعد کا لکہا ہوا ایک ایسا کاغذ پیش کیا جسکو وہ واجب العرض سے زیادہ قابل التعمیل قرار دیتے تہے جسکا نام دستور العمل تہا - یہہ دستور العمل تیرہوین اکتوبر ۱۸۶۰ء کا لکہا ہوا تہا اور اسمین چند ہدایات اس باب مین مرقوم تہین کہ جب کبہی کونسل کا رکن ریاست مقرر ہو تو اہلکارون کو کسطرح عملدرآمد رکہنا چاہئے یہہ کاغذ کسیطرح سے اوس معاہدہ پر فوق نہین رکہتا تہا جسکو گورنمنٹ ۱۸۵۹ء مین منظور کر چکی تہی اسمین بہت سی باتین نہایت شرح و بسط کے ساتہہ لکہی ہوئی تہین مگر کونسل اوف ریجنسی کے ممبرون کی تعداد اور اونکی انتخاب مین صاحب ایجنٹ اور روساء جیند و نابہہ سے امداد لینے کا کچہہ کہین تذکرہ نہین تہا اہلکاران ریاست پٹیالہ یہہ بات ثابت کیا چاہتے تہے کہ یہہ کاغذ ۱۸۵۸ء کے معاہدہ کا ناسخ ہے اور انکا بیان یہہ تہا کہ مہاراجہ صاحب نے جو یہہ وصیت فرمائی تہی کہ جو انتظام مینے کیا ہوا ہے اسی پر عمل درآمد ہوتا رہے اس سے اونکی یہہ ہی مراد تہی کہ جو اہلکار اسوقت بااختیار ہین وہ اپنے اپنے محکمات کا کام کرتے رہین اور کوئی کونسل اوف ریجنسی جسمین تین ممبر شریک ہون مقرر نہ ہو۔

وجوہ اعتراض اہلکاران ریاست پٹیالہ درباب تقرر کونسل اوف ریجنسی

اور یہہ اہلکار یہہ بہی کہتے تہے کہ ایسی کونسل کا مقرر ہونا ریاست پٹیالہ کے لئے مضر ہوگا - کیونکہ جو ممبر اس کونسل مین مقرر ہونگے وہ اپنے اختیارات کو بڑہانا چاہینگے اور اس سبب سے آپسمین حسد اور نااتفاقی پیدا ہو جاے گی - معہذا اس نئی کونسل کے تقرر سے خزانہ ریاست پر ایک بیفائدہ بوجہہ عاید ہوگا اور کم درجہ

کے عہدہ دارون کو اونکی جگہہ مامور کرنا پڑیگا اور علاوہ برین پٹیالہ کے تمام معزز عہدہ دارون کی یہی خواہش ہی کہ کلونت رائی دیوان عبد النبی خان میر منشی لبہا سنگہ بخشی اور سید محمد حسن حاکم عدالت بدستور انتظام ریاست کرتے رہین اور شاید یہی مناسب ہے کہ انمین پانچوان شخص وہ شامل کیا جائی جو مہاراجہ صاحب بہادر نابالغ کا اتالیق مقرر ہو یہہ عہدہ اُسوقت خالی تہا۔

راجہ صاحبان جیند اور نابہہ کی راے۔

بعد سماعت تجاویز و بیانات اہلکاران پٹیالہ صاحب ایجنٹ ریاستہاے اینروہی ستلج نے رئیس جیند و نابہہ کو اندرین باب مراسلات تحریر کیئی اور اونکی رائین طلب کین اور یہہ بہی استفسار کیا کہ مذکورہ بالا دستور العمل کے منشا سے گورنمنٹ کو کسواسطی اطلاع نہین دی گئی تہی۔ ان روسانے ریاست پٹیالہ کے اونہین اہلکارون کو جو اسوقت موجود تہی بدستور قایم رہنا پسند کیا اور ملائمیت کے ساتہہ یہہ جتایا کہ لارڈ کیننگ صاحب نے جو سندین عطا کی ہین اونکی روسی مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو یہہ امر کچہہ ضرور نہ تہا کہ اپنے اس ارادہ سے صاحب ایجنٹ کو مطلع کرتے کسواسطی کہ سند کے روسی اونکو اختیارات کامل اور مطلق حاصل تہی اور ان اختیارات کی وجہہ سے اونکو اسبات کا منصب حاصل تہا کہ اپنی ریاست کے انتظام کے لئے جیسا مناسب سمجہین ویسا تجویز کرین۔

معنی الفاظ سند کی تفسیر اور تاویل

اب یہہ امر جو سیدہا سادہ بہی ہی اور اہم بہی تنقیح طلب پیدا ہوا کہ سند مورخہ پانچوین مئی سنہ ۱۸۶۰ء کے الفاظ کا کیا مطلب ہی۔ ان سندون کی دفع اول مین جو ان تینون رئیسون کو دی گئی تہین یہہ الفاظ ہین کہ مہاراجہ صاحب اور

اونکو ورثاً علی الدوام اپنی موروثی اور جدید علاقجات پر فل ساورنٹی (یعنی اختیارات حکومت تامہ) عمل مین لاتے رہینگے ۔ اسمین کچہہ شک نہین ہی کہ یہہ سند اون رئیسون کو اوس واجب العرض کی منظوری کے بعد عطا ہوئی تہی جسمین کونسل اوف ریجنسی کے مقرر کرنیکی بابت بہی ایک انتظام مندرج تہا مگر تصفیہ طلب باتین یہہ تہین کہ کیا اس سند سی مہاراجہ صاحب کو ایسی اختیارات حاصل ہوگئی تہی کہ سنجیدگی کے ساتہہ منعقد کیا ہوا ایک عہدنامہ جسکو گورنمنٹ نے خود ان ہی رؤسا کی درخواست سے منظور کیا تہا بالائے طاق رکہدیا جاے اور نیز یہہ کہ یہہ فل ساورنٹی (یعنی اختیارات کاملہ و حکومت تامہ) جو مہاراجہ صاحب کو اس سند مین دی گئی تہی کس قسم کی ہی اصل سند مین تو یہہ فارسی الفاظ مندرج تہی کہ حسب دستور قدیم حکمران باشند ۔ جن سی یہہ معنی نکلتی ہین کہ حسب فل ساورنٹی کے موافق وہ قدیم سی حکومت کرتے رہی ہین اوسیطرح کرتے رہین ۔

سند کو دفعہ اول
سے صرف اونہین
اختیارات کا بحال
کرنا مقصود تہا جو
ان رئیسون سے
چہین لئے گئے تہے ۔

بیشک و شبہہ یہہ بات درست ہے کہ سند مین ان الفاظ کے لکہنے سے ضرور یہہ مراد رکہی گئی تہی کہ گورنمنٹ کا یہہ مدعا تہا کہ جس قسم کی آزاد حکومت ان روسا کے لئے ۱۸۰۹ء اور ۱۸۱۱ء مین جائز رکہی گئی تہی اوسکو تسلیم کیا جائے ۔ اور ۱۸۴۷ء مین جو اختیارات سزای قصاص دینے کے چہین لئے گئے تہے وہ بدستور سابق بحال کردئے جائین مگر یہہ مراد ان الفاظ کے اندراج سے کسی طرح نہین تہی کہ جو معاملات اہم اور غیر معمولی طرز کے ہون وہ بہی گورنمنٹ کے حیطہ دست اندازی سے خارج رہینگے ۔

سند کی دفعہ ہشتم امور غیر معمولی مین گورنمنٹ کے اختیارات دست اندازی کو نہین روکتی۔

سند کی آٹھوین دفعہ کے روسے گورنمنٹ کا یہہ اقرار کرنا کہ مہاراجہ صاحب کے ہوس ہولڈ اور فیملی آرینج منٹس (یعنی انتظامات اندرونی وخانگی) کا گورنمنٹ موصوف لحاظ رکہیگی اور اوسمین کسی طرح کی مداخلت نہین کریگی اس امر کو لازم نہین گردانتا کہ ایک ایسے اہم طور کے پولیٹیکل اور ریاستی معاملہ مین بہی مداخلت نہ کیجاویگی جیسا کہ یہہ ریجنسی کے مقرر کرنیکا ضروری معاملہ تہا اور جسکو مقرر کرنے کے طریقہ کو گورنمنٹ نے خود انہین رئیسون کی باضابطہ درخواست کے موافق منظور کیا تہا۔

لفظ فل ساورنٹی کے معنون کی تشریح۔

لفظ (فل ساورنٹی) اون اصل الفاظ کا ایک غیر مقید اور آزاد ترجمہ تہا جنکے معنی یہہ روسا صاف یہہ سمجہتے تہے کہ ستلج کی لڑائی کے بعد جو اختیارات جاتے رہے تہے وہ بحال ہو گئے کسی عہدنامہ کے کسی لفظ کی تفسیر اور معنی کرنا درحالیکہ ہر دو فریق معاہد کا مدعا اور مراد پہلے سے معلوم ہو اور نیز عہدنامجات سابقہ بہی ایسے موجود ہون جن سے اونکے معنی صاف ظاہر ہوتے ہون تو یہہ کچہہ مشکل بات نہین ہے اور جب تک کہ ایک سند مین خاص طور سے کوئی ناسخ عبارت درج نہو اوسوقت تک دوسری سند منسوخ نہین ہو سکتی اور علے ہذالقیاس جو وثیقہ (دستور العمل متذکرہ بالا سے ہے) ہنوز گورنمنٹ سے منظور ہی نہوا ہو اوسکے حوالہ سے کسی رئیس کو خود بخود ایسے معاہدہ کے منسوخ کر دینے کا جو اوسنے گورنمنٹ کے ساتہہ بخوبی سمجہہ بوجہہ کر منعقد کیا ہو کچہہ اختیار نہین ہے اور اگر لفظ فل ساورنٹی کے ایسے ہی (وسیع) معنی لئے جائین تو گورنمنٹ انگریزی کے وہ سب حقوق جو اوسکو بحیثیت بالادست سلطنت ہونے کے حاصل ہین معدوم ہو جائینگے لفظ (فل ساورنٹی) جہانتک کہ اسکو ان اسناد سے

علاقہ ہی اس جگہہ ایک ایسا معمولی لفظ ہی جسکو عہدنامجات و سندات سابق سی تعلق ہی اور یہان اسکی معنی محض اسقدر آزادی کے ہین جو گورنمنٹ کے حقوق عامہ کے خلاف نہو۔ روسا پر بطور کلی تمام نگرانی اور روک ٹوک رکہنا اور اونکی طرف سے بموقعات ضرورت اظہار ہوا خواہی کا ہونا اور اون تمام معاہدون کا جنمین بطور صریح کسیطرح کی ترمیم یا تنسیخ نکردی گئی ہو پاس و لحاظ رکہنا یہہ سب باتین گورنمنٹ کے حقوق مین داخل ہین۔

اسکا کوئی ثبوت نہ تہا کہ مہاراجہ نراندر سنگہ صاحب سے ۱۸۶۰ء کے معاہدہ سے کنارہ کشی کرنے کی کوئی خواہش رکہتے ہون۔

اس بات کے یقین کرنے کی کوئی وجہہ نہین ہی کہ مہاراجہ نراندر سنگہ نے جو دستور العمل بنایا تہا اوس سے اونکی یہہ غرض ہو کہ ۱۸۶۰ء مین جو معاہدہ ریجنسی کے باب مین ہو چکا تہا اوسکی خلاف کوئی قاعدہ جاری کرین بلکہ مہاراجہ صاحب کو اس بات کا کبہی خیال بہی نہ گذرا ہوگا کیونکہ اس دستور العمل کے دیکہنے سے صاف ظاہر ہوتا تہا کہ یہہ اوس واجب العرض کی تائید کیواسطی بنایا گیا تہا جسمین تقرر کونسل ریجنسی وغیرہ کی شرائط مندرج ہین اگرچہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے برابر شمالی ہندوستان مین شاید ہی کوئی رئیس اپنے منصب اور حقوق ریاست کے محافظت کا اسقدر خیال رکہتا ہو مگر باوجود اسکی وہ گورنمنٹ کو اپنا بڑا قابل اعتماد دوست سمجہتے تہے چنانچہ جب مہاراجہ صاحب ممدوح کونسل قانونی کے ممبر مقرر ہوکر کلکتہ کو تشریف لیگئے اس موقع پر اونکی ایک خاص طور کی درخواست سے صاحب کمشنر انبالہ و ایجنٹ لفٹنٹ گورنر کو یہہ ہدایت کی گئی تہی کہ مہاراجہ صاحب کی غیبت مین ریاست پٹیالہ کے کاروبار کی عام نگرانی رکہا کرین۔

آخر کار کونسل ریجنسی کا مقرر ہونا۔

پس بوجوہات مذکورہ بالا آخر کار گورنمنٹ نے یہہ تجویز کی کہ ۱۸۶۰ کا

معاہدہ بالضرور نافذ اور واجب التعمیل تصور کیا جاوے اور یہہ حکم دیا کہ ایک کونسل اوف ریجنسی مقرر کیجاوے جسمین تین اہلکار شریک ہوکر کام کرین۔ غرضکہ یہہ کونسل مقرر ہوئی اور سردار جگدیپ سنگہ بخشی رحیم بخش اور سردار اودی سنگہ یہہ تین شخص منتخب ہوکر روساء جیند و نابہہ کی صلاح سے ممبر مقرر ہوگئے۔

کونسل ریجنسی کے عہد حکومت کے حالات کا تحریر کرنا کچہہ مناسب نہین معلوم ہوا۔

کونسل اوف ریجنسی کے مقرر ہونیکے بعد جسطرح جیسے امور ریاست پٹیالہ کی کارروائی ہوتی رہی اسکا حال چند وجوہ کے سبب جو خود ہی ظاہر ہین بیان کرنا مناسب نہین ہے چونکہ ریاست پٹیالہ بہی مثل اور ریاستون کے ایک ہندوستانی ریاست تہی اور یہان کا رئیس نابالغ تہا اور گورنمنٹ کی مداخلت اپنے معاہدون کے روسے جنکو وہ توڑنا نہین چاہتی تہی بہت محدود اور کم تہی اس سبب سے اس ریاست کی ہوا کئی سال تک بگڑی رہی یہان اسوقت اپنے آقا اور ملک کے فایدے پر نظر کرنے والے شخص بہت کم تہے مگر البتہ ایسے بہت سے تہے جو اپنی نالیاقتی اور بددیانتی کے چہپانے کی خاطر ریاست کے انتظام مین خلل انداز تہے بس ان منحوس دنون کا حال آئندہ کوئی اور شخص اوسوقت لکہیگا جبکہ اس ریاست کی نسبت جو برے خیالات بالفعل موجود ہین وہ کم ہوجائینگے یا لوگ اونکو بالکل بہول جائینگے۔

کونسل مذکورہ بالا کے ممبرون مین تغیر تبدل۔

سردار اودی سنگہ نے چہبیسوین ۲۶ ستمبر ۱۸۶۳ء کو وفات پائی اسکے دوسرے سال جنوری کے مہینہ مین رئیسان نابہہ و جیند کی پسندیدگی سے بساوا سنگہ انکی جگہہ مقرر ہوئے بساوا سنگہ اس عہدہ پر بہت دنون نہین رہے کسواسطے کہ ۱۸۶۶ء مین

انکا بہی انتقال ہوگیا اور اسیطرح بخشی رحیم بخش نے بہی رحلت کی۔

نئے ممبرونکا تقرر

جب ۱۸۶۶ع کے موسم گرما کے اخیر مین مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب شملہ تشریف لیگئے اس موقع پر گورنر جنرل بہادر نے مولوی محمد حسن[۵۷] اور سردار فتح سنگہ کا اہلکاران متوفی کی جگہہ ممبر کونسل ہونا منظور کیا۔ مولوی محمد حسن حاکم صدر عدالت تہے اور سردار فتح سنگہ نارنول کے ناظم۔

دیوان کلونت رائے اور بخشی بیر سنگہ کی جلاوطنی کا ذکر۔ اور حکیم عبد النبی خان کا اس سے کچہہ عرصہ بعد زاید ممبر کونسل مقرر ہونا

ماہ دسمبر ۱۸۶۷ع مین دیوان کلونت رائے اعلے عہدہ دار صیغہ مال اور بخشی بیر سنگہ اعلے افسر صیغہ فوج معہ اپنے بعض متوسلین کے ریاست پٹیالہ سے خارج کئے گئے اب ممبران کونسل مین جو تہوڑے عرصہ تک متفق رہے تہے باہم نفاق پیدا ہوکر دو فریق ہوگئے اور ماہ جون ۱۸۶۸ع مین صاحب ایجنٹ لفٹنٹ گورنر نے حکیم عبد النبی خان میر منشی کو کونسل کا زائد ممبر مقرر کیا مگر ریاست پٹیالہ کے انتظام مین پہلے کی نسبت کچہہ صفائی اور ترقی نہین ہوئی۔

مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب بہادر کو حکمرانی ریاست کے اختیارات کامل کا ملجانا اور اونکی چال ڈہال

آخر کار ماہ فبروری ۱۸۷۰ع مین مہاراجہ صاحب کو اختیارات کامل حاصل ہوگئے اور کونسل موقوف ہوگئی۔ اب مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب کی اٹہارہ برس کی عمر ہے انکو ماسٹر رامچندر بہت ہوشیاری اور تندہی کے ساتہہ تعلیم دیتے رہے ہین۔ ماسٹر موصوف ایک مشہور ریاضی دان اور دہلی کے باشندہ ہین اور انہون نے اس تمام مدت مین اپنے نازک اور مشکل کام کو

---

[۵۷] یعنی خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر حال وزیر اعظم ریاست۔ مترجم

ایک عجیب استقلال اور دیانت داری کے ساتھہ اس ریاست مین انجام دیا اور معلوم ہوتا ہی کہ انکی محنت رایگان بھی نہین گئی کسواسطی کہ نوجوان مہاراجہ صاحب اپنے ہم جنس ہندوستانی رئیسون مین اچھی تربیت یافتہ رئیس ہین اور انگریزی فارسی اور گورمکھی مین دستگاہ رکھتے ہین چونکہ مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب قدرتی ذکی الطبع اور ایک ضابط شخص ہین اس سبب سے ظن غالب ہی کہ وہ اپنی قلمرو پر خود حکومت کرینگی اور نالایق عہدہ دارون کے ہاتھہ مین سلطنت کی باگ نہین چھوڑ دینگی - ریجینسی کی زمانہ کی مشکلات نے اونکو بہت سی نصیحتین سکھادی ہین اور امید ہی کہ وہ اونکو جلدی سی نہین بھول جائینگی - مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب کے دلمین اونکی والد ماجد کیطرح اپنی اوائل حکومت مین گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سی شکوک پیدا نہین ہونگی کیونکہ وہ بخوبی جانتی ہین کہ گورنمنٹ اونکو بہبودی اور رضامندی کی حالت مین دیکھنا چاہتی ہے اور تعلیم و تربیت نے اونکو یہہ بات بھی سکھادی ہے کہ کوئی رئیس جو اپنی حکومت سے رعایا کو فایدہ نہ پہونچائی وہ اعزاز و افتخار حاصل نہین کرسکتا -

نواب لفٹنٹ گورنر کا
پٹیالہ مین تشریف لانا
واقع ۱۸۶۷ء

ریاست پٹیالہ کی تاریخ مین یہہ چند باتین اور بھی قابل ذکر ہین چنانچہ منجملہ اونکی اول بات یہہ ہی کہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۷ء مین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب رونق افروز پٹیالہ ہوئے تھے [۱]

---

[۱] اس موقع پر رسوم ملاقات جو جانبین سے ادا ہوئی تھین منقولہ ذیل پروگرام (یعنی دستور العمل ملاقات) سے ظاہر ہین اور اسکی نقل اسجگہ اس خیال سے کیجاتی ہے کہ ناظرین کتاب کو اسکے ملاحظہ سے ہندوستانی رئیسون کی ملاقات کے دستورات معینہ کا ایک نقشہ نظر آسکتا ہے اور واضح ہو کہ نواب صاحب بہادر والی بہاولپور کی ملاقات کے لئے بھی یہہ ہی دستور العمل تصور کرنا چاہئے کیونکہ اونکا درجہ اعزاز بھی مثل پٹیالہ کے ہی ہے - ۱۲ مصنف

— ترجمہ پروگرام (یعنی دستور العمل) ملاقات نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب با مہاراجہ صاحب بہادر والئی پٹیالہ۔

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب یعنی سر ڈانلڈ میکلوڈ صاحب سات بجے صبح کے اپنے کیمپ سے روانہ ہونگے ریاست پٹیالہ کے اول درجہ کے دو اہلکار شہر سے دو میل کے فاصلہ پر نواب ممدوح کا استقبال کرینگے موضع جوڑہ مین مہاراجہ صاحب بہادر بہمراہی اہلکاران جلوس کے ساتھہ ملاقات کرینگے یہان لفٹنٹ گورنر صاحب مہاراجہ صاحب کے ہاتی پر داہنی طرف بیٹھہ کر قیام گاہ کو تشریف لیجائینگے مہاراجہ صاحب کی طرف سے شہر پٹیالہ کے قریب ایک گارڈ آف آنر (تعظیمی گارڈ) صف بستہ استادہ ہوگا اور جسوقت لفٹنٹ گورنر صاحب تشریف لائینگے اوسوقت وہ سلامی اوتاریگا شہر کی فصیل پر سے داخلہ کے وقت اور نیز جبکہ لفٹنٹ گورنر صاحب اپنے خیمہ گاہ پر پہونچینگے اوسوقت اونیس توپ سلامی کی سر ہونگی مہاراجہ صاحب لفٹنٹ گورنر صاحب کے ساتھہ خیمہ گاہ تک تشریف لیجائینگے اور وہان سے رخصت ہوکر واپس چلے آئینگے بعدہ ریاست پٹیالہ کے اول درجہ کے دو اہلکار مہاراجہ صاحب کی جانب سے لفٹنٹ گورنر صاحب کی مزاج پرسی کیواسطے جائینگے۔

مہاراجہ صاحب بہادر کا ملاقات کیلئے تشریف لانا

شام کے ساڑہی چار بجے مہاراجہ صاحب لفٹنٹ گورنر سے ملاقات کیواسطے تشریف لیجائینگے صاحب ڈپٹی کمشنر کے موجود ہونے کے سبب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس انبالہ بسواری فیل مہاراجہ صاحب کے دولتخانہ پر پہونچکر وہان سے مہاراجہ صاحب کو سوار کرا کر لائینگے صاحب ملیٹری سکرٹری گورنمنٹ و پرایوٹ سکرٹیری نواب لفٹنٹ گورنر و صاحب ایڈی کانگ (یعنی مصاحب) نواب ممدوح ہاتیون پر سوار ہوکر مہاراجہ صاحب کی پیشوائی کیواسطے آدہی دور تک جائینگے اور جب مہاراجہ صاحب اپنے ہاتی پر سے اُترینگے تو صاحب ایجنٹ اور صاحب سکرٹیری گورنمنٹ پنجاب اونکا استقبال کرکے لیجائینگے اور صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر لب فرش سے دو تین قدم آگے بڑہ کر مہاراجہ صاحب کی پیشوائی کرینگے صاحب ایجنٹ مہاراجہ صاحب کی داہنی طرف اور اہلکاران ریاست صاحب موصوف کی داہنی طرف بیٹھینگے لفٹنٹ گورنر صاحب کی بائین طرف صاحب سکرٹیری گورنمنٹ اور صاحبان ستاف بیٹھینگے بعدہ اہلکاران ریاست معمولی نذرین پیش کرینگے بعد ازان مہاراجہ صاحب اور اونکے اہلکارون کے واسطے خلعت لاکر رکہی جائینگے اور بعد تقسیم عطر و پان کے دربار برخاست ہوگا۔ مہاراجہ صاحب کی مشایعت بہی اوسی تکلف کے ساتہہ ہوگی جطرح پیشوائی کیجائیگی اور مہاراجہ صاحب کی تشریف آوری اور تشریف بری کے وقت سترہ سترہ توپین سلامی کی سر ہونگی اور لفٹنٹ گورنر کے کیمپ کی سپاہ سلامی اوتاریگی۔

بازدید کی ملاقات

دوسرے روز ساڑہے چار بجے شام کے اول درجہ کے چار اہلکار لفٹنٹ گورنر صاحب کو لینے کے واسطے آئینگے اور مہاراجہ صاحب خود آدہی دور تک پیشوائی کے واسطے تشریف لائینگے لفٹنٹ گورنر مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرکے اونکو اپنے ہاتی پر بٹہالینگے اور قلعہ کے دروازہ پر مہاراجہ صاحب کی سپاہ سلامی اوتاریگی دربار مین لفٹنٹ گورنر صاحب مہاراجہ صاحب کے داہنی طرف رونق افروز ہونگے اور نواب ممدوح کی جانب راست صاحب سکرٹیری گورنمنٹ اور صاحبان ہمراہی نواب ممدوح بیٹھینگے اور صاحب ایجنٹ مہاراجہ صاحب کی بائین طرف رونق افروز ہونگے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اور مہاراجہ صاحب اور صاحب ایجنٹ اور صاحب سکرٹیری گورنمنٹ کے واسطے مکلف کرسیان بچہائی جائینگی باقی تمام حضار دربار کے واسطے سادی کرسیان۔

پہر اہلکاران ریاست پٹیالہ معمولی نذرین پیش کرینگے بعدہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کیلئے پیشکش لا کر

روبرو رکہا جایگا بعد ازان مہاراجہ صاحب خود دست مبارک سے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اور صاحب ایجنٹ اور صاحب سکرٹیری گورنمنٹ کو اور اہالی کونسل دیگر افسران انگریزی کو عطر و پان تقسیم کرینگے اور نواب لفٹنٹ گورنر مہاراجہ صاحب سے رخصت ہوکر خیمہ گاہ کو واپس تشریف لیجاوینگے نواب ممدوح کے تشریف لیجانے کے وقت بہی وہی رسوم ادا ہونگی جو اونکی رونق افروزی کے وقت ہوئی تہین اور اونیس توپ کی سلامی نواب ممدوح کی تشریف آوری اور تشریف بری کے وقت سر ہوگی - چہبیسوین ماہ حال کی صبح کو لفٹنٹ گورنر صاحب پٹیالہ سے بازید پور کو تشریف لیجاوینگے اونکی روانگی کے وقت اونیس توپ سلامی کی سر ہونگی ضیافت وغیرہ کی رسوم مہاراجہ صاحب کی طرف سے صاحب ایجنٹ کی صلاح کے موافق ادا ہونگی - مصنف فقط -

اور ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب بہادر انبالہ کے اوس دربار مین شریک ہوئے تہے جو امیر شیر علی خان والی کابل کی ملاقات کے واسطے احتراماً منعقد ہوا تہا اور فبروری سنہ ۱۸۷۰ء مین مہاراجہ صاحب ممدوح شہزادہ عالی تبار ہز رائیل ہائی نس ڈیوک اوف ایڈنبرا کی ملاقات کیواسطے لاہور تشریف لیگئے اس موقع پر مہاراجہ صاحب اور ڈیوک ممدوح الشان کے باہم معمولی تکلف کے ساتہہ ملاقاتین ہوئی تہین -

ذکر تعمیر نہر از دریاے ستلج موسوم بہ سرہند کینال -

سال حال یعنی سنہ ۱۸۷۰ء مین تعمیر نہر سرہند کا معاملہ جو علاقہ پٹیالہ کے حق مین نہایت مفید ہے اور جسکے باب مین کئی سال سے مباحثہ ہو رہا تہا قطعی طے ہوگیا ہے یہہ نہر علاقہ پٹیالہ اور اضلاع انبالہ کی آب پاشی کے واسطے روپڑ کے قریب ستلج سے کاٹی جایگی

اس نہر کی تعمیر کی خواہش پہلے مہاراجہ نرندر سنگہ صاحب نے سنہ ۱۸۶۱ء مین کی تہی -

فبروری سنہ ۱۸۶۱ء مین مہاراجہ نرندر سنگہ صاحب نے بمقام پنجور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر (یعنی سر رابرٹ منٹگمری) سے ملاقات کے موقع پر یہہ خواہش ظاہر کی تہی کہ مین اپنے صرف سے اپنے علاقہ مین نہر تعمیر کرانی چاہتا ہون پہلے بہی یہہ ارادہ کیا گیا تہا مگر اوس زمانہ مین (مسٹر جارج کارنک بارنس) جو اینرو ستلج کے کمشنر تہے اونکی راے سے اس کام کا چلنا ناممکن تہا اس سبب سے مہاراجہ صاحب اس ارادہ سے ٹہہر کے

دنون تک ہاتہہ دہرے بیٹہے تہے مگر سنہ ۱۸۶۱ع مین اونہون نے پہر تعمیر نہر کا بیڑا اوٹہایا اور گورنمنٹ سے لین کی پیمایش کیواسطے ایک انجنیر کی ماموری کی درخواست کی اور چونکہ اس تجربہ کار افسر انگریزی نے اپنی رپورٹ مین تحریر کیا کہ اس ملک مین آب پاشی کی نہایت ضرورت ہے اور یہان کی زمین اسکے گون ہے اسلئے گورنمنٹ نے اس مفید کام مین حتی الامکان تائید کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

سبب توقف تعمیر نہر

مہاراجہ صاحب نراندر سنگہ کے دفعتاً وفات پانیکے سبب یہہ منصوبہ پورا ہونے سے رہگیا تہا۔ مگر جولائی سنہ ۱۸۶۷ع مین گورنمنٹ کی تحریک سے اس منصوبہ مین پہر جان پڑی چنانچہ سردار جگدیس سنگہ ممبر کونسل اور عبدالنبی خان میر منشی اس معاملہ کے شرط شروط کی مباحثہ کے لئے شملہ بہیجے گئے لیکن چونکہ اہلکاران کونسل مین بڑا اختلاف تہا اسوجہ سے تعمیر نہر کے باب مین ریاست پٹیالہ کی طرف سے شرائط عہد وپیمان کے طے ہونے مین بڑی ڈہیل ہوئی مگر دسمبر سنہ ۱۸۶۹ع مین ریاست پٹیالہ نے گورنمنٹ کی تمام شرائط کو منظور کیا۔

سنہ ۱۸۷۰ع مین شرائط تعمیر نہر کا اخیر تصفیہ ہوجاتا۔

اور ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۰ع مین اس معاملہ کا قطعی فیصلہ ہوگیا اور یہہ بات قرار پاگئی کہ نہر کی طیاری اور نگرانی کا کام گورنمنٹ کے ہاتہہ رہے اور افسران انگریزی خاص بڑی نہر مین پانی پہونچانے کا خود انتظام رکہین اور چہوٹی شاخین جن سے پانی تقسیم ہوگا عہدہ داران ریاست پٹیالہ کے ہاتہہ مین رہین گی اور جسقدر پانی گورنمنٹ انگریزی اور ریاست پٹیالہ کے علاقہ مین دیا جائے اوسکی مناسبت سے بطور حصہ رسد مصارف ادا کیا جاے اور چونکہ یہہ دریا عملداری انگریزی مین ہے اسوجہہ سے منجانب ریاست کچہہ روپیہ بوجہہ حق

مالکانہ بابت استعمال مین لانے اوسکے پانی کے گورنمنٹ کو دینا قرار پایا تعمیر نہر کا کام روپڑ مین شروع ہوگیا ہے اور اسکی طیاری سے ریاست پٹیالہ کو بڑا فایدہ پہونچیگا اور آمدنی ریاست کو بہت کچہہ ترقی ہوگی۔

پنجاب یونیورسٹی کالج کو مہاراجہ صاحب کی طرف سے ایک عطیہ کا دیا جانا

مئی ۱۸۷۰ء مین مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب بہادر نے لاہور کی یونیورسٹی کالج کو ستر ۷۰ ہزار روپیہ بطور امداد عطا فرمایا منجملہ اسکے بیس ۲۰ ہزار روپیہ شہزادہ عالیجناب ڈیوک اوف اڈنبرا کی رونق افروزی پنجاب کی یادگار قایم رکہنے کی غرض سے ایک وظیفہ مقرر کرنیکے واسطے دیا گیا تہا۔

ذکر وفات ولیعہد ریاست بہرت پور بمقام پٹیالہ۔

رانی بسنت کنور[۵۷] مہاراجہ صاحب کی ہمشیرہ رئیس بہرت پور کے ساتہہ کتخدا ہوئی تہین اوایل ۱۸۶۹ء مین رانی صاحبہ موصوف کو بہت سے خط وکتابت کے بعد اپنے گہر یعنی پٹیالہ آنے کی اجازت ہوئی اونکے ساتہہ ولیعہد ریاست بہرت پور بہی آئے تہے از صاحبزادہ کی عمر اسوقت بہت چہوٹی سی تہی رانی صاحبہ ہنوز پٹیالہ ہی مین تہین کہ یہہ بچہ بیمار ہوا اور چوتہی دسمبر کو ذات الریہ کی مرض مین انتقال کرگیا۔

ذکر وفات رانی صاحبہ موصوف واقع ۱۸۷۰ء

اسکے تہوڑے عرصہ بعد خود رانی صاحبہ بہی بخار کے عارضہ مین مبتلا ہوئین اور تین مہینہ تک بیمار رہکر سترہوین فبروری ۱۸۷۰ء کو ملک بقا کو سدہارین اس موقع پر اونکے بہائی مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب بہادر عالیجناب شاہزادہ ڈیوک اوف اڈنبرا سے ملاقات کیواسطے لاہور گئے ہوئے تہے۔

---

[۵۷] بی بی بسنت کنور صاحبہ اون بی بی صاحبہ کا نام ہی جو دہولپور بیاہی گئی تہین — انکا نام بی بی نجنا و کنور صاحبہ تہا — مترجم

مہاراجہ صاحب کے دولتخانہ مین ایک فرزند کا پیدا ہونا

مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب نے تین شادیان کی ہین انکی اخیر شادی راجہ صاحب فریدکوٹ کے ایک قرابتی میان مہتاب سنگہ دہالیوال ساکن موضع دینا کی لڑکی سے ہوئی ہے ان رانی صاحبہ کے بطن سے سترہوین اکتوبر سنہ ۱۸۶۷ع کو ایک فرزند پیدا ہوا۔

مہاراجہ صاحب کو تمغاے ستارہ ہند کا عطا ہونا۔

مئی سنہ ۱۸ع مین مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب کو رئیس اعظم طبقہ اعلا ستارہ ہند کا خطاب عطا ہوا۔

ریاست پٹیالہ کی مردم شماری اور تعداد رقبہ اور تعداد محاصل دفوج وغیرہ وغیرہ۔

ریاست پٹیالہ کا رقبہ [illegible] ہزار میل مربع ہے اور سمین آبادی جسکا شمار بصحت معلوم نہین ہے قریب سولہ لاکھ پچاس ہزار کے ہے اور آمدنی تخمیناً اڑتیس لاکھ روپیہ سال کی ہے۔

اس ریاست مین آٹھہ ہزار آدمی کی سپاہ ہے اور مہاراجہ صاحب کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت مین سو سوار متعین رہتے ہین اور مہاراجہ صاحب کی سلامی سترہ توپ کی مقرر ہے اور وہ دربار گورنری مین مہاراجہ جموون وکشمیر سے دوسرے درجہ پر سب روساے پنجاب سے اوپر بیٹھتے ہین مہاراجہ صاحب نے مہربانی فرماکر سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع کی آمدنی کا مندرجہ ذیل حساب عنایت فرمایا ہے۔

تعداد کل جمع آمدنی ریاست پٹیالہ بابت سمت ۱۹۲۵ مطابق سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع

روپیہ [illegible] لاکھ [illegible] ہزار [illegible] ۳ پائی

تعداد جمع محاصل سرکاری	تعداد جمع جاگیرات جو سرکاری جمعبندی سے خارج رہتی ہے
[illegible] لکھہ [illegible] ہزار ۳ پائی	اکانو لاکھہ [illegible] ہزار ۳

محاصل اراضی معہ آمدنی دیگر محصولات	آمدنی صیغہ قانون وعدالت وغیرہ یعنی آمدنی جرمانہ واسٹامپ وغیرہ	جاگیرداران بہدوڑ	جاگیرداران کہانون وغیرہ
لاکھہ ہزار ۱۱ر ۳ پائی	دو لاکھہ ہزار ۵ر	ہزار ۱۵ر	ایک لاکھہ ہزار ۱۴ر
معافیات و دہرم ارتہہ دو لاکھہ ہزار	/		
آمدنی جوریاست کی معرفت وصول ہوکر بعض سوڈہیان وبہائیکیان وغیرہ کو بطور معافی دیجاتی ہے ۳۰ ہزار روپیہ	تعداد معاملہ دیہات وغیرہ معافیات جو بنام سادہان وسوڈہیان وغیرہ معاف ہین اور اونکی آمدنی یہہ لوگ خود وصول کرتے ہین۔ ایک لاکھہ ہزار روپیہ		
۱ معافیات ریزہ بوجہہ حق زمینداری ودیگر معافیات متفرقہ ایک لاکھہ تخمیناً	/		

جمع محاصل سرکاری جو بتعداد لاکھہ ہزار ۳ پائی ہے اسمین سے رقوم مفصلہ ذیل جو بطور انعام وعطیہ و معافی وغیرہ دی جاتی ہین۔ لاکھہ ہزار ۱۵ر ۹ پائی

۲	۳	۴	۵
انعام بنام پنچان دیہات لاکھہ ہزار ۶ پائی	انعام اوہکاری بنام برہمنان وسیدان وفقیران ہزار روپیہ ۳ر ۳ پائی	انعام پنچائی معمولی ہزار ۱ر ۶ پائی	معافیداران متفرقہ ہزار ۱۲ر ۶ پائی
۶ انعام پنچائی مشخصہ ہزار ۱۴ر	باقی باقی خاص قابل داخلہ خزانہ لاکھہ لاکھہ روپیہ ہزار ۶ پائی	/	/

نمبر ۱ - یہہ لاکہہ روپیہ کی رقم تخمیناً لکہی ہوئی ہے مگر چونکہ تمام حساب بہت صحت کے ساتہہ لکہا ہوا ہے اس سبب سے خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ بہی صحیح ہے منجملہ اسکی وہ اراضیات معافی جو زمیندارون کو ملتی ہین اُون قطعات اراضی سے مراد ہین جو عموماً بقدر دو یا چار ہل کے زمین ہوتی ہے - اور جمعبندی ریاست سے خارج رہتی ہین اور بسوہ دارون کو بقاے عزت خاندان اور گذارہ کی خاطر ملی ہوئی ہین - اور لفظ معافیات متفرقہ مندرجہ رکانہ مذکورہ بالا سے وہ اراضیات معافی مراد ہین جو مذہبی باعثون یا انعام خدمات کے بابت دی گئی ہین -

نمبر ۲ - بسوہ دارون کو اونکی امتیاز اور گذارہ کی خاطر گانون کی کُل جمعبندی مین سے کچہہ فیصدی دیا جاتا ہے اسکو انعام پنچان کہتے ہین اس انعام کا حق بسوہ دارون کی اولاد کو بہی پُشت بہ پُشت پہونچتا ہے اور جس شخص کو یہہ انعام ملتا ہو وہ بلا حجت بسوہ دار مانا جاتا ہے اور اس انعام کے دینے کا یہہ دستور ہے کہ دس گیارہ روپیہ فیصدی سے لیکر لعہ ۱۲ اور اس سے بہی کمتر تک دیا جاتا ہے -

نمبر ۳ - ادہکاری کے معنی نصف کے ہین یہہ معمول برہمنون - سیدون - اور فقیرون کو بشرطیکہ وہ خود کاشتکار ہون خواہ ہندو ہون خواہ مسلمان اسطرح سے دیا جاتا ہے کہ یہہ لوگ اور کاشتکارون کی نسبت سرکار کو نصف جمع دیتے ہین چنانچہ اس سال مین مبلغ [illegible] ۳ پائی اس قسم کی معافی تہی مگر یہہ تعداد معینہ نہین ہے کسواسطے کہ یہہ ادہکاری پانیوالے لوگ اگر اپنی مقبوضہ اراضی کو منتقل کر دیتے ہین

یا [illegible] ہین تو اسکی تعداد کم یا زیادہ ہوجاتی ہے ۔

نمبر ۴ - انعام پنچائی معمولی ایک رقم معین ہی یہہ فیصدی کے حساب سے مقرر نہین کیجاتی بلکہ بعض خاص خاندانون کو اونکی عزت اور گذارہ کے واسطے دیجاتی ہی اور مثل انعام پنچائی عموماً ہر ایک بسوہ دار کو نہین ملتی ۔

نمبر ۵ - بعض اشخاص جو کسی وقت مین جزو یا کُل دیہات کے جاگیردار یا معافیدار ہو چکے ہین مگر دراصل اب اپنی جاگیر یا معافی پر قابض نہین ہین اس قسم کے دیہات اور جُزو دیہات سے ریاست پٹیالہ مالگذاری وصول کرتی ہے اور یہہ مالگذاری آمدنی ریاست کا ایک حصہ خیال کیجاتی ہے لیکن اوس معافیدار یا جاگیردار کو ایک سالانہ پنشن کے طور پر بقدر اوسکی جاگیر یا معافی کے دیجاتی ہے ۔

نمبر ۶ - یہہ پنچائی نہ کسی خاندان کے بقاے عزت کے واسطے دیجاتی ہے اور نہ دوامی رقم ہے محض افسران بندوبست کے زمانہ مین نمبردارون کو اونکی خدمات کے عوض مین جو انعام اپنے اختیار سے دیا کرتے ہین اوسکا یہہ نام ہے ۔

تاریخ بہدوڑ

سرداران بہدوڑ

سرداران بہدوڑ مہاراجہ پٹیالہ کے اب بالکل ماتحت ہین لیکن چونکہ یہہ ماتحتی جدید ہی اسلئے یہہ نہایت ضرور ہی کہ اونکا ایک مختصر تاریخی حال سنہ ۱۸۵۸ء تک جبکہ ریاست پٹیالہ کی برتری اور حکومت کو سرکار انگریزی نے بطور ایک امر رعایتی کے نہ بطور کسی استحقاق کے تسلیم کیا تہا لکہا جائے۔ خاندان بہدوڑ کا شجرہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

[illegible]

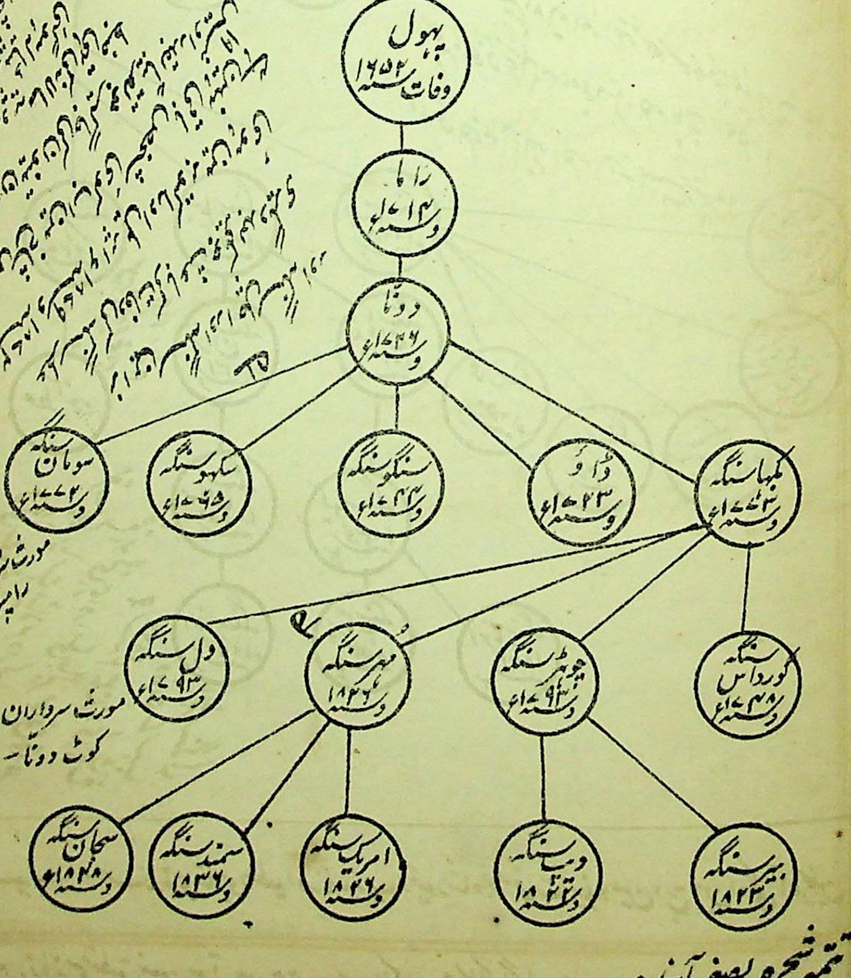
پہول وفات سنہ ۱۶۵۲ء
راما و سنہ ۱۷۱۴ء
دوتا و سنہ ۱۷۲۶ء
سوہان سنگه و سنہ ۱۷۷۲ء
سکہو سنگه و سنہ ۱۷۶۵ء
سنگو سنگه و سنہ ۱۷۴۲ء
ڈاگو و سنہ ۱۷۴۳ء
لکہا سنگه و سنہ ۱۷۷۳ء
دل سنگه و سنہ ۱۷۹۳ء
مہر سنگه و سنہ ۱۸۲۶ء
چوہڑ سنگه و سنہ ۱۷۹۳ء
گورداس سنگه و سنہ ۱۷۹۴ء
سجان سنگه و سنہ ۱۸۴۸ء
سمند سنگه و سنہ ۱۸۳۶ء
امریک سنگه و سنہ ۱۸۲۶ء
دیپ سنگه و سنہ ۱۸۳۲ء
بیر سنگه و سنہ ۱۸۲۳ء

مورث سرداران رامپور

مورث سرداران کوٹ دوتا۔

تتمہ شجرہ بصفحہ آیندہ

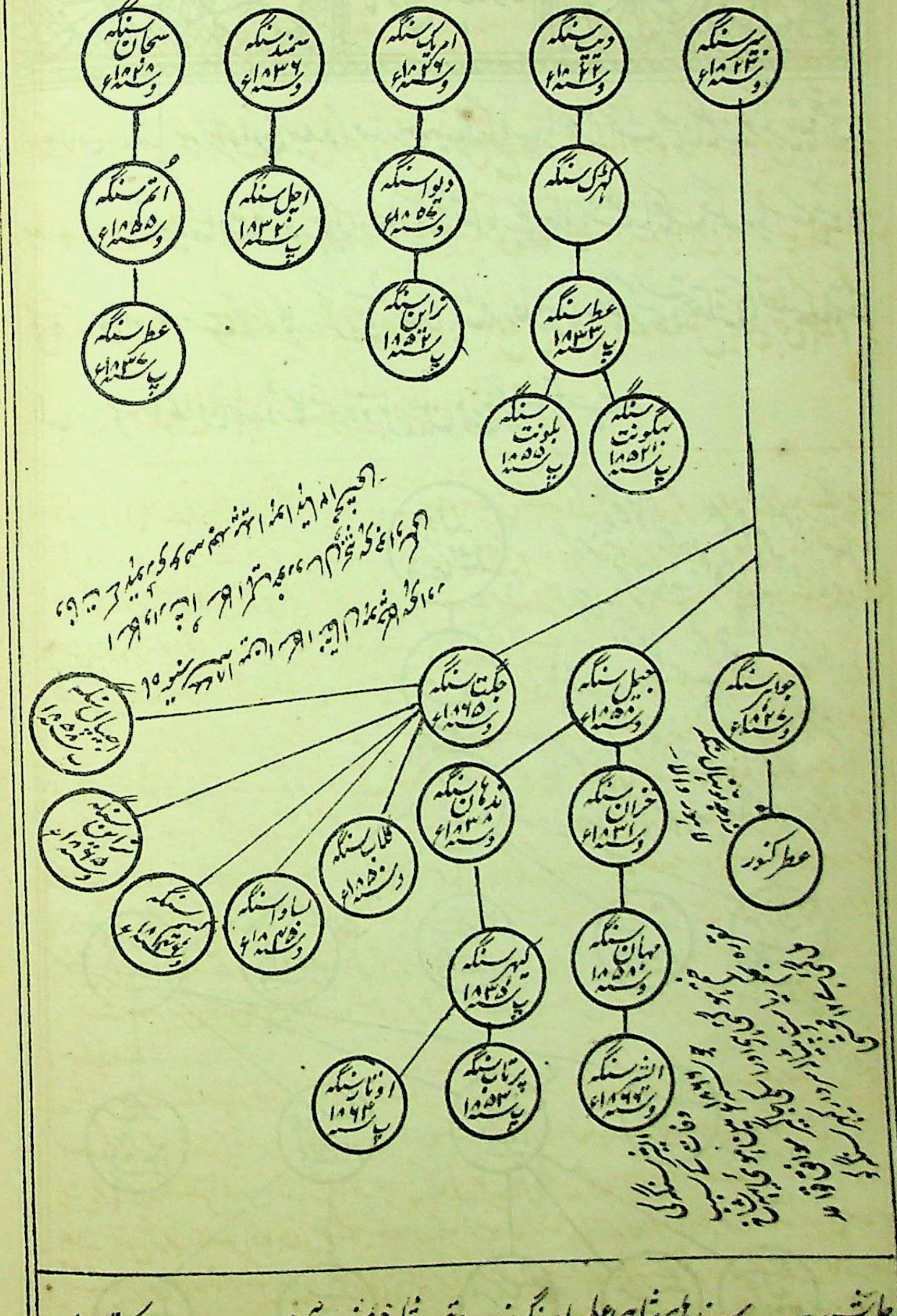
بیر سنگہ و سنہ ۱۸۲۴ء
دیپ سنگہ و سنہ ۱۸۲۲ء
امریک سنگہ و سنہ ۱۸۲۹ء
سمند سنگہ و سنہ ۱۸۳۶ء
سجان سنگہ و سنہ ۱۸۲۵ء
کھڑک سنگہ
دیوا سنگہ و سنہ ۱۸۵۷ء
اچل سنگہ پ سنہ ۱۸۳۲ء
اتم سنگہ و سنہ ۱۸۵۵ء
عطر سنگہ پ سنہ ۱۸۳۳ء
نراین سنگہ پ سنہ ۱۸۵۲ء
عطر سنگہ پ سنہ ۱۸۳۷ء
بھگونت سنگہ پ سنہ ۱۸۵۲ء
بلونت سنگہ پ سنہ ۱۸۵۵ء
جواہر سنگہ و سنہ ۱۸۲۷ء
جیمل سنگہ و سنہ ۱۸۵۰ء
جگت سنگہ و سنہ ۱۸۶۵ء
عطر کنور
خزان سنگہ و سنہ ۱۸۳۱ء
ندھان سنگہ و سنہ ۱۸۳۰ء
گلاب سنگہ و سنہ ۱۸۵۰ء
ساون سنگہ و سنہ ۱۸۵۸ء
مہان سنگہ و سنہ ۱۸۵۰ء
کیہر سنگہ پ سنہ ۱۸۳۵ء
اندر سنگہ و سنہ ۱۸۶۹ء
پرتاب سنگہ پ سنہ ۱۸۵۳ء
اوتار سنگہ پ سنہ ۱۸۶۴ء

حاشیہ۔ سندہاے شاہی عطیہ اورنگ زیب و تیمور شاہ جو صفحات آیندہ مین درج ہین اونکی تاریخین اوس زمانہ سے منطبق نہین ہوتی ہین جو چودہری راما کی موت کا لکہا گیا ہے۔

چودہری دوناؔ بانی خاندان۔

دوناؔ جو اس خاندان کا بانی تہا اپنے بہائی آلا سنگہ کے ساتہہ بہدوڑ مین رہا کیا یہانتک کہ سنہ ۱۷۱۸ء مین آلا سنگہ بنالہ کو چلا گیا اوسوقت بہدوڑ دوناؔ کے قبضہ مین بلا شرکت غیرے آگئی۔ یہہ شخص صُلح دوست تہا اور چونکہ سکہہ نہین تہا اسلئے سلطنت اسلام کے ساتہہ بغاوت کرنے مین اپنے بہائی بندونکا شریک نہین ہوا۔ کیونکہ سلطنت مذکور ہی سے اوسکو سنگرور بہدوڑ اور دیگر اضلاع کی چودہرایت حاصل ہوئی تہی جو اوسکے باپ کو مشکوک الاعتبار سندون کے ذریعہ سے ملی تہی۔[۱]

---

[۱] اول سند اورنگ زیب کی پندرہوین سنہ جلوسی مطابق سنہ ۱۶۷۴ء کی لکہی ہوئی ہے اور چودہری دوناؔ کے نام ہے۔

[۲] دوسری سند سنہ ۱۱۳۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۹ء کی لکہی ہوئی ہے اور اوسکے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہنشاہ اورنگ زیب کی عطا کی ہوئی ہے۔ اگرچہ اوس بادشاہ نے سنہ ۱۱۱۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۷ء مین وفات پائی تہی یعنی بارہ برس قبل اوس تاریخ کے جو تحریر سند کی بیان کی گئی ہے۔

[۳] تیسری سند مورخہ سنہ ۱۱۹۲ ہجری مطابق سنہ ۱۷۷۹ء تیمور شاہ کی طرف سے سردار جودہر سنگہ کے نام ہے۔

اگر سند اول کو ایک معتبر دستاویز تسلیم کیا جائے تو سند مذکور کے اجرا کے زمانہ مین یعنی سنہ ۱۶۷۳ء مین راما زندہ نہوگا کیونکہ سند مذکور اوسکے بیٹے کے نام ہے جو اپنے پدر متوفی کی جگہہ چودہری مقرر کیا گیا ہے۔ اس صورت مین راما کی وفات کی تاریخ یعنی سنہ ۱۷۱۴ء جو اس مقام پر درج کی گئی ہے غلط ہوگی۔ لیکن اکثر کاغذات کے معاینہ کرنے اور مطابق کرنے سے وہ تاریخ جو اس مقام پر لکہی گئی ہے صحیح معلوم ہوتی ہے۔ بہرصورت اوس تاریخ کے صحیح ہونے کی تائید مین جو شہادت ہے وہ اوس شہادت کے مقابلہ مین زیادہ قوی اور زیادہ مرجح ہے جو اون سندون کے اعتبار کی تائید مین ہے۔

سند دوم مین اوس عجیب وغریب غلطی سے جو تاریخون کی نسبت واقع ہوئی ہے اوسکا اعتبار اور بہی زیادہ مشکوک ہوگیا ہے۔

تیسری سند کے اعتبار مین اندرونی شہادت کی وجہہ سے باقی دو سندون کی مانند کوئی گرفت نہین ہوسکتی مگر ان تینون سندون کو بالاشتراک تسلیم یا رد کرنا ضرور ہے۔ ان سندون کو سرداران بہدوڑ نے ایک خاص مدعا کے حاصل کرنیکی واسطے پیش کیا تہا۔ اسلئے اوس اعتبار کے لحاظ سے درج کیجاتی ہین جسکے وہ مستحق ہین۔ ۱۲ مصنف

[۴] نقل ترجمہ اوس فرمان کی جو شاہنشاہ اورنگ زیب کی طرف سے چودہری دوناؔ کے نام مورخہ سنہ ۱۰۸۳ ہجری مطابق سنہ ۱۶۷۳ء بیان کیا جاتا ہے ذیل مین درج کیجاتی ہے دو ہرگاہ کہ ہمکو یہہ معلوم ہوا ہے کہ حسب الحکم شاہنشاہ سابق تعلقہ پہول وغیرہ بنام چودہری راما وغیرہ بطور معافی کے عطا کیا گیا تہا بدین قید کہ مبلغ پچاسی ہزار روپیہ سالانہ سرکار مین داخل کیا کرین۔ اور چودہری دوناؔ وغیرہ اور اوسکے (یعنی راما کے) ورثا بقید حیات ہین اور تعلقہ مذکورہ پر قابض ہین اور چونکہ وہ درخواست اجرای فرمان کی کرتے ہین لہذا حکم صادر ہوتا ہے کہ تعلقہ پہول و بہدوڑ دتیا وغیرہ اور رما ۱۴

خطرات عہدہ چودہرات

ان دنون مین چودہرایت کا عہدہ کچہہ قابل پسند نہ تہا کیونکہ اوسمین محاصل شاہی کا جمع کرنا ہوتا تہا جسکو لوگ بہت کم ادا کرنا چاہتے تہے اور اگر وقت معینہ پر روپیہ بہیجا جاتا تہا تو کوئی عذر مسموع نہوتا تہا۔

مشکلات جن میں وہ مبتلا ہوا۔

سنہ ۱۷۲۵ء مین مسلمان حاکم لاہور نے معمولی محاصل طلب کیا اور دونا لاہور کو روانہ ہوا اوسکے بہائیون نے وعدہ کیا تہا کہ ہم اپنے اپنے حصہ کا روپیہ پیچہے سے بہیجدینگے جب اس وعدہ کا ایفا ظہور مین نہ آیا تو دونا اور اوسکا بیٹا ڈاڈو قیدخانہ مین مقید کیے گئے اور ڈاڈو نے وہان ہی وفات پائی دونا نے اپنے ایک دوست یعنی شیخ الیاس خواص کی پوری سفارش سے رہائی پائی مگر قید کے ایام مین جو اوسپر تشدد واقع ہوا تہا اوس سے اوسکی

اوسکی وفات سنہ ۱۷۲۶ء

تندرستی خراب ہوگئی تہی اور بہدوڑ مین آکر سنہ ۱۷۲۶ء مین اوسنے وفات پائی اوسنے چار بیٹے چہوڑے جن مین سے لکہا سنگہ اوسکا جانشین ہوا اوسکا چہوٹا بیٹا سوبان سنگہ سرداران رامپوریہ کا مورث ہے۔

ع۱ وہان کی چودہرایت چودہری دونا و دیگر ورثا کے نام قایم رہے مبلغ پچاسی ہزار روپیہ جو بعد وفات اپنے باپ کے چودہری دونا سرکار مین داخل کیا کرتا تہا وہ اپنے بہائیون سے اونکے حصہ جات وصول کرے۔ بالفعل مبلغ پچاسی ہزار روپیہ اوسکو معاف کیے گئے او اوسکو لازم ہے کہ اس عطیہ اور مہربانی کی قدر کرے اور دعاے دولت مین مصروف رہے۔ و تمام حکام وعمال و جاگیرداران و کارداران حال و استقبال کو لازم ہے کہ اس حکم کو دوامی سمجہین اور تعلقہ مذکورہ کو عطیہ دار مذکور کے قبضہ مین رہنے دین یہہ عطیہ ناقابل تبدیل ہوگا اور کوئی نئی سند طلب نہین کیجاوے گی ؛؛

ع۲ نقل ترجمہ اوس فرمان کی جو شاہنشاہ اورنگ زیب کی طرف سے چودہری دونا کے نام محررہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۹ء بیان کیا جاتا ہے

"درینوقت یہہ فرمان صادر کیا جاتا ہے کہ چودہری دونا بہدوڑ والا جو راما پہول والہ کا بیٹا ہے ہمیشہ احکامات شاہی کا فرمان پذیر رہا ہے اور کسی فریق کی بہبودی کا کبہی مخالف نہین ہوا ہے لہذا عہدہ چودہرائی تعلقہ جات سنگرور و منولہ و بہدوڑ و ہنڈیایہ وغیرہ مین مضافات پرگنہ تہارا اوسکو عطا کیا جاتا ہے۔ اوسکو لازم ہے کہ اس رعایت وعنایت کی قدر کرے اور ہر سال مبلغ پچاسی ہزار روپیہ سکہ مروجہ کو حضور مین داخل کرتا رہے اور رعایا کی بہبودی و خوشحالی مین کوشش کرتا رہے اور دعاے دولت مین مصروف رہے ؛؛

تحریر تاریخ ۱۹ محرم سنہ ۱۱۳۱ ہجری (مطابق سنہ ۱۷۱۹ء

چودہری بکہا سنگہ

بکہا سنگہ کی بابت ایسا حال بہت کم بیان کیا گیا ہی جو قابل تحریر ہو۔ وہ بھی اپنی باپ کی طرح محاصل کی بابت مصیبتون مین مبتلا ہو گیا اور جبکہ افسران شاہی اوسکو گرفتار کرنیکی واسطی آئی تو اوسنی عالی ظرفی سی یہہ تجویز قرار دی کہ اپنی بڑی بیٹی گورداس سنگہ کو بجای اپنی بہیجدی۔ مگر اس تجویز پر اوس لڑکے کی مان راضی نہوئی اور اوسکو اپنی باپ کے گہر لیگئی اور بکہا سنگہ اوسوقت تک قیدخانہ مین رہا جبتک کہ اوسنی کل زر بقایاے مالگذاری ادا کرنیکا بندوبست نکیا۔ اس عرصہ مین گورداس سنگہ نی وفات پائی اور اوسکی مان نے رنج والم کی تاب نہ لاکر زہر سی اپنی آپکو ہلاک کیا۔ ان غمگین واقعات کا بکہا سنگہ پر اسقدر اثر ہوا کہ اوسنی عہدہ چودہرایت کے چہوڑنی اور گوشہ نشینی اختیار کرنیکا عزم بالجزم کرلیا مگر پہول کے سردارون نے اوسکو اس ارادہ کے فسخ کرنیکی ترغیب دی اور اوسنی ایک دوسری عورت سی شادی کی جس سے دو بیٹی چوہڑ سنگہ اور مُہر سنگہ پیدا ہوئی۔ اوسکی تیسری بیوی اوسکی بہائی سکہو سنگہ کی بیوہ تہی۔ اس بیوی سے دل سنگہ پیدا ہوا جسکی اولاد مین سرداران کوٹ دُنّا جو ایک گانون چودہری دُنّا سنگہ کا بسایا ہوا ہے ہین۔

جانشینی چوہڑ سنگہ ۱۷۷۳ء اور اوسکی قوت وشہرت

بکہا سنگہ کا جانشین اوسکا بڑا بیٹا چوہڑ سنگہ ۱۷۷۳ء مین ہوا یہہ سردار خاندان بہدوڑ مین سب سے زیادہ مشہور ہوا اور اوسکی قوت اور دانائی سے اوسکی خاندانی ریاست مین بہت کچہہ ترقی ہوگئی اور ماما چوہڑ سنگہ کی بار ماما یعنی بڑائی نیز اوسکی فتوحات اور مساکین کی ساتہہ اوسکی فیاضی کی شُہرت گانوؤن کے لوگون کے اکثر گیتون مین ابتک گائی جاتی ہی۔ وہ جملہ تنازعات مین سرپنچ قرار دیا جاتا تہا اور لوگ اوسکو

سامنے دادخواہی کرتے تھے اور مجرم لوگ سخت سزا پاتے تھے۔ باوجود ان سب باتون کے چوہڑ سنگھ سرحد پر ایک نہایت مشہور ڈاکو تھا مویشی کا سرقہ اون جرایم کے مجموعہ مین جنکی وہ سزا دیا کرتا تھا گویا درج ہی تھا اور آجتک اوسکے قدیمی دشمن یعنی برار لوگ جب کبھی کوئی بیل یا بھینس آوارہ ہوجاتا ہے تو جنگل مین ‘‘اوچوہڑ لیا’’ ‘‘اوچوہڑ لیا’’ کہکر پکارتے پھرتے ہین۔

۱۷۷۹ء مین چوہڑ سنگھ کو اضلاع تہاڑا اور بہدوڑ کا چودہری تیمور شاہ نے مقرر کیا جسنے اوسی سال مین ہندوستان پر اس نیت سے حملہ کیا تہا کہ اپنے باپ احمد شاہ کی حکومت کو از سر نو حاصل کرے[1]۔

اوسکی فتوحات

بعد وفات راجہ امر سنگھ والی پٹیالہ اور بعد جانشینی صاحب سنگھ کے جسکی عقل سلیم تہی سردار بہدوڑ نے ریاست پٹیالہ کو بعض مقبوضات پر متصرف ہوکر اپنی ریاست کو وسعت دینی

---

[1] ترجمہ سند عطیہ تیمور شاہ بنام چوہڑ سنگھ بہول مورخہ گیارہوین رجب سنہ ۱۱۹۲ ہجری مطابق ۱۷۷۹ء

” درینولا فرمان عالیشان بنظر مزید عنایت سلطانی صادر کیا جاتا ہے۔

” پرگنہ تہاڑا کا قدیمی تعلقہ بشمول علاقہ بہدوڑ جو تمہارے قبضہ مین ہے حسب سابق تمکو عطا کیا جاتا ہے۔ تمکو چاہیئے کہ جو روپیہ بہول کے لوگ جمع کرتے ہین اوسکو وصول کرو جیسا کہ اتبک تمہارے مورث لوگ کرتے چلے آئے ہین۔ تمکو لازم ہے کہ راجہ پٹیالہ کے مطیع رہو اور جو عرضداشت کہ تمکو حضور مین بہیجنی ہو وہ راجہ پٹیالہ کی معرفت روانہ کیا کرو۔

” یہہ بہی سُنا گیا ہے کہ ہری سنگھ نے اپنے ملک مین فساد برپا کیا ہے۔ تمکو چاہیئے کہ باتفاق دیگر راجاؤن کے اوسکو خلق خدا کو ایذا پہونچانے سے باز رکھو اور محمد حسن خان کو بہت جلد اس غرض سے بہیجا جایگا کہ باستعانت راجہ پٹیالہ کے ہری سنگھ کے ملک پر قبضہ کرے اور اوسکو مقبوضات شاہی مین شامل کرے۔

” چونکہ ہری سنگھ دراصل ملتان سے آیا تہا جہانکا وہ باشندہ ہے اسواسطے اوسکو وہان واپس جانا چاہیے۔

” تمام معاملات جو تہاڑے علاقہ رکھتے ہین محمد حسن خان کو سمجہا دئے گئے ہین اور اوسکا فیصلہ اور عملدرآمد بوساطت راجہ پٹیالہ کے ہوگا۔

” تمکو لازم ہے کہ حضور مین حاضر ہو ورنہ تمہارا ملک سرکاری قبضہ مین آجائیگا۔

” ہری سنگھ تعلقہ نابہ کیطرف روانہ ہوا تہا۔ راجہ پٹیالہ نے اوسکو وہان سے نکالدیا۔ اگر ہری سنگھ اب جنگل کیطرف جاوے تو اوسکو وہان دخل نہونے دینا۔

” تمکو لازم ہے کہ حسب دستور قدیم راجہ پٹیالہ کے مطیع رہو اور مراحم سلطانی کے متوقع رہو ۱۲ مصنف

شروع کی۔ بہدوڑ کے قرب وجوار مین سردار مذکور نے نو دیہات پر قبضہ کرلیا جنمین سے اکثر بعد کو اوسکے ہاتہہ سے جاتے رہے اور افغانان مالیر کوٹلہ پر حملہ کیا جنکے دیہات کو ریاست پٹیالہ نے بمعاوضہ چند دیگر دیہات کے خلاص کردیا اور بلکہ کچھہ عرصہ تک ضلع برنالہ پر بہی قابض رہا۔ لیکن اپنی کامیابی کے زمانہ مین اوسکے دشمنون نے ازراہ دغابازی اوسکو ہلاک کیا۔ یہہ قصہ اسطرح پر ہے کہ جب برنالہ سے وہ وطن کی طرف واپس آرہا تہا تو موضع گہنیا مین اوسنے قیام کیا اور ایک شخص از قوم براڑ مسمی سُجان نے اوسکو رات کو ایک چہوٹے بُرج مین استراحت کرنیکے واسطے بُلایا

سردار چوہڑ سنگہ اور اوسکے بہائی کا قتل ۱۷۹۳ع

چوہڑ سنگہ نے جسکے ساتہہ اوسکا بہائی دل سنگہ بہی تہا کوئی بدگمانی نکی مگر اونکے دغاباز میزبان نے اونکو نشہ پلاکر اور غفلت مین پاکر اوس بُرج کو مسلح آدمیون کے ساتہہ آکر گہیر لیا اور اوسکی دیوارون اور دروازونپر لکڑیان چنکر آگ لگادی۔ آگ کی گرمی اور لوگون کے شوروغل سے چونک کر اور رستون کو مسدود پاکر یہہ دونون بہائی بُرج کی چہت پر چڑہ گئے اور اپنے دشمنون پر تیر مارنے شروع کئے یہانتک کہ چہت گر پڑی اور یہہ دونون بہائی لقمہ آتش ہوگئے۔ یہہ واقعہ ۱۷۹۳ع کا ہے۔

اوسکے بیٹون کا انتقام۔

چوہڑ سنگہ کے قتل کی خبر جونہین اوسکے دو بیٹون دیپ سنگہ اور ہیر سنگہ کو پہونچی اوسیوقت اونہون نے اوسکے انتقام لینے کا عزم مصمم کیا۔ وہ سُجان کی تلاش مین روانہ ہوئے اور اوسکو باز کا شکار کہیلتے ہوئے سردار مقتول کے گہوڑے پر سوار پایا۔ اونہون نے اوسکو قتل کیا اور موضع گہنیا پر معہ دس دیگر مواضعات قرب وجوار کے جو علاقہ ملوکا پر مشتمل ہین قبضہ کرلیا۔ اس مہم مین فوج پٹیالہ بہی بسرکردگی البیل سنگہ اور بخشی سیدا کے

شریک ہوئی تہی۔

تقسیم مساوی ریاست بہدوڑ مابین ہیرسنگہ ودیپ سنگہ

ہیر سنگہ جو چوہڑ سنگہ کا بڑا بیٹا تہا اوسکا جانشین ہوا لیکن سنہ ۱۸۱۳ء مین بعد اسکے کہ اضلاع اینروی دریا ستلج زیر حفاظت سرکار انگریزی آگئی تہے ان دونون بہائیون نے ریاست کو بحصہ مساوی باہم تقسیم کرلیا۔

سنہ ۱۸۰۹ء مین بوقت تعیین سرحد مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دو مواضعات بہدوڑ یعنی سیدوکے اور بہگتہ اپنے پاس رہنے دئے۔ سرکار انگریزی نے اون مواضعات کی واپسی پر اصرار نکیا بلکہ ریاست بہدوڑ کو دو ہزار روپیہ سالانہ بطور معاوضہ کے ادا کئے۔ یہہ روپیہ ہیر سنگہ اور دیپ سنگہ کی اولاد کو سنہ ۱۸۱۳ء سے سنہ ۱۸۴۰ء تک سیدہا گورنمنٹ سے ملتا رہا مگر بعد ازان ریاست پٹیالہ نے اپنے ناواجب دعوی حکومت بہدوڑ کی تائید کی نیت سے اپنے وکیلون کی معرفت رقم مذکورہ وصول کرنیکا بندوبست کرلیا۔

وفات ہیر سنگہ و دیپ سنگہ سنہ ۱۸۲۲ء مین

دیپ سنگہ سنہ ۱۸۰۵ء مین راجہ بہاگ سنگہ والی جہیند کے ہمراہ لاہور کو گیا اور دوسرے سال اوسکے ساتہہ واپس آیا جبکہ رنجیت سنگہ نے پٹیالہ پر حملہ کیا تہا مگر خاندان پہول کے سرگروہ کے مقابلہ مین شریک ہونے سے انکار کرکے وہ رنجیت سنگہ کے لشکر سے بمقام جگراون علیحدہ ہوگیا۔ یہہ سردار سنہ ۱۸۲۲ء مین مرگیا اور اوسکے بہائی نے دوسرے برس وفات پائی۔ اضلاع اینروے دریا ستلج کے انگریزی حفاظت مین آنیکے بعد سے بہدوڑ کی تاریخ پٹیالہ کی تاریخ مین شامل ہوگئی ہے اور گو اوسکے سردارون نے اپنی مطلق العنانی کا استحکام کے ساتہہ اظہار کیا مگر پٹیالہ کو اپنا سردار تسلیم کرتے رہے۔ اور کوئی جداگانہ طریقہ اختیار نہین کیا۔

اسواسطے اب بہت کم حالات قابل تحریر ہین۔

کہڑک سنگہ

کہڑک سنگہ پسر دیپ سنگہ اپنے باپ کے ترکہ کے حصہ کا وارث ہوا اور گو وہ ایک بڑا لایق و فایق شخص تہا مگر بمقابلہ کاروبار ریاست مذہب کی طرف زیادہ متوجہہ تہا اور اکثر مندرون اور دیگر کارہای خیر کے واسطے جایدادین وقف کین اور اونکی تعمیر کی

سنہ ۱۸۴۵ء مین اوسکی خدمات

جنگ ستلج کے زمانہ مین اوسنے سرکار انگریزی کی امداد کے واسطے ایک کنٹنجنٹ بہیجا اور فوج کو رسد پہونچائی۔

سنہ ۱۸۵ء مین بالادستی بہدوڑ کی نسبت تنازعہ عظیم۔

بعد اس جنگ کے جبکہ سرکار انگریزی اور ریاستونکے تعلقات اور ریاستون کے باہمی تعلقات کا کلی مسئلہ معرض بحث مین آیا اور اوسکا تصفیہ قرار پایا اوسوقت پٹیالہ اور بہدوڑ کے تعلقات پر بہی نظر ڈالی گئی اور چونکہ اس امر پر ایک خاص گرمجوشی اور سنجیدگی کے ساتہہ بحث ہوئی تہی اسواسطے ضرور ہے کہ اس معاملہ کی کیفیت کسیقدر تفصیل کے ساتہہ بیان کیجاے۔

عام احکامات گورنمنٹ دربارہ مواضعات مشترکہ۔

بورڈ آف اڈمنسٹریشن پنجاب کی اون تجاویز کو جو اون مواضعات مشترکہ کی بابت تہین جو پٹیالہ اور دیگر سرداران کے قبضہ مین تہے گورنمنٹ نے باضابطہ منظور کرلیا تہا اور حسب ہدایت بورڈ آف اڈمنسٹریشن مواضعات مذکورہ کی تقسیم اور اونکے متعلق تنازعات کا تصفیہ عمل مین آیا تہا۔

تعداد مواضعات بہدوڑ

لیکن بعد تحریر رپورٹ کرنل مکیسن صاحب کے جو سنہ ۱۸۵ء مین لکہی گئی تہی علاقہ بہدوڑ کی بابت جو اٹہاون مواضعات پر مشتمل تہا اور ضلع فیروزپور کی جنوبی حد پر واقع تہا کوئی حکم نہین صادر ہوا تہا اور ان مواضعات پر مہاراجہ صاحب پٹیالہ اختیار حاکمانہ عمل مین لاتے

تہی جسطرح کہ وہ تمام اور مواضعات مشترکہ پر قبل تقسیم متذکرہ صدر کے عمل مین لایا کرتی تہی

رای کرنیل میکسن و مسٹر ایڈمنسٹن صاحب کمشنران انبالہ

کرنل میکسن صاحب کی یہہ رائے تہی کہ سرکار انگریزی کو حق بازیافت ترکہ ہاے لاوارث حاصل ہی لیکن اون تعلقات کو جو مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور سرداران بہڈور کے باہم تہی ٹہیک ٹہیک متعین نہین کیا۔ مسٹر ایڈمنسٹن کمشنر اضلاع اینرو ہی دریاے ستلج بہڈور کی مطلق العنانی تسلیم کرنے کی تائید کرتے تہی۔ اونکا خیال تہا کہ حجابہول کے خاندانون نے بزور شمشیر ریاست حاصل کی تہی اور ہر ایک خاندان باستثنا بہڈور کی مطلق العنان تسلیم کیا گیا تہا اسواسطی کوئی وجہہ نہین ہی کہ بہڈور مستثنے خیال کیا جاے۔

مسٹر بارنس صاحب کی رپورٹ ۱۸۵۲ء مین۔

یہہ مسئلہ کہ آیا بہڈور کو پٹیالہ کا ذیلدار رہنا چاہئی یا براہ راست گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت و حفاظت مین آنا چاہئی اگرچہ ۱۸۵۰ء مین تصفیہ طلب ہو گیا تہا مگر کوئی حکم نہین صادر ہوا تہا اور مسٹر بارنس کمشنر اضلاع اینرو ہی دریاے ستلج کو ۱۸۵۲ء مین اس بارہ مین رپورٹ کرنی پڑی۔

جانشینان خاندان

اسوقت دونا کی اولاد جو خاندان بہڈور[۵۷] کا بانی تہا چہہ شاخون مین منقسم ہو گئی تہی جنکی باہم بر طبق حصص موروثی جایداد تقسیم ہو گئی تہی۔ ان چہہ شاخونکے سردار کھڑک سنگہ و جگت سنگہ و کیہر سنگہ و مہان سنگہ و دیوا سنگہ و اُتم سنگہ تہی جنکی باہمی نسبت شجرہ کے دیکہنے سے معلوم ہوگی۔ یہہ ریاست اٹھاون ۵۸ مواضعات پر مشتمل تہی اور ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کی مالیت تہی انمین سے اکثر دیہات مسلم سرداران بہڈور کے قبضہ مین

---

[۵۷] شجرۃ النسب جو تاریخ پٹیالہ کے شروع مین دیا ہوا ہی اوس سے خاندان پٹیالہ اور بہڈور کی قرابت باہمی واضح ہوگی۔ مُصنف

تہی اور سترہ گانو پٹیالہ اور سرداران بہدوڑ کے قبضہ مشترکہ مین تہی - علاوہ اسکی سرداران مذکور کو دو ہزار روپیہ سالانہ بمعاوضہ اون دو مواضعات مذکورہ سابق کے ملا کرتا تہا جو سنہ ۱۸۱۳ء مین سر ڈیوڈ اکٹر لونی نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی پاس منتقل کردئی تہی اور یہہ سالانہ اونکو چالیس برس سے زیادہ عرصہ تک ملتا رہا - لدہیانہ مین بہی آٹہہ گانو تہے جو لاڈوا کے باغی رئیس اور سرداران بہدوڑ کے قبضہ مشترکہ مین رہے اور بعد اختتام اول مہم سکہان جبکہ رئیس لاڈوا کا نصف حق ضبط ہوگیا سرداران بہدوڑ کا حصہ قایم تہا -

دلایل پٹیالہ بتائید اپنے دعوی بالادستی کے -

پٹیالہ نے بہدوڑ کی ماتحتی اور تمام جایز ترکہ لاوارث کے مالک ہونیکے استحقاق کا بحیثیت ایک ریاست اعلی کے دعوی کیا - مہاراجہ نے اپنے دعوی کی تائید مین بیان کیا کہ بہدوڑ ہمیشہ سے پٹیالہ کا مطیع اور ماتحت رہا ہے - آلا سنگہ بانی خاندان پٹیالہ نے دونا بانی خاندان بہدوڑ کو موضع سہنا اپنی ماتحتی مین رہنے کیواسطے دیا تہا اور پٹیالہ کی برتری اور بالادستی کو سرداران بہدوڑ ہمیشہ تسلیم کرتے چلے آئے ہین یہانتک کہ ریاست نابہہ اور جیند سے بہی بغیر منظوری پٹیالہ کے کبہی کوئی نسبت یا قرابت نہین کی[۵۱] - خاندان بہدوڑ کو کبہی مطلق العنانی حاصل نہین ہوئی - اور نہ اونہون نے ریاست بذریعہ فتح کے حاصل کی ہے - بہدوڑ کو راما پدر آلا سنگہ و دونا نے آباد کیا تہا اور اوسوقت یہہ قصبہ علاقہ مشترکہ کا دار الریاست تہا - آلا سنگہ نے بعد وفات دونا کے بہدوڑ اوسکے وارثون کو دیدیا اور اپنے

---

[۵۱] لفظ نسبت یا قرابت کی جگہہ مصنف صاحب اگر لفظ راہ و رسم لکہتے تو خوب ہوتا - کیونکہ ہندو مذہب کے رو سے بہدوڑ والون کو جیند یا نابہہ کے ساتہہ جو ایک ہی خاندان مین سے ہین ناطہ نسبت کرنا جایز نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ بجائے لفظ تعلق و رشتہ پولیٹیکل وغیرہ کے جو کسی فارسی یا اردو کاغذ مین ہوگا لفظ رشتہ قرابت سمجہہ لیا گیا جو ایک بڑی افسوسناک غلطی ہے - ۱۲ المحشی

واسطے ایک نئی دارالریاست بمقام برنالہ قایم کی۔ اس سے ثابت ہے کہ یہہ علاقہ پٹیالہ کی طرف سے عطا ہوا تہا نہ کہ دُنّا نے اوسکو فتح کیا تہا اور دُنا کی وفات کے بعد اوسکے خاندان کے قبضہ مین آیا تہا۔ ماسوا اسکے خود سرداران بہدوڑ نے اپنی ماتحتی کو متواتر تسلیم کیا ہے اور اب بہی خاندان پٹیالہ کی ماتحتی مین ہین کہ جسکو وہ اپنا واقعی رئیس تصور کرتے ہین اور جسکے ساتہہ وہ ہر قسم کا رابطہ اور اتحاد رکہتے ہین نہایت آرزومند ہین۔ پٹیالہ ہی نے اونکی طرف سے احمد شاہ دُرّانی اور مرہٹون اور رنجیت سنگہ کو معاملہ ادا کیا ہے اور اوسکے استحقاق بالادستی کو گورنمنٹ انگریزی کے ایجنٹون نے بہی یکے بعد دیگرے تسلیم کیا ہے اور سب سے زیادہ مسٹر جی آر کلرک نے تسلیم کیا ہے جنہون نے مہاراجہ کو اس بات کی اجازت دی تہی کہ سرداران بہدوڑ کو بر سر اطاعت لانیکے واسطے اپنی فوجی طاقت کو عمل مین لاوے اور اپنی چٹہی مین یہہ بیان کیا تہا کہ سابق مین بہی ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی کے ایما کے بموجب پٹیالہ نے بہدوڑ مین انتظام قایم رکہا ہے۔

۲۰۔ اگست سنہ ۱۸۵۲ء تک خود سرداران بہدوڑ نے مہتمم بندوبست کو جسنے اونکو لدہیانہ مین طلب کیا تہا اس مضمون کی عرضی دی تہی کہ ہم پٹیالہ کے ذیلدار ہین اور ہمیشہ ذیلدار رہے ہین اور ہمکو اون تعلقات سے انکار کرنیکی یا اونکو تبدیل کرنے کی جنسے ہمکو ہمیشہ فایدہ حاصل ہوا ہے ہرگز خواہش نہین ہے۔

دلیل مخالف

اس قسم کی دلایل پٹیالہ نے اپنی بالادستی ثابت کرنیکے واسطے پیش کی ہین اگر اس سوال کی دوسری طرف نظر کیجاوے تو نہایت استحکام کے ساتہہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ خاندان پہول کا یہہ قاعدہ نہ تہا کہ کسی ایک منتخب سردار کی ماتحتی مین اتفاق کرین بلکہ یہہ

دستور تہا کہ ہر شخص جو جرات اور قابلیت رکہتا تہا اپنے واسطے جسقدر علاقہ ممکن ہو سکتا تہا فتح کرلیتا تہا اور اوسکو اپنے ورثا کے خود مختارانہ قبضہ مین چہوڑ جاتا تہا۔ اسیطرح ریاست ہای پٹیالہ و نابہہ و جیند و ملود قایم ہوئی تہین اور اسیطرح سے گمان ہوتا ہی کہ ریاست بہدوڑ بہی وجود مین آئی تہی۔ یہہ صحیح ہی کہ پٹیالہ اقتدار کے حاصل کرنیمین اپنے ہمچشمون پر بہت سبقت لیگیا تہا مگر اوسکو اپنی دولت اور وسعت علاقہ کی وجہہ سے اور سردارون پر ترجیح کا استحقاق کبہی حاصل نہین ہوا تہا۔ دونّا بانی بہدوڑ ہرگز ایک جنگ آور سپاہی نہ تہا با این ہمہ اوسکی پاس متعدد دیہات آگئی تہی مگر اوسکا پوتا چوہڑ سنگہ اپنے زمانہ کے مشہور سردارون مین سے تہا۔ گو دونّا کی جایداد بہی آلا سنگہ کی مدد سے حاصل ہوئی تہی تاہم وہ اپنے بہائی کا ماتحت نہ تہا بلکہ اوسکی برابر شمار کیا جاتا تہا۔

سرداران بہدوڑ کا ۱۸۵۷ء مین پٹیالہ کی ماتحتی مین آنیکی خواہش کرنا۔

یہہ بالکل ٹہیک تہا کہ ۱۸۵۷ء مین سرداران بہدوڑ پٹیالہ کی حمایت مین رہنے کے خواہان تہے مگر اونکی اس خواہش کی وجوہات صریح نہین اور ایسی ہی تہین کہ گورنمنٹ انگریزی اسبات کی اجازت دیتی۔

پٹیالہ کی بالادستی کا ہمیشہ سے انکار کرنا۔

دفتر ایجنٹی مین بہت سی پرانی کاغذات ایسی ہین جنسے ظاہر ہوتا تہا کہ سرداران بہدوڑ نے برابر اپنی مطلق العنانی پر اصرار کیا ہی اور پٹیالہ کے دعوون کو تسلیم نہین کیا ہی اور یہہ بات بہی ثابت کی گئی تہی کہ ان ریاستون کے باہم ہمیشہ نااتفاقی رہی ہے پٹیالہ بہدوڑ کی اطاعت سے منحرف ہونیکا شاکی رہا ہی اور سرداران بہدوڑ اپنے طاقتور ہمسایہ کے ناواجب دعوون پر معترض رہی ہین۔

اونکی خواہشون کی تبدیلی کی صریح وجہہ۔

سرداران بہدوڑ کی طبیعت مین دفعتاً اس تبدیلی کے واقع ہونیکی وجہہ اوس تبدیلی سے معلوم ہوجاتی ہے جو بعد اختتام جنگ سکہان اون تعلقات مین پیدا ہوئی تہی جو گورنمنٹ انگریزی کو اضلاع اینروی دریاے ستلج کے ساتہہ حاصل تہے۔ قبل جنگ مذکور ہر ریاست کو اختیارات غیر محدود حاصل تہے اور سردارون کو معلوم تہا کہ اگر ہم پٹیالہ کے غیر ماتحت قرار دیے جاینگے تو ہمکو اپنی رعایا پر پوری پوری حکومت حاصل ہوگی اور عملی طور سے ہمیں کچہہ روک ٹوک نہوگی۔ اسی بنا پر انہون نے پٹیالہ کے دعوون پر حجت کی تہی۔ لیکن جنگ مذکور کا نتیجہ یہہ ہوا کہ باستثناے ریاستہاے کلانکی اور باقی ریاستونکی مطلق العنانی جاتی رہی سرداران بہدوڑ اگر پٹیالہ سے علیحدہ ہوجاتے تو عام جاگیردارون کے برابر اونکا رتبہ رہ جاتا اونکو کوئی اختیارات دیوانی اور فوجداری کے حاصل نہوتے اور اونکے محاصل کی تعداد بہی حسب راے گورنمنٹ کے محدود ہوتی۔ پٹیالہ کی ماتحتی مین اونکے اختیارات زیادہ تر وسیع ہوتے اور چونکہ ریاست مذکور اونکو اپنی ماتحتی مین رکہنے کی خواہان تہی وہ اونکو ایسے مستثنے حقوق اور رعائتین عطا کرنیکو واسطے مائل تہی جو انگریزی طرز انتظام اونکو عطا نکرتا یا نکر سکتا۔ انہیں باتون نے ان سردارون کو پٹیالہ کی ماتحتی مین رہنے کے واسطے اسقدر آمادہ کیا تہا جسقدر کہ وہ پہلے اوسکے مخالف تہے۔

مطلق العنانی بہدوڑ کے ثبوت۔

یہہ امر کہ بہدوڑ بالاصل خودمختار تہا اس امر سے اور بہی زیادہ ثابت ہوا تہا کہ دیہات پر شرکت راجہ لاڈوا قبضہ مشترکہ تہا جس سے ظاہر تہا کہ وہ باتفاق کسی دوسرے سردار کے بطور خود علاقہ کو بڑہا سکتے تہے۔ ایک بڑا گانو موسوم بہ بہائی روپا جس مین ہر ایک پہول کے خاندان کا سردار حصہ دار تہا ایک دوسرا ثبوت تہا کیونکہ اگر بہدوڑ صرف پٹیالہ کا

ماتحت ہوتا تو وہ جایداد مذکور مین برابر حصہ نہ پا سکتا تہا۔ علاوہ اسکی علاقہ بہدوڑ کے اٹہاون دیہات کی حقیقت سے جنمین سے صرف ۱۷ سترہ گانون پٹیالہ کی شرکت مین ہین کسی قدر یہہ ثابت ہوتا تہا کہ ان ۱۷ سترہ دیہات ہی کو آلا سنگہ اور دونا نے بشرکت حاصل کیا تہا اور باقی مواضعات جنمین پٹیالہ کا کوئی حصہ نہ تہا بلا شرکت غیری دونا کی حاصل کئے ہوئے تہے۔

دعوی پٹیالہ کو گورنمنٹ کا نامنظور کرنا۔

گورنمنٹ انگریزی پٹیالہ کو ایک ایسا رتبہ دینا جو کبہی تسلیم نہین کیا گیا تہا اور ایک ایسی فوقیت بخشنی جو صرف گورنمنٹ اعظم ہی سے تعلق رکہتی ہے ناپسند کرتی تہی اور اس امر کو روا نرکہتی تہی کہ رعایا اوس عمدہ تر انتظام اور ملکی جمعبندی کے فوائد سے جو اس علاقہ کے بلا واسطہ گورنمنٹ انگریزی کی ماتحتی مین آنیکا نتیجہ ہوتا محروم رہے اور بہدوڑ کی مطلق العنانی کو کافی طور سے ثابت خیال کر کے یہہ ہدایت کی گئی کہ حکومت انگریزی صرف اون اکتالیس ۴۱ دیہات سے متعلق ہوگی جو بہدوڑ کے قبضہ خالص مین ہین اور وہ ۱۷ سترہ دیہات جو پٹیالہ اور بہدوڑ کے قبضہ مشترکہ مین ہین اون اصولون کے بموجب تقسیم کئے جائینگے جنکی بموجب دیگر مشترکہ علاقے تقسیم ہوئے ہین۔

مہاراجہ کی استدعا نسبت نظر ثانی فیصلہ۔

مہاراجہ پٹیالہ اس فیصلہ سے جو اونکی مخالف منشا ہوا تہا راضی نہوئے اور صاحب چیف کمشنر پنجاب کے نام ایک تحریر متضمن اعتراضات اس فیصلہ کے روانہ کی اور اون دلایل مین جو بہدوڑ کی مطلق العنانی ثابت کرنیکے واسطے پیش کی گئین تہین اونکے نزدیک جو نقص تہے اونکو بتایا۔ اونہون نے یہہ حجت کی کہ گورنمنٹ کا حکم اوس عہدنامہ کے برخلاف تہا جسمین مندرج تہا کہ جملہ ذیلداران و باجگذاران پٹیالہ سے کسی قسم کی مزاحمت و تعرض نکیا

جائیگا اور صاحب چیف کمشنر نے ہدایت کی کہ تحقیقات مزید عمل مین آئی اور اگر ممکن ہو تو مہاراجہ کے اعتراضات کا جواب شافی دیا جائی۔

پٹیالہ کی طرف سے بیہودہ دعوونکا پیش ہونا۔

بہدوڑ مین لاوارث ترکون کے وارث ہونیکا استحقاق کو بہی پٹیالہ نے پیش کیا مگر اس دعوی کو گورنمنٹ انگریزی تسلیم نہین کرسکتی ہی کیونکہ جبسی کہ گورنمنٹ کا تعلق اضلاع اینروہی دریاہی ستلج کے ساتہہ شروع ہوا ہی وہ بحیثیت گورنمنٹ بالادست کے اس قسم کی وراثت کی دعویدار رہی ہی۔ ان ریاستون کو گورنمنٹ نے اپنی حفاظت مین لیا تہا اور اونکی خود مختاری اور درحقیقت اونکی وجود کو قایم رکہا۔ اون سے نہ تو خراج اور نہ فوج امدادی طلب کی اور اس تعلق سے جو دقتین اور دشواریان پیش آئین وہ بے انتہا تہین۔ کیا یہہ خیال کیا جاسکتا ہی کہ محض بطور فیاضی اور نیک نہادی کے ایسی بہاری ذمہ داری قبول کی گئی تہی۔

حقوق سلطنت بالادست

گورنمنٹ انگریزی نے یہہ کبہی دعوی نہین کیا کہ ہماری کارروائیان محض بے غرضانہ ہین محافظت اور حمایت کے معاوضہ مین گورنمنٹ نے اون حقوق پر اصرار کیا جنکی ہر سلطنت بالادست دعویدار ہوتی ہی جنمین سی سب سے بڑا اور پُر منفعت استحقاق اون علاقون کے حصون کی وراثت کا حق تہا جنکی ورثا صرف قرابتداران بعید ہوتے تہے۔

ایک تعداد کثیر مواضعات کی جنمین سے بعض علاقہ اضلاع این رو دریای ستلج مین عمدہ ترین علاقجات مین تہے اسطور پر قبضہ سرکار انگریزی مین آئی ہی اور بلکہ منجملہ اونکی بعض علاقجات ایسی تہی جو گورنمنٹ نے ضبط کرکے خود پٹیالہ ہی کی ماتحتی مین دیدی ہی جسطرح سنہ ۱۸۱۲ء

ہین علاقہ چنکوئیان اور سنہ ۱۸۳۵ع مین سراے لشکری خان - اس اخیر فیصلہ کو ہوم گورنمنٹ نے منظور کیا تہا -

خود پٹیالہ کو بہی کبہی استحقاق وراثت ترکہ لاوارثی کا حاصل نہوا تہا اور یہہ نظیر پیش کردہ مہاراجہ کہ سردول سنگہ اپنے چچازاد بہائی جودہ سنگہ کے ترکہ کا وارث ہوا تہا اس موقع پر صادق نہین آتی کیونکہ وہ وراثت محض اس وجہہ سے عمل مین آئی تہی کہ سردول سنگہ نے اپنے برادر عم زاد کی بیوہ سے شادی کرلی تہی اور اگر جایداد مذکورہ پٹیالہ کو بطور ایک ترکہ لاوارثی کے پہونچی ہوتی تو سردول سنگہ کو وراثت ہرگز نہ پہونچتی کیونکہ وہ کبہی پٹیالہ کا راجا نہین ہوا تہا بلکہ اپنے باپ آلا سنگہ کے ایام حیات مین مرگیا تہا -

فرمان تیمور شاہ

منجملہ اون فرمانون کے جو شاہزادہ تیمور شاہ نے جوہڑ سنگہ کو عطا کئے تہے ایک فرمان کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ بہدوڑ کے ذیلدارانہ قبضہ اور اوسکی ماتحتی ریاست پٹیالہ کو ثابت کرتا ہے - مگر یہہ معنی عام طور سے اوسکی نہین ہوسکتی گو اسبات کو بہی تسلیم کیا جاے کہ بجاے انتہا درجہ کے مشکوک ہونیکے جیسا کہ کسی حاشیہ مین پہلے ثابت ہوچکا ہے وہ قابل اعتبار ہے - بلکہ اوس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ وہ ابتدا ہی سے مطلق العنان تہے بلاشبہ راجہ پٹیالہ کی نسبت ایک تذکرہ اس مضمون کا کیا گیا ہے جس سے اوسکا واجب الاطاعت ہونا اور اوسی کی وساطت سے ضروری عرضداشتونکا بہیجا پایا جاتا ہے مگر اس سے اوس خود مختاری کے خیال مین کوئی خلل مطلق نہین واقع ہوتا ہے جو بذریعہ ایک شاہی فرمان کے جو بنام ریاست بہدوڑ صادر ہوا تہا پیدا ہوئی ہے اور جس مین ہری سنگہ کے جبر و تعدی کے روکنے

کیواسطی دیگر راجاؤن سی اتفاق کرنیکی ہدایت کی گئی ہی علاوہ اسکی تیمور شاہ کیواسطی یہہ ایک طبعی امر تہا کہ راجہ پٹیالہ کی طرف بحیثیت سرآوردہ ہونیکی اون سکہون مین جو اس پار ودریای ستلج کے رہتی ہین حوالہ کرتا کیونکہ اوسکی سرآوردہ ہونے مین بدون کسی عملی ثبوت بالادستی کے کوئی شک نہ تہا - کسواسطی کہ راجہ آلا سنگہ و راجہ امر سنگہ دونون کو احمد شاہ پدر تیمور شاہ نے خطاب وغیرہ عطا کیا تہا اور گو احسانمندی کی صفت سکہون مین اکثر مفقود تہی تاہم رئیس پٹیالہ سی یہہ توقع ہوسکتی تہی کہ وہ احسانمندی کا اظہار کریگا اور اگر اوسکی مطالب سراسر منافی خیرخواہی نہون تو وہ تیمور شاہ کا خیرخواہ رہیگا -

طریقہ حصول بہدُوڑ واضح تہا -

یہہ اوپر بیان ہوچکا ہی کہ دونا مورث سرداران بہدوڑ ایک صُلح جو شخص تہا اور عہدہ چودہرایت پر جو اوسکو دربار دہلی سے ملا تہا قانع تہا اور اپنی بہائی آلا سنگہ کی سی طمع اوسکو نہ تہی - مگر پٹیالہ کے اس بیان کا کوئی ثبوت نہین ہی کہ دونا کسی طرح پر اپنی بہائی کا ماتحت تہا - مہاراجہ نے یہہ بیان کیا ہی کہ بہدوڑ کوئی ریاست مفتوحہ نہین ہی بلکہ اوسکو راما نے آباد کیا تہا - اور دونا کی وفات کے بعد تک وہی دارالریاست خیال کیجاتی تہی یہانتک کہ آلا سنگہ نے اوسکو اپنی بہتیجون کو جنہون نے اوسی کی ظل حمایت مین تربیت پائی تہی بطور ایک رعایت خاص کے اور اون خدمات کے صلہ کے جو اونکی باپ نے آلا سنگہ کے واسطی کی تہین عطا کیا - یہہ صحیح ہی کہ بہدوڑ ریاست مفتوحہ نہ تہی اور بعد وفات راما کے جو اوسکا بانی تہا وہ کچہہ عرصہ تک دارالریاست مشترکہ رہی تہی مگر وہ دونا کے قبضہ مین بطور ایک خانگی اور دوستانہ معاملہ کے جو بہائیون کے باہم عمل مین آیا تہا نہ بطور ایک عطیہ کے جو ایک بالادست کیطرف سے

ایک ماتحت کو دیا گیا ہو آئی تہی بوقت انتقال بہدوڑ دونّا سربرآوردہ خاندان تہا اور آلا سنگہ نے اوسوقت تک دولت و ثروت نہین حاصل کی تہی۔ اب یہہ بات قرین قیاس ہے کہ اوسنے موروثی گانون کو سربرآوردہ خاندان کے پاس چہوڑ دیا ہوگا اور اپنے واسطے کسی دوسری جگہہ بزور شمشیر ریاست حاصل کرنیکا بندوبست کیا ہوگا۔

مطلق العنانی دُنّا بہی واضح ہی۔

دُنّا کا سرگروہ خاندان تسلیم ہونا شہنشاہ اورنگزیب کے دو فرمانون سے ظاہر ہے جنکی رو سے اوسکو اجازت دی گئی تہی کہ اپنے بہائیون سے جنمین آلا سنگہ بہی شامل ہے مبلغ پچاسی ہزار روپیہ شاہی مالیہ کا وصول کرے اور بحیثیت بزرگ خاندان ہونے کے ہی وہ لاہور کو گیا تہا جہان کہ وہ مقید ہوا تہا اور اوسکے بیٹے داؤ نے وفات پائی تہی۔

فہرست مرتبہ راجہ صاحب سنگہ کا خلاف منشا ریاست پٹیالہ کے ثبوت قوی ہونا

۱۸۳۵ء مین مہاراجہ صاحب سنگہ نے کپتان مری صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو ایک فہرست اون مواضعات کی دی تہی جنپر اونکو اختیار حکومت حاصل تہا اور اوسوقت اونہون نے دربارہ علاقہ بہدوڑ کے اسطرحپر درج کیا تہا کہ ترپن ۵۳ مواضعات متعلقہ بہدوڑیان اور ایک حصہ موضع بہائی روپا مین معہ اون سترہ ۱۷ مواضعات کے جو خود اونہون نے (یعنی مہاراجہ صاحب سنگہ نے) چوہڑ سنگہ بہدوڑیہ کو بصلہ اوس خدمت اور بہادری کے جو اونکی امداد مین ظہور مین آئی تہی عطا کئے تہے۔ یہانپر اون ترپن مواضعات مین جو بہدوڑ نے بطور خود حاصل کئے تہے اور اون ۱۷ سترہ مواضعات مین جو پٹیالہ کی طرف سے عطا ہوئے تہے جو تفریق کی گئی ہے وہ صریح ہے۔ یہہ ۱۷ سترہ مواضعات کا عطیہ بنام چوہڑ سنگہ بہی اس قسم کا نہ تہا جو کسی قسم کی بالادستی پر دلالت کرتا ہو کیونکہ بعض ان دیہات مین سے

ایسی تہی جو صاحب سنگہ سی اونکی اولوالعزم رشتہ دار نی قریب قریب زبردستی سی چہین لئی تہی باقی مواضعات کی نسبت معلوم ہوتا ہی کہ بہ معاوضہ اون مواضعات کے دئی گئی تہی جو چوہڑ سنگہ نی افغانان مالیر کوٹلہ سی چہین لئی تہی اور جنکو اونسی پہر واپس کر دیا تہا۔

مسٹر کلرک کی رای اس مقدمہ مین۔

اون دلائل پر جو بہدوڑ و پٹیالہ نی پیش کئی ہین قدم بہ قدم نظر ڈالنی سی اور ہر ایک دلیل مین مقدار صحت کا اندازہ کرنی سی کوئی فایدہ نہوگا۔ اسمین کوئی شک نہین ہو سکتا کہ مسٹر کلرک پولٹیکل ایجنٹ نی جنہون نی ایک موقع پر ریاست پٹیالہ کو بہدوڑیونکی حقیت دبانی کی اجازت دی تہی جس اجازت کا موقوف رکہنا بہتر تہا بعد اس واقعہ کے ایک نہایت ٹہیک اندازہ تعلقات باہمی ریاست مذکورہ کا کیا ہی۔ آٹہوین جون ۱۸۳۵ع کو ایک چٹہی مین جو بنام مہاراجہ صاحب اونہون نی لکہی تہی وہ اسطرح پر بیان کرتی ہین۔ ”فی الحقیقت تعلقات باہمی پٹیالہ و بہدوڑ از قسم ذیل ہین۔ سرداران بہدوڑ تاریخ حفاظت سی ٹہیک ٹہیک اوسی حیثیت سی رہی ہین جسطرح سی کہ اور سرداران اینروہی دریای ستلج رہی ہین۔ مہاراجہ مرحوم بہدوڑیون کو اپنا چچا کہا کرتی تہی مگر آپ اونکو مطیع اور ذیلدار بتاتی ہین آپکا وکیل مقدمات تصفیہ طلب مین سرداران بہدوڑ کی عرضداشتون کے پیش کرنیکا معمولی ذریعہ رہا ہی اور اسواسطی بہدوڑ کے تنازعات بالعموم آپکی طرف محول کئی گئی ہین اور مسٹر راس بیل نی ہمیشہ آپکو صلاح دی ہی کہ پٹیالہ بطور ایک بڑی بہائی کی ہی اور بہدوڑی لوگ چہوٹی بہائی ہین۔ بڑی بہائی کو اپنی چہوٹی بہائیون کی تادیب کا اختیار ہوتا ہی اور اسی نظر سی معاملات بہدوڑ بطور معمولی آپکی سپرد کئی گئی ہین“

ہمیشہ پٹیالہ بزرگ خاندان تسلیم ہوا ہے

یہہ امر کہ سرداران بہدوڑ نے پٹیالہ کو بطور ایک سربرآوردہ خاندان پہول کے تسلیم کیا ہی - واضح ہی - نابہہ اور جیند بہی ایسی ہی کرتے چلے آئی ہین مگر پٹیالہ نے کبہی اونپر کسی قسم کی بالادستی کا دعوی نہین کیا - اس بات کی ثبوت مین کوئی شہادت نہین ہی کہ ریاست بہدوڑ یا اوسکا کوئی جزو اعظم پٹیالہ کا عطیہ ہے برخلاف اسکی اس امر کا ثبوت وافی ہی کہ وہ بطور خود حاصل کی ہوئی ایک ریاست ہے گورنمنٹ انگریزی نے جو اپنی حقوق کی طرف سے اکثر بے پرواہی اور جسکو ایسی ملازم ملی تہی جو اوسکی حقوق کی نگہداشت مین کافی توجہہ نہین رکہتی تہی بلا شبہہ پٹیالہ کو بہدوڑ کے معاملہ مین ایک ایسی طریقہ مین عملدرآمد کرنے کی اجازت دی تہی جسنے دعوی بالادستی کو کسی قدر جلا دیدی تہی - اور اوس عرصہ مین جو بیر سنگہ کی وفات موقوعہ سنہ ۱۸۲۳ء اور تاریخ توسیع حفاظت انگریزی کے مابین جو سنہ ۱۸۴۷ء مین عمل مین آئی تہی واقع ہوا تہا پٹیالہ کی قوت اور شوکت برابر بڑہتی رہی اور بہدوڑ کی جانب سے مدافعت اور مقابلہ کی قابلیت اوسی حساب سے گہٹتی رہی کیونکہ جبکہ قاعدہ جانشینی اکبر اولاد نے ریاست پٹیالہ کی قوت کو بلاتقسیم قایم رکہا تہا طریقہ انقسام جایداد مابین ورثا نے ریاست بہدوڑ کو بہت سی چہوٹی چہوٹی ریاستون پر بانٹ دیا تہا - جنکو باہم نہ کوئی اتفاق تہا اور نہ مجتمعانہ مقابلہ کی طاقت تہی

سردارون کے بیان مین بہت سی تبدیلیان

سنہ ۱۸۴۷ء مین ان سردارون کی خواہشین بہی بدل گئین تہین اور اونہون نے اوس اجازت کو جسکی دینے کا پٹیالہ نے بشرط قایم رہنے اپنی بالادستی کی اون سے وعدہ کیا تہا اوس بے حسی اور مجبورانہ میانہ روی کے طریقہ بسر اوقات پر ترجیح دی تہی جو

زیر حکومت گورنمنٹ انگریزی ایک معمولی جاگیردار ہونیکی حیثیت سی اونکو اختیار کرنی پڑتین مگر زمانہ حال مین جبکہ اونکی رتبہ کا اندازہ معین اور بالادستی پٹیالہ مسلم ہوچکی ہی بہدوڑیون نے پہر اپنی طرز بیان کو بدل دیا ہی گو اپنی خواہش کو نہ بدلا ہو اور اپنی پہلی خودسری کا ویسی ہی استحکام کی ساتہہ جسطرح کہ وہ چالیس برس پیشتر کیا کرتے تہے اور ویسی ہی اصرار کے ساتہہ جسطرح کہ اونہون نے ۱۸۴۷ء اور ۱۸۵۴ء مین اوس سے انکار کیا تہا پہر ذکر کرتے ہین۔

پٹیالہ کے دعوی بالاخر ۱۸۵۵ء مین نامنظور ہوئی۔

۱۸۵۵ء مین گورنمنٹ انگریزی نے بالادستی پٹیالہ کو نامنظور کیا اور اپنا قطعی ارادہ فیصلہ سابق مورخہ سترہوین ۱۷ مارچ ۱۸۵۴ء کی قایم رکہنی کا جسکی ذریعہ سے حکومت انگریزی مواضعات مقبوضہ بہدوڑ سے متعلق کی گئی تہی اور مواضعات مشترکہ پٹیالہ و بہدوڑ اوس اصول کے بموجب تقسیم ہونیوالے تہے جو دیہات چہار میان سے علاقہ رکہتا ہی ظاہر کیا۔

علاوہ اسکی بعد ازین ایک یہہ بہی حکم دیا گیا کہ سرداران بہدوڑ بابت ایسی افعال ناجایز کے جو ستائیسوین اپریل ۱۸۵۵ء کے قبل یعنی پیش از تاریخ فیصلہ اخیر گورنمنٹ اون سے سرزد ہوئی ہون معمولی جوڈیشل عدالتون کی اختیار سماعت نالشات سی مستثنی رہینگے یعنی بابت ایسی کسی جرم کی بحالت ضرورت کسی خاص افسر کے سامنی نالش خاص طور پر ہوسکیگی۔

بہدوڑ کے دیہات مشترکہ کی تقسیم

قرارداد مذکورہ صدر کے موافق عملدرآمد کرنے مین بہی کسی قدر دقت پیش آئی لیکن آخر کار پٹیالہ اپنی مشترکہ حصہ کے معاوضہ مین جسکی جمع ۷۶۷۶ سات ہزار چہہ سو چہتر روپیہ ٹہرائی گئی تہی مواضعات چہوٹا بازید کے و بڑا بازید کے و دراونہ و بلاس پور لنڈہ وگدڑی و منڈیان و جہانگیر جنکی آمدنی بتعداد ۷۷۸۶ سات ہزار سات سو چہیاسی روپیہ سالانہ

تہی لینی پر راضی ہو گیا۔

بعض مواضعات پٹیالہ کو دئے گئے۔

منجملہ اون گیارہ مواضعات کے جنکی نسبت پٹیالہ نے بعد انفصال قطعی مقدمہ بہدوڑ کے خاص طور کر دعوی کئے تہے ایک موضع کی نسبت مہاراجہ کا حق جایز قرار دیا گیا اور چہہ مواضعات کی نسبت نامنظور ہوا۔ مگر باقی چار مواضعات یعنی کوٹ دُنّا و بوگر[۵۱]۔ و کوٹرہ کوڑان کا و رام پور کی نسبت حکام ماتحت نے یہہ سفارش کی کہ بلحاظ حالات خاص مواضعات مذکورہ بطور ایک مہربانی اور عنایت کی مہاراجہ کے حوالہ کئے جائین اگرچہ یہہ امر صاف صاف ثابت ہو چکا ہے کہ اونکی حکومت متعلق بہ گورنمنٹ انگریزی رہنی چاہئے۔ بعد ازین موضع بان کی نسبت بہی جو پٹیالہ اور کوٹ دُنّا تباع خاندان بہدوڑ کے قبضہ مین بطور مشترکہ بحصہ مساوی تہا اور جو دیہات پٹیالہ کے وسط مین واقع تہا اسی قسم کی سفارش کی گئی تہی۔ لہذا یہہ پانچون مواضعات پٹیالہ کو حوالہ کئے گئے۔

بہدوڑ پر بالادستی بصلہ خدمات سنہ ۱۸۵۷ء بخشی گئی۔

وہ بالادستی جسکے واسطے مہاراجہ نے اسقدر ضد اور اصرار کے ساتہہ کوشش کی تہی مگر اوسکو بطور ایک استحقاق کے ثابت نکر سکے تہے اب بطور ایک عنایت اور مہربانی کے اور بصلہ اون خدمات و خیرخواہی کے جو گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ سنہ ۱۸۵۷ء مین عمل مین آئی تہی عطا کی گئی اور جملہ حقوق جو گورنمنٹ اعلی کو بہدوڑ پر حاصل تہے یعنی اختیارات حکومت فوجداری و دیوانی و استحقاق ضبطی و بحالی حصہ جاگیر ہاے لاوارث و اختیار وصول زر کمیوٹیشن یعنی معاوضہ خدمت حاضری سپاہیان بتعداد پانچہزار دوسو پینسٹھہ ۵۲۶۵ روپیہ سالانہ

مصنف

---

[۵۱] یہہ موضع اینہہ اوس ہمنام موضع سے جداگانہ ہے جسکی بابت پٹیالہ اور نابہہ مین تنازعہ تہا اور جو سنہ ۱۸۵۷ء مین نابہہ کو دیا گیا تہا۔

پٹیالہ کو دیئے گئے[۵۱]

اس معاملہ کی نسبت
اس کتاب مین طوالت
کے ساتھہ بحث کرنیکی وجہہ

جبکہ بہدوڑ پر پٹیالہ کی بالادستی اسطرح سے مقرر ہو چکی ہے تو اوس تنازعہ کی بابت جو اس بارہ مین واقع ہوا تھا اسقدر طوالت کے ساتھہ بحث کرنا بظاہر غیر ضروری معلوم ہوتا ہے مگر ہمنے اس فایدہ کی غرض سے اس بحث کو تفصیل لکھدیا ہے کہ اوس سے طریقہ وجود مین آنے ریاستہای اینسوی دریای ستلج اور اونکی باہمی تعلقات کی حقیقت اور ان روسا کی وہ اغراض جنکے باعث سے اونہون نے اپنے طور پر مفید مطلب اپنے دعوون کی نسبت بطرزہای مختلفہ بیانات کئے ہین ظاہر ہو جاتے ہین - اون مقدمات مین جو اون ریاستون سے متعلق ہین بڑی دقت قاعدہ وراثت وجانشینی کے غیر مصرح اور غیر متعین ہونے سے واقع ہوئی ہے اور یہہ بے تعیینی اس سبب سے اور بہی بڑہ گئی کہ سردارون نے اپنے بیانات مین راست گوئی کی طرف تاوقتیکہ وہ راست گوئی اونکے مفید مطلب نہو محض بے توجہی اختیار کی - ان ریاستون کی تاریخ مین جسقدر زیادہ غور کے ساتھہ تلاش کیجاتی ہے اوسیقدر زیادہ متحقق یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بیان کو تاوقتیکہ وہ بیان کسی ایسے شخص کا نہو جو معاملہ تصفیہ طلب سے کسی قسم کا تعلق وغرض نہ رکہتا ہو بدون سخت جہان بین کے باور وتسلیم نہین کرنا چاہیے - یہہ نہین معلوم ہوتا کہ کسی سکہہ رئیس کے دلمین کبہی یہہ

---

[۵۱] چٹھی گورنمنٹ پنجاب بنام گورنمنٹ ہند نمبر ۳۴ مورخہ ۱۳ - اپریل ۱۸۵۵ء چٹھی گورنمنٹ ہند بنام گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱۰۲۹ مورخہ دوسری جون ۱۸۵۵ء خریطہ گورنر جنرل بنام مہاراجہ پٹیالہ مورخہ تاریخ مذکورہ اس سند عطیہ کے الفاظ کی نسبت مہاراجہ صاحب کو کچھہ شک ہوا اور گورنمنٹ ہند نے بعد کو یہہ بیان کیا کہ علاقہ بہدوڑ مہاراجہ صاحب اور اونکی اولاد ذکور کے قبضہ مین نسلاً بعد نسل ہمیشہ تک رہے گا چٹھی کمشنر اضلاع اینسوی دریای ستلج بنام گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱۲۰ مورخہ بیسوین مئی ۱۸۵۹ء چٹھی گورنمنٹ پنجاب بنام گورنمنٹ ہند نمبر ۲۰۶ مورخہ یکم جون و چٹھی گورنمنٹ ہند بنام گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱۲۷۷ مورخہ سترہوین جون ۱۸۵۹ء مصنف -

خیال گذرا ہو کہ راستگوئی کو اپنی ذاتی اغراض پر ترجیح دہی۔

سردار عطر سنگہ جو اپنی باپ کہڑک سنگہ کا ۱۸۵۸ء مین جانشین ہوا تہا بالفعل خاندان بہدوڑ کا سرگروہ ہی اور ۱۸۳۳ء مین پیدا ہوا تہا۔ اوسنی بنارس مین تعلیم پائی تہی اور وہان ہی اوسکو علم کا شوق پیدا ہوا تہا جو سکہون مین بہت کم پایا جاتا ہی۔ اوسنی بہدوڑ مین ایک اچہا کُتب خانہ جسمین قابل قدر قلمی کتابین سنسکرت گورمکہی اور فارسی زبان کی ہین جمع کیا ہی اور اوسنی ایک مدرسہ بہی قایم کیا ہی جس مین یہہ زبانین پڑہائی جاتی ہین اور طلبا کو کچہہ خرچ کرنا نہین پڑتا ہی بلکہ مفلس طالبعلمون کو کہانا بہی ملتا ہی۔ علاوہ شوق اشاعت علم کے عطر سنگہ خود بہی ایک مستعد طالبعلم ہے اور اوسکی بعض تحریرونکا طرز بیان اچہا ہوتا ہی۔ ۱۸۷۰ء مین پنجاب یونیورسٹی کالج کے سنیٹ کا وہ ممبر مقرر ہوا سردار عطر سنگہ نے ۱۸۵۷ء مین جبکہ وہ گورنمنٹ انگریزی کا جاگیردار تہا پچاس سوارون کے ساتہہ بمقام لدہیانہ اور فیروزپور اچہی خدمات کی تہین جسکو گورنمنٹ نے تسلیم کرکے چہہ مہینی کا رزکمیوٹیشن یعنی معاوضہ خدمت فوجی اوسکو معاف فرمایا تہا۔

کمتر درجہ کے خاندان پہولکیان

ملو۔ بڈروکہان۔ جیوندان۔ لوڈہ گہری۔ دیالپوری۔ رامپوری۔ وکوٹ دونا

کمتر درجہ کے پہول کے خاندانون مین خاندان بہدوڑ سب سے بڑہ کر ہی مگر چند اور بہی خاندان ہین جنکا ایک مختصر بیان اسجگہ ضرور ہی تاکہ اس قبیلہ کے حالات کی تکمیل ہوجاوے۔

خاندان ملو۔ ان خاندانون مین سب سے بڑا خاندان ملو ہی جو بختا یا بختمل کی اولاد مین ہی جو چودہری راما کا چوتہا بیٹا اور دونا اور آلا سنگہ بانیان خاندان ہا ئے بہدوڑ و پٹیالہ کا بہائی تہا۔

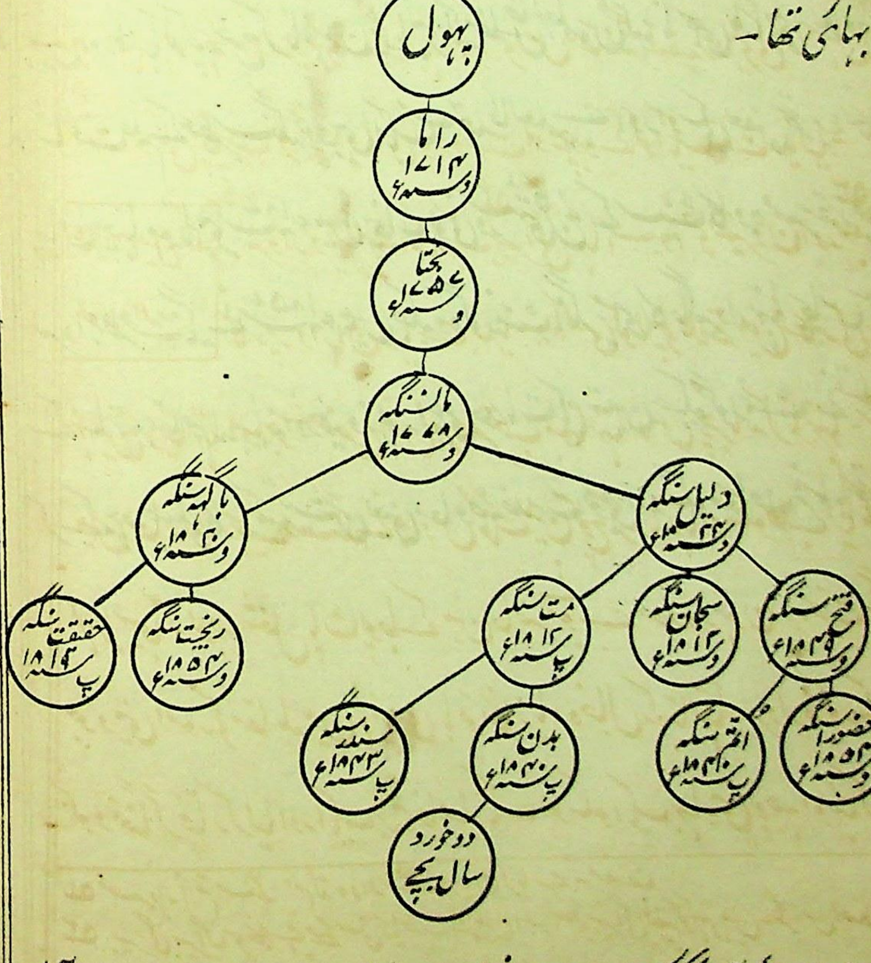
پہول
راما و سنہ ۱۷۱۴ع
بختا و سنہ ۱۷۵۷ع
مان سنگہ و سنہ ۱۷۸۹ع
بالہہ سنگہ و سنہ ۱۸۲۰ع
دلیل سنگہ و سنہ ۱۸۴۴ع
حقیقت سنگہ پ سنہ ۱۸۱۹
رنجیت سنگہ و سنہ ۱۸۵۴ع
مت سنگہ پ سنہ ۱۸۱۲ع
سجان سنگہ و سنہ ۱۸۱۲ع
فتح سنگہ و سنہ ۱۸۴۹ع
سندر سنگہ پ سنہ ۱۸۴۳ع
بدن سنگہ پ سنہ ۱۸۴۰ع
اکرم سنگہ پ سنہ ۱۸۴۰ع
حضورا سنگہ و سنہ ۱۸۵۰ع
دو خورد سال بچے

بختانے اپنے بہائی آلا سنگہ کیطرح اپنے موروثی گانون بہدوڑ کو چہوڑ دیا اور جانب مشرق آٹہہ

میل کے فاصلہ پر ایک گانون اپنی ہی نام پر آباد کیا اوسکا کچھہ اور ذکر نہین کیا گیا ہی مگر اوسکا بیٹا مان سنگہ ایک مشہور سردار ہوا۔ اوسکی مان جاٹون کی قوم مان مین سی تھی اور پنجاب مین ایک مشہور روایت ہے کہ کُل قوم مان بہادر اور راست گو ہوتی ہے۔ ۱۷۵۴ء[۵۱] مین اوسنی ضلع ملود کو افغانان مالیر کوٹلہ سی فتح کیا اور ۱۷۷۸ء مین وفات پاکر دو بیٹے چہوڑے جنمین سی بڑے بیٹے دلیل سنگہ نے اپنے چہوٹے بہائی باگہہ سنگہ کو خارج کرکے کُل ریاست پر قبضہ کرلیا باگہہ سنگہ نے راجہ صاحب سنگہ والی پٹیالہ سے دادخواہی کی اور اپنے معاملہ مین استمداد چاہی۔ چنانچہ سردار چوہڑ سنگہ بہڈوریہ سے اس مقدمہ کا تصفیہ کردینے کی خواہش کی گئی۔ اور اوسکی پنچایت سے بڑے بہائی کو دو ثلث اور چہوٹے کو ایک ثلث دیا گیا۔

سردار دلیل سنگہ ملود والہ۔

سردار دلیل سنگہ ایک بیراگی[۵۲] تہا اسیواسطے فقیرون اور مہنتون[۵۳] کو کارپردازان ریاست بنایا۔ وہ کسی کو اپنے علاقہ مین شکار کی اجازت نہین دیتا تہا اور جو شخص اس امر کا مرتکب ہوتا تہا اوس پر جرمانہ کرتا تہا۔ ۱۸۰۶ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جو اوس ملک مین کوچ کر رہا تہا اوسکو طلب کیا مگر اوسنے کہلا بہیجا کہ بوجہہ شغل پاٹ پوجا کے مین حاضر ہونے سے معذور ہون۔ رنجیت سنگہ نے جو دینی امور کی مقابلہ مین دُنیوی باتونکا زیادہ خیال رکہتا تہا سردار مذکور کے بڑے بیٹے کو دفعتاً گرفتار کرلیا اور ایک بڑے فاصلہ تک اوسکو ایک بہاری بوجہہ اوٹہا کر لیجانے

---

[۵۱] سردار اُتم سنگہ رام گڈہ والہ ۱۷۵۹ء بیان کرتا ہے۔ مصنف

[۵۲] بیراگی بیراگ سی نکلا ہے جسکے معنی ریاضت کے ہین اسواسطے بیراگی فقیر کو کہتے ہین۔ مگر اس اصطلاح کا استعمال متبعان وشنو پر محدود ہے۔ مُصنف

[۵۳] مذہبی فقرا اور مذہبی عبادتگاہون کے متولی۔ مُصنف

پر مجبور کیا اور جب تک کہ اوسکے باپ نے بائیس ۲۲ ہزار روپیہ جرمانہ کا ادا نکیا اوسکو رہائی نہ بخشی۔ دلیل سنگہ کی وفات پر اوسکے دونون بیٹون نے جایداد کو برطبق اوس دستور کے جو چوہڑ سنگہ بہدوڑیہ نے قائم کردیا تہا اپنے باہم تقسیم کرلیا یعنی بڑے بہائی نے دو ثلث لئے اور چہوٹے نے ایک ثلث۔ تیسرا بیٹا سجان سنگہ اپنے باپ کی حیات ہی مین فوت ہوگیا تہا۔ یہی قاعدہ تقسیم باگہہ سنگہ کی وفات پر اختیار کیا گیا تہا۔

سردار اُتم سنگہ رام گڈہ والہ۔

سردار اُتم سنگہ رام گڈہ والہ بالفعل خاندان ملود کا سرگروہ ہے۔ وہ سردار فتح سنگہ کا دوسرا بیٹا ہے اور اپنے بڑے بہائی حضورا سنگہ کے لاولد فوت ہونے پر اوسکو اپنے باپ کا کُل ترکہ ملگیا۔ اوسکی عمر تیس ۳۰ برس کی ہے اور نہایت ہوشیار آدمی ہے ۱۸۶۶ء مین وہ اپنے علاقہ کے اندر جسکی آمدنی مبلغ ۳۴۶۵۵ چوتیس ہزار چہہ سو پچپن روپیہ سالانہ ہے جاگیردار مجسٹریٹ مقرر ہوا تہا۔

سردار مت سنگہ ملود والہ۔

سردار مت سنگہ ملود والہ اس خاندان مین دوسرے درجہ کا آدمی ہے اوسنے معہ اپنے بہائی فتح سنگہ کے ۱۸۴۵ و ۱۸۴۶ء کی لڑائی کے ایام مین اچہی خدمت انجام دی تہی پچاس سوار مہیا کئے اور خود بمقام مُدکی و فیروزشہر جنگ مین شریک ہوا ۱۸۵۷ء مین اوسنے اعلےٰ درجہ کی خیرخواہی ثابت کی ہمیشہ فوج اور روپیہ کے ساتہہ مستعد رہا اور اوسکو صلہ مین ایک سال کے زر کمیوٹیشن یعنی معاوضہ خدمت جنگی کی معافی حاصل کی اور سولہوان حصہ کل رقم مذکورہ کا ہمیشہ کیواسطے معاف کیا گیا۔ سب لوگ جو اوسکی چال وچلن اور خدمات سے واقف ہین اوسکا بہت بڑا اعزاز کرتے ہین۔

چہوٹی شاخ خاندان ملود کی صرف ایک ہی سربرآوردہ شخص کہتی ہے یعنی سردار حقیقت سنگہ بہیروالہ- اپنے بہائی رنجیت سنگہ کی وفات پر وہ ریاست بہیر کا مالک ہوا اور اس سے پہلے صرف ریاست چپا اوسکے قبضہ مین تہی- وہ ایک آنریری مجسٹریٹ ہے اور سنہ ۱۸۵۷ء مین اوسنے بہی اچہی خدمتین کی ہین-

خاندان بڈرکہان

پہولکی سردارون مین بعد بہڈور اور ملود کے خاندان بڈرکہان درجہ پاتا ہے- اصل حصہ اس خاندان کی تاریخ کا جہیند کی تاریخ مین جسکی کہ وہ ایک شاخ ہی شامل ہی کیونکہ سردار بہوپ سنگہ جو اس خاندان کا بانی تہا راجہ گجپت سنگہ کا بیٹا اور راجہ بہاگ سنگہ والی جہیند کا بہائی تہا- اوسکو اپنا جدا علاقہ سنہ ۱۷۸۹ء مین ملا تہا اوسوقت سے وہ ہمیشہ جہیند کا غیر ماتحت خیال کیا جاتا تہا مگر سنہ ۱۸۳۴ء مین راجہ سنگت سنگہ کی وفات پر سلسلہ جہیند کے منقطع ہوجانیکی وجہہ سے سروپ سنگہ نبیرہ سردار بہوپ سنگہ کو گورنمنٹ انگریزی نے جانشین ہونیکی اجازت دی اور اوسکا بیٹا آجکل جہیند کا راجہ ہی- بساوا سنگہ عم راجہ سروپ سنگہ بڈرکہان کا سب سے پہلا سردار ہوا تہا اوسکی باپ بہوپ سنگہ کے پاس یہہ علاقہ اور نیز علاقہ بازیدپور تہا اور پہولکی سردارون نے بڈرکہان اور اوس سے بہی زیادہ پرمنفعت علاقہ پہمدی چہوٹے بیٹے یعنی بساوا سنگہ کو عطا کردیا تہا کیونکہ وہ اپنے باپ کا مطیع اور فرمان بردار رہا تہا اور کرم سنگہ بڑے بیٹے نے اپنے باپ سے علانیہ بغاوت کی تہی بساوا سنگہ نے سنہ ۱۸۳۰ء مین وفات پائی اور اوسکی بڑی بیٹی سکہاں سنگہ نے سنگت سنگہ کے مرنے پر ریاست جہیند کا اس بنا پر دعوی کیا کہ خاندان جہیند کا دستور یہہ ہی کہ ریاست دوسرے بیٹے کو ملا کرتی ہی اور یہہ بہی دلیل پیش کی کہ بساوا سنگہ کا

بہائی کرم سنگہ بوجہہ نافرمانی کے محروم الارث قرار پاچکا ہے مگر یہہ دعوے گورنمنٹ انگریزی مین مقبول نہوئے۔

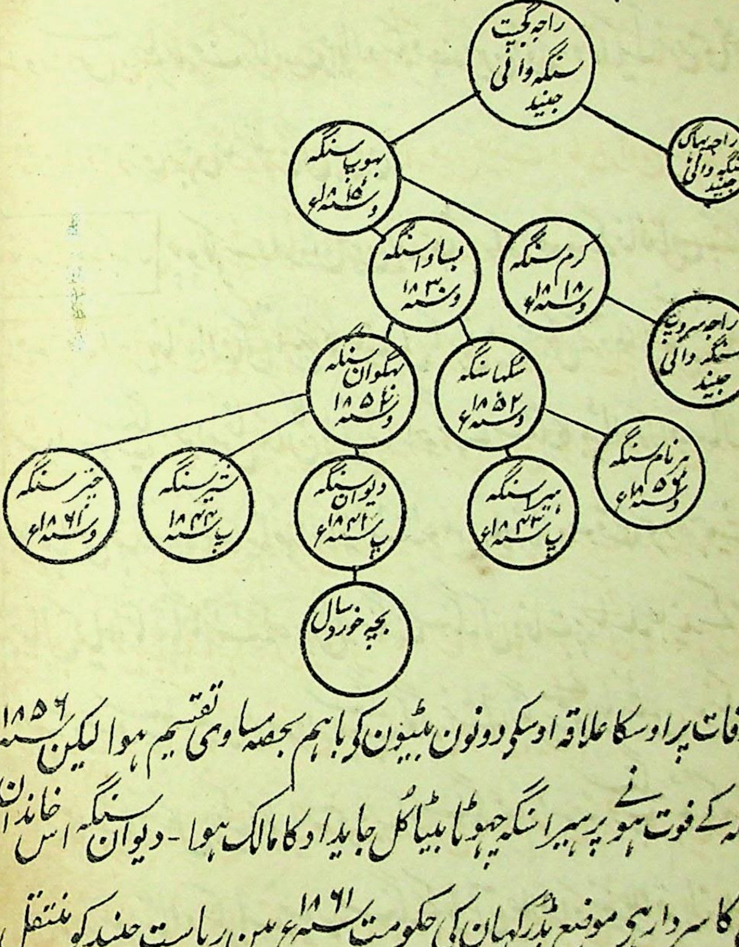
راجہ جیت سنگہ والی جیند
راجہ بہاگ سنگہ والی جیند
بہوپ سنگہ وسنہ ۱۸۱۵ء
کرم سنگہ وسنہ ۱۸۱۸ء
بساوا سنگہ وسنہ ۱۸۳۰ء
راجہ سروپ سنگہ والی جیند
بہگوان سنگہ وسنہ ۱۸۵۲
سکہا سنگہ وسنہ ۱۸۵۲ء
ہرنام سنگہ وسنہ ۱۸۵۶ء
ہیرا سنگہ پ سنہ ۱۸۴۳ء
دیوان سنگہ پ سنہ ۱۸۴۲ء
تیر سنگہ پ سنہ ۱۸۴۴
جیتر سنگہ وسنہ ۱۸۶۱ء
بچہ خوردسال

خاندان بڈرکہان کا شجرہ نسب

سکہا سنگہ کی وفات پر اوسکا علاقہ اوسکے دونون بیٹون کو باہم بحصہ مساوی تقسیم ہوا لیکن سنہ ۱۸۵۶ء مین ہرنام سنگہ کے فوت ہونے پر ہیرا سنگہ چہوٹا بیٹا کل جایداد کا مالک ہوا۔ دیوان سنگہ اس خاندان کی چہوٹی شاخ کا سردار ہے موضع بڈرکہان کی حکومت سنہ ۱۸۶۱ء مین ریاست جیند کو منتقل ہوگئی ہے۔

وہ پہول کے سردار جو دربار ویسرا۔ مین کرسی پاتے ہین

خاندان پہول کے وہ اراکین جو آجکل عزت ورتبہ رکہتے ہین حسب شرح صدر اونکا بیان آچکا اور اولاد پہول مین سے گیارہ شخص جناب ویسرائے بہادر کے دربار مین شریک ہونیکو مجاز ہین یعنی۔

۱ مہاراجہ مہندر سنگہ۔ پٹیالہ۔ ۲ راجہ رگہبیر سنگہ جیند۔ ۳ راجہ بہگوان سنگہ۔ نابہہ۔

۴ سردار عطر سنگه بهدوڑیه - ۵ سردار کیهر سنگه[۵۱] بهادوڑیه - ۶ سردار اجل سنگه بهدوڑیه

۷ سردار اتم سنگه رامگڈیه - ملودیه - ۸ سردار مت سنگه ملودیه - ۹ سردار حقیقت سنگه بهیروالہ - ملودیه -

۱۰ سردار دیوان سنگه - بڈرکهان واله - ۱۱ سردار هیرا سنگه - بڈرکهان واله -

سرداران بهدوڑ و بڈرکهان دربار مین بحیثیت ذیلداران پٹیاله اور جیند کی بیٹهتی هین اور سرداران ملود کو بحیثیت جاگیرداران سرکار انگلشیه کے جگهه ملتی هے -

زمیندار خاندان پهولکی -

پهول کی نسب کے چند اور خاندان بهی هین جو کوئی پولٹیکل یا تاریخی وقعت نهین رکهتے هین جنمین کوئی سردار بهی نهین هے اور نه وه کسی دربار مین شریک هونیکے مجاز هین - لیکن اونمین اور بڑی سردارون مین صرف دولت و ثروت هی کا فرق هے - یهه خیال کیا جاتا هے که کل پهولکی خاندان باعتبار برادری کے برابر هین اور اونکی لڑکیان پٹیاله جیند اور نابهه کے خاندانون مین بیاهی جاتی هین[۵۲] -

یهه بڑی خاندانون کے غریب رشته دار پانچ خاندانون پر منقسم هین - ۲ کا سلسله پهول تک جو مورث اعلے هی بخط مستقیم پهونچتا هے - ایک خاندان جیند کی شاخ هے اور باقی دو خاندان بهدوڑ کی شاخین هین -

سکهان جیوندان

اول قسم کے لوگ جیوندان اور بهگراول کی سکهه هین جنکی تعداد بتیس ۳۲ هے اور اونکی پاس دو هزار اوناسی روپیه سالانه آمدنی کی زمین هے - وه رگهو کی اولاد مین

---

[۵۱] ۱۸۶۲ء عیسوی کے دربار ویسرائی مین ایشر سنگه نے جو بڑی شاخ کا سرگروه تها کیهر سنگه کی جگهه حاصل کی تهی مگر دو برس بعد اوسکا انتقال هوگیا اور وه سلسله اب منقطع هوگیا هے - مصنف

[۵۲] یهه ایک بڑی اور ایسی هی غلطی هے جو هر ایک غیر ملکی مورخ کرسکتا هے کیونکه ازروی مذهب هنود کسی ایک خاندان کی لڑکیان اوسی خاندان مین نهین بیاهی جاسکتین ۱۲ محشی

ہین جو چودہری پہول کا تیسرا بیٹا اوسکی پہلی بیوی باآلی کے بطن سی تہا - اوسکی شادی موضع جیوندان مین مسمی ملکہیر جاٹ قوم بہلر کی بیٹی سی ہوئی تہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اوسکا رہزنی سی زیادہ کوئی معزز پیشہ نتہا جب اوسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا کہ اس پیشہ کو عمل مین لانے سی معذور ہوگیا تو اوسنے اپنی سسرال موضع جیوندان مین سکونت اختیار کی اور سنہ ۱۸۱۱ مین اوسنے وہان ہی وفات پائی -

جبکہ پٹیالہ نے بعض مواضعات بہڈور کی نسبت بعد طی ہوجانے عام مقدمہ تکرار استحقاق حکومت بہڈور کے خاص دعوی پیش کئی تہی اوسوقت ایک جداگانہ بحث موضع جیوندان کی بابت شروع ہوئی تہی - پٹیالہ کا یہہ دعوی تہا کہ رگہوبر اڑون کی لڑائی مین مارا گیا تہا اور اوسکی بیوہ معہ اپنی بچون کے اپنی باپ کے گانون جیوندان مین آکر سکونت پذیر ہوئی اور راجہ پٹیالہ نے اوسکی خبرگیری کی اور اوسکی بچون کی پرورش کی اور سنہ ۱۸۵۵ء مین بہی اونکی اولاد سے خدمت کرائی نابہہ نے بہی موضع مذکور پر دعوے کیا اور یہہ بیان کیا کہ وہ اوسکے گانون پہول سی ملا ہوا ہی اور اس بنا پر اوسکی حکومت مین رہنا چاہئی جیوندان پہول سی آٹہہ میل کے فاصلہ پر جانب جنوب و مشرق واقع تہا اور تین جانب نابہہ کے مواضعات سے گہرا ہوا تہا اور شمال کی طرف انگریزی علاقہ سی محدود تہا - اوس موضع کی حکومت صریح طور سے گورنمنٹ انگریزی سے تعلق رکہنی تہی کیونکہ رگہو ریاست پٹیالہ کے وجود مین آنے سی پہلے ہوگذرا تہا اور گو خاندان پہول مین سے تہا مگر اس بات کی کوئی وجہ نہین ہی کہ جملہ پہولکی خاندانون مین اوسکی اولاد بالتخصیص پٹیالہ کے ماتحت اور ذیلدار خیال کیجاوی - اس بنا پر یہہ دعوی نامنظور ہوا مگر پٹیالہ کو اجازت دی

گئی تہی کہ موضع جیوندان کو بمعاوضہ موضع رمانہ کے لیلی جو ریاست مذکور کو اس بنا پر دیدیا گیا تہا کہ موضع مذکور مسمی رام وت رمانہ ایک خسر راجہ امر سنگہ کو ریاست پٹیالہ کا بخشا ہوا تہا۔ سکہو کی چار بیٹون مین سے صرف مسمی ہر داس سنگہ نے جو آجکل کے جیوندان والی سکہو نکا مورث تہا اولاد چہوڑی ہی۔

سکہان گمٹی یا لوڈہ گہریہ۔

دوسری نمبر پر گمٹی کے سکہون کا نام ہی جو بنام لوڈہ گہریہ مشہور ہین جسکے معنی چہوٹے گہرانے کے ہین۔ یہہ لوگ پہول کی اولاد ہین اوسکی دوسری بیوی رجی کے بطن سے ہین جس سے تین بیٹے پیدا ہوئے تہے۔ چنو و چہنڈو و تختمل۔ چہنڈو لاولد مر گیا چنو کے دو بیٹے مسمی کیلاس و مسو تہے اور اوسکی بہائی تختمل کے پانچ بیٹے تہے یعنی ہیرو و لکہمیر و بہومیان و لوہ و نجبا۔ ان لوگون نے موضع گمٹی کو جو پہول کے شمال مین دس میل کے فاصلہ پر اور دیالپورہ و بہائی روپا کے رستہ پر وسط مین واقع ہی آباد کیا اور اوسکو سات حصون مین جنمین سے ایک ایک حصہ ہر ایک کی اولاد کے قبضہ مین ہی تقسیم کیا۔ چونکہ گمٹی والے سکہہ کمزور تہے اسواسطے جس شخص کو اونہون نے اپنی حفاظت کی بخوبی قابل پایا اوسی کی طرف ہو گئے۔ سردار چوہڑ سنگہ بہدوریہ نے بمقابلہ مہراجکی سکہون کے اونکی مدد کی تہی اور اخیر مین وہ راجہ جسونت سنگہ والی ریاست نابہہ کی جسکو وہ ابتک چودہ سوارون کی نوکری دیتے ہین ظل حمایت مین آگئے سنہ ۱۸۶۸ء مین گمٹی کے سکہہ تعداد مین ۸۵ متنفس تہے اور اونکی اراضی مقبوضہ مالیتی دو ہزار پانچسو روپیہ سالانہ کے ہے۔

سکہان دیالپورہ یا مرزا کا دیالپورہ

پہولکی خاندانون مین سے جو صرف زمیندار خاندان ہین اونمین تیسری نمبر پر

خاندان دیال پورہ یا مرزا کا دیال پورہ ہے - اس شاخ کا بانی بُلاقی سنگہ تہا جو سکہہ چین کا تیسرا بیٹا اور گجپت سنگہ والی جیند کا چہوٹا بہائی تہا - اوسکی اول شادی بمقام کوٹ کپورہ خاندان نہری سندہوان کی ایک لڑکی مسماۃ تاران کے ساتہہ ہوئی تہی جس سے ایک بیٹا مسمے مرزا پیدا ہوا تہا - اوسکی دوسری بیوی مسماۃ مالان اوسکے بڑے بہائی عالم سنگہ کی بیوہ تہی اس عورت کے بطن سے جیتو پیدا ہوا - بلاقی سنگہ نے قریب ۱۷۸۵ع کے وفات پائی - موضع دیال پورہ کو مرزا نے آباد کیا تہا مگر دونون بہائی وہین رہا کرتے تہے اور اونکی اولاد جسکی تعداد اکاون ہے اب اوسپر قابض ہے - اس گانو کی آمدنی چار ہزار روپیہ سالانہ ہے -

سکہان رامپورہ چوتہے نمبر پر خاندان رامپورہ ہے - اس خاندان مین ستر شخص ہین جو سوما یا سوما سنگہ کی اولاد مین ہین جو چودہری دُنّا بہدوڑ والے کا پانچوان بیٹا تہا - سوما کی تین بیویان تہین جن سے پانچ بیٹے پیدا ہوئے تہے یعنی جبتا سنگہ و مستا سنگہ و ٹیک سنگہ و چہڑت سنگہ و بدہ سنگہ بڑا بیٹا جستا سنگہ لاولد فوت ہوا اور باقی چارون کی اولاد مین موضع رامپورہ اور موضع کوٹڑہ کوڑان کے سکہہ ہین - رامپورہ کو چودہری راما نے آباد کیا تہا اور گوڑان کے کوٹڑہ کو اوسکے بیٹے بخانے - یہہ مواضعات جمعی چہہ ہزار پانچسو ۶۵۰۰ روپیہ سالانہ اون لوگون کے قبضہ مالکانہ مین ہین -

سکہان کوٹ دُنّا زمینداران خاندان پہول مین اخیر نمبر پر کوٹ دونّا کے سکہہ ہین - یہہ ایک چہوٹی شاخ ہے اور صرف چہہ شخصون پر مشتمل ہے - یہہ لوگ دل سنگہ کے اولاد مین ہین جو سردار چوہڑ سنگہ بہدوڑ والے کا سب سے چہوٹا بہائی تہا -

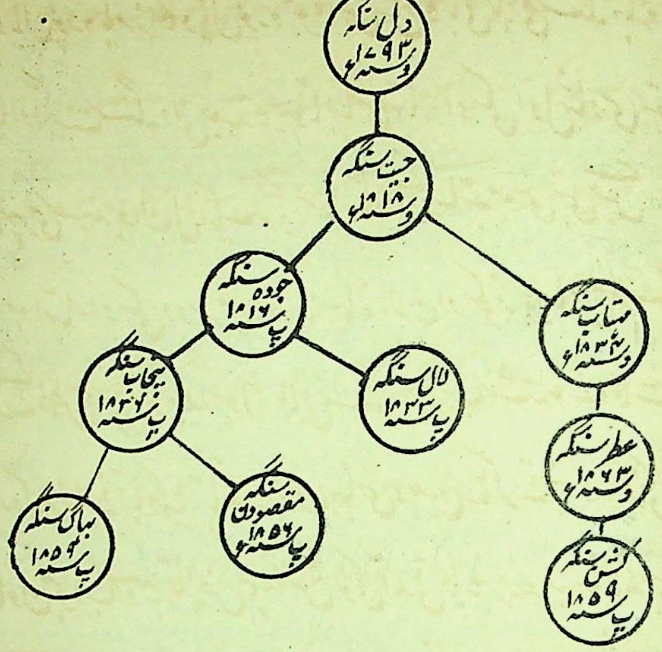
دل سنگه
و سنه ۱۷۹۳ع
جیت سنگه
و سنه ۱۸۱۸ع
جوده سنگه
پ سنه ۱۸۱۶
مہتاب سنگه
و سنه ۱۸۴۳ع
پنجاب سنگه
پ سنه ۱۸۴۶
لال سنگه
پ سنه ۱۸۴۳
عطر سنگه
و سنه ۱۸۶۳ع
بہاگ سنگه
پ سنه ۱۸۵۹
مقصودن سنگه
پ سنه ۱۸۵۶ع
کشن سنگه
پ سنه ۱۸۵۹

دل سنگه کے پاس تین گانون ہین کوٹ دُنّا و بوگر و مٹاہران کامان - دل سنگه اپنے سوتیلے بہائی چوہڑ سنگه بہڈوریه کے ساتھ سنه ۱۷۹۳ مین ہار اگیا جبکه اونکو دشمن سُجان گہنیاواله نے اوس مکان کو آگ لگادی تہی جسمین وه سورہے تہے - اوسکا بیٹا جیت سنگه سنه ۱۸۱۸ع مین بوجه دایم الخمری کے مرگیا اور جایداد اوسکی بیٹون کے باہم تقسیم ہوگئی - بڑی شاخ مین صرف کشن سنگه جسکی عمر گیاره برس کی ہے زنده ہے اوسکے دادا نے بتیس ۳۲ برس کی عمر مین اور باپ نے اکتیس ۳۱ برس کی عمر مین وفات پائی تہی اور اس بے وقت موت کے باعث اونکی بیحد شرابخواریان ہوئین تہین - جوده سنگه کے پاس نصف حصه جایداد کا ہے جسکی آمدنی سالانه پانچہزار آٹھ سو چہبیس ۵۸۲۶ روپیه ہے - موضع کوٹ دونّا علاقه پٹیاله مین قریب گیاره میل کے دہنوله کے جنوب مین واقع ہے -

تاریخ ریاست جیند

ابتدای خاندان جیند

چودہری پہول کے زمانہ سے پہلے تک پٹیالہ اور جیند کی خاندانوں کی تاریخ ایک ہی ہے اور اوسکی بابت جو کچہہ اوپر تحریر ہو چکا ہے اوسکے اعادہ کرنے کی یہان کوئی ضرورت نہین ہے۔

تلوکا کے جو پہول کا بڑا بیٹا تہا دو لڑکے تہے مسمے گوردتا۔ وسکہہ چین۔ انمین سے بڑا بہائی خاندان نابہہ کا مورث ہے اور چہوٹے بہائی کی اولاد مین رئیسان جیند و سرداران بڈرکہان و بازید پور ہین۔ تلوکا کو اوسکے باپ کے بعد چودہرایت ملی لیکن گو وہ اسطرحسے سرگروہ خاندان ہوگیا مگر وہ باللیاقت آدمی نہ تہا اور اپنی ریاست کی توسیع مین اوسنے کچہہ کوشش نہ کی۔ سکہہ چین دوسرا بیٹا تلوکا کا محض ایک زمیندار رہا۔ اوسکا کوئی قابل تحریر احوال معلوم نہین ہے بجز اس امر کے کہ اوسنے مسماۃ آگان دختر جوہر سنگہ کے ساتہہ جو ایک بہلر قوم کا جاٹ ساکن منڈہی تہا شادی کی تہی اور اوس سے تین بیٹے عالم سنگہ گجپت سنگہ و بلاقی سنگہ پیدا ہوے تہے اوسنے چند نئے دیہات آباد کیے جنمین سے ایک گانون جو اوسنے اپنے نام پر موسوم کیا تہا اپنے چہوٹے بیٹے بلاقی سنگہ کو دیا۔ اور ایک دوسرا گانون موسوم بہ بالان والی عالم سنگہ کو دیا۔ بعد اس تقسیم جایداد کے سکہہ چین اپنے دوسرے بیٹے گجپت سنگہ کے ساتہہ اپنے موروثی گانو پہول مین رہا کیا یہانتک کہ ۱۷۵۸ء مین پچہتر برس کی عمر مین راہی ملک بقا ہوا۔

شجرہ شجرۃ النسب خاندان جیند کا ذیل مین درج کیا جاتا ہے ۔

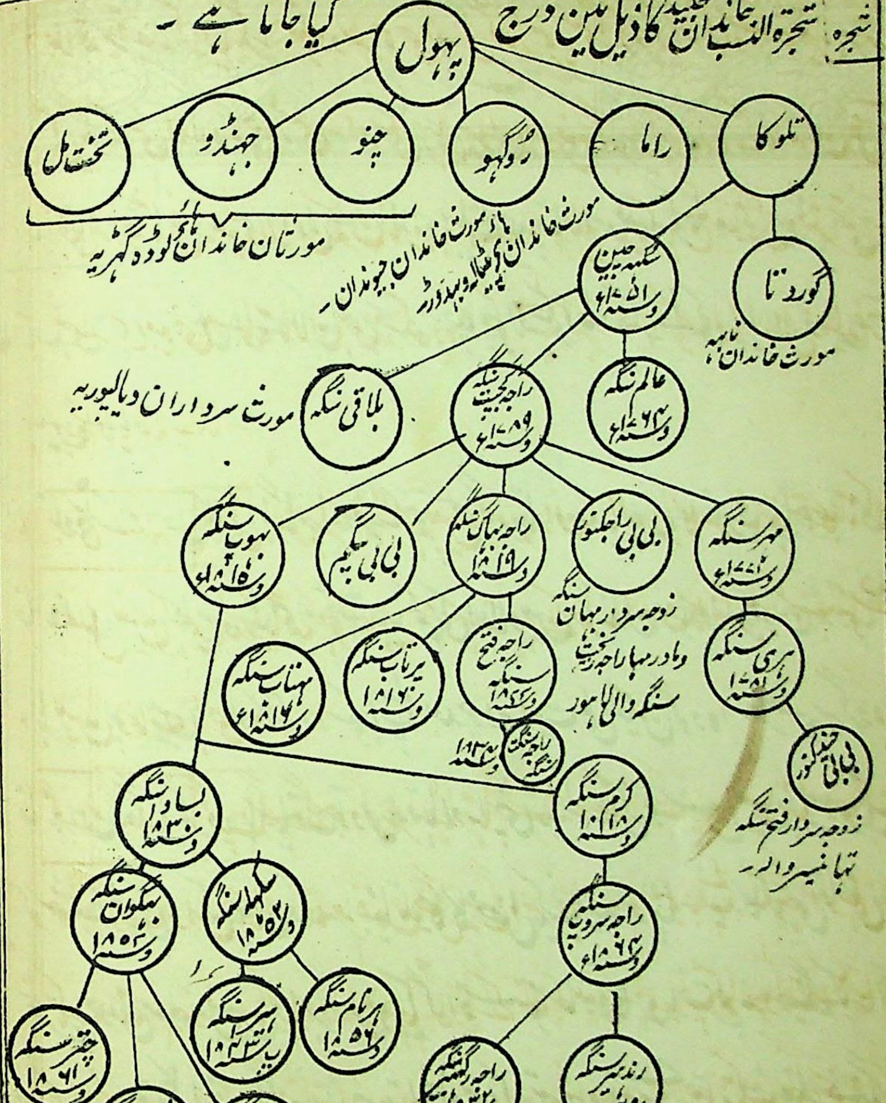
پہول
تلوکا
راما
رگھو
چنو
جھنڈو
تخت مل
مورثان خاندان ہائے لودہ گھریہ
مورث خاندان جیندان ۔
مورث خاندان پٹیالہ وبہدوڑ
گوردتا
مورث خاندان نابہہ
سکھہ چین
عالم سنگہ
راجہ گجپت سنگہ
بلاقی سنگہ
مورث سرداران دیالپوریہ
مہر سنگہ
بی بی راجکنور
راجہ بہاگ سنگہ
بی بی بیگم
بہوپ سنگہ
زوجہ سردار مہان سنگہ و مادر مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور
ہری سنگہ
راجہ فتح سنگہ
پرتاپ سنگہ
مہتاب سنگہ
راجہ سنگت سنگہ
بی بی چند کنور
زوجہ سردار فتح سنگہ تہانیسر والا
کرم سنگہ
بساوا سنگہ
راجہ سروپ سنگہ
بہگوان سنگہ
سکہا سنگہ
ہیرا سنگہ
رام سنگہ
رندہیر سنگہ
راجہ رگہبیر سنگہ
چتر سنگہ
نثر سنگہ
دیوان سنگہ
بلبیر سنگہ
دختر

جیند کی تاریخ بالتخصیص گجپت سنگہ سے علاقہ رکہتی ہے ۔ سکہہ چین کے اور بیٹون کا صرف ایک مختصر حال لکہنے کی ضرورت ہے ۔

عالم سنگہ پسر کلان سکہہ چین

عالم سنگہ بڑا بیٹا ایک بہادر سپاہی تہا اور اکثر لڑائیون مین شاہی فوج سے مقابلہ کر کے شہرت حاصل کی تہی بعد تسخیر سرہند ۱۷۶۳ء مین اوسنے ایک بڑے

۱۹۰۰
۱۸۴۴ء
۱۸۴۲ء

علاقه پر قبضه کر لیا مگر اسکو دوسرے ہی سال گہوڑے پر سے گر کر مر گیا۔ گو اوسنے تین مرتبه شادی کی مگر کوئی اولاد نه چہوڑی۔ اوسکی پہلی بیوی موضع گہولیا چوباره کے خاندان گل مین سے تہی زوجه ثانی زمینداران کوٹ مان باشنده موضع سابوکیان کے مُوڑ کی دختر تہی۔ اور تیسری بیوی مسماة مالان تہی جسکو وه اوسکے باپ کے گہر سے جو ایک دہالیوال زمیندار تہا بہگا لایا تہا۔

بلاقی سنگه۔ بلاقی سنگه پسر اصغر سُکہه چین۔ سرداران دیالپوریه کا مورث تہا جنکا تذکره اوس فصل مین کسی قدر کیا گیا ہے جسمین کم مشہور پہولکے خاندانون کا ذکر ہے۔ اسنے سنه ۱۷۸۵ع مین وفات پائی۔

گجپت سنگه۔ گجپت سنگه جو دوسرا بیٹا تہا سنه ۱۷۳۸ع کے قریب پیدا ہوا تہا وه ایک نہایت خوبصورت جوان تہا اور تمام فنون جنگی مین ماہر تہا۔ وه اپنے باپ کے ساتہه اوسکی وفات تک بمقام پہول رہا کیا اور اپنے چچا گُردتا کے مقابله مین اپنے باپ کو مدد دیتا رہا۔ اسی زمانه سے جیند اور نابہه کے خاندانون مین وه عداوت شروع ہوئی جو ابتک بہی بخوبی رفع نہین ہوئی۔ سب سے بڑا امر مابه النزاع موروثی گانو پہول کا قبضه تہا جسکی لینے کی ہر شاخ خاندان بالطبع خواہش رکہتی تہی اور جسکی نسبت چودہری گوردتا کا دعوی خاندان پہولکی کے سردار ہونیکی حیثیت سے شاید زیاده قوی تہا۔ یہه گُردتا ہی کی اشاره سے ہوا تہا که سنه ۱۷۴۳ع مین جبکه گجپت سنگه پانچ برس کا تہا اوسکو اور اوسکی مان آگان دونونکو بادشاہی فوج نے گرفتار کر لیا اور بطور اول کے دہلی کو لیگئے کیونکه سُکہه چین زرِ معامله شاہی بابت حصه خود

بہیجنے سے قاصر رہا تہا اور بادشاہی فوجکو جو اوسکی گرفتاری کیواسطے بہیجی گئی تہی ہاتہہ نہ آیا تہا - آگان کی ایک کنیزک کی نمک حلالی اور جرأت کی وجہہ سے مان اور بیٹے نے قید سے جلد مخلصی حاصل کی - اس کنیزک نے نہایت ہوشیاری سے اپنی بی بی کی پوشاک زیب تن کرکے قیدخانہ مین اوسکی جگہہ رہنا قبول کیا تہا -

خاندان گجپت سنگہ

گجپت سنگہ نے ۱۷۵۴ع مین اپنے بہائی عالم سنگہ کی ایک بیوہ سے شادی کی اور ریاست بالان والی کا وارث ہوا - اس عورت سے اوسکی ایک بیٹی مسماۃ بیگم پیدا ہوئی اس سے پہلے اوس نے کشن سنگہ مانساہیہ کی بیٹی سے شادی کی تہی جس سے چار بچے پیدا ہوئے تہے مہر سنگہ و بہاگ سنگہ و بہوپ سنگہ اور ایک دختر مسماۃ راج کنور جسکی شادی سردار مہان سنگہ سوکرچکیا سے ہوئی تہی اور اوس سے مہاراجہ رنجیت سنگہ والئی لاہور پیدا ہوا تہا -

اوسکی فتوحات و مصائب

۱۷۶۳ع مین گجپت سنگہ افواج سکہان کا شریک ہوا تہا جبکہ زین خان حاکم سرہند نے شکست پائی تہی اور مقتول ہوا تہا - اس موقع پر گجپت سنگہ نے ایک بڑے قطعہ ملک پر جسمین اضلاع جیند اور سفیدون شامل تہے قبضہ کرلیا اور پانی پت و کرنال کو تاخت تاراج کیا مگر اوسکو اسقدر قوت نہ تہی کہ اونپر قابض رہ سکتا - مگر باوجود اس بغاوت کے اوس نے بادشاہ دہلی کی حکومت سے یکلخت انحراف نکیا - اور حسب دستور دہلی کا مالگذار رہا اور سلاطین دہلی کو زر مالیہ بہیجتا رہا اور جب ۱۷۶۷ع مین اوسپر ڈیڑہ لاکہہ روپیہ مالگذاری کا چڑہ گیا تو اوسکو نجیب خان قید کرکے دہلی کو لیگیا جہان وہ تین برس تک مقید رہا اور صرف اسطرح سے اوسکو رہائی حاصل ہوئی کہ اپنے بیٹے مہر سنگہ کو زر باقیات ادا کرنیکی کفالت

مین بطور اول کے چہوڑ گیا۔

۱۷۶۸ء مین خطاب راجگی حاصل کرنا۔

تب وہ جیند کو واپس گیا جہان بڑی دقّت اور ورنگ کے بعد اوسنے تین لاکہہ روپیہ جمع کیا اور اس روپیہ کو دہلی لیجاکر صرف اپنی بٹیہی ہی کو رہا نکرایا بلکہ خطاب راجگی کا از روے ایک فرمان[51] شاہی کے حاصل کیا۔ اسوقت سے گجپت سنگہ نے ایک خود مختار رئیس کا ڈہنگ اختیار کیا اور اپنا سکّہ جاری کیا۔[52]

---

[51] یہہ فرمان مورخہ پچیسوین ۲۵ شوال سنہ ۱۱۸۵ ہجری (مطابق ۱۷۷۲ء) شاہ عالم بادشاہ کا مُہری ہی مُصنف۔

[52] سکہ جاری کرنیکا استحقاق ایک ایسا استحقاق ہوتا ہے جو صرف خود مختار رؤسا ہی کو حاصل ہوتا ہے مگر اس لفظ ”خود مختار،، کے ایک خاص معنی (انڈین پالیٹکس) یعنی ہندستانی اصطلاح مملکت داری مین ہین اطلاع مندرجہ ذیل کو جو ہر سہ ریاست ہاے پہولکیان یعنی پٹیالہ و نابہہ و جیند کی ٹکسالون کے متعلق ہی میجر جنرل آر جی ٹیلر سی بی۔ سی ایس آئی ایجنٹ لفٹنٹ گورنر اضلاع اپیروے دریاے ستلج نے گورنمنٹ ہند کے فارن سکرٹیری کی درخواست پر جمع کیا تہا علاوہ انکے تمام پنجاب مین صرف دو ریاستین اور ہین جو سکہ لگانے کی مجاز ہین یعنی مالیر کوٹلہ و کشمیر۔

دار الضرب پٹیالہ

۱۔ **پولیٹکل حالت** ۔ کسی ایسی خط و کتابت کا جو سکہ کے بارہ مین اس محکمہ سے ہوئی ہو پتا نہین چلتا ہی کارپردازان پٹیالہ کا بیان ہی کہ جب لارڈ ڈلہوزی صاحب نے سنہ ۱۸۵۱ء مین بمقام پنجور دربار منعقد فرمایا تہا اوس وقت سرکار پٹیالہ کی طرف سے عبارت مندرجہ سکہ ریاست پٹیالہ کی از سر نو مرتب کرنیکی اجازت کے واسطے درخواست کی گئی تہی۔ اسکا بقول اونکے کوئی جواب صاف نہین دیا گیا تہا اور اونکا بیان ہے کہ وہ درخواست اس دفتر مین ہوگی مگر منی اوسکو بہت تلاش کرایا کہین پتا نہ چلا۔ پٹیالہ کے سکّہ کی نسبت کہا گیا ہی کہ احمد شاہ دُرانی کے حکم سے قایم ہوا تہا جبکہ مہاراجہ امر سنگہ پٹیالہ کا حکمران تہا۔ اس بات کو قریب سو برس کے عرصہ منقضی ہوا بلاشبہ پٹیالہ کی رپورٹون مین ایک اور مقام پر سمت ۱۸۲۰ (مطابق سنہ ۱۷۶۳ء) سال ضرب سکہ مذکور ہوا ہے۔

۲۔ **سکہ کی حقیقت اور نام اور سجع** ۔ پٹیالہ کا روپیہ راجہ شاہی روپیہ کے نام سے مشہور ہی۔ اوسکا محیط بقدر تین چوتہائی ایک اینچ کے ہی وزن سوا گیارہ ماشہ ہی اور چاندی خالص ہے۔ یہہ سکہ انگریزی روپیہ سے وزن مین پانچ رتی کم ہے مگر خالص چاندی کا وزن دونون سکون مین مساوی ہی اسیواسطے پٹیالہ کا روپیہ پوری سولہہ آنہ مین چلتا ہی مگر کبہی کبہی انگریزی عملداری مین صراف لوگ بطور خود اوسپر بٹا لے لیتے ہین اور اوسکی قیمت چاندی کے نرخ بازار کے ساتہہ کم و بیش ہوتی رہتی ہی اور اسطرح پر کبہی سولہ آنہ سے زیادہ بہی اوسکی قیمت ہو جاتی ہے۔

پٹیالہ کی اشرفی وزن مین پونے گیارہ ماشہ ہوتی ہی اور سونا خالص ہوتا ہی۔

تانبے کا کوئی سکہ پٹیالہ مین نہین لگایا جاتا ہی۔

روپیہ اور اشرفی دونون پر ایک ہی سجع ہے جسکی عبارت یہہ ہی۔

عقد راجکنور سردار مہان سنگہ کے ساتہہ۔

سنہ ۱۷۷۴ء مین سردار مہان سنگہ سوکرچکیا کی شادی راج کنور دختر راجہ گجپت سنگہ کے ساتہہ بمقام بڈرکہان جو اوس زمانہ مین جیند کا دارالحکومت تہا منعقد ہوئی اس تقریب مین گجرانوالہ کا یہہ سردار بڑی تزک و احتشام کے ساتہہ آیا اور تمام پہولکی رئیس اور سردار اس موقع پر جمع ہوئی۔

نابہہ سے تنازعہ

ایک خفیف معاملہ جو اس شادی کے ایام مین واقع ہوا نابہہ اور جیند کے باہم ایک سخت تنازعہ کا باعث ہوا۔

۲

حکم شد از قادر بیچون به احمد بادشاہ
سکہ زن بر سیم و زر از اوج ماہی تا بماہ
[ط]سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب سرہند

عبارت سکہ مین کبہی کوئی ترمیم نہین کی گئی ہے مگر البتہ ہر رئیس کے عہد حکومت کے امتیاز کے واسطی علامتون مین بعض ترمیمین عمل مین آتی رہی ہین۔ مثلاً مہاراجہ امر سنگہ کے روپیہ پر ایک کلغی کی پہچان ہی۔ مہاراجہ صاحب سنگہ کے روپیہ پر سیف ہی۔ مہاراجہ کرم سنگہ کے سکہ پر شمشیر کی علامت ہے۔ مہاراجہ نرندر سنگہ کے سکہ پر کٹہ کی پہچان ہے۔

حال کے مہاراجہ کے روپیہ پر کٹار کی شکل بنی ہے۔

چونکہ عبارت زیادہ ہے اور سکہ چہوٹا ہوا اسلئے ہر سکہ پر پورا پورا سجع نہین آتا صرف ایک جزو اوسکا آتا ہی۔

۳۔ اس ٹکسال کی سالانہ نکاسی اور مسکوکات کی قیمت بمقابلہ انگریزی مسکوکات کے

مسکوکات زر و نقرہ کی مقدار سالانہ درحقیقت غیر معین ہی اور یہہ سکہ یا تو خاص خاص موقعون پر بدون کسی خاص قاعدے کے لگایا جاتا ہے یا اوس وقت جبکہ واقعی ضرورت ہوتی ہے۔

کارپردازان ریاست بیان کرتے ہین کہ بوقت ضرورت ٹکسال پٹیالہ مین دو ہزار سکے روزانہ طیار ہو سکتے ہین بشرطیکہ کل کے واسطی چاندی سونا بقدر کافی موجود ہو۔

قیمت اس سکہ کی بمقابلہ سکہ انگریزی کے بجواب سوال نمبر ۲ اوپر بیان ہو چکی ہے۔

۴۔ سکہ لگانے کا قاعدہ اور کاریگرون وغیرہ کی کیفیت اس ٹکسال کے متعلق ایک مہتمم ایک محرر دو پرکہنے والے (صاحب عیار) ایک تولنے والا وزن کش دس لوہار دو سکچی چار چاندی سونے کے صاف کرنے والے (نیاریے) اور ایک مہرکن ہے۔

چاندی سونا کا حقہ صاف کیا جاتا ہی اور اوس درجہ پر پہونچایا جاتا ہی جو بطور نمونہ کے ٹکسال مین رہا کرتا ہی۔ اسکے بعد چاندی سونا جانچا اور پرکہا جاتا ہی اور تب سکہ لگایا جاتا ہے۔

اصل اوزار جو اس کام مین مستعمل ہین سندان و ہتوڑہ و ترازو (کانٹا) و سنڑاسی و شکنجہ و ٹہپہ (یعنی بالا و پائین

[ط] لفظ سنہ اصل کتاب مین نہین ہے ۱۲ محشی

ہمیر سنگہ رئیس نابہہ کا ایک عمدہ بیڑ بڈرکہان کے قرب وجوار مین واقع تہا جس مین سے براتیون کو اپنی گہوڑون کیواسطے گہاس کاٹنے کی اجازت دی گئی تہی - لیکن جب ہی کہ اونہون نے گہاس کاٹنی شروع کی یعقوب خان کارندہ ہمیر سنگہ نے لوازم مہمان نوازی کو ترک کرکے

وغیرہ ہوتے ہین -

۵- سونے چاندی کی بہم پہونچانے کا انتظام اور سکہ لگوائی کی مصارف - اوس سونے چاندی کا جو عوام الناس لاتے ہین باخذ محصول حسب شرح ذیل سکہ بنایا جاتا ہے -

چاندی - سو سکون پر ایکروپیہ ایک آنہ جسمین سے ساڑہے دس آنہ حق ریاست ہے اور ساڑہے چہہ آنہ کارخانہ مین صرف ہوتے ہین

سونا - سو سکون پر چوبیس روپیہ حسب تفصیل ذیل -

حق ریاست —— معہ ۲؍

صرف کارخانہ —— عہ ۲؍

متفرق اخراجات —— صہ ۱۱؍

۶- ان سکون کا چلن بالخصوص ریاست کے علاقہ مین ہی محدود ہے مگر پہر بہی اکثر پٹیالہ کے روپیہ اضلاع قرب وجوار مین رائج ہین لیکن غالبًا قسمت انبالہ کی حدود سے باہر نہین ہین -

جنید

۱- **پولیٹکل حالات وغیرہ** - جنید کی ٹکسال بہی معلوم ہوتا ہے کہ اوسی زمانہ مین قایم ہوئی تہی جبکہ پٹیالہ کی ٹکسال قایم ہوئی تہی کیونکہ عبارت سکہ بالکل ایک سی ہے -

اس ایجنسی یا گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ اوس سکہ جاری رکہنے یا شرائط کی بابت کوئی خط وکتابت نہین پائی جاتی -

۲- **سکہ کی حقیقت ونام وسجع** - یہہ روپیہ جنیدی کہلاتا ہے اور وزن مین سوا گیارہ ماشہ ہوتا ہے -

عبارت سجع سکہ کی وہی ہے جو پٹیالہ کے راجہ شاہی روپیہ پر ہے یعنی

حکم شد از قادر بیچون بہ احمد بادشاہ
سکہ زن بر سیم وزر از اوج ماہی تا باہ

تیسرا فقرہ جو ضرب پٹیالہ پر پایا جاتا ہے سکہ جنید مین نہین ہے -

۳- **ٹکسالی بالکل غیر معین ہے** - شادی وغیرہ کی تقریبون مین بہت زیادہ سکے لگائے جاتے ہین لیکن اور زمانہ مین صرف بقدر ضرورت روپیہ اشرفی بنتا ہے - قیمت اس سکہ کی ۱۲ بیان کیجاتی ہے مگر مجہکو کوئی اوسکا نمونہ انبالہ مین دستیاب نہوا اور ہمارے ہان کے صراف اس سکہ سے بہت کم واقف ہین -

۴- **سکہ کے بنانیکا قاعدہ وغیرہ** - صرف اس قدر حال معلوم ہوا ہے کہ ٹہپہ خزانچی ریاست کی تحویل مین رہتا ہے اسکے بنانے کے قاعدے اور کارخانون کے انتظامات وغیرہ کا حال معلوم نہین ہوا -

۵- **چاندی سونا بہم پہونچانیکے انتظامات** - جنید کی ٹکسال مین سکہ بنانے کیواسطے رعایا کی طرف سے چاندی سونا کبہی نہین دیا جاتا ہے پس کوئی شرح محصول سکہ بنانے کی متعین نہین ہوئی ہے -

ازراہ حسد اونپر حملہ کیا اور جنگ وجدال واقع ہوئی اگرچہ دولہہ کے رخصت ہونے تک اس معاملہ کا کچھہ خیال نہ جتلایا گیا۔ مگر بعد اسکے راجہ گجپت سنگہ نے اس توہین کے بدلا لینیکا ارادہ کیا اور مرض الموت کا بہانہ کرکے رئیس نابہہ کو طلب کیا کہ مرنے سے پہلے آکر ملجائے۔ سردار ہمیر سنگہ جسکو کسی قسم کی بدگمانی نہتی یعقوب خان کو ساتھہ لیکر بہ عجلت تمام روانہ ہوا اور اپنے وہم وگمان کے خلاف جاتے ہی گرفتار ومقید ہوگیا اور اوسکا ہمراہی یعقوب خان قتل ہوا۔ اسکے بعد

---

۶ - کہان کہان تک چلن ہے۔ صرف ریاست کے اندر۔

نابہہ

۱- **پولٹیکل حالات وغیرہ**۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ٹکسال سکھون کی عملداری مین قایم ہوئی ہے۔ اس معاملہ مین گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ کوئی خط وکتابت نہین ہوئی ہے۔

۲- **حقیقت ونام اور سجع**۔ یہہ روپیہ نابہہ کا روپیہ کہلاتا ہے اور اوسکا کامل وزن سوا گیارہ ماشہ کا ہوتا ہے جسمین دس ماشہ و سوا چار رتی خالص چاندی ہوتی ہے۔ اس حساب سے وہ انگریزی روپیہ سے وزن مین پانچ رتی اور خالص چاندی مین ڈہائی رتی کم ہوتا ہے۔

بعض اوقات اشرفیونکا سکہ بہی ریاست نابہہ اپنے استعمال کے واسطے بناتی ہے وزن اشرفی کا پونے دس ماشہ ہوتا ہے اور سونا خالص ہوتا ہے۔ دونون سکون پر ایک ہی عبارت منقش ہوتی ہے یعنی

دیگ وتیغ وفتح ونصرت بیدرنگ
یافت از نانک گورو گوبند سنگ
جلوس میمنت مانوس سرکار نابہہ سمت ۱۹۱۱

۳- **نکاسی قیمت وغیرہ**۔ کارپردازان نابہہ نے نکاسی کا کچھہ ذکر نہین کیا ہے مگر مین خیال کرتا ہون کہ موافق دستور دیگر ریاستون کے صرف بڑی بڑی تقریبون مین جب کبہی اسکی ضرورت خیال کیجاتی ہے سکہ بنایا جاتا ہے پس کوئی قاعدہ متعین نہین ہوسکتا۔

قیمت اس روپیہ کی ٹہیک پندرہ آنہ ہے۔

۴ - ٹکسال کے کارخانہ مین ایک مہتمم ایک پرکہنے والا ایک چاندی سونے کا گلانے والا ایک سُنار اور ایک لوہار ہوتا ہے۔ چاندی مہتمم کی موجودگی مین خوب صاف کیجاتی ہے جو اسبات کی نگرانی رکہتا ہے کہ چاندی ٹہیک درجہ پر آگئی یا نہین۔

۵ - چاندی باہر سے ہی سکہ کے واسطے اکثر آتی ہے۔ سونا کبہی نہین آتا ہے۔

ٹکسال کا حق سکہ بنانے کا سو روپیہ مین چودہ آنہ ہوتا ہے جسکی تفصیل ذیل مین مندرج ہے۔

سُنار ۔ فیصدی ۱۲/
گلانے والا ۔ " ۲/

راجہ نے املوہ و بہادسون پر جو نابھہ کے علاقہ مین مستحکم مقامات ہین فوجکشی کی اور سنگرور پر حملہ کیا جسکو سردارنی دیسو ہمیر سنگہ کی رانی نے چار مہینہ تک بچایا آخرکار اپنے آپ مین عہدہ برائی کی قوت نہ دیکھہ کر راجہ پٹیالہ سے دست اندازی کرنیکی استدعا کی راجہ پٹیالہ جسنے اولاً خود ہی اس حملہ آوری کی ترغیب اس مطلب سے دی تہی کہ جیند و نابھہ آپسمین لڑکر دونون کمزور ہوجائین اور اسطرحپر پٹیالہ کی قوت بڑہجائے جیند کا زیادہ قوی ہونا بہی نہین چاہتا تہا اسلئے اوسنے بصلاح دیگر سرداران سکہہ کے راجہ گجپت سنگہ کو املوہ اور بہادسون کی واپسی اور ہمیر سنگہ کی رہائی پر مجبور کیا۔ مگر اسوقت سے سنگرور جو جیند کے قبضہ مین چلا گیا تہا ابتک اوسی کے قبضہ مین چلا آتا ہے۔

جیند پر صوبہ دار دہلی کا حملہ۔

دوسرے سال رحیمداد خان حاکم ہانسی کو نواب مجدالدولہ عبدالاحد خان صوبہ دار دہلی نے جیند کے مقابلہ کیواسطے بہیجا اور راجہ گجپت سنگہ نے پہولکی سرداروں سے استمداد کی۔ راجہ امر سنگہ والی پٹیالہ جسنے ایک فوج بسرداری دیوان نانون مل کے روانہ کی اور سردار ہمیر سنگہ والی نابھہ مع بہائیان کیتہل کے جیند کی امداد کیواسطے جمع ہوئے اور رحیمداد خان کو محاصرہ ترک کرنے اور میدان کی لڑائی لڑنے پر مجبور کیا جسمین کہ اوسنے شکست پائی اور مارا گیا۔ اس فتح کی علامات یادگار جیند مین ابتک موجود ہین اور رحیمداد خان

لوہار۔	فیصدی	—/
پرکہنے والا۔	ر	۱/
مہتمم۔	ر	۔/
حق ریاست۔	ر	[illegible]

۶ — کہانتک اسکا چلن ہے۔ یہہ روپیہ قرب وجوار کے بازارون مین بہی پہونچتا ہے مگر کثرت سے نہین جاتا ہے۔

کی قبر دروازہ خاص کے اندر نظر آتی ہے۔

فتوحات جانب جنوب۔

بعد اسکے گجپت سنگہ نے بمعیت فوج پٹیالہ لال پور واقع ضلع رہتک پر حملہ کیا اور ملک مفتوحہ مین سے اپنے حصہ مین ضلع گوہانہ حاصل کیا مگر ضابطہ خان پسر نجیب الدولہ روہیلہ نے بشمول غلام قادر خان کے سرداران سکھہ کے مقابلہ مین اسقدر جمعیت کثیر کے ساتھہ کوچ کیا کہ اونہون نے مقابلہ کرنا بے سود سمجھا اور جیند مین ایک ملاقات کے وقت راجہ کو ایک حصہ گوہانہ کے چھوڑنے پر مجبور کیا گو بعض مواضعات مشہور بہ پنجگرانوا اوسکے قبضہ مین رہنے دئے اور پٹیالہ کو بھی اضلاع حصار و رہتک و کرنال مین ایک بڑا حصہ اپنی فتوحات کا چھوڑنا پڑا۔

پٹیالہ کے ساتھہ راجہ کے تعلقات

راجہ گجپت سنگہ رئیس پٹیالہ کا پکا رفیق تھا اور اوسکی اکثر مہمات مین شریک حال رہا۔ وہ اوس حملہ مین شریک ہوا جو سردار ہری سنگہ والی سیالبہ پر کیا گیا تھا۔ ہمت سنگہ کے مطیع کرنیمین جسنے اپنے بھائی راجہ امر سنگہ سے بغاوت اختیار کی تھی مدد دی اور ۱۷۸۰ء مین پٹیالہ اور جیند کی فوجون کے ساتھہ میرٹھہ کی طرف کوچ کیا جہانکہ سکھون نے مرزا شفیع بیگ کے ہاتھہ سے شکست پائی اور گجپت سنگہ قید ہو گیا اور مبلغ کثیر دیکر پر رہائی پائی۔

جب صاحب سنگہ پٹیالہ مین اپنے باپ کا جانشین ہوا اوسوقت راجہ گجپت سنگہ نے انتظام کے قایم رکھنے مین بہت کوشش کی اور سردار دھیان سنگہ کی بغاوت کے فرو کرنیمین جسنے بھوانی گڈہ مین خودسری کا دم بھرا تھا دیوان نانون مل کو مدد دی۔ اوسنے آلا سنگہ تلونڈی والہ کے

مقابلہ مین بہی جسنے پٹیالہ کی اطاعت سے انحراف کیا تہا بذات خود عزیمت کی سنہ ۱۷۸۶ع مین جب کہ انبالہ کی قُرب وجوار مین بعض متمرّد مواضعات کے مقابلہ مین ایک مہم مین بشمول دیوان نانون مل وبی بی راجندر خواہر راجہ پٹیالہ مصروف تہا وہ عارضہ بخار مین مبتلا ہوا اور سفیدون مین آکر اکیاون برس کی عمر مین وفات پائی۔

راجہ گجپت سنگہ اور اوسکی بڑے بیٹے مہر سنگہ کی وفات اور اس شاخ خاندانکا انقطاع

اوسکا بڑا بیٹا مہر سنگہ سنہ ۱۷۸۰ع مین فوت ہوا اور ایک بیٹا مسمے ہری سنگہ چہوڑ گیا جسکو راجہ گجپت سنگہ نے سفیدون کا علاقہ دیدیا تہا۔ مگر وہ آوارہ طبیعت کا آدمی تہا اور نشہ کی حالت مین اپنے مکان کی چہت سے گر کر مر گیا۔ یہہ سنہ ۱۷۹۱ع کا واقعہ ہے جبکہ اوسکی عمر صرف اٹہارہ برس کی تہی۔ ہری سنگہ نے ایک بیٹی مسماۃ چند کنور چہوڑی جسکی شادی فتح سنگہ کے ساتہہ جو بہنگا سنگہ سردار تہانیسر کا بیٹا تہا ہوئی تہی بعد وفات شوہر کے یہہ عورت معہ اپنی ساس مسماۃ مائی جیان اور ایک اور بیوہ مسماۃ رتن کنور کے ریاست کی مالک ہوئی جو سنہ ۱۸۴۴ع مین بالکل اوسکی قبضہ مین آگئی اور اپنی وفات تک جو سنہ ۱۸۵۰ع مین واقع ہوئی وہ اوسپر خود مختارانہ قابض رہی۔ اوسکی وفات پر ریاست مذکورہ بطور ترکہ لاوارث گورنمنٹ انگریزی کی حکومت مین آگئی۔ ہری سنگہ کی بیوہ مسماۃ دیا کنور کے پاس اوسکی حین حیات علاقہ کہنا جو ہری سنگہ کے خُسر نے اوسکو دیا تہا رہا بعد اسکی وفات کے وہ بہی بطور جایداد لاوارث کے گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ مین آگیا۔

تعمیر قلعہ جنید

شہر جنید کو راجہ گجپت سنگہ نے تعمیرات سے بہت کچہہ وسعت دی تہی اور ایک بڑا پکا قلعہ اوسکے شمال کیجانب بنا کیا تہا مگر وہ زیادہ مستحکم نہ تہا۔

راجہ بہاگ سنگہ

گجپت سنگہ کی ریاست اوسکے بیٹون بہاگ سنگہ اور بہوپ سنگہ کے باہم تقسیم ہوگئی بہوپ سنگہ کو علاقہ بڈرکہان اور بڑے بیٹے کو جیند و سفیدون معہ خطاب راجگی کے ملا

اوسکی مہمات اور لڑائیان۔

بہاگ سنگہ بوقت حصول راج اکیس ۲۱ برس کا تہا۔ اوسکے اکثر حالات تاریخ پٹیالہ مین مذکور ہوے ہین جسکے ساتہہ وہ بالعموم تعلق رکہتا تہا۔ ۱۷۸۶ء مین اضلاع گوہانہ وکہرکہودا شاہ عالم بادشاہ نے بطور جاگیر کے اوسکو عطا فرمائے اور ۱۷۹۴ء مین وہ فوج پٹیالہ کا جو رانی صاحب کنور کی سرداری مین بہیجی گئی تہی انبارا او (یا انبار او) و لچھمن راو سرداران مرہٹہ پر بمقام راج گڈہ جو انبالہ کے متصل ہے حملہ کرنیمین شریک ہوا تہا جبکہ غنیم کی فوج پر شب خون مارا گیا تہا اور بڑی کامیابی حاصل ہوئی تہی۔ اگلے سال مین کرنال راجہ کے ہاتہہ سے نکلگیا جسکو مرہٹون نے فتح کرکے جارج ٹامس کے حوالہ کردیا جسنے سکہون کو پیچہے ہٹانے مین جو جمنا کو فوج کثیر کے ساتہہ عبور کرکے عازم سہارنپور ہوے تہے عمدہ کام دیا تہا۔

جارج ٹامس صاحب کی جنگ اور فتوحات کا حال تاریخ پٹیالہ مین مذکور ہوچکا ہے اور اون مہمات کا حال بہی بیان ہوچکا ہے جو ۱۷۹۸ء اور ۱۷۹۹ء مین جیند اور سفیدون کے مقابلہ مین اوسنے کی تہین راجہ بہاگ سنگہ اپنے عزیزون اور ہمسایون کی مدد سے غنیم کو شکست دینے مین کامیاب ہوا اور ۱۸۰۲ء مین دہلی کو بمعیت دیگر سردارون کے بدین غرض گیا کہ جنرل پیرن سے جو شمالی حصہ فوج مرہٹہ کا افسر تہا ٹامس صاحب کے مقابلہ کیواسطے استمداد کرے کیونکہ ریاست جیند کی جنوبی حد پر ہانسی مین صاحب موصوف کا قیام گرد و نواح کے تمام سرداران سکہہ کیواسطے اندیشہ و تردد کا موجب تہا

پنجاب سے ٹامس صاحب کا اخراج۔

ٹامس صاحب پر چڑہائی جسمین راجہ بہاگ سنگہ بذات خود شریک ہوا تہا

کامیابی کے ساتھہ انجام کو پہونچی اور صاحب موصوف ہانسی سے پیش پا ہوکر علاقہ انگریزی مین پناہ گیر ہوا۔

راجہ بہاگ سنگہ کا انگریزون سے رابطہ اتحاد پیدا کرنا اور ۱۸۰۳ء مین جنرل لیک سے آملنا۔

ستلج کے اس پار کے بڑے سردارون مین راجہ بہاگ سنگہ نے سب سے پہلے گورنمنٹ انگریزی سے رابطہ پیدا کیا۔ فتح دہلی کے بعد جو گیارہوین ستمبر ۱۸۰۳ء کو واقع ہوئی تھی راجہ بہاگ سنگہ نے انگریزی جنرل سے راہ و رسم و خط و کتابت شروع کی اور بعد حاصل ہونے اطمینان کے انگریزی کیمپ مین آکر شامل ہوا اور جنرل لیک صاحب نے جنہون نے بہاگ سنگہ کو دوست اور مددگار کے نام سے ذکر کیا ہے علاقہ گوہانہ و کہرکہودا کی نسبت جو دہلی کے قرب و جوار مین واقع ہے اوسکے استحقاق کو قایم رکھا۔[۵]

بہائی لال سنگہ والی کیتہل نے جسکو راجہ جہیند کے ساتھہ بڑا رسوخ حاصل تھا راجہ مذکور کو اسقدر جلد انگریزون کی ہواخواہی کی ترغیب دی تھی۔ وہ ایک نہایت ہوشیار اور ذی فہم آدمی تھا اور اوسنے صاف صاف دیکہہ لیا تھا کہ کون سا فریق انجام کار غالب آئیگا اور اوسیکی جانبداری کرنیگا اوسنے ارادہ کر لیا تہا اور اپنے دوست کو بہی یہی نیک صلاح دی تہی بعد اظہار اطاعت وہ دونون اپنے اپنے علاقون کو واپس گئے مگر جنوری ۱۸۰۵ء مین جبکہ سکہان مخالف نے کرنل برن صاحب کے ہاتھہ سے شکست پائی تو ان دونون نے خیال کیا کہ عملی خدمت اونکی اغراض کو زیادہ مفید ہوگی اور اس نظر سے ایک بڑے دستہ فوج کے ساتھہ انگریزی لشکر سے آملے۔

---

[۵] ایک سند از طرف لارڈ لیک صاحب مورخہ چہبیسوین ستمبر ۱۸۰۳ء جسکی رو سے حکام صوبہ شاہجہان آباد کو اطلاع دی گئی ہے کہ پرگنہ کہرکہودا راجہ بہاگ سنگہ پر بحال کیا گیا۔ ایک سند از طرف لارڈ لیک صاحب مورخہ ساتوین مارچ ۱۸۰۶ء جسکے رو سے حکام صوبہ شاہجہان آباد کو اطلاع دی گئی ہے کہ پرگنات گوہانہ و فریدپور و برسٹ بہائی لال سنگہ و راجہ بہاگ سنگہ پر بحال رکھی گئی ہین۔ مصنف

چند مہینہ تک راجہ مذکور جنرل لیک صاحب کے ساتھہ رہا۔ اوسنے کوئی بڑی خدمت نہین کی مگر اوسکے رعب و داب و رسوخ سے ایک عمدہ نتیجہ مترتب ہوا اور ایک موقع پر جبکہ کرنل اکٹرلونی صاحب مرہٹون کے تعاقب مین تہے وہ اور بہائی لال سنگہ سہارنپور کو تہامے رہے۔

آخر کار سرداران سکہہ جنگ بے سود سے عاجز آگئے اور بوعدہ امن و امان عام کے صلح کو قبول کیا اور اسطرح سے شمال و مغربی سرحد پر امن قایم ہوگیا۔

سنہ ۱۸۰۵ع مین ہلکر کے معاملہ مین دربار لاہور کے ساتھہ پیام و سلام مین مدد دینا۔

جب سنہ ۱۸۰۵ع مین لارڈ لیک صاحب جسونت راؤ ہلکر کے تعاقب مین تہے تو راجہ بہاگ سنگہ صاحب ممدوح سے آملا اور دریاے بیاس تک اونکے ساتھہ گیا۔ اس مقام سے وہ اپنے بہانجے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس لاہور کو بدین غرض بہیجا گیا تہا کہ اوسکو انگریزی جنرل کے آنے سے آگاہ کرے اور ہلکر کی امداد کرنے سے جسمین اب کچہہ باقی نہین رہا تہا اور صرف حرکت مذبوحی کر رہا تہا فہمایش کرے۔ بہائی لال سنگہ کا ایک معتمد بہی اوسکے ہمراہ گیا تہا اور سفارت کا نتیجہ حسب دلخواہ عمل مین آیا۔ یہہ ظن غالب ہے کہ بہاگ سنگہ اوس بڑے رسوخ کو جو اوسکو اپنے بہانجے کے ساتھہ حاصل تہا انگریزون کی جانب داری مین کام مین لایا۔ بہرحال جو پیغام و سلام مابین ہلکر و رنجیت سنگہ کے شروع ہوے تہے وہ انجام کو نہ پہونچے اور ہلکر پنجاب سے فرار ہونے پر مجبور ہوا۔ راجہ بہاگ سنگہ لارڈ لیک صاحب کے ساتھہ دہلی کو واپس آیا اور ان خدمات کے صلہ مین پرگنہ بوانہ جو پانی پت کے جنوب و مغرب مین واقع ہے اوسکو عطا ہوا۔

خدمات کے صلہ مین جاگیر کا عطا ہونا۔

یہہ ایک حین حیاتی عطیہ کنور پرتاب سنگہ کے نام تہا اولاً اوسکو ہانسی عطا ہوئی تہی۔ مگر اوسی کی درخواست پر یہہ علاقہ بلوانہ کے ساتھہ بدل دیا گیا تہا۔ موضعات جمہریز

ونہانہ کلان بھی اوسکو بطور جاگیر کے عطا ہوئی تھی[۵]

پٹیالہ مین تنازعات اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی مہمات ۔

پٹیالہ و نابہہ و جیند کے باہمی تنازعات اور دربار پٹیالہ مین راجہ اور رانی کے ہواخواہون کی ایک دوسری پر غلبہ حاصل کرنیکی کوششین جنکا تصفیہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وساطت سے عمل مین آیا تہا تاریخ پٹیالہ مین بیان ہو چکی ہین ۔ اس موقع پر راجہ بہاگ سنگہ کو اپنی بہانجی کی ملاقات سی علاقہ ہاتہہ آیا اور پہر ۱۸۰۶ء کی مہم مین اوسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ سی علاقجات متذکرہ ذیل حاصل ہوے یعنی علاقہ لدہیانہ جسمین چوبیس مواضعات جمعی ۱۵۳۸۰ پندرہ ہزار تین سو اسّی روپیہ سالانہ شامل تہی اور چوبیس ۲۴ مواضعات جنڈیالہ کی (اوسی خاندان سی جمعی چار ہزار تین سو ستّر ۴۳۷۰ روپیہ کے اور دو مواضعات کوٹ کے اور دو جگرانو کے جنکی سالانہ جمع دو ہزار روپیہ تہی ۔ یہہ سب مواضعات رائے الیاس کی رانی سی جو رائی کوٹ کے مسلمان راجپوتون کے خاندان سی تہا چہینی گئی تہی اور میان غوث کی بیوہ سے ضلع بسیان کے دو موضعے حاصل ہوئی تہی ۔ دوسرے سال کی مہم مین مہاراجہ مذکور نے اوسکو تین دیہات واقع گہونگرانہ جو گوجر سنگہ رائی پور والہ سی لئی گئی تہی اور ستائیس ۲۷ دیہات مورنڈہ واقع قریب سرہند کی جو دہرم سنگہ کے بیٹی سی فتح کرکے لئی گئی تہی اور ان سب کی جمع سالانہ ۱۹۲۵۵ اونیس ہزار دوسو پچپن روپیہ تہی عطا کئے ۔

---

[۵] ایک سند از طرف لارڈ لیک صاحب مورخہ پندرہوین ۱۵ مارچ ۱۸۰۶ء جسکی رو سی پرگنہ بدوانہ کنور پرتاب سنگہ پسر راجہ بہاگ سنگہ کے نام بقید حین حیاتی بحال رکہا گیا ہی ۔ ایک سند از طرف لارڈ لیک صاحب مورخہ بیسوین ۲۰ مارچ ۱۸۰۶ء جسکی رو سے کار پردازان کہرکہودا کو اطلاع دی گئی ہے کہ موضع نہانہ کلان جو سابق مین راجہ بہاگ سنگہ کے تصرف مین بارہ سو روپیہ کے نذرانہ پر تہا راجہ موصوف کی جاگیر مین بقید حین حیاتی عطا کیا گیا ہے ۔ مصنف

پیمایش ریاست جیند

اپریل سنہ ۱۸۰۵ء مین راجہ بھاگ سنگھ نے لفٹنٹ ایف وائٹ صاحب کے اہتمام سے اپنے ملک کی پیمائش کو نہایت آمادگی سے منظور کیا اور اس کام کے سرانجام مین ہر طرح سے مدد دی سکھون کے ملک مین اوس زمانہ مین پیمایش کا ہونا ایک ایسا سہل کام نہ تھا جیسا کہ اب ہے کیونکہ لوگ جاہل اور بدگمان تھے اور بالعموم خیال کرتے تھے کہ پیمایش اونکے ملک کی ضبطی کے لئے صرف ایک تمہید ہے۔ چنانچہ دو برس بعد پٹیالہ کے علاقہ مین لفٹنٹ ایف وائٹ صاحب کی جماعت پر حملہ ہوا اور قریباً تباہ ہوگئی۔ لیکن راجہ بھاگ سنگھ اپنے ہموطنون کے تعصبات سے پوری پوری عہدہ برائی کے قابل نہ تھا۔ وہ انگریزونکا خیرخواہ اور وفادار دوست تھا مگر اوسکو ان اپنے دوستون پر پورا پورا اعتماد نہ تھا اور اوسی کی صلاح کے بموجب مہاراجہ رنجیت سنگھ کو انگریزی عملداری مین آنے پر اطمینان نہوا۔ سنہ ۱۸۰۸ء کے موسم بہار مین مہاراجہ نے ہردوار کے متبرک میلہ مین جو دریاے گنگ کے کنارے پر ہوتا ہے جانیکی بڑی تمنا ظاہر کی۔ اسی غرض سے اوس نے سردار مہر سنگھ لمبا اور سردار بشن سنگھ کو بمقام دہلی صاحب رزیڈنٹ کی اجازت حاصل کرنیکے واسطے بھیجا اور ہردوار مین ہر قسم کا انتظام مہاراجہ کے استقبال کیواسطے کیا گیا اور تین ہزار آدمی اوسکی اردلی کے واسطے مقرر کئے گئے تھے۔

بھاگ سنگھ کا رنجیت سنگھ کو صلاح دینا۔

مگر عین آخر وقت مین راجہ بھاگ سنگھ نے اوسکو اس ارادہ سے باز رکھا اور اوسنے یہ بیان کیا کہ مہاراجہ کے وکیل مہر سنگھ و بشن سنگھ اوسکو دھوکا دے رہے ہین اور اپنے تمام روپیہ کو دہلی مین بعزم روانگی بنارس ہنڈیون اور انگریزی نوٹون کے ساتھ بدلوا رہے ہین اور اونکے یہ بیانات کہ مہاراجہ کے سفر کرنے مین کسی قسم کا اندیشہ نہین ہے قابل اعتبار نہین ہین۔

اوسنے مہاراجہ کو یہہ بہی صلاح دی کہ تاوقتیکہ کُل فوج اوسکے ساتہہ نجاے اوسکا سفر کرنا اندیشہ سے خالی نہین ہے چنانچہ ہردوار کے سیر کا ارادہ ترک کیا گیا - یہہ بات سمجہہ مین نہین آتی کہ کس بنا پر بہاگ سنگہ نے مہاراجہ کے ملازمون کو غیر معتبر خیال کیا مگر غالبا اوسکے اس خیال کی کوئی وجہہ ہوگی کیونکہ سردار مہر سنگہ ایک یا دو برس بعد حقیقت مین اپنے آقا کی مرضی اور حکم کے خلاف پنجاب کو چہوڑکر بنارس چلا گیا -

میلہ ہردوار

راجہ بہاگ سنگہ خود ہردوار کے میلہ کو گیا اور بعد میلہ[ه] کے لاہور کو روانہ ہوا جہان وہ

[ه] چٹہی مسٹر مٹکاف بنام رزیڈنٹ دہلی مورخہ دسوین اپریل سنہ ۱۸۰۸ع اس چٹہی کا خلاصہ اس مقام پر درج کرنا لطف سے خالی نہوگا کیونکہ یہہ ہردوار کا پہلا میلہ تہا جو انگریزی اہتمام سے ہوا تہا اور یہہ بیان اوس بڑے میلہ کی کیفیت سے بہت مشابہ رکہتا ہے جو ساٹہہ برس بعد مارچ سنہ ۱۸۶۷ع مین واقع ہوا تہا چنانچہ خلاصہ چٹہی مذکور یہہ ہے - " راجہ راجگان صاحب سنگہ والی پٹیالہ و راجہ بہاگ سنگہ و سردار بہائی لال سنگہ و سردار گوردت سنگہ مشہور سرداران سکہہ تہے جو اس میلہ مین آئے تہے اور گو ان لوگون کی بابت کسی خاص خدمت کا مجکو حکم نہ تہا تاہم بحیثیت اپنے عہدہ کے مجکو لازم ہے کہ ہر قسم کی خاطرداری ان لوگون کی اور بالتخصیص راجہ راجگان صاحب سنگہ کے رتبہ کے مناسب کی جاے - تمام سکہون نے جو اس میلہ مین بکثرت تہے کمال درجہ کی آدمیت کا برتاؤ کیا اور سردارون نے بہی اوس عام امتناع کی کہ کوئی شخص میلہ مین ہتہیار باندہ کر نہ جاے اپنے ہمراہیون سے متعلق ہونیکی نسبت کچہہ حجت نکی " - اس مجمع کثیر مین جو ہردوار مین جمع ہوا تہا ذرا سا بہی فساد نواقع ہوا اور کامل انتظام کے قایم رہنے سے لوگون پر ایک عجیب اثر پیدا ہوا - اس مضمون پر بحث کرنا میرا کام نہین ہے مگر مین اسبات کے کہنے سے باز نہین رہ سکتا کہ اوس اژدہام کثیر کا چال چلن جو اطراف و جوانب سے آئے تہے انگریزون کے واسطے ایک بڑی طمانیت اور خوشی کا موجب تہا - وہ سب لوگ گورنمنٹ انگریزی کی ترقی اقبال کی نہایت گرمجوشی سے دعا مانگتے تہے اور جب کبہی کسی انگریز کو دیکہتے تہے تو اس قدر اوسکا ادب و اعزاز کرتے تہے جسکی نظیر دیکہنے مین نہین آئی - کل میلہ کے انتظام کی نسبت وہ بے انتہا محظوظ معلوم ہوتے تہے اور اونکے آرام کے واسطے جو تدبیرین کی گئی تہین اونکے تہہ دل سے مشکور معلوم ہوتے تہے - ایک ایسے مقام کی کیفیت بیان کرنیکی کوشش کرتے ہوئے جو سب پر روشن تہی مین اسوجہہ سے ڈرتا ہون کہ مبادا میری نسبت یہہ گمان کیا جاے کہ اوس سرور اور طمانیت کے جوش مین جو عام لوگون کی خوشی اور رضامندی سے پیدا ہوے تہے مین کسی قسم کے مبالغہ کا مرتکب ہو رہا ہون - مگر مجکو اس بات سے اطمینان ہے کہ اوس صاف باطن مجمع کی بڑی بڑی شکرگذاریان اور لمبی چوڑی تعریفین بغیر کسی تصنع کے اونکے دلکی سچائی سے علاقہ رکہتی ہین اور مجکو اعتماد کلی ہے کہ جو حالات اور کیفیتین اس میلہ کی وہ اپنے دور و دراز وطنون مین جا کر بیان کرینگے اون سے گورنمنٹ انگریزی کی شہرت و ناموری بہت زیادہ ہوگی - " انتہے ۱۲ مصنف

مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس ٹہرا رہا اور ۱۸۰۸ع کی مہم مین جو مہاراجہ نے ستلج کے اس پار کی تہی وہ مہاراجہ کی ہمراہ تہا اور مسٹر مٹکاف سفیر انگریزی بہی لشکر سکہہ کے ہمراہ تہے۔

۱۸۰۹ع کے شروع مین راجہ بہاگ سنگہ نے بہائی لال سنگہ اور راجہ نابہہ اور ایک دستہ فوج پٹیالہ کی معیت سے گہونگرانہ کے مستحکم قلعہ پر جو گوجر سنگہ پسر تارا سنگہ متوفی کی ملکیت مین تہا حملہ کیا۔ کچہہ عرصہ تک یہہ محاصرہ جاری رہا مگر جبکہ رنجیت سنگہ نے محاصرین کو محاصرہ سے باز رہنے کا حکم دیا وہ فی الفور چہوڑ دیا گیا۔ مہاراجہ نے یہہ کام کچہہ مالک قلعہ کی بہتری کے واسطے نہین کیا تہا بلکہ خود اپنی فوج قلعہ پر بہیج کر بغیر جنگ وجدال کے اوسکو لے لیا اور ایک شخص مسمی کرم سنگہ نگالہ والہ کو جسپر مہاراجہ کی نظر التفات تہی عطا کیا۔ راجہ بہاگ سنگہ کے پاس پہر بہی بعض وہ دیہات جن پر اوسنے اوسکی قرب وجوار مین تصرف کر لیا تہا باقی رہے اور اگرچہ کرم سنگہ نے مہاراجہ سے بیان کیا کہ اوسکی جاگیر کی تکمیل کے واسطے مواضعات مذکور ضروری ہین مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اپنے ماموں کو مواضعات مذکور کی واپسی پر مجبور کرنا پسند نکیا کیونکہ اوسنے خیال کیا کہ جبکہ سب ہی لٹیرے اور قزاق ہین تو کسی ایک کے استحقاق کو ترجیح نہین ہو سکتی۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ راجہ بہاگ سنگہ اور سردار کرم سنگہ مین سخت تکرار واقع ہوئی۔ اور گہونگرانہ کے گرد و نواح مین ہمیشہ جنگ وجدال اور قتل و خونریزی ہونے لگی۔ سفیر انگریزی یعنی مسٹر مٹکاف صاحب کو بذات خود ایک موقع پر ان حالات کی کیفیت پر آگاہی حاصل ہوئی کیونکہ جبکہ ایک مرتبہ وہ قلعہ مذکور کے متصل شام کو ہوا کہانیکے واسطے گہوڑے پر سوار جاتے تہے تو بہاگ سنگہ کے ایک گانو مین سے لوگون نے اونکے ہمراہیون کو غنیم سمجہکر گولیان چلائین۔

راجہ بہاگ سنگہ بہی منجملہ اون سرداروں کی تہا جنہوں نے ریاست مالیر کوٹلہ کی جس سے اکتوبر ۱۸۰۸ع مین رنجیت سنگہ نے ایک لاکہہ روپیہ نذرانہ طلب کیا تہا ضمانت کی تہی۔ صرف ستائیس ۲۷ ہزار روپیہ یکمشت وصول ہوا تہا اور باقی کے واسطے پٹیالہ و نابہ و جنید و کیتہل ضامن ہوے تہے اور اوسکی کفالت مین انہون نے مالیر کوٹلہ سے جمال پورہ اور دیگر علاقجات لیے تہے۔ عہد نامہ لاہور کی روسے رنجیت سنگہ کی وہ فتوحات جو ستلج کے جنوب کی جانب اخیر مہم مین اوسکو حاصل ہوئی تہین برقرار رہنا قرار پائی تہین اور جنید و دیگر سرداران اراضیات مالیر کوٹلہ کے چہوڑنے پر مجبور ہوئے تہے اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کسیقدر بات چیت اور خط و کتابت کے بعد اونکو رقم ضمانت کے ادا کرنے کی ضرورت سے بری کر دیا تہا۔

راجہ بہاگ سنگہ کے خیالات سردار لاہور کی نسبت اور اوسکی سازشین۔

راجہ بہاگ سنگہ کو اپنے بہانجے کے اعتدال اور نصفت پسندی کی نسبت مالیر کوٹلہ پر بیخطا حملہ کرنے سے بڑا شک پیدا ہوگیا اور اوسکو معلوم ہوگیا کہ اوسکا علاقہ بہی اوسی وقت تک محفوظ ہی جبتک کہ اوسکی خوفناک رشتہ دار کو اوسپر طمع نہو۔ اس خیال سے وہ اب اپنے انگریز دوستون کی طرف متوجہہ ہوا جنکی ساتہہ اوسنے اپنے ہمشیر بہائی لال سنگہ کی ترغیب و تحریک سے نہایت دوستانہ تعلقات قایم کئے تہے۔ اکیسوین نومبر کو صاحب رزیڈنٹ دہلی نے ایک خط راجہ کو اس مضمون کا لکہا کہ گورنمنٹ انگریزی علانیہ طور سے دست اندازی کرنے کے واسطے آمادہ نہین ہی مگر گورنر جنرل صاحب بہادر نے مہاراجہ رنجیت سنگہ سے بذریعہ ایک خریطہ کی یہہ امید ظاہر کی ہی کہ سرداران اینروی دریای ستلج کے ساتہہ مہاراجہ موصوف کچہہ مداخلت نہ کرینگے۔ اسکے جواب مین راجہ بہاگ سنگہ نے گورنمنٹ انگریزی

کے ساتھہ اپنی یگانگی و دوستی اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ گورنمنٹ کے سایہ حمایت مین اونکی عظمت و حرمت قایم و محفوظ رہیگی۔ صاحب رزیڈنٹ دہلی نے اسکے بعد پہر ایک عام طور کے الفاظ مین (کیونکہ ریاستہاے اینرویہ دریاے ستلج کی محافظت کا خیال ہنوز مرتفع ہوا تہا) یہہ تحریر کیا کہ گورنمنٹ کو بجز اسکے کہ سرداران سکہہ کی حکومت ہمیشہ قایم رہے اور کوئی خواہش نہین ہے اور سرداران موصوف کی نیک اندیشی اور ہواخواہی کے اظہارات پر کامل اعتماد ہے۔

راجہ بہاگ سنگہ رزیڈنٹ دہلی سے برابر خط و کتابت کرتا رہا اور اپنے حق مین عنایت و مہربانی کا مستدعی رہا۔ راجہ موصوف کے خط کے ایک حصہ کا ترجمہ بدین غرض درج کیا جاتا ہے کہ اوس سے وہ بے اعتباری ظاہر ہو جاویگی جو سرداروں کے دل مین رنجیت سنگہ کی نسبت پیدا ہونی شروع ہوئی تہی۔

اوسکا خط بنام رزیڈنٹ دہلی

"حال مین میرے پاس آپکے دو مراسلہ متضمن اظہار لطف و عنایت پہنچے۔ خاطر کو اطمینان ہوا۔ ان مراسلوں کے پڑہنے سے طبیعت کو طمانیت حاصل ہوئی اور آپکی عنایت کا مشکور ہوا خدا آپکو جزاے خیر دے۔ اما یہان کے حالات اسطور پر ہین کہ قبل وصول آپکے خطوط کے راجہ صاحب سنگہ نے اپنے بچاؤ کی نظر سے مہاراجہ رنجیت سنگہ سے ملاقات کا بندوبست کیا تہا اور اسواسطے منزل بمنزل وہ مہاراجہ کے خیمہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے اور ملاقات ہوگئی۔ اوس رسم کے بموجب جو سرداران سکہہ مین جاری ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ اور راجہ صاحب سنگہ نے اپنی پگڑیان بدل لین اور بظاہر سب امور طے ہوگئے مگر درحقیقت ہم چارون[ط] رئیس ویسے ہی ہین جیسے کہ پہلے تہے اور گورنمنٹ انگریزی کی طرف اونہین خیالات پر ثابت قدم ہین جو آغاز تعلق سے

[ط] راجہ صاحب سنگہ و بہائی لعل سنگہ و سردار جسونت سنگہ اور خود۔ مصنف

ہماری دلمین تہی اور جنکا اعادہ ہم سب لوگ بوقت ملاقات آپ سے کر چکے ہین اور اپنی حالت کی کیفیت بیان کر چکے ہین جو بلا شبہ آپکو یاد ہوگی۔ بہر حال ہمکو توقع ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کا ارادہ ہم چارون رئیسون کی حفاظت وحمایت کرنے کا ہے۔ چونکہ سردار رنجیت سنگہ اب ستلج کے عبور کرنے کی تیاری کر رہا ہے یہہ ظن غالب ہے کہ وہ عنقریب اوس دریا کے پار اتر جائیگا۔ راجہ صاحب سنگہ لکہنور سے رخصت ہوکر پٹیالہ کو واپس جائینگے اور بہائی لال سنگہ اور مین رنجیت سنگہ کو ستلج کے اوس پار پہونچاکر پٹیالہ کو واپس آئینگے اور ہر امر کی بابت باہم مشورہ کرکے آپکو کل نتیجہ سے مفصل اطلاع دینگے۔ ''

بہاگ سنگہ کا مسٹر سیٹین رزیڈنٹ دہلی سے ملاقات کرنا۔

اگلے مہینہ مین مہاراجہ رنجیت سنگہ جب لاہور کو واپس چلا گیا اوسوقت راجہ بہاگ سنگہ بغرض ملاقات مسٹر سیٹن صاحب رزیڈنٹ عازم دہلی ہوا۔ کرنال مین پہونچکر اوسنے اپنے آنے کی اطلاع کی اور آگے بڑہنے کی اجازت چاہی۔ لیکن اسوقت جنرل آکٹر لونی صاحب ایک جرّار فوج کے ساتہہ ستلج کی جانب اس نیت سے بڑہ رہے تہے کہ اپنے قرب سے مسٹر مٹکاف سفیر انگریزی متعینہ لاہور کی دلایل کو جنکی طول طویل پیغام وسلام سے اوسوقت تک کوئی خاطر خواہ نتیجہ مترتب نہوا تہا قوت واستحکام بخشین اور رزیڈنٹ صاحب نے اس نظر سے کہ راجہ بہاگ سنگہ کا انگریزی فوج کے ساتہہ موجود ہونا ایک عمدہ اثر پیدا کریگا اوسکو فوج انگریزی مین شامل ہوجانیکی صلاح دی جسکو اوسنے بلا تامل قبول کرلیا اور اپنی فوج کو ساتہہ مقام بوڑیہ مین جنرل آکٹر لونی صاحب سے جا ملا۔

مہاراجہ کی ملاقات سے بچنے کی خواہش

راجہ بہاگ سنگہ کی اس کار۔ روائی کی طرف مایل ہونیکی وجہہ یہہ تہی کہ اوسنے

سُنا تہا کہ مہاراجہ لاہور کا ایک وکیل اوسکو اور راجہ جسونت سنگہ والی نابہہ اور چین سنگہ معتمد سرکار پٹیالہ کو لاہور مین طلب کرنیکی غرض سے پٹیالہ کو آرہا ہے لاہور جانیکی نسبت بہاگ سنگہ کو اسوقت ایک قوی اور واقعی اعتراض تہا وہ ایک خودمختار رئیس تہا اور اس بات کا اختیار رکہتا تہا کہ جس سے چاہے اتحاد پیدا کرے مگر اوسکا دل اسبات کی شہادت دیتا تہا کہ وہ طریقہ جو اوسنے رنجیت سنگہ کی طرف جو ہمیشہ اوسکی بڑی خاطرداری اور اعلی درجہ کا احترام کیا کرتا تہا اور جسنے اوسکے علاقہ کو بہت وسیع کردیا تہا اختیار کیا تہا کسی قدر قابل گرفت تہا اسواسطے وہ بالفعل اوس سے ملنا نہین چاہتا تہا۔ اسلیے وکیل لاہور نے پٹیالہ پہونچکر بہاگ سنگہ کو غیر حاضر پایا اور مہاراجہ صاحب سنگہ کو اپنے معتمد کو نہ بہیجنے کے واسطے یہہ ایک عمدہ حیلہ ملگیا جس سے فایدہ حاصل کرنیکے واسطے وہ آمادہ تہا۔

جنرل آکٹرلونی سے اوسکا ملنا

راجہ بہاگ سنگہ سے جنرل آکٹرلونی صاحب نہایت تپاک سے ملے اور جو اطلاع کہ اوسنے مختلف سرداران سکہہ کی طبایع کی بابت جنرل صاحب کو دی۔ وہ بہت بیش بہا تہی۔ راجہ کے بیان کے موافق یہہ سب سردار انگریزون سے راضی تہے اور اونکی حفاظت مین آنا بخوشی چاہتے تہے گو ایک دو پر اونمین سے مثل سردار جودہ سنگہ کالسیہ رنجیت سنگہ کے اسقدر بہاری احسانات تہے کہ یکبارگی اور علانیہ طور سے اوسکی مخالفت کا اظہار نہین کرسکتے تہے۔ راجہ بہاگ سنگہ سے یہہ صاف صاف کہا گیا کہ اخیر مہم کی فتوحات کی واپسی گورنمنٹ انگریزی کے دوستون کی طرف سے بہی انصافاً اوسی طرح عمل مین آنی چاہیے جسطرح کہ مہاراجہ کی طرف سے عمل مین آویگی۔ اسبات پر راجہ بالکل رضامند ہوگیا اور اس آمادگی کی وجہ ایک یہہ بہی

تھی کہ اس منصفانہ کام کے باعث اوسکو چار ہزار روپیہ سالانہ کی مالیت کی علاقہ سے جو رانی دیا کنور سے لیکر اوسکو دیا گیا تھا زیادہ نقصان نہ تھا۔

اور اونکی ساتھہ لدہیانہ تک جانا او پیام وسلام مین اوسکا مدد دینا

راجہ بہاگ سنگہ جنرل آکٹرلونی کے ساتھہ لدہیانہ تک آئی جہان فوج کو ٹھہرجانے کا حکم تھا اور راجہ موصوف نے اون پیام وسلامون مین جو جنرل آکٹرلونی صاحب اور وکیل لاہور کے باہم ضروری تھی بطور دوست جانبین کام دیا دسوین فروری کو بمقام گھونگرانہ جنرل صاحب نے راجہ بہاگ سنگہ کو بطور رازداری اس امر سے آگاہ کیا کہ کل ہم لودہیانہ پہونچنا چاہتے ہین جسکو کہ فوج لاہور نے باوجود مہاراجہ کے وعدون کے اوسوقت تک خالی نہین کیا تھا اور چونکہ راجہ بہاگ سنگہ فریقین کا دوست تھا اسواسطے اوس سے استدعا کی گئی کہ ایسی تدبیرین اختیار کرے جو اوسکی راے مین جنگ وجدال کے روکنے کے واسطے مناسب ہون کیونکہ اگر سکہہ لوگ بلا توقف دریا کے پار نہ چلے جائینگے تو بجز جنگ کے اور کچہہ چارہ نہوگا۔ راجہ نے جنرل صاحب کو گھونگرانہ ہی مین ٹھہرے رہنے کی صلاح دی مگر اولا اونہون نے اسبات کو منظور نہ کیا کیونکہ اونکو آگے بڑہنے کی نسبت احکام قطعی پہونچ چکے تھے اور اپنا یہہ بہی خیال ظاہر کیا کہ امید ہے کہ سردار گنڈا سنگہ افسر فوج لاہور مقیم لودہیانہ ہماری پہونچنے پر مہاراجہ کے وعدہ کے بموجب قلعہ کو خالی کر دیگا۔ وکلاء لاہور نے جو فوج کے ساتھہ تھے اپنے آقا کے اس قسم کے وعدہ کرنے سے محض انکار کیا اور اونکی اس بیان نے گو وہ صریحا جنرل موصوف کے آگے بڑہنے مین توقف ہونے کی نیت سے کیا گیا تھا جنرل صاحب کو اسقدر پس وپیش مین ڈالا کہ وہ بجاے لدہیانہ کے ساہنیوال کی طرف کوچ کرنے اور وہان جنرل سینٹ لیجر کے صدور احکام کا جنکی زیرکمان انکی فوج تھی انتظار کرنے پر راضی ہوگئے۔ جنرل آکٹرلونی صاحب کی اس کارروائی

پر گورنمنٹ نے سخت اعتراض کیا کہ گورنمنٹ کے احکام صریح سے انحراف کرکے وکلاء لاہور کے بیانات پر کیون التفات کیا مگر اوس صلاح مین جو راجہ بہاگ سنگہ نے دی تہی کسی قسم کی دغابازی نہین تہی بلکہ صرف ایک ضعیف خواہش اس امر کی تہی کہ حتی الامکان دونون فریق سے دوستی قایم رکہے۔

۱۸۰۹ء مین لدہیانہ مین پہونچنا۔

آخرکار اونیسوین ۱۹ فروری کو فوج انگریزی لدہیانہ مین پہونچگئی۔ یہہ شہر جو دریاے ستلج کے کنارے ایک عمدہ مقام پر واقع ہے جہان سے پنجاب کے سب کلان تر شاہراہ پر بخوبی تسلط ہو سکتا ہے صرف دو برس سے راجہ بہاگ سنگہ کے قبضہ مین تہا اور منجملہ اون فایدون کے تہا جو رنجیت سنگہ کی تعلق سے اوسکو حاصل ہوئی تہی۔ مگر وہ اوسکو انگریزون کو دیدینے سے ناراض نہ تہا جو وہان ایک مستقل چہاونی ڈالنی چاہتے تہے۔

راجہ بہاگ سنگہ کا لدہیانہ کو کرنال سے بدلنے پر راضی ہونا

اوسکو یہہ توقع تہی کہ پرگنہ کرنال جو ایک مرتبہ اوسکے خاندان مین تہا اوسکے معاوضہ مین ملجائیگا۔ اوسنے گورنمنٹ کو اس مضمون کی تحریر بہیجی کہ قلعہ کو ہاتہہ سے نکل جانے سے اوسکو اون اکتالیس ۴۱ دیہات کا محاصل وصول کرنے مین جو لدہیانہ کے گرد و نواح مین واقع ہین بڑی دقت ہوگی اور یہہ درخواست کی کہ ان مواضعات کو گورنمنٹ لے لے اور اونکے معاوضہ مین پرگنہ کرنال معہ حق تحصیل زکات سایر اور اگر یہہ ممکن نہو تو پرگنہ پانی پت عطا کرے اور یہہ بہی درخواست کی کہ اگر محاصل پرگنہ پانی پت کا پرگنہ لدہیانہ سے جسکا محاصل ۱۷۸۰۰ سترہ ہزار آٹہہ سو روپیہ تہا متجاوز ہو تو بالعوض اس بیشی کے مین پرگنہ خنڈیالہ گورنمنٹ کو دیدونگا۔

جنرل آکٹرلونی کا اوسکی درخواست کی تائید کرنا

جنرل آکٹرلونی صاحب نے جو سرکار راجہ موصوف سے نہایت دوستی رکہتے تہے اوسکی

درخواست کی بڑے استحکام کے ساتہہ تائید کی اور مضمون مندرجہ ذیل تحریر کیا۔

”یہہ میری طرف سے ایک بڑی ناانصافی کی بات ہوگی اگر مین اس موقع پر اوس دلی خواہش کے اظہار سے باز رہون جو مین راجہ کی خواہشون کے پورا ہونیکی نسبت رکہتا ہون نہ صرف اس یقین سے کہ قلعہ کے نکلجانے سے تعلقہ لدہیانہ کے حاصل مین اگر بالکل نقصان نہوگا تو ایک بڑی کمی واقع ہوگی بلکہ اس وجہہ سے کہ اوسنے اس موقع پر بہی مثل دیگر موقعون کے ایسی جوانمردی اور صاف باطنی کے ساتہہ جو اوسکی واسطے موجب افتخار ہے عملدرآمد کیا ہے اور اون احسانات کا جو گورنمنٹ انگریزی نے اوسپر کئی مین اپنے آپکو ممنون ظاہر کیا ہے اور باوجود اسکے کہ وہ اپنے بہائی راجہ رنجیت سنگہ کی حالت کے ساتہہ ایک قوی تعلق اور ایسی علانیہ ہمدردی رکہتا ہے جسکی چہپانے مین اوسنے کوئی کوشش نہین کی۔ راجہ بہاگ سنگہ نے ہر قسم کے حکم کی تعمیل کرنے پر جس سے کسی قسم کا ہمارا کام نکلتا ہو اسقدر آمادگی ظاہر کی ہے جو میری امیدون سے بہی زیادہ تہی کیونکہ جب کہ مینے اوسکو اس امر سے مطلع کیا تہا کہ عالیجناب کمانڈر انچیف بہادر کی ہدایت ہے کہ قلعہ کی اندر کی عمارتین بلا تامل مسمار کردی جائین تو مجکو بلا شُبہہ یہہ گمان تہا کہ اگر کچہہ توقف کرنیکی درخواست نکی جائیگی تو کچہہ نہ کچہہ تامل تو ضرور ہی ہوگا مگر مجکو اس بات کے دیکہنے سے نہایت اطمینان ہوا کہ بدون ذکر کرنے اوس درخواست کے جو راجہ موصوف نے بذات خود مجہسے کی تہی اوسنے بلا توقف کُشادہ پیشانی کے ساتہہ اس امر کو منظور کرلیا اور صرف اسقدر کہا کہ مجکو انگریزون کی فیاضی کا جو تجربہ حاصل ہو چکا ہے اوس سے توقع ہے کہ انجام کار اوس سے کوئی نقصان نہوویگا ،،

وجوہات موئیدہ دلیری بپہلوی مخالف وجوہات مذکورہ

پرگنہ کرنال جو ایک فتنہ و فساد کی حالت مین تہا اور جسکے باشندون کی تنبیہ و اصلاح

کے واسطے سخت تدبیرون کی ضرورت تھی محمد خان کو جو[۵۷] منڈل قوم کا پٹھان تھا عطا ہو چکا تھا۔ گورنمنٹ نے بھاگ سنگہ کی خدمات کا شکریہ ادا کیا اور گورنمنٹ ضلع لدہیانہ کو خاندان راے الیاس پر انصافاً بحال کرنا پسند کرتی مگر اس خیال سے کہ کوئی اس قسم کی ذمہ واری اونکی بابت گورنمنٹ پر عاید نہ تھی جس سے خاندان مذکور کو دیگر اغراض پولٹیکل کو نظر انداز کرکے قایم کرنا ضروری ہوتا۔ صرف یہہ بات لازمی تھی کہ لدہیانہ مین انگریزی فوج کی چھاونی سے جسقدر واقعی نقصان راجہ بھاگ سنگہ کا ہوتا اوسکا معاوضہ دیا جاتا کیونکہ گو اوسکا چال چلن قابل تعریف تھا مگر وہ کسی ایسے فایدہ سے دست بردار نہوا تھا جسکا اوسکو مساوی معاوضہ ملتا علاوہ اسکے بشمول دیگر سرداران سکھہ اوسنے انگریزی حفاظت کا فایدہ درخواست کرکے حاصل کیا تھا۔

گورنمنٹ کا اس تجویز کو نامنظور کرنا

لدہیانہ کو اوسکے پہلے مسلمان مالکون کے قبضہ مین واپس دینا بڑے خطرہ اور نادانی کا کام تھا اسلیے نواب گورنر جنرل بہادر نے یہہ لکھا کہ ،، مجرد انصاف اور نیک نیتی کے اصول کو اون ناانصافیون کا علاج کرنے کے لیے جو ہماری حکومت و اختیارات کے مسلم حدود سے باہر واقع ہوئی ہون بلا تمیز عمل مین لانا ایک ایسا طریقہ کارروائی اختیار کرنا ہوگا جسکی پولٹیکل دقت اور دشواری کا نعم البدل اوس نامور سے نہوگا جو اوس سے منتج ہوگی۔ ،،

---

[۵۷] منڈل پٹھان نہین ہین بلکہ ایک اور قوم ہین جو اپنے کو نوشیروان شہنشاہ عجم سے منسوب کرتے ہین مگر پٹھانون اور مسلمان راجپوتون کی طرح لفظ خان عموماً انکے نام کا بھی جزو ہوتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے اصل انگریزی رپوٹون وغیرہ مین جو ماخذ اس مضمون کی ہین غلطی سے انکو پٹھان لکھا ہوگا جہانتک مجھکو واقفیت ہے یہہ قوم کرنال اور سامانہ کے سوا کسی اور جگہہ پائی نہین گئی ۱۲ محشی

اور کرنال والی تجویز کو نامنظور کیا مگر راجہ بہاگ سنگہ کو کما حقہ معاوضہ دیدیا گو یہہ کہا گیا تہا کہ اس امر کی بہی کچہہ ضرورت نہ تہی کیونکہ ہم لدہیانہ کے جنگی مورچہ کا قبضہ صرف عارضی نیت سے کیا گیا تہا اور اسواسطے قلعہ اور زمین جہان بالفعل انگریزی چہاونی تہی انجام کار رئیس مذکور کو واپس دیا جائیگا مگر لدہیانہ کی چہاونی اوس روز سے آجتک قایم ہے۔ [۵۱]

---

[۵۱] لدہیانہ ایک چہوٹا قصبہ ہے اور فوجی چہاونی کی حیثیت سے کچہہ زیادہ وقعت نہین رکہتا ہے۔ سنہ ۱۸۰۹ء مین صرف تین سو ہندوستانی فوج وہان مقیم تہی اور ساتہہ آدمی متعلق توپخانہ انگریزی قلعہ پہلور مین تہی جو ستلج کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔ جبکہ لدہیانہ پر انگریزون نے اول قبضہ کیا تہا تو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جو گورنمنٹ سے پہلے اسبات کو سمجہہ گیا تہا کہ یہہ قبضہ عارضی نہوگا اپنے جنرل دیوان محکم چند کو ہدایت کی کہ دریا کے مقابل کے کنارے پر اوس مقام پر جہان کہ ایک شاہی سرای واقع تہی قلعہ پہلور بنا کرے۔

یہہ امر کہ ابتداءً لدہیانہ کی چہاونی کے قایم رکہنے کا ارادہ نہ تہا مراسلات محولہ صدر سے واضح ہے اور نیز مراسلات سابق مورخہ تیرہوین مارچ سنہ ۱۸۰۹ء سے جو منجانب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بنام کرنل آکٹرلونی صاحب و لفٹنٹ جنرل ہیوئیٹ صاحب کمانڈر انچیف تہے واضح ہے۔ مگر بوقت ضرورت ستلج کی جانب بڑہنے کے استحقاق سے دستبرداری نہین ہو سکتی تہی اور یہہ بہی منجملہ اون وجوہات کے ایک وجہہ تہی کہ رنجیت سنگہ پر اون مقبوضات کے چہوڑنے کے واسطے جو سنہ ۱۸۰۶ء و سنہ ۱۸۰۸ء مین ستلج کے اس پار اوسکو حاصل ہوئی تہین دباؤ نہین ڈالا گیا تہا۔

لدہیانہ مین اول جنگ سکہان کے اختتام تک ایک پولیٹیکل ایجنسی قایم رہی جسمین بالعموم ایک اسسٹنٹ ایجنٹ رہا کرتا تہا۔ مگر سر ڈیوڈ آکٹرلونی اور سر سی ویڈ یہہ ہی دو افسر ایسے تہے جنکو ایجنٹون کی پوری پوری اختیارات حاصل ہے

سنہ ۱۸۰۹ء سے سنہ ۱۸۱۵ء تک سر ڈیوڈ آکٹرلونی
سنہ ۱۸۱۵ء سے سنہ ۱۸۱۶ء تک کپتان برون
سنہ ۱۸۱۶ء سے سنہ ۱۸۲۳ء تک کپتان ٹوبکیومری
سنہ ۱۸۲۳ء سے سنہ ۱۸۳۸ء تک سر سی ویڈ
سنہ ۱۸۳۸ء سے سنہ ۱۸۳۹ء تک کپتان ای آر آمنسن
سنہ ۱۸۳۹ء سے سنہ ۱۸۴۰ء تک لفٹنٹ جے ڈی کننگہم
سنہ ۱۸۴۰ء سے سنہ ۱۸۴۱ء تک مسٹر ایچ وینسٹارٹ
سنہ ۱۸۴۱ء سے سنہ ۱۸۴۲ء تک مسٹر لی ملول
سنہ ۱۸۴۲ء مین ——— کپتان سی ملس
سنہ ۱۸۴۲ء سے سنہ ۱۸۴۳ء تک مسٹر ایچ گریٹ ہیڈ
سنہ ۱۸۴۳ء سے سنہ ۱۸۴۴ء تک کپتان جے سی ملس
سنہ ۱۸۴۴ء مین کپتان ایس ایبٹ
سنہ ۱۸۴۴ء سے سنہ ۱۸۴۵ء تک کپتان سی ملس
سنہ ۱۸۴۵ء سے سنہ ۱۸۴۶ء تک کپتان ای لیک ۱۲ مصنف

کرنال کے حصول کے واسطے راجہ کا مکرر کوشش کرنا

راجہ بہاگ سنگہ کرنال کے معاملہ مین گورنمنٹ کے انکار سے خوش نہوا کیونکہ وہ بوجہ اپنے باپ کی قدیمی جایداد ہونے کے اوسکے لینے کا بہت زیادہ خواہان تھا اور اگلے سال اوسنے اوسکو حاصل کرنیکی پہر کوشش کی۔

علاقہ دہرم پور

بہار سنگہ جاگیردار دہرم پور واقع کرنال جو بارہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کا علاقہ دار تہا آغاز سنہ ۱۸۱۰ء مین فوت ہوا اور راجہ بہاگ سنگہ نے بلاتامل اوس جایداد کے واپس لینے کا دعوے کیا۔ اوسنے یہہ بحث کی کہ وہ کل پرگنہ اوسکے باپ گجپت سنگہ کی ملکیت سے تہا اور جایداد مذکورہ اس خاندان مین برابر چلی آئی ہے گو بظاہر بہار سنگہ کے نام پر تہی جو اس خاندان کے متوسلین و توابع مین سے تہا۔ اس دعوے کی تائید مین اوسنے ایک عرضی پیش کی جو بہار سنگہ کی طرف سے بنام لارڈ لیک صاحب تہی بدین مضمون کہ سائل فرمانروایان دہلی کی خدمت کے واسطے پچاس سوار بہت عرصہ سے بہم پوہنچاتا رہا ہے جسکو صلہ مین اوسکو موضع مورانہ اور چار مواضعات دیگر واقع کرنال جایداد مین ملے ہوئے ہین اور علاوہ اسکے ایک روزینہ بہی ایک سو نواسی روپیہ ماہواری کا ملا کرتا ہے جسکی بحالی کے واسطے اوس نے ایک سند کی درخواست کی تہی۔ اس عرضی کی پشت پر لارڈ صاحب موصوف نے حکم ذیل ثبت فرمایا۔

حکم لارڈ لیک۔

روبلحاظ خدمت و خیرخواہی کے وہ انتظام جو پیٹرن صاحب کے زمانہ مین جاری تہا بذریعہ اسکے بحال رکہا جاتا ہے

دونکی یعنی حکام گورنمنٹ کی تاویلات بجواب درخواست راجہ بہاگ سنگہ

یہہ بات ظاہر ہے کہ لارڈ لیک صاحب اپنے علم سے زیادہ کسی چیز کی ذمہ داری نہین کر سکتے تہے اور اس حکم ظاہری سے صرف درخواست مندرجہ عرضی کا منظور کرنا خیال کیا جا سکتا ہے یعنی جایداد مذکورہ کا قبضہ بہار سنگہ کے

نام اوس عرصہ تک بحال رکہنا جب تک کہ وہ پچاس سوار مہیا کیا کرے اور در حقیقت کسی عطیہ سے جسکو بلفظ جاداد کہا جاتا ہو کوئی اور مُراد نہین ہو سکتی - ماسوا اسکی راجہ بہاگ سنگہ نے اقرارات و بیانات مابعد سے اپنی مقدمہ کو خود غارت کیا ہوا تہا گو یہہ بات بالکل صحیح ہو کہ دہرم پورا اوسکی قبضہ مین بعد جاتے رہنے باقی مواضعات کرنال کے رہا تہا مگر اوسی کا یہہ بہی بیان کیا ہوا تہا کہ مرہٹون نے اوسکو دو مرتبہ اوس سے چہین لیا تہا اور دوسرے قبضہ کے بعد جبکہ جارج طامس صاحب کو ۱۱ جاداد مین کرنال ملا تہا اوسوقت جارج طامس نے مواضعات مذکورہ پہر واپس دیدی تہی اب یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ طامس صاحب کو کرنال سنہ ۱۷۹۵ء مین اوس کامیاب مقابلہ کے صلہ مین جو بمقام سہارنپور سکہون سے اوسنے کیا تہا بدین غرض عطا ہوا تہا کہ ایک فوج سکہون کے مقابلہ اور مرہٹون کی خاص غرض جنگی کمک کے واسطے قایم رکہہ سکے پس یہہ خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے راجہ بہاگ سنگہ کا قبضہ مواضعات مذکور پر تا وقتیکہ وہ مرہٹون کا دوست نہو رہنے دیا ہوگا حالانکہ برخلاف اس بات کے وہ مرہٹون کا مخالف تہا - اب اگر یہہ بہی تسلیم کر لیا جاے کہ یہہ مواضعات مرہٹون کے پاس واپس گئے ہون تاہم بہاگ سنگہ نے خود اس امر کو تسلیم کر لیا تہا کہ مرہٹون کو مواضعات مذکورہ کے دینے اور نہ دینے کا اختیار حاصل تہا کیونکہ اوس نے اوس عطیہ سے انکار نہین کیا جسکی روسے بہارا سنگہ اون پر قابض تہا بلکہ برخلاف اسکی راجہ کا یہہ بیان تہا کہ مینے یہہ جاگیر بہارا سنگہ کو از روئے سند عطیہ خود جو باعتبار تاریخ و سنہ تحریر و مضمون بعینہ مطابق سند عطیہ سیندہیہ مورخہ تیئیسوین ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۰۰ء کی تہی عطا کیا تہا اور یہہ سنہ جسمین راجہ نے بہارا سنگہ کو اپنی طرف سے عطا کرنا ان دیہات کا بیان کیا تہا قریب اوس زمانہ کے تہا جبکہ جارج طامس

نے سنہ ۱۷۹۹ء مین جیند کا محاصرہ کیا تہا علاوہ اسکی سوٗرون کا مہیا کرنا جیسا کہ سند مذکور مین مندرج تہا بہاگ سنگہ کی خدمت کے واسطے نہ تہا بلکہ مرہٹون کے واسطے تہا اور روزینہ بہی وہی پایا کرتے تہے ۔

راجہ کے دعوونکا مسترد ہونا ۔

ان وجوہات سے گورنمنٹ کو اسبات کی طمانیت ہوگئی کہ جایداد مذکورہ کی نسبت راجہ کا کوئی استحقاق نہین ہے اور راجہ موصوف کو اوسکے حوالہ کرنی کی نسبت کوئی وجہ نہ پاکر اوسکی ضبطی کی ہدایت کی ۔

راجہ پٹیالہ کی حالت

اون تمام مشکلات کے ایام مین جو خاندان پٹیالہ کو مہاراجہ صاحب سنگہ کی ضعف عقل اور ریجنسی کے قایم ہونے یعنی رانی آسکنور کو مختار ریاست بنائے جانے اور نوجوان شاہزادون یعنی مہاراجہ کرم سنگہ و کنور اجیت سنگہ کی باہمی مقدمات اور جوڑ توڑ سے پیش آئین راجہ بہاگ سنگہ نے خاندان مذکور کا بڑا دوست اپنے آپکو ثابت کیا ۔ مگر اوسمین اسقدر قابلیت اور اسدرجہ تک اوسکا رعب وداب نہ تہا کہ ریاست مذکور کو بدعملی اور بدانتظامی کی بدترین خرابیون سے محفوظ رکہکر انتظام قایم کرسکتا مگر جو کچہہ وہ کرسکا وہ اوس نے کیا اور صرف یہہ ہی ایک ایسا بے غرض شخص تہا جس سے پٹیالہ صلاح لے سکتا تہا

افراط شراب خوری اور اوسکے نتایج ۔

مگر اس زمانہ مین اوسکی تندرستی جلد جلد زایل ہوتی جاتی تہی ۔ اور اکثر سرداران سکہہ کی طرح وہ ایک عیاش اور سخت شراب خوار آدمی تہا ۔ ان بے اعتدالیون سے اپنی جان کو معرض خطر مین دیکہکر اوسکو کچہہ عرصہ کے لئے اگرچہ شراب سے پرہیز کرنیکا خیال آیا مگر اوسکی عادت اسقدر دیرینہ ہوگئی تہی کہ ترک نہوسکی اور اوسکی طرف پہر رجوع کرنیکا نتیجہ یہہ ہوا کہ مارچ سنہ ۱۸۱۳ء مین اوسکو فالج نے مارلیا جس سے اوسکی طاقت گفتار بالکل اور قوت حرکت قریباً زایل ہوگئی ۔ اس بیماری سے اوسکی زیست کی اُمید بالکل منقطع ہوگئی تہی اور اوسکا جانشین مقرر کرنے کی ضرورت تہی

ایک سال پیشتر جبکہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ پٹیالہ مین تہے راجہ موصوف نے اونکو ایک وصیت نامہ کا مسودہ دیا تہا جسمین وہ سب انتظامات جنکا عملدرآمد اپنے مرنے کے بعد وہ چاہتا تہا مندرج تہے۔

مسودہ وصیت نامہ جسکے روسے بڑا بیٹا محروم کیا گیا تہا۔

اس وصیت نامہ مین اوسنے اپنے چہوٹے بیٹے پرتاب سنگہ کو قلعہ وضلع جیند ویکر اپنا جانشین قرار دیا تہا اور اپنے بڑے بیٹے فتح سنگہ کو صرف اضلاع سنگرور ولبیان عطا کئے تہے اور گورنمنٹ انگریزی سے یہہ درخواست کی تہی کہ جو جاگیرین گورنمنٹ سے مجکو بشرط حیات ملی ہوئی ہین وہ فتح سنگہ کے نام بحال وبرقرار رہین۔ یہہ وصیت نامہ راجہ نے بحالت صحت نفس وثبات عقل تحریر کیا تہا اور اپنے سچے ارادہ اور خواہشون کو ظاہر کیا تہا۔ اوسکو کنور فتح سنگہ کی نسبت کوئی خاص وجہہ شکایت کی نہ تہی مگر وہ اپنے چہوٹے بیٹے کو جو ایک ایسی عورت کے بطن سے تہا جس سے وہ بہت مانوس تہا اور جسکو مرے ہوئے عرصہ گذرا تہا بہت عزیز رکہتا تہا۔

اوسکو عملدرآمد سے جو جو خرابیان نتیجہ ہوتین۔

صاحب ایجنٹ نے راجہ کو اس ارادہ کے تبدیل کرنیکی ترغیب دی۔ اوسنے سمجہایا کہ اسکا نتیجہ بجز اسکے اور کچہہ نہوگا کہ بہائیونکو باہم رنجش اور فساد ہو اور ریاست کو نقصان پہونچے اور علاوہ اسکے گورنمنٹ انگریزی بہی قاعدہ جانشینی اکبر اولاد کی استحکام کے ساتہہ موید ہے۔ مگر راجہ اس انتظام پر مصر تہا۔

راجہ کی دلایل اوسکی تائید مین

۔ اوسنے یہہ دلیل پیش کی کہ باپ کو اپنے جانشین کے نامزد کرنے اور اپنی جایداد کو اپنی مرضی کے موافق ہبہ کرنیکا اختیار ہے۔ اوسنے یہہ بہی بیان کیا کہ مین خود دوسرا بیٹا تہا اور میرے باپ نے مجکو ترجیح دی تہی اور جو انتظام کہ مین نے کیا ہے وہ خاندان جیند کے دستور کے برخلاف نہین ہے۔ مضمون وصیت نامہ کو جو سر ڈیوڈ آکٹرلونی کے حوالہ کیا گیا تہا راجہ نے

پوشیدہ رکہا جاتا تہا۔ اسی سبب سی صرف اس صدمۂ فالج کے بعد ہی ایجنٹ صاحب نے اوسکو رزیڈنٹ دہلی کے پاس بدین غرض ارسال کیا تہا کہ گورنمنٹ ہند کے پاس بہیجا جاے۔ مگر یہہ راز اب فاش ہو گیا تہا اور کنور فتح سنگہ اور خوشی رام اور شادی رام ہی جو خاص اوسکی ترتیب و تحریر کے مشیر اور رازدار تہے اب اوسکی عدم تعمیل کے لئے چالیں چل رہے تہے کیونکہ پرتاب سنگہ سے کوئی شخص راضی نہ تہا اور بہت کم آدمی بجز اوسکے ذاتی نوکرون اور مصاحبون کے اوسکی جانشینی کو طمانیت کی نظر سے دیکہتے تہے۔

انتظام مجوزہ کی منظوری سے گورنمنٹ کا انکار کرنا۔

نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اس وصیت نامہ کے منظور کرنے پر بدین خیال کہ خاندان جیند مین اس امر کا کوئی مسلم قاعدہ نہین ہے کہ چہوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے جانشینی مین ترجیح رکہتا ہو راضی نہوئے۔

مراسلہ گورنر جنرل

نواب ممدوح نے تحریر فرمایا کہ خواہ اسبات کے خیال کرنیکی عمدہ وجوہات بہی ہون کہ راجہ بہاگ سنگہ کا یہہ وصیت نامہ اوسکی قوم اور خاندان کے رسم و رواج اور دستور کے مطابق تہا اور نیز گورنر جنرل کو خواہ کیسا ہی شبہ ہو کہ اوس سے عدالت و انصاف کے ساتہہ تخلف ہو سکتا ہے یا نہین مگر بہر حال عالیجناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اوس مخالف یقین کے ساتہہ جو اونکو ذہن نشین ہے ایک ایسے انتظام کے بارہ مین جو جناب موصوف کی راے مین باعتبار اصول کے اوسی قدر غیر منصفانہ ہے جسقدر کہ وہ باعتبار نتائج کے مضرت آمیز معلوم ہوتا ہے گورنمنٹ انگریزی کی تائید و حمایت سے انکار کرنے مین کچہہ تامل نہین کر سکتے۔ اسواسطے آپکو اجازت دیجاتی ہے کہ بعد وفات بہاگ سنگہ کے اون فریقون کو جو اس معاملہ سے تعلق رکہتے ہین اور اس خاندان کے دوستون اور خیر طلبون کو اس امر سے

مطلع کردین کہ کنور پرتاب سنگھ کی جانشینی کو گورنمنٹ تسلیم نہین کر سکتی - اور آپکو یہہ بہی اجازت ہی کہ راج کی نسبت اور بالعموم بہاگ سنگھ کی اور قسم کی کُل جایداد کی بابت یا کم از کم منجملہ اوسکے ایک کلان تر حصہ کی نسبت جو حسب شرائط وصیت نامہ بشمول راج چہوٹے بیٹے کو ہبہ کیا گیا ہے - بڑے بیٹے کے دعوون کی تائید مین گورنمنٹ کے نام اور حکومت کے رُعب وداب کو کام مین لائین مگر اسکے ساتہہ ہی اسبات کا اظہار بہی کردین کہ پرتاب سنگھ کے مصارف اور اخراجات کے واسطے ایک بڑے معقول انتظام عمل مین لایا جائیگا اور اس بات کی بہی نگرانی رکہین کہ جو چیزین منجملہ جایداد چہوٹے بیٹے کو دی جانی قرار پاوین وہ حقیقتاً اوسکو مل بہی جائین اور اس امر کی بابت کہ بڑے بیٹے کے حقوق کی حمایت کرنے مین گورنمنٹ کے رُعب وداب کو کسطور پر زیادہ سے زیادہ اثر بخشنا چاہیے آپ اپنی دانائی اور واقفیت حالات سے کام لین اور گورنمنٹ کی تحکمانہ دست اندازی کی ضرورت کو جس سے کہ جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل پرہیز کرنا پسند کرینگی اور جسکو بدون منظوری صریح گورنمنٹ کے ہرگز کام مین لانا نہین چاہیے پیش نہ آنے دین - اور یہہ بات تو بلاشبہ آپ بہی سمجہتے ہونگے کہ بہائی لال سنگھ و دیگر خیر اندیشان خاندان کی امداد و شرکت اُس مدعا کے حصول کے واسطے مفید ہوگی - یہہ توقع کیجا سکتی ہی کہ اونکی عقل و دانائی اون بے شمار فواید کو سوچ لیگی جو جانشینی کے ایک معین اور مصرح قاعدہ سے مترتب ہوتے ہین اور اگر اونکی طبعیت پر کسی خاص اپنی ذاتی غرض کا اثر نہو تو بجای اسکے کہ ایک ایسی وصیت نامہ کے نفاذ مین مدد دین جو موصی کی محض تلون مزاجی یا نا انصافی سے لکہا ہوا معلوم ہوتا ہی بہاگ سنگھ کے بڑے بیٹے کے دعوون کی تائید کرنیکی طرف غالباً مایل ہونگے - اسبات کے لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین ہی کہ جب بہائی لال سنگھ وغیرہ سے اس بارہ مین خط وکتابت کیجائے

تو ایسے امور سے باحتیاط تمام پرہیز کرنا مناسب ہوگا جنسے خاندان جنید کی جانشینی یا معاملات ملکی مین اونکی دست اندازی کے استحقاق کا تسلیم کرنا پایا جاے۔ سادہ اور قرین انصاف بندوبست یہہ ہوگا کہ یا تو اون انتظامات مندرجہ وصیت نامہ کو جو بڑے اور چھوٹے بیٹے کے حق مین ہین باہم مُبدل کردیا جاے۔ یا چھوٹے بیٹے کو کوئی اور جایداد جو از روی مالیت کے اوس جایداد کے مساوی ہو جو وصیت نامہ مین بڑے بیٹے کو دی گئی ہے عطا کی جاے

جایداد عطیہ گورنمنٹ انگریزی۔

اون جاگیرون کے بارہ مین جو گورنمنٹ انگریزی نے راجہ کو عطا کی تہین اور جنکی بابت اوسکی یہہ درخواست تہی کہ میری جیتے جی میرے بڑے بیٹے کے نام بحال رہنے کا حکم ہو جاے عالیجناب گورنر جنرل صاحب بہادر نے اپنی راے کا ظاہر کرنا ملتوی رکہا۔

یہہ عطیات تعداد مین چار تہے۔ اول گہانہ و فرید پور جو بروانہ کی جانب جنوب و مغرب واقع ہے اور سنہ ۱۸۰۳ء مین راجہ بہاگ سنگہ اور بہائی لال سنگہ کو بالاشتراک اون خدمات کے صلہ مین جو مرہٹون کے مقابلہ مین کی تہین عطا ہوا تہا۔

بروانہ سنہ ۱۸۰۶ء مین بہاگ سنگہ کو اوسکی بیٹے پرتاب سنگہ کے نام پر عطا ہوا تہا۔ پہر کہود ااور مجہر پرگنہ ہانسی مین مارچ سنہ ۱۸۰۶ء مین بطور جاگیر اوسکو عطا ہوے تہے جو اسوقت سے پہلے اوسکے قبضہ مین بطور استمرار دار کے تہے۔

یہہ جاگیرین جو علاقہ انگریزی کے وسط مین واقع تہین سنہ ۱۸۱۰ء مین ایک زبردست پولیس کی نگرانی مین رکہی گئی تہین کیونکہ پرگنہ کرنال کے باشندے اوس زمانہ مین شورش و فساد مین بدنام تہے۔

اونکی بابت گورنمنٹ کا فیصلہ

آخرکار گورنمنٹ نے یہہ فیصلہ کیا کہ یہہ جاگیرات صرف حین حیاتی ہین اور بعد وفات بہاگ سنگہ کے ضبط ہو جاوینگی - ماسوا اسکے وہ بندوبست جو پرتاب سنگہ کے واسطے کیا گیا ہے اسقدر کافی ہے کہ اوسکو کسی نئی جاگیر یا معاوضہ زرنقد کا بالعوض جاگیرات منضبطہ کے استحقاق نہین ہے

جائیداد مشترکہ بہائی لال سنگہ -

اوس جائیداد کی نسبت جو بہائی لال سنگہ کی شرکت مین تہی یہہ صاف ظاہر تہا کہ اوس سے اونکی حین حیات کے واسطے عطا ہونا اور ایک کی وفات کے بعد حصہ باقی ماندہ کا بہی دوسرے کو پہونچنا مقصود نہ تہا اور نہ خود ان سرداروں کا یہہ خیال معلوم ہوتا تہا - اسواسطے راجہ کا حصہ بعد اوسکی وفات کے ضبط کیا گیا -

راجہ بہاگ سنگہ کی بے بس حالت -

راجہ بہاگ سنگہ کئی مہینہ تک اوس حالت مفلوجی مین زندہ رہا - اگرچہ اوسکی فہم مین کچہہ فرق نہین معلوم ہوتا تہا مگر وہ عملی طور سے کاروبار ریاست کے ناقابل تہا اسلئے انتظام ریاست کے لئے کچہہ بندوبست کا کرنا لازمی ہوا -

مدار المہامی کے امیدوار

اسوقت راجہ کا خاندان تین بیٹون اور دو بیویون پر مشتمل تہا - فتح سنگہ پسر کلان سے باپ نفرت کرتا تہا اور اوسکو علیحدہ کر دیا تہا - اسوجہہ سے راجہ کی علالت کے ایام مین اوسکا مدار المہام مقرر ہونا قریب غیر ممکن تہا - دوسرے بیٹے پرتاب سنگہ کو جسکو راجہ نے اپنا جانشین کرنا چاہا تہا گورنمنٹ انگریزی نے غیر قابل جانشینی قرار دیا تہا اسلئے اوسکو عارضی اختیارات کا سونپنا بہی صریح خلاف مصلحت تہا - تیسرا بیٹا مہتاب سنگہ ہنوز بہت کم عمر تہا اور جو اعتراض کہ بڑے بیٹے کی مدار المہامی کی نسبت تہا وہی اعتراض اوسکی ماں کی مدار المہامی کی نسبت عاید ہوتا تہا کیونکہ اوس سے بہی راجہ نفرت کرتا تہا اور وہ علیحدہ رہتی تہی اور ایک علاقہ جاگیر پر جو اوسکو دیا گیا تہا بسر اوقات کرتی تہی پرتاب سنگہ کی ماں مدت سے مرچکی تہی اسلئے رانی سبہرائی مادر مہتاب سنگہ ہی ایک ایسی شخص معلوم ہوئی جسکی

مدار المہامی کی نسبت بہت کم اعتراضات ہوسکتی تہے۔ راجہ بہی اس انتظام کے مخالف نہ تہا اور وزرا کی بہی خواہش تہی۔

مدار المہامی رانی سبہرائی ۱۸۱۴ء

اسلئے یہہ رانی بمنظوری گورنمنٹ مدار المہام مقرر ہوئی۔ اوسنے وعدہ کیا کہ دربارہ جانشینی کے گورنمنٹ انگریزی کی خواہشون کی توقیر و تائید کرونگی اور بڑے بیٹے یا اوسکی مان کے ساتہہ کسی قسم کی دست اندازی نہین کرونگی۔ اور ان دونون کو اجازت دی گئی تہی کہ راجہ بہاگ سنگہ کے باقی ماندہ ایام حکومت تک اپنی اپنی جاگیرات مین بلا مزاحمت رہین۔ سر ڈیوڈ اکٹرلونی کو جنید مین پہونچنے اور اس نئے انتظام کے عملدرآمد کا خود معائنہ کرنیکی ہدایت ہوئی۔ رانی کی تقرری راجہ کے روبرو اور بہائی لال سنگہ اور تمام معتمد ملازمان ریاست کی موجودگی مین عمل مین آئی اور راجہ نے صریح اور غیر مشتبہ اشارون سے اس تجویز کی نسبت اپنی کامل رضامندی ظاہر کی۔

ناراضگی کنور پرتاب سنگہ

مگر یہہ انتظام کنور پرتاب سنگہ کو مطلق پسند نہ آیا۔ اوسکو بہت دنون سے یہہ یقین تہا کہ والد کی وفات پر وہ والی ریاست ہوگا اور موجودہ انتظامات سے اوسکو یقین ہوگیا کہ اوسکو خارج کرنیکا ارادہ کیا گیا ہے۔ اوسنے مدار المہام کی مخالفت پر سازشین کرنی شروع کین و خفیہ فوج بہرتی کرنی شروع کی اور جون ۱۸۱۴ء مین رانی نے لکہا کہ اب اسمین کچہہ شک نہین رہا کہ کنور پرتاب سنگہ بغاوت اور فساد پر آمادہ ہے اور اوسکی (یعنی رانی کی) جان کا اندیشہ ہے۔ لہذا کنور پرتاب سنگہ کو آگاہ کیا گیا کہ بغاوت کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ جو انتظام کہ اوسکے واسطے ہونے والا ہے وہ اوس سے بہی محروم رہیگا اور اوسکو اون تجویزون کی کامیابی کے ساتہہ

مخالفت کرنے کی توقع نہین رکھنی چاہیے جنکی نسبت گورنمنٹ نے مستحکم ارادہ کر لیا ہے۔

اوسکا باغی ہونا جیند پر قبضہ کرنا اور مدار المہام کا قتل

مگر اس فہمایش سے وہ متنبہ نہوا اور تیئیسوین ۲۳ اگست کو قلعہ جیند پر بذریعہ ایک ناگہانی حملہ کے قبضہ کر کے رانی اور اوسکے مشیر خاص منشی جیسی رام و قلعدار و دیگر بہت سے اشخاص کو مار ڈالا۔

کارروائی حکام انگریزی

صاحب ایجنٹ نے فی الفور صاحبان افسر فوج چہاونی کرنال کو لکھہ بہیجا کہ بفور پہونچنے حکم رزیڈنٹ دہلی کے جیند کی طرف کوچ کرنیکے واسطے مستعد و آمادہ رہے اور ہانسی کی فوج کو بہی بشرط مقابلہ پر آمادہ ہونے پرتاب سنگہ کے جیند کی طرف حرکت کرنیکی ہدایت ہوئی۔ چنانچہ سر چارلس مٹکاف صاحب رزیڈنٹ نے جیند مین حکومت جایز کے از سر نو قایم ہونیکے واسطے بلا توقف ایک یادداشت متضمن ہدایات مندرجہ ذیل جاری کی۔

جیند مین حکومت جایز کے از سر نو قایم کرنیکے واسطے ہدایتین

" بوجہہ معذوری راجہ بہاگ سنگہ کے حال مین ہی ایک عارضی انتظام جیند مین حسب الحکم عالیجناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل قایم کیا گیا تہا " اور رانی سبہرائی سربراہ کار مقرر ہوئی تہی گو کاربار ریاست حسب دستور راجہ کے نام سے کیا جاتا تہا۔ " اور یہہ انتظام اوسوقت کئی وجہہ سے نہایت مناسب خیال کیا گیا تہا۔ " راجہ کا بڑا بیٹا اور حقدار جانشین اسوجہہ سے سربراہ کار مقرر نہوا تہا کہ راجہ اوس سے ناراض معلوم ہوتا تہا۔ اسی قسم کی وجہہ اوس رانی کی تقرری کی بہی مخالف تہی جو بڑے بیٹے کی والدہ تہی۔

" اور راجہ کا دوسرا بیٹا اسواسطے مقرر نہوا تہا کہ یہہ بات مشہور تہی کہ راجہ نے دوسرے بیٹے کو بجاے پسر کلان جانشین بنانا چاہتا تہا۔ اگر اوس دوسرے بیٹے کی والدہ زندہ ہوتی تو اوسکی تقرر کا بہی

یہہ بہی خیال مانع آتا۔ وو اسلئے رانی سبہرائی والدہ پسر سویم جواب زندہ نہین ہی مدار المہام
مقرر کی گئی تہی کیونکہ اوسکی دعووں سے کسی قسم کا اندیشہ نہوگا اور اس انتظام سے بڑے بیٹے کی جانشینی بہی
ایک کافی درجہ تک محفوظ رہیگی۔ علاوہ اسکے یہہ انتظام بمقابلہ کسی دوسرے انتظام کے راجہ کو بہی زیادہ پسند تہا۔
وو اب کنور پرتاب سنگہ پسر ثانی نے رانی مذکورہ اور اوسکے وزیر اعظم و قلعدار جیند وغیرہ کو قتل کر ڈالا
ہی اور قلعہ جیند پر قبضہ کرکے کاروبار ریاست کو چہین لیا ہی۔ و اوران خونریز واقعات مین راجہ
بہاگ سنگہ مجبورانہ یا برضامندی کنور پرتاب سنگہ کے اختیار مین ہے۔ و بنابراین کنور پرتاب سنگہ کی
غاصبانہ حکومت کو خارج کرنا اور گورنمنٹ انگریزی کی حمایت مین ایک جائز انتظام از سر نو قایم کرنا اب
ایک امر لازمی ہی۔ و لہذا انتظامات مفصلہ ذیل عمل مین آنے چاہئین۔

وو اولاً۔ کنور فتح سنگہ پسر اعظم راجہ بہاگ سنگہ بلاشرکت غیری سربراہ کار ریاست مقرر کیا جاے مگر کاروبار
اوسکے باپ راجہ کے نام سے ہوا کرے۔

وو ثانیاً۔ راجہ کی توقیر اور آسایش کے واسطے مناسب بندوبست کیا جاے اور اوسکے ساتہہ ہر امر مین باستثناے
نفاذ اختیارات کے جنکا عطا کرنا مناسب نہین ہی ویسا ہی سلوک عملدرآمد کرنا چاہئے جیسا کہ ابتک ہوتا آیا ہے۔

وو ثالثاً۔ کنور پرتاب سنگہ اور وہ سربرآوردہ لوگ جو حال کی خونریزی مین شریک تہے گرفتار کئے جائین
اور نظربند کرکے بانتظار صدور احکامات نواب گورنر جنرل بہادر دہلی کو بہیجدئے جائین۔ و اور نہایت
بہتر ہو کہ یہہ کاروائیان بلامزاحمت عمل مین آئین لیکن اگر مزاحمت و مقابلہ کا اقدام کیا جاے تو اوسپر نہایت
مستعدانہ قطعی اور مستحکم تدابیر سے غالب آنا چاہئے۔ و راجہ بہاگ سنگہ اور اوسکے بڑے بیٹے کنور فتح سنگہ
اور دوسرے بیٹے کنور پرتاب سنگہ کو فہمایش کیجاے کہ فرداً فرداً کرنل آرنلڈ اور مسٹر فریزر کے پاس

حاضر ہوجاوین - اور تمام افسران ملکی ومالی ریاست جنید کو بہی حکم دیا جاچکا ہی کہ کرنل آرنلڈ اور مسٹر فریزر کے احکامات کے تابع رہین - اگر ان سب ہدایتون کی تعمیل ہوگئی تو انتظامات مجوزہ غالباً بدون مقابلہ کے کامل طور سے عمل مین آجاینگے -

،، کنور فتح سنگہ اپنے علاقہ مین جنید سے کسی قدر فاصلہ پر سکونت رکہتا ہی اور اسی وجہہ سے غالباً وہ اس مفسدہ مین قتل ہونے سے بچ رہا ہی اسلیے اسمین شک نہین ہی کہ وہ حسب الطلب حاضر ہوگا اور اوسکو بہی اپنے آدمیون کے جمع کرنیکی ہدایت کی جانی چاہیے -

،، راجہ کا چال چلن غالباً پرتاب سنگہ کی مرضی پر موقوف ہے اور اس وجہہ سے پرتاب سنگہ کی طرح مشتبہ خیال کیا جانا چاہیے - لیکن اگر راجہ کے پاس کوئی شخص اون مشیرون مین سے موجود ہو جنکے مشورہ سے او اوس زمانہ سے جبسے کہ اوسکا تعلق گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ شروع ہوا ابتک کام کیا ہی تو امید ہے کہ وہ ان ہدایتونکی تعمیل کریگا اور انتظامات مجوزہ کو بغیر چون وچرا کرنے کے منظور کرلیگا -

ممکن ہی کہ پرتاب سنگہ بہی ایسا ہی کرے گو اسبات کا ظن غالب ہی کہ وہ یا تو مقابلہ پر آمادہ ہوگا یا بہاگ جانے کی کوشش کریگا -

،، اول صورت مین اوسکو مقابلہ پر نہایت قطعی تدابیر کے ساتہہ جیساکہ مذکور ہوچکا ہے غالب آنا چاہیے خواہ اس امر کی راجہ تائید کرے یا نکرے - دوسری صورت مین انتظامات مجوزہ کی بلا مزاحمت انجام دہی مین آسانی ہوجائیگی لیکن بہرحال اوسکو اور اوسکے رفیقون کے گرفتار کرنے کے لیے کوشش ہر طرح پر کی جاے -

،، یہہ بیان ہوچکا ہے کہ کنور فتح سنگہ سے راجہ نفرت کرتا ہی - اسواسطے یہہ

اندیشہ ہی کہ فتح سنگہ کی مدار المہامی وا پر راجہ ہرگز راضی نہوگا - سب سی مناسب انتظام یہہ ہی کہ راجہ کو جیند مین رہنا چاہیئی اور اپنی بڑی بیٹی سی رضامند ہو جانا چاہیئی اور فتح سنگہ کو چاہیئی کہ راجہ کے ساتہہ بڑی عزت و احترام سی پیش آئے - اگر اسوجہہ سے کہ راجہ کو اپنی بڑی بیٹی سی انتہا درجہ کی نفرت ہی یہہ انتظام ناقابل عملدرآمد ہو تو اسصورت مین راجہ کو کسی دوسری مقام سکونت کے پسند کرنیکی اجازت دی جائے اور اوسکی باقی زندگی کو آرام و آسایش سی بسر ہونیکی واسطی ضروری انتظامات بعد کو کئی جا سکتی ہین - وو فتح سنگہ سی اس امر کی سفارش کرنا قرین مصلحت ہوگا کہ کاروبار ریاست کی انجام دہی مین اپنی خاندان کے اون قدیمی اور نمک حلال ملازمون اور اون تجربہ کار لوگون کو مقرر کری جنکی نسبت کوئی اعتراض اس مفسدہ کی شرکت کی بناپر نہ عاید ہو - وو انتظامات مجوزہ کے عملدرآمد مین اعلی درجہ کی مستعدی کرنی چاہیے ایک دستہ فوج حتی الامکان بہت جلد جیند کی طرف پہونچنا چاہیئی - خط و کتابت اور پیغام و سلام مین وقت نہین ضایع کرنا چاہیئی - اگر ذرہ سی بہی مقابلہ کی صورت معلوم ہو تو فی الفور ہماری طرف سے نہایت قطعی تدبیرین عمل مین آنی چاہیئین جو مصالح جنگی کے اصول کی مطابق ہون جسکا کل اختیار کرنل آرنلڈ کو حاصل ہوگا - وو البتہ ان سب انتظامات مجوزہ کی نسبت یہہ سمجہہ لینا چاہیئی کہ عالی جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی نظر ثانی و اصلاح کے بیشک تابع ہونگی - ۱۱

کنور پرتاب سنگہ کا اس قتل مین راجہ کی شرکت بیان کرنا

پرتاب سنگہ نی اس بات کے مشہور کرنے مین بہت کوشش کی کہ منشی جلیتی رام اور رانی کا قتل خود راجہ کی ہدایت سے ایک ایسی ناجایز تعلق کے پاداش مین جو باعث رسوائی خاندان تہا عمل مین آیا ہی مگر اس بات کا ذرا بہی ثبوت نہ تہا اور اسقدر اشخاص دیگر کے

قتل ہونے نے جورانی کی مدار المہامی کو جاری رہنے کے طرفدار تھے اصل وجوہات جرم کو کافی طور سے بیان کر دیا تہا۔

پرتاب سنگہ کا جیند سے بالانوالی کو فرار کرنا۔

کنور فتح سنگہ اب کاروبار ریاست پر مامور ہوا اور پرتاب سنگہ یہہ سمجہکر کہ انگریزی فوج سب طرف سے اوسکی مقابلہ کے لئے آرہی ہے جیند کو چہوڑکر قلعہ بالانوالی کو جو قریب بہٹنڈہ کے جنگل مین واقع تہا چلا گیا۔ زمینداران بالانوالی فتنہ و فساد مین مشہور تھے اور پرتاب سنگہ کو اون لوگونکو اپنی طرفداری کی ترغیب دینے مین کچہہ دقت پیش نہ آئی۔ مگر اوسکی تعاقب مین انگریزی لشکر کی کچہہ تہوڑی سی سوارونکی فوج پہونچگئی جنکو ہدایت تہی کہ بالانوالی کا محاصرہ کرکے پرتاب سنگہ کو بہاگنے نہ دین تاوقتیکہ ایک فوج جسمین پانچ کمپنیان پیادون کی اور تین توپین تہین اور لدہیانہ سے تیسوین ۳۰ ستمبر کو روانہ ہوئی تہی پہونچ جائے۔

وہان سے ستلج کو عبور کرنا اور پہولا سنگہ اکالی سے جاملنا۔

پرتاب سنگہ نے یہہ دیکہکر کہ بالانوالی مین ٹہہرنا اوسکے حق مین مضر ہوگا اور وہ یقیناً گرفتار ہو جائیگا صرف ایک ہی روز قلعہ مین قیام کرکے دوسرے روز اوسکو چہوڑ دیا اور پندرہ بیس ہزار روپیہ مع اور قیمتی مال و اسباب کے جو وہان رکہا تہا اپنے ساتہہ لیگیا اور ایک طول و طویل کوچ کے بعد چالیس ہمراہیونکے ساتہہ ستلج کو بمقام ماکہووال عبور کرکے پہولا سنگہ اکالی سے جو مقابل کے کنارے پر ایک جمعیت کے ساتہہ موجود تہا جا ملا۔

پہولا سنگہ کے ساتہہ ستلج کی جانب جنوب ایک مہم اختیار کرنا

اس مشہور لوٹیرے[۵۷] نے نندپور ماکہووال مین سکونت اختیار کی ہوئی تہی اور رنجیت سنگہ کی اتنی بڑی قوت اوسکو وہان سے نکال نہ سکی تہی۔ اوسکی پاس قریباً سات سو سوار

---

[۵۷] پہولا سنگہ اون اکالیان مندر امرتسر کا سرگروہ تہا جنہون نے سنہ ۱۸۰۹ء مین مسٹر مٹکاف صاحب کی ہمراہیون پر اور نیز لفٹننٹ وائٹ صاحب پر جبکہ وہ پیمایش کر رہے تہے حملہ کیا تہا اور حسب طلب گورنمنٹ انگریزی ان بیشمار جرایم کی وجہہ سے رنجیت سنگہ نے اوسکو باغی قرار دیا تہا۔ مصنف

اور دو تو پین نہین - اس شخص کے پاس پرتاب سنگہ دو مہینہ تک رہا اور تب اوسکو اسبات کی ترغیب دی کہ ستلج کو عبور کرکے بالانوالی مین جہان راجہ جیند سے علانیہ بغاوت پہیل رہی تہی اوسکو مستعدی کے ساتہہ مدد دے - جب پہولا سنگہ کا ستلج کے پار اوترآنا معلوم ہوا تو صاحب ایجنٹ لدہیانہ نے فی الفور راجہ جسونت سنگہ والی نابہہ اور خوانین مالیر کوٹلہ کو ہدایت کی کہ اپنی اپنی فوجونکو مجتمع کرکے اوسپر حملہ کرین گو سکہہ لوگ پہولا سنگہ کی اسقدر عزت وحرمت کرتے تہے کہ اسبات مین شبہ ہوا کہ آیا فوج نابہہ اوسکے مقابلہ مین وفاداری کے ساتہہ کام دیگی اور مالیر کوٹلہ اسقدر قوی نہ تہا کہ تنہا کوئی کام کرسکے - اسوقت[لہ] فوج پٹیالہ نے بالانوالی کا محاصرہ کیا ہوا تہا اور قریب تہا کہ محصورین اپنے آپ کو حوالہ کردین مگر جو ہین اونکو پہولا سنگہ کی آنیکی خبر پہونچی - اوہنون نے اوسیوقت صلح کی بات چیت کو موقوف کردیا اور پرتاب سنگہ چند آدمیونکے ساتہہ آگے بڑہ کر قلعہ مین داخل ہوگیا -

پرتاب سنگہ کا بالانوالی پہونچنا اور پہولا سنگہ کا مجبوراً واپس جانا

مگر فوج پٹیالہ کے سات سو سپاہی پہولا سنگہ کے راہ روکنے کے واسطے روانہ ہوگئے اور اس وجہہ سے وہ محصورین کی امداد نکرسکا اور ستلج کی طرف واپس جاکر ایک گانون مین پناہ لی جو سرداران دیپ سنگہ وبہیر سنگہ کی ملکیت سے تہا جنہون نے فوجکو ایک بیچارے فقیر اور اپنے گورو کو ایذا پہونچانے کی کوشش پر لعنت ملامت کی - کمان افسر فوج پٹیالہ اس معاملہ مین بے بس ہوگیا اور پولٹیکل ایجنٹ کو اطلاع دی جس نے سرداران مذکور کو ایک اسیر باغی کے پناہ دینے سے جسکو تمام سرداران اینر وہی دریائے ستلج اپنے اپنے حدود سے نکالنے کا حکم دے چکے ہین فہمایش کی -

---

[لہ] پہولا سنگہ نے بحیثیت اکالی ہونیکے جو سکہون کے ہان ایک درویشونکا فرقہ ہے اپنے ہموطنون مین بہت بڑا اقتدار حاصل کیا تہا - مہاراجہ نے برسون تک نیم دلی کے ساتہہ اوسکو گرفتار کرنا چاہا اور انگریزی فوج اوسکو ایک مقام سے دوسرے مقام بہگاتی پہری مگر کبہی ہاتہہ نہ آیا - اسوقت بہی جبکہ پرتاب سنگہ بمقام ماکہووال اوس سے جاملا تہا

رئیسان نابہہ اور کیتہل کو بہی ہدایت کی گئی کہ اپنی اپنی فوجین بالانوالی کو فوج پٹیالہ کے ساتہہ شریک ہونے کے واسطے روانہ کرین کیونکہ پٹیالہ والون کو اس بات کا اندیشہ تہا کہ کنور پرتاب سنگہ پر تنہا حملہ کرنے سے شاید کبہی کوئی بدنامی اونکی ذمہ عاید ہو۔

قلعہ بالانوالی کا حوالہ کیا جانا اور پرتاب سنگہ کا مقید ہونا۔

حکام پٹیالہ بالانوالی کو ایک انگریزی فوج کا بہیجا جانا چاہتے تہے مگر اسکی ضرورت نہ تہی کیونکہ محصورین کا حال تباہ ہو گیا تہا اور اٹہائیسوین ۲۸ جنوری کو قلعہ والون نے اپنے آپکو حوالہ کر دیا۔ کنور پرتاب سنگہ مقید ہو گیا مگر صرف براے نام قید تہی اور اوسنے اپنا ارادہ دہلی کو جانے اور اپنے معاملہ کو گورنمنٹ انگریزی کے سپرد کرنیکا بیان کیا۔

پہولا سنگہ کا بہاگ جانا اور فوج پہلور کو شکست دینا۔

مگر اوسکا رفیق پہولا سنگہ زیادہ خوش قسمت تہا وہ سیدہا مکتسر کو روانہ ہوا جو ضلع فیروزپور مین واقع ہے اور وہان کے لوگون سے نذر بہیٹ وغیرہ وصول کرکے سردار تہال سنگہ اٹاری والہ کی استمداد سے فوج پہلور کا مقابلہ کیا جسکو اوسنے شکست دیکر تین سو آدمی مقتول و مجروح کیئے اور اکالی کے پچاس سے زیادہ آدمی ضایع نہوئے۔ اس بات سے مہاراجہ کو بہت رنج ہوا اور بدین خیال کہ پہولا سنگہ کو کسی طرح اپنی ملازمت مین لیکر فایدہ حاصل کرے اوسکو لاہور کو بلایا مگر اوسنے جانے سے انکار کیا اور یہہ درخواست کی کہ مکتسر جو سکہون کا ایک

---

[۱۴] مہاراجہ نے قطعی احکامات فوج پہلور کو بہیجے کہ اوسکو اوسکی عملداری سے نکال دے۔ بنابرین یہہ فوج اوسکی مقابلہ کو روانہ ہوئی لیکن جبکہ اوسکے قریب پہونچی تو پہولا سنگہ نے ان لوگون سے کہلا بہیجا کہ کیا تم اپنے گورو کو مار ڈالنا چاہتے ہو۔ سکہہ لوگ اوسکو ضرر پہونچانے پر راضی نہوے۔ اور کل فوجکو دو مہینے تک اوسکی غارتگری کے انسداد کے واسطے باہر رہنا پڑا اور جس جگہہ وہ جاتا تہا اوسکے ساتہہ ساتہہ اسطرح پہرے جاتے تہے کہ گویا اوسکے جلو مین جا رہے ہین۔ اسی قسم کے اور بہی بیشمار قصے پہولا سنگہ کی نسبت جو ایک عجیب و غریب آدمی تہا بیان کیئے گئے ہین۔ وہ ایک رہزن اور باغی تہا مگر باینہمہ وہ ایک عمدہ سپاہی اور ایک بہادر اور متعصب آدمی تہا اخیر زمانہ مین اوسنے رنجیت سنگہ سے دوستی پیدا کر لی اور اوسیکی خاطر سے ٹہیری کی مشہور لڑائی سنہ ۱۸۲۳ء مین کامیابی کے ساتہہ لڑکر اوسی مین کام آیا۔ مصنف

متبرک مقام اور زیارت گاہ خاص و عام ہی اوسکی سکونت کی واسطے عطا کیا جا ہی۔

پرتاب سنگہ کا لاہور مین بہاگنا و پناہ جو ہونا اور ۱۸۱۶ء مین بہ مقام دہلی وفات پانا۔

پرتاب سنگہ لاہور کو بہاگ گیا مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے قاتل کو پناہ دینی سے انکار کیا اور اوسکو حکام انگریزی کے حوالہ کر دیا جنہون نے دہلی مین اوسکو نظر بند کیا جہان جون سنہ ۱۸۱۶ء مین اوس نے وفات پائی اور علاقہ بروانہ جو اوسکے نام پر عطا ہوا تہا گورنمنٹ کے پاس آگیا۔ پرتاب سنگہ کی دو بیویان تہین ایک بہاگ بہری دختر کرپال سنگہ شام گڈہ والہ اور دوسری دختر سدا سنگہ کاڑ پہلوروالہ کی مگر کسی بیوی سے اولاد نہوئی۔

وفات کنور مہتاب سنگہ

اوسکا چہوٹا بہائی مہتاب سنگہ اوس سے چند مہینہ پہلے اپنی عمر کے سولہوین سال مین مر چکا تہا۔

کنور فتح سنگہ کی مدار المہامی

ریاست جنید کا کاروبار متوسط درجہ کے اطمینان کے ساتہہ جاری رہا کنور فتح سنگہ مدار المہامی کا کام کرتا رہا اور راجہ بہاگ سنگہ نے جسکو کوئی اور بیٹا نہ تہا ایک ایسے انتظام سے جو اوسکو پسند خاطر نہ تہا مخالفت نہ کی۔

تنازعہ دربارہ مواضعات داٹری و دنولی۔

سنہ ۱۸۱۷ء مین مواضعات داٹری و دنولی کی بابت ایک مقدمہ واقع ہوا جسپر ایک بڑی بہاری خط و کتابت ہوئی مگر یہان پر صرف ایک مختصر حال بیان کرنے کی ضرورت ہی۔ دہلی مین گورنمنٹ انگریزی کو قایم ہوئے بارہ برس گذری تہی اور عبد الصمد خان سے حصار لئی ہوئی کچہہ عرصہ گذرا تہا جبکہ مسٹر فریزر حاکم مال کو معلوم ہوا کہ دو موضع جو داٹری اور دنولی کہلاتے تھے پرگنہ مہم کے قدیمی کاغذات مین مندرج تہی۔ اوسنی دیہات مذکورہ کو پرگنہ مذکورہ کے دیگر مواضعات سے دس میل کے فاصلہ پر علاقہ جنید سے گہرا ہوا پایا اور باختیار خود

اونکو قرق کرلیا۔ راجہ نے اون گانوون پر اپنی ملکیت کا دعوی کیا اور بیان کیا کہ وہ اوسکو باپ گجپت سنگہ کی فتوحات کا ایک جزو ہین جنکو انگریزون اور مرہٹون دونون نے اوسکے بحال رکہا ہے۔ اوس ہی کے زمیندارون نے ان مواضعات کی زمینونکو جوتا ہے اور اراضیات بنجر کو اپنے مویشی کی چراگاہ کے واسطے ہمیشہ استعمال کیا ہے۔

مواضعات مذکورہ
کا راجہ جیند کے
حوالہ کیا جانا۔

اثبات مین بہت کم شبہ تہا کہ راجہ کا دعوی صحیح تہا اور وہ دعوی جو گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ایک زاید از اعتدال خیر خواہ افسر نے پیش کیا تہا ترک کیا گیا۔

راجہ بہاگ سنگہ کی
وفات سنہ ۱۸۱۹ء مین

راجہ بہاگ سنگہ نے سنہ ۱۸۱۹ء مین وفات پائی اور اوسکا بیٹا فتح سنگہ اوسکا جانشین ہوا۔

اوسکا خاندان

متوفی راجہ کی تین رانیان تہین۔ اول دیاکنور دختر بخشو سنگہ زمیندار موضع بڑہی مانسا جو فتح سنگہ کی مان تہی دوسری سداکنور دختر یاکہر سنگہ زمیندار موضع جوہپور شبیا کی جس سے پرتاب سنگہ پیدا ہوا تہا اور تیسری سبہرائی کالیکے ایک زمیندار کی بیٹی جو مہتاب سنگہ کی والدہ تہی اور جسکو کنور پرتاب سنگہ نے قتل کیا تہا۔

راجہ فتح سنگہ کا خالی
ازواقعات عہد حکومت

راجہ فتح سنگہ کا عہد حکومت بہت قلیل تہا اور اوسمین بہت کم واقعات گذرے

اوس کی
وفات سنہ ۱۸۲۲ء
مین۔

اوسنے تیسری فبروری سنہ ۱۸۲۲ء کو بمقام سنگرور تیتیس برس کی عمر مین وفات پائی اور ایک بیٹا مسمے سنگت سنگہ جسکی عمر گیارہ برس کی تہی چہوڑا۔ یہہ لڑکا اوسکی دوسری رانی مسماۃ صاحب کنور دختر خوشحال سنگہ ساکن موضع بہمنہ کی بطن سے پیدا ہوا تہا اوسکی پہلی زوجہ بہیم کنور دختر سردار دیدار سنگہ سے کوئی اولاد نہین ہوئی تہی۔ گورنمنٹ انگریزی نے کاروبار ریاست کی نسبت کوئی خاص انتظامات نہین کئے بلکہ کارپردازان ریاست کو ہدایت

کی گئی کہ معمولی طور سے ریاست کا کام انجام دین۔

راجہ سنگت سنگہ کی گدی نشینی

خورد سال راجہ کی گدی نشینی کی تقریب تیسوین ۳۰ جولائی سنہ ۱۸۲۲ع کو بمقام جیند جملہ رؤسا و سرداران پہول و کپتان راس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی موجودگی مین جبس نے معمولی خلعت گورنمنٹ کی طرف سے پیش کیا تہا منعقد ہوئی[ط]۔

اوسکی شادی۔

اپریل سنہ ۱۸۲۴ع مین اس کم عمر رئیس کی شادی سبہاکنور دختر سردار رنجیت سنگہ رئیس شاہ آباد کے ساتہہ بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جو خود اس تقریب مین شریک نہو سکا تہا سردار بیسا کہا سنگہ وغیرہ کو اپنی طرف سے بہیجا تہا اور کپتان مری صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے شریک ہوئے تہے۔

ابتری انتظام جیند

وہ معمولی نتائج جو ہندوستانی ریاستون مین رئیس کی صغر سنی سے پیدا ہوتے ہین جیند مین بہت جلد ظاہر ہونے لگے۔ کاروبار ریاست مین انتہا درجہ کی ابتری واقع ہوئی انتظام کی خرابی اور رعایا کی ناراضگی بڑہتی گئی اور حکام انگریزی کی فہمایشون پر جو اون بے ترتیبیون کے بارہ مین تہین جنکی چارہ جوئی کے واسطے راجہ سے کہا گیا تہا کچہہ توجہہ نہ کی گئی۔ یہہ بے پروائی اس درجہ تک پہونچی کہ پولیٹیکل ایجنٹ نے اس امر کی تحریک کی کہ ماہواری اور سہ ماہی قسطین جو راجہ کو چہاونی لدہیانہ کی بابت اور وہان کی سایر و آبکاری کی بابت دیجاتی ہین اوس وقت تک معطل کیجائین جب تک کہ راجہ اون تمام جائز دعوون کی سماعت و تسکین نکرے جو اوسکی ریاست اور رعایا پر دائر ہین۔

[ط] راجہ فتح سنگہ و سنگت سنگہ کو وقت گدی نشینی جو خلعت عطا ہوے تہے اونمین یہہ چیزین تہین۔ ایک مالا موتیونکی ایک جیغہ ایک سرپیچ ایک دوشالہ۔ ایک شال رومال ایک عدد تہان کمخواب۔ ایک تہان گلبدن ایک دستار دو تہان پارچہ سری صا ایک ہاتہی ایک گہوڑا ایک عدد زین مع دوچی مرصع کے اور زیربند اور ہاتہیونکا ساز۔ مصنف

راجہ کا امرت سر و لاہور جانا۔

سنہ ۱۹۲۶ء مین راجہ سنگت سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ملاقات کو گیا۔ امرت سر مین بعض سرداران دربار لاہور بطور استقبال کے اوس سے ملاقی ہوئے اور عزت و احترام کے ساتہہ اوسکو لاہور لیگئے جہان کہ مہاراجہ نے بڑی مہربانی کی ساتہہ اوس سے ملاقات کی اور ہولی کی تقریب مین اپنے ملازمون سے اوسکو نذرین دلوائین۔ رنجیت سنگہ نے اپنے ساتہہ جوالامکہی جانیکی راجہ سے استدعا کی جو کوہستان کانگڑہ مین ایک تیرتہہ کی جگہہ ہی۔ راجہ نے یہ آدینہ نگر معروف دینانگر تک جانا قبول کیا۔ اور وہان مہاراجہ کی واپسی کے انتظار مین ٹہیرا رہا اور مہاراجہ نے بعد واپسی کے اوسکو جالندہر دوآب مین ایک جاگیر عطا کی۔

سنہ ۱۸۲۷ء مین بار دوم لاہور جانا۔

سنہ ۱۹۲۷ء مین وہ پہر لاہور کو گیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو اوسکی ساتہہ بڑی الفت معلوم ہوتی تہی اور اوسکو مہاراجہ نے اکثر عطیات دئی تہی منجملہ اونکی ایک ایسا تہا جسنے گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ اوسکو کسی قدر دقت مین ڈالدیا۔

موضع انڈیانہ کا سنگت سنگہ کو مہاراجہ کی طرف سے عطا ہونا

یعنی موضع انڈیانہ جو سردار رام سنگہ کی قبضہ مین ستلج کی جنوب مین واقع تہا اوسکی نسبت رنجیت سنگہ لاہور سے متعلق ہونیکا دعوی رکہتا تہا مگر یہہ دعوی تسلیم نہین ہوا تہا۔ اس موضع پر راجہ سنگت سنگہ نے دفعتاً حملہ کیا اور حقدار مالک سے چہین لیا جسنے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سے فریاد کی۔ راجہ سے اسکا جواب طلب کیا گیا اور اوسنے ایک سند رنجیت سنگہ کی متضمن عطیہ موضع مذکورہ معہ دو دیگر مواضعات موسوم بہ رجہانہ و جوگہال بالعوض ایک نذرانہ تعدادی تیس ۳۰ ہزار روپیہ اور ایک زنجیر فیل مادہ و یک راس اسپ پیش کی رنجیت سنگہ کی یہہ کاروائی کہ ایک ایسے موضع کو جو اوسکی ملکیت مین نہ تہا اوس نے عطا کیا تہا چندان

قابل نظر نہ تہے مگر سنگت سنگہ کا جو گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت مین تہا ایک ریاست غیر سے مواضعات کا لے لینا یا خرید کر لینا نہایت قابل الزام تہا۔

مگر گورنمنٹ انگریزی کا اوسکی واپسی پر اصرار کرنا۔

نظر برین اوسکو مواضعات مذکورہ کے فی الفور واپس کرنیکی ہدایت کی گئی اور بدون اجازت گورنمنٹ انگریزی دربار لاہور کے ساتہہ اس قسم کا معاملہ کرنے پر اوسکو سخت چشم نمائی کی گئی۔ راجہ کو بجز تسلیم و رضا کے کچہہ چارہ نہ تہا اور اوسنے موضع انڈیانہ رام سنگہ کو واپس دیدیا اسصورت مین اوسکو باقی دو مواضعات کے رہنے دینے کی اجازت ہو گئی۔

جاگیرات عطیہ مہاراجہ سنہ ۱۸۲۶ء و سنہ ۱۸۲۷ء مین۔

جاگیرات واقع آنروے دریاے ستلج کے معاملہ مین بہی جو سنگت سنگہ کو سنہ ۱۸۲۶ء و سنہ ۱۸۲۷ء کے لاہور جانے مین حاصل ہوئی تہین مباحثہ ہوا۔ ان جاگیرونکا سالانہ محاصل تخمیناً ساڑہے پچیس ہزار روپیہ ۲۵۵۰۰ تہا۔ بعض جاگیرون کے مالکون کو اسنے بالکل بیدخل کردیا تہا اور بعض جاگیرین مہاراجہ کے ملازمون کے قبضہ مین فوجی خدمت پر آچکی تہین۔

اول جاگیر ستہوریہ ائین مزرعہ بارہ ۱۲ مواضعات پر مشتمل تہی جسکی مالیت تیرہ ۱۳ ہزار روپیہ کی تہی اور سنگت سنگہ کو سنہ ۱۸۲۶ء مین بمقام دینانگر عطا ہوئی تہی۔ محرم پور جسمین چہہ مواضع تہے چہہ ہزار روپیہ کی مالیت رکہتی تہے۔ موسے پور جسمین صرف ایک گانو تہا ساڑہے چار ہزار روپیہ کی تہی یہہ سب جاگیرین معہ ایک اور عطیہ تعدادی دو سو روپیہ ۲۰۰ سالانہ کے جو ایک جاگیر واقع آنروے دریاے ستلج مقبوضہ سردار دیوا سنگہ سے دیا جاتا تہا سنگت سنگہ کو سنہ ۱۸۲۷ء مین اثناے قیام لاہور مین عطا ہوئی تہین۔

اصول مجوزہ گورنمنٹ دربارہ عطیات ریاست غیر۔

اس موقع پر گورنمنٹ نے ان جاگیرون کے چہوڑانے پر اصرار کرنا ضروری نہین خیال کیا مگر یہہ بڑا اصول قایم کردیا کہ روسا و سرداران ملک محفوظہ کا گورنمنٹ سے تعلق اسبات کا

مقتضی ہی کہ رؤسا و سرداران مذکور کسی غیر بادشاہ یا سلطنت کی ساتھہ کسی قسم کا رابطہ یا تعلق باستثنا ایسی رابطہ کی جو محض رسمی طور کا ہو بدون علم و منظوری حکام انگریزی کے پیدا نکرین اور جاگیرون کی واپسی کی جو عطا ہو چکی تہین بدینوجہہ ہدایت نہین کی گئی تہی کہ یہہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ یہہ دستور کبہی اوس درجہ تک عمل مین آیا تہا یا عمل مین آنیکا احتمال تہا جس سے کوئی عملی دشواری پیش آتی لیکن اگر ایسی بات ہوتی تو فی الفور اس اصول کی عملدرآمد پر مجبور کرنیکا بندوبست کیا جاتا۔

راجہ کا لاہور سے پہر خط و کتابت کرنا

بفور طی ہونے اس معاملہ کے راجہ سنگت سنگہ نے دربار لاہور کے ساتھہ بلا منظوری گورنمنٹ کے ریاستی معاملات مین پہر خط و کتابت شروع کی یہہ لیجا معاملہ ایسی چہہ موضعات کی بابت تہا جو ستلج کے جنوب مین مہاراجہ رنجیت سنگہ اور سنگت سنگہ کی ملکیت مشترکہ مین تہی اور جنکو سنگت سنگہ مہاراجہ کے حصہ کا اجارہ لیکر بالکل اپنی قبضہ مین لانا چاہتا تہا۔ اگرچہ اس تجویز مین فی نفسہ کوئی اعتراض نہ تہا۔ اور وہ خرابیان جو حکومت مشترکہ سی منتج ہوتی ہین مخفی نہ تہین مگر یہہ اور بہی قابل اعتراض اور بڑی خرابی کی بات ہوتی اگر راجہ سنگت سنگہ مہاراجہ کے حصہ کا بہی اجارہ لیتا اور رنجیت سنگہ کے پاس دیوانی اور فوجداری کے اختیارات باقی رہتی کیونکہ ان اختیارات سے دست بردار ہونا اوسنی بالکل نامنظور کیا تہا پس ایسی صورت مین سنگت سنگہ کو حصہ مقبوضہ لاہور کے اجارہ لینی کے خیال کے ترک کرنے پر مجبور کیا گیا۔

تمام سرداران اینروے ستلج کا لاہور مین وکیل رکہنا۔

رؤسا اینروی دریای ستلج کو دربار لاہور کے ساتھہ خودمختارانہ معاملات اور خط و کتابت کرنے سی روکنا جبکہ تقریباً اون سبکی معتمد اور وکیل دربار مذکور مین

موجود تہی قریب ناممکن کے تہا - راجگان نابہہ اور جیند کے وکلا تو بالعموم ہی حاضر رہا کرتے تہے اور مہاراجہ پٹیالہ کا بہی ایک مسلّمہ معتمد لاہور مین رہا کرتا تہا پس اگرچہ نہایت غور اور سنجیدگی سے یہہ ارادہ کیا گیا تہا کہ ان سب رؤسا سے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ سے براہ راست خط و کتابت اور معاملات کرنے کے عادی تہے اپنے وکلا کو یک لخت واپس بلا لینے کے واسطے کہا جاے مگر اس تجویز پر عملدرآمد کبہی نہین ہوا -

جیند کی بدانتظامی کا مترقی ہونا اور راجہ کا دار الریاست چہوڑنا

جیند کی بے انتظامی برابر بڑہتی رہی اور سرحد کی ریاستون مین جیند باعتبار بدانتظامی کے سب سے سبقت لیگیا - راجہ نے اپنی دار الریاست کی سکونت بالکل چہوڑ دی اور ایک قصبہ مین جو قریب اسّی میل کے فاصلہ پر تہا رہنے لگ گیا - مگر یہان سے اوسکو کپتان مرے صاحب کی اس کارروائی کی ہی وجہہ سے کہ ایک ہندوستانی عہدہ دار کو ریاست جیند کے انتظام کے واسطے بہیجدیا تہا واپس آنا پڑا - لیکن جب ہی یہہ عہدہ دار واپس آگیا سنگت سنگہ نے فی الفور اپنی دار الریاست کو پہر چہوڑ دیا اور برسون تک اوسکو نہ دیکہا - راجہ کو متواتر فہمایش کرنے سے کوئی فایدہ مترتب نہوا اور اوسکے مشیر خاص دیوان سنگہ نے اوسکو یہہ پٹی پڑہا دی کہ اوہ کیا مشکل ہے ایسا بندوبست ہو سکتا ہے کہ بلادقت حکام انگریزی کو راضی کر دیا جا سکتا ہے مگر انگریزی رعایا پر جو ظلم اور زیادتیان ہوئی تہین اونکی کچہہ شنوائی نہوئی اور ریاست کی ابتری انتہا درجہ کو پہونچ گئی - یہان تک کہ حکام انگریزی کی بہی جانین محفوظ نہ تہین چنانچہ مارچ سنہ ۱۸۳۳ء مین لفٹنٹ ٹالبٹ صاحب متعلق آٹہوین رجمنٹ پیادگان ہندوستانی پر علاقہ جیند کے اندر لوٹیرون نے حملہ کیا اور علاوہ مالی نقصان کے اونکو جسمانی اذیت بہی برداشت کرنی پڑی - مالی نقصان کا معاوضہ تو بلاشک دیا گیا مگر کارپردازان

ریاست جیند جیسا کہ واجب تہا مجرمونکو سزا ندے سکے۔

انگریزی رعایا کو بدون کسی جایز وجہہ مقید کر رکہنے کی، رپورٹ صاحب ایجنٹ نے سنہ ۱۸۳۴ء مین حکام جیند کی نسبت گورنمنٹ کو کی تہی اور خاص خاص فریادون کی دادرسی بہی کی گئی تہی مگر ریاست کی عام ناقابلیت اور جور و بیداد ویسا ہی رہا۔

راجہ سنگت سنگہ کا سنہ ۱۸۳۴ء مین لاہور جانا۔

کچھہ عرصہ بعد راجہ نے بہ تقریب دسہرہ جسمین شریک ہونے کے واسطے اوسکو رنجیت سنگہ نے بالتخصیص بلایا تہا سفر لاہور اختیار کیا۔ بظاہر یہہ معلوم ہوتا تہا کہ راجہ موصوف رنجیت سنگہ کے ساتہہ دوستی قایم رکہنے کا بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی کی دوستی کے زیادہ خواہان تہا اسی وجہہ سے اس ملاقات پر گورنمنٹ انگریزی کا ناراض ہونا بیجا نہ تہا بالخصوص جبکہ اوس الزام کو جو راجہ پر دربار لاہور کے ساتہہ ناجائز خط و کتابت کرنیکی وجہہ سے لگایا گیا تہا کچھہ عرصہ نہ گذرا تہا۔

راجہ سنگت سنگہ کا سنہ ۱۸۳۴ء مین دفعتاً مرجانا۔

مگر راجہ سنگت سنگہ کی فضول خرچی اور بدانتظامی اسطرحپر ختم ہوگئی جسکی مطلق توقع نہ تہی۔ یعنی دوسری ۲ نومبر کو وہ لبیان مین اچہا خاصہ تہا گو حسب معمول شام سی پہلی شراب پی تہی۔ دوسرے روز اوسنے علالت کی شکایت کی اور جب لمحہ بہ لمحہ اوسکا حال ابتر ہوتا گیا تو اوسکے ہمراہیون نے سنگرور کو واپس چلنیکی اوسکو صلاح دی۔ چنانچہ وہ فی الفور بہ سواری پالکی روانہ ہوا مگر لبیان کے دروازہ نکلنے سی پہلی ہی اوسکا کام تمام ہوگیا۔

ہندوستانی ریاستون مین رئیس کی صغرسنی کے خراب نتائج۔

سنگت سنگہ کی عمر بوقت وفات صرف تیئیس ۲۳ برس کی تہی۔ چونکہ ایام صغرسنی ہی مین اوسکے باپ نے اوسکو ایک بڑی ریاست کا وارث چہوڑکر قضا کی تہی اوسکا ایسے لوگون کے اختیار مین آجانا جنہون نے اوسکے اخلاق کا خراب کرنا اور اوسکو ذلیل خواہشون اور خراب ترین فضولیون

کی طرف رغبت دلانا اپنے مفید مطلب سمجہا ہو کوئی تعجب کی بات نہ تہی۔ ہندوستانی ریاستون مین رئیس کی صغر سنی کے زمانہ دراز مین ہمیشہ یہہ ہی خرابیان ہوتی ہین۔ اہلکاران ریاست جنکے سپرد انتظام کیا جاتا ہی صرف اپنے ہی ذاتی فایدہ اور ترقی کے متلاشی رہتے ہین ایمانداری نمک حلالی وفاداری اور راست گوئی کی صفتین مفقود ہوتی ہین اور کم سن رئیس کو جسکو ایک روز مطلق العنانی حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہی اور جسکی عدل وانصاف کی توقع پر کل رعایا منتظر رہتی ہی کسبیون مطربون نقالون اور دیگر ارباب نشاط کے ساتہہ چہوڑ دیا جاتا ہی یہانتک کہ اٹہارہ برس کی عمر مین جبکہ اوسکی تندرستی بے اعتدالیون کی وجہہ سے خراب ہوجاتی ہی صاحب اولاد ہونے کی قابلیت معدوم ہوجاتی ہی عقل و دماغ کی تربیت کا نام ونشان نہین ہوتا ہی اور اخلاق مین نہایت قابل شرم برائیان سرایت کر جاتی ہین اوسوقت وہ کسی دنیوی کام کا نہین رہتا ہی بجز اسکے کہ اپنے لالچی خوشامدیون جہوٹے دوستون کے جیب و دامان کو روپیہ سے بہر دے اور اوس دولت کو جو اوسکے مورثون نے اپنی جرات وقابلیت وجفاکشی سے جمع کی ہی بے دردی سے لٹا دے اور اوس نام پر جو کبہی باعث افتخار تہا بدنامی اور رسوائی کا دہبا لگا دے۔

سنگت سنگہ کا چال چلن۔

سنگت سنگہ کی طبیعت کے قدرتی عیبونکو اوسکے اہلکارون نے اپنی ذاتی اغراض کے واسطے بڑہا دیا تہا۔ اوسکا باپ فتح سنگہ ایک بڑا خزانہ چہوڑ گیا تہا جو صاحب کنور کی ایام مدار المہامی مین اور بہی زیادہ بڑہ گیا تہا۔ مگر اس سب کو سنگت سنگہ نے ہزارون فضول خرچیون مین اوڑا دیا خاص کر اپنے لاہور کے سفرونکے سامانون مین اور اپنی موت سے کچہہ عرصہ پہلے سے وہ روپیہ جو اوسکو درکار ہوتا تہا اور جسکے واسطے اوسکے ملک کا جایز حاصل کافی نہین ہوتا

تہا اپنی ہر فرقہ رعایا سی بذریعہ استحصال بالجبر کے حاصل کرتا تہا - فرایض ملکداری سی بالکل قطع نظر کی گئی تہی جان و مال محفوظ نہ تہا حتی کہ وہ ملازمین ریاست جنکی نمک حلالی اور وفاداری مین کچہہ شبہ نہ تہا راجہ اور اوسکی اہلکار دیوان سنگہ کی ظلم و تعدی سی محفوظ رہنی کے واسطی انگریزی عملداری مین پناہ گیر ہوئی تہی -

انقطاع سلسلہ مستقیم رؤسار جیند -

سنگت سنگہ کے کچہہ اولاد نہ تہی - اوسکی تین شادیان ہوئی تہین - اول سبہا کنور دختر سردار رنجیت سنگہ رئیس شاہ آباد کی ساتہہ دوسری سکہان کے ساتہہ جو سردار جیون سنگہ دہالیوال کی بیٹی تہی اور تیسری نند کنور کی ساتہہ جو سردار دولا سنگہ ٹہہ والہ کی بیٹی تہی -

قرابت داران سلسلہ غیر مستقیم و قانون ترکہ لاوارث -

راجہ متوفی کے سب سے قریب رشتہ دار تین شخص تہی جو اوسکی دادا کے بہائی کے پوتے تہی یعنی سروپ سنگہ و سکہا سنگہ و بہگوان سنگہ سرداران بڈرکہان و بازید پور جو بہت عرصہ سے اس خاندان کی شاخ جیند سی علیحدہ ہوگئی تہی - سکہون کے دستور کے موافق یہہ ریاست انصافاً ترکہ لاوارث متصور ہو سکتی تہی اور سلطنت انگریزی مین ملحق کی جا سکتی تہی کیونکہ ریاست ہای سکہہ مین رشتہ داران سلسلۂ غیر مستقیم کا استحقاق جانشینی مسلّم نہ تہا - مگر کچہہ عرصہ تک نہ تو گورنمنٹ نی اور نہ رئیس متوفی کی رشتہ داران سلسلہ غیر مستقیم نے اس بارہ مین کوئی کارروائی کی اور مائی صاحب کنور والدہ سنگت سنگہ جس نے اوسکی صغر سنی مین مدار المہامی کا کام کیا تہا کاربار ریاست انجام دینی لگی -

سرداران اینرودے دریای ستلج کا بالعوض حق ترکہ لاوارثی ادای خراج سی انکار کرنا -

راجہ کی وفات سی چار برس پہلی پولٹیکل ایجنٹ کو گورنمنٹ نے ہدایت کی تہی کہ بڑی بڑی رئیسون سے امتحاناً یہہ دریافت کری کہ آیا وہ خراج دینی پر راضی ہین یا نہین

اور اونکو یہہ بہی سمجہا دیا جائے کہ اگر وہ ایسا نہین کرینگے تو گورنمنٹ تمام ترکہ ہای لاوارث سے فایدہ حاصل کر کے صرف اونہین کو اپنے اون مصارف کی تلافی کا ذریعہ خیال کریگی جو ریاست ہای مابین ستلج و جمنا کی محافظت مین پیش آئی ہین۔ نظر بر این پولٹیکل ایجنٹ نے معتمدان پٹیالہ و نابہہ و جنید و کیتہل کے ساتہہ گفتگو کی اور اونکو سمجہایا کہ گو آپکو اس تجویز کے منظور یا نامنظور کرنیکا اختیار کامل حاصل ہے مگر اون نتائج سے جو خراج کے ادا نہ کرنے سے پیدا ہونگے ایسی ریاستونکے قیام و استقلال کی نسبت جنکی مستقیم ورثا نہین کچہہ کچہہ تردد جایز طور سے واقع ہو سکتا ہے۔ جنید اور کیتہل کی نظیرین اوسوقت ان رئیسون کی پیش نظر تہین جو اس معاملہ مین بحث کرنیکے واسطے موضع ڈہوڈان مین جمع ہوئے تہے جو اونکی مشترک سرحدون پر (بہ علاقہ پٹیالہ) واقع ہے۔ مگر اس معاملہ مین کوئی تصفیہ قرار نہ پایا۔ دو رئیسون نے تو گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ اپنے تعلقات کی ترمیم مناسب خیال کی مگر اور رئیسون نے جنہون نے ٹہیٹ سکہون کی سی بے پروائی اور ناعاقبت اندیشی کے ساتہہ موجودہ حالت کو آیندہ کے دائمی اطمینان پر جسمین سے دست کسی قدر نقصان ہوتا تہا ترجیح دی تہی اونکو دبا لیا۔ مگر تہوڑے ہی زمانہ کے بعد وہ وقت آگیا جبکہ اونکی طاقت کو ریاست کیتہل اور ایک حصہ ریاست جنید کے گورنمنٹ کے پاس بطور ترکہ لاوارث کے چلے جانے سے معتدبہ نقصان پہونچا اور اوسوقت اونہون نے ان تجاویز کے نہ قبول کرنے پر سخت افسوس کیا۔

معاملہ جنید کے فیصلہ کا التوا۔

ابتداءً گورنمنٹ انگریزی کا ارادہ بلاشبہ کل ریاست جنید کے ضبط کر لینے کا تہا۔ جنوری سنہ ۱۸۳۵ء مین عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر نے ہدایت کی کہ چونکہ ہمیر سنگہ (خاندان نابہہ) اور بہوپ سنگہ (خاندان بازیدپور و بدڑکہان) کی اولاد کو علیحدہ علیحدہ علاقے ملے ہوئے تہے اسلیئے اونکو ریاست کی نسبت کوئی استحقاق نہ تہا اور یہہ امر کہ آیا راجہ متوفی کی رانیان حین حیاتی فایدہ کی مستحق ہین

یا نہین آیندہ غور و تجویز پر موقوف رکہا گیا تہا۔ اسی اثنا مین یہہ بات قرار پائی کہ رانی صاحب کنور مدار المہامی کا بدستور کام کرتی رہی اور درصورت نامنظور ہونے اون دعوون کے جو راجہ متوفی کی رانیون نے پیش کئی ہوئی تہین کل ریاست لے لی جائیگی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کو ہدایت ہوئی کہ اون جاگیرات کی نسبت جو اوسنے راجہ بہاگ سنگہ کو عطا کی تہین اگر اوسکو کسی قسم کا دعوی ہو تو پیش کرے۔

دعویہای بیوگان

راجہ متوفی کی رانیون کے دعوے متضاد اور بیشمار تہے۔ سکہون کے معمولی قانون کے بموجب رئیس متوفی کی بیوائین اوسکی جاگیرات کی مالک ہوسکتی ہین مگر جیند کی معاملہ مین بہت سی وجوہات ایسی تہین جنکی باعث ایسی جانشینی نہایت قابل اعتراض تہی۔ رئیس متوفی کی تینون رانیان یعنی سبہا کنور و نند کنور و سکہان بہت کم عمر تہین۔ انمین سے جو سب سے بڑی تہی اوسکی عمر صرف تئیس ۲۳ برس کی تہی۔ اسرانی نے بربنائے کلانی کل ریاست کی وراثت کا دعوی کیا اور باقی دونو تقسیم مساوی کی مستدعی ہوئین۔

اونکے دعوون کے منظور کرنیکی دقت اور عورتون کی حکومت کی خرابیان

مگر وہ خرابیان جو عورتون کی عملداری سے پیدا ہوتی ہین اسقدر بڑی اور مشہور تہین کہ یہہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ایسا کیا جائیگا تو کل نظام ریاست ابتر اور الٹ پلٹ ہوجائیگا۔ چہوٹی ریاستون مین مُسن عورتون نے جو اپنے شوہرون کی وفات پر جانشین ہوئین کاروبار ریاست کو ناموری اور لیاقت کے ساتہہ انجام دیا مگر جیند جیسی بڑی ریاست کا مختلف حال تہا۔ ایسی بڑی ریاست کا تین کم عمر عورتون کے ہاتہہ مین دیدینا جو بچون سے کچہہ ہی بہتر تہین اور جو بلاشبہ متلفی اور سازشی لوگون کے اختیار مین بالکل آجاتین جو رانیونکی اختیارات کو اپنے ذاتی نفع اور غرض کیواسطے کام مین لانے کی اندیشہ سے خالی نہ تہا اور علاوہ اسکے ایسی عورتون سے جنکی خواہشون اور

اُنکون پر کسی قسم کی عملی روک نہ ہوتی خاندانی عزت و آبرو کی طرف سے بہی طمانیت نہین ہوسکتی تہی

بیوگان راجہ فتح سنگہ

رئیس متوفی کی رانیون کے سوا اوسکے باپ کی دو بیواؤن نے بہی جانشینی کی نسبت اپنے دعوی پیش کئے۔ انمین سے بڑی رانی مسماۃ صاحب کنور والدہ راجہ سنگت سنگہ تہی جسکی صغر سنی مین اوسنے بڑی لیاقت اور ہوشیاری سے کاروبار ریاست کو انجام دیا تہا۔ چہوٹی رانی کا نام کہیم کنور تہا جسنے صاحب کنور کے برابر حصہ کا دعوی کیا اور صاحب کنور نے کل ریاست کا مگر انمین سے کسی رانی کو کوئی جایز استحقاق حاصل نہ تہا۔

دعوی رانی بہاگ بہری بیوہ سردار کنور پرتاب سنگہ۔

رانی بہاگ بہری کنور پرتاب سنگہ کی بڑی رانی تہی جسنے اس بنا پر دعوی کیا کہ اوسکے شوہر کو راجہ بہاگ سنگہ بہت عزیز رکہتا تہا اور از روے ایک وصیت نامہ تحریری کے اوسکو راج بہی عطا کیا تہا۔ مگر اس عورت کا دعوی بالکل ضعیف تہا کیونکہ پرتاب سنگہ اپنے باپ کا کبہی جانشین نہین ہوا تہا لہذا اوسکی بیوہ کو اوسکے ذریعہ سے کوئی استحقاق جانشینی نہین حاصل ہوسکتا تہا۔

دعوی راجہ نابہہ

راجہ نابہہ نے اس بنا پر دعوی کیا کہ وہ اور خاندان جیند ایک ہی مورث اعلی کی اولاد مین ہین مگر یہہ دعوی معاً نامنظور ہوا کیونکہ اوسکے خاندان کی شاخ جیند کی شاخ سے قبل اسکے کہ راجہ گجپت سنگہ نے اس ریاست کو قایم کیا علیحدہ ہوچکی تہی۔

دلایل بتائید دعوے راجہ نابہہ۔

راجہ نے اپنے دعوے کی تائید مین گورنمنٹ کے اوس فیصلہ کا حوالہ دیا جو علاقہ کلرالہ کی نسبت عمل مین آیا تہا جو بہ ترجیح دیگر فروع خاندان بہیان کے بہائی صاحب کیتہل کو ترکہ لاوارث کا مستحق قرار دیا گیا تہا۔ اوسنے یہہ دلیل بہی پیش کی کہ جیند جیسی بڑی ریاست کا انتظام ایک ایسی ریاست کے سپرد کردینا جسکو ایسے وسیع علاقہ کے انتظام اور نظم و نسق کی قابلیت حاصل ہے اور ضروری سامان موجود

ہین بمقابلہ اس امر کی بدرجہا مناسب ہی کہ ایک کم وقعت والی شخص کو اوسکا حاکم بنایا جاوی۔ اوسنی اس امر کی نسبت بھی اپنی آمادگی ظاہر کی کہ درصورت تسلیم ہونے استحقاق وراثت کے وہ چار لاکھہ روپیہ کا نذرانہ داخل کریگا۔ مگر راجہ نابھہ کے یہہ دعوی اسقدر ضعیف تھی کہ نذرانہ کے وعدہ سے بھی اونکو قوت نہین پہونچ سکتی تھی۔

باقی دعویداران یعنی سرداران بازید پور و بڈرکھان۔

اب صرف سرداران بازیدپور و بڈرکھان یعنی سردار سروپ سنگہ و سکھا سنگہ کی دعویداری باقی رہی اور اونکی درجہ قرابت کی تشریح کی واسطی یہہ ضرور ہی کہ خاندان جیند کی اس شاخ کی تاریخ پر کچھہ اوپر سی نظر ڈالی جاوی۔

سردار بہوپ سنگہ بانی خاندان بڈرکھان۔

سردار بہوپ سنگہ راجہ گجپت سنگہ والی جیند کا تیسرا بیٹا تھا۔ وہ ایک بہادر آدمی تھا مگر کوئی خاص لیاقت اوسمین نہین تھی اور اوسنی اپنی کم عقلی سی ریاست ضایع زیادہ کی بہ نسبت اسکی کہ اپنی بہادری سے اوسنی ریاست کو بڑھایا ہو۔ راجہ بہاگ سنگہ کو اپنی باپ کی وراثت مین ریاست جیند ملی اور علاقجات بڈرکھان و بازیدپور بہوپ سنگہ کو ملے۔ بہوپ سنگہ کے دو بیٹی تھی کرم سنگہ اوسکی پہلی بیوی کے بطن سی جو البیل سنگہ کالیکے کی بیٹی تھی اور بساوا سنگہ اوسکی دوسری بیوی دختر گجو سنگہ زمیندار رلہ کے بطن سی۔

اوسکی بیٹی کرم سنگہ کی بغاوت۔

کرم سنگہ کی عادات و اطوار اچھی نہ تھی۔ اوسنی اپنی باپ سے نزاع کیا اور اوس سے مقابلہ کرکے موضع بڈرکھان بزور چھین لیا۔ سردار بہوپ سنگہ نی اپنی بعض ننہیالکی رشتہ دارون کی مدد سی موضع مذکور کو پہر لے لیا مگر اوسنی اپنی بیٹی کو بالکل محروم الارث کرنیکی سزا نہ دی بلکہ موضع محمدپور اوسکی بسر اوقات کے واسطی دیدیا۔ مگر کرم سنگہ نے اسپر قناعت نہ کی اور بازیدپور پر

زبردستی سے قبضہ کر لیا لیکن یہہ قبضہ اوسکا قایم نہ رہ سکا اور ستلج پار جاکر لاہور مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ملازمت اختیار کی۔

تقسیم جایداد موروثی بوساطت رؤساء خاندان پہول

بہوپ سنگہ کی وفات پر اوسکی ریاست کو اوسکے بیٹون کے باہم پہولکی راجاؤن نے تقسیم کر دیا جنہون نے چہوٹے بیٹے بساوا سنگہ کو بڑا اور عمدہ علاقہ بڈرکہان کا اور بڑے بیٹے کو بازیدپور جو بمقابلہ بڈرکہان کے بہت کم حیثیت کا تہا اوسکی نافرمانی اور بغاوت کی سزا کے طور پر عطا کیا۔ سردار بہوپ سنگہ کو سنہ ۱۷۸۹ء مین اپنا حصہ ملا تہا۔ اوسوقت سے وہ ایک خود مختار سردار خاندان جیند سے بالکل علیحدہ خیال کیا جاتا تہا اور گورنمنٹ انگریزی نے بہی اوسکو ہمیشہ ایسا ہی تصور کیا تہا۔ اوسکی وفات کے بعد اوسکے بیٹے کرم سنگہ اور بساوا سنگہ بہی ایسے ہی خود مختار خیال کئے جاتے تہے۔

کرم سنگہ اپنے باپ کی وفات کے بعد بازیدپور کو واپس آیا جہان وہ سنہ ۱۸۱۸ء مین فوت ہوا اور ایک بیٹا مسمی سروپ سنگہ چہوڑ گیا جو ریاست جیند کی جانشینی کا دعویدار رہا۔

سروپ سنگہ کا بظاہر قوی ترین دعوی۔

اگر رشتہ داران سلسلہ غیر مستقیم کی جانشینی کے استحقاق کو گورنمنٹ تسلیم کر لیتی تو سروپ سنگہ کا دعوی صحیح معلوم ہوتا تہا۔ وہ کرم سنگہ کا بیٹا تہا جو بہوپ سنگہ کے بیٹون مین سب سے بڑا تہا اور اسوجہہ سے وہ سکہا سنگہ پر جو چہوٹے بہائی کی اولاد مین تہا باعتبار استحقاق کے ترجیح رکہتا تہا کیونکہ قاعدہ جانشینی اکبر اولاد کا جیند مین مروج ہونا گورنمنٹ بیان کر چکی تہی۔[1]

---

[1] قرابت داران سلسلہ غیر مستقیم کے استحقاق جانشینی کے مسئلہ پر بالتخصیص جیند کے معاملہ کی نسبت ایک رسالہ موسوم "دو قانون وراثت سرداران سکہہ" مین جسکو مولف تاریخ ہذا نے مرتب کیا ہے بحث کی گئی ہے۔ مصنف

دعوی سردار سکہا سنگہ رئیس بڈرکہان و اعتراضات نسبت جانشینی سردار سروپ سنگہ

سردار سکہا سنگہ نے اپنے دعوی کو صرف اس بیانی امر پر مبنی کیا کہ کرم سنگہ کو اوسکے باپ نے عاق اور محروم الارث کر دیا تہا اور اسی وجہہ سے وہ ناقابل جانشینی تہا اور خاندان جیند کی اس بیانی دستور پر بہی استدلال کیا کہ ریاست معمولی طور سے دوسرے بیٹے کو ملتی ہی۔ یہہ اخیر حجت کچہہ وقعت نہین رکہتی ہی۔ یہہ یاد ہوگا کہ راجہ بہاگ سنگہ نے بہی جبکہ وہ اوس وصیت نامہ کی نسبت جو اوسنے اپنے دوسرے بیٹے کے حق مین کیا تہا گورنمنٹ کی منظوری چاہتا تہا اسی دستور پر استدلال کیا تہا مگر گورنمنٹ نے اوسکا تسلیم کرنا نامنظور کیا اور نہ اوس دستور کا کوئی اصلی وجود تہا۔ علاوہ اسکے سکہا سنگہ کے معاملہ مین یہہ دلیل بالتخصیص غیر مقبول تہی کیونکہ اوسکا ایک چہوٹا بہائی مسمی بہگوان سنگہ بہی تہا جسکا استحقاق خیالی اوسی کے استدلال کے بموجب اوس سے زیادہ مرجح ہو سکتا تہا۔

کرم سنگہ کا محروم الارث ہونا۔

کرم سنگہ کی محروم الارث ہونیکی بابت جس سے اوسکے بیٹے سروپ سنگہ نے انکار کیا اس امر مین کچہہ شبہہ نہین ہو سکتا کہ سردار بہوپ سنگہ نے اپنے بیٹے کے ناخلفانہ اور متمردانہ چال چلن کو نہایت ناخوشی کی نظر سے دیکہا تہا اور اپنی عمر کی اخیر زمانہ مین اوس سے کبہی نہین ملاقات کی۔ اوسکے خاندان کے دیگر اراکین کا بہی اوسکی نسبت ایسا ہی خیال تہا کیونکہ کرم سنگہ کی وفات پر جو بمقام بازید پور اوسکے پنجاب سے واپس آنیکے بعد واقع ہوئی تہی کسی پہولکی رئیس نے معمولی رسم تعزیت کی جو اس برادری مین کبہی ترک نہوتی تہی ادا نہ کی تہی اور چند سال بعد اوسکے بہائی سردار بساوا سنگہ کی وفات پر اون سب نے سردار متوفی کے خاندان کے ساتہہ جملہ مراسم تعزیت ادا کیے تہے۔ بہوپ سنگہ کی وفات کے بعد یہی خیال ہنگام تقسیم جایداد اور بہی زیادہ صراحت کے ساتہہ ظاہر کیا گیا تہا جبکہ راجاؤ

نے یہہ معلوم کرکی کہ گورنمنٹ انگریزی دونون بیٹون کی باہم جایداد کی تقسیم مساوی کی خواہان ہی بظاہر تقسیم کو ایسا ہی معلوم ہونے دینے کی کوشش کی مگر فی الواقع اونہون نے چہوٹے بیٹے کو بڈرکہان کا بہت زیادہ بیش بہا حصہ دیا جسکی حاصل کرنیکی کرم سنگہ بعد کو ہمیشہ کوشش کرتا رہا مگر کچہہ فایدہ نہوا - اسمین کچہہ شک نہین ہی کہ رسوم کریا کرم جو ہندوون اور سکہون مین یکسان واجب التعمیل خیال کیجاتی ہین سردار بساوا سنگہ نے تنہا ادا کی تہین اور اس امر پر سکہا سنگہ نے بہت زیادہ زور دیا - یہہ صحیح ہی کہ کرم سنگہ اپنے باپ کی کریا کرم کی وقت آیا تہا مگر کسی رسم مین شریک نہین کیا گیا تہا - راجہ سنگت سنگہ والی جیند کی وفات پر بہی سردار سکہا سنگہ نے معمولی رسمین ادا کی تہین مگر ایک ایسی خلاف توقع موت کی صورت مین جو راجہ کو نصیب ہوئی تہی اور ایک ایسے ملک مین جہان کریا کرم مرنے کے بعد نہایت ہی جلد عمل مین آنا ضرور ہی اسکا جواب آسانی سے دیا جاسکتا ہی - سردار سروپ سنگہ بوجہہ دور ہونیکی حاضر نہوسکا اور قطع نظر اور استحقاق سے کریا کرم مین بذات خود شریک ہونے سے کسی قسم کا استحقاق وراثت نہین حاصل ہوسکتا - نظر برین سروپ سنگہ کا دعوی بمقابلہ سکہا سنگہ کے مرجح خیال کیا گیا تہا اور اوسکا محروم الارث ہونا کالعدم نہین متصور ہوا کیونکہ بہرنہج پہولکے راجاؤن کے تصفیہ سے اوسکو اپنے باپ کی جایداد کا ایک بڑا حصہ ملا تہا -

اصول جسکے بموجب ریاست جیند کی تجویز عمل مین آئی -

جب سردار سروپ سنگہ والی بازیدپور کی استحقاق کو گورنمنٹ انگریزی نے تسلیم کرلیا تو یہہ سوال پیش آیا کہ کون سے اصول کے مطابق متعدد حصص ریاست کی تقسیم عمل مین آنی چاہئے - یہہ ریاست تین جداگانہ حصون پر مشتمل تہی اول وہ حصہ جو راجہ گجپت سنگہ بانی خاندان کے قبضہ مین تہا جسکی طرف سے سروپ سنگہ نے دعوی کیا تہا اور اس حصہ مین اضلاع جیند و سفیدون

جو عمدہ ترین جزو ریاست تہی شامل تہی۔ دوسرا وہ جاگیرات جو مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نے رئیس جنید کو قبل عہدنامہ ۱۸۰۹ء کی عطا کی تہین اور اونمین لدہیانہ و بسیان و مورندہ وغیرہ شامل تہی۔ تیسرا وہ جاگیرات جو بعد عہدنامہ مذکورہ کی مہاراجہ موصوف نے عطا کی تہین۔

سروپ سنگہ کا کل ریاست کی نسبت دعوی کرنا۔

سروپ سنگہ نے یہہ دلیل پیش کی کہ درصورت تسلیم ہونے اوسکی استحقاق کے وہ کُل ریاست کی وراثت کا جسمین قدیم و جدید مقبوضات و جاگیرات شامل ہین مستحق ہی۔ اوسکا یہہ استدلال کسی قدر اس امر پر مبنی تہا کہ بوجہہ جانشینی سلسلہ غیر مستقیم کے خاندان پہول کی حالت اور خاندانون سے مختلف تہی اور یہہ امر بلاشبہ صحیح تہا گو اوس طریقہ مین صحیح نہ تہا جو سروپ سنگہ کو مقصود تہا۔

کیفیت قبضہ سرداران خاندان پہول بزمانہ سلطنت دہلی۔

راجگان پٹیالہ و نابہہ و جنید و بہائیان کیتہل سب سلاطین دہلی کے مالگذار تہے و ان حملون مین جو مقبوضات سلطنت دہلی کی غارتگری کے لئے کئے گئے تہے وہ بہی اور سکہون کے شریک ہوئے تہے اور ملک پر جسکے بچانے کی مسلمان حاکم طاقت نہین رکہتے تہے زبردستی سے قابض ہوگئے تہے مگر باینہمہ اونہون نے اپنے آپ کو براے نام اور بہ نظر اداے خراج کے عملی طور سے سلاطین دہلی کی رعایا ظاہر کیا اور جبکہ یہہ خراج نہ پہونچتا تہا تو اون سے بزور شمشیر اوسی طرح پر وصول کیا جاتا تہا جسطرح کہ اور متمرد زمینداروں سے وصول کیا جاتا تہا وہ خودمختار نہ تہے اور نہ کبہی ہوئے تہے اور گورنمنٹ انگریزی جس نے اونکے ساتہہ ٹہیک ویسا ہی برتاؤ کیا تہا جو سلطنت دہلی کیا کرتی تہی اپنی حفاظت اور حمایت کے عوض مین اور اون سے خراج نہ طلب کرنیکے معاوضہ مین تمام ترکہ ہاے لاوارثہ

کے لینے کا استحقاق رکہتی تہی۔

ہندوؤن کے قانون کا وراثت سکہہ پر اطلاق۔

سروپ سنگہ نے ہندوؤن کی مذہبی قانون پر استدلال کیا اور اپنے دعوی کی تائید مین شاستر کا حوالہ دیا مگر یہہ قانون صرف ذاتی اور خانگی ترکہ سے متعلق ہے۔ ماسوا اسکے سکہون نے مذہب ہنود چہوڑ دیا تہا اور اوسکے ساتہہ وہ قانون بہی متروک ہوگیا تہا جو اوس مذہب کی بنیاد ہے اور اوس سے علیحدہ نہین ہو سکتا۔ ۱۵۰ ڈیڑہ سو برس تک اونکے ہان باعتبار گدی نشینی کے محض ایک اونکا قانون عملدرآمد ہوتا تہا اور اونکا منو اور شاستر کی حوالہ پر استدلال کرنا بعینہ ایسا تہا جسطرح کہ وہ مسلمان جنہون نے مذہب سکہہ اختیار کیا تہا شرع کی طرف رجوع کرتے۔ قطع نظر اس سے سرداران پہولکی چند ہی سال قبل وفات راجہ سنگت سنگہ والی جیند گورنمنٹ کی اس تجویز کو کہ استحقاق ترکہ لاوارث کی عوض مین ایک معین خراج مقرر کیا جائے نامنظور کر چکے تہے۔

ریاست جیند کا گورنمنٹ جوازاً [illegible] سکتا۔

اونہون نے موجودہ فایدہ کو آئندہ کے فایدہ پر ترجیح دی تہی اور اگر گورنمنٹ تمام ریاست جیند کو ساتہہ بطور ایک ترکہ لاوارث کی عملدرآمد کرنا قرار دیتی تو اونکو کوئی جایز وجہہ شکایت کی نہین ہو سکتی تہی اور علی ہذا القیاس اونکو بلاشبہ کوئی جایز وجہہ شکایت کی اوس فیصلہ کی نسبت بہی نہ تہی جسکے رو سے سردار سروپ سنگہ کو ریاست اور خطاب راجگی مع علاقہ مملوکہ و مقبوضہ اوس مورث اعلی کی جسکے تسلسل نسبی کے ذریعہ سے اوس نے دعوی کیا تہا عطا کی گئی۔ جس مین اول تو وہ جزو کُل علاقہ کا ہے جو نہایت بیش بہا ہے اور دوسری وہ کُل جاگیرات مین جو بعد کو حاصل ہوئی تہین۔ باستثناء اون جاگیرون کی جو ریاست لاہور کی طرف سے بعد عہدنامہ سنہ ۱۸۰۹ع کو حاصل ہوئی تہین اور بطور واجب الوصل معطی کے پاس واپس چلی گئین راجہ بہاگ سنگہ نے کوئی نیا علاقہ فتح نہین کیا تہا۔

اور جو خیر کہ علاوہ متروکہ اوسکے والد کی اُسکو حاصل ہوئی تہی وہ مہاراجہ کا ہو خواہ گورنمنٹ انگریزی کا عطیہ محض تہی۔

جاگیرات عطیہ سرکار لاہور۔

جاگیرات عطیہ لاہور کا حال یہہ ہی کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نی اپنا استحقاق اون تمام جاگیرات کی نسبت جو عہدنامہ مذکورہ کے ماقبل خواہ مابعد اوسنی جیند کو عطا کی تہین ظاہر کیا مگر اوسکی استحقاق کو گورنمنٹ انگریزی نے عطیہ ماقبل عہدنامہ کی نسبت منظور نہ کیا۔ اوسنی بہی سروپ سنگہ کی طرح ہندوون کے قانون وراثت کی طرف رجوع کیا تہا جسکو کہ وہ کبہی مانتا نہین تہا اور اگر بالفرض قانون مذکور معمول بہا بہی ہوتا تب بہی اوسکو امر متنازعہ فیہ سے کچہہ تعلق نہ تہا۔ یہہ صحیح ہی کہ سرداران سکہہ جو انگریزی محافظت مین آ چکے تہی حاکم لاہور کے ساتہہ ہر قسم کی تعلق و ماتحتی سے بطور لازمی بری نہ تہی۔ چنانچہ جو لوگ کہ اوسوقت اپنی اراضیات مقبوضہ کی کسی جزو کی اعتبار سے رنجیت سنگہ سے صاف صاف تعلق رکہتے تہی تو اونکا یہہ تعلق خواہ مخواہ عہدنامہ مذکور سے تبدیل نہین ہو گیا تہا کیونکہ عہدنامہ مین صرف یہہ شرط تہی کہ مہاراجہ اون سرداروں کے حقوق ملکیت پر جنکو دریای ستلج کے بائین کنارہ پر اوسنے اپنی عملداری کے متصل علاقہ عطا کیے تہے کسی قسم کی دست اندازی نکریگا اور نہونے دیگا مگر وہ جاگیرین جو بلا کسی شرط کی عطا ہوئی تہین اونکا قبضہ مختلف قسم کا تہا۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ بحیثیت بالاتر مالک ہونے کے ستلج کی جنوب کے جملہ متروکہ ہاے لاوارث کی دعوی کرنیکا مجاز نہ تہا اور نہ ہندوون اور نہ سکہون کے قانون کی روسے کسی مُعطی کو مُعطی لَہٗ کے لاولد مرنے پر عطیہ کی واپسی کا اختیار ہے۔

رای گورنر جنرل دربارہ جاگیرات عطیہ لاہور

عالیجناب گورنر جنرل بہادر نے پندرہوین ۱۵ جون کی مراسلہ مین جو بنام مہاراجہ بہیجا تہا یہہ تحریر فرمایا کہ وہ اون جاگیرون پر جو راجہ متوفی کی خاندان کے قبضہ مین قبل تحریر

اوس عہدنامہ اتحادی کی جو آپکی اور گورنمنٹ انگریزی کے مابین میری وساطت سے عمل مین آیا ہی تہین حسب ہی آپکی برطبق معانی عہدنامہ مذکور کے غور کیا جاسکتا ہی مگر دربارہ اون جاگیرون کے جو بعد عہدنامہ مذکور کے عطا ہوئی ہین مین آپ سے متفق الراے ہون کہ آپکو اونکی واپس لینے کا استحقاق ہے ۔ اا

ابہام تحریر۔ لفظ جاگیر جو اون مراسلون مین استعمال ہوا تہا اوس سے وہ جاگیرین مقصود تہین جو ایک بالادست کی طرف سے ایک زیردست کو اطاعت کی شرائط پر عطا ہون اور اوسکو غیر مشروط جاگیرات سے کچھ علاقہ نہین ہی۔ مگر یہہ لفظ ایک مُبہم معنی رکہتا تہا اور چونکہ مہاراجہ نے اوسکو بلا تعین ہر قسم کی جاگیرات کے معنی مین سمجہا تہا یا سمجہنے کا بہانہ کیا تہا لہذا عالیجناب گورنر جنرل بہادر نے اس امر پر تکرار کرنا ناپسند کیا۔

جاگیرات عطیہ قبل عہد نامہ ۱۸۰۳ء اول خط وکتابت جو مہاراجہ نے گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ کی تہی اوس مین اونہون نے صرف اون جاگیرات کا دعوی کیا تہا جو قبل عہدنامہ ۱۸۰۹ء کے راجہ جیند کو عطا کی تہین اور یہہ امر بعد کو واقع ہوا تہا کہ اونہون نے اون سب جاگیرونکا دعوی کیا جو عہدنامہ مذکورہ کے ماقبل اور مابعد عطا ہوئی تہین اور اونہون نے اس بات کا بہی اشارہ کیا کہ وہ بذریعہ قانون وراثت کی کل علاقہ مقبوضہ راجہ متوفی کا مستحق ہی۔ اس اخیر دعوی کی نسبت ایجنٹ گورنر جنرل نے اپنے مراسلہ موسومہ مہاراجہ مورخہ یکم فبروری ۱۸۳۶ء مین اسطرح جواب دیا کہ وہ آپ کو اس بات کے یاد دلانے کی کوئی ضرورت نہین ہی کہ گو آپ رئیس متوفی سے قرابت بعیدہ رکہتے ہون مگر ریاستونکی جانشینی کا معاملہ خواہ ازروے دہرم شاستر خواہ ازروے رواج ملک ایسا نہین ہی جو تابع اون عام قواعد وراثت کا ہو جو عوام الناس کے ترکہ

اور جایدادون سہی متعلق ہین۔

عطیات مابعد عہدنامہ مذکورہ کا سرکار لاہور کو واپس جانا۔

جیند کی جانشینی کی بابت بہت عرصہ تک خط و کتابت جاری ہی اور آخر کار یہہ اصول قرار پایا کہ مہاراجہ لاہور اون تمام جاگیرات کو واپس لیلی جو بعد عہدنامہ سنہ ۱۸۰۹ء کی اوسنی عطا کی تہین اونہی راجہ کو صرف راجہ گجپت سنگہ کی مقبوضات ملنی چاہئین اور باقی علاقہ بشمول لدہیانہ گورنمنٹ انگریزی کے پاس واپس جانا چاہئی۔ یہہ فیصلہ جو راجہ سروپ سنگہ اور مہاراجہ لاہور کے حق مین نہایت ہی فیاضانہ تہا عالی جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی حکم منقولہ ذیل مورخہ دسوین جنوری سنہ ۱۸۳۷ء کی ذریعہ سی مشتہر کیا گیا تہا۔

فیصلہ اخیر گورنمنٹ ہند

۹۹۳۔ عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بافسوس دیکہتی ہین کہ ریاستہای سکہہ مین تبلیغ وراثت جایداد کے واسطی کسی عام قواعد جانشینی کا منضبط کرنا قریب ناممکن کے ہی جو اطلاع کہ ابتک حاصل ہوئی ہی وہ بجای اسکی کہ اس بارہ مین معلومات کو ترقی دی مضمون مندرجہ رسالہ مرتبہ کپتان مرے صاحب کی جو سکہون کے قواعد و رسومات کے بیان مین ہی تائید کرتا ہی جسکا مطلب یہہ ہی کہ ریاستہای سکہہ مین جایداد زمینی کی وراثت کی قواعد اختیاری ہین اور مختلف خاندانون کے رسم و رواج اور اغراض و مطالب کے مطابق اونمین مختلف ترمیمین ہوجاتی ہین اور نہ اس غیر معین قاعدہ کو ایک معین اور اعلی اصول کی صورت مین لانا آسان ہی۔ ۱۱

۹۹۴۔ مجکو اس بات کی بیان کرنیکی ہدایت ہوئی ہی کہ عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل صاحب ایجنٹ دہلی کی اوس رای سی اتفاق نہین کرسکتی جو اونسی اپنی چہٹہی مورخہ نہم ماہ گذشتہ کی گیارہوین فقرہ مین ظاہر کی ہی کہ وراثت جیند کی معاملہ مین راجہ متوفی کی رانیون

کے دعوون کی تائید مضمون نظایر محولہ سے پائی جائیگی - یہہ صحیح ہی کہ منجملہ اون صورتون کی جبکہ بعض رؤسا متوفی کے بھائیونکو وراثت ملی تہی تو صورتون مین اونہون نے مالکان متوفی کی بیواؤن سے شادی کرلی تہی مگر یہہ نتیجہ ہرگز نہین نکلتا کہ وراثت بذریعہ اوس ازدواج کی تہی - یا کہ درصورت عدم وقوع ازدواج کی وہ وراثت عمل مین نہ آتی اور بیواؤن کو درصورت عدم وقوع ازدواج کے بہ ترجیح ورثاء ذکور کے وراثت مل سکتی -

۹۹۵ - جبکہ اوس قطعہ ملک مین نظایر اسقدر متضاد اور رسم و رواج اسقدر غیر متعین معلوم ہوتا ہے - اسصورت مین عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی رای یہہ ہی کہ جب کبہی ممکن ہو گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے کسی عام اصول کا قایم ہونا مناسب اور قرین مصلحت ہو اور بلحاظ رسم و رواج اور انصاف و مصلحت ملکی کے اسبات کی ضرورت معلوم ہوتی ہی کہ پٹیالہ و جیند و کپتہل و نابہہ کی ریاستون کے بارہ مین قاعدہ یہہ ہونا چاہی کہ ہندؤن کے قانون کے بموجب کل ریاست اقرب ورثاء ذکور کو ملنا چاہیے اور عورتون کو نہین ملنا چاہیے - اور دیگر ریاست ہای سکہہ کے بارہ مین ہر موقع پر رسم خاندان کو عمدہ ترین شہادت سے دریافت کرنا چاہیے -

۹۹۶ - اصول مندرجہ بالا کو مقدمہ کے ساتھہ متعلق کرنے سے سروپ سنگہ کا استحقاق بلاشبہہ سب سے زیادہ قوی معلوم ہوتا ہی مگر اوسکو اوس علاقہ سے زیادہ کا استحقاق نہین ہو سکتا جو اوسکے پڑدادا گجپت سنگہ کے قبضہ مین تھا جسکے ذریعہ سے اوسکا استحقاق قایم ہوا ہی - ،،

راجہ جیند کا اس حکم کی نظر ثانی کرانے کے لئے کوشش کرنا -

اس فیصلہ سے نیا راجہ راضی نہوا اور دیگر رؤسا پہولکی نے بہی اس امر کی کوشش کرنے مین کہ اس باب مین مکرر غور کیا جاے اور کل علاقہ مقبوضہ راجہ بہاگ سنگہ

اوسکی حوالہ کیا جاسی اوسکی ساتہہ اتفاق کیا۔ مگر گورنمنٹ نے اس مقدمہ کو پہر چہیڑنا منظور نہ کیا اور راجہ کو اطلاع دی کہ جو کچہہ اوسکا حق متصور ہو سکتا تہا وہ پا چکا ہی۔ علاقہ کی تقسیم یعنی جو علاقہ کہ لاہور کو دیا گیا اور جو راجہ سروپ سنگہ کو ملا اور جو علاقہ گورنمنٹ انگریزی نے ضبط کر لیا فہرست[۵۱] مفصلہ ذیل سی معلوم ہوگی مگر اس فہرست مین بعد کو دو ایک امور مین ترمیم بہی ہوئی ہے۔

فہرست علاقہ جیند

جو سروپ سنگہ کو دینا قرار پایا

نام پرگنات	تعداد مواضعات	محاصل تخمینی	کیفیت
جیند خاص	۱۴۰	روپیہ ۱۳۰۰۰۰	محاصل کا یہہ تخمینہ مسٹر کلارک کی رپورٹ مورخہ دسوین نومبر سنہ ۱۸۳۵ع سی لیا گیا ہی۔
سفیدون	۲۵	۴۲۰۰۰	اوسکی تفصیل رپورٹ مورخہ ۲۹ اونتیسوین دسمبر سنہ ۱۸۳۴ع مین مندرج نہین ہی اور رقم مندرجہ فہرست ہذا سے حقیقی محاصل بہت کم ہے۔
آسندہ	۲۶		
سانلوں	۸		
بالانوالی	۱۰۸	۲۰۰۰۰	مسٹر کلارک کی رپورٹ مورخہ ۱۹ اونیسوین دسمبر سنہ ۱۸۳۴ع مین یہہ تخمینہ صرف تیرہ ۱۳ مواضعات کا بیان کیا گیا ہے۔
سنگرور	۱۱	۵۰۰۰	
بچھےوال	۱	۴۰۰۰	محاصل کا یہہ تخمینہ رپورٹ مورخہ اونیسوین دسمبر سنہ ۱۸۳۴ع سی لیا گیا ہے۔
بہونگی	۱		
سموٹ	۱		
ماہلان	۱		
میزان	۳۲۲	۲۳۶۰۰۰	

جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کو واپس دینا قرار پایا

نام پرگنات	تعداد مواضعات	محاصل تخمینی	کیفیت
بلوارہ	۱	روپیہ ۹۰۰۰	سندون کے ترجمہ کے روسے جو صاحب ایجنٹ کی چٹہی مورخہ تیسوین جنوری سنہ ۱۸۳۷ع کے ساتہہ پہونچا تہا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ان مواضعات کا ایک ربع مہاراجہ رنجیت سنگہ نے عطا کیا تہا۔
تلونڈی	۱		
نصف مدکی	×		
نصف غیاث پورہ	×		
میزان		۹۰۰۰	

حاشیہ ۵۱ یہہ فہرست جو کامل طور سی صحیح نہین ہی مسٹر گشبی صاحب کے دفتر مین فروری سنہ ۱۸۳۷ مین لکہی گئی تہی ۱۲ مصنف

تتمہ فہرست علاقہ جنید

جو گورنمنٹ انگریزی کے پاس رہا .

بسیان	۱۶	روپیہ ۱۶۰۰۰	اگر کوئی مقام مندرجہ فہرست ہذا ستلج کے اوس پار واقع ہوگا تو اوسکو بے شک گورنمنٹ نہین لے گی۔
لدہیانہ	۷۷	۸۵۰۰۰	
سورنڈہ	۳۶	۴۴۰۰۰	
نصف مدکی	۸	۱۰۰۰۰	
جنڈیالہ	۹	۱۱۰۰۰	یہہ جاگیر رنجیت سنگہ نے سنہ ۱۸۱۱ء عیسوی مین عطا کی تہی مسٹر کلارک کی رپورٹ مورخہ دسوین نومبر سنہ ۱۸۳۵ء مین یہہ جاگیر شامل نہین ہے۔
میزان	۱۴۶	۱۶۶۰۰۰	
چہال	۰	۲۰۰۰	یہہ نہین معلوم ہوتا کہ یہہ علاقی کس طرحپر اور کس شخص نے حاصل کئی ہین ہے۔ لہذا یہہ امر مشتبہ ہی کہ آیا یہہ علاقی گورنمنٹ کے پاس رہنی دی جائینگی یا واپس لیئی جائینگی۔
دیال پورہ	۰	۳۰۰۰	
متفرق دیہات	۰	× ۱۱۰۰۰	× یہہ مواضعات مسٹر کلارک کی رپورٹ مورخہ دسوین نومبر سنہ ۱۸۳۵ء مین شامل نہین ہین مگر اوس خلاصہ مین مندرج ہین جو ۲۹ اونتیسوین دسمبر سنہ ۱۸۳۶ء کو پیش کیا گیا تہا۔
میزان	۰	۱۶۰۰۰	

حاشیہ — نو مواضعات کو غربی حصہ علاقہ دہلی مین ملا لینے کا حکم ہوا ہی یعنی بمبوری و سندلانہ و کہیراوڈ و کہڑک و پنہاری و دہاپ و بہدوڑ و پڑانہ کہیڑہ و کہر کہودا اور چونکہ یہہ مواضعات علاقہ انگریزی کا ایک جزو ہین اسواسطے انمین سے کوئی موضع راجہ سروپ سنگہ کو نہین دیا جائیگا۔

دستخط جی ای لشبی سکریٹری۔

تجویز کورٹ آف ڈائرکٹرز۔

نومبر سنہ ۱۸۳۷ء مین صاحبان کورٹ آف ڈائرکٹرز نے جنکی پاس اخیر انتظام وراثت جنید کا بغرض منظوری بہیجا گیا تہا یہہ حکم دیا کہ وہ کل علاقجات جو نہ رنجیت سنگہ کی طرف سے اور نہ گورنمنٹ انگریزی اور اوسکے قایم مقامان سابق کی طرف سے بطور جاگیر کے عطا ہوئی تہی بلکہ گجپت سنگہ کی زمانہ سے اور طرحپر حاصل ہوئی تہی۔ انصافاً انہی راجہ کی ملکیت متصور ہو سکتی ہین۔ کورٹ مذکورہ نے اپنے مراسلہ مین یہہ تحریر فرمایا تہا کہ اگر کوئی حصہ کسی اور طرحپر مثلاً بذریعہ فتح کی حاصل ہوا تہا تو ہم نہین خیال کر سکتے کہ کس بنا پر گورنمنٹ اوسکی حقدار ہو سکتی ہی۔ اس قسم کی مقبوضات ہماری رای مین وارث اقرب یعنی سروپ سنگہ کو پہونچنی

چاہئین جسطرح کہ اور خانگی جایداد ایسی صورتون مین پہونچتی اور یہہ امر کہ ملک و علاقہ بہی اسیطرح پہونچ سکتا ہی اون بیشمار نظیرون سے ثابت ہوتا ہی (جنکو چارون بیوہ لکی رانیون کے وکلانے پیش کیا ہی) جنکی رو سے ایسی علاقجات جو مورث اعلی سے نہین پہونچے تہے بلکہ اوسکی وفات کے بعد حاصل ہوئے تہے ورثا سلسلہ غیر مستقیم کو ملتے رہنے ثابت نہین"۔ اس حکم نے اوس فیصلہ پر کچہہ اثر نہین بخشا جسکی رو سے سروپ سنگہ خاندان جیند کی شاخ منقطع کے کل علاقجات پر متصرف ہوا تہا باستثناے اون حصونکے جو اور گورنمنٹون کی طرف سے عطا ہوئے تہے۔

بیواؤنکا سردار سروپ سنگہ کے دعوون کی ترجیح پر ناراض ہونا۔

رئیس متوفی کی والدہ اور رانیون کو یہہ امر بالطبع موجب ناخوشی تہا کہ ایک آدمی جسکو وہ ایک بیجا دخیل اور اپنے آپ سے کم رتبہ کا خیال کرتی تہین ریاست کا وارث ہو اسواسطے اونہون نے اپنے دعوون کو بڑی ضد اور اصرار کے ساتہہ پیش کیا مگر کچہہ کامیابی حاصل نہوئی بالخصوص رانی سبہا کنور اور رانی صاحب کنور نے اپنی اور دیگر رانیون کی شکایتون کو بہت سی عرضیون مین درج کیا۔ اونہون نے شکایت کی کہ ہمارے ساتہہ بہت بڑی سختی اور بے حرمتی کی گئی ہے زنانہ مکان مین دست اندازی کی گئی ہے اور خاندان کے قدیمی اور نمک حلال ملازم نکالدیے گئے اور اونکا مال ضبط کیا گیا۔ وہ ملتجی ہوئین کہ ہمارے دعوون کی جدید تحقیقات عمل مین آئے اور اس تحقیقات سے گورنمنٹ کو راجاؤن کی سازشین اور وہ ناانصافی جو ایسی لاچار عورتون کے ساتہہ کی گئی ہے جو اپنی حفاظت کرنیکی قابلیت نہین رکہتی ہین ظاہر ہوجائیگی۔

رانیونکی شکائتین کم بنیاد رکہتی تہین اور اونکا اصل مدعا اپنے دعوے بابت ریاست کو جو غیر مقبول ہوچکے تہے از سرنو چہیڑنا تہا اسواسطے راجہ کو ہدایت کی گئی کہ عالیجناب نواب گورنر جنرل

بہادر رانیون کی شکایتون کی بے بنیاد ہونیکی وجوہات کو بخوشی مسموع فرمائینگے۔

علاقہ جو گورنمنٹ کو بطور ترکہ لاوارث کے ملا۔

منجملہ اوس علاقہ کی جو گورنمنٹ انگریزی کو جیند سی حاصل ہوا تہا علاقہ لدہیانہ سب سے عمدہ تہا جس سی قریبا پچاسی ۸۵ ہزار روپیہ کے محاصل وصول ہوتا تہا اور باقی کل علاقجات متحصلہ گورنمنٹ کا مجموعی محاصل بہی اسکی قریب تہا۔

راجہ سروپ سنگہ کی گدی نشینی سنہ ۱۸۳۷ مین

اپریل سنہ ۱۸۳۷ مین راجہ سروپ سنگہ تمام رؤسا پہولکی اور انگریزی ایجنٹ کی موجودگی مین باضابطہ گدی پر بٹہایا گیا۔ گدی نشینی کی بارہ مین اسقدر طول و طویل بحث و مباحثہ کا ہونا جیند کی زیادہ مفسد اور فتنہ انگیز رعایا پر اپنی خراب نتائج کی پیدا کرنی سی خالی نرہا تہا چنانچہ شروع سنہ ۱۸۳۶ع مین علاقہ بالانوالی مین آتش بغاوت مشتعل ہوئی تہی۔ اس مقام کی باشندے جو ٹہٹہہ کی متصل انبالہ سی قریب سو میل کی فاصلہ پر جانب غرب واقع ہے اپنی مطلق العنانی اور وحشیانہ چال چلن کے واسطی ہمیشہ مشہور رہی ہین اور انہی لوگون نے سنہ ۱۸۱۵ع مین جبکہ کنور پرتاب سنگہ ہانسی سی بہاگ آیا تہا اوسکی امداد کی حیلہ سی حکومت جیند سے بغاوت کی تہی اور صرف اوسوقت مطیع ہوئے تہے جبکہ سر ڈیوڈ آکٹرلونی ایک فوج جرار کی ساتہہ اونکی سرکوبی کی واسطی روانہ ہوئے تہے۔ جیند کی حکومت مین جیساوہ چاہتی تہی کیا کرتی تہی اور کچہہ محاصل نہین ادا کرتی تہی۔ مگر راجہ سنگت سنگہ کی وفات کے بعد بالانوالی کا نظم و نسق گورنمنٹ انگریزی کے ہاتہہ مین آیا اور وہان کی رعایا سے محاصل طلب کیا گیا۔ اونہون نے اوس چیز کو جسکو وہ اپنا ایک واجبی حق سمجہتی تہی ایک ہلکی جمعبندی پر ترجیح دی تہی اور اس مقدمہ کی جملہ حالات پر غور کرکی اون سے صرف ایک معتدل رقم کا طلب کرنا قرین مصلحت خیال کیا گیا تہا۔ مگر اسپر بہی وہ رضامند نہوئی۔ اور اونہون نے مسٹر ایجورتہہ صاحب پر جبکہ وہ اونکی علاقہ مین سے

گذر رہی تہی شاید اون کالیونکی اشارہ سی حملہ کیا تہا جنہون نی گروسر جاکر جو اوس نواح مین سکہون کا ایک متبرک مقام اور تیرتہہ کی جگہہ ہی بغاوت اختیار کی تہی بظاہر اس خیال سی کہ اونکا ویران اور بنجر ملک اونکو انگریزی فوج کی حملہ سی جسکو حکّام لوگ شروع موسم گرما مین بہیجنا پسند نہ کرینگی محفوظ رہیگا۔

سرغنہ بغاوت

اس فساد کا بانی مبانی ایک شخص مسمی گلاب سنگہ گل ساکن بالانوالی تہا جو سابق مین فوج جیند مین ایک رسالدار تہا اور جیند کی بہت سی سپاہی بہی باغیون سے جا ملی تہی۔ ان سپاہیون کو پہلی ہی تنخواہ دیکر موقوف کرنا لازم تہا اور رانی صاحب کنور کو بزمانہ اوسکی مدار المہامی کے ستمبر ۱۸۳۵ء مین اس امر کی صلاح دی گئی تہی مگر اوسنی اس معاملہ مین کارروائی کرنے سے انکار کیا تہا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ملک بہوکے اور ناراض آدمیون سے جنکی کوئی وجہہ معیشت بجز دست درازی اور غارتگری کچہ نہ تہی بہر گیا۔ اس مفسدہ کی تحریک کنور پرتاب سنگہ کی بیوہ نے بہی کی تہی جسکا بہائی دل سنگہ سرغنون مین سے تہا اور مواضعات چک بہائی کا کے باشندون نے بہی اوسمین مدد دی تہی مفسدون نے مہراجکی سکہون کو بہی جو باشندگان بالانوالی کی طرح شورہ پشت اور مطلق العنان تہی اپنا شریک کرنیکی لئی بڑی بڑی کوششین کین مگر اونہون نے ایک ایسی مہم مین جسکو وہ بے سود سمجہتی تہی شریک ہونا دانائی سی بعید سمجہا۔

اوسکا فرو ہونا

مگر یہہ بغاوت تہوڑی ہی عرصہ مین فرو ہوگئی تہی کیونکہ باغیون کے قبضہ مین کوئی مستحکم مقام نہ تہا۔ قلعہ بالانوالی جو صرف پکی اینٹ اور گارہ سی بنا ہوا تہا بہت زیادہ مستحکم نہ تہا اور اوسوقت سی جبکہ ۱۸۱۵ء مین متمرد زمیندار اوس سے نکالدئی گئی تہی اوسکی مرمت

بہی نہوئی تہی - باینہمہ سترہوین مارچ کی شب کو باغیون نے اوسمبر اور تہانہ پر یکبارگی چہاپہ مار کر قبضہ کر لیا تہا - مگر ایک فوج اونکی مقابلہ کی واسطی بہیجی گئی اور اونکو شکست فاش دی گئی جس مین دل سنگہ و لکہا سنگہ اور پرتاب سنگہ کی بیوہ تو مقید ہوگئی اور گلاب سنگہ مارا گیا اور دیسو سنگہ نے جو دوسرا سرغنہ تہا جبکہ قریب گرفتار ہونیکی تہا اپنی آپکو پیش قبض سی خود ہلاک کیا - اور باقی بہت سی لوگ قید کر کی تحقیقات کیواسطی انبالہ کو بہیجی گئی اور ایک دستہ فوج کا بالانوالی مین متعین ہوا اور کامل امن و امان کے قایم ہونے تک وہان ہی ٹہیرا رہا -

کیتہل کا لاوارث ہوجانا اور راجہ جیند کی کارروائی

راجہ سروپ سنگہ نے اون تمام مقبوضات کی حاصل کرنیکی امید کو منقطع نکیا تہا جو راجگان ماسبق کی پاس تہی اور متعدد مرتبہ گورنمنٹ کو اس بارہ مین لکہا مگر کچہہ فایدہ نہوا - مارچ ۱۸۴۳ء مین کیتہل کی لاوارث ہوجانے نی اوسکو واسطی ایک اور دلیل مہیا کی کیونکہ گو اس علاقہ کی تبلیغ وراثت اوسی اصول پر عمل مین آئی تہی جس پر کہ جیند کی تبلیغ وراثت مبنی کی گئی تہی یعنی اولاد سلسلہ غیر مستقیم کو صرف اسقدر ترکہ پہونچنا چاہئی تہا جو اوس مورث اعلی کے قبضہ مین تہا جسکی ذریعہ سی وہ دعویدار تہی مگر سابق مین علاقہ لکرالہ جو کیتہل کا ایک حصہ تہا سلسلہ غیر مستقیم مین بلالحاظ ان امور کی جانے دیا گیا تہا نظر برین راجہ سروپ سنگہ اور مہاراجہ کرم سنگہ والئی پٹیالہ دونون نے بہائی متوفی کیتہل کے دادا کی بہائی کی پوتے کی جانشینی کی پوری استحقاق کی تسلیم کرانیکی لئی حسب مقدور بہت کوشش کی اس خیال سی کہ اگر اسبات کی اجازت ہوگئی تو سروپ سنگہ کا استحقاق بہی کل علاقہ جیند کی نسبت اسیطرح پر مسلم ہوجائیگا مگر اس امید مین اونکو مایوسی حاصل ہوئی - گورنمنٹ نے وراثت جیند کے معاملہ مین اسقدر رعایتین کی تہین

جسقدر کہ جایز خیال کی گئی تہین اور اوسی اصول کے بموجب کیتہل کی ضبطی عمل مین آئی تہی- لیکن تینون پہولکی راجاون نے اس فیصلہ کی مخالفت پر جب تک کہ امکان ہوا سازش کی اور اونکی ہمدردی اور خفیہ صلاح سے کیتہل مین ایک بغاوت پیدا ہوئی جو کسی قدر خونریزی کی بعد فرو ہوئی- مگر جبکہ بغاوت علانیہ ظاہر ہوئی تب اونہون نے اوسکو فرو کرنے مین ہر طرحکی مدد دی اور اونکی فوجون نے باغیونکی بعض بعض جماعتون کو گرفتار اور منتشر کر دیا-

جنیند کو ایک جزو علاقہ کیتہل کا بذریعہ معاوضہ کو ملنا-

علاقہ مضبطہ کیتہل مین سے ایک پرگنہ موسوم بہ ماہلان گہابدان راجہ جنیند کو بمعاوضہ ایک حصہ علاقہ سفیدون کے دیا گیا ماہلان گہابدان مین تئیس ۲۳ مواضعات جمعی تیس ۳۰ ہزار و بیالیس ۴۲ روپیہ سالانہ کی تہی اور حصہ سفیدون مین اڑتیس ۳۸ مواضعات جمعی تینتیس ۳۳۳۸۰ ہزار تین سو اسی روپیہ سالانہ کے یہہ فرق جمع کا اراضیات معافی کو انجام کار ضبط ہونے اور زمین کی نوعیت اور پانی کی دوری کے خیال سے سمجھ لیا گیا تہا کیونکہ ان امور مین ماہلان گہابدان بمقابلہ سفیدون کے زیادہ خوش نصیب تہا- مگر خاص موضع سفیدون اس انتقال سے خارج کیا گیا تہا کیونکہ وہ ایک متبرک مقام اور راجہ جنیند کا ایک پسندیدہ شکارگاہ تہا اور ماسوا اسکے اوسمین اس خاندان کے مری ہوی لوگونکی سمادہین تہین-

موضع بینس کا معاملہ-

منجملہ اون مواضعات کے جو گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ مین علاقہ جنیند کے ساتہہ آئی تہی ایک گانون موسوم بہ بینس تہا جسکو راجہ بہاگ سنگہ نے جمعدار خوشحال سنگہ کو جو لاہور کے بڑی سردارون مین سے تہا عطا کیا تہا- راجہ فتح سنگہ نے بہی اس موضع کو جمعدار مذکور کو پاس رہنے دیا تہا اور راجہ سنگت سنگہ نے بہی بحال رکہا تہا- جولائی سنہ ۱۸۴۲ع مین جمعدار نے وفات

پائی اور موضع مذکورہ واپس لیا گیا - یہہ ایک خاص عطیہ جمعدار کے واسطے تہا اور گورنمنٹ انگریزی پر بعد اُسکی وفات کے موضع مذکور کا بحال رکہنا واجب تہا اور خوشحال سنگہ سے راجہ ہیرا سنگہ وزیر اعظم لاہور اسقدر عداوت رکہتا تہا کہ اوسکی وفات کے بعد اوسکی جاگیر کا ایک بڑا حصہ ضبط کر لیا تہا - مگر باوجود ان سب باتوں کے موضع مذکورہ کی ضبطی کو سرکار لاہور نے ایک امر خلاف دوستی متصور کیا -

قوم سکہ کی متوحش حالت

اس زمانہ مین سکہہ لوگ بہت متوحش اور بدگمان تہے اور اپنی جایداد مین ذرا سی بہی دست اندازی ناپسند کرتے تہے - موضع موڑان واقع علاقہ نابہہ کا حال بہی جو لاہور سے واپس لیا گیا تہا اسی قسم کا تہا اور ان دونوں صورتوں مین سرکار لاہور نے انگریزوں کی کارروائی کو مخالفانہ ارادوں پر مبنی خیال کیا اور یہہ سمجہا کہ کسی مناسب موقع پر ہمارے زیادہ علاقہ کو لے لینا چاہتے ہین -

کارروائی راجہ جنید بایام جنگ ۱۸۴۵-۴۶ء

سنہ ۱۸۴۵ء کی لڑائی سے ذرا پہلے ستلج کے اس پار کے بڑے بڑے سرداروں کی کیفیت تاریخ پٹیالہ مین درج ہو چکی ہے - راجہ جنید اسوقت پٹیالہ کا طرفدار اور راجہ دیوا اندر سنگہ والی نابہہ کا سخت دشمن تہا جو اوسکو نہایت حقارت سے دیکہا کرتا تہا اور اوسکو خاندان کے ادنے شاخ مین خیال کر کے کسی قسم کا باتوقیر خطاب اوسکے واسطے پسند نکرتا تہا - راجہ جنید کے چال چلن نے اس آزردگی کو اور بہی زیادہ قوی کر دیا تہا کیونکہ اوسنے دیوا اندر سنگہ کی حمایت اپنی وعیداری ریاست جنید کی نسبت ضلع سنگرور کے دینے کے وعدہ پر حاصل کی تہی مگر جبکہ اوسکے استحقاق کو گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا تو اوسنے اُس وعدہ کے ایفا سے انکار کر دیا تہا - اس صورت مین صرف

یہی توقع ہوسکتی تہی کہ درصورت شروع ہونی لڑائی کی پٹیالہ اور جیند ایک طرف ہونگی اور نابہہ دوسری طرف ۔

گورنمنٹ انگریزی کی نسبت خیالات

اس مین کچہہ شک نہین ہے کہ راجہ جیند گورنمنٹ انگریزی کا ہواخواہ تہا جس نے اوسکی ساتہہ نہایت فیاضانہ سلوک کیا تہا اور اوسکی ایک ایسی دعوی کو تسلیم کیا تہا جسکا کوئی جایز وجود نہین کہا جا سکتا تہا ۔ مگر وہ بالکلیہ راضی نہ تہا ۔ اوسکو اسقدر حصہ ملگیا تہا کہ اوسنی کل کی لینی کا اپنی آپکو مستحق خیال کیا اور اس بات سی کبہی امید منقطع نکی کہ شاید کبہی نہ کبہی اوسکو کل مقبوضات راجگان سابق حاصل ہوجائین ۔ انگریزونکی طرف سی عام بدگمانی اور نفرت جسکو سرکار لاہور نے بڑی احتیاط کی ساتہہ ترقی دی تہی اور کابل کی مہم اول کا ناخاطر خواہ انجام جسنی ہندوستانیونکی دلون مین انگریزونکی دولت واقبال کی اعتماد کو متزلزل کردیا تہا سروپ سنگہہ پر بہی خالی از اثر نہوا اور ۱۸۴۵ء مین اوسکی چال چلن نی نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی کو جبکہ علاقہ جیند مین سفر کررہی تہی بہت ناخوش کیا تہا اور اوسنی مسٹر مٹکاف صاحب کی بہی اس درجہ اہانت کی تہی کہ اونکو اس بارہ مین ایجنٹ گورنر جنرل سی ایک خاص خط وکتابت کرنی پڑی تہی ۔

جنگ ۱۸۴۵-۴۶ء کی خدمات ۔

آغاز نومبر ۱۸۴۵ء مین سروپ سنگہہ سی ایک سو پچاس اونٹ فوج سرہند[۵۱] کی استعمال کے واسطی طلب کئی گئی لیکن باوجود وعدون اور مکرر حکمون کے اوسنی اوسکی تعمیل مین غفلت کی اور یہہ نتیجہ ہوا کہ فوج کو بوقت کوچ بڑی تکلیف برداشت کرنی پڑی ۔ اسلئی میجر براڈفٹ صاحب ایجنٹ نی اوسپر دس ہزار روپیہ جرمانہ کئی جو اگلی سال مین وصول کئی گئی تہی ۔ بعد اس فہمایش کے راجہ کا

---

[۵۱] گورنمنٹ انگریزی کی سرکاری غذات مین چہاونی انبالہ کی فوجکو فوج سرہند ڈویزن لکہا جاتا ہی ۱۲ محشی

چال چلن بالکل قابل طمانیت رہا۔ رسد اور سامان باربرداری کی مہیا کرنے مین اوسکی آدمیون نی بڑی مستعدی ظاہر کی اوسکی فوج نی انگریزی فوجکی ساتہہ کام دیا اور اوسکی ایک دستہ کی مستعدی اور خوش انتظامی کی تعریف جو فوج پٹیالہ کی ساتہہ کپتان ہے صاحب کی ماتحتی مین گھونگرانہ کو گیا تہا افسر مذکور نی بڑی شد و مد سے کی تہی۔ کچہہ عرصہ کے بعد ایک دستہ فوج کا کشمیر کی مہم مین شریک بہی ہوا تہا جہان کے حاکم امام الدین خان نے مہاراجہ گلاب سنگہ سے بغاوت اختیار کی تہی۔

ان خدمات کے صلہ مین عالی جناب گورنر جنرل بہادر نے دس ہزار روپیہ کا جرمانہ معاف کیا اور باظہار خوشنودی گورنمنٹ ایک جاگیر کا عطا ہونا جسکی مالیت تین ہزار روپیہ ۳۰۰۰ سال سے زیادہ نہ تہی منظور فرمایا اور اوس فوجکو جسنے فوج کشمیر کے ساتہہ کام دیا تہا دو چند تنخواہین عطا کی گیئن۔

سند بنام راجہ بعد اختتام جنگ

بعد اختتام جنگ مال تجارت کی آمد و رفت کا محصول یعنی محصول سایر و زکات محصول ریاست جنید سے موقوف کیا گیا اور گورنمنٹ انگریزی نے وعدہ کیا کہ راجہ اور اوسکی قایم مقامون سے کسی قسم کا خراج و معاملہ و زر معاوضہ خدمت فوجی وغیرہ کبہی نہین طلب کیا جائیگا اور راجہ نے گورنمنٹ کو لڑائی کے ایام مین اپنی تمام فوج سے مدد دینے اور جنگی رستون کی مرمت رکہنے اور اپنے علاقہ مین رسوم ستی و غلامی و دختر کشی کے انسداد کرنیکی ذمہ داری کی اور محصول تجارت مال کی موقوفی کے بدلے مین ایک اور عطیہ جمعی ایکہزار روپیہ ۱۰۰۰ سالانہ کا لاہور کی جدید فتوحات مین سے راجہ کو عطا کیا گیا[۵۱]

---

[۵۱] شقہ عالیجناب گورنر جنرل بہادر بنام راجہ جنید مورخہ تیرہوین ۱۳ فروری ۱۸۴۷ع و چٹہی ایجنٹ گورنر جنرل مورخہ سولہوین ۱۶ فروری جسکے ذریعہ سے راجہ کو اطلاع دی گئی تہی کہ اوسنے محصول زکات کے موقوف کرنے سے ایک نہایت عمدہ نظیر قایم کی ہے اور گورنمنٹ گزٹ مین اوسکا اعلان کیا جائیگا۔ ۱۲ مصنف

اور مثل اور پہولکی سردارون کی راجہ جیند کو بہی بعد اختتام جنگ ایک سند عطا کی گئی[۵۱] جس مین اوسکی موروثی ریاست اوسپر بحال رکہی گئی۔ اور یہہ وعدہ کیا گیا کہ جب تک

---

[۵۱] ترجمہ سند موسومہ راجہ جیند مورخہ بائیسوین ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ء حسب ذیل ہے۔ مصنف

،، ہرگاہ کہ عالی جناب گورنر جنرل بہادر نے راجہ جیند کو بصلہ اوس خیر خواہی اور خدمت کے جو لاہور کی پچہلی لڑائی مین گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ اوسنے کی ہے بعض اراضیات کے عطا کرنیکا ارادہ کیا ہے اور راجہ جیند نے اسکے ساتہہ یہہ بہی درخواست کی ہے کہ اوسکے مقبوضات قدیمی مین اوسکے حقوق کی حفاظت وکفالت کا وعدہ مجدداً کیا جاوے تو نواب گورنر جنرل بہادر اس وعدہ کا بکشادہ پیشانی بشکل سند متقولہ ذیل کے اظہار فرماتے ہین تاکہ راجہ موصوف اور اوسکے قایم مقام لوگ اطمینان کامل کے ساتہہ اپنے مقبوضات مین اون حقوق واختیارات کو حسب دستور عمل مین لاتے رہین۔

،، راجہ کے قدیمی وموروثی علاقے مندرجہ فہرست منسلکہ مع تمام حقوق حکمرانی متعلقہ اختیارات فوجداری ووصول محاصل حسب دستور ہمیشہ اونکے اور اونکے قایم مقامون کے قبضہ مین رہینگے۔ جملہ جاگیرداران وماتحتان ومتوسلان ووابستگان راجہ حسب معمول راجہ کی رفاقت وخدمت گذاری مین وابستہ رہینگے۔ راجہ صاحب خود عدل وانصاف کے حامی اور اپنی رعایا کی بہبودی اور خوشحالی کی ترقی مین ساعی ہونگے اور اونکی رعایا پر واجب ہوگا کہ اونکو اپنا واقعی اور حقیقی حاکم سمجہکر اون کی اور اونکے قایمقامون کی اطاعت دل سے کرین اور محاصل کو بطور واجب ادا کرین اور زراعت کی ترقی مین ہمیشہ سرگرم اور اپنی خیر خواہی واطاعت کو ثابت کرتے رہین۔ راجہ صاحب اپنی ذات سے اور اپنے قایم مقامون کی طرف سے محصول آمد ورفت مال تجارت یعنی زکات کے وصول کرنے کے استحقاق سے جو ریاست جیند مین موقوف ہوگیا ہے ہمیشہ کے واسطے دست بردار ہوئے ہین۔ راجہ صاحب نے اپنی ریاست کے اندر اپنے اور اپنے جانشینون کی طرف سے رسوم ستی ودختر کشی وغلامی کے انسداد کی بہی ذمہ داری کی ہے اگر حکام ریاست کی بیخبری مین کوئی شخص ان افعال کا مرتکب ہوگا تو ریاست کی طرف سے بحالت ثبوت جرم ایسی سخت سزا دیجاویگی کہ اورون کو عبرت ہو۔ گورنمنٹ انگریزی راجہ صاحب اور اونکے قایم مقامون سے اور اونکے متعلقان مذکورہ بالا سے کبہی کوئی چیز بطریق خراج یا محاصل یا معاوضہ خدمت فوج وغیرہ کے نہین طلب کریگی بدینوجہہ کہ راجہ صاحب موصوف حسب معمول گورنمنٹ انگریزی کی خدمت ومطالب کی ہواخواہی مین دل وجان سے مصروف رہینگے۔ حکام انگریزی راجہ کی رعایا یا متعلقین کی شکایتون کی سماعت نکرینگے اور نہ راجہ صاحب کے اختیارات مین دست اندازی کرینگے۔ اگر احیاناً کوئی غنیم کسی سمت سے بارادہ تسخیر اس ملک کے بیاس یا ستلج کے اسطرف پہونچے تو راجہ صاحب بذات خود اپنی فوج کے ساتہہ انگریزی فوج کے شامل ہوکر غنیم کے اخراج مین دل وجان سے مدد دینگے اور ضوابط معینہ انتظام لشکر انگریزی کی اطاعت اور پابندی کرینگے اور لڑائی کے زمانہ مین اپنے ملک کے سامانون کو گورنمنٹ انگریزی کے اختیار مین دیدینگے۔ راجہ صاحب اس امر کی ذمہ داری کرتے ہین کہ اپنے علاقہ کی جنگی سڑکون کو انگریزی فوج کے انبالہ ودیگر مقامات سے فیروزپور جانیکے واسطے اپنے ہی ملازمین کے ذریعہ سے بنوا دینگے اور مرمت کرایا کرینگے اور ان سڑکون کے عرض وارتفاع کی تعیین گورنمنٹ کا وہ انجنیر افسر کریگا جسکے متعلق سڑکونکا بنوانا ہوگا۔ راجہ صاحب مختلف منزلون مین جہانپر جنگی انگریزی فوجی فرودگاہ ہون کے واسطے بہی زمینین مقرر کردینگے تاکہ نقصان زراعت کی نسبت بعد کو کوئی دعوی نہ کیا جاوے،، مصنف

که وه گورنمنٹ انگریزی کا خیرخواه رہیگا اوسوقت تک اوسکی حفاظت وحمایت کی جائیگی۔

جنگ دوم سکہان واقع ۱۸۴۹ء

جبکه دوسری لڑائی سکہون کی شروع ہوئی اوسوقت راجه سروپ سنگه گورنمنٹ کی نسبت اپنی خیرخواہی ثابت کرنیکا خواہان ہوا اور بذات خود لاہور کو فوج لیجانے اور فوج انگریزی مین شامل ہونیکی استدعا کی۔ گورنمنٹ نے اوسکی ان خدمات کو قبول نکیا کیونکه اونکی ضرورت نتہی مگر اوسکی اس مستعدی اور خیرخواہی کا دلی شکریه کیا گیا۔

کیفیت جیند بعد ضبطی پنجاب

بعد ضبطی پنجاب راجه جیند بزمره اون رؤسا کے تہا جنکو خودمختارانه اختیارات باستثناء اختیار سزای موت دئی گئی تہی اور یہه اختیار اوسکو بعد غدر ۱۸۵۷ء کے عطا کیا گیا تہا۔ اوسنے اپنے آپکو ان حقوق کا جو اوسکو عطا کئے گئے تہے مستحق ثابت کیا اور اپنے انتظام ریاست کو انگریزی نمونه پرلانے اور وصول محاصل اور پولیس کی نسبت انگریزی قاعده کے اختیار کرنے کی کوشش کی۔ اور جیسا که اکثر اصلاحون کا نتیجه ہوا کرتا ہے یہه اصلاحین بہی عام طور سے لوگونکو پسند نه آئین بالخصوص سرحد کی وحشی قومونکو چنانچه موضع لجوانه کے کاشتکارون نے جو رہتک کی سرحد پر واقع ہے بغاوت اختیار کی اور ایک تحصیلدار کو جو مواضعات کے رقبه مزروعه کی پیمایش کیواسطے بدین نظر بہیجا گیا تہا که اراضیات بنجر کو علیحده علیحده حصّون مین تقسیم کرکی بندوبست کردی مار ڈالا۔

اسکی بعد اونہون نے گرد نواح کی گانوون کے آدمیونکو جو اوسی قوم کی تہے جمع کیا اور خندق وغیره کہود کر اور ہتہیار اور رسد جمع کرکے اپنے محاصره کا بندوبست کر لیا۔

راجه کی بہادرانه کارروائی۔

راجه نے کل موجوده فوج کو لیکر باغیونکی طرف عزیمت کی مگر قبل حمله کرنیکے گورنمنٹ انگریزی کی صلاح سے اوسنے ایک اشتہار بدین مضمون جاری کیا که تمام لوگون کا قصور جو اس

بغاوت مین شرکت رکھتی ہین باستثناے سرغنہ لوگون کی معاف ہوجائیگا بشرطیکہ وہ خاموشی کی ساتھہ اپنی اپنی گہرونکو واپس چلی جائین۔ اس اشتہار نے اور ایک جرّار فوجکی موجودگی نے خاطرخواہ اثر دکہایا باغیون کی ایک جماعت کثیر منتشر ہوگئی اور اونکی سرغنہ لوگ اپنی آپکو تنہا پاکر فرار ہوگئی اور بدون نقصان ایک متنفس کے بہی بغاوت فرو ہوگئی۔[۵۱]

غدر ۱۸۵۷ء

جب مئی ۱۸۵۷ء مین غدر شروع ہوا راجہ سروپ سنگھ بہی مہاراجہ پٹیالہ سے عملی خیرخواہی مین کم نرہا۔ جب دہلی کی بغاوت کی خبر اوسکو سنگرور مین پہونچی اوس نے فی الفور اپنی کُل فوج کو جمع کیا اور بطور یلغار اٹھارہوین تاریخ کرنال مین پہونچ گیا اور شہر اور چہاونی کرنال کی حفاظت اوسنے اپنے ذمہ لی۔ جو فوج کہ اوسکے ہمراہ تہی اوسکی تعداد آٹھہ سو آدمیون سے زیادہ نہ تہی مگر وہ با انتظام اور قواعددان تہی اور کرنال مین اوسکی موجودگی سے طمانیت ہوگئی اور وہ مقام لوٹ سے محفوظ رہا۔ کرنال سے راجہ نے ایک دستہ فوج کا باغپت کے پل کی حفاظت کے واسطے بہیجا جو کشتیونکا بنا ہوا تہا اور دہلی سے بیس میل کے فاصلہ پر جانب شمال تہا اس تدبیر سے فوج چہاونی میرٹھہ جمنا کو عبور کرنے اور سر ہنری برنارڈ صاحب کی فوج سے جا ملنے پر قادر ہوئی۔ شہر پانی پت مین جو آمادہ فساد تہا انتظام قایم ہوگیا۔ اور فوج جیند نے انگریزی فوج کے آگے آگے روانہ ہوکر جو ایک عزت کا منصب تہا سمبہالکا اور رائی کو چہین لیا۔ سڑک پر قبضہ کرلیا اور فوجکے واسطے رسد جمع کی۔

---

[۵۱] اصل حقیقت یہہ ہے کہ نہ اس اشتہار سے یہہ بغاوت فرو ہوئی تہی اور نہ جیند کی مختصر اور کمزور فوج سے بلکہ ریاست پٹیالہ کی امداد سے جسکی دو باقاعدہ پلٹنین اور دو ہزار سوار اور چار بہاری قلعہ شکن توپین وہان گئی تہین اور اسّی سپاہی معہ کمیدان گلاب خان زخمی ہوئے اور سترہ مارے گئے تہے ۱۲ محشی

میدان جنگ مین راجہ سروپ سنگہ کی خدمات۔

ساتوین جون کو راجہ سروپ سنگہ فوج انگریزی سے علی پور مین آملا اور دوسرے روز جنگ سرای بادلی مین فوج جیند نے خوب کام دیا اور صاحب کمانڈر انچیف نے میدان جنگ مین اونکی تعریف کی اور منجملہ اون توپون کے جو ہاتہہ آئی تہین ایک توپ راجہ کو عطا کی۔ اونیسوین ۱۹ جون کو فوج جیند نے نصیر آباد کی باغی فوج کی پسپا کرنے مین جس نے انگریزی لشکر گاہ پر حملہ کیا تہا مدد دی اور اکیسوین ۲۱ کو باغپت کو پہنچی گئی تہی تاکہ کشتیون کی پل کو جو توڑ دیا گیا تہا از سرنو درست کری۔ تین دن مین یہہ پل تیار ہوگیا مگر اوسکو پہر توڑ دینا پڑا کیونکہ باغیون نے راجہ پر جمعیت کثیر کے ساتہہ حملہ کیا اور اوسکو بمجبوری ہٹنا پڑا۔ اب راجہ کو اپنے علاقہ مین واپس جانا پڑا جہان کہ اضلاع ہانسی و حصار و رہتک کے باغیون نے جیند کی دیہات کو بغاوت کی ترغیب دی تہی۔ یہہ فساد سروپ سنگہ کی مستعدی و ہوشیاری سے فرو ہوگیا اور اب اونہون نے اوس انگریزی فوج کی واسطے جس نے دہلی پر چڑہائی کی تہی فوجکی بہرتی کرنے اور گہوڑون کے خرید کرنے مین اپنی ہمت کو مصروف کیا اور نوین ۹ ستمبر کو انگریزی فوج سے پہر آملا۔

حملہ دہلی۔

فوج جیند نے جو کمانڈنٹ کانہہ سنگہ کی زیر کمان تہی شہر دہلی کی حملہ مین کارہای نمایان کئی فوج انگریزی کے ساتہہ ہی ساتہہ شہر پناہ پر چڑہ گئی اور اوسمین سے چند آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔

راجہ سروپ سنگہ ہی صرف ایسا رئیس تہا جو فوج محاصرہ دہلی مین بذات خود موجود تہا۔ اس باب مین وہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ کپورتہلہ سے زیادہ خوش نصیب تہا گو زیادہ خیرخواہ یا زیادہ بہادر نہ تہا کیونکہ ان دونون راجاؤن نے فوج محاصرہ مین شامل ہونا چاہا تہا مگر اونکی موجودگی اور جگہہ زیادہ کار آمد

خیال کی گئی تہی۔

رہتک کا عارضی طور پر راجہ کے حوالہ ہونا۔

ضلع رہتک کا انتظام اس فساد عظیم کے زمانہ مین راجہ جیند کے سپرد کیا گیا تہا اور دیہات کے مقدمون اور زمیندارونکو ہدایت کی گئی تہی کہ اپنا اپنا محاصل اوسکو ادا کرین اور اوس ہی کی رسید وصول محاصل کی نسبت کافی خیال کیجاے گی۔

خدمات بعد فتح دہلی

دہلی کی فتح کے بعد سروپ سنگہ سفیدونکو واپس گیا۔ اوسنے تحصیل رسولی مین پچیس ۲۵ آدمی کام کے واسطے چہوڑ دئے اور اسی قدر آدمی دہلی مین رہنے دئے اور دو سو ۲۰۰ آدمیون کی ایک جماعت بمعیت جنرل وان کورٹلینٹ کے ہانسی کو بہیجی اور ایک سو دس ۱۱۰ آدمی زیر کمان کمانڈنٹ کانہہ سنگہ کے کرنل رچرڈ لارنس کے ہمراہ جہجر کو روانہ کئے۔ علاوہ انکے دو سو پچاس آدمی فوج جیند کی رہتک مین مقیم رہے اور پچاس آدمی گوہانہ مین جو قریب بیس میل کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے۔

ان خدمات کی اعلے قدر۔

راجہ سروپ سنگہ کی خدمتین اسطرحپر نہائت بیش بہا تہین کمیسری جنرل کرنل تہامسن سی بی نے یہہ بیان کیا کہ اگر عین موقع پر راجہ کی رسد نہ پہونچ جاتی تو مقدار رسد کی اول اول فوج کے واسطے کافی نہوتی۔ جنرل ولسن نے اپنے مراسلہ مورخہ بائیسوین ۲۲ ستمبر مین دہلی کی فتح کی کیفیت مین ،، اوس عمدہ خدمت کا علانیہ اظہار کیا ہے جو راجہ جیند اور اوسکی فوج سے ظہور مین آئی تہی جنہون نے صرف قافلہ ہائے رسد کے بار بار پہونچانے کے دقت آمیز کام ہی کو انجام نہ دیا تہا بلکہ جنرل صاحب کو متعدد مرتبہ میدان جنگ مین بہی مدد دی اور انجام کار دہلی کے حملہ اور تسخیر مین شریک ہوئے ،،۔ جالیجناب گورنر جنرل بہادر نے اپنے اشتہار

مورخہ پانچوین ۵ نومبر ۱۸۵۷ء مین یہہ تحریر فرمایا کہ راجہ جنید کی مستعدانہ امداد گورنمنٹ کے دلی شکریہ کی مستوجب ہی۔

صلہ خدمات۔

مگر راجہ سروپ سنگہ کو صرف زبانی شکریہ ہی نہین دیا گیا بلکہ واقعی صلہ بہی ملا۔ اوّلا۔ یہہ تجویز کی گئی تہی کہ ایک علاقہ قریب پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی مالیت کا اوسکی ریاست کے قریب اوسکو دیا جائے لیکن بعد ازین اونہی وجوہات سے جو پٹیالہ کو علاقہ عطا کرنے کے معاملہ مین موثر ہوئی تہین اوسکو علاقہ مضبطہ جہجر کا ایک حصہ عطا کرنا نامناسب خیال کیا گیا۔

دادری کو ضبط شدہ علاقہ کا عطا ہونا

مگر یہہ علاقہ جنید سے بہت فاصلہ پر تہا اور راجہ کو جسکی سامان محدود تہے اوسکی انتظام مین دقت پیش آتی بنابران آخرکار علاقہ دادری جسکا رقبہ پانسو پچہتر ۵۷۵ میل مربع تہا اور جو بوجہہ بغاوت نواب دادری کو ضبط کیا گیا تہا اوسکو عطا ہوا۔ یہہ علاقہ جو جنید کے جنوب مین قریب بیس میل کے فاصلہ کو ریاستہائے جہجر و لوہارو کے وسط مین واقع تہا قریب ایک لاکہہ تین ہزار ۱۳۰۰۰ روپیہ سالانہ کی جمع کا تہا گو اوسوقت بہی بہت زیادہ ترقی کی اوسمین گنجایش تہی اور آجکل تو اوسکا محاصل بہت ہی بڑہ گیا ہی۔ ضلع کلاران کے تیرہ گانو بہی جو سنگرور کے قرب مین تہے اور تیرہ ہزار آٹہہ سو تیرہ ۱۳۸۱۳ روپیہ سالانہ کی جمع رکہتی تہی راجہ کو بطور دوام کے دئے گئے ان مواضعات کے نام یہہ ہین۔ بہتیا پورہ۔ عالم پور۔ بلم گڈہ۔ کلاران۔ دودوڑہ۔ روٹلی۔ رنگلوٹی۔ دہرم گڈہ۔ بزرگ۔ سیپورہ۔ موئی۔ گکرالہ۔ شاہ پور۔ علاوہ برین اون خدمات کی یادگار مین جو خاص شہر دہلی مین اوس سے ظہور مین آئی تہین باغی شہزادہ مرزا ابوبکر کا ضبط شدہ مکان جو اوسی شہر مین واقع تہا اور چہہ ہزار روپیہ کی

مالیت کا تہا راجہ کو عطا ہوا۔

تعداد اتواب سلامی وخطاب اعزازی کا اضافہ۔

اور اوسکی سلامی کی تعداد گیارہ توپون تک بڑہا دی گئی اور خلعت کی کشتیونکی تعداد جو ویسرائے بہادر کے دربارون مین اوسکو عطا کی جاتی تہین گیارہ سے پندرہ کردی گئی اور خطاب اعزازی ۱۱ فرزند دلبند راسخ الاعتقاد راجہ سروپ سنگہ بہادر والئی جنید ۱۱ اوسکو مرحمت ہوا۔

مواضعات بڈرکہان پہم وڈّی۔

دو مواضعات موسوم بہ بڈرکہان و پہم وڈّی جو ایک قطعہ زمین کا عین متصل سنگرور کے اور محض برائے نام ضلع تہانیسر مین واقع ہے مگر واقعی تہانیسر سے اسی میل کے فاصلہ پر اور بالکل علیحدہ ہے راجہ کے رشتہ دارون کے قبضہ مین تہے۔ راجہ کو ان مواضعات کے حاصل کرنیکی جو بڑی اور بیش بہا تہے یعنی اونکی سالانہ جمع پانچہزار ایک سو اکہتر روپیہ ۵۱۷۱ تہی بڑی خواہش تہی۔ یہہ آمدنی جاگیردارون یعنی سرداران بڈرکہان کو جو جنید کی ماتحتی مین آنیکے واسطے راضی تہے وصول ہوا کرتی تہی مگر ان مواضعات کے منتقل ہونے کی نسبت کسی قدر اعتراض تہا کیونکہ راجہ کافی انعام پا چکا تہا۔ مگر سرداران بڈرکہان کو اپنے گانوون مین اختیارات پولیس مشروط بہ شرط دست اندازی گورنمنٹ کے عطا کئے گئے۔

راجہ کو حق حقوق سرکاری کے خریدنے کی اجازت ملنی۔

دو سال بعد راجہ سروپ سنگہ نے ان مواضعات مین گورنمنٹ کا حق حقوق خرید کرنے کی تجویز کی۔ یہہ حق حقوق صرف ایک کمیوٹیشن یعنی محصول مبادلہ خدمت فوجی تعدادی چہہ سو تینتالیس روپیہ چودہ آنہ پر مشتمل تہا جسکو راجہ بیس یا پچیس برس کا محاصل ادا کرکے خریدنا چاہتا تہا۔ چنانچہ گورنمنٹ نے بیس برس کا محاصل یعنی بارہ

ہزار آٹھہ سو ستتر روپیہ آٹھہ آنہ یک مشت راجہ سی وصول کرکے بطور ایک امر خاص کے اس انتقال کی اجازت دیدی اور اسطرحپر سرداران بڈرگہان ۱۸۶۷ء سی جیند کو ذیلدار ماتحت ہو گئے۔

متفرق مواضعات دادری واقع علاقہ انگریزی کا عطا ہونا

چودہ دیہات یعنی جھنگ - متہاتہل - بلہ - نورنگ آباد - بہنڈ - رنکولی - آؤن - باس - رنیلہ - سیفل - کہیراری - جاوہ - بجنا - جھنگرور - علاقہ دادری سی متعلق تہی مگر اضلاع رہتک وجہجر مین متفرق طور سی واقع تہی انمین سی اول نو گانو مختلف زمانون سی افسر ضلع رہتک کی زیر انتظام باعتبار وصول محاصل ونفاذ اختیارات فوجداری تہی علی ہذا القیاس ایک گانو ۱۸۵۸ء سی تہا اور تین گانو ۱۸۵۳ء سی تہی اور موضع سیفل کا فوجداری اختیار ۱۸۴۵ء سی ڈپٹی کمشنر رہتک کو حاصل تہا گو نواب دادری جمع وصول کیا کرتا تہا اور اخیر چار گانو باعتبار انتظام مالی و فوجداری نواب کی ماتحت تہی۔

ریاست جیند اور گورنمنٹ دونون کی آسانی اور ایک قابل اطمینان سرحد کے قایم ہونی کی نظر سے ان دیہات کا انتقال گورنمنٹ انگریزی کے پاس بمعاوضہ دیگر ہم قیمت دیہات کے جو پرگنہ جات بدہوانہ وکانوڈ ضلع جہجر مین واقع تہی تجویز کیا گیا تہا۔ مواضعات دادری کے محاصل کی تعداد دس ہزار چہہ سو اکتالیس روپیہ سالانہ تہی اور جو مواضعات کہ راجہ کے پاس منتقل کئی گئی تہی یعنی چرکلی - نندا - توالی - سسوالہ - بچوبہ کلان - بچوبہ خورد - ٹوڈہی کی سالانہ جمع دس ہزار آٹھہ سو پچاس روپیہ تہی راجہ اس انتقال سی بہت خوش ہوا جو بعد منظوری گورنمنٹ عمل مین آیا۔

مبادلہ اراضیات گورنمنٹ بعوض اراضیات جیند

سنہ ۱۸۶۱ء مین بعض مواضعات جیند کا گورنمنٹ کے ہم قیمت مواضعات سے مبادلہ کیا گیا تھا۔ ایک علاقہ ازآن راجہ اراضیات حصار سے گھرا ہوا تھا جسمین بارہ مواضعات یعنی بمبھوری۔ بدُہا کھیڑہ۔ بیانہ کھیڑا۔ پنہاری۔ ڈہاڈ۔ سرسانہ۔ سونہہ جنڈلانہ۔ کہرک پونیان۔ گیان پور۔ کپروُن۔ کہرکوری شامل تھے۔ ان مواضعات کے انتظام کرنے مین دشواری تھی اسواسطے اونکا مبادلہ اُن مواضعات کے ساتھ جو قصبہ سنگرور کے قرب مین واقع تھے راجہ سروپ سنگہ کو بدل منظور تھا اور اس مبادلہ سے سرحد بھی بخوبی متعین ہو جاتی تھی ان دیہات کے معاوضہ مین جنکی جمعبندی آٹھہ ہزار تین سو چھیاسٹھہ روپیہ تھی گورنمنٹ نے پرگنہ کلاران کے بارہ گانو دینے منظور کئے اور ایک حصہ اس پرگنہ کا راجہ جیند کو بعد غدر کے پہلے ہی مل چکا تھا پس وہ مواضعات جو جیند کو سنہ ۱۸۶۱ء کے فصل خریف سے دئے گئے یہہ تھے۔ نگری۔ جیکلی۔ منڈاولہ ٹوٹکی۔ دہنیٹہا۔ عثمان پور۔ سپیر سٹہیری۔ مروڑہی۔ مردان ہیڑی۔ ٹرلان والہ۔ ننہیڑا۔

۸۳۴۵

ان مواضعات کی سالانہ جمع آٹھہ ہزار تین سو پینتالیس روپیہ تھی۔

واجب العرض

راجہ جیند نے بشمول مہاراجہ پٹیالہ و راجہ نابہہ گورنمنٹ کو ایک واجب العرض بدرخواست تعیین قاعدہ جانشینی ان ریاستون کے بہیجی اور بعض رعایتونکی درخواست کی جنکا تفصیلی حال معہ حکم گورنمنٹ کے جو اوسپر صادر ہوا تھا تاریخ پٹیالہ مین بیان ہو چکا ہے۔

سند مئی سنہ ۱۸۶۰ء

اوسکو ایک جدید سند بھی[۵۱] عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو کُل اختیارات حاکمانہ

---

[۵۱] ترجمہ سند مورخہ پانچوین مئی سنہ ۱۸۶۰ء مقام شملہ جو عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر نے راجہ کو عطا کی تھی۔

جب سے کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری قایم ہوئی ہے راجگان جیند اطاعت مین ہمیشہ مستعد رہے ہین۔ اس وفاداری و خیرخواہی کے صلہ مین اونکو اعزاز و اکرام اور علاقہ کا اضافہ بارہا کیا گیا ہے۔ تہوڑا

اوسکو جدید اور حاصل کیٔی ہوئی - علاقون مین بخشے گیٔی اور اوسمین وہ حقوق زاید بہی درج کیٔے گیٔی جو اوسکو عطا ہوئی تہی اور وہ انتظامات بہی مندرج ہوئی جو کسی رٔیس کی صغر سنّی یا بلاتقرر جانشین فوت ہونیکی صورت مین اجرای کار ریاست کے واسطی کیٔے گیٔی تہی اور اس سند کے

ہی عرصہ گذرا ہی کہ راجہ حال جیند اوس استقلال اور بہادری کے لحاظ سی جو ۱۸۵۷ء کے غدر کے ایام مین اوسنی ظاہر کی ہی اپنی خاندان کی پہلی کارگذاریون پر سبقت لے گیا ہے - اس سچی اور اعلے درجہ کی خیرخواہی کے یادگار رہنی کیلئی جناب نواب گورنر جنرل و وییسرای بہادر نی نظر مزید اعزاز ادر علاقہ راجہ کو اوسکی ذات کے واسطی اور اوسکی ورثا کے واسطی علی الدوام عطا فرمایا ہے اور راجہ صاحب کی اِس خواہش کو کہ ایک سند بہ مہر و دستخط جناب وییسرای بہادر عطا کی جاسے جس مین راجہ موصوف کے قدیمی علاقون اور نیز اون اقطاع اراضی کے بلا مزاحمت قبضہ کی کفالت کیجاے جو راجہ موصوف اور اوسکی جانشینان ماسبق کو گورنمنٹ انگریزی سی وقتاً فوقتاً مرحمت ہوئی ہین براہ عنایت منظور فرمایا ہی -

دفعہ ۱ - راجہ اور اوسکی ورثا اپنی قدیم اور جدید علاقون پر جو فہرست منسلکہ مین مندرج ہین ہمیشہ اختیارات حاکمانہ عمل مین لائینگی - جملہ حقوق و رعایات خاص جو راجہ کو اپنی موروثی علاقہ مین حاصل ہین وہ علاقہ کسولی مین بہی بجنسہ حاصل ہونگی - ہر درجہ کے ماتحتون اور وابستہ لوگون پر واجب ہوگا کہ اوسکی علاقہ کے اندر اوسکے مطیع و فرمان پذیر رہین -

دفعہ ۲ - باستثناء شرایط مندرجہ دفعہ ۳ گورنمنٹ انگریزی راجہ اور اوسکی قایم مقامون یا اوسکی کسی ذیلدار یا قرابتدار یا متوسل سے کسی قسم کا خراج بربنای محاصل خدمت یا کسی اور وجہ کے کبہی نہین طلب کرے گی -

دفعہ ۳ - گورنمنٹ انگریزی کی دلی خواہش ہی کہ جیند کے ذی رتبہ خاندان کو استقلال ہو اور اس نیت سے راجہ اور اوسکی ورثا کو ہمیشہ کے واسطی یہہ استحقاق عطا فرمائی ہی کہ جب کبہی سلسلہ ذکور منقطع ہو جاے تو خاندان پہول کی اولاد مین سے کسی شخص کو متبنی کر لین - لیکن اگر احیاناً کسی وقت کوئی راجہ جیند بدون چہوڑنے کسی اولاد ذکور کے وفات پاوی اور کسی کو متبنی بہی نہ کیا ہو - تو اس صورت مین مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابہ کو اختیار ہوگا کہ بصلاح صاحب کمشنر یعنی پولیٹکل ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی کے خاندان پہول مین سے کسی شخص کو جانشینی کے واسطی منتخب کرین مگر اس صورت مین ایک نذرانہ جو ریاست جیند کے کل سالانہ محاصل کے ایک ثلث کے مساوی ہو گورنمنٹ انگریزی کو دیا جائے گا -

دفعہ ۴ - ۱۸۶۰ء مین گورنمنٹ انگریزی نے راجہ کو سزای موت کے عمل مین لانیکا بقید منظوری صاحب کمشنر اختیار دیا تہا اب وہ اس قید منظوری کو دور کرتی ہے اور راجہ کو اپنی رعایای خاص پر کل اختیار موت و زندگی کا بخشتی ہے - اور در بارہ مجرمان رعایای انگریزی جو راجہ کے علاقہ مین گرفتار ہون راجہ اون قواعد کے بموجب کاربند ہوگا جو آنریبل کورٹ آف ڈایرکٹرز کے مراسلہ بنام گورنمنٹ مندراس نمبر ۳ مورخہ یکم جون ۱۸۳۶ء مین مندرج ہین - راجہ عدل و انصاف کے عمل مین لانے اور اپنی رعایا کی بہبودی و خوشحالی کی ترقی دینے مین بذات خود ساعی رہیگا - راجہ مذکور اپنے علاقہ کے اندر رسوم ستی و بردہ فروشی و دخترکشی کے انسداد کی اور اون لوگون کو جو ان جرایم کے مرتکب ہون نہایت سخت سزا دہی کی ذمہ داری کرتا ہے -

ساتھہ ایک فہرست بہی اوس علاقہ کی جو راجہ کی ملکیت سے تہا بطور ضمیمہ کے منسلک کیگئی۔

سند اختیار تبنیت علاوہ اسکے ایک خاص سند بہی عطا کی گئی جسکی روسے قریب قریب اونہین الفاظ مین جو نابہہ اور پٹیالہ کی سندون مین مندرج ہوے ہین استحقاق تبنیت درصورت عدم موجودگی ورثاء

دفعہ ۵۔ راجہ فرمانروای سلطنت برطانیہ کی خیرخواہی اور اطاعت مین کبہی کوتاہی نہین کریگا۔

دفعہ ۶۔ اگر کوئی فوج مخالف گورنمنٹ انگریزی اس نواح مین نمودار ہو تو راجہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ اتفاق کرے گا اور غنیم کا مقابلہ کرے گا۔ اور بہ تعمیل اون احکامات کے جو اوسکو پہونچین وہ انگریزی فوجکو رسد اور باربرداری مہیا کرنے مین اپنی حتی المقدور کوشش کرے گا۔

دفعہ ۷۔ گورنمنٹ انگریزی راجہ کی کسی رعایا کی خواہ معافیدار جاگیردار قرابتدار متوسلین ملازمین یا دیگر اشخاص ہون کسی قسم کی شکایت کی سماعت نہین کریگی۔

دفعہ ۸۔ راجہ کے خانگی اور خانہ داری کے انتظامات کو گورنمنٹ انگریزی بہ نظر حرمت دیکہیگی اور اونمین کسی طرحکی دست اندازی نہین کرے گی۔

دفعہ ۹۔ آہنی سڑکون ریلوے اسٹیشنون اور شاہی سڑکون اور ریلون کی تعمیر کے واسطے ضروری سامانون کو راجہ حسب معمول مروجہ نرخ پر اپنے ہی افسرون کی معرفت مہیا کردیگا۔ وہ اوس اراضی کو بہی بلا قیمت دیگا جو آہنی سڑکون اور سرکاری شارع عامون کی تعمیر کے واسطے مطلوب ہون۔

دفعہ ۱۰۔ راجہ اور اوسکے جانشین وغیرہ گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہی اور جان نثاری مین ہمیشہ ثابت قدم رہینگے۔ اور گورنمنٹ بہی راجہ اور اوسکے خاندان کے اعزاز و احترام کے قایم رکہنے کے لئے ہمیشہ مستعد رہیگی۔

فہرست علاقجات متعلقہ راجہ جیند

علاقجات موروثی

۱۔ پرگنہ جیند و مواضعات موسومہ بہ علاقہ پچگرانو
۲۔ پرگنہ سفیدون
۳۔ پرگنہ لجوانہ
۴۔ پرگنہ بالانوالی
۵۔ پرگنہ سنگرور مع مواضعات ماہلان وگہابدان
۶۔ پرگنہ بازیدپور مع موضع للوڈہا
۷۔ حصہ موضع بہائی روپا

علاقجات مکسوبہ

موضع دولم والہ (جو بالفعل پرگنہ جیند مین شامل ہے)

ذکور کے مرحمت کیا گیا۔ ۵۱

ایک حصہ علاقہ جہجر کا جیند کے پاس منتقل ہونا۔

جس طور پر کہ راجہ سروپ سنگہ کو ایک حصہ ضلع جہجر کا عطا کیا گیا تہا وہ تاریخ پٹیالہ مین بیان ہوچکا ہی۔ اونیس ۱۹ دیہات جو اوسکی نئی علاقہ دادری کے متصل تہی ایک نذرانہ ۵۲ تعدادی چار لاکہہ بیس ہزار روپیہ کے ادا کرنے پر اوسکو عطا کئی گئی اور اونکے واسطی ایک جداگانہ سند مرحمت ہوئی۔

موضع براوہ
موضع بسینی
موضع کہٹلہ
} فی الحال پرگنہ سفیدون مین شامل ہین اور از روی سند مورخہ بائیسوین ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ء دستخطی وایکونٹ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل عطا ہوئی ہین۔

پرگنہ دادری
۱۴ مواضعات پرگنہ کلاران
} بذریعہ چٹھی سکرٹیری گورنمنٹ ہند مورخہ دوسری ۲ جون سنہ ۱۸۶۱ء نمبر ۱۵۴۹ (الف) عطا ہوئی ہین۔

جاگیرداران

سکہان دیالپورہ

۵۱ بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ سروپ سنگہ بہادر والی جیند مورخہ پانچوین ۵ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

“ ہرگاہ کہ جناب ملکہ معظمہ کی یہہ خواہش ہی کہ ہندوستان کی رئوسا اور سردارون کی جو اپنی اپنی ریاستون مین بالفعل حکمران ہین حکومتین علی الدوام قائم رہین اور اونکی خاندانون کی عظمت و اقتدار باقی رہی لہذا مین اسکی تعمیل مین آپ سے اوس وعدہ کا اعادہ کرتا ہون جس سے آپکو میری دستخطی ایک سند مورخہ پانچوین ۵ مئی سنہ ۱۸۶۰ء کے ذریعہ سے اطلاع دی گئی تہی کہ درصورت عدم موجودگی ورثاء حقیقی کے آپکا کسی جانشین کو خاندان پہول مین سے بہ نظر قیام ریاست متبنے کرنا سلطنت بالادست کی مرضی کے مطابق ہوگا اور بخوشی قبول و منظور کیا جاویگا اور اگر احیاناً کوئی راجہ جیند کبہی بلا چہوڑنے اولاد ذکور کے اور بدون کرنے متبنے کے وفات پائی تو اس صورت مین مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابہہ کو اختیار ہوگا کہ بصلاح صاحب کمشنر یعنی پولیٹکل ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی کے خاندان پہول مین سے کسی شخص کو جانشینی کے واسطی منتخب کرین مگر اس صورت مین ایک نذرانہ جو ریاست جیند کے کل سالانہ محاصل کے ایک ثلث کے مساوی ہو گورنمنٹ انگریزی کو دیا جائیگا۔

“ اسبات کا اطمینان رکہو کہ جب تک کہ آپکا خاندان سلطنت انگریزی کا خیرخواہ اور عہدنامون سندون یا معاہدون کی اون شرائط پر ثابت قدم رہیگا جنمین گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ بعض ذمہ واریان معرض تحریر مین آئی ہین اس وعدہ مین جو آپکے ساتہہ کیا گیا ہی کسی قسم کا فرق نہ آئیگا ”

۵۲ ترجمہ سند متعلق حصہ پرگنہ بدہوانہ ضلع جہجر جو عالیجناب ارل کیننگ صاحب بہادر جی سی بی ویسرای و گورنر جنرل ہندوستان نے راجہ جیند کو عطا کی تہی۔

تمہید۔ ہرگاہ کہ راجہ جیند اور اوسکے مورثون کی خیرخواہی و وفاداری جب سے کہ ہندوستان مین سلطنت انگریزی کو غلبہ حاصل ہوا ہی ہمیشہ مشہور و معروف رہی ہی لہذا عالیجناب ویسرای و گورنر جنرل بہادر نے ان اوصاف کی

مبادلہ مواضعات بعوض مواضعات حصار۔

جبکہ ضلع دادری راجہ جیند کو دیا گیا تھا اوسوقت وہ مواضعات جو ہنگام ضبطی نواب کے قبضہ خالص مین نہ تھے نظر انداز ہوگئے تھے۔ چونکہ نواب اونکا انتظام نہین کرسکتا تھا اور اونمین سے اکثر مواضعات رہتک مین ملگئے تھے اسلئے اونکا بندوبست و انتظام مالی و فوجداری حکام انگریزی کے ہاتھہ مین تھا اور محاصل نواب کو دیا جاتا تھا۔ راجہ نے درخواست کی کہ یہہ گانو یا اونکی ہم قیمت گانو کسی اور جگہہ اوسکو دیدئے جائین۔ اس معاملہ مین گورنمنٹ نے یہہ راے ظاہر کی کہ گو راجہ کو پورا پورا بموجب اوس جمع تخمینی کے علاقہ مل چکا ہی جتنا کہ عطا کرنیکا ارادہ تھا مگر چونکہ یہہ بھی منشاء گورنمنٹ تھا کہ علاقہ دادری بدون ٹھیک تعیین مالیت کے اوسکو جسقدر ہو مسلم عطا کیا جائے۔ پس اس نظر سے مواضعات مذکورہ بھی اس عطیہ مین شامل ہین۔ مگر انتظام ضلع کی آسانی کے خیال سے

قدردانی کے اظہار کی نیت سے راجہ موصوف کو پرگنہ بدہوانہ ضلع جھجر کا ایک حصہ جو اونیس ۱۹ موضعون پر برطبق فہرست منسلکہ مشتمل ہے اور جسکی سالانہ جمعبندی مبلغ اٹھارہ ہزار پانسو بیس روپیہ ہے عطا کرنا اور راجہ سے ایک نذرانہ تعدادی تین لاکھہ ستر ہزار و چار روپیہ کا قبول کرنا پسند فرمایا ہے۔ بنابراین احکامات مفصلہ ذیل صادر ہوئے ہین۔

دفعہ ۱۔ علاقہ متذکرہ بالا راجہ جیند اور اوسکے ورثا کو ہمیشہ کے واسطے عطا کیا جاتا ہے

دفعہ ۲ ـ اس جدید علاقہ مین راجہ اور اوس کے قایم مقامون کو وہ ہی اختیارات اور رعایات خاص و حقوق حاصل ہونگے جو بالفعل اوسکو اپنے موروثی علاقہ مین برطبق شرائط سند مورخہ پانچوین مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی عالیجناب ارل کیننگ ویسراے و گورنر جنرل ہندوستان حاصل ہین۔

دفعہ ۳ ـ راجہ اور اوسکے قایم مقام گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ ویسے ہی خیرخواہانہ تعلقات قایم رکھینگے اور دربارہ اس جدید علاقہ کے اون ہی ذمہ واریون کو ادا کرتے رہینگے جو ازروی شرائط سند مورخہ پانچوین مئی سنہ ۱۸۶۰ء کے جو راجہ کے علاقجات موروثی سے متعلق ہین اوسکے ذمہ واجب قرار دی گئی ہین۔ مصنف

خریطہ ویسراے بنام راجہ مورخہ پانچوین جنوری سنہ ۱۸۶۱ء۔ مصنف

یہہ مناسب معلوم ہوا کہ راجہ کو ضلع حصار مین اوسی مالیت کے گانو عطا کئے جائین اور اس تجویز پر راجہ نے بہی کامل رضامندی ظاہر کی۔

ان رؤسا کا اپنے جدید علاقہ مین معافیات کی ضبطی کا اختیار

اس نئے علاقہ کی بابت جو ہر سہ رؤسا این روے دریای ستلج کو دیا گیا تہا اب صرف یہہ بڑا امر تنقیح طلب تہا کہ آیا اونکو استحقاق ضبطی معافیات کا جب کبہی وہ چاہین حاصل ہی یا نہین۔ یہہ مسئلہ بوقت ضبطی جاگیر حکیم قاسم علی خان ساکن جہجر جو پرگنہ دادری مین واقع تہی پیش آیا تہا۔ راجہ جیند نے اس شخص کو باغی خیال کیا مگر چند معزز حکام انگریزی نے گو اونکی رای مین غلطی تہی حکیم کو اون خدمات کے عوض مین جو اوسنے کی تہین سزاوار حمایت تصور کیا۔ اوسکی ملکیت مین گیارہ گانو تہے جو پانچ پشتون سے یعنی اون مسلمان نوابون کے آنے سے جنکی جگہہ اب یہہ رئیسان سکہہ قابض ہوئے تہے بہت عرصہ پہلے سے اوسکے خاندان کے قبضہ مین چلے آتے تہے۔

ان معافیداروں کے حقوق کی ابتدا

ان جاگیرداروں اور معافیداروں کے حقوق کی تائید مین یہہ بیان کیا جاسکتا ہی کہ ازروے اون ابتدائی سندون کے جو جو تہی جی سنہ ۱۸۰۶ع کی لکہی ہوئی ریاست جہجر کے نوابونکو ملی تہین کل معافیونکے حقوق نوابان مذکور کی دست اندازی سے بالتخصیص بری رکہے گئے تہے[۵۱]۔ اسواسطے جبکہ راجگان سکہہ کو اس جدید علاقہ کے بارہ مین کوئی خاص حقوق عطا نہوئے تہے تو صرف یہہ بہی خیال کیا جاسکتا ہی کہ اونکو اوسیقدر حقوق و اختیارات حاصل تہے جو اون پہلے مسلمان نوابون

---

[۵۱] (انتخاب سند نوابان جہجر متعلقہ علاقہ ہذا یون ہی) دو اراضیات مفصلہ ذیل ایک سال کے واسطے بطور جایداد کے اور آپکی معاش کے واسطے بطور جاگیر کے آپکو عطا کیجاتی ہین۔ ان اراضیات مفصلہ ذیل معہ آمدنی محاصل زمین و محصولات زکات و سایر باستثنای اون باغات و آئمہ جاگیر شی اور [illegible] اراضیات معافی کے جو ہمیشہ سے معاف ہین ۱۱ مصنف

کو حاصل تہی۔ اور اس رای کی نظیر راجہ فرید کوٹ کی مقدمہ مین موجود تہی جسکو ضلع فیروزپور مین جسوقت قدیمی علاقہ لاہور مین سے کچھہ حصہ دیا گیا تہا تو تمام معافیدارون کے حقوق یعنی صرف بڑے بڑے جاگیردارون ہی کے حقوق نہین بلکہ تہوڑی تہوڑی اراضی کے مالکون کے حقوق بہی محفوظ رکہے گئے تہے۔ اور ان سب کے حقوق کی نسبت تحقیقات عمل مین آئی تہی اور سب گورنمنٹ انگریزی کی حمایت مین لئے گئے تہے۔

دلیل بتائید اختیار کامل راجگان نسبت ضبطی۔

اس مسئلہ کے خلاف مین راجگان انہروے دریاے ستلج کی وہ کامل الاختیاری تہی جو اونکو اپنے موروثی علاقون مین حاصل تہی اور درباب ضبطی اراضیات معافی کے علاقجات خود وہ بلاشبہ اختیار رکہتے تہے اور بوقت عطیہ علاقہ جدید کے اسبات کا کوئی اشارہ نہین کیا گیا تہا کہ اونکے اختیارات اس جدید علاقہ مین بمقابلہ قدیم علاقہ کے زیادہ محدود ہونگے اور یہہ خیال نہین کیا گیا تہا کہ ان رئیسان سکہہ کو صرف وہی حقوق پہونچے تہے جو سابق مین مسلمان نوابون کو جنکو معافیونکی ضبطی کا اختیار نہ تہا حاصل تہے بلکہ انکی سندون مین جو بدون قید یا انحطاط کے اختیارات کا ملنا درج ہے اوس سے یہہ تصور کیا گیا تہا کہ اونکو معافیونکی ضبطی کا جب کبہی وہ ایسا کرنا چاہین اختیار کامل حاصل ہے۔ علاوہ ان دلایل کے جو طرز اور مفہوم عطیات موسومہ ان راجگان سے مترتب ہوتے ہین اس قسم کی دست اندازی کرنی ازبس خلاف مصلحت بہی تہی کیونکہ اگر یہہ تمام معافیان حفاظت گورنمنٹ انگریزی مین لے لی جاتین یا یہہ کہ ہر ایک چہوٹے چہوٹے جاگیردار کا استغاثہ حکام انگریزی کے روبرو پیش ہوا کرتا تو یہہ امر راجاؤن کو اسقدر موجب ناراضگی کا ہوتا (اور یہہ ناراضگی بجا بہی تہی) جو اون تمام خیالات شکرگذاری و خیرخواہی کو جو ان عطیون نے پیدا کئے

تہی باطل کر دیا ۔ ماسوا اسکے دست اندازی کی کوئی وجہہ بہی نہ تہی کیونکہ ہندوستانی گورنمنٹین معافیون کے معاملہ مین بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی کے ہمیشہ بہت زیادہ فیاض رہی ہین اور اسباب کے یقین کرنیکی کوئی وجہہ نہ تہی کہ ان معافیدارون کو اونکے اختیار مین چہوڑ دینے سے کچہہ نقصان ہوگا ۔

گورنمنٹ کا اس اختیار کو جایز تسلیم کرنا ۔

اس نظر سے گورنمنٹ ہند نے ان رؤسا کے کامل اختیارات کو اونکے جدید علاقون مین بحال جایز رکہا اور حکام انگریزی کو ہدایت کی کہ کسی قسم کی دست اندازی بجز ضرورت شدید کے نکرین اور اس صورت مین بہی صرف تحریک اور صلاح دہی سے کام لین ۔

سکرٹیری آف اسٹیٹ کا حقوق معافیداران کی نسبت قبضہ دوامی کو قایم رکہنا ۔

مگر ہوم گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند سے اس راے مین کسی قدر اختلاف کیا اور یہہ خیال کیا کہ نوابون کی ابتدائی سندون مین ایک خاص شرط مندرج تہی جسکے ذریعہ سے مالکان اراضیات و مواضعات معافی اونکی خودمختارانہ دست اندازی سے محفوظ رکہی گئی تہی اسلئے اوس علاقہ کے ضبط ہونے اور رئیسان سکہہ کو عطا ہونے سے معافیدارون کی حیثیت مین کچہہ فرق نہین آیا جنکو وہی استحقاق اپنی معافیات کو خودمختارانہ ضبطی سے محفوظ کرانے کا حاصل ہے جو ۱۸۰۳ء و ۱۸۰۵ء مین ہنگام عطیہ جاگیرات نوابان جہجر تسلیم کیا گیا تہا رؤساء سکہہ کے پاس اس علاقہ کے منتقل ہونے سے صرف اتنا فرق ہوگیا ہے کہ بحالت ضبطی ناجایز کسی ایسی معافی کے انکی نسبت معمولی عدالتون مین استغاثہ نہوگا بلکہ ایسی مکفولہ معافیات کے قابضون کے بیدخل کرنے سے پہلے خود انکو لازم ہوگا کہ اپنی کارروائی کی وجوہات سے پولیٹیکل افسر کو مطمئن کردین ۔

رؤسا کی نار اضگی اس فیصلہ سے۔

اس فیصلہ پر بہی رؤسا پہول بہت ناخوش ہوئی اور مہاراجہ پٹیالہ اور راجگان جیند و نابہہ نے اس تجویز کی بابت بالاشتراک ازسرنو غور کرنے کی درخواست کی۔

جسکو وہ اپنی سندون کی شرائط کے مخالف خیال کرتے ہین۔

چودہوین ستمبر سنہ ۱۸۵۹ء کی حکم کے صادر ہونے کے بعد اس معاملہ کی حالت مین بہت کچہہ تغیر و تبدل ہوگیا تہا۔ یہہ رئیس پولیٹیکل افسر کی دست اندازی پر گو وہ دست اندازی صلاح دہی اور تحریک پر ہی محدود تہی اعتراض کرتی تہی اور لارڈ کیننگ صاحب نے پانچوین مئی سنہ ۱۸۶۰ء کی سندون مین اس اعتراض کو تسلیم کیا ہوا تہا چنانچہ ایک فقرہ اس مضمون کا سند درج ہی کہ گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ (یا راجہ) کی کسی رعایا کی خواہ وہ معافیدار یا جاگیردار قرابتدار متوسلین ملازمین یا دیگر اشخاص ہون کسی قسم کی شکایتون کی سماعت نہین کریگی۔ "

علاوہ اسکی چوتہی جنوری سنہ ۱۸۶۱ء کی سندوان مین جنکی ذریعہ سے نیا علاقہ جہجر کا عطا ہوا تہا یہہ بالتصریح درج کیا گیا تہا کہ ان رئیسون اور انکی قایم مقامون کو اس جدید علاقہ مین وہ ہی حقوق و اختیارات و رعایات خاص حاصل ہونگی جو اونکو اپنی موروثی علاقہ مین برطبق سند مورخہ پنجم مئی سنہ ۱۸۶۰ء حاصل ہین۔

اس طور پر ان رئیسونکو جبکہ اونکی سندون مین ایک نئی قید درج ہونی تجویز ہوئی بالطبع اضطراب پیدا ہوا۔ وہ صرف ایک ہی حاکم یعنی ویسرائے کو جانتے تہی جنہون نے جناب ملکہ معظمہ کے نام سے یہہ سندین عطا کی تہین اور اونہون نے خیال کیا کہ اگر ایک شرط باطل ہوسکتی ہی تو کسی نہ کسی وقت کل سند کے منسوخ ہوجانیکا بہی امکان ہے۔ پنجم مئی سنہ ۱۸۶۰ء کی سند کو جو

اونکی حقوق وفرایض ورعایات خاص کا وثیقہ تہا یہہ رئیس غیر ممکن النسخ خیال کرتے تہے اور جب کوئی حکم گورنمنٹ اوسمین دست اندازی کرتا ہوا معلوم ہوتا تہا تو بالطبع متردد ہوتے تہے۔

گورنمنٹ کی کفالت معافیدارون کی نسبت۔

اسمین کچہہ شک نہین ہی کہ ایک طور سے گورنمنٹ انگریزی ان چہوٹے چہوٹے جاگیردارون کی کفیل بن گئی تہی۔ یعنی ۱۸۰۳ع مین جو کفالت کی گئی تہی اگرچہ وہ ایک عام طور کی تہی مگر ۱۸۵۸ع تک اوسپر عملدرامد ہوتا رہا تہا پس اس بات کی کوئی وجہہ نہ تہی کہ اونکی حالت سکہہ راجاؤن کی حکومت مین مسلمان نوابون کی حکومت سے مختلف ہوجاتی۔ کیونکہ صرف اتنا ہی فرق تہا کہ ایک صورت مین ایک مصرح شرط کے ساتہہ اونکی کفالت ہوچکی تہی اور دوسری صورت کا یہہ حال تہا کہ کوئی شرطین نہین تحریر ہوئی تہی۔ ہر ایک صورت مین معافیدارون کو ۱۸۰۳ع مین جہجر اور دادری کے نوابون سے محفوظ رکہنے کی واسطے جنکو صرف نیا عروج حاصل ہوا تہا اور جو مرہٹون کی لڑائی کے زمانہ مین لارڈ لیک صاحب سے آملے تہے۔ اور اونکی خدمات کے صلہ مین اونکو جاگیرین دی گئی تہین عمدہ وجہہ تہی۔ مگر ۱۸۶۰ع مین ان لوگون کو راجگان اندرونہ دریاے ستلج سے محفوظ رکہنے کی واسطے کوئی وجہہ مطلق نہ تہی یا بہت کم تہی کیونکہ انکا رتبہ اور اعزاز بہت بڑا تہا اور انکا طریقہ نظم ونسق گورنمنٹ انگریزی کے طریقہ سے بہت مشابہ ہوگیا تہا اور انکو ہی معافیدارون کی محافظت سپرد کرنا ایک معقول امر ہونا چاہئے تہا۔

چونکہ سندین بدون کسی قید کے عطا ہوئی تہین لہذا ہوم گورنمنٹ نے اپنی رائے پر اصرار کیا

پس سکرٹیری آف اسٹیٹ نے اس معاملہ پر پہر غور کرنے کے بعد جناب ویسراے بہادر کی سندون کے کامل وبرقرار رکہنے کی بڑی ضرورت کو

تسلیم کرکے پندرہوین نومبر سنہ ۱۸۶۱ء کے حکم کو فی الحقیقت منسوخ کردیا اور سنہ ۱۸۶۰ء کی سندون کی شرطین مکمّل و مسلّم قایم رہین گو یہہ بات قابل افسوس خیال کی گئی کہ ان راجاؤنکی سندون مین ملک کے موجودہ حقوق کے قایم رکہنے کی نسبت کوئی تجویز کیون نہین کی گئی تہی۔[۵۱]

تقدیم و تاخیر درجہ جیند و نابہہ۔

جب سنہ ۱۸۶۰ء مین لارڈ کیننگ صاحب رونق افروز پنجاب ہوئے۔ اوسوقت یہہ معاملہ کہ آیا دربارہاے گورنر جنرل مین باعتبار درجہ نابہہ و جیند مین کسکو ترجیح ہونا چاہئے جو بہت عرصہ سے معرض بحث مین تہا تصفیہ طلب ہوا۔ اوس دربار مین جو لارڈ ڈلہوزی صاحب نے بمقام پنجور سنہ ۱۸۵۱ء مین منعقد فرمایا تہا اوسوقت رئیسون کے درجات ترجیح کو مسٹر ایڈمنسٹن صاحب کمشنر ریاست ہاے اینروے دریاے ستلج نے متعین کیا تہا یعنی پٹیالہ کو اول نابہہ کو دوسرے جیند کو تیسرے نمبر پر رکہا تہا اور یہہ فیصلہ راجہ جیند کو موجب ناخوشی ہوا تہا اور اوسکی تائید مین کوئی نظیر بہی نہ تہی۔[۵۲]

---

[۵۱] مراسلہ سکرٹیری آف اسٹیٹ نمبر ۹ مورخہ نوین فبروری سنہ ۱۸۶۲ء۔ مُصنف

قاسم علی خان کا دعوی مسموع ہوا۔ اوسکی ساتہہ واقعی کوئی زیادتی نہین کی گئی تہی۔ اوسنے اپنی جاگیر کے کاشتکارون سے نامعقول مطالبے کئے تہے جنہون نے راجہ سے جاکر فریاد کی اور نقد محصول کے مقرر کرنیکی درخواست کی جو اوسنے ایک منصفانہ اور قابل اطمینان طریقہ مین مقرر کردیا۔ حکیم مذکور کی خیر خواہی کا جسکا وہ اسقدر اظہار کرتا تہا یہہ حال تہا کہ وہ باغی نواب جہجر کے خاص مشیرون مین تہا اور اخیر وقت تک اوسکی ساتہہ رہا تہا یعنی اوسوقت تک جبکہ بعد فتح دہلی نواب مذکور کو بجرم بغاوت پہانسی دی گئی۔ مُصنف۔

[۵۲] سب سے ابتدائی دربار ویسراے بہادر جسکی کیفیت معلوم ہے سنہ ۱۸۲۸ء کا دربار ہے اوس سال مین رئیسان اینروے دریاے ستلج نے عالیجناب گورنر جنرل بہادر سے بمقام منی مزرعہ ملاقات کی تہی۔ اول مہاراجہ پٹیالہ سے ملاقات کی اور اوسکے بعد تینون رئیسون سے آن واحد مین ملاقات کی جنکے نام بہ ترتیب ذیل لکہے گئے تہے۔

۱۔ بہائی اودے سنگہ والی کیتہل۔
۲۔ راجہ سنگت سنگہ والی جیند۔
۳۔ راجہ جسونت سنگہ والی نابہہ۔

سنہ ۱۸۳۹ء مین ان رئیسون سے جناب گورنر جنرل صاحب بہادر نے مختلف مقامات مین ملاقات کی اول راجہ جیند سے

دونون رئیسون کے اضافی دعوے -

ان رئیسونکی درجہ کی اعتبار سی یہہ فیصلہ ہرگز آسان نہ تہا - دونون ایک ہی مورث اعلی کی اولاد مین تہی ایک ہی خطاب سی ملقب تہی ایک ہی خلعت و سلامی کے مستحق تہی اور ایک ہی تعداد کی نذرین بہی پیش کیا کرتے تہے -

نابہہ فرع اکبر کا قایم مقام تہا اور عہدہ چودہرایت بہی اسی شاخ خاندان مین موروثی چلا آتا تہا - سنہ ۱۸۶۰ع مین جنید کی آمدنی تین لاکہہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ تہی اور نابہہ کی آمدنی تین لاکہہ پچہتر ہزار - اور اول جنگ سکہان سے پہلے نابہہ کو غالباً زیادہ استحقاق مسابقت کا تہا لیکن سنہ ۱۸۴۵-۴۶ع مین راجہ جنید نے گورنمنٹ کو رسد پہونچائی اور خیرخواہی ظاہر کی اور اسکی صلہ مین ایک جاگیر جمعی چار پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی اوسکو عطا ہوئی - راجہ نابہہ کا چال چلن اچہا نہ تہا اسواسطے وہ گدی سے اوتارا گیا تہا اور ایک ربع اوسکی ریاست کا ضبط کیا گیا تہا -

سنہ ۱۸۵۷ع مین دونون رئیس خیرخواہ رہی مگر راجہ جنید کو امتیاز حاصل کرنے کا زیادہ موقع ملا

بمقام دہلی مہاراجہ پٹیالہ سے بمقام برنالہ اور راجہ نابہہ سی بمقام دہنولہ جو اونکی علاقون مین واقع ہین - سنہ ۱۸۴۳ع مین بمقام سنام جو علاقہ پٹیالہ مین واقع ہی سب سی پہلے مہاراجہ پٹیالہ سی ملاقات کی گئی تہی پہر راجہ جنید سی اور اخیر مین راجہ نابہہ سے جو کسی قدر دیر کر آیا تہا -

سنہ ۱۸۴۶ع مین سبہراؤن کی لڑائی کے بعد صرف رئیسان پٹیالہ و جنید سی ملاقات کی گئی تہی اور راجہ نابہہ اوسوقت زیر عتاب گورنمنٹ تہا - اخیر مین سنہ ۱۸۵۱ع مین بمقام پنجور دربار ہوا جبکہ راجہ جنید سی راجہ نابہہ کے بعد ملاقات کی گئی تہی گو اس درجہ مسابقت کی جو قرار دیا گیا تہا کوئی وجوہات نہین بیان کی گئی ہین - اسکو دیکہنی سی نظیرین باعتبار وقعت کے مشتبہ معلوم ہوتی ہین اور اون سی کسی رئیس کے دعوی کی تائید اسقدر استحکام کے ساتہہ نہین ہوتی ہی کہ اونکی بنا پر کوئی تصفیہ آسانی کے ساتہہ کیا جا سکے -

تقدیم و تاخیر درجہ اور نمبر کا معاملہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکو ہندوستانی رئیس ایک بہت بڑی بات خیال کرتے ہین - مگر بعض امور مین رئیسون کے درجات اضافی کے بارہ مین ابتک شبہ ہی خاصکر اس امر سی کہ یہہ سب لوگ کبہی ایک دربار مین شریک نہین ہوئی ہین اور بارہا ایسی تجویزین جو ایک دوسری کے مخالف نہین کی گئی ہین - اس مقام پر رئیسان پنجاب کی درجات کی ایک فہرست جو صحیح خیال کیجاتی ہی نقل کرنی خالی از لطف نہوگی جس سے اونکی ریاستون کی آبادی اور آمدنی اور تعداد القاب سلامی جو ہر ایک کے واسطی مقرر ہے معلوم ہوگی -

اور بذات خود محاصرہ دہلی میں کام دیا ستلج کی اس پار کے رئیسوں میں جیند اول رئیس

نام	محاصل	آبادی	انواب سلامی
۱۔ مہاراجہ کشمیر	۶۴۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۱۹
۲۔ مہاراجہ پٹیالہ	۴۰۰۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰	۱۷
۳۔ نواب بہاولپور	۱۴۴۳۱۷۴	۳۶۴۵۸۲	۱۷
۴۔ راجہ جیند	۷۰۰۰۰۰	۳۱۱۰۰۰	۱۱
۵۔ راجہ نابہہ	۷۰۰۰۰۰	۲۷۶۰۰۰	۱۱
۶۔ راجہ کپور تہلہ	۵۷۷۰۰۰	۲۱۲۷۲۱	۱۱
۷۔ راجہ منڈی	۳۰۰۰۰۰	۱۳۹۲۵۹	۱۱
۸۔ راجہ سرمور (ناہن)	۱۰۰۰۰۰	۷۵۵۹۵	۱۱
۹۔ راجہ بلاسپور (کہلور)	۷۰۰۰۰	۶۶۸۴۸	۱۱
۱۰۔ راجہ بسہر	۷۰۰۰۰	۴۵۰۲۵	
۱۱۔ راجہ ہنڈور (نالاگڈہ)	۶۰۰۰۰	۴۹۶۷۸	
۱۲۔ راجہ کیونتھل	۳۰۰۰۰	۶۶۸۴۸	
۱۳۔ نواب مالیر کوٹلہ	۲۰۰۰۰۰	۴۶۲۰۰	۹
۱۴۔ راجہ فریدکوٹ	۷۵۰۰۰	۵۱۰۰۰	۱۱
۱۵۔ راجہ چمبا	۱۶۴۰۰۰	۱۲۰۰۰۰	۱۱
۱۶۔ راجہ سکیت	۸۰۰۰۰	۴۴۵۵۲	
۱۷۔ سردار کلسیہ	۱۳۰۰۰۰	۶۲۰۰۰	
۱۸۔ نواب پاٹودی	۹۲۰۰۰	۶۶۰۰	
۱۹۔ نواب لوہارو	۶۰۰۰۰	۱۸۰۰۰	
۲۰۔ نواب دوجانہ	۱۰۰۰۰	۶۳۹۰	
۲۱۔ رانائے باگہل	۳۵۰۰۰	۲۲۳۵۰	
۲۲۔ رانائے جبل	۱۸۰۰۰	۱۷۲۶۲	
۲۳۔ رانائے گہارسین	۷۰۰۰	۷۸۲۹	
۲۴۔ رانائے بہجی	۱۵۰۰۰	۹۰۰۱	
۲۵۔ رانائے مہلوگ	۸۰۰۰	۷۳۵۸	
۲۶ رانائے بلسن	۶۰۰۰	۴۸۹۲	
۲۷۔ رانائے دہامی	۴۰۰۰	۲۸۵۳	
۲۸۔ رانائے کٹہار	۵۰۰۰	۳۹۹۰	
۲۹۔ رانائے کنیہار	۳۰۰۰	۱۹۰۶	
۳۰۔ رانائے منگل	۱۰۰۰	۹۲۷	

تہا جو سنہ ۱۸۰۵ء مین لارڈ لیک صاحب سے آملا تہا اور جب سے برابر خیر خواہی مین ثابت قدم رہا ہی

	نام	محاصل	آبادی	اتواپ سلامی
۳۱-	ٹہاکر بہجا	۲۰۰۰	۹۸۱	
۳۲-	رانائے بہدگاٹ	۲۰۰۰	۶	
۳۳	رانہی ورکوٹی	۵۰۰	۶۱۴	
۳۴-	ٹہاکر تروچ	۲۵۰۰	۳۰۸۴	

یہہ فہرست باعتبار درجہ اضافی رئیسان نمبر آٹھہ ۸ و بیس و نمبر اکیس ۲۱ و چونتیس ۳۴ قطعی نہین خیال کیجا سکتی۔ نمبر آخر الذکر مین شملہ کے چہوٹے چہوٹے پہاڑی رئیس شامل ہین اور رئیسان نمبر اول الذکر سے برسر دربار کبہی ملاقی نہین ہوسے ہین۔ اگر اون کے ملنے کا اتفاق ہو تو بعید نہین ہی کہ باگہل اور جنبل کو ایک درجہ اوپر لیجاکر پٹیالہ اور بہاولپور کا درجہ تقدیم و تاخیر وہ ہی جو سنہ ۱۸۷۰ء مین ہنگام رونق افروزی ڈیوک آف ایڈنبرا عمل مین آیا تہا اور یہہ ہی صرف ایسا موقع تہا جبکہ یہہ دونو رئیس کسی سرکاری تقریب مین ملے تہے۔ مگر جو ترتیب مسابقت کی اوسوقت قرار پائی تہی اوسکا لازمی طور سے قطعی ہونا مقصود نہ تہا۔ نواب بہاولپور کی عمر صرف دس برس کی تہی اور اوسکے درجہ کے معاملہ پر بعد کو غور کیا جائیگا۔ اوسکی ریاست کا محاصل اور آبادی پٹیالہ کے محاصل اور آبادی سے بہت کم ہی مگر اوسکی ریاست کا رقبہ پٹیالہ کے رقبہ سے چہار چند ہی اور اوسکی مطلق العنانی بہی زیادہ رہی ہے ۱۲

اسکے بعد جس ریاست کی نسبت کچہہ شبہہ ہی وہ ریاست منڈی ہی۔ چوتہی مئی سنہ ۱۸۴۴ء کو بعض پہاڑی روسا کے واسطے ایک دربار بمقام شملہ منعقد کیا گیا تہا جسمین وہ اس ترتیب سے بٹہائے گئے تہے یعنی اول ناہن دوسرا ہنڈور تیسرا بسہر چوتہا بلاسپور پانچوان منڈی چہٹا سکیت۔

اس انتظام مین بعد کو لارڈ ایلگن صاحب کے دربار مین جو تیسوین ۳۰ مئی سنہ ۱۸۶۳ء کو منعقد ہوا تہا کسی قدر ترمیم کی گئی تہی یعنی اول چار رئیس اس ترتیب سے پیش کئے گئے تہے اول ناہن دوسرا بلاسپور تیسرا بسہر چوتہا ہنڈور۔ اس دربار مین راجہ منڈی موجود نہ تہا مگر اوسکے درجہ پر غالبًا پہر غور کیا جاے گا۔ اول دربار کے وقت منڈی کو انگریزی حفاظت مین آئے ہوئے بہت قلیل عرصہ گذرا تہا کیونکہ یہہ ریاست منجملہ اون ریاست ہاے متعلق لاہور کے تہی جو دوآبہ جالندھر کے ساتہہ سنہ ۱۸۴۶ء مین آئی تہین اور منڈی کی سند چوبیسوین ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۸۴۶ء کی لکہی ہوئی ہی۔ اس ریاست کی آمدنی اور آبادی اوسوقت ٹہیک ٹہیک معلوم نہ تہی اور بعد کو جو تغیرات واقع ہوئے ہین اون سے معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۱۸۴۴ء کے دربار کے حکم کا قطعی ہونا مدنظر نہ تہا۔ آبادی محاصل اور تعداد اتواپ سلامی کے لحاظ سے منڈی ساتوین نمبر کی مستحق معلوم ہوتی ہی مگر درجہ مسابقت صرف انہی امور کے اعتبار پر متعین نہین ہوتا ہی اسواسطے اگر راجہ منڈی کو رئیسان کوہ شملہ سے کبہی دربار مین ملنے کا اتفاق ہو تو نمبر ریاست منڈی مندرجہ فہرست ہذا کو مشکوک سمجہنا چاہیئے۔

درجہ مسابقت ریاست ہاے کوہ شملہ جو فہرست بالا مین درج ہوا ہی وہ ہی جو مئی سنہ ۱۸۶۰ء مین لارڈ کیننگ صاحب کے دربار مین قائم کیا گیا تہا باستثناء ریاست بگہاٹ کے جسکے رانا کا کسی دربار مین شریک ہونا نہین سنا گیا ہی۔ اصل بات یہہ ہی کہ سنہ ۱۸۵۱ء مین وقت دربار لارڈ ڈلہوزی صاحب کے اور سنہ ۱۸۶۰ء مین ہنگام دربار لارڈ کیننگ صاحب کے اس ریاست کا کوئی رئیس نہ تہا کیونکہ سنہ ۱۸۴۹ء مین یہہ علاقہ گورنمنٹ کے پاس بطور متروکہ لاوارث کے چلا آیا تہا اور صرف سنہ ۱۸۶۱ء مین ہی واپس دیا گیا تہا۔ سنہ ۱۸۶۳ء مین ہنگام دربار لارڈ ایلگن صاحب رانا کی عمر صرف چار برس کی تہی اور یہہ ہی وجہ اوسکی غیر حاضری کی ہوئی تہی ۱۲ مصنف

حاشیہ۔ یہہ معاملہ اس موقع کے بعد کے متواتر عملدرآمد اور علی الخصوص مارکوئیس رپن کے دربار لاہور واقع نومبر سنہ ۱۸۸۰ء کے عمل کی رو سے جبکہ نواب صاحب بہاولپور کو اختیار فرمانروائی مل چکا تہا قطعی طور پر طے ہوگیا ہے ۱۲ محشی

اور رئیس نابہہ نے اس واقعہ کے بعد انگریزون سے راہ و رسم شروع کی تہی۔

فیصلہ بحق جیند۔

پس گورنمنٹ نے از روے انصاف ان عمدہ خدمات پر لحاظ کیا اور سنہ ۱۸۶۰ء کے دربار مین راجہ جیند کو باعتبار درجہ کے ترجیح دیدی۔ مگر یہہ صاف صاف بیان کر دیا کہ یہہ ترجیح صرف اسوجہہ سے دی گئی ہے کہ آخر ان دونون رئیسون مین کسی نہ کسی کو ترجیح باعتبار درجہ نشست کے ضرور ہونی چاہیے گو اعزاز مین دونون راجہ بالکل برابر خیال کیے جاتے ہین اور گورنمنٹ بہی ایک ہی نظر سے دونونکو دیکہتی ہے۔

راجہ نابہہ کی واویلا

اس فیصلہ سے راجہ نابہہ بہت رنجیدہ ہوا اور بہت واویلا کی۔ مگر گورنمنٹ نے اوس امر کے بدلنے کے واسطے جو طے ہو چکا تہا کوئی وجہہ نہ دیکہی۔ تب راجہ نے ایک عرضداشت سکرٹیری آف اسٹیٹ کی خدمت مین اس معاملہ پر نظر ثانی کی درخواست مین بہیجنی چاہی لیکن جب اسکا بندوبست ہی ہو رہا تہا راجہ نے وفات پائی اور گو اوسکے جانشین نے اس مقدمہ کی پیروی کرنی چاہی مگر پہر کچہہ کیا نہین۔

وفات راجہ سروپ سنگہ سنہ ۱۸۶۴ء مین۔

چہبیسوین جنوری سنہ ۱۸۶۴ء کو راجہ سروپ سنگہ نے بعارضہ ایک سخت قسم کے اسہال اور پیچش کے جس مین وہ کئی مہینہ سے مبتلا تہا وفات پائی۔ وہ اسوقت بازیدپور مین جو پٹیالہ کے متصل اوسکا ایک باغ اور مکان بطور تفرج اور تبدیل آب و ہوا رہنے کے لیے قیام رکہتا تہا اور کبہی کبہی ڈاکٹر انگریزی سے بہی علاج کراتا تہا۔ مگر بدقسمتی سے راجہ کو خانہ بدوش فقیرون کے معالجہ کے اثر پر اعتقاد تہا اور یہہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک فقیر نے اوسکو تانبے کا جوش کیا ہوا پانی پلا دیا تہا جس نے اوسکو اوسیوقت قریب بہ ہلاکت پہونچا دیا اور اس مین کچہہ شک نہین ہے کہ وہ ہی اوسکے جلد مرنے کا باعث ہوا۔

اوسکا چال چلن

سروپ سنگہ بوقت وفات اکاون برس کا تہا اور یہہ ایک نہایت عجیب و غریب اور قابل افسوس بات تہی کہ تین بڑی بڑی ریاستین پٹیالہ و نابہہ و جنید کی قریب قریب ایکساتہی وقت مین خالی ہوگئین اور تینون شخص جنہون نے گورنمنٹ انگریزی کی ایسی بڑی بڑی خدمتین کی تہین اور جنکی درازی عمر سے پنجاب کو بہت بڑا فایدہ پہونچتا ساتہہ ہی ساتہہ دنیا سے چل بسے مگر ان تینون مین راجہ جنید شاید سب سے زیادہ ممتاز تہا۔ اوسکی وضع اور قطع پرشان ریاست برستی تہی اور قوم سکہہ مین جو بالعموم قوی ہیکل ہوتی ہے اس قد وقامت اور جثہ وجسامت کا آدمی شاید ہی مل سکے جس وقت وہ زرہ بکتر کو جسکا وہ بہت شایق تہا زیب تن کرکے اپنی فوج کے آگے آگے جاتا تہا تو کوئی رئیس ہندوستان مین ایسا نہین نظر آتا تہا جسکی شان اسقدر بہادرانہ اور وضع اسقدر سپاہیانہ معلوم ہوتی ہو[۵۷]۔ ازروے طبیعت کے وہ بادیانت اور منصف مزاج تہا اور گو اوسکی تمکنت اور ناقرار پسند طبیعت اوسکی ہمسایونکے ساتہہ اوسکا تکرار کرا دیتی تہی مگر گورنمنٹ انگریزی کو کوئی دوست سروپ سنگہ سے زیادہ خالص اور زیادہ وفادار جو نہ کسی قسم کے خوف سے بلکہ محض دوستی سے خدمتین انجام دیتا تہا کبہی نہین ملا ہے۔ گورنمنٹ کے اوس فیصلے سے جس نے اوسکو ریاست جنید کے صرف ایک حصہ کی وراثت کا مجاز کیا تہا وہ بالطبع مایوس ہوا تہا مگر اوس نے کبہی اس فیصلے سے اپنی طبیعت کو منغص ہونے نہین دیا اور نہ اپنی وفاداری وخیرخواہی پر اثر بخشنے دیا۔

اوسکا خطاب ستارہ ہند کے واسطے نامزد ہونا۔

ستمبر سنہ ۱۸۶۳ء مین راجہ سروپ سنگہ کے واسطے جی سی ایس آئی کا خطاب تجویز ہوا مگر وہ بوجہہ علالت کے انبالہ جا کر اس خطاب کا اعزاز حاصل نکر سکا اور قبل حصول اس اعزاز کے جو اوسکو واسطے نام زد کیا گیا تہا اوسنے وفات پائی۔

---

[۵۷] صاحب مصنف نے صاحب گزٹیر انبالہ کی جس رپورٹ سے یہہ مضمون لیا ہے غالباً کسی وجہہ سے اوس مین غلطی ہے کیونکہ راجہ صاحب ممدوح کو تو بسبب جسامت کے سواے سواری تنجام اور بگہی یعنی انگریزی گاڑی کے گہوڑے پر سوار ہونا ہی سخت دشوار تہا۔ ۱۲ محشی

راجہ رگہبیر سنگہ کا جانشین مقرر ہونا۔ رگہبیر سنگہ پسر و جانشین راجہ سروپ سنگہ ہر طرح سے لایق فرزند اپنے باپکا تہا۔ اسوقت اوسکی عمر قریب تئیس ۲۳ برس کے تہی اور معاملات متعلق بعدالت و انتظام سے بخوبی واقف تہا جنہین راجہ متوفی ایک عمدہ اتالیق تہا کیونکہ اوسنے اپنی ریاست کو عمدہ حالت انتظام پر پہونچایا ہوا تہا اور اپنی رعایا کے ساتہہ اعلے درجہ کا عدل و انصاف عمل مین لاتا تہا۔

گدی نشینی۔ اس نئے رئیس کی گدّی نشینی کی تقریب اکتیسوین ۳۱ مارچ ۱۸۶۴ء کو سر ہربرٹ ایڈوارڈس صاحب ایجنٹ لفٹنٹ گورنر و مہاراجہ پٹیالہ راجہ نابہہ نواب مالیر کوٹلہ اور بہت سے اور سردارونکی موجودگی مین وقوع مین آئی۔

بغاوت دادری اس نئے راجہ کی گدّی نشینی کو تہوڑے ہی دن گذرے تہے کہ اوسکے جدید علاقہ دادری مین ایک بغاوت واقع ہوئی جسمین اوسکو اپنے عزم و استقلال کو کام مین لانا پڑا۔

انتظام نواب سابق دادری نواب دادری حکومت کی مطلق قابلیت نہین رکہتا تہا اور بالکل اپنے ملازمون کے اختیار مین تہا اوسکا قاعدہ تہا کہ تحصیل محاصل کا اجارہ گانوونکے مقدمونکو کبہی اسی ہزار روپیہ پر اور کبہی ایک لاکہہ روپیہ یا کچہہ زیادہ پر دیدیا کرتا تہا اور یہہ لوگ جبر و تعدی کے ساتہہ اس سے دوچند جمع وصول کیا کرتے تہے۔

انتظام راجہ جیند جب راجہ جیند کا قبضہ ہوا تو اس قاعدہ مین ایک کامل تبدیلی عمل مین آئی اور انگریزی طریقہ پر باقاعدہ بندوبست کرکے جمعبندی دو لاکہہ روپیہ سے بہی زیادہ ہوگئی۔ راجہ سروپ سنگہ روپیہ کا لالچی مشہور تہا اور یہہ جدید جمعبندی گو ہلکی نہ تہی مگر بہت بہاری بہی نہ تہی۔ گورنمنٹ انگریزی نے ہلکی جمعبندی کے طریقہ کو جو ایک عاقلانہ طریقہ ہے بشرطیکہ اوس درجہ تک پہونچا دیا جائے جہان کہ آمدنی صرف خیالی باتونکا فدیہ ہو جاتی ہے اختیار کیا ہے مگر یہہ توقع نہین ہو سکتی کہ ہندوستانی ریاستین بہی اس نظیر کا اتباع کرینگی۔ ہندوستان مین ایک بہی ریاست ایسی نہین ہے جہانکا حاکم ایک بہت بڑا حصہ پیداوار کا بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی کے نہین

لیتا ہی اور یہہ ایک امر لازمی ہی کہ ہندوستانی ریاستون کو وہ دیہات جو ہماری سرحد پر واقع ہوتے ہین باعتبار ترقی و خوشحالی کے انگریزی عملداری کے دیہات سے کچھہ مناسبت نہین رکھتے ہین - لیکن گو سروپ سنگہہ طمّاع تہا مگر ایک دانشمند حاکم تہا اور باستثناء نواح قصبہ جیند جہانکے باشندے اوسکو پسند نہین کرتے تہے اوسکو سب لوگ عزیز رکھتے تہے - باشندگان جیند کو وہ اپنی رعایا مین سب سے خراب سمجھتا تہا اور جسقدر ممکن ہوتا تہا اون سے دور رہتا تہا اور اکثر یہہ کہا کرتا تہا کہ اگر ۱۸۵۷ء مین ان لوگون کو موقع ملتا تو اوس سے بغاوت کے واسطے آمادہ تہے - دادری کی جمعبندی گو اوس اندازہ سے زیادہ تہی جو حکّام انگریزی تشخیص کرتے لیکن جابرانہ نہ تہی اور نہ وہ باعتبار تعداد کے اوسقدر تہی جو نوابون کے زمانہ مین رعایا کو واقعی دینی پڑتی تہی گو بظاہر زیادہ بہاری تہی -

بانیان بغاوت

دادری کے فساد کی اصل بانی دیہات کے مقدّم لوگ تہے جنہون نے اپنی تمام منفعت کو بند اور اپنے آپکو محض نمبردارون کی حالت پر پایا تہا علاوہ اونکے حکیم قاسم علی خان نے بہی جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی کہ اپنی جاگیر کی نقد جمعبندی ہونیکی وجہہ راجہ سے ناراض تہا اس بغاوت کی پہیلانے مین کوشش کی تہی - ریاست لوہارو نے باغیونکی کسی قسم کی طرفداری نہین کی اور راجپوتونکی سرحد سے بہی مدد دینیکا وعدہ کیا گیا -

راجہ سروپ سنگہہ کے ایام حیات مین ان مواضعات کے آدمیون نے ہاتہہ پاؤن ہلانے کی جرأت نہین کی تہی مگر اوسکے مرتے ہی قریب پچاس گانوون کے علانیہ باغی ہوگئے تہانہ باڈہرہ پر قبضہ کرلیا اور تہانہ دار کو قید کرلیا اور بعض دیہات کے گرد بے ترتیبی کیساتہہ خندق بہی کہود لی قرب و جوار کے علاقون سے مثل شیخاواٹی و لوہارو و کہیتڑی کے اسلحہ و سامان جنگ پہونچ گیا اور شیخاواٹی کے مشہور لٹیرونکو لوٹ مار اور تنخواہ کے وعدہ پر طلب کیا -

نئے راجہ کی مستعدی

دادری کے آدمیون نے اسباب کے خیال کرنے مین کہ نیا راجہ اپنے باپ سے کچھہ کم مستعدی اور اولوالعزمی رکہتا ہی بڑی غلطی کی تہی - بغاوت کی خبر سنتے ہی وہ جیند سے دو رجمنٹ پیادگان تعدادی پندرہ سو اوس

تین سو پچاس ۳۵۰ سوار اور چار توپین لیکر دادری کو روانہ ہوا جہان وہ ۸ آٹھوین مئی کو پہونچگیا۔ اوسنے پٹیالہ اور نابھہ سے مدد نہین چاہی گو یہہ ریاستین مدد دینے پر آمادہ تہین اور اپنی فوج مین افسر انگریزی کی موجودگی سے بہی خوش اخلاقی کے ساتھہ انکار کیا اور خیال کیا کہ ایسا کرنے سے یہہ گمان ہوگا کہ وہ اس اول دقت و دشواری کا جو بعد گدی نشینی کے اوسکو پیش آئی ہے مقابلہ کرنے اور اوسپر غالب آنیکی قابلیت نہین رکہتا ہی۔

باغیون پر حملہ کرنا اور انکے دیہات کو غارت کرنا

چودہوین ۱۴ مئی کو راجہ نے علی الصباح موضع چرخی پر جو دادری سے جنوب و مغرب کی جانب قریب چار میل کے فاصلہ پر واقع تہا اور جہان دو ڈیڑہ ہزار باغی جاٹون نے جمع ہوکر اپنی محافظت کے واسطے خندق کہود لی تہی حملہ کیا۔ اونکو مکرر سمجہایا گیا اور اونکو حاضر ہونے اور اطاعت قبول کرنیکے واسطے چند روز کی مہلت دی گئی مگر اونہون نے اخیر دم تک راجہ کا مقابلہ کرنیکا عزم مصمم ٹہانلیا۔ لیکن جب حملہ واقعی شروع ہوگیا اور توپین گانو پر چلائی گئین اوسوقت باغی منتشر ہوگئے اور بہاگتے مین اکثر لوگ مارے گئے۔ پہر گانون کو آگ لگاکر راجہ نے اوسیدن دوسرے گانو موسوم بہ مانکباس کیطرف جو چہہ میل کے فاصلہ پر واقع تہا عزیمت کی اور اوسکو بہی فتح کرکے تباہ کردیا۔ موضع جہنجو اخیر مقام تہا جہان باغیون نے پاؤن جمائے تہے مگر سولہوین ۱۶ مئی کو یہہ گانو بہی دہاوہ کرکے لیلیا گیا اور دونون طرف سے چند آدمی کام آئے۔ اور اسکا بہی وہی حال ہوا جو اور دونون گانو کا ہوا تہا اور باغی لوگ اپنے معاملہ کو بیجان پاکر علاقہ راجپوتانہ کی طرف بہاگ گئے اور بغاوت ختم ہوگئی۔ بعد اس کامیابی کے راجہ نے ایسی ہی رحمدلی ظاہر کی جیسے کہ جرات و مستعدی اوسنے اس کام مین ظاہر کی تہی۔

انتظام کا از سر نو قایم کرنا۔

اوسنے صرف اس بغاوت کے سرغنہ لوگون کو سزا دی اور باقی زمیندارون کو اجازت دیدی کہ علاقہ دادری کو واپس آجائین اور اپنے مواضعات کو از سر نو آباد کرین۔

ریاست جهیند کے اس حصہ مین اوسوقت سے برابر انتظام قایم رہا ہے۔

راجہ رگھبیر سنگه کا کنبہ۔

راجہ رگھبیر سنگه کی شادی سب سے اول دختر جواہر سنگه چودہری دادری سے ہوئی تہی اوس سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ بیٹا جسکا نام بلبیر سنگه ہے اب ۱۴ چودہ برس کی عمر کا ہے اور لڑکی کی شادی سردار بشن سنگه کالسیہ کے ساتھہ اپریل سنہ ۱۸۶۵ع مین ہوئی تہی اور گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے بھی تین ہزار روپیہ کا نیوتہ دیا گیا تہا۔[1]

اوسکا چال چلن

راجہ کی دوسری شادی دہیان سنگه گل راجو فرعہ والے کے ہان ہوئی تہی مگر اس بیوی سے کچھہ اولاد نہین ہوئی راجہ رگھبیر سنگه کی اصل سکونت سنگرور مین ہتی ہے مگر اپنی ریاست کے اقطاع دور و دراز کی نگرانی و انتظام سے بھی غافل نہین ہے۔ وہ ایک نہایت سمجھہ دار اور نہایت متدین آدمی ہے اور پٹیالہ اور نابھہ کے رئیسون کے ایام صغر سنی مین اونہی ہمیشہ نیک صلاح دی ہے گو اوسکے خورد سال رشتہ دارون نے اوسکی صلاح کے بالالتزام ماننے کی پروا نہین کی۔ یہہ راجہ ایک ماہر شکاری اور ایک بہادر سپاہی ہے اور اوسکی چھوٹی سی فوج ڈیڑہ ہزار آدمیون کی نہایت عمدہ حالت مین ہے۔

آمدنی و رقبہ و آبادی ریاست جهیند

ریاست جهیند کا رقبہ ایک ہزار دو سو چھتیس ۱۲۳۶ میل مربع ہے جسمین قریب ساڑہی تین لاکھہ کے آبادی ہے۔ چند سال سے آمدنی بہت بڑہ گئی ہے اور اب چھہ سات لاکھہ روپیہ سال وصول ہوتے ہین۔

---

[1] نیوتا کا دینا ایک اختیاری امر ہے اوسکو دینے کی تائید مین بہت کم نظیرین ہین اور صرف گورنمنٹ کی عنایت خاص کے اظہار کے واسطے دیا جاتا ہے۔
چٹھی ایجنٹ لفٹنٹ گورنر نمبر (۱۱۹) مورخہ چودہوین ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۶۵ع بنام گورنمنٹ پنجاب۔ چٹھی گورنمنٹ پنجاب بنام ایجنٹ نمبر (۴۲۵) مورخہ دوسری مئی سنہ ۱۸۶۵ع۔ مصنف

ریاست نابھہ کی تاریخ

روسائے نابھہ اس وجہہ سے کہ وہ خاندان پھول کی بڑی شاخ کی اولاد مین سے ہین پھولکیون کے اور خاندانون سے فایق اور برتر گنے جانے کا دعوی کرتے ہین پٹیالہ اور جیند کی تاریخون مین ان خاندانون کے مورث اعلے یعنی پھول اور گوردتا اور سکھہ چین کا جو اوسکے پوتے تھے مفصل حال درج ہوچکا ہے ان دونون بھائیون مین سے بڑے بھائی کی اولاد خاندان نابھہ اور چھوٹے کی خاندان جیند ہے۔

نابھہ کا شجرہ نسب یہہ ہے

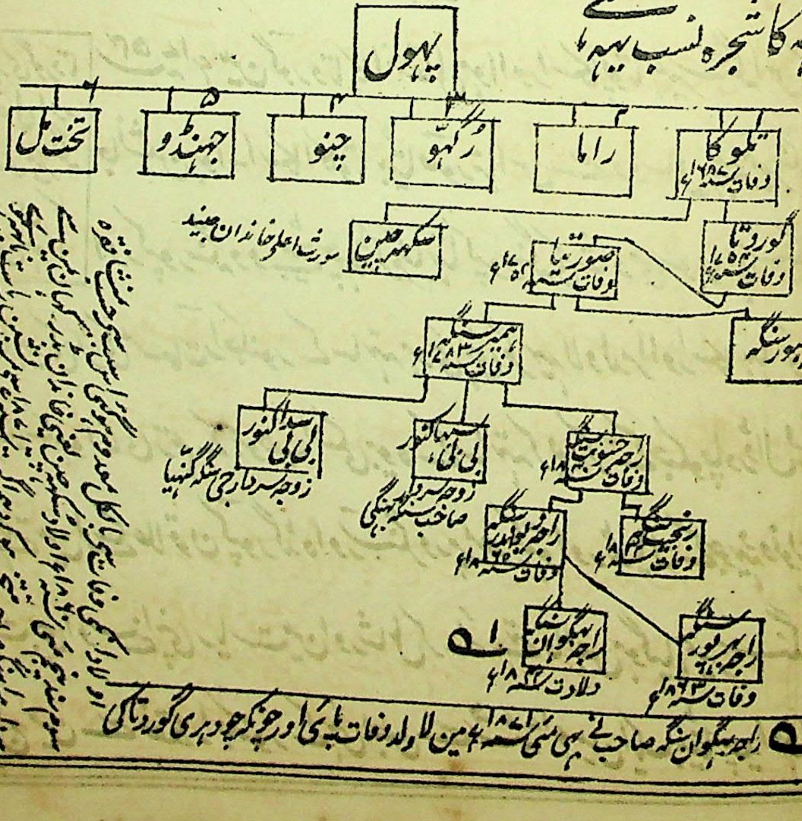
پھول
تلوکا وفات سنہ ۱۶۸۷ء
راما
رگھو
چنو
جھنڈو
تخت مل
سکھہ چین مورث اعلی خاندان جیند
گوردتا
صورت سنگہ
کپور سنگہ
ہمیر سنگہ وفات سنہ ۱۷۸۳ء
راجہ جسونت سنگہ
بی بی سہاکنور زوجہ سردار صاحب سنگہ بھنگی
بی بی اسدکنور زوجہ سردار جی سنگہ گنہیا
راجہ دیوندر سنگہ
رنجیت سنگہ
راجہ بھرپور سنگہ وفات سنہ ۱۸۶۳ء
راجہ بھگوان سنگہ
۵

۵ راجہ بھگوان سنگہ صاحب نے بھی سنہ ۱۸۷۱ء مین لاولد وفات پائی اور چونکہ چودہری گوردتا کی اولاد ابھی وفات سے بالکل معدوم ہوگئی اس سبب سے حسب منشا فقرہ سوم سند پنجم مئی سنہ ۱۸۶۰ء اولاد سکھہ چین یعنی خاندان بڈرکھان مین سے سردار ہیرا سنگہ صاحب منتخب ہوکر دہم اگست سنہ ۱۸۷۱ء کو مسند نشین ریاست نابھہ ہوئے ہین ۱۲ اکتوبر [illegible]

تاریخ مسند نشینی بہادون بدی دسمی ۱۹۲۸ - ۲۷ ساون سنہ ۱۹۲۸ مطابق دہم اگست سنہ ۱۸۷۱ روز پنجشنبہ ہے۔

چودہری تلوکا کی جایداد کا تقسیم ہونا۔

سنہ ۱۶۸۷ء مین چودہری تلوکا کے انتقال کے بعد اسکی جایداد اسکے بیٹون کے باہم منقسم ہوگئی اسکے بیٹے گوردتا کی شادی سردول سنگہ مان موڑان والہ کی لڑکی کے ساتہہ ہوئی جس سے اسکے ایک بیٹا صورتیا نامی پیدا ہوا اسنے اوس زمین مین جو باپ کے ترکہ جایداد مین سے اسکے حصہ مین آئی تہی موضع ڈہولہ کی بنیاد ڈالی بعد ازان قصبہ سنگرور آباد کیا جو مدت تک نابہہ کا دارالریاست رہا اور آخر کار رئیس جیند نے دغا بازی سے لے لیا۔ گوردتا نے قرب وجوار کے اور بہی بہت سے مقامات اپنے ہمسایون سے چہین لئے مگر اسکی اپنے چہوٹے بہائی سکہہ چین سے اَن بَن رہتی تہی چنانچہ انکے باہمی تنازعہ کے سبب کئی بار کشت وخون تک نوبت پہونچی۔

چودہری گوردتا کا انتقال اور چودہری ہمیر سنگہ کا اوس کا جانشین ہونا

سنہ ۱۷۵۴ء مین گوردتا کا انتقال ہوا اور اسکا پوتا ہمیر سنگہ اس کا جانشین ہوا۔ اسکا اکلوتا بیٹا صورتیا اس سے دو سال پہلے ہمیر سنگہ اور کپور سنگہ دو بیٹے چہوڑکر مر گیا تہا کپور سنگہ کی شادی سوجان سنگہ مان ہیر کی لڑکی مسمات راجکنور کے ساتہہ ہوئی تہی مگر یہہ لاولد مرا اور اسکا بہائی ہمیر سنگہ سکہون کی رسم کے بموجب اسکی بیوہ کے ساتہہ کریوہ کرکے جسکو چادر ڈال لینا بہی کہتے ہین اسکے علاقون کپور گڈہ اور سنگرور پر معہ بکہتو اور ٹڈیالہ کے جو یہہ دونون دیہات بہی اوسنے اپنی ریاست مین اور شامل کر لئے تہے قابض ہوگیا ہمیر سنگہ کے ازواج مین سے فقط راجکنور کے ہی بطن سے سنہ ۱۷۷۵ء مین ایک بیٹا پیدا ہوا

جسکا نام جسونت سنگہ تہا۔ ہمیر سنگہ نے علاوہ راجکنور کے ایک شادی تو نتہا سنگہ نیگریہ کی لڑکی کے ساتہہ اور دوسری مکھن سنگہ روڑی والہ کی لڑکی مسمات دیپو کے ساتہہ کی جسکے بطن سے سبہاکنور اور سداکنور یہہ دو لڑکیان پیدا ہوئین۔ سبہاکنور[*] تو سردار صاحب سنگہ کے ساتہہ جو بڑا طاقتور سردار خاندان بہنگی کا تہا کتخدا ہوئی اور سداکنور سردار جی سنگہ ٹبالہ والہ کو بیاہی گئی۔ ہمیر سنگہ کی چوتہی بیوی راج کنور سے جو دہنا سنگہ ٹمرہانہ والہ کی لڑکی تہی کوئی اولاد نہین ہوئی چودہری ہمیر سنگہ بڑا شجاع اور مستعد شخص تہا اسنے اپنے علاقہ کو بہت بڑہایا۔

شہر نابہہ کی
آبادی واقع
سنہ ۱۷۵۵ع

سنہ ۱۷۵۵ع مین شہر نابہہ کی بنیاد ڈالی اور اسکے چار برس بعد موضع بہادسون پر قابض ہوا اور سنہ ۱۷۶۳ع مین سرہند کی اوس مشہور و معروف لڑائی کے موقع پر جسمین وہان کا مسلمان صوبہ دار زین خان مقتول ہوا تہا ہمیر سنگہ نے راجہ آلا سنگہ اور اور سکہہ سرداروں کے ساتہہ شامل ہوکر پرگنہ املوہ پر بطور حصہ اس فتح کے قبضہ پایا اور پہر اسنے روڑی کو سنہ ۱۷۷۶ع مین رحیم داد خان سے فتح کیا اسی کے زمانہ مین ریاست نابہہ مین ٹکسال جاری ہوئی اور ٹکسال کا جاری ہونا اسکے کامل طور پر خود مختار ہونے کی ایک علامت سمجھی جاسکتی ہے

---

[*] یہہ بات اہلکاران نابہہ کے جوابات مرقومہ اٹہارہوین مئی سنہ ۱۸۴۴ع سے جو اونہون نے موضع بوڑان کے مقدمہ کی نسبت تحریر کئے تہے اور نیز بہنگیون کی تاریخ سے ثابت ہوتی ہے مگر تعجب ہے کہ نابہہ اور بہدوڑان دونون خاندانون کی تاریخ کے رو سے سبہاکنور کا سردار گوجر سنگہ بہنگی کے ساتہہ منسوب ہونا پایا جاتا ہے اور یہہ امر بالکل غلط ہے فقط مصنف۔

اس زمانہ مین ریاست نابہہ کو بہت سی کامیابیان ایک مسلمان دیوان کی بدولت جسکا لقب کوبا[1] مشہور تہا حاصل ہوئین۔

راجہ جیند کا سنگرور کا چہین لینا۔

اب ہمیر سنگہ کے اقبال نے لوٹنی کہائی اور راجہ گجپت سنگہ والی جیند اسپر غالب ہوگیا چنانچہ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ سنہ ۱۷۷۴ء مین اس رئیس جیند نے ایک بہت ضعیف سا حیلہ آگے رکہہ کر نابہہ پر حملہ کیا اور ہمیر سنگہ کو دغابازی سے گرفتار کرکے سنگرور کے مستحکم مقام پر قبضہ کرلیا اور اوسوقت سے آجتک یہہ مقام ریاست جیند کے ہی قبضہ مین ہے۔

سنہ ۱۷۸۳ء مین چودہری ہمیر سنگہ کا انتقال ہونا اور بسبب نابالغی راجہ جسونت سنگہ اوسکے بیٹے کے مائی دیسو کا کارکن ریاست مقرر ہونا۔

جب سنہ ۱۷۸۳ء مین ہمیر سنگہ کا انتقال ہوا اسوقت اسکے لڑکی جسونت سنگہ کی آٹہہ برس کی عمر تہی اس سبب سے یہہ بات ضرور ہوئی کہ انتظام ریاست کے لئے کوئی کارکن مقرر کیا جا ے۔ چونکہ رانی دیسو کاروبار کی لیاقت رکہتی تہی اسلئے جسونت سنگہ کی مان بیٹہی رہی اور وہ کارکن ریاست مقرر ہوئی۔ رانی دیسو اپنے خاوند کی قید کے زمانہ مین اپنی بہادری سے ریاست جیند کے مقابلہ مین خوب طرح سے لڑکر اپنی ریاست کو بچاتی رہی تہی اور اپنے داماد سردار صاحب سنگہ بہنگی رئیس گجرات کی سپاہ کی مدد سے بہت سا اوس علاقہ مین سے جو گجپت سنگہ نے چہین لیا تہا واپس لے لیا تہا۔

---

[1] اس قابل شخص کا نام یعقوب خان تہا جسکو اوس زمانہ کے ان پڑہ لوگ کوبے خان یا کوبا کہتے تہے۔ مترجم۔

مائی دیسو کا انتقال سنہ ۱۷۹۰ع

اس مانگی ہوئی سپاہ کی مدد سے رانی دیسو سنہ ۱۷۹۰ع تک اپنے بیٹے جسونت سنگہ کی طرف سے حکمرانی کرتی رہی مگر اس سال مین دفعتاً اسکا انتقال ہوگیا اور اس سے پہلے سال مین اسکے مقابلہ کرنے والے دشمن راجہ گجپت سنگہ کا بمقام جیند انتقال ہوچکا تہا۔

جارج طامس کے مقابلہ مین جیند اور نابھہ کا باہم متفق ہونا۔

بعدہ نابھہ اور جیند کے باہم ایک دوستانہ ارتباط پیدا ہوگیا اور جارج طامس جو قلعہ ہانسی کا مالک وقابض تہا یہہ دونون ریاستین اوسکی طاقت کے منہدم کرنے مین جو عام خطرہ کا باعث تہی متفق ہوئین۔ طامس کی لڑائیون اور فتوحات کا حال جسقدر کہ روساء اینروی ستلج سے متعلق تہا پہلے بیان ہوچکا ہے۔

مرہٹہون کے امداد کے نذرانہ کی تفصیل۔

جو صلاح مشورے اور قرارداد جنرل پیرون صاحب شمالی افواج مرہٹہ کے سپہ سالار کے ساتہہ طامس صاحب کے ہانسی سے نکالدینے کے باب مین بمقام دہلی ہوئی تہی ان مین ریاست نابھہ کا شریک ہونا نہین پایا جاتا بلکہ اس معاملہ مین صرف مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور راجہ بہاگ سنگہ والی جیند اور بہائی لال سنگہ والی کیتہل کے معتمدون نے ہی کُل شرائط عہد وپیمان کو طے کیا تہا مگر اخیر مین جو شرائط قرار پائی ہین اونمین ریاست نابھہ کو بہی انہون نے شامل کرلیا تہا اور جارج طامس جو ان سب کا دشمن عام تہا اوسکی شکست سے شرائط مذکورہ کی رو سے اوسیقدر فائدہ اس ریاست کو بہی پہونچ سکتا تہا جس قدر اور

ریاستون کو پہونچتا تہا۔ سکہہ روسا کے ریاستون کی آمدنیان اور اونکی نذرانون کی تفصیل جو اونہون نے مرہٹون کو دینا قبول کیا تہا ذیل مین درج ہے اس تفصیل کے دیکہنے سے ایک خاصہ اندازہ اس بات کا معلوم ہو سکتا ہی کہ اس صدی کے اخیر مین روساء اپنروی ستلج کی طاقت اور اونکی آمدنیان کسقدر تہین اور یہہ بات بہی عجیب ہے کہ اس موقع پر یہہ روساء اپنی خودمختاری کو ہاتہہ سے دینے پر کسطرح راضی ہو گئے تہے۔

خراج	آمدنی ملک[1]	نام رئیس
[illegible] ہزار	ایک لاکھ [illegible] ہزار	راجہ صاحب سنگہ والی پٹیالہ
[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	راجہ جسونت سنگہ رئیس نابہہ
[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	راجہ بہاگ سنگہ والی جیند
[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	روساء مالیر کوٹلہ
[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	روساء رائے کوٹ
[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	روساء رای پور و گوجروال
[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	بہائی لال سنگہ والی کیتہل
میزان کل ایک لاکھ	میزان کل تین لاکھ	

---

[1] سر لیپل گرفن صاحب نے جو معاملہ کی رقم کو ریاستون کی آمدنی اور نذرانہ کو خراج خیال فرمایا ہی اور اس سے انکی اسوقت کی طاقت اور مقدرت کا اندازہ کیا ہے صحیح نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف کو معاملہ کے لفظ سے جو اکثر ملک کی آمدنی کے معنی مین ہی بولا جاتا ہے یہہ دہوکہہ ہوا ہے اصل حقیقت از روی بعض نہایت معتبر کاغذات کے جنمین سمت ۱۸۵۵ بکرماجیتی سے تا سمت ۱۸۶۲ ریاست پٹیالہ کے حسابات صیغہ جنگ و پولٹیکل درج مین یہہ ہے کہ نذرانہ کی رقم جنرل پیرون اور اوسکے نایب میجر لوئی لورکوئین کو اور وہ رقم جو بنام نہاد معاملہ درج ہی سرکار گوالیار کو جسکے وہ نوکر تہے دینی قرار پائی تہی چنانچہ مینے اسکی تفصیل اپنی ۱۲

راجہ جسونت سنگہ کا انگریزون سے دوستی پیدا کرنا —

راجہ جسونت سنگہ رئیس نابہہ انگریزون سے دوستی پیدا کرنے کے واسطے اسقدر آمادہ نہ تہا جسقدر جیند اور کیتہل کے رئیس تہے مگر جنرل لارڈ لیک صاحب سے جو روساء اینروی ستلج کی ملاقات بمقام ٹمک ٹوڈا[1] ہوئی تہی اسموقع پر اس رئیس نے بہی اپنے معتمد بہیجے اور جنرل موصوف نے نسبت گورنمنٹ انگریزی اون دوستانہ خیالات کا جنکے ظاہر کرنیکو اسطے یہہ معتمد بہیجے گئے تہے شکریہ ادا کیا اسکے دوسرے سال جب مہاراجہ ہلکر لاہور جاتے ہوئے نابہہ مین ٹہرا تب راجہ جسونت سنگہ نے اوس سے صاف کہدیا کہ ہمارا انگریزون سے معاہدہ ہوچکا ہے اس سبب سے ہم آپکو کسی طرح کی مدد نہین دے سکتے لارڈ لیک صاحب نے راجہ جسونت سنگہ کو اس امر کا یقین دلایا کہ جب تک تم گورنمنٹ انگریزی کے اسی طرح خیرخواہ رہوگے اوسوقت تک تمہارے علاقجات مین کچہہ کمی نہین کیجائیگی اور نہ کسی طرحکا خراج تمسے طلب کیا جائیگا —

---

۱ کتاب تاریخ پٹیالہ مین مشروحاً لکہی ہے پس مذکورہ بالا دونون رقمون کے ملانے اور مرہٹون کے خراج لینے کے اوس قاعدہ پر خیال کرنے سے جسکو اونکی اصطلاح مین دا چوہتہ وا کہتے تہے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ صدی کے خاتمہ پر ان ریاستون کی آمدنی حسب تفصیل ذیل تہی — پٹیالہ چہہ لاکہہ عـــ ہزار — کیتہل دو لاکہہ للعـ ہزار — جیند ایک لاکہہ عـ ہزار — نابہہ ایک لاکہہ صـ ہزار — رائے کوٹ تین لاکہہ یـــ ہزار — رائے پور و گوجروال ف ہزار — کوٹلہ مالیر ل ہزار — مگر قرائن احوال سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ اس حساب مین اون دیہات اور علاقجات کی جمع شامل نہین تہی جو اکثر بطور مدد خرچ اور بعوض تنخواہ نقدی کے اوس زمانہ مین عموماً بنام نہاد جایداد و جاگیر لوگون کو دئے ہوئے ہوتے تہے بلکہ وہ خالص آمدنی مراد تہی جو خزانہ مین نقد قابل داخلہ سمجہی جاتی تہی — ۱۲ محشی

[1] شہر پٹیالہ سے مشرق کی طرف تہا تہانیسر کے راستہ پر ایک چہوٹا سا گانون ہے — مترجم

راجہ نابھہ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے تعلقات اور کارروائیان واقع سنہ ۱۸۰۶ء

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے روسا اینروی ستلج کے ساتھہ اول ہی اول التعلق پیدا ہونے اور اوسکی فتوحات اور چال بازیون کا حال پٹیالہ کی تاریخ مین نہایت شرح اور لبط کے ساتھہ بیان ہو چکا ہے اس سبب سے یہان ان باتون کا ایک مختصر طور پر تذکرہ کیا جاتا ہے رانی آسکنور راجہ صاحب سنگھ پٹیالہ کے ضعیف العقل راجہ کی رانی کچھہ عرصہ تک راجگان نابھہ اور جیند کے ساتھہ سرگرم پیکار رہی تھی اور روسا رتھانیسر اور کیتھل کی مدد سے انپر غالب ہو چلی تھی اسوجہہ سے اس موقع پر رئیس جیند نے اپنے رشتہ دار مہاراجہ رنجیت سنگھ کو اپنی مدد کیواسطہ بلا بھیجا چنانچہ وہ فوراً ایک بڑی سپاہ ساتھہ لیکر آن پہونچا اور گو کہ اوس نے ان تنازعات کا جو پٹیالہ اور قرب وجوار کی ریاستون کے باہم برپا تھے چندان تدارک نکیا لیکن جسقدر[1] ملک اسنے اس موقع پر فتح کیا اوسمین سے اپنے رفیقون اور ہواخواہون کو جاگیرین اور انعام دئے چنانچہ پرگنہ جات رائے کوٹ۔ ببیان تلونڈی۔ اور جگرانون مین سے اکتیس ۳۱ گانون جمعی چھبیس ہزار چھہ سو ساٹھہ روپیہ اور سات گانون گھونگرانہ کے علاقہ مین سے جمعی تین ہزار تین سو پچاس روپیہ راجہ جسونت سنگھ کے حصہ مین آئے۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی مہمات واقع سنہ ۱۸۰۷ء کا ذکر

رنجیت سنگھ نے جو مہمات سنہ ۱۸۰۷ء مین علاقہ اینروی ستلج مین کی تھین

---

[1] مہاراجہ موصوف نے جو فتوحات سنہ ۱۸۰۶ء سے سنہ ۱۸۰۹ء تک حاصل کی تھین اون کی تفصیل اس کتاب کے ضمیمہ نمبر ۱ مین درج ہے۔ مصنف

ان مین رئیس نابہہ ریاست پٹیالہ کی ضعیف حالت اور اسکی خانگی پہوٹ سے فایدہ اوٹہانے کی امید پر اوسکا مضبوط دوست بنا رہا۔ چنانچہ سنہ ۱۸۰۶ع مین اس رئیس کو علاقہ گہونگرانہ مین سے جسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے گوجر سنگہ سے فتح کیا تہا چار گانون عنایت ہوئی۔ اور پہر اسکے دوسرے سال علاقہ کہنا جو رانی راج کور اور رن سنگہ سے چہینا گیا تہا اوسمین اٹہارہ دیہات تہے رئیس موصوف کو دیا گیا۔

راجہ جسونت سنگہ کا کرنل اختر لونی صاحب سے بکمال خلوص ملاقات کرنا اور مثل دیگر روساء اینروے ستلج ازروے اشتہار مجریہ سیوم مئی سنہ ۱۸۰۹ع گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت مین آجانا۔

مگر آخیر مین جسونت سنگہ بہی اور روساء اینروے ستلج کی طرح یہہ بات سمجہنے لگ گیا کہ رنجیت سنگہ کی دوستی بہی اوسکی دشمنی سے کچہہ کم خوفناک نہین ہے اور وہ اس تمام ملک پر جو جمنا کے شمال مین واقع ہے اقتدار مطلق حاصل کئے بدون اور کسی بات سے خوش نہین ہو سکتا چونکہ یہہ بات راجہ جسونت سنگہ نے بخوبی سمجہی ہوئی تہی اسلئی ممالک اینروے ستلج کے ملک محفوظہ گورنمنٹ انگریزی بننے کے موقع پر رئیس موصوف سرکار انگلشیہ کیطرف جسکی جانب وہ ہمیشہ سے دوستانہ خیالات رکہتا تہا رجوع لانے کو بدل خواہان تہا چنانچہ اس موقع پر جب کرنل اختر لونی صاحب نابہہ تشریف لیگئے تو وہ انسے نہایت تپاک کے ساتہہ پیش آیا اور اسی سال مین بماہ مئی دیگر روساء مالوہ[۱] وسرہند کے ساتہہ گورنمنٹ انگریزی کے زیر حمایت ہوگیا۔

---

[۱] اس ملک کے لوگ پرگنات بہٹنڈہ وغیرہ مغربی حصہ ریاست پٹیالہ اور اوسکے ملحقہ پرگنات کو مالوہ کہتے ہین اور یہہ لقب گورو گوبند سنگہ صاحب سکہون کے دسوین گورو نے جبکہ وہ شاہان دہلی کے خوف سے ویران اور بے آب وعلف جانکر چندے بطور پناہ وہان ٹہرے تہے دعائیہ طورپر اوسکو بخشا تہا۔ مترجم

اسوقت ریاست
نابہہ کا بمناسبت
اور ریاستون
کے کیا درجہ تہا۔

اسوقت راجہ جسونت سنگہ کا روساء اینروی ستلج مین تیسرا درجہ تہا اول نمبر تو مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا تہا[۵۷] جنکی چہہ لاکہہ روپیہ سے زیادہ آمدنی تہی اور دوسرا نمبر بہائی صاحب کیتہل کا جنکی آمدنی سوا دو لاکہہ روپیہ سال کی تہی تیسرے نمبر پر رئیس نابہہ تہا جسکی آمدنی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سالانہ تہی اور گوکہ روساء کلسیہ اور لاڈوہ کی آمدنی بہی اسیقدر تہی اور سپاہ اس سے بہی زیادہ تہی مگر تیسرا درجہ رئیس نابہہ ہی کا مانا جاتا تہا اور سر ڈیوڈ اختر لونی صاحب کی راے اس رئیس کی لیاقت کی نسبت نہایت عمدہ تہی چنانچہ اونہون نے گورنمنٹ کو اپنی رپورٹ مین یہہ الفاظ تحریر کئے تہے را جسونت سنگہ اون بڑے سردارون مین سے ہے جو ہماری زیر حمایت ہین اسکے اوضاع واطوار اور انتظام اور سمجہہ ان رئیسون کی نسبت جن سے مین ابتک ملاقی ہوا ہون بدرجہا افضل و بہتر ہین مینے اس رئیس کا بہت سا علاقہ دیکہا ہے اسکے علاقہ مین زراعت خوب ہوتی ہے اور اس علاقہ کی حالت ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رئیس اپنی رعایا کی نسبت سختی کرنے والا نہین ہے اور اون پر ملائمت سے حکومت کرتا ہے اور یہہ وہ اوصاف ہین جو اور رئیسون مین شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہین اور اس رئیس کی عمدگی حکومت کی زیادہ تر ممیز ہونے کا سبب یہہ ہے کہ اسکے علاقہ کے دیہات راجہ صاحب پٹیالہ کے دیہات سے جنکی حالت بالکل انکے برعکس ہے ملے جلے ہوئے ہین دا ۔ اگرچہ اس اشتہار کے رو سے جو تیسری مئی ۱۸۶۰ء کو جاری ہوا تہا وہ روسا جنکو سرکار انگریزی نی

---

[۵۷] دیکہو حاشیہ صفحہ چہہ وسات - ۱۲ محشی

اپنی حفاظت مین لیلیا تہا خراج دینے سے بری تہے اور اپنے حقوق اور حکومت قدیمی پر قایم رہنے کا وعدہ پا چکے تہے مگر باوجود اسکے جسونت سنگہ نے ان امور کی نسبت نواب گورنر جنرل سے ایک خاص درخواست کرکے زیادہ تر شرح اور ذاتی اقرار حاصل کئے اور اس سے کچھہ عرصہ بعد نواب گورنر جنرل بہادر کی دستخطی اور مہری سند بہی اس مضمون کی عطا ہوئی کہ تم اپنے علاقجات پر بدستور قایم رہوگے۔

راجہ جسونت سنگہ کا طور وطریق پٹیالہ کے ساتہہ اس طرز کا ہونا کہ جسطرح بنے پٹیالہ کے اقتدار مین خلل آئے۔

سنہ ۱۸۱۰ع مین راجہ جسونت سنگہ کو شاہ دہلی کیطرف سے جسکے پاس بطور پیشکش اسنے دو توپین اور چار کمانین بہیجی تہین از روے مراسلہ صاحب رزیڈنٹ شاہجہان آباد مورخہ ستائیسوین ۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۱۰ع معہ فرمان محمد اکبر شاہ بادشاہ دہلی مورخہ چہبیسوین ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۱۰ع موسومہ راجہ صاحب موصوف "برابر بنس سرمور مالوندر بہادر" کا خطاب عنایت ہوا۔

چونکہ راجہ صاحب سنگہ والی پٹیالہ بالکل بہولے بہالے تہے اور انکی زوجہ رانی آسکنور کو انتظام ریاست اس شرط سے حوالہ کیا گیا تہا کہ بعض معاملات خاص مین صاحب ایجنٹ اور روساء جیند وکیتہل ونابہہ سے صلاح لیلیا کرین اسلئے راجہ جسونت سنگہ جو خاندان پٹیالہ کا قریب رشتہ دار تہا راجہ بہاگ سنگہ والی جیند اور بہائی لال سنگہ والی کیتہل کے ساتہہ ریاست پٹیالہ کے انتظام مین ایک مشیر تہا مگر یہہ رئیس ہمیشہ اس ریاست کی تخریب چاہتا تہا چنانچہ راجہ صاحب سنگہ کے انتقال سے چند سال پہلے اور پہر اونکے فرزند کی نابالغی کے زمانہ مین برابر اسکا مقصد خاص یہہ ہی

رہا کہ پٹیالہ کے اندرونی فسادون کو ترقی ہو اور اسکی بدنظمی کی شہرت اسقدر پہیلے کہ جس سے کامل طور پر بیرونی مداخلتون کی ضرورت پڑے یا یہہ ریاست بالکل ہی ٹوٹ جائے کیونکہ اس ریاست کے ٹوٹنے سے اوسکو یہہ امید تہی کہ میرے ہاتہہ کچہہ نہ کچہہ حصہ آئیگا اور اسطرح پر میرا علاقہ ریاست زیادہ ہو جائے گا۔

راجہ جسونت سنگہ کے خصائل۔

سر ڈیوڈ اخترلونی صاحب نے جو ستائیش آمیز کلمات جسونت سنگہ کے خصائل کے باب مین لکہے تہے وہ صرف اسکی لیاقت انتظامی کی نسبت تہے قرب وجوار کی ریاستون کے ساتہہ برتاؤ رکہنے کی نسبت نہ تہے کیونکہ ان ریاستون کے حق مین تو وہ بہی ایسا ہی بڈہرک چہینا جہپٹی کرنیوالا تہا جیسے اور رئیس تہے اور کچہہ جسونت سنگہ ہی زیادہ پرانا نہ تہا بلکہ اسوقت علاقہ اینروے ستلج مین ایسا کوئی بہی رئیس معلوم نہین ہوتا تہا جو اپنے ذاتی فایدہ سے قطع نظر کرکے دوسرونکے حقوق کا بہی کچہہ خیال کرتا ہو اور ان مین سے کسی کو بہی کچہہ پاس ولحاظ اس امر کا نہ تہا کہ آیا میرا مطلب ذاتی ظلم وزبردستی سے حاصل ہوسکتا ہے یا فریب سے اور پٹیالہ کے ساتہہ تو نابہہ کو ہمیشہ سے رشک اور حسد چلا آتا تہا اور اسی سبب سی ہمیشہ لڑائی جہگڑے رہتے تہے۔

پٹیالہ سے نابہہ کو کیون رنج تہا۔

روسا نابہہ کو اس خیال سے کہ نسب نامہ اور نیز منصب چودہرات کو روسے خاندان پہول کے بڑے ہم ہین اس گہرانے کی چہوٹی شاخ یعنی پٹیالہ کا اپنے سے زیادہ تر متمول اور طاقتور ہونا نہایت خار گذرتا تہا اور اس رشک و

حسد کا اثر لاہور کی پہلی لڑائی کے زمانہ تک ان دونون ریاستون کے تمام باہمی معاملات مین اکثر پایا جاتا ہے۔

موضع ددلدی

موضع ددلدی جسکی ملکیت کا دونون ریاستین دعوی کیا کرتی تہین نابہہ کے اسقدر متصل واقع ہے کہ شہر پناہ سے اوسکی زمین ملی ہوئی ہے اس سبب سے یہہ تنازعہ بہی انکے باہمی فساد کا ایک بڑا سبب تہا اور جن تنازعات کے تصفیہ کیواسطے ۱۸۲۷ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ بلائے گئے تہے اون مین بہی ایک مقدمہ یہہ بہی تہا مگر باوجود اسکے یہہ تنازعہ رفع نہین ہوا۔ بلکہ بیس ۲۰ اکیس ۲۱ برس مابعد تک بہی اس مقدمہ کی بدولت شاخشانے پر شاخشانے نکلتے رہے۔

ذکر تنازعات موضع علیکے۔

ان دونون ریاستون مین سرحدون کی بابت یون تو بہت سے تنازعات پیدا ہوتے رہے مگر جنوری 19 ۱۸۳۶ء مین موضع علیکے پر جسکو مہاراجہ پٹیالہ اپنی ملکیت بتاتے تہے ایسا فساد بڑہا کہ مہاراجہ صاحب موصوف نے اوسپر قابض ہونے کیواسطے اپنی سپاہ بہیجدی اور سپاہ کو واپس بلانے اور انفصال مقدمہ کیواسطے پنچ مقرر کرنے پر صرف اوسوقت رضامند ہوئے۔ جبکہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس معاملہ مین بہت سا زور دیا۔

ذکر تنازعہ سرحد موضع کوس ہیڑی

اسکے دوسرے سال پٹیالہ کی طرف سے نابہہ کی نسبت دخل بیجا کی شکایات پیش ہوئین اول شکایت موضع کوس ہیڑی علاقہ پٹیالہ اور بہولا شیری علاقہ نابہہ کی بابت تہی اس سے پہلے سال جب راجہ جسونت سنگہ نے کوس ہیڑی کے

زمیندارون کی پہولاشیری کے زمیندارون پر تصرف کرلینے کی بابت شکایت کی تہی تب پنچ مقرر ہوگئے تہے اور انہون نے راجہ صاحب نابھہ کے حسب دلخواہ فیصلہ کیا تہا مگر اسکے بعد مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے کولس ہیڑی مین اس بہانہ سے ایک سپاہ بہیجدی کہ یہہ اوس گانون کو دیہات ملحق الحدود کے باشندون سے جو زیادہ طاقتور اور برسر پرخاش ہین محافظت کریگی حالانکہ اس سپاہ کا بہیجنا محض غیرضروری تہا کسواسطے کہ باشندگان پہولاشیری کو جو کچہہ وہ چاہتے تہے مل چکا تہا اور وہ اب اپنی طرف سے فساد قایم رکہنا نہین چاہتے تہے مگر مہاراجہ صاحب کو اپنے دعوے سے دست بردار ہونا مرکوز خاطر نہ تہا پس نتیجہ یہہ ہوا کہ اس فساد نے بہت طول پکڑا اور خونریزی واقع ہوئی -

دیگر تنازعات کا ذکر -

دوسرا تنازع قصبہ بہڈورا اور موضع کانگڑ کی سرحد کا تہا بہڈوڑ سردار دیپ سنگہ اور بیر سنگہ کے قبضے مین تہا جو رئیس پٹیالہ کے رشتہ دار تہے اور کانگڑ نابھہ کے علاقہ مین تہا اس مقدمہ مین بہی رئیس نابھہ کا دعوی صحیح تہا تیسرا تنازعہ علاقہ ہریانہ کے اون زمینون کی بابت تہا جو گہگر ندی کے جنوب کیطرف واقع تہین جو اوس موقع پر جبکہ علاقہ ہریانہ اور علاقہ انگریزی کی سرحدات قایم کی گئی تہین ان دونون ریاستون کے باہم تقسیم ہوچکی تہین -

ریاست نابھہ کے خانگی فساد اور کنور رنجیت سنگہ کا باغی ہونا

راجہ جسونت سنگہ کی مشکلات فقط پٹیالہ کے تنازعات سرحدی پر ہی محدود نہ تہین بلکہ انکا بڑا لڑکا کنور رنجیت سنگہ جو ۱۸۱۸ء مین بعض برے

مشورے دینے والون خصوصاً سردار لدہڑان کی اغوا سے علانیہ باغی ہوگیا تہا اوسنے بہی انکو بڑا دق کیا اور اوسنے صرف اوسوقت راجہ صاحب کی اطاعت قبول کی اور اپنے اون رُفقا کو جو راجہ صاحب کے خلاف نزاع تہے اپنے پاس سے دور کیا جبکہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ اپنے رعب وداب ذاتی کو کام مین لائے اگرچہ دونون باتون کے قبول کر لینے کے بعد اوسکی جاگیر جو ضبط ہوگئی تہی بحال کردی گئی تہی مگر باپ بیٹے کا یہہ ملاپ کچہہ بہت دنون قایم نہین رہا چنانچہ سنہ ۱۸۲۲ع مین جسونت سنگہ کو پہر یہہ ظن پیدا ہوا کہ رنجیت سنگہ میرے برخلاف سازشین کر رہا ہے اور اس سبب سے جو دیہات اسکے گذارہ کے واسطے مقرر کئے گئے تہے وہ سب ضبط کر لئے۔

راجہ جسونت سنگہ کو اس امر کا گمان ہونا کہ کنور رنجیت سنگہ میرے قتل کے درپے ہے اور اس الزام کا اوسپر ثابت نہ ہونا۔

اور سنہ ۱۸۲۴ع مین راجہ جسونت سنگہ نے علانیہ یہہ ادعا کیا کہ یہہ میرا لڑکا ایک ایسی سازش کر رہا ہے جو میرے قتل کیواسطے ہے اور اب اس خیال سے جسونت سنگہ نے یہہ تجویز کی کہ رنجیت سنگہ اور اسکی اولاد کو وراثت ریاست سے بالکل محروم کرکے چہوٹے لڑکے کو اپنا وارث قرار دون اور راجا سنگہ سردار لدہران کی جاگیر جو رنجیت سنگہ کے نزاع مین ازبس دخیل تہا ضبط کرکے اپنے علاقہ مین شامل کر لون مگر راجہ جسونت سنگہ نے جو دلایل و ثبوت اپنے خوف و خطر کی بابت پیش کئے وہ محض خیالی باتین تہین اور رنجیت سنگہ اس الزام سے جو اوسپر لگایا گیا تہا صاف مُنکر تہا لیکن بہر حال راجہ صاحب نے اسکے مظنونہ شرکاء مشورہ کو سنگین طور پر پابجولان کرکے مقید کر دیا

مگر یہہ جب مقدمہ نواب گورنر جنرل کی خدمت مین صدور حکم کیواسطہ بہیجا گیا اونکی راے مین یہہ الزام ثابت نہ ہوا اور اسلئی یہہ حکم صادر ہوا کہ کنور رنجیت سنگہ پر کسی قسم کی نظربندی وغیرہ سے روک ٹوک نہ کیجائے اور سردار راجا سنگہ فوراً قید سے رہا کردیا جائے راجہ جسونت سنگہ نے اس فیصلہ سے ناراض ہوکر بہت سے کاغذات جنکو وہ اپنے بیانات کی وجہہ ثبوت جانتے تہے گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کئے مگر گورنر جنرل بہادر نے پہر بہی سر چارلس مٹکاف صاحب رزیڈنٹ دہلی کی ہئی اس راے سے کہ یہہ الزام کسی طرح قایم نہین ہوسکتا مکرر موافقت کی اور حکم مصدورہ سابق بحال رکہا - یہہ بات بدلائیل وبراہین بیشک ثابت ہے کہ کنور رنجیت سنگہ ایک وحشی مزاج اور فضول خرچ شخص تہا اور راجہ جسونت سنگہ کا اس سے ناراض ہونا بہی کسیقدر بجا تہا چنانچہ یہہ بات بہت سے اقرارنامون سے جو رنجیت سنگہ نے مختلف اوقات مین تحریر کئے تہے اور جنکی تصدیق سر ڈیوڈ اخترلونی صاحب نے کی تہی ثابت ہوتی ہے - مگر اونہین دستاویزون سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ جو سخت الزام رنجیت سنگہ کے ذمہ لگایا گیا تہا وہ محض بےبنیاد تہا -

کنور رنجیت سنگہ کا طور وطریق مجرمانہ تہا گو وہ بدچلن تہا -

کپتان راس اور کپتان مری صاحبان کے بہت سے حکمون سے جو سر ڈیوڈ اخترلونی صاحب کے احکام کے بعد صادر ہوتے رہے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ رنجیت سنگہ کا چال چلن بیشک

اوباشانہ اور سرکشانہ تہا مگر اونسے راجہ جسونت سنگہ کے قتل کی خواہش یا اقدام کی نسبت کوئی بہی علانیہ یا ضمنی ثبوت نہین پایا جاتا اور ایک دستاویز جسکے رو سے اس الزام کی تائید ہوتی تہی صرف رتّا سنگہ لدہڑان والہ کا اظہار تہا لیکن اسپر کسی طرحکا اعتبار نہین کیا جا سکتا تہا کیونکہ جب رتّا سنگہ نے یہہ اظہار دیا تہا اوسوقت وہ نابہہ مین قید تہا اور ہر طرح سے جسونت سنگہ کے ایسے قابو مین تہا کہ وہ اس سے جو کچہہ چاہے اقرار کرا سکتا تہا۔ اسکے علاوہ رتّا سنگہ اس قدر بدنام شخص تہا کہ اگر وہ قیدی بہی نہ ہوتا تو بہی اسکی بات پر کچہہ اعتبار نہین کیا جا سکتا تہا چنانچہ رنجیت سنگہ کو اوباشی اور فضول خرچی کی تحریک کرنیوالا یہی شخص مانا جاتا تہا۔ پس اس قسم کے ثبوت اور شہادت پر باپ کے قتل کے اقدام کا جُرم جو ایک نہایت ہی گناہ کبیرہ ہے کسی شخص پر نہین لگایا جا سکتا تہا بنابران رنجیت سنگہ بری کیا گیا تہا۔

وفات کنور رنجیت سنگہ واقعہ سنہ ۱۸۳۲ء

لیکن اس مقدمہ سے بری ہوکر رنجیت سنگہ بہُت دن زندہ نہین رہا ۱۷ سترہوین جون سنہ ۱۸۳۲ء کو ہترڑی مین جہان سردار گلاب سنگہ شہید جسکی سالی کے ساتہہ تہوڑے ہی دن پہلے اسکی شادی ہوئی تہی رہا کرتا تہا جان بحق تسلیم ہوا۔

رنجیت سنگہ کی وفات کی نسبت زہرخورانی وغیرہ کا ادعا۔

سکہون کی ریاستون مین ایک بڑے آدمی کا دفعتاً مر جانا عموماً قضای الہی سے مرنا بہت کم خیال کیا جاتا تہا۔ خصوصاً ایسی حالت

مین جیسی رنجیت سنگہ کی تہی کہ سالہا سال سے اسکا باپ ہاتہہ دہوکر پیچہے پڑا ہوا تہا ۔ غرضکہ رنجیت سنگہ کی رانیون نے فوراً راجہ جسونت سنگہ کی نسبت اپنے شوہر کے قتل کا الزام لگایا اور واقعی اسکے جسم مُردہ پر ایسے نشان محسوس ہوتے تہے جس سے قتل کا گمان گذر سکتا تہا اس سے صرف دو ہی سال پہلے رنجیت سنگہ کا اکلوتا بیٹا سنتوکہہ سنگہ بہی اسی طرح دفعتاً مر گیا تہا اور اوسوقت عموماً لوگ یہہ یقین کرتے تہے کہ اسکے دادا نے اسکو زہر دلوایا ہے مگر ان الزامون کا کچہہ ثبوت نہ تہا اور چونکہ تہوڑے عرصہ بعد رنجیت سنگہ کی مان نے جو جسونت سنگہ پر قتل کا الزام لگانے مین اپنی بہوؤن کے شریک ہوگئی تہی سر جارج کلارک صاحب کو یہہ لکہہ بہیجا کہ مجہکو ہرگز یقین نہین ہے کہ راجہ جسونت سنگہ نے اپنے لڑکے کو مروایا ہو اس سبب سے یہہ مقدمہ رفع دفع ہوگیا ۔ اگرچہ کنور رنجیت سنگہ ایک اوباش صفت اور فضول خرچ آدمی تہا مگر بڑا ہونہار معلوم ہوتا تہا اور روساے اینروی ستلج و آنروی ستلج سب اس سے نہایت اُنس رکہتے تہے کنور رنجیت سنگہ نے تین شادیان کی تہین ایک سردار جودہ سنگہ کالیکا ساکن موضع بمنہہ کی لڑکی کے ساتہہ دوسری جیا سنگہ شاہ پوریہ کی لڑکی کے ساتہہ تیسری دیا سنگہ کی لڑکی کے ساتہہ ۔ اسکے لڑکے سنتوکہہ سنگہ کی شادی سردار شیر سنگہ شاہ آبادیہ کی لڑکی مسماۃ بہاگ بہری کے ساتہہ بڑی دہوم دہام سے ہوئی تہی ۔ اس شادی کے جلسہ مین تمام روساے اینروی ستلج اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہی شریک ہوئے تہے ۔

ذکر مقدمہ سکہان لدہڑان و سونٹی بابت تکرار انکے ذیلدار نابہہ ہونے یا نہونے کے۔

اب ہم اوس بڑے مقدمہ سکہان لدہڑان اور سونٹی کا ذکر کرتے ہین جس سے اصل حقیقت اون پولٹیکل تعلقات کی معلوم ہوتی ہے جو ریاست نابہہ اور اسکے ان کمزور ہمسایون کے باہم بتدریج بڑہتے بڑہتے انجام کار یہان تک نوبت پہونچ گئی کہ یہہ لوگ جو ابتدا مین خود مختار تہے آخر ذیلدار بنگئے۔

ذکر عروج پانے سکہون کی اوس مثل کا جو نشانون والی کے نام سے معروف تہی۔

واضح ہو کہ یہہ لدہڑان اور سونٹی کے سکہہ دراصل نشانان والی طاقتور مثل کے متعلق تہے اس مثل کے لوگ سرہند کی لڑائی کے بعد سنہ ۱۷۶۳ع مین بسرکردگی سردار سنگت سنگہ دسونہا سنگہ جی سنگہ اور موہر سنگہ کے مقام انبالہ اور سرای لشکری خان اور شاہ آباد اور دوراہہ اور لدہران اور املوہ اور سونٹی پر قابض ہوئے تہے۔

لدہڑان اور سونٹی والون کا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل دہلی کے پاس ریاست نابہہ کا شاکی ہونا۔

سنہ ۱۸۲۷ع مین لدہڑان اور سونٹی کے سردارون نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل دہلی سے رئیس نابہہ کے ظلم کی بڑی شکایت کی اور بیان کیا کہ رئیس موصوف ہم سے اپنے ذیلدارون کی طرح پیش آتا ہے اور لدہڑان سے پچاس ۵۰ اور سونٹی سے ستر ۷۰ سوار ہمیشہ حاضر خدمت رہنے کیواسطے طلب کرتا ہے اور ایسے بیشمار مطالبات کرتا ہے جنکی تعمیل کرنا ہمکو نہایت ہی شاق ہے اور چونکہ ہم اس رئیس کے کچہہ ذیلدار نہین ہین اس سبب سے اوسکا ہمپر اس قسم کے مطالبے کرنے کا

کچھہ حق نہین ہے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ انبالہ نے جن سے اس مقدمہ مین استصواب کیا گیا تہا یہہ رائے دی کہ اگرچہ یہہ بات مناسب ہی کہ یہہ سکھہ سردار راجہ صاحب نابہہ کو خدمت کیواسطے سوار بدستور دیتے رہین لیکن اگر راجہ صاحب انپر کسی قسم کی سختی کرین تو ایسے ظلم سے بہی انکو محفوظ کرنا چاہیئے اور جب ایسی کوئی صورت پیش آئے تو انکے تنازعات کی سماعت اور انفصال صاحب ایجنٹ انبالہ کیا کرین مگر صاحب رزیڈنٹ دہلی نے اس رائے کو ناقابل عملدرآمد خیال فرماکر یہہ تجویز فرمائی کہ لدہران اور سونٹی کے سکھہ ریاست نابہہ کے تابعین مین سے سمجھے جائین اور گورنمنٹ انگریزی کی جانب سے اس بارہ مین مداخلت نہونی چاہیئے کیونکہ اس سے راجہ صاحب کے رتبہ مین ضعف آتا ہے اب گو کہ یہہ سکھہ سردار ریاست نابہہ کا اپنے اوپر کچھہ حق نہین مانتے تہے اور انکی لکھی ہوئی جن دستاویزون کی رو سے یہہ حق ثابت سمجھا گیا تہا اونکو وہ جعلی بتاتے تہے مگر باوجود ان سب باتون کے انکار ریاست نابہہ کا تابع ہونا صحیح خیال کیا گیا۔

اس مقدمہ مین سر جارج کلارک کی تحقیقات کا نتیجہ۔

مگر ۱۸۳۶ء مین جو سر جارج کلارک نے اس مقدمہ کی نہایت غور سے چھان بین کی تو تحقیقات کامل کے بعد یہہ نتیجہ پیدا کیا کہ لدہران کے سکھون کی نسبت تو صاحب موصوف نے یہہ رائے تحریر کی کہ راجہ صاحب نابہہ چونکہ ایک ذی اقتدار شخص تہے اور لدہران والے کمزور بایں وجہہ ریاست نابہہ کے ساتہہ یہہ لوگ ایک طرح کا محض متوسلانہ تعلق رکہتے تہے مگر بعد مین صرف حکام

انگریزی کی مدد سے راجہ صاحب موصوف نے رفتہ رفتہ اونکو دبا کر زبردستی حق ذیلداری انپر قایم کرلیا ہے اور سونٹی کے سکہون کے باب مین یہہ رائے لکہی کہ انکی حالت بہی اگرچہ اصل مین مشابہ لدہران والون کے ہی تہی مگر راجہ صاحب نابہہ نے ایسے وقت مین کہ جب سکہہ لوگون کے باہم حقوق شرکت چہار میانہ ہنوز بخوبی معین اور ممیز طور پر قایم نہوئے تہے اپنی فضیلت اور برتری کو کامیابی کے ساتہہ قایم کرلیا تہا۔

سکہہ لوگون کے باہم ابتدا مین برادرانہ مساوات تہی حاکمی محکومی نہ تہی۔

یہہ فیصلہ اس غیر مشتبہہ بنیاد پر کیا گیا تہا کہ اول ہی اول سکہون کے فرقہ مین محکومانہ ذیلداری اور حاکمانہ سرداری کا کچہہ نام ونشان نہ تہا اس فرقہ کا اصول یہہ تہا کہ سب برابر کے بہائی ہین اور سکہون کو اس بات پر بڑا فخر تہا کہ ہم سب لوگ خود مختار سپاہی ہین اور چونکہ خالصہ کے اس ابتدائی اور جوش مذہبی کے زمانہ مین کسی خاص رئیس کی طاقت بہت زیادہ نہ تہی اسلئے اسوقت یہہ آزادی اور خود مختاری کا خیال کچہہ غلط بہی نہ تہا لیکن جسقدر بڑی بڑی ریاستون کی طاقت رفتہ رفتہ بڑہتی گئی اوسیقدر انکے کمزور ہمسایون کو خواہ تو اور حملہ آورون سے محفوظ رکہنے کی غرض سے خواہ اپنی ریاستون کو بالکلیہ ضبط ہوجانے سے بچانے کی خاطر مجبورا کسی ایسے رئیس کی جو انکی حفاظت کرسکتا تہا حمایت ڈہونڈنی پڑی تہی اور اس کے بدلے مین لڑائی کے وقت خدمت دینا انہون نے قبول کرلیا تہا۔

لدہران اور سونٹی والے ریاست نابہہ کے غیر محکوم ہی نہ تہے بلکہ نابہہ والون سے لڑائیان لڑتے رہتے تہے

لدہران اور سونٹی کی سکھہ فتح سرہند کی موقع پر نشانان والی مثل کی آزاد اور خود مختار شریک تہے اور جب سردار جی سنگہ نے لدہران اور اور استانیں دیہات پر جو اس سے ملحق تہے قبضہ کیا اوس وقت تک وہ ایک خود مختار رئیس تہا اور جب ہولکیون نے سنہ ۱۷۱۸ع مین انبالہ پر جو نشانان والون کے قبضہ مین تہا حملہ کیا تب لدہران اور سونٹی دونون مقامات کے سکھہ محصورین کی مدد کو آئے تہے اور نابہہ کی سپاہ سے مقابلہ کیا تہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسوقت تک وہ کسی طرح رئیس نابہہ کے دبیل نہین تہے۔ اسکے بعد لدہران کے سکہون کا نابہہ کی سپاہ سے کبھی کوئی میدان نہین ہوا کیونکہ پہر رئیس نابہہ اور ان سردارون کے باہم الائنس یعنے پولیٹیکل اتفاق ہوگیا تہا۔ اور سردار جی سنگہ کی لڑکی کی شادی راجہ جسونت سنگہ کے ساتھہ ہونے سے اس اتفاق اور دوستی کو استحکام ہوگیا تہا۔ مگر سونٹی کے سکہون کی کئی موقعون پر اسکے بعد بہی سپاہ نابہہ سے لڑائیان ہوئین اور سنہ ۱۸۱۰ع اور سنہ ۱۸۱۲ع مین جو زیادہ دیر کی بات نہین ہے جب انکو کہنا اور کہرڑ کے سردارون سے لڑائی ہورہی تہی اوسوقت ریاست نابہہ نے انکو کچھہ مدد نہ دی تہی جس سے ظاہر ہے کہ اگر سونٹی کے سکھہ رئیس نابہہ کے ذیلدار ہوتے تو وہ ضرور مدد دیتا۔

نابہہ والون کا علاقہ سونٹی پر قبضہ کرلینا اور پہر پنچایت نے اسکا مقابلہ کرنا۔

تسخیر سرہند کے تہوڑے عرصہ بعد سونٹی کی سکھہ آملوہ اور چھتیس ۳۶ دیہات پر جو اسکے قریب واقع تہے قابض ہوگئے تہے مگر جب

احمد شاہ دُرّانی شمال کی طرف سے پنجاب پر حملہ آور ہوا سکھان سونٹی بہی مثل دیگر سکھان منجھیل اوس سے مقابلہ کرنے کو ستلج کے پار چلے گئے رئیس نابھہ نے اس فرصت کو غنیمت جانکر آملوہ اور اسکے علاقہ کے نصف دیہات پر قبضہ کرلیا اور جب اس علاقہ کے اصل مالک یعنی سونٹی والے واپس آئے تب مقام سونٹی کو اپنا دار القرار بناکر رئیس نابھہ سے اسطرح لڑتے رہے کہ کبھی غالب ہوجاتے تھے اور کبھی مغلوب آخرکار سردار جبا سنگہ آملوہ والہ اور سردار ہمت سنگہ شاہ آبادیہ نے ثالث بنکر یہہ فیصلہ کردیا کہ آملوہ تو رئیس نابھہ کے پاس رہے اور پینتیس ۳۵ دیہات پر سونٹی اور ریاست نابھہ دونون کا حق مشترکہ قرار دیا یہہ فیصلہ سونٹی کے سکھون کو مجبوراً قبول کرنا پڑا۔ لیکن ریاست نابھہ سے انکی ان بن ہی رہی اور ہر طرح سے اس ریاست کی مخالفت کرتی رہی۔

اسمین شک نہین کہ رئیس نابھہ کے پاس سرداران سونٹی کی ایسی دستاویزین موجود تہین کہ اگر وہ دراصل صحیح تہین تو انکی رو سے یہہ بات ثابت تھی کہ یہہ سردار رئیس نابھہ کے ذیلدار تھے اور اسکو خدمت کیواسطے سپاہ دینے کو قبول کر چکے تھے لیکن وہ ان دستاویزون کو جعلی بتاتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ سر جارج کلارک انکے اس بیان کو بظن غالب صحیح سمجھتے تھے مگر بہرحال ان دستاویزون کے بنانے مین اگر کچھہ فریب ہوا ہو تو اب اسکا ثابت ہونا مشکل تھا اور بیشک سکھان

لدھڑان اور سونٹی والے حقیقتاً سنہ ۱۸۳۶ء سے کچھہ عرصہ پہلے ریاست نابھہ کے ساتھہ ایک حالت ماتحتی مین تھے۔

سونٹی خواہ جبراً خواہ خوشی سے کسی طرح سہی لیکن بہرصورت کئی سال ہی رئیس نابہہ کو خدمت کیواسطے سوار دیتے تہے اور گو کہ ایک دفعہ ۱۸۳۴ء مین گورنمنٹ نے لدہران کے ایک وراثت کے مقدمہ مین راجہ صاحب نابہہ کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا تہا مگر اور کئی موقعون پر اس بات کو کہ سکہان سونٹی پر ریاست نابہہ کا ذیلدار اور خدمت گذار رہنا فرض ہی قایم رکہا تہا۔

گورنمنٹ نے اس مقدمہ مین یہہ فیصلہ فرمایا کہ یہہ لوگ ریاست نابہہ کے ماتحت تو سمجہے جائین لیکن راجہ صاحب اگر ان پر جا و بیجا حکومت کرین تو اون کو روکا جائے۔

بوا دیدان حالات اس مقدمہ کے گورنمنٹ ہند نے اگرچہ یہہ بات تو مناسب نہ سمجہی کہ سکہان سونٹی اور لدہران کو ریاست نابہہ کی متابعت سے بالکل آزاد کر دے مگر انکی ان شکایات پر بہی کہ رئیس نابہہ ہمکو دق کرتا ہے اور دائمی خدمت طلب کرتا ہے لحاظ کیا گیا چنانچہ راجہ صاحب نابہہ کو یہہ ہدایت کی گئی کہ جب آپ کے ہان لڑکا پیدا ہو یا کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی ہو یا رئیس حکمران کا انتقال ہو جائے یا کوئی حقیقتاً لڑائی پیش آ جائے اوسوقت ان سردارون سے خدمت لیجایا کرے اور ہمیشہ نہ لیجائے غرضکہ گورنمنٹ کے اس فیصلہ سے ریاست نابہہ کی شان اور مرتبہ مین بہی فرق نہ آیا اور لدہران اور سونٹی کے سکہون نے بہی اس جبر و تشدد سے جسکے وہ اسقدر شاکی تہے نجات پائی۔

مہم کابل کیوقت راجہ صاحب کا اداے خدمات گورنمنٹ کے لئے اپنی مستعدی ظاہر کرنا۔

راجہ صاحب نابہہ نے مہم کابل کے آغاز مین اپنی خدمات گورنمنٹ کو پیش کی تہین اگرچہ وہ اس وجہہ سے کہ اس قسم کی امداد کی کچہہ

ضرورت نہ تہی قبول نہین کی گئی تہی۔ لیکن نواب گورنر جنرل بہادر نے راجہ صاحب کے اس خلوص باطنی کا جسکے تقاضے سے اونہون نے یہہ خدمات پیش کی تہین شکریہ ادا کیا۔

راجہ جسونت سنگہ صاحب کا انتقال واقع سنہ ۱۸۴۰ء

بائیسوین مئی سنہ ۱۸۴۰ء کو راجہ جسونت سنگہ کا جو کچہہ عرصہ سے مریض رہتے تہے چہیاسٹھہ ۶۶ برس کی عمر مین انتقال ہوا اور انکی جگہہ انکے فرزند دیوندر سنگہ جنکی اوسوقت اٹہارہ ۱۸ برس کی عمر تہی مسندنشین ہوئے راجہ جسونت سنگہ کے خصایل اوپر بیان ہو چکے ہین یہہ رئیس اپنے ہمسایون اور ہمسرون کے ساتہہ خواہ کیسی ہی چہینا جہپٹی اور ناواجب طریقون سے پیش آتا ہو مگر اپنے کاروبار ریاست کا انتظام خوش اسلوبی اور دادگستری کے ساتہہ کرتا تہا اس نے پولیس کا انتظام نہایت عمدہ کیا ہوا تہا اور چونکہ رعایا اس سے رضامند تہی اس سبب سے اسکا اسکے انتقال سے متاسف ہونا واجب تہا۔

راجہ جسونت سنگہ کی رانیان۔

راجہ جسونت سنگہ کی پانچ رانیان تہین اول سردار جی سنگہ لدہران والہ کی لڑکی دیا کنور۔ دوسری رام سنگہ ڈہلون کی بیٹی رانی چند کنور جنکا بہت مسن ہوکر حال مین ہی انتقال ہوا ہے۔ تیسری بہاگ سنگہ رنون کی لڑکی رام کنور۔ چوتہی ہری سنگہ جودہ پوریہ کی لڑکی ہر کنور۔ اور سب سی پچہلی رانی سردار سوجان سنگہ گہومن والہ کی لڑکی مسماۃ دہرم کنور تہی۔ ان رانیون مین رانی دیا کنور کے بطن سے تو کنور رنجیت سنگہ اور رانی ہر کنور کے بطن سے راجہ

دیوندر سنگه پیدا هوئے تهے۔ رئیس متوفی سرکار انگریزی کا ایک وفادار دوست تها۔ ۱۸۰۴ء مین اسنے هلکر کو انگریزون کے مقابله مین مدد دینے سے صاف جواب دیدیا تها اور ۱۸۱۴ء مین گورکهون کی لڑائی کے موقع پر اور ۱۸۱۸ء مین بیکانیر واله هنگامه کیوقت سرکار انگریزی کو رسد اور باربرداری سی مدد دی تهی اور جب ۱۸۳۸ء مین افواج انگریزی شمال کی طرف یعنی کابل کو جاتی تهین تب اسنے سرکار کو چهه لاکهه روپیه کا قرضه دیا تها۔

راجه دیوندر سنگه کی مسند نشینی سنه ۱۸۴۰ء۔

دیوندر سنگه پانچوین اکتوبر ۱۸۴۰ء کو مسند نشین ریاست هوئے اس جلسه مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل انباله بهی شریک تهے جب سے ریاستهاے اینروهی ستلج کے ساتهه سرکار انگریزی کو تعلق پیدا هوا اوسوقت سے اس ریاست مین مسند نشینی کا اول هی موقع یهه هوا تها اور راجه دیوندر سنگه کو ویسا هی خلعت سرکار کی طرف سے عنایت هوا جیسا ۱۸۲۲ء مین راجه فتح سنگه والی جیند کو دیا گیا تها یعنے ایک زنجیر فیل معه جهول اور اسپ بازین نقره سات پارچه کا خلعت اور تین رقم جواهر اور ایک تلوار اور سپر۔

راجه دیوندر سنگه نے کس قسم کی تربیت ابتداسے پائی تهی اور اونکا چال چلن کیسا تها۔

ان نئے راجه صاحب نے جیسی جیسی تربیت پائی تهی اور جن حالتون مین وه مسند نشین هوئے تهے اور جیسے کچهه خصایل اونکے تهے ان سب باتون سے ایک عمده اور عاقلانه انتظام ریاست کی توقع اونکی ذات سے نهین هوسکتی تهی۔ راجه جسونت سنگه نے کنور رنجیت سنگه سی نزاع

برپا ہونے کے بعد وہ شادی کی تہی جس سی راجہ دیوندر سنگہ پیدا ہوئے تہے اور جون جون یہہ بڑے ہوتے گئے اوسی قدر راجہ جسونت سنگہ کا دل رنجیت سنگہ کی طرف سی متنفر ہوتا گیا اور اوسکا یہہ ارادہ کہ بڑے لڑکے کو ورثہ سی محروم کر کے چہوٹے اور چاہیتے لڑکے کو ریاست کا مالک بنائے استحکام پکڑتا گیا تہا راجہ جسونت سنگہ کے اس ناواجب ارادہ کو ایک عالم جانتا تہا اور باپ بیٹے کے اس باہمی تنازع مین قرب وجوار کے رئیس بہی شامل تہے کوئی اسطرف تہا کوئی اوس طرف رنجیت سنگہ کے انتقال کے وقت دیوندر سنگہ کی عمر دس برس کی تہی اور اسی وقت سی ولیعہد ریاست مانا جاتا تہا غرضکہ اسکو اوائل عمر سے ہئی مکارون اور خوشامدیون کی صحبت ملی تہی جو راجہ جسونت سنگہ کو خوش کیا چاہتے تہے اور رنجیت سنگہ کو وراثت سی خارج کرنے کی غرض سے جہان اور بہت سی حیلے بہانے اور منصوبے تہے وہان ایک یہہ بہی بات تہی کہ دیوندر سنگہ کے پڑہانے لکہانے مین بڑی کوشش کیجاتی تہی جب دیوندر سنگہ کو چہوٹی ہئی سی عمر مین ریاست ملگئی توجو برہمن لڑکپن مین اسکے اوستاد تہے جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہو وہی راجائی کے زمانہ مین اسکے مزاج مین دخیل رہے اِدہر تو اِن لوگون نے راجہ صاحب کے تیج اور سکت اور پرتاپ کی اُستتیان اور مبالغہ آمیز تعریفین کر کر کے انکے مزاج مین جو طبعاً بجز ضعف عقل اور سادہ لوحی کے اور کسی صفت کے ساتہہ متصف ہونے کے قابل نہ تہا ایک عجب طرحکی ہٹ ضد خودپسندی اور لغویت

پیدا کردی تہی اور اودہر ہمدرین اثناء ایسے اتفاقات پیش آ گئے کہ خاندان پٹیالہ اور جیند کے ساتہہ جو رئیسان نابہہ کے موروثی بغض وحسد چلے آتے تہے وہ ازسرنو نہایت زور شور کے ساتہہ تازہ ہو گئے ۔

ذکر اوس باہمی کدورت کا جو مابین ریاستہای پٹیالہ و نابہہ و جیند ہمیشہ سے موجود چلی آتی تہی ۔

یہہ بات پہلے بیان ہو چکی ہی کہ خاندان پہولکیان کی سب سی بڑی شاخ مین سی رئیس نابہہ تہا اور اس خاندان مین چودہری کا موروثی خطاب جسکے حقیقی معنی صرف اوسی زمانہ تک پائے جاتے تہے جبکہ یہہ روسا ۔ شاہان دہلی کے محض معمولی زمیندار اور رعایا تہے ابتک چلا آتا تہا رئیس پٹیالہ کو جب سی مہاراجگی کا خطاب ملا تہا تب سے نابہہ والے اس امر کا ہمیشہ بڑا رشک وحسد رکہتے تہے اور اونکی یہہ بڑی آرزو تہی کہ ہمکو بہی ویسا ہی خطاب حاصل ہو جائے ۔ رئیسان نابہہ کے ریاست پٹیالہ سے ہمیشہ جہگڑے قضیے ہوتے رہتے تہے اور چونکہ راجہ صاحبان جیند اکثر پٹیالہ کے جانب دار بنجاتے تہے اس سبب سے رئیسان نابہہ کی نظر مین وہ بہی پٹیالہ سے کچہہ کم نامرغوب نہ تہے ۔

جیند کے ساتہہ نابہہ کو ایک خاص اور نئی وجہہ تنازع کا پیدا ہونا ۔

لیکن اب ان پورانے قضیئون کے سوا ان روساء کے مابین رنجش کا ایک اور نیا سبب پیدا ہوا چنانچہ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جب راجہ سنگت سنگہ والی جیند کا لاولد انتقال ہو گیا تو سردار سروپ سنگہ بازیدپوریہ اور انکے چچیرے بہائی سردار سکہا سنگہ بڈروکہانوالہ

جو یہہ دونون سردار دور کی شاخون مین راجہ سنگت سنگہ کے ہمجدی رشتہ دار تہے ریاست جیند کے دعویدار ہوئے چونکہ اس زمانہ تک ایسے یکجدی رشتہ دارونکا کسی ریاست کے مسند نشین ہونے کے باب مین کچھہ حق نہین مانا جاتا تہا اس سبب سے گورنمنٹ انگریزی الفاقاً ریاست جیند کو ضبط کرسکتی تہی مگر بہرحال گورنمنٹ ممدوح نے یہہ تجویز کی کہ ان دونون دعویدارون مین سے کسی ایک کو یہہ ریاست دیجائے ان دونون سردارون کے ترجیح حق کی نسبت ایک مدت تک بحث رہی اور چونکہ نابہہ اور پٹیالہ ہمیشہ سے باہم مخالف تہے اسلئی دونون دعویدارون مین سے جو شخص کسی ایک رئیس کی زیادہ تر متابعت کرنے کو آمادہ تہا وہ اوسی کے مدد و معاون بنتے تہے ریاست پٹیالہ کی خواہش تو اتنی ہی تہی کہ جو شخص جیند کا نیا راجہ بنے وہ ہماری تابعداری زیادہ تر کیا کرے اور ریاست نابہہ علاقہ سنگرور کو جو راجہ گجپت سنگہ نے سنہ ۱۷۷۴ع مین براہ دغابازی ان سے لے لیا تہا واپس طلب کرتے تہے کہتے ہین کہ سروپ سنگہ نے اس شرط پر کہ میرا حق تسلیم کیا جائے اس علاقہ کے دیدینے کی بابت ایک سند لکہدی تہی لیکن جب گورنمنٹ نے اسکے حق کو تسلیم کرلیا تب وہ اپنے وعدی سے پہر گیا اگرچہ طرفین مین سے کسینے اس مقدمہ کو حکام انگریزی کے خدمت مین پیش نہین کیا لیکن اس باب مین ایسی ایک تحریری دستاویز کا ہونا کچھہ پوشیدہ امر نہ تہا بلکہ لوگ یہہ یقین کرتے ہین کہ جب یہہ دستاویز بمقام نابہہ راجہ سروپ سنگہ کے ہاتہہ مین پڑہنے کیواسطے

دی گئی اوسوقت انہون نے اوسکو قطع کر ڈالا ۔

ان راجہ صاحب نے اپنے ہان ادب وآداب دربار کی جو رسمین ایجاد کی تہین اور رئیسان جیند اور پٹیالہ کو جو خطاب اونہون نے مرحمت کر رکہے تہے اونکا ذکر ۔

اس بدمعاملگی کا بدلہ راجہ دلیوندر سنگہ اسدم تو کچھہ لے نہ سکتے تہے مگر ہان یہہ کیا کہ راجہ صاحب جیند کیواسطے لفظ راجہ وغیرہ عزت کا کوئی خطاب اپنے ہان مستعمل ہونے نہین دیتے تہے اور انکو ایک شخص چہوٹے خاندان کا اور صرف راجگان جیند کا ایک دور دراز کا رشتہ دار اور فقط سروپ سنگہ اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو محض راجہ کہتے تہے اور انہون نے بجائے آداب وتسلیمات وغیرہ کے یہہ خیال کرکے کہ یہہ رسمین دراصل مسلمانون کی تہین اپنے دربار مین ایک سخت اور تکلیف دہ طریقہ (ڈنڈوت کا) جاری کیا یہہ شخص بڑا متعصب سکہہ تہا اور برہمن لوگ ہروقت اسکو گہیرے رہتے تہے اور جیساکہ اکثر ان لوگون کا قاعدہ ہے اپنے فایدے کے خاطر اس ضعیف العقل راجہ کو خوشامد اور تملق کی باتین کرکے پہسلائے رکہتے تہے چنانچہ ہر روز شام کیوقت سنسکرت کے اشلوک اسکے سامنے پڑہے جاتے تہے جنکا مضمون یہہ ہوتا تہا کہ آپ بڑی عالیجاہ راجہ ہین اور آپکے ہمسایہ رئیسون کی آپکے سامنے کچھہ اصل نہین ہے اور انگریزی سلطنت صرف چراغ سحری ہے اور وہ دن قریب آگیا ہے کہ جب یہہ لوگ شمالی ہندوستان سے چلے جائینگے اور نابہہ کی ریاست جیساکہ اسکا حق ہی سب سے اعلے درجہ کی ریاست ہوجائیگی ۔

راجہ دیوندر سنگہ کی
حالت اوسکی مسند
نشینی کے وقت ایسی
نہتی بلکہ اچہی
امیدین تہین

مگر راجہ دیویندر سنگہ کی یہہ حرکات جو علانیہ گورنمنٹ انگریزی کی نسبت اوسکی نارضامندی کو ثابت کرتی ہین اوسکی مسندنشین ہوتے ہی ظاہر نہین ہوئی تہین بلکہ اسوقت مہاراجگی کا خطاب حاصل کرنے کی شوق مین بہت کچہہ زر مالگذاری معاف کرکے گورنمنٹ انگلشیہ سے رسوخ پیدا کیا چاہتے تہے اور یہہ دیکہہ کر کہ صاحب ایجنٹ ہندوستانیونکی تعلیم کی باب مین بڑی توجہہ اور شوق رکہتے ہین یہہ تجویز پیش کی تہی کہ ایک کالج بنایا جائیگا جسمین انگریزی اور سنسکرت اور ہندی ان تینون زبانون کی تعلیم دیجایا کریگی لیکن انکے اس قابل تعریف ارادہ کا کچہہ ظہور نہین ہوا تہا۔

سنہ ۱۸۴۲ع مین تقریباً
کل روسای اینروے
ستلج کے خیالات
کا گورنمنٹ انگریزی
کی نسبت مخالفانہ
ہونا۔

سنہ ۱۸۴۲ع مین جب کابل کے مصائب ظہور مین آئی اسکا اثر جو کچہہ روسائے اینروی ستلج کے دلون پر ہوا اوسکا حال ہم پیچہے بیان کرچکے ہین انگریزون پر اس آفت کے نازل ہونے سے ان ناواقف از حالات دنیا اور خودغرض روسار کی طبیعتون نے ایک عجیب رنگ بدلا۔ احسانمندی تو ایک ایسی صفت تہی جس سے یہہ لوگ بالکل ہی ناآشنا تہے اور گورنمنٹ برطانیہ جسنے بلاطلب عوض انپر بیشمار عنایتین مبذول کی تہین یہہ روسا ابتک اوس کی خیرخواہی کا دم محض اسوجہہ سے بہرتے رہتے تہے کہ انکو یہہ یقین تہا کہ ہم اس دولت قاہرہ پر غالب نہین آسکتے اگرچہ تمام راجگان اور روسای ہند مین سے گورنمنٹ کے ساتہہ بہ وفاداری پیش آنا روسای اینروی ستلج کے برابر کسی پر واجب ولازم نہ تہا کیونکہ جسقدر خالص فوائد ان روسا کو گورنمنٹ سے تعلق پیدا ہونے کی بدولت

پهونچے تهے اسقدر اور کسی ضلع کے رئیسون کو نهین پهونچے تهے لیکن جب یهه بات ان لوگون کے ذهن نشین هوئی که کابل کی پهلی مهم کے نتائج سے سلطنت برطانیه کی طاقت کو ایسا صدمه پهونچا هی جس سی اسکی جڑ هل گئی هی تب کیا رئیس ادنے اور کیا رئیس اعلے غرض قریبا سب کے اعتقاد مین لغزش آگئی اور انهون نے انگریزی ایجنٹون کے احکام کا لحاظ کرنا چهوڑ دیا اور اوس انقلاب سی جسکو وه سمجهے تهے که عنقریب هونیوالا هے فائده اوٹهانے پر مستعد هو گئے - مگر جو ریاستین کابل کی دوسری مهم کی کامیابیون کے ظهور کو بهت جلد سمجهه گئی تهین انمین سی ایک ریاست نابهه تهی اور یهه امر اوسوقت راجه دیوندر سنگه کی هوشیاری پر دلالت کرتا تها جسنے سرکار انگریزی کے ساتهه پهلا هی دوستانه طریق پر اختیار کر لیا تها -

ریاست کیتهل کی ضبطی اور اوسکا اثر -

لیکن یهه صورت چند روزه هی تهی کیونکه ریاست کیتهل جو خاندان بهائیکیان کے قبضه مین تهی جو پهولکیان کے لواحق تهے اوسکی ایک بڑے حصه کے ضبط هو جانے سے ان روسا مین ایک بڑی نارضامندی پیدا هوئی اور رئیس نابهه اور روسائے پٹیاله و جیند نے گورنمنٹ کو اس اراده سی روکنے اور کسی رشته دار قریب کو تمام ریاست کا مالک بنانے کے باب مین بے حد و غایت کوششین کین مگر جب انهون نے دیکها که گورنمنٹ اپنے حقوق کی تائید بزور کیا چاهتی هے اور کیتهل کے انتظام کیواسطے جسمین ان روسا کے اقتدار نے کچهه خلل ڈالدیا تها انگریزی سپاه روانه هو چکی هے تو جسقدر پهلے مخالف تهے اوسیقدر اب معاونت کا دم بهرنے

لگے لیکن انکی یهه محبت که ریاست کیتهل ضبط نه کیجائے اخیر تک جاری رهی اس محبت کی وجهه یهه تهی که ان روساء کو یهه خیال تها که اگر یهه ریاست ضبط هوگئی تو غالب هے که ایک روز هماری علاقجات کا بهی یهی حال هوگا کیونکه سکهه روساء اسقدر عیاش تهے که انکے اولاد نه هونی ایک معمولی اور عام بات تهی اور جب تک که انکو تبنے کرنے کا حق نه حاصل هوتا یا یک جدیون کے حقوق نه تسلیم کئے جاتے اوسوقت تک انکی ریاستون کا اوِیر سوِیر ضبط هوجانا اغلب الوقوع تها۔

راجه صاحب نابهه کا برخلاف گورنمنٹ انگریزی لاهور کے ساتهه موافقت کرنے کے لئے میلان۔

پس ان باتون پر نظر کرکے راجه صاحب نابهه نے بجائے گورنمنٹ انگریزی سلطنت لاهور سے دوستی کرنے کا اراده کرلیا اس سلطنت مین جب تک که دانا اور لایق آدمی مشیر تدبیر رهے اوسوقت تک تو اونهون نے اسکی انگریزون کے ساتهه لڑائی کی مٹهبهیڑ جو بڑی خطرے کی بات تهی نه هونے دی مگر اب چونکه شرابیون اور بدکار عورتون کی راون اور مرضی پر مدار امور سلطنت آرها تها اس سبب سے اس سلطنت کے گرداب جنگ مین مُبتلا هوجانے کے سامان پیدا هوگئے تهے۔ رئیس نابهه بهی اس مُلک کے بُهت سے اور رئیسون کی طرح حکومت انگریزی کی یکسانیت اور سلامت روی کی چال سے اُکتا گیا تها چنانچه یهه روسا۔ نواب گورنر جنرل بهادر کو اپنی تحریرات مین یهه فقره تحریر کیا کرتے تهے که وه گورنمنٹ انگلشیه کے عهد معدلت عهد مین شیر بکری ایک گهاٹ پانی پیتے هین وه مگر ظاهر هے که یهه صورت تو بکری هی کے حق مین مفید تهی

ایسی حالت کو شیر مزاج لوگ کسطرح پسند کر سکتے تھے کیونکہ شیر تو لڑائی بھڑائی ہی چاہتا ہے اور قاعدہ کلیہ ہے کہ لڑائی مین زبردست مظفر و منصور اور کمزور ہمیشہ مغلوب ہوا کرتا ہے اسلئے راجہ صاحب نابھہ کو یہہ خیال تھا کہ سلطنت لاہور کے ساتھہ دوستی ہو جانے سے میرا یہہ دلی مقصد کہ زور و ظلم سے اپنے کمزور ہمسایون پر غلبہ پیدا کرون بہت جلد حاصل ہو جائیگا بہ نسبت اسکے کہ سرکار انگریزی کا دوست رہون۔

ذکر تنازعہ مقدمہ موضع موڑان مابین ریاست نابھہ و لاہور۔

مگر اسی اثناء مین ایک مقدمہ پیدا ہوا جسکا تذکرہ کرنا اس سبب سے ضرور ہے کہ اس سے غالباً سلطنت لاہور اور ریاست نابھہ کے باہم ایک بکھیڑا برپا ہونے کی شکل نظر آتی تھی۔ سلطنت لاہور اس مقدمہ کو گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے ایک پرخاش سمجھتی تھی جسکے باعث سے ان دونون سلطنتون کے ارتباط کو جو بے تحقیق اور خطرناک ہوتی جاتی تھی ایک بڑی اشتعالک پہونچتی تھی اس مقدمہ کی اصل حقیقت بیان کرنے کیواسطے یہہ بات ضرور ہے کہ نابھہ کی تاریخ کا کچھہ پچھلا ذکر پھر کیا جائے۔

سردار دہنا سنگھ ملوئی کا ذکر۔

واضح ہو کہ دہنا سنگھ موضع موڑان علاقہ نابھہ کا ایک زمیندار تھا جو سنہ ۱۷۹۳ء کے قریب اپنے گانون سے جا کر سردار صاحب سنگھ گجرات والہ کا جسکو راجہ جسونت سنگھ کی بہن سبھا کنور بیاہی گئی تھی نوکر ہوا اور اسکے بعد سردار فتح سنگھ کالیان والہ کی خدمت مین رہا اور سنہ ۱۸۰۷ء مین مہاراجہ

رنجیت سنگہ والی لاہور کا ملازم ہوا۔ چونکہ بڑا دلدار اور خوش رو سپاہی تہا اس سبب سے بہت جلد مہاراجہ کی نظر عنایت سے ایک معزز سردار بن گیا سنہ ۱۸۱۵ع مین اسنے اپنے آقائے نامدار سے یہہ درخواست کی کہ موضع موڑان جو میری بزرگون کا گانو ہے مجہکو بطور معافی دلادیجئے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسکی درخواست کو راجہ جسونت سنگہ کے پاس بہیجدیا مگر اونہون نے اس بات کو منظور نہین کیا اس بات پر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے یہہ کہلا بہیجا کہ اگر تم اس گانو کو نہ دوگے تو مین تہاکنور کی جاگیر کو جو اندرونی ستلج واقع ہے ضبط کرلونگا تہاکنور سردار صاحب سنگہ بہنگی کو جسکا انتقال اس بات سے تہوڑے عرصہ پہلے ہوچکا تہا بیاہی ہوئی تہی رنجیت سنگہ کی اس حجت نے آخر کار اثر کیا اور کچہہ لیت ولعل کے بعد جسونت سنگہ موضع موڑان کے دیدینے پر راضی ہوگیا۔ یہہ بات سنہ ۱۸۱۹ع مین وقوع مین آئی اور جنرل اختر لونی صاحب کو جو اوسوقت ایجنٹ تہے اس معاملہ کا کچہہ حال معلوم نہ تہا مگر اہلکاران نابہہ نے بعد ازین یہہ بیان کیا تہا کہ صاحب موصوف فقط اس گانو کی معافی کے حال سے ہی واقف نہ تہے بلکہ اس بات پر مصر ہوئے تہے کہ یہہ معافی اس شرط پر دیجائے کہ ریاست نابہہ کو جسکے دہنّا سنگہ اور اسکا باپ مل سنگہ رعایا تہے۔ دہنّا سنگہ کی طرف سے خدمت کیواسطے کچہہ سوار دئے جایا کرین لیکن حقیقت یہہ ہے کہ یہہ بات ہرگز واقع نہین ہوئی تہی اور دہنّا سنگہ نے کبہی اس قسم کی خدمت گذاری نہین کی تہی البتہ وہ سنہ ۱۸۳۰ع تک کبہی کبہی راجہ صاحب نابہہ کی خدمت

مین کچھہ تحفے تحائف بہیجدیا کرتا تہا مگر اس سال اوسنے ریاست نابہہ سے بالکل قطع تعلق کر کے موڑان مین ایک قلعہ تعمیر کرنا شروع کیا اور ایک خودمختار رئیس کی طرح کام کرنے لگا۔ جسونت سنگہ اس بات پر نہایت غضبناک ہوا اور موڑان کو ضبط کرنا چاہا اور گو کہ رئیس نابہہ کے وکیل نے حکام انگریزی کے سامنے یہہ بیان کیا تہا کہ راجہ صاحب نے ۱۸۳۷ء مین کنور نونہال سنگہ کی شادی کے موقع پر مہاراجہ رنجیت سنگہ سے موضع موڑان کی ضبطی کی بابت اجازت طلب کی تہی اور مہاراجہ نے یہہ جواب دیا تہا کہ دہنا سنگہ نہایت مُسن اور چراغ سحری ہے اسکے مرنے تک انتظار کرو مگر ہئے یون کہ رنجیت سنگہ کے جیتے جی جسونت سنگہ ایسی جُرات کر ہی نہین سکتا تہا۔ راجہ صاحب نابہہ یہہ بات ثابت کیا چاہتے تہے کہ موضع موڑان کو نہ ہمنے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیا اور نہ اونہون نے دہنا سنگہ ملوئی کو دیا بلکہ اس گانون کا صرف چندروز کیواسطے موضع منو کہا سے جو میری بہن رانی سبہا کنور کو دیا گیا تہا مبادلہ ہوگیا تہا اور جب کہ اوسکی وفات کے بعد یہہ گانون ضبط ہوچکا ہے تو موضع موڑان کا ضبط کرلینا ہمارا حق ہے۔ ناظرین کتاب کو واضح ہو کہ رانی سبہا کنور نے ۱۸۳۹ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کے انتقال سے دو مہینے پہلے وفات پائی تہی اور اونکے جانشین مہاراجہ کہڑک سنگہ نے اسکے گانو کو ضبط کرلیا تہا۔

سردار دہنا سنگہ کا انتقال اور نابہہ کی طرف سے اس گانو کی واپسی کا مطالبہ۔

جب سردار دہنا سنگہ ملوئی کا ماہ مئی ۱۸۴۳ء مین انتقال ہوگیا تو اوسکی آنکہہ بند ہوتے ہی راجہ دیوندر سنگہ نے اسکے بیٹے حکم سنگہ کو

کہلا بہیجا کہ اس گانو پر سے اپنا قبضہ اوٹہالو- موضع موڑان کی معافی کا حال سر جارج کلارک صاحب کو ذرہ بہی معلوم نہین تہا نابہہ والے کہتے تہے کہ صاحب موصوف نے سنہ ۱۸۳۹ء مین اس خیال سے کہ یہہ گانو صرف اوس گانو کے معاوضہ مین تہا جو رانی سبہا کنور کے قبضہ مین تہا اسکی ضبطی کو منظور کرلیا تہا- علاوہ اسکے راجہ دیوندر سنگہ نے اپنی دعوی کی تائید مین ایک خط مورخہ چہٹی دسمبر سنہ ۱۸۳۹ء جسکو وہ ازطرف مہاراجہ کہڑک سنگہ لکہا ہوا بتاتے تہے پیش کیا تہا جسکا مضمون حسب مندرجہ ذیل تہا-

مہاراجہ کہڑک سنگہ کے خط کا مضمون

” موضع موڑان کے واگذار کئے جانے کی بابت جسکے مبادلہ مین اول موضع ظہورہ اور بعدہ موضع منوکہا مائی سبہا کنور کو دیا گیا تہا اور جسکو اب مینے ضبط کرلیا ہے گنڈا سنگہ[۱] کی زبانی مفصل حال معلوم ہوا چنانچہ اوس سے کہدیا گیا تہا کہ اگر منوکہا کو کسی نے ضبط کرلیا ہے تو وہ بحال کردیا جائیگا -لیکن چونکہ اوسنے موڑان کے ہی واگذاری پر زیادہ اصرار کیا اور ہم تم آپس مین دوست ہین اس سبب سے ہر نوع اطمینان رکہئے اور موضع مذکور پر اپنا قبضہ کرلیجئی- کیونکہ اصل حقیقت اس عطیہ کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے موضع موڑان سردار دہنا سنگہ کو دیکر اوسکے مبادلہ مین مائی سبہا کنور

---

[۱] یہہ گنڈا سنگہ مہاراجہ کہڑک سنگہ کی رانی مائی چند کنور کا ایک رشتہ دار تہا اور راجہ صاحب نابہہ کی طرف سے جسکی خدمت مین یہہ ملازم تہا موڑان کی مقدمہ کی بابت لاہور بہیجا گیا تہا فقط مصنف-

کو اول ظہورہ اور بعد ازان منوکہاء دیدیا تہا اور اب اوسکی وفات کے بعد چونکہ میرے کارندون نے منوکہا پر قبضہ کرلیا ہے پس اب آپکے کارندے بہی موڑان پر قابض ہو سکتے ہین اور اگر سردار دہنا سنگہ شاکی ہوگا تو اوسکو کوئی اور گانو دیدیا جائیگا -د،

راجہ نابہہ کا موڑان پر حملہ کر کے قابض ہوجانا اور لوٹ لینا -

جب سردار حکم سنگہ نے اس گانو کے چہوڑنے سے انکار کیا تب راجہ دیوآندر سنگہ نے حکم سنگہ یا سلطنت لاہور سے کچہہ نہ پوچہا اور ماہ اگست سنہ ۱۸۴۳ء مین موڑان کی طرف ایک سپاہ روانہ کردی جسنے جاتے ہی اس مقام پر آگ برسانی شروع کردی اور دہاوا کر کے قلعہ لے لیا اور بہت سی قیمتی اشیاء جنکو سردار حکم سنگہ دو لاکہہ سے زیادہ کا مال بتاتا تہا لوٹ لین - لیکن راجہ صاحب نابہہ کا بیان اس حملہ کی نسبت اس سے مختلف تہا وہ یہہ کہتے تہے کہ اہل دیہہ نے ہماری سپاہ پر چونکہ آتشبازی شروع کردی تہی اسوجہہ سے اس زیادتی کے عوض مین گو قلعہ لے لیا گیا ہے مگر کسی قسم کا قیمتی اسباب نہ تو وہان موجود ہی تہا اور نہ کوئی وہان سے کوئی چیز لایا ہے -

راجہ دیواندر سنگہ کی اس کارروائی سے دربار لاہور کا ناراض ہونا -

مہاراجہ شیر سنگہ جو اب لاہور کے پُر فتنہ و فساد تخت پر جلوس فرماتہا اس بات سے کہ میرے ایک متوسل پر ایسا ظُلم کیا گیا ہے یا تو صرف ظاہر ہی مین یا حقیقتاً دل سے نہایت غضبناک ہوا اور گورنمنٹ انگریزی کو اوسکی دادرسی کے لئے تحریر کیا لیکن گورنمنٹ کی طرف سے ہنوز کچہہ

جواب نہین دیا گیا تہا کہ شیر سنگہ مارا گیا اور اوسکے بعد کئی مہینے تک بدعملی کا بازار گرم رہا۔ اس سبب سے موڑان کا بہی کسیکو کچہہ خیال نہ آیا۔ مگر جولائی سنہ ۱۸۴۲ء مین یہہ جہگڑا پہر چہڑا اور اس معاملہ مین جو کچہہ سلطنت لاہور چاہتی تہی اوسکا حال مہاراجہ دلیپ سنگہ کے مراسلہ کے خلاصہ سے جو درج ذیل ہے بخوبی واضح ہوتا ہی وہوہذا۔

مہاراجہ دلیپ سنگہ کے مراسلہ کا خلاصہ۔

(۱) موضع موڑان کے متعلق تمام حالات حکام انگریزی پر بخوبی روشن ہین اور جانتے ہین کہ یہہ گانو سرکار خالصہ جی کا ہے اور آپ اوس زیادتی اور دہوکہہ دہی کا بہی جو حکام نابہہ سے ظہور مین آئی ہے کامل طور پر تحقیقات کر چکے ہین۔ رای کشن چند (وکیل) نے مجہکو یہہ اطلاع دی ہے کہ مقدمہ عنقریب حسب دلخواہ فیصل ہو جائیگا۔ اگرچہ مجہکو اس بات کے سُننے سے خوشی حاصل ہوئی مگر چونکہ اس بات کو بہت عرصہ گذر چکا ہے اس سبب سے مین آپکو اس امر کی یاددہانی مناسب سمجہتا ہون کہ موضع موڑان پر سرکار لاہور کا حق ثابت ہو چکا ہے اور ریاست نابہہ کے حکام کی طرف سے جو زیادتی اور دہوکہہ دہی ظہور مین آئی اوسکی بخوبی تحقیقات ہو چکی ہے یقین کہ بخیال اوس رابطہ اتحاد کے جو گورنمنٹ انگریزی اور سلطنت لاہور کے مابین ہے موضع موڑان کا مقدمہ حسب دلخواہ فیصل ہوگا۔ اور مال مغروقہ واپس دلایا جائیگا اور جن اشخاص کی طرف سے زیادتی اور دہوکہہ دہی ظہور مین آئی ہے اونکو معقول سزا دی جائیگی (۱)۔

لاہور والے اس مقدمہ کو ایک بڑا اہم مقدمہ سمجہتے تہے

چونکہ موڑان کا مقدمہ سکہون کے اس جوش وخروش

کے زمانہ مین ایک بڑا پولٹیکل معاملہ ہوگیا تہا اسلیئے اس کی کامل تحقیقات کی گئی اور اس مقدمہ مین جو امور تنقیح طلب قرار دیئے گئے وہ یہہ تہی اول مہاراجہ کہڑک سنگہ کے خط کا جایز ہونا ۲ دوسرے یہہ کہ دراصل دیہہ متنازعہ کسطور پر معاف ہوا تہا۔ تیسرے یہہ کہ کس شخص کو دیا گیا تہا۔ دربار لاہور نے مہاراجہ کہڑک سنگہ کے اوس خط کو جسمین اونکی طرف سے موضع موڑان کی ضبطی کی اجازت دیئے جانیکا ادعا کیا گیا تہا بالکل جہوٹا اور جعلی بتایا بیشک اصل خط ریاست نابہہ کیطرف سے پیش نہوا اور اوسکے پیش نہ کئے جانے کی بابت راجہ صاحب نابہہ نے یہہ عذر تحریر کیا کہ جب میرے اہلکار منشی صاحب سنگہ کے کاغذات پکڑے گئے تہے تب کسی جگہہ وہ گم ہوگیا لیکن ظاہر ہے کہ نابہہ کا یہہ عذر اہلکاران لاہور کے اس بیان کے مقابلہ مین کہ اس قسم کا خط کبہی تحریر ہی نہین ہوا پذیرا نہین ہوسکتا تہا۔

مہاراجہ کہڑک سنگہ کے اس خط کی اصل حقیقت کیا تہی۔

غالباً حقیقت امر یہہ تہی کہ گنڈا سنگہ نے جو سنہ ۳۹ء مین ریاست نابہہ کی طرف سے بطور معتمد لاہور کو بہیجا گیا تہا اپنی رشتہ دار رانی چند کنور کو یہہ پٹی پڑہائی کہ اپنے ضعیف العقل شوہر مہاراجہ کہڑک سنگہ سے اس مضمون کا ایک خط تحریر کرادو چونکہ مہاراجہ صاحب موصوف کچہہ مستقل مزاج شخص نہ تہے اونہون نے اس قسم کا خط جیسا کہ پیش کیا گیا تہا لکہدیا مگر راجہ دہیان سنگہ نے جو مدارالمہام ریاست تہا موضع موڑان کی علیحدگی کو منظور نہین کیا اس سبب سے یہہ خط روانہ نہین ہوا۔ بعدہ راجہ جسونت سنگہ نے اوسی مسودہ کی ایک نقل حاصل

کرلی اور حالانکہ اصل خط باضابطہ طور پر جاری نہین ہوا تہا مگر ناہبہ والون نے اس نقل کو ہی چونکہ اصل اور جایز دستاویز کی طرح پر پیش کیا تہا اس وجہہ سے یہہ خط بہرحال بجز اسکے کہ ایک کاغذ جعلی سمجہا جائے کچہہ اور قرار نہین دیا جا سکتا تہا۔

جب اس باب مین اصل سند مورخہ ۱ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۹ع جو متضمن معافی اس دیہہ کے خاص بنام مہاراجہ رنجیت سنگہ تہی برآمد ہوئی تب راجہ صاحب ناہبہ کو مجبوراً قایل ہوکر اپنے طرز دعوے کو کسی قدر بدلنا پڑا چنانچہ اُنہون نے اس بات کو تواَب تسلیم کیا کہ یہہ معافی حسب مندرجہ اس سند کے حقیقت مین خاص بنام مہاراجہ رنجیت سنگہ ہوئی تہی اور اگرچہ ناہبہ والے اب یہہ ہی بیان کرتے تہے کہ صاحب ایجنٹ بہادر انگریزی کو اوسیوقت اس امر کی اطلاع دی گئی تہی لیکن انکی اس بات کا کچہہ ثبوت نہ تہا بلکہ ازروے تحقیقات یہہ بات صاف ثابت تہی کہ موضع مذکور کی اس نقل وانتقال کا حکام انگریزی کو کچہہ ہی علم نہ تہا مسٹر کلارک صاحب نے راجہ صاحب ناہبہ کو سنہ ۱۸۳۹ع مین جب موڑان کے ضبط کرنے کی اجازت دی تہی تو اونکو اس بات کا سان گمان بہی نہ تہا کہ اس موضع پر سلطنت لاہور کا بہی کچہہ جایز حق موجود ہے اور کرنیل رچمنڈ صاحب بہی چونکہ اصل حقیقت سے واقف نہ تہے وہ بہی اسی ڈگر چلے تہے اور باتباع اون

ناہبہ والون کا گورنمنٹ انگریزی کو اس مقدمہ کی اصلیت کی نسبت بالکل فریب دینا اور دہوکہہ مین رکہنا۔

احکام سابقہ کے جو کرنیل اختر لونی صاحب نے سنہ ۱۸۱۴ء مین اور مسٹر کلارک صاحب نے سنہ ۱۸۳۹ء مین اندرین مقدمہ نافذ فرمائے تہے صاحب موصوف نے راجہ صاحب کو اوس موقع پر جبکہ وہ موڑان پر فوج روانہ کیا چاہتے تہے یہہ لکہدیا تہا کہ یہہ گانو ریاست نابہہ کا ہی معلوم ہوتا ہے اور اگر آپ اس کو ضبط کرنا چاہتے ہین تو آپکو اختیار ہے اگرچہ اس سند معافی پر جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے نام تہی راجہ صاحب نابہہ کے دستخط نہ تہے مگر یہہ عذر جو اسکے ناجایز قرار دئے جانے کی نسبت پیش کیا گیا تہا کچہہ وقعت نہین رکہتا تہا کیونکہ سکہہ روساء ہمیشہ اس قسم کی دستاویزون پر دستخط نہین کیا کرتے تہے اور بہرحال اس معافی کے وجود سے انکار کرنا بجز ایک صریح بیوقوفی اور بددیانتی کے اور کچہہ نہ تہا کسواسطے کہ جس حالت مین کہ راجہ صاحب نابہہ نے سلطنت لاہور سے اس گانو کے ضبط کرلینے کے لئے اجازت ملنے کی درخواست کی تو ظاہر ہے کہ اس پر سلطنت مذکور کا حق خود تسلیم کرلیا تہا اور سند معافی پر دستخط نکرنے کی بیشک یہہ وجہہ ہوگی کہ راجہ صاحب نے معافی کرنے کے وقت خواہ تو اپنے ذاتی فائدہ کی غرض سے پہلے ہی سے یہہ ارادہ کرلیا ہوگا کہ کسی نہ کسی روز صاف انکار کردینگے خواہ اسمین یہہ تہ رکہی ہوگی کہ اس ناجایز نقل و انتقال کی بابت اگر پس و پیش گورنمنٹ انگریزی اعتراض کریگی تو اوسکے سامنے یہی عذر پیش کرکے سچے ہوآئین گے۔

اس امر کا تنقیح طلب ہونا کہ اگرچہ یہہ نقل وانتقال دراصل ناجایز تہا مگر اب یہہ گانو سرکار لاہور کو واپس دیا جانا چاہیئے یا نہین۔

اب یہہ امر تنقیح طلب باقی تہا کہ آیا موضع موڑان سلطنت لاہور کو جو اسپر راجہ جسونت سنگہ کی ناجایز معافی کے رو سے چوبیس[۲۴] برس تک قابض رہی تہی دیا جائے یا نہین۔ اگر کوئی اور وقت ہوتا تو گورنمنٹ انگریزی اپنے حقوق سے پہلوتہی کرجاتی اور گوکہ دراصل ریاست لاہور کا اس گانو پر قابض ہونا محض بیقاعدہ تہا لیکن تاہم چونکہ وہ مدت تک اوس ریاست کے قبضہ مین رہ چکا تہا اسلئے اوسکو قابض رہنے دیتی مگر ریاست لاہور نے چونکہ اس زمانہ مین ایسی جہل اور خودسری اور عداوت پر کمر باندہ رکہی تہی کہ اگر رعایت کیجاتی تو اسکے معنے کچہہ اور ہی سمجہے جاتے اسلئے اسکا واپس دیا جانا مناسب نہ سمجہا گیا۔

اس مقدمہ مین گورنمنٹ کے استحقاق کا ظاہر وباہر ہونا اور لاہور کو اس گانو کا واپس ندیا جانا۔

اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ یہہ معافی محض ناجایز تہی کیونکہ سلطنت بالادست یعنے گورنمنٹ انگریزی کی موجودگی مین اوسکا کوئی ماتحت رئیس اس بات کا مجاز نہ تہا کہ بغیر اوسکی منظوری کے کسی خودمختار غیر سلطنت کو اپنے علاقہ کا کچہہ حصہ منتقل کرکے دیسکتا۔ اگرچہ سنہ ۱۸۲۸ع تک جبکہ راجہ سنگت سنگہ والی جیند کے باب مین حکم دیا گیا تہا اس بارہ مین کوئی خاص حکم جاری نہین ہوا تہا مگر باوجود اسکے کچہہ شک نہین ہے کہ تمام روسائے اینروی ستلج اس امر کو بخوبی سمجہے ہوئے تہے چنانچہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو خود اسی موضع موڑان کے دئے جانے کی خُفیہ کارروائی سے یہہ بات ثابت ہے

غرض کہ اس وجہہ سے گورنمنٹ نے موڑان کو ضبط کرلیا اور رئیس نابہہ کو ایک سخت جہڑکی دی گئی اور یہہ ہدایت کی گئی کہ جو مال و متاع قلعہ مین سے لوٹا گیا ہے اوسکی قیمت سردار حکم سنگہ کو ادا کردے -

دربار لاہور مین اس فیصلہ سے ایک بڑی نارضامندی پیدا ہونا -

گورنمنٹ انگریزی کے اس فیصلہ سے لاہور مین خیالات نارضامندی کو بڑی تحریک ہوئی اسمین کوئی شک نہین ہے کہ انٹرنیشنل لاء یعنے ایسے دستورون کے رو سے جو سلطنت ہاے اقوام مختلفہ کے باہم ایسے امور کے تصفیہ کے لئے معمول بہ ہین یہہ فیصلہ ہر طرح درست تہا مگر سکہہ اس دستور اور قانون کو ہی نہین سمجہتے تہے پس انہون نے اس مقدمہ پر جن پہلوون سے نظر کی وہ صرف یہہ تہے کہ راجہ صاحب نابہہ نے حمایت سرکار انگلشیہ کی آڑ مین سلطنت لاہور کے برخلاف ایک بڑی بدعت اور حملہ کیا اور لاہور کے ایک ممتاز جنرل کا مال و متاع لوٹ لیا اور کئی اشخاص کو جو سلطنت لاہور کے رعایا تہے اپنے اس مغرورانہ حملہ مین قتل کر ڈالا - یہہ سکہہ لوگ اون حقوق کو جو گورنمنٹ انگریزی کو اپنے ذیلدار روساء پر حاصل تہے سمجہنے کی کچہہ پرواہ نہین کرتے تہے وہ تو صرف اس بات کو جانتے تہے کہ موضع موڑان ۲۴ چوبیس برس تک ریاست لاہور کے قبضہ مین رہا اور مہاراجہ شیر سنگہ سے زبردستی چہین لیا گیا اور گورنمنٹ انگریزی جو ہمیشہ سرکار خالصہ سے پرلے سری کی دوستی رکہنے کا اقرار کرتی رہی تہی اوس نے موڑان کے واپس دلانے ہی

مین پہلوتہی نہین کی بلکہ موقع کو غنیمت سمجہہ کر اوسکو خود ضبط کرلیا - دربار لاہور کے ان خیالات ناراضی کو ایک اور مقدمہ کے پیدا ہونے سے جو انہین دنون مین وقوع مین آیا تہا اور جسکا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہین اور بہی استحکام ہوگیا یہہ مقدمہ موضع بہینس کا تہا جو راجہ صاحب جیند نے جمعدار خوشحال سنگہ کو عنایت کیا ہوا تہا خواہ یہہ بات سچ ہی ہو کہ سکہان لاہور کے وہ شبہات جو اونکے دلونمین گورنمنٹ انگریزی کی نسبت جاگزین تہے بالکل بے بنیاد اور بیوقوفانہ اور گویا طفلانہ تہے مگر اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ اسوقت سرکار انگریزی کی ان غیر ہمدردانہ اور روکہی پہیکی طور کی کارروائیون نے اہالیان سلطنت لاہور کو نہایت ہی چڑا دیا تہا اور اسکے تہوڑے ہی عرصہ بعد جو لڑائی ہوئی منجملہ دیگر سببون کے اوسکا سبب ایک یہہ کارروائیان بہی تہین — اس موڑان کے مقدمہ مین اگرچہ ایسے اصول کے قایم رکہنے پر جسکے صحیح ہونے مین کسیطرحکا شک نہ تہا مصر ہونا اور ضرورت اور مصلحت وقت کی خاطر اوسکے ترک سے انکار کرنا شاید فی نفسہ ایک اچہی بات ہو لیکن ظاہر ہے کہ جو منتظمان سلطنت یا اور اشخاص بلالحاظ اور پہلوون کے محض اصول اصول پکارا کرتے ہین وہ بعض اوقات ایسے افعال کے مرتکب ہوجاتے ہین جو یا تو داخل بُخل اور خلاف فیاضی ہوتے ہین یا ایک حرکت بیوقوفانہ - کیونکہ لوگون کی جہالت اور تعصبات کا پاس و لحاظ کر کے کسی امر واجب سے تجاہل اور درگذر کر جانا بہی اوسی قدر دانائی اور مُدبّری مین داخل ہے جسقدر کہ

اون ناقابل شکست اصولون کی تائید کرنا مگر گورنمنٹ انگریزی نے یہہ غلطی کہ اگر ہم براہ فیاضی کسی حق واجب کو اپنے ہاتہہ سے چہوڑ دینگے تو لوگ اس امر کو ہماری کمزوری اور ضعف پر محمول کرینگے کچہہ آج ہی نہین کی حالانکہ یہہ ایک ایسا عذر ہے جو ایک سلطنت قوی کے لئے معقول متصور نہین ہوسکتا۔

سنہ ۱۸۴۵ء کی لڑائی اور راجہ نابہہ کا چال چلن

سنہ ۱۸۴۵ء کے موسم سرما سے پہلے ہی گورنمنٹ انگریزی اور سرکار لاہور کے باہم لڑائی کی طیاریان شروع ہوگئین اور یہہ بات بہی بہت جلد قریب بہ تحقیق معلوم ہوگئی کہ راجہ صاحب نابہہ کسطرف ہونگے اس رئیس کے مزاج مین تکبّر اور سرکشی اسقدر بڑہ گئی تہی کہ لڑائی کے اختتام کے بعد جو اوسکی برائة کے لئے بے عقل مطلق ہونے کا عذر پیش کیا گیا تہا وہ کچہہ داخل مبالغہ اور بیجا نہ تہا اسکے دربار کے رسوم اور قیود ادب و آداب روز بروز نہایت سخت اور شدید ہوتے جاتے تہے راجہ اپنے ارکان و ملازمان ریاست سے ڈنڈوت، یعنے سلام زمین بوس کراتا تہا اور بول چال اور نشست و برخاست کیا بات بات مین اونسے نہایت ہی غلامانہ تعظیم طلب کرتا تہا اسکا یہہ بہی منشاء تہا کہ تمام حکام انگریزی بلکہ صاحب ایجنٹ تک کو بہی جو القاب تعظیمی لکہے جاتے ہین وہ نہ لکہے جایا کرین اور یہہ راجہ غرور ہی کے باعث سے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی کے ساتہہ ملاقات کرنے کے واسطے اپنے علاقہ سے باہر نہین گیا اور اس زمانہ مین ریاست نابہہ کی رعایا کا بہی طرح طرح کی کرین لگائے جانے سے

ناک مین دم آنا شروع ہوگیا تہا راجہ جسونت سنگہ نے اپنے انتقال کیوقت راجہ دیوِندر سنگہ کو یہہ حکم دیا تہا کہ جو محاصل رعایا سے لئے جاتے ہین انکا چوتہائی حصہ ہمیشہ کیواسطے معاف کردیا جائے ۔ واضح ہو کہ یہہ محاصل اون محصولات سے جو علاقہ انگریزی مین لئے جاتے ہین پہربہی بہت گران تہے حالانکہ جسونت سنگہ اپنی رعایا کے لئے ایک سخت گیر فرمانروا نہ تہا ۔ اگرچہ دیوِندر سنگہ نے باپ کے اس حکم کی ظاہر مین تعمیل کی مگر اصل مین کچہہ بہی تعمیل نہین کی کسواسطہ کہ جرمانون اور نذرانون اور محاصل کی تعداد اسقدر بڑہا دی کہ معمولی طور پر محصولات کم کردینے سے جو کسر پڑتی تہی اوس سے بہت زیادہ آمدنی بڑہالی ۔

راجہ دیوِندر سنگہ کی سازش لاہور کے ساتہہ ۔

گو کہ راجہ دیوِندر سنگہ کی ریاست لاہور کے ساتہہ بغاوت آمیز خط وکتابت رکہنے کا کوئی علانیہ اور قابل اطمینان ثبوت دستیاب نہین ہوا تاہم ہر طرح سے یہہ یقین ہوتا ہے کہ وہ ستلج کی لڑائی سے پہلے کسیقدر عرصہ تک ریاست لاہور کے ساتہہ سازش کرنے مین مصروف رہا اس ثبوت کے دستیاب نہ ہونے کی یہہ وجہہ تہی کہ جب میجر براڈفٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بمقام فیروزشہر (پہیرو) مارے گئے تب انکے پاس کے کاغذات جو بہت سے تہے گم ہوگئے تہے دوسری اس قسم کی تحریکین معمولی طور پر تحریری ہی نہین ہوتی تہین ۔

جنرل رام سنگہ کا نابہہ مین آنا اور ایام جنگ مین راجہ نابہ کی مخالفانہ کاروائی

جن دنون مین لڑائی کی تجویزین ہو رہی تہین اونہین

دنون مین افواج لاہور کا ایک جنرل مسمے رام سنگھ جو انگریزون کا مشہور و معروف دشمن تھا نابھہ گیا تھا اور ظن غالب ہے کہ راجہ کی جنرل مذکور کے ساتھ کئی تخلیہ کی ملاقاتین ہوئی تھین چنانچہ اس معاملہ مین میجر براڈفٹ صاحب کی رائے ایک پروانہ مورخہ پندرھوین دسمبر سے جو صاحب موصوف نے بنام وکیل نابھہ بطور (کانفیڈنشل) یعنے اسراری کاغذ کے لکھا تھا اور جسکا خلاصہ آگے لکھا جائیگا واضح ہوتی ہے۔

ریاست نابھہ کے ایک جزو کا ضبط ہونا۔

پوشیدہ نرہے کہ جب راجہ کے اوس چال چلن اور طور و طریق کی نسبت غور کیا جاوے جو نازک ترین زمان جنگ مین اوسکی طرف سے سلوک و معمول بہ تھا تو پھر اوسکی کسی مخالفانہ خط و کتابت کا تلاش کرنا فضول معلوم ہوتا ہے کیونکہ جسقدر ہدائتین راجہ اور اہلکاران نابھہ کو بہم رسانی رسد اور باربرداری اور گذارش اخبار قابل اطلاع کے بارہ مین تحریر ہوتی رہین سب موجود ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی ایجنٹون کے احکام اور حاجات کو ابتدا ہی سے بالائی طاق رکھدیا گیا تھا پھر جب تیسری اور آٹھوین اور دسوین دسمبر ۱۸۴۵ء کو وکلائے نابھہ کے نام تاکیدی احکام بدین مضمون جاری کئے گئے کہ کالکا سے کھنا تک راستہ مین رسد موجود رکھین اور لتالہ سے لسّیان تک سڑک بنوادین تو ان ہدائتون پر بھی مطلقاً توجہ نہ ہوئی اور فوج انگریزی کو سخت تکلیف اوٹھانی پڑی۔ پس اس تغافل کے پاداش مین علاقجات ڈہرڑوا اور املوہ

تیرہوین دسمبر سنہ ۴۵ء کو معرض ضبطی مین آئے اور دو روز بعد میجر براڈفٹ صاحب نے پروانہ مذکورہ صدر وکیل نابھہ کے نام تحریر فرمایا جسکا خلاصہ یہہ ہی قولہ چونکہ راجہ صاحب کے پاس جنرل رام سنگہ کی وساطت سے جواہر سنگہ وزیر لاہور کی بہیجی ہوئی خبرین پہونچتی رہین اس سبب سے اور نیز اس قسم کی اور بہت سی کارروائیون کی وجہہ سے جو ایک فرمان روا کی شان سے بعید ہے تمکو پہلے راجہ صاحب کے سمجہانے اور باز رکہنے کے بارہ مین تحریک ہو چکی ہے راجہ صاحب کے اوس تغافل سے جو ایسی ضرورت کے وقت رسد رسانی کے بارہ مین واقع ہوئی ہے بڑی دقت اور تکلیف پیش آئی اور سامان رسد بجبر حاصل کرنا پڑا اس لئے مین اب اوس مضمون کا تحریرًا اعادہ کرتا ہون جو صبح تمسے زبانی کہا گیا تہا یعنے یہہ کہ اگر راجہ صاحب آج یا کل شام تک لشکر انگریزی مین حاضر نہ ہو جائینگے تو وہ سرکار انگریزی کے دشمن اور بدخواہ متصور ہونگے ماسوائے اسکے کاہنا مل معتمد راجہ صاحب جو پیشتر سے رسد کے جمع کرنے کے واسطے بہیجا گیا تہا اور اندرین باب قاصر رہا حاضر کیا جائے اور محکمہ رسد رسانی کی سپردگی مین زیر نظر رہے اور وہ تہانہ دار جو مستر کسٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ کے ساتہہ بے روئی سے پیش آیا تہا اور سزای سخت کا مستوجب ہے مقید کیا جائے اور مولوی ظہور الحق راجہ صاحب کا دوسرا معتمد حاضر خدمت رہے اور بدستور سابق اوسکا اعزاز اور احترام کیا جائے اور اس قصور مین کل علاقہ لتالا ضبط کیا جاے اور بنابرین

رائی کوٹلہ[لہ] اور رحمت علی خان کو حکم دیا گیا ہے کہ علاقہ مذکورہ پر قبضہ کر لین جسکے محاصل مین سے وہانکے انتظام کا خرچ دیا جائیگا - انتہی کلامہ -

میجر براڈفٹ صاحب کے ان احکام کی نسبت بہی راجہ کی بے پرواہی -

ان تاکیدی احکام کا غیر ضروری نہ ہونا خود اسی بات سے ثابت ہے کہ راجہ صاحب نے اون پر بہی کچہہ التفات نکیا یعنے لشکر انگریزی مین حاضر نہ ہوئے بلکہ نابہہ مین ہی رسد جمع کرنے کے بہانہ سے ٹہرے رہے اور جب چند روز بعد مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ نے قضا کی تو اونکو پٹیالہ جانے کا ایک اور بہانہ ہاتہہ آگیا اور میجر براڈفٹ صاحب کی وفات کے بعد بہی راجہ صاحب کے انگریزی لشکر مین نہ آنیکا دہیان کچہہ کم نہ ہوا میجر ایف میکسن صاحب کمشنر علاقجات ایندروے ستلج نے پانچوین جنوری کو حسب ہدایت سکرٹری گورنمنٹ بذریعہ ایک خط کے راجہ صاحب کو میجر براڈفٹ کی تحریر مورخہ پندرہوین ۱۵ نومبر کی یاددہانی کی اور اونسے استدعا کی کہ بمقام فیروزپور حاضر ہوکر اپنے اول طلبی پر نہ آنے کے وجوہات کو بیان کرین اس خط کا بہی کچہہ جواب نہ آیا

نواب گورنر جنرل بہادر سے معذرت کرنا -

مگر بارہوین جنوری کو دو خط سکرٹری گورنمنٹ اور گورنر جنرل بہادر کے پاس پہونچے جنکا انتیسوین ۲۹ دسمبر کو لکہا جانا ظاہر کیا گیا تہا خط مقدم الذکر ایک معنے کر میجر براڈفٹ صاحب کی تحریر کا جواب تہا اس خط

[لہ] کوٹلہ مین کوئی رای نہ تہا اسلئے رای کوٹ والون اور رحمت علیخان کوٹلہ والہ کو حکم دیا گیا پڑہنا چاہیے ۱۲ محشی

مین راجہ صاحب کی خیر خواہی اور ریاست نابھہ کی خدمات کا اظہار تہا اور جنرل رام سنگہ کے ساتہہ جو تعلق تہا اوسکا جواب دینے کی کوشش کی گئی تہی اون ایام مین جبکہ جنرل سر ایچ سمتہہ صاحب کی فوج ستلج کے جنوب مین کام کر رہی تہی راجہ صاحب نے ایک مرتبہ اپنے اہلکارون کو میجر میکسن صاحب کے پاس مہمل اور بے معنی پیغامات وغیرہ بہیجا تہا مگر تیرہوین فیبروری سے پیشتر یعنے جب تک کہ جنگ سیرانو کو تین روز نہ گذر لئے راجہ صاحب نے میجر میکسن صاحب کی ایک خاص طور کی استدعا کی تعمیل مین بہی بعزم روانگی لودہیانہ نابھہ کو نہین چہوڑا تہا۔

فتح یابی فوج انگریزی تک رسد کا نہ پہونچنا۔

باربرداری اور رسد کی بہم رسانی کے باب مین اہلکاران نابھہ کی کارروائی انتہا درجہ کی متساہلانہ اور مشتبہہ تہی اشد ضرورت کے وقت مین کوئی چیز نہین مہیا کی گئی گو مدکی اور فیروز شہر کی لڑائیون کے بعد رسد بافراط بہیجی گئی اور سیرانو کی کامل فتح کے بعد ریاست نابھہ کے کل سامان گورنمنٹ انگریزی کے اختیار مین دیدئے گئے قبل جنگ فیروز شہر و مدکی کے صرف بتیس ۳۲ اونٹ اور چہہ سو اکاسی ۶۸۱ من غلہ پہونچا تہا اور ان لڑائیون کے بعد اکیس ہزار آٹہہ سو سات من غلہ اور آٹہہ سو چونسٹہہ اونٹ مہیا کئے گئے تہے حالانکہ بنظر حالت ریاست سر ہنری لارنس صاحب کی رائے مین وہ شروع جنوری ہی مین اسقدر بمقدار رسد کی بہم پہونچا سکتے تہے جو انجام کار بہیجی گئی اور دونون پہلی لڑائیون سے قبل کم سے کم اسکی نصف بہیج سکتے تہے۔

راجہ نابہہ کا دربار سے خارج ہونا۔

بعد اختتام جنگ راجہ نابہہ کو دربار گورنری مین جو بمقام لدہیانہ منعقد ہوا تہا مثل دیگر روساء ملک محفوظہ شریک ہونے کی اجازت نہ ہوئی اور اوسکے چال چلن کی تحقیقات کی ہدایت کی گئی اور ہنگام تحقیقات بیان مندرجہ اس کتاب کی ہرطرح پر تصدیق ہوگئی راجہ کی جانب سے ایک طول طویل تحریری جوابدہی پیش کی گئی جسکے بعض امور مختصراً بیان کئے جاتے ہین۔

جوابدہی راجہ نابہہ۔

راجہ نے اولاً اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ میجر براڈفٹ صاحب کا حکم اوسکی طلبی کی نسبت ناجایز تہا کیونکہ راجہ پر ایجنٹ گورنر جنرل کی ملاقات اپنی قلمرو سے باہر جاکر کرنا از روے دستور واجب نہ تہا مگر ظاہر ہے کہ جنگ کے زمانہ مین اس قسم کی تکلفات سے قطع نظر کیجاتی ہے اور جو لوگ کہ دوستون کیسی سرگرمی کے ساتہہ کام نہین کرتے ہین وہ دشمن خیال کئے جاتے ہین ماسواے اسکے بعد جنگ سبراؤ راجہ نے میجر میکسن صاحب کی ہدایت کے بموجب لدہیانہ جانے مین کچہہ عذر نہین کیا۔

خدمات جو راجہ نے بیان کین۔

بعد اسکے اون خدمات کا اظہار کیا گیا تہا جو ریاست نابہہ سے سنین ماضیہ مین ظہور مین آئی تہین اور یہہ بہی ادعا کیا گیا تہا کہ ہنگام جنگ ستلج سردار گنڈا سنگہ جو اہلکاران نابہہ مین سے ایک سردار تہا میجر براڈفٹ صاحب کے پاس متعین کیا گیا تہا اور میجر صاحب کو اوس سے بہت بیش بہا خبرین بہم پہونچین علاوہ اسکے اوسکا بیٹا لال سنگہ اسی کام پر لاہور بہیجا گیا تہا لیکن سر ہنری لارنس صاحب

کو جو بعد وفات میجر براڈفٹ صاحب بمقام فیروزشہر ایجنٹ مقرر ہوئے تہے اس قسم کی خبرون کے پہونچنے کا کوئی ثبوت نہین ملا اور نہ گنڈا سنگہ یا لال سنگہ نے خود اونکو کوئی ایک بہی ایسی خبر بہیجی جو کسی قابل ہو حالانکہ لال سنگہ نے فوج سکہہ مقیمہ سبراؤن مین سے صرف ایک ہی ہفتہ قبل از جنگ گذر گیا تہا جنرل رام سنگہ کے نابہہ آنے کی وجہہ یہہ بیان کی گئی کہ وہ صرف اپنے وطن کے دیکہنے کو آیا تہا کیونکہ ریاست لاہور کی ملازمت سے دل برداشتہ ہو کر وہ اپنے وطن ہی مین مستقل سکونت اختیار کرنا چاہتا تہا اور راجہ سے اوسنے صرف ایک رسمی ملاقات کی تہی اور نذر پیش کرکے فی الفور لاہور کو واپس چلا گیا تہا۔ [ف۱]

[ف۱] جنرل رام سنگہ جلہہ والہ کی کیفیت حکام انگریزی کو بخوبی معلوم تہی اسوقت دربار لاہور مین وہ منجملہ اون لوگون کے تہا جو بہت عزیز سمجہے جاتے تہے اور نابہہ مین اوسکے آنے کی گو کوئی وجہہ ہو مگر اسمین شک نہین ہے کہ وہ ستلج کے پار اس نیت سے آیا تہا کہ جو ریاستین سرکار انگریزی کی زیر حفاظت مین اونکے دلون کی حالت دریافت کرے اور تحقیق کرے کہ سرکار لاہور اون کی امداد کی کہان تک توقع رکہہ سکتی ہے وہ خبر جسکی بنا پر میجر براڈفٹ صاحب کو راجہ نابہہ کی طلبی کا حکم جاری کرنے کی تحریک ہوئی تہی ایک ذی رتبہ ہندوستانی کی ذریعہ سے بہم پہونچی تہی جسکو اصل حقیقت پر مطلع ہونے کا ایک بڑا موقع حاصل تہا اور خبر مذکور خواہ صحیح تہی خواہ غلط مگر معتد بہ تفصیل کے ساتہہ بیان کی گئی تہی چنانچہ اوسنے یہہ بیان کیا تہا کہ وہ سردار جواہر سنگہ نے لاہور سے جنرل رام سنگہ کو راجہ دیوندر سنگہ کے پاس بہیجا تہا اور چند گہنٹہ تک یہہ دونون تخلیہ مین رہے تہے بعد اسکے منشی صاحب سنگہ بلایا گیا اور تجویز مفصلہ ذیل قرار پائی یعنی اونہون نے اندازہ کیا کہ نابہہ لاڈوہ اور فلان فلان سرداران ریاست ہائے اینروی ستلج جو انگریزون سے ناراض ہین ساٹہہ ہزار آدمی جمع کر سکتے ہین اور جبکہ فوج سکہہ اور انگریزون سے لڑائی شروع ہو جائے یہہ لوگ انگریزون کے خط وکتابت کے روکنے اور رسد وغیرہ کے لوٹنے مین مصروف ہون۔ جب یہہ سب امور طے ہو گئے جنرل رام سنگہ لاہور کو واپس ہو گیا۔ اس کہانی کے صحیح ہونے کا بہت کچہہ امکان ہے مگر جو فیصلہ کہ راجہ کی نسبت عمل مین آیا تہا اوسپر اسکا کچہہ اثر نہین پہونچا بلکہ وہ اوسکے ذاتی اعمال اور حرکات کی بنا پر کیا گیا تہا۔ مصنف

رسد کا حاضر کرنا

رسد کی نسبت یہہ بیان کیا گیا تہا کہ جسقدر جلد ممکن ہوا جمع کی گئی اور نابہہ کی فوج بالکل سرکار کی خدمت مین حاضر رہی یہان تک کہ راجہ صاحب کو اپنی ریاست کی حفاظت کیواسطے نئی فوج بہرتی کرنی پڑی۔ یہہ بیشک صحیح ہے کہ فوج نابہہ کا ایک کنٹنجنٹ مُدکی اور فیروزشہر کی لڑائیون مین موجود تہا مگر ان لڑائیون مین اور بعد کے معرکون مین اوس فوج کا ایک آدمی بہی سرکار انگریزی کی طرف سے نہین لڑا۔

فوج انگریزی مین شریک ہونے کا عذر۔

میجر براڈُفٹ صاحب کی ہدایت کی عدم تعمیل کی نسبت یہہ عذر پیش کیا گیا کہ راجہ صاحب بعزم شمولیت لشکر انگریزی مالیر کوٹلہ تک پہونچ گئے تہے کہ اونکو میجر براڈُفٹ صاحب کے انتقال کی خبر پہونچی اور وہ اوسوقت نابہہ کو واپس ہو گئے اور چونکہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے بہی اونہین ایام مین وفات پائی تہی لہذا خاندان پہول مین سربرآوردہ ہونے کی وجہہ سے اونکو رسومات کریا کرم مین شریک ہونے کے واسطے پٹیالہ جانا پڑا علاوہ برین راجہ صاحب نے یہہ بہی بیان کیا کہ سفر کے واسطے راستے بہی پرامن نہ تہے۔

اس معاملہ کی اصل حقیقت۔

لیکن اصل بات یہہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ راستہ جو انگریزی لشکرگاہ کی جانب تہا راجہ صاحب کیواسطے پرخطر ضرور تہا مگر یہہ خوف محض خیالی تہا کیونکہ اوس سڑک پر باربرداری کے جانور وغیرہ اور بہیر کے غیر مسلح لوگ برابر چلتے تہے علاوہ برین راجہ صاحب کی معیت مین کیا اسقدر آدمی نہ ہوتے جو درصورت موجودگی کسی خطرہ کے اونکی حفاظت کیواسطے کافی ہوتے صرف تاریخون کے مقابلہ

سے ہی یہہ بات بخوبی ثابت ہوجائیگی کہ راجہ صاحب کو انگریزی لشکرگاہ مین آنا ہی منظور نہ تہا میجر براڈفٹ صاحب کا حکم پندرہوین ۱۵ دسمبر کو صادر ہوا تہا اور اڑتالیس ۴۸ گہنٹہ کے اندر اوسکی تعمیل باسانی ہوسکتی تہی مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے تیئسوین ۲۳ دسمبر کو وفات پائی تہی اور سکہون کی رسمیات کے موافق صرف اس بات کی ضرورت تہی کہ تاریخ وفات سے سترہ ۱۷ روز کے اندر جب چاہتے رسم تعزیت کی ادا کرنیکے لئے راجہ صاحب پٹیالہ تشریف لیجاتے اور یہہ بہی صرف ایک رسمی بات تہی اور گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ اپنی خیرخواہی اور حُسن عقیدت ثابت کرنے کی ضرورت کے مقابلہ مین کچہہ حقیقت نہین رکہتی تہی علاوہ برین صرف نعش کے جلانے کے وقت پٹیالہ مین راجہ صاحب کی موجودگی کی ضرورت تہی اور چونکہ مابین پٹیالہ و نابہہ صرف اٹہارہ میل کی مسافت ہی راجہ صاحب کے اس موقع پر وہان جانے کے واسطے ایک دن کافی تہا مگر راجہ صاحب تین مرتبہ پٹیالہ گئے اور سترہ ۱۷ روز تک وہان قیام کیا یعنی چوبیسوین ۲۴ سے ستائیسوین ۲۷ دسمبر تک چوتہی ۴ جنوری سے ساتوین ۷[1] جنوری تک اور سولہوین ۱۶ سے چوبیسوین ۲۴ جنوری تک اس سے صاف ثابت ہے کہ راجہ صاحب کا صرف یہہ مطلب تہا کہ انگریزی لشکرگاہ مین نہ جانے کے واسطے کوئی حیلہ بہم پہونچائین اور لطف یہہ ہے کہ اسکے بعد بہی راجہ صاحب انگریزی لشکر مین حاضر نہ ہوئے۔ جو جو شہادتین کہ راجہ کے خلاف مین تہین اور جو جوابدہی اپنی برأت کیواسطے راجہ نے کی تہی اوسپر غور کرنے

---

[1] اصل کتاب مین ۱۷ جنوری بجاے ۷ جنوری کے چہپ گیا ہی جو حساب کی رو سے غلط ہی اسلئے ۷ جنوری صحیح ہی ۱۲ محشی۔

کے بعد اس امر مین کوئی معقول شبہہ نہین ہوسکتا کہ قبل از جنگ اونہون نے دربار لاہور کے ساتھہ سازش کی ہوئی تہی اور اگرچہ راجہ لاڈوہ کی طرح کہلم کہلا غنیم سے جا ملنے کی بزدلی سے جسارت نہین کی تہی مگر سرکار انگریزی کے بدخواہ تہے فوج کے واسطے باربرداری اور رسد کے بہم پہونچانے مین مطلقاً کچہہ کوشش نہ کی اور فوج انگریزی مین بذات خود حاضر ہونے کی صریح احکام کی تعمیل سے قاصر رہے اور بعد معرکہ ہای فیروز شہر و مُدکی و علیوال اخیر وقت تک اس توقع پر رہے کہ ستلج کی اخیر لڑائی مین انگریزون کو شکست ہوگی اور بالفرض اگر ایسا ہوتا تو اس صورت مین وہ بلا تامل سرکار انگریزی کی علانیہ مخالفت اختیار کرتے۔

راجہ دیوندر سنگہ ریاست سے معزول ہوئے۔ اور چہارم حصہ ریاست نابہہ کا ضبط کیا گیا۔

راجہ نابہہ کے چال چلن کی نسبت گورنمنٹ ہند کی یہہ ہی رای قرار پائی جو اوس افسر کی رائے تہی جس نے اس مقدمہ کی تحقیقات کی تہی لہذا یہہ حکم صادر ہوا کہ راجہ دیوندر سنگہ گدی سے اوتارے جائین اور اونکا بڑا بیٹا جسکی عمر اوسوقت سات برس کی تہی بولایت اپنی سوتیلی دادی رانی چند کنور کے گدی نشین کیا جائے اور ریاست نابہہ کے تین معزز اہلکار رانی صاحبہ کے مددگار ہون اور یہہ چارون شخص خوردسال راجہ کی تعلیم و پرداخت اور حفاظت کی ذمہ وار قرار پائے۔

اور تمام محصولات زکات راہداری

اور تمام محصولات زکات راہداری تخمینی بارہ ہزار دو سو روپیہ سالانہ کا لیا جانا باستثنائے آمدنی محصول زکات خاص شہر نابہہ تعدادی ساڑہے چار ہزار روپیہ سالانہ موقوف کرایا گیا اور ریاست نابہہ کا ایک ربع لیئے

اضلاع پکہووال و ڈہرڑو و روڑہی باستثناے ایک جزو جمعی بارہ ہزار دو سو روپیہ کی ضبط کئے گئے اور ایک علاقہ جمعی اٹہائیس ہزار سات سو چہیاسٹہہ روپیہ سالانہ بعوض حاضر باشی ایک فوج کنٹنجنٹ تعدادی سو سوار اور ایک سو تیئیس پیدل کے گورنمنٹ انگریزی کے پاس رہنا قرار پایا باقی علاقہ جمعی اکہتر ہزار دو سو چوبیس روپیہ کا مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ فریدکوٹ کو بصلہ اون خدمات کے جو اونسے ایام جنگ مین ظہور مین آئی تہین بحصہ مساوی تقسیم کیا گیا اور راجہ دلیوندر سنگہ کو ایک حین حیاتی پنشن پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ریاست نابہہ مین سے بدین شرط عطا ہوئی کہ انگریزی عملداری مین دہلی خواہ میرٹہہ سے جنوب کیطرف کسی مقام پر بغیر کسی شر و فساد کے خاموشی اور سکوت کے ساتہہ سکونت اختیار کرین۔

راجہ صاحب معزول کا متہرا کو جانا۔

معزول راجہ نے متہرا کو اپنی سکونت کیواسطے پسند کیا اور سنہ ۱۸۵۴ تک وہان مقیم رہے اور درصورتیکہ اس بات کو بہی تسلیم کرلیا جائے کہ اونکے دماغ مین کسی قسم کے تجربہ سے مستفید ہونے کی قابلیت تہی لیکن تاہم ان مصیبتون سے بہی اونکو کچہہ تنبیہہ نہ ہوئی اونہون نے حتی الامکان صرف حکام انگریزی ہی کو تنگ نہ کیا بلکہ نابہہ مین خود اپنے خاندان والون کو بہی جس سے اونکو بیجا بُغض و عداوت ہوگئی تہی ہر طرح سے تکلیف دی اور باوجود اسکے کہ اونکو نہایت بہاری پنشن ملی تہی اونہون نے اپنے اوپر بے انتہا قرض کرلیا معلوم ہوتا تہا کہ وہ اس امید پر تمسک لکہدیتے تہے کہ ریاست نابہہ کو یہہ قرضہ چار و ناچار ادا کرنا پڑیگا اور متہرا

مین اکثر ایسے ناعاقبت اندیش اور غیر محتاط لوگ موجود تہے جنہون نے مذکورہ بالا کفالت کے خیال سے ایک بہت بہاری سود پر روپیہ دیکر راجہ صاحب کو ناعاقبت اندیشانہ طریقہ کی طرف ترغیب دی تہی۔

اونکا چال چلن اور اونکا لاہور کو منتقل ہونا۔

راجہ صاحب کا چال چلن آخر کار اسقدر ناقابل برداشت ہوگیا کہ حکام ممالک مغربی وشمالی کو یہہ خیال ہوا کہ یا تو اونکی حرکات کی روک ٹوک ہوتی رہنی چاہئے یا کسی اور ایسے مقام پر بہیجدینا چاہئے جہان اونکی زیادہ تر نگرانی ہو سکے چنانچہ جنوری ۱۸۵۵ء مین سپریم گورنمنٹ نے اونکے کسی ایسے مقام پر منتقل کئے جانے کو منظور کرلیا جو نابہہ کے قرب وجوار مین نہ ہو اور جہان کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع اونکی فضول خرچیون کو کسیقدر روک سکے بنابران راجہ دلیوندر سنگہ کی سکونت کیواسطے اول تہانیسر تجویز ہوا مگر گورنمنٹ نے اس مقام کو مناسب نہ خیال کیا کیونکہ وہ نابہہ سے صرف ساٹھہ میل کے فاصلہ پر تہا اور یہہ اندیشہ ہوا کہ مبادا راجہ صاحب معزول وہان چلے جائین اور اونکی جانے سے فتنہ وفساد برپا ہو اور اگر بالفرض فتنہ وفساد برپا نکر سکین مگر غالبا اس بات پر قادر ہو سکین گے کہ نابہہ مین ایک فریق بندی قایم کرین اور ایسی سازش کرین جو نظم ونسق ریاست کے حق مین مضر ہو اسکے بعد جالندہر اور ہوشیارپور تجویز ہوئے لیکن انجام کار یہہ امر قرار پایا کہ اونکو لاہور بہیجا جائے جہان کہ وہ آٹھوین دسمبر ۱۸۵۵ء کو پہونچ گئے اور مہاراجہ کھڑک سنگہ کی حویلی مین مقیم کئے گئے۔

وفات راجہ دلیوندر سنگہ سنہ ۱۸۶۵ء مین

راجہ دلیوندر سنگہ نے نومبر ۱۸۶۵ء مین بمقام لاہور انتقال کیا انکی چار

شادیان ہوئی تہین اول دختر راجہ رام سنگہ والی بلبگڈہ کے ساتہہ اسکے بعد رانی مان کنور دختر سردار وزیر سنگہ ساکن رنگہڑ ننگل واقع ضلع امرتسر کے ساتہہ تیسری مرتبہ دختر سردار گلاب سنگہ مانساہیہ کے ساتہہ اور چوتہی مرتبہ دختر سردار کہڑک سنگہ ڈہلون کے ساتہہ۔ رانی مانکنور کے بطن سے دو بیٹے بہرپور سنگہ اور بہگوان سنگہ پیدا ہوئے جو یکے بعد دیگرے ریاست نابہہ کے راجہ ہوئے انمین سے بڑا بیٹا سنہ ۱۸۴۰ع مین متولد ہوا تہا اور دوسرا بیٹا دو برس بعد۔

انتظام واسطہ اجرای کاروبار ریاست نابہہ

میجر ہیکس صاحب کمشنر ریاستہای اینروی ستلج جنوری سنہ ۱۸۴۷ع مین نئے راجہ بہرپور سنگہ کو گدی نشین کرنے کیواسطہ جو اون ایام مین سات برس کا بچہ اور بہت ہوشیار تہا رونق افروز نابہہ ہوئے اس راجہ کی سوتیلی دادی رانی چند کنور جو راجہ جسونت سنگہ کی رانیون مین سے زندہ تہی اور بڑی ہوشیار و قابل عورت تہی اوسکی ولیۃ مقرر ہوئی اور ریاست نابہہ کے قدیمی اہلکارون مین سے تین شخص یعنی سردار گوربخش سنگہ و فتح سنگہ و تالی مل کونسل ریجنسی کے واسطہ منتخب کئے گئے۔

سردار گوربخش سنگہ پریسیڈنٹ کونسل ریجنسی۔

گوربخش سنگہ جسکے ذمہ خورد سال راجہ کی نوشت و خواند کا اہتمام کیا گیا تہا راجہ دیوندر سنگہ کے ملازمون مین سے تہا مگر جنگ سے پہلے متلون مزاج راجہ نے اوسے تہانیسر کو جلاوطن کر دیا تہا اور وہ اسی حالت جلاوطنی مین تہا جبکہ کرنل ہیکس صاحب نے اوسکو کونسل ریجنسی (نیابت رئیس) کا عہدہ

پریسیڈنٹی اختیار کرنے کے واسطہ نابہہ کو طلب کیا۔

منشی صاحب سنگہ

منشی صاحب سنگہ جنگ ستلج کے زمانہ مین راجہ دیوندر سنگہ کا اہلکار اعلے تہا اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسی نے راجہ مذکور کو یہہ صلاح دی تہی کہ انگریزونکی استدعاؤن کی قبولیت کو معرض تعویق مین ڈالکر بیشتر اس سے کہ کسی جانب کو اختیار کرین اس بات کا انتظار کرنا چاہیئے کہ معاملات کیا صورت پکڑتے ہین میجر میکسن صاحب نے صاحب سنگہ کا دخل ریاست کے کاروبار سے بالکل اوٹہا دیا مگر رانی چند کنور کی اوسپر بہت مہربانی تہی اسلئی چندہی سال کے اندر ریاست نابہہ مین بہت کچھہ رسوخ و اقتدار بدستور حاصل کر کے اپنے مخالف سردار گوربخش سنگہ کے گرانے کے درپے ہوا۔ گوربخش سنگہ کی ناعاقبت اندیشی کی وجہہ سے جسنے دولت جمع کرنے مین بہت جلدی کی صاحب سنگہ کا کام بالکل بنگیا اور جب ۱۸۵۱ء مین اوسکی نسبت شکائتین پیش ہوئین چیف کمشنر صاحب نے تحقیقات کا حکم دیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ مشارالیہ کی نسبت یہہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی کہ اوسنے اپنے اختیارات کو دولت کے ناجایز حصول اور تمام بڑے بڑے عہدوں پر اپنے ہی عزیزون اور رشتہ دارون کو مقرر کرنے مین بیجا طور پر استعمال کیا تہا۔

گوربخش سنگہ کا تنزل اور اوسکے مخالف صاحب سنگہ کا عروج۔

بنابرین اوسکو عہدہ سے معزول کیا گیا اوسکی جاگیرین ضبط کی گئین اور اوسکے عزیزون کو ریاست نابہہ مین پہر کبہی نوکر ہونے کی ممانعت ہوگئی اور بعد اس واقعہ کے منشی صاحب سنگہ بدون کسی خاص اجازت گورنمنٹ کے

اس مخروج شدہ اعلے اہلکار کی جگہہ کونسل کا پریزیڈنٹ مقرر ہوگیا۔

معاملہ موضع بہائی روپا مشترکہ جملہ روسا و سرداران خاندان پہول۔

سب سے اہم معاملہ جو ایام نابالغی راجہ بہرپور سنگہ مین واقع ہوا موضع بہائی روپا سے علاقہ رکہتا تہا یہہ یاد ہوگا کہ یہہ موضع پٹیالہ ونابہہ و جیند و بہدوڑ و ملود کے حصون پر مشتمل تہا اور اس بات کی ایک خاصی شہادت دیتا تہا کہ یہہ سب خاندان دراصل خود مختار تہے اور کوئی کسی کا تابع و محکوم نہ تہا اس گانو کی ابتدائی تاریخ کا معلوم کرنا کسی طریق سے آسان نہین ہے مگر اسمین کچہہ شبہہ نہین ہے کہ اس مقام کو اولًا بہائی روپ چند نے جو تلوکا اور راما پسران پہول کے گورو تہے منتخب کیا تہا اور یہان پر ایک گانو آباد کرنے کی اون سے اجازت لے لی تہی لیکن اس تجویز کو پورا کرنے سے پہلے ہی گورو صاحب کا انتقال ہوگیا تہا اور کچہہ زمانہ بعد اونکے پوتے بہائی دہنا سنگہ نے اوسی مقام پر یہہ گانو بسایا اور گورو صاحب کے نام پر اوسکا نام بہائی روپا رکہا۔ اراضی جو اس گانو مین شامل ہے قرب و جوار کی اراضیات موضع پہول اور موضع کانگڑ مین سے لیگئی تہی جو اراضی کہ موضع پہول مین سے لیگئی تہی وہ بہائی کیون یعنی اولاد بہائی روپا کو بطور معافی دی گئی تہی اور یہہ لوگ بدون دست اندازی چودہریان خاندان پہول کے زمینداروں سے روپیہ وصول کرتے تہے کانگڑ والی پتی مین بہائی کیون کا حصہ بہت قلیل تہا مگر رائے بختیار کے مرنے کے بعد جو اس پتی کا روپیہ وصول کیا کرتا تہا بہائیکون نے اور زمین زیادہ حاصل کرلی جسپر وہ ایک رقم برائے نام میانی جاٹون

کو جو کانگڑ کے مالک تہے دیا کرتے تہے بعد کو موضع کانگڑ ریاست نابهه کے قبضه مین آگیا اور اوسوقت میانیون کو وه خراج دینا موقوف هوگیا اور سنه ۱۸۰۵ء مین راجه نابهه نے بہائی روپا کی کانگڑ والی پتّی کا انتظام خاص اپنے ہاتہه مین لیلیا تلوکا اور راما کے مرنے کے بعد یہه لکیون والی پتّی پر گوردتا - سکہه چین - آلاسنگه - مان سنگه اور چوہڑ سنگه مورثان اعلی خاندان هاے نابهه - جیند - پٹیاله - ملود اور بہدوڑ بحصص مساوی قابض تہے مگر پولیس کا انتظام یعنے اوس موضع کی حکومت فوجداری نابهه کے متعلق تہی کیونکه موضع بہائی روپا اس ریاست سے ملحق تہا یہه انتظام باہمی آسانی کے واسطه کیا گیا تہا اور گو سنه ۱۸۴۱ء مین باقی پتّی دارون نے اس استحقاق کے تسلیم کرنے سے انکار کیا تہا لیکن اسمین شک نہین هے که نابهه کو اختیارات پولیس همیشه سے حاصل رہے هین یہه موضع متعدد رئیسون کے حقوق کی وجهه سے همیشه موجب تنازعه رہا هے اور پولیٹیکل افسرون کو بہت دقت پیش آئی هے هر ایک ریاست موضع مذکور مین اپنے استحقاقون کو قایم رکہنا ایک عزت و آبرو کا معامله خیال کرتی رہی هے اور یہه لوگ اپنے دعوون کو هر قسم کے ذریعون سے خواه وه کیسی هی جایز وناجایز کیون نه هون استحکام دیتے رہے هین اور تا سنه ۱۸۵۱ء ایسی هی حالت وهان کے معاملات کی چلی آتی تہی آخر کار سنه مذکور مین تنازعات قطعاً فیصل هو گئے اور حدود متعین هوگئین -

غدر ۱۸۵۷ء

غدر سنه ۱۸۵۷ء کے شروع هونے سے چند هی مهینه بعد راجه بہرپور سنگه

سنہ بلوغ کو پہونچے تہے اس نازک وقت مین اونہون نے اعلے درجہ کی خیرخواہی اور دانائی سے کام کیا اور ویسیہی اعلے درجہ کی خدمات انسے ظہور مین آئین جو اور رئیسان پہولکو نے کی تہین۔

راجہ بہرپور سنگہ کا چال چلن اور کارگذاریان ۔

بغاوت کے شروع ہونے کے وقت راجہ صاحب کو ہدایت کی گئی تہی کہ کارگذاری کے واسطے طیار رہین اور ستر ہوین مئی کو شہر لدہیانہ انکے سپرد کیا گیا تہا جب ساڑہے تین^{۳۵۰} سو سوار اور ساڑہے^{۴۵۰} چار سو پیدل اور دو توپون کے ساتہہ وہ قابض ہوکر چہہ مہینے تک وہان مقیم رہے اور جب عارضی ضرورتون کے واسطے کبہی کبہی وہان سے چلے جاتے تو اپنے بہائی کو اپنی جگہہ چہوڑ جاتے تہے (سیج ٹرین) یعنے قلعہ شکن توپون کی معیت وحفاظت کیواسطے جنکو پہلور سے کمانڈر انچیف صاحب کے ساتہہ دہلی جانے کا حکم ہوا تہا راجہ صاحب نے تین سو آدمی مہیا کئے اس کام کے واسطے نسیری کی پلٹن مقرر ہوئی تہی لیکن جب اس پلٹن نے جانے سے انکار کر دیا تو وہان صرف فوج نابہہ ہی ایک ایسی فوج تہی جس سے یہہ کام لینا پڑا جب باغیان جالندہر پہلور مین پہونچے اوس وقت صاحب ڈپٹی کمشنر لدہیانہ نے ایک جماعت ڈیڑہ سو^{۱۵۰} آدمی کی فوج نابہہ مین سے لیکر پل کو توڑ دیا اور غنیم کو دریا پر جا روکا ان سپاہیون نے اچہا کام دیا بہت سے باغی مارے گئے اور چند سپاہی نابہہ کے بہی مجروح ومقتول ہوئے۔

راجہ بہرپور سنگہ اس بات کے خواہان تہے کہ راجہ جیند کی طرح بذات خود اپنی فوج

کو لیکر دہلی کو کوچ فرمائین مگر اس بات کی اجازت نہین دی گئی تہی راجہ صاحب ہنوز بہت کم عمر تہے اور اتنی بڑی خدمت کا اونسے چاہنا حد اعتدال سے زیادہ تہا لیکن اونکی فوج کے ایک دستہ نے جسمین تین سو آدمی تہے زیر کمان سردار دیدار سنگہ بمقام دہلی ایام محاصرہ مین بہت اچھا کام دیا علاوہ ان خدمات کے راجہ صاحب نے کئی سو آدمی اپنی فوج مین برا خدمت گذاری بہرتی کئے اور رسد اور باربرداری بہم پہونچائی اور اون باغیون کو جو اونکی ریاست مین ہوکر گذرے گرفتار کیا اور ہر قسم کا کام جسکی اونسے استدعا کی گئی بڑی خیر خواہی اور جانفشانی سے انجام دیا اور ایک ایسے وقت مین جبکہ روپیہ کی شدید ضرورت تہی اونہون نے گورنمنٹ کو ڈہائی لاکہہ روپیہ قرض دیا۔

انعامات جنکے لئے بصلہ اونکی خدمات کے سفارش کی گئی تہی۔

غدر کے فرو ہونے کے بعد کمشنر ریاست ہاے اینروی ستلج نے انعامات مفصلہ ذیل کی راجہ صاحب کے واسطہ سفارش کی۔ (۱) اضلاع لدہیانہ یا فیروزپور مین سے ایک علاقہ جسکی جمع تیس ہزار روپیہ سالانہ سے متجاوز نہو راجہ صاحب اور اونکے ورثائے ذکور کو بطور دوام کے عطا کیا جائے۔ (۲) خلعت جو اونکو جناب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے عطا ہوتا ہے بجائے سات پارچون کے پندرہ پارچہ کا کر دیا جائے تاکہ راجہ جیند کے برابر ہو جائین۔ (۳) کسی بڑی چہاونی یا دربار گورنر جنرل مین تشریف آوری کے وقت اونکے واسطہ نو توپین سلامی کی مقرر کی جائین۔ (۴) جب کبہی عالیجناب

گورنر جنرل بہادر سے راجہ صاحب ملاقات فرمائین تو ملاقات بازدید کی رسم فارن سکرٹیری صاحب ادا فرمایا کرین -

انعامات عطیہ گورنمنٹ -

لیکن مکرر غور کرنے پر گورنمنٹ نے راجہ بہرپور سنگہ کو اس مجوزہ صلہ سے بہی زیادہ بیش بہا صلے عطا فرمائے علاقہ منضبطہ جہجر مین سے اضلاع باول و کانتی جنکی سالانہ آمدنی ایک لاکہہ چہہ ہزار روپیہ تہی باین شرط مرحمت فرمائی کہ عام فتنہ و فساد کے زمانہ مین سرکار کی خیرخواہی کرین اور فوج سے خدمت گذاری کرین خلعت راجہ صاحب کا بجاے سات عدد کے پندرہ عدد کا کردیا - گیارہ توپون کی سلامی مقرر ہوئی ہنگام ملاقات جناب گورنر جنرل بہادر فارن سکرٹیری کا ملاقات بازدید کا ادا کرنا قرار پایا اور اونکے اعزازی خطابون مین بہی اضافہ کیا گیا -

تبنیت اور سزاے موت کے حکم صادر کرنے کا اختیار عطا ہونا -

ان اعزازون کے علاوہ راجہ صاحب کو وہ حقوق بہی مرحمت کئے گئے جنکی اونہون نے بشمول اپنے رشتہ دارون یعنے مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جیند کے گورنمنٹ سے بذریعہ ایک واجب العرض کے سنہ ۱۸۵۸ع مین درخواست کی تہی یعنی اختیار سزاے قصاص و استحقاق تبنیت کے اور گورنمنٹ انگریزی کا یہہ وعدہ کرنا کہ اونکو خانگی معاملات اور ریاست کے اندرونی انتظامات مین سرکار دست اندازی نہین کریگی -

سند عطیہ سنہ ۱۸۶۰ع

مئی سنہ ۱۸۶۰ع مین راجہ بہرپور سنگہ کو ایک سند عطا ہوئی جس مین

اونکے موروثی اور مکسوبہ مقبوضات کی نسبت ہمیشہ بحال وبرقرار رکھنے کا اطمینان دیا گیا اور ویسے ہی بمرحمت اختیارات اور حقوق جو روسائے پٹیالہ وجیند کو عطا کئے گئے تھے انکو بہی عطا ہوئے اور استحقاق تبنیت بہی جسکے لئے یہہ سب روسا نہایت خواہان تھے اس سند مین مندرج کیا گیا تہا ۔

سے ترجمہ سند جو عالیجناب گورنر جنرل بہادر نے راجہ صاحب نابہہ کو

عطا فرمائی تہی شملہ مورخہ پنجم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع

جب سے کہ ہندوستان مین حکومت انگریزی کو تسلط اور اقتدار حاصل ہوا ہے راجہ صاحب نابہہ اور اونکے جد امجد راجہ جسونت سنگہ نے گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی کے بہت سے ثبوت دئے ہین اور اب تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ راجہ حال نابہہ بوجہہ اوس استقلال وجرات کے جو سنہ ۵۸-۱۸۵۷ع کے مفسدے مین اونسے ظہور مین آئی اپنے خاندان کی سب پہلی کارگذاریون پر سبقت لے گئے اس خالص اور ممیز وممتاز خیر خواہی کے صلہ مین عالیجناب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر ہندوستان نے مزید اعزاز و علاقہ راجہ صاحب اور اونکے ورثا کو ہمیشہ کے واسطے عطا فرمایا ہے اور براہ فرط عنایت راجہ صاحب کی اس خواہش کو کہ ایک سند بمہر و دستخط جناب ویسرائے بہادر مرحمت ہو جسمین اونکے موروثی علاقون اور نیز اون اقطاع کی نسبت جو گورنمنٹ کی طرف سے عطا ہوئے ہین راجہ صاحب کے خالص اور غیر مشروط قبضہ کی کفالت کیجائے منظور فرمایا ہے ۔

دفعہ ۱ اول ۔ راجہ صاحب اور اونکے ورثا کو اپنے موروثی اور مکسوبہ علاقون کے اندر جو فہرست منسلکہ مین مندرج ہین حکومت کامل حاصل رہیگی جملہ اختیارات وحقوق واستحقاقات خاص جو راجہ صاحب کو اپنے موروثی علاقون مین حاصل ہین اونکو اپنے مکسوبہ علاقون مین بہی بلعینہ حاصل رہینگے راجہ صاحب کی ریاست کے اندر ہر درجہ کے جملہ ذیلداران اور توابعین پر راجہ صاحب کی اطاعت و فرمان برداری واجب ہوگی ۔

دفعہ ۲ دوم ۔ باستثنائے شرط مندرجہ دفعہ سوم گورنمنٹ انگریزی راجہ صاحب یا اونکے جانشینون یا ذیلدارون یا رشتہ دارون یا توابعین سے بوجہہ محاصل یا خدمت یا کسی اور بنا پر کسی قسم کا خراج نہین طلب کریگی ۔

دفعہ ۳ سوم ۔ چونکہ گورنمنٹ انگریزی کو معزز خاندان نابہہ کی بقا دلسے منظور ہے اس نیت سے راجہ صاحب اور اونکے ورثا کو بطور دوام کے یہہ اختیار مرحمت فرماتی ہے کہ درصورت عدم موجودگی اولاد ذکور خاندان پہول مین سے کسی شخص کو جانشینی کے واسطے متبنے کرلیا کرین اگر احیانا کسی وقت راجہ نابہہ بلا چہوڑنے کسی اولاد از قسم ذکور کے اور بدون متبنے کرنے کسی جانشین کے وفات پائے تو اس صورت مین بہی مہاراجہ پٹیالہ وراجہ جیند اس امر کے مجاز ہونگے کہ باتفاق صاحب کمشنر یا

دربار سنہ ۱۸۶۰ع

اٹھارہوین جنوری سنہ ۱۸۶۰ع کو لارڈ کیننگ صاحب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر نے انبالہ مین ایک دربار منعقد فرمایا جسمین تمام روسا و سرداران

پولیٹیکل ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی کے خاندان پہول مین سے کسی شخص کو جانشینی کیواسطہ منتخب کرین مگر ایسی حالت مین ایک نذرانہ جو ایک ثلث کل سالانہ محاصل ریاست نابهہ کے مساوی ہو گورنمنٹ انگریزی کو دینا ہوگا۔

دفعہ چہارم۔ سنہ ۱۸۴۷ع مین گورنمنٹ انگریزی نے راجہ صاحب کو سزائے قصاص کا اختیار بقید منظوری صاحب کمشنر کے عطا فرمایا تہا اب اس منظوری کی شرط رفع کیجاتی ہے اور راجہ صاحب کو کل اختیار حیات و ممات کا اونکی رعایا پر عطا کیا جاتا ہے اور دربارہ اون مجرمان رعایائے انگریزی کے جو راجہ صاحب کی ریاست کے اندر گرفتار ہون راجہ صاحب کو اون قواعد کے بموجب عمل درآمد کرنا ہوگا جو مراسلہ آنریبل کورٹ آف ڈائرکٹرز موسومہ گورنمنٹ مدراس نمبر ۳ مورخہ یکم جون سنہ ۱۸۳۶ع مین مندرج ہین راجہ صاحب عدل و انصاف کی نگہداشت اور اپنی رعایا کی بہبودی اور خوشحالی کی ترقی مین بقید امکان کوشش فرمائین گے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ اپنی ریاست مین رسم ستی و غلامی و دخترکشی کا امتناع فرمائین گے اور ان جرایم کے مرتکبون کو نہایت سخت سزا دینگے۔

دفعہ پنجم۔ راجہ صاحب فرمانفرمائے گریٹ برٹین کی خیرخواہی اور جان نثاری سے کبہی قاصر نہ ہونگے

دفعہ ششم۔ اگر احیاناً کوئی فوج مخالف گورنمنٹ انگریزی اس نواح مین نمودار ہو تو راجہ صاحب غنیم کے مقابلہ مین گورنمنٹ انگریزی کے شریک حال ہونگے اور فوج انگریزی کے واسطہ سامان باربرداری اور رسد بہم پہونچانے کے لئے برطبق اون ہدایتون کے جو اونکو پہونچین راجہ صاحب اپنے حتی المقدور کسی قسم کی کوشش مین دریغ نفرمائینگے۔

دفعہ ہفتم۔ گورنمنٹ انگریزی راجہ صاحب کی کسی رعایا کی شکایتون کو خواہ وہ معافیدار۔ جاگیردار۔ قرابتدار۔ توابعین ملازمین یا دیگر اشخاص ہون مسموع نفرمائیگی۔

دفعہ ہشتم۔ گورنمنٹ انگریزی راجہ صاحب کے خانگی اور خاندانی انتظامات کا لحاظ اور پاسداری کریگی اور اون مین دست اندازی کرنے سے باز رہے گی۔

دفعہ نہم۔ ریل کی سڑکون اور اسٹیشنون اور شارع عامون اور پلون کی تعمیر کے واسطے جن اشیا کی ضرورت ہوگی اونکو راجہ صاحب حسب دستور مروجہ نرخ رائج کے موافق اپنے ہی اہلکارون کی معرفت مہیا فرمائین گے اور جو اراضی کہ ریل کی سڑکون اور شارع عامون کے بنانے کے واسطے مطلوب ہوگی اوسکو بہی بلا اخذ قیمت سپرد کرینگے۔

دفعہ دہم۔ راجہ صاحب اور اونکے جانشین وغیرہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ ہمیشہ ایسا ہی طریقہ خیرخواہی اور وفاداری کا عمل مین لائین گے اور گورنمنٹ بہی ہمیشہ راجہ صاحب اور اونکے خاندان کے اعزاز و احتشام کے قایم رکہنے کے واسطے ساعی رہی گی۔

فہرست علاقجات ازآن راجہ صاحب نابهہ۔

مقبوضات موروثی سنہ ۱۸۴۵

ایزوی ستلج موجود تھے اور راجہ صاحب نابھہ سے مخاطب ہوکر تقریر مندرجہ ذیل فرمائی ۔

ویسرای صاحب کی تقریر دربارہ راجہ صاحب ۔

”راجہ صاحب نابھہ آپنے بھی گورنمنٹ انگریزی کی حکومت کی اعانت وامداد مین اپنے قدیمی خاندان کے دیگر روسا کی برابر جوش دلی اور سرگرمی اور پیش قدمی ظاہر کی ہے ، جو مدد کہ آپنے جناب ملکہ معظمہ کی فوج کو اوسکی بھاری توپخانہ کو ستلج سے دہلی تک پہونچانے مین دی تھی وہ ایک نمایان اور قابل قدر خدمت تھی ، آپکی خیرخواہی اور سرگرمی کا صلہ آپکے دیگر ہمرتبہ روساکیطرح اعزازون اور عطیون کے ساتھہ دیا گیا ہے جس سے آپکو ثابت ہوگا کہ گورنمنٹ کے نزدیک آپکی کارگذاریون کی کیسی اعلے قدر ہے ، آپ کے علاقہ مین اضافہ کیا گیا ہے اور یہہ عطیہ آپ پر اور آپکی اولاد پر باضابطہ بحال وبرقرار رہیگا اور درصورت نہ چھوڑنے کسی اولاد کے آپکا خاندان پھول مین سے کسی شخص کو بطور وارث ریاست کے متبنے کرنا بخوشی منظور کیا جائیگا ، جناب ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی یہہ خواہش ہے کہ آپکے خیرخواہ خاندان کا اعزاز واقتدار قایم ومترقی رہے[1]

پرگنہ نابھہ خاص - پرگنہ املوہ - پرگنہ بھادسون - پرگنہ کپورگڈہ - پرگنہ ڈہنولہ - پرگنہ پھول معہ دیال پورہ - پرگنہ جیتو کے - پرگنہ لوہٹ بدّی - پتی بھائی رنیا مع اختیارات حکومت اور اوس اختیار کے جو وہان کے جملہ معافیداران ماتحت پر حاصل ہے ۔

مقبوضات مکسوبہ

پرگنہ کانٹی و پرگنہ بادلی (از روے مراسلہ صاحب سکرٹیری گورنمنٹ ہند مورخہ دوم جون ۱۸۵۸ء نمبر ۵۴۹ (حرف الف)

ذیلداران وخراج گذاران

سکہان سونٹی سکہان رداسیہ بوگرانوالہ لوڈہ گھرے گمٹی والے ۱۲ مصنف

---

[1] اشتہار گورنمنٹ نمبر ۱۲۲ (الف) مقام انبالہ مورخہ بیسوین جنوری ۱۸۶۰ء بعد ازین ایک ورق ۱۲

راجہ صاحب کا جناب ملکہ معظمہ کی خدمت مین اظہار شکرگذاری کرنا۔

نابہہ کے نوجوان راجہ صاحب اون اعزازون اور صلون کے بخوبی مستحق تھے جو اونکو مرحمت ہوئے تھے وہ خیرخواہی اور وفاداری جو اونسے ظہور مین آئی تھی خالص اور دلی تھی اور جو فیاضانہ صلہ گورنمنٹ نے اونکی خدمات کا عطا فرمایا تھا اوسکو سچی احسانمندی کی ساتھہ قبول فرمایا تھا اُسوقت اونہون نے ایک تہنیت نامہ جناب ملکہ معظمہ کی خدمت مین روانہ کیا تھا جسکا ترجمہ اس مقام پر بطور ایک نمونہ مشرقی انشاپردازی کے درج کیا جاتا ہے وا بحضور پرنور فیض گنجور منبع جود و احسان حاکم زمان سکندر شہرت جمشید شوکت ملکہ انگلستان ادام اللہ ملکہا وا حضور کا کمترین نیازمند بہرپور سنگہ نشان

---

[۱۳] سند خاص متضمن باختیار تبنیت عطا کی گئی تھی جسکی رو سے اختیار مذکور زد بالا بطور ضمیمہ سند عام مورخہ سنہ ۱۸۶۰ء کے بخشا گیا تھا چنانچہ ترجمہ اس سند کا حسب مندرجہ ذیل ہے۔ نقل ترجمہ سند۔ بنام فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ برادرز بنش سرمور راجہ بہرپور سنگہ مالوندر بہادر والی نابہہ۔ مورخہ پنجم مارچ سنہ ۱۸۶۲ء - ہرگاہ کہ جناب ملکہ معظمہ کی خواہش ہے کہ ہندوستان کے والیان ملک اور روسار کی عملداریان جو اپنی اپنی ریاستون مین حکمران ہین ہمیشہ قایم و برقرار رہین اور اونکے خاندانون کا نام اور اعزاز جاری رہے لہذا مین بہ تعمیل اس خواہش کے آپ سے بذریعہ اس سند کے اوس وعدہ واقرار کا اعادہ کرتا ہون جس سے مینے آپ کو اپنی دستخطی سند مورخہ پنجم مئی سنہ ۱۸۶۰ء کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی یعنی یہہ کہ درصورت عدم موجودگی ورثای حقیقی کے آپکا خاندان پہول مین سے کسی شخص کو جانشینی کے واسطے متبنے کرنا بخوشی قبول و منظور کیا جائیگا اور اگر احیاناً کسی وقت راجہ نابہہ بلا چھوڑنے کسی اولاد از قسم ذکور کے اور بدون متبنے کرنے کسی جانشین کے وفات پائی تو اس صورت مین بھی مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جیند اس امر کی مجاز ہونگے کہ باتفاق صاحب کمشنر یا پولیٹیکل ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی کے خاندان پہول مین سے کسی شخص کو جانشینی کیواسطے منتخب کرین مگر ایسی حالتمین ایک نذرانہ جو ایک ثلث کل سالانہ محاصل ریاست نابہہ کے مساوی ہو گورنمنٹ انگریزی کو دینا ہوگا اسبات کا اطمینان رکہو کہ جبتک کہ آپکا خاندان فرمانروائی انگلستان کا خیرخواہ رہیگا اور اون عہدنامون اور عطیات اور وعدون کی شرایط کا پابند رہیگا جو گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ اوسکا تعلق پیدا کرتی ہین اس وعدہ واقرار مین جو بذریعہ اس سند کے آپ کے ساتھہ کیا گیا ہے سر مو فرق نہ آیگا ۱۲ مصنف

(دستخط) کیننگ

عجز و انکسار کو اطاعت کی پیشانی پر رکھہ کر اور سر ادب و نیاز کو خم کر کے اس عجز آمیز التماس کے پیش کرنے کی جرات کرتا ہے ٭ ایسے خوشی کے زمانہ مین جبکہ لوگون کے دل خدا تعالی کی رحمت سے تر و تازہ اور خوش و خورم ہو رہے تھے اور مثل سبزہ کے باران رحمت سے سبز و شاداب ہو رہے تھے وہ کُنجی جس سے حضور کے ذیلدارون کا گنج مراد وا ہوتا ہے حضور کے اشتہار رحمت آثار کی شکل مین مع ایک عنایت نامہ جناب عالی مناصب والا مناقب نواب گورنر جنرل بہادر کے پہونچی اور اس نیاز مند کو مرہون منت فرمایا اس سرافراز نامہ سے اس عقیدت مند کو کمال اعزاز حاصل ہوا اور اون دُر ہائے لطف و عنایت سے جو اوسکے ہر ایک فقرے مین جڑے ہوئے تھے اوسکے دل کو بے انتہا مسرت حاصل ہوئی بالتخصیص اون عنایت آمیز وعدون سے جو ہندوستان کے روسا و والیان مُلک سے کئے گئے ہین کہ حضور اونکی حکومت کی بُنیاد کو مستحکم و محفوظ فرمائین گی اور تمام عہدنامون اور معاہدون کو جو آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے کئے تھے قایم و برقرار رکھین گی اور اس مُلک کے باشندون کے حقوق اور قدیمی رسم و رواج کی براہ عواطف خسروانہ پاسداری فرمائین گی یہہ عقیدت مند اور اوسکے آبا و اجداد ایک ایسی گورنمنٹ کی خیر خواہی اور اطاعت گذاری پر جسکی نیک نامی کا شہرہ آسمان تک پہونچا ہے ہمیشہ ثابت قدم رہے ہین ٭ اس مژدہ کی تقریب سے اس نیاز مند نے اپنی بے انتہا خوشی کے اظہار کے واسطے ایک خاص دربار منعقد کیا اور تمام اہلکاران و اراکین ریاست اور

اکابر واصاغر کو جمع کرکے اشتہار رحمت آثار کا مضمون تمام حاضرین کو باعلان سُنا دیا بُرجہائے آتشی چہوڑے گئے۔ شہر کی گلی کوچہ مین روشنی کی گئی اور خادم کے سب آدمی نشۂ سرور وطرب مین مخمور ہوئے دربار مین جس جس شخص نے اوس اشتہار کے ترحم آمیز الفاظ کو سُنا بیساختہ اللہ جلشانہ کے شُکر اور حضور پرنور کی تعریف وثنا مین مصروف ہوا جسطرح کہ خدا تعالے کا غضب اس مُلک کے لوگون پر نازل ہوا تہا اور باغیون اور نمکحرامون کو پیدا کرکے اونکو شکنجہ مصیبت مین دبایا تہا اسیطرح اب حضور کی رحمت وشفقت کے ذریعہ سے اللہ تعالے نے اونکو امن واطمینان کی نعمت از سر نو عطا فرمائی ساری خلق خدا شکر گذاری کے زمزمہ مین یک زبان ہے اس نعمت عظمے کی شکر گذاری مین روسائی ہندوستان سب سے آگے ہین یہہ نیازمند ہمیشہ حضور کے دامن حمایت کے سایہ مین رہا ہے اور اس بات کو بخوبی سمجہتا ہے کہ اوسکے مطالب کی ترقی سلطنت انگریزی کے دولت واقبال کی ترقی کے ساتہہ وابستہ ہے نظر برین یہہ خادم حضور کی مبارکباد کی نفیری کو خوشی کی پہونک سے بجاتا ہے اگر اوسکے جسم کا ہر بال زبان بن جائے تو بہی حضور کے اس عزم مصمم کی تعریف سے کہ قدیمی عہد نامون کو قایم رکہین گے ہرگز عہدہ برآ نہ ہو کمترین کے مورث ۱۸۰۸ع مین گورنمنٹ انگریزی کے ظل حمایت مین آئے تہے اور اوسوقت سے وہ خیرخواہی اور جان نثاری مین کبہی قاصر نہین رہے ہین اور اعزاز واکرام کے روز افزون خزانون

سے اونکو صلہ ملتا رہا ہے سلطنت انگریزی کے ساتھہ اونکی حسن عقیدت اور وفاداری لارڈ لیک صاحب اور دیگر ذی وقار افسران انگریزی کی چٹھیون سے ثابت ہوتی ہے نیازمند بہی کمال ادب کے ساتھہ اونہین کے قدم پر قدم رکھے گا اور اوسکو اس بات کا یقین ہے کہ اوسکی موجودہ اور آیندہ کامرانی سلطنت انگریزی کے دولت واقبال کے ساتھہ مربوط ووابستہ ہے اخیر مین کمترین کی یہہ دعا ہے کہ قادر مطلق حضور کے دشمنون اور بدخواہون کو تباہ کرے جسطرح کہ آفتاب کا طلوع ہونا درندون کو اونکے تاریک غارون اور بہٹہون کی طرف بہگا دیتا ہے اور حضور کے اقبال کا ستارہ ہمیشہ اوج پر رہے اور فتح اور نصرت کی روشنی کو تمام دنیا مین پہیلائے رہا

نابھہ کا قرضہ علاقہ منضبطہ کے عطیہ سے ادا کیا جانا۔

یہہ امر قابل یاد ہے کہ راجہ صاحب نابھہ نے شروع غدر مین ڈہائی لاکھہ روپیہ گورنمنٹ کو قرض دیا تہا علاوہ اسکے ریاست نابھہ کا سات لاکھہ روپیئے کا قرضہ جو ۱۸۵۸ء مین پانچ روپیہ سیکڑہ پر لیا گیا تہا اور باقی تہا اور اس حساب سے کل ساڑہے نو لاکھہ روپیہ ہوتا تہا جب راجہ بہرپور سنگہ اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو معلوم ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی پرگنات کانوڑ و بدہوانہ کو جو علاقہ منضبطہ جہجر کا ایک جزو تہے رکہنا نہین چاہتی ہے تو اونہون نے درخواست کی کہ یہہ علاقہ بشرح محاصل بست ساله بمعاوضہ اور بقدر ہر ایک کے قرضہ کے دیدیا جائے یہہ تجویز منظور ہوگئی اور منجملہ بعض دیہات علاقہ کانوڑ جنکی جمع سہہ للعـــ ہزار روپیہ

سالانہ تھی راجہ نابھہ کو اونہین شرایط کے ساتھہ جسطرح کہ علاقجات موروثی ومکسوبہ کی بابت کچھہ عرصہ پہلے اونکو ایک سند دی گئی تھی دی گئے[1] شرح محاصل بست ۲۰ سالہ اس علاقہ کی راجہ صاحب کے قرضہ سے بقدر دس ہزار روپیہ کے متجاوز ہوتی تھی لیکن یہہ بیشی اوس سود مین سے جو راجہ صاحب کو واجب الوصول تہا منہا کی گئی تھی۔

انتظام ریاست مین اصلاحات مجوزہ راجہ بہرپور سنگہ سن بلوغ تکو پہونچنے کے بعد۔

راجہ بہرپور سنگہ نے اپنے سن بلوغ کو پہونچنے کے بعد اپنی ریاست کے نظم ونسق کی حالت کی اصلاح کی طرف نہایت توجہہ خاطر ظاہر فرمائی

---

[1] ترجمہ سند جسکے ذریعہ سے بعض اقطاع منجملہ پرگنات کانوڈ وبدہوانہ ضلع جہجر راجہ صاحب نابھہ کو پیشگاہ عالی جناب ارل کیننگ صاحب بہادر جی سی بی ویسرائی گورنر جنرل ہندوستان سے عطا ہوئے تہے۔ تمہید۔ ہرگاہ کہ راجہ نابھہ اور اونکے جد امجد راجہ جسونت سنگہ کی خیر خواہی اور عقیدت مندی جب سے کہ سلطنت انگریزی کو ہندوستان مین غلبہ حاصل ہوا ہی ہمیشہ ممتاز ونمایان رہی ہے لہذا عالی جناب ویسرائی وگورنر جنرل بہادر ان اوصاف کی اعلی قدردانی کے اظہار کے واسطے بعض اقطاع منجملہ پرگنات کانوڈ وبدہوانہ واقع ضلع جہجر جو حسب فہرست منسلکہ مرقومہ بخط فارسی بیالیس ۴۲ مواضعات پر مشتمل ہین اور جنکا سالانہ محاصل سینتالیس ۴۷ ہزار پانسو پچیس ۲۵ روپیہ ہے راجہ صاحب کو عطا فرماتے ہین اور ایک نذرانہ تعدادی نو لاکھہ پچاس ہزار پانسو روپیہ کا راجہ صاحب کی طرف سے قبول فرماتے ہین بنا برین تجاویز ذیل عمل مین آتی ہین۔

دفعہ اول۔ علاقہ متذکرہ صدر راجہ نابھہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ کیواسطے عطا ہوا ہے۔

دفعہ دوم۔ اس جدید علاقہ مین بہی راجہ صاحب اور اونکے جانشینون کو وہی اختیارات و حقوق ورعایات خاص حاصل ہونگے جو پہلے سے اونکو اپنے موروثی مقبوضات مین بربنائے سند مورخہ پنجم مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی عالی جناب ارل کیننگ صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل ہندوستان حاصل ہین۔

دفعہ سوم۔ راجہ صاحب اور اونکے جانشینون کو چاہئے کہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ ویسے ہی دوستانہ تعلقات قایم رکہین اور اس جدید علاقہ کی نسبت بہی اونہین شرایط کو پورا کرتے رہین جو سند مورخہ پنجم مئی سنہ ۱۸۶۰ء مین بہ تعلق مقبوضات موروثی راجہ صاحب کے مقرر کی گئی تہین۔ ۱۲ مصنف

شروع ۱۸۵۹ع مین صاحب ایجنٹ لفٹنٹ گورنر بہادر نے ایک تحقیقات کی تہی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ بعض اہلکاران ریاست برخاست کئے گئے تہے اسکے بعد راجہ صاحب حسب صلاح دہی مہاراجہ پٹیالہ و با موافق ایمائی کمشنر صاحب انبالہ بہت سی اور اصلاحین عمل مین لائے ۔ راجہ صاحب کے مصاحبون اور مشیرون کی اگرچہ یہہ نیت تہی کہ کسیطرح راجہ صاحب اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ مین کشیدگی رہے کیونکہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ ایک رئیس بالیاقت تہے اور خاندان نابہہ سے قرابت بہی رکہتے تہے اسواسطے اون لوگون کو اندیشہ تہا کہ راجہ صاحب کو نیک صلاحین دیکر اونکی سازشون کو جڑ پکڑنے نہین دینگے مگر راجہ بہرپور سنگہ اس بات کے سمجہنے کا کافی شعور رکہتے تہے کہ اونکا نفع مہاراجہ صاحب کے نفع سے ملا ہوا ہے اسواسطے وہ مرتے دم تک اونکی دوستی پر ثابت قدم رہے ۔

اونکا چال چلن
اور دانائی اور
جو لیاقتین اونہون
نے حاصل کی ہین

دیسی ریاستون مین رئیس کی خوردسالی سے جو خرابیان واقع ہوتی ہین اونکا ذکر تاریخ جیند مین ہوچکا ہے مگر اس عام اور بد بخت قاعدہ سے راجہ بہرپور سنگہ بطور عجیب و غریب ایک مستثنی شخص تہے اونکے مزاج کی خوبی اور قدرتی عقل و فہم ایسی تہی جسکی وجہہ سے اون خراب کنندہ اثرون سے جو اونکے گرد و پیش موجود تہے بچے رہے اور شمالی ہندوستان مین ایک نہایت روشن دماغ رئیس ہونے کے آثار ظاہر کئے سکہون مین علم کا شوق بہت کم ہے مگر ان راجہ صاحب کی طبیعت علم دوست تہی اونہون نے دیسی زبانون

مین خوب مہارت حاصل کر لی تہی اور جب کاروبار ریاست سے اونکو فرصت ہوتی تہی تو تین چار گھنٹہ روز انگریزی بہی پڑہا کرتے تہے ریاست کے کل صیغون کے کام کو وہ بذات خود معائنہ فرماتے رہتے تہے۔

قواعد جو اپنے انضباط وقت کے واسطے اونہون نے مرتب کئے تہے

اور ایک اونکی نج کی یادداشت جسمین اونہون نے اپنے وقت کے انضباط کے قاعدے مرتب کئے تہے ایک نہایت قابل تعریف تحریر تہی اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکو اس امر کی طرف کسقدر توجہ تہی کہ اپنی تکمیل نفس اور ذاتی ترقی کا کوئی موقع ہاتہہ سے نہ جانے پائے اور اونکے عہد حکومت مین اونکی رعایا کو بہبودی حاصل ہو اوس یادداشت کا اخیر فقرہ یہہ تہا اخیر مین مین خدا تعالی اور دربار سری ست گورو دیال سے ملتجی ہون کہ مجہکو ان فرائض کی انجام دہی مین ثابت قدم رکہے اور مجہکو اس طرح زندگی بسر کرنے کے قابل کردے کہ خدا تعالے کے سایہ اور حفاظت مین رہکر اوسکی رضا کے موافق کام کرون اور لوگون کو بہتری پہونچاؤن وا

لارڈ ایلگن صاحب کا راجہ صاحب کو ممبر کونسل قانونی مقرر کرنا۔

ستمبر سنہ ۱۸۶۳ع مین لارڈ ایلگن صاحب ویسراے بہادر نے راجہ بہرپور سنگہ کو کونسل واضعان قانون مین مقرر کیا کیونکہ طبقۂ ستارہ ہند کا اعزاز راجہ صاحب جیند کو پہلے عطا ہو چکا تہا راجہ بہرپور سنگہ نے اس اعزاز کو احسانمندی کے ساتہہ قبول فرمایا اور کمال خوشی کے ساتہہ اگلی جنوری مین کلکتہ تشریف لیجانے کا انتظار کر رہے تہے مگر راجہ صاحب کو

کونسل مین بیٹھنا نصیب نہ ہوا-

اونکی علالت

جون سنہ ۱۸۶۳ء سے وہ سخت بخار مین مبتلا ہو گئے تھے اولاً یہہ علالت ایک دعوت کی تکلیف و تکان سے پیدا ہوئی تھی جو اونکی رشتہ دار سردارنی مہتاب کنور بیوہ سردار ارجن سنگھ رنگھڑ ننگل والی نے اپنے بیٹے اوتار سنگھ کی شادی کی تقریب مین کی تھی یہہ دعوت تیئیسوین جون کو ہوئی تھی اور بعد واپسی کے راجہ صاحب کو بخار چڑہا جس سے اونہون نے دو مہینے تک رہائی نہ پائی آخرکار اونکے معالج نے کونین کو جس سے راجہ صاحب کو سخت نفرت تھی ایک ترکیب سے گولیون کے اندر رکھہ کر راجہ صاحب کو کھلانا شروع کیا جس سے اونکو بالکل آرام ہوگیا- اور ہندوستان کے دستور کے موافق غسل صحت بھی کر لیا-

عارضی صحت پانا- بیماری کا عود کرنا اور طاقت کا جلد جلد زایل ہونا-

مگر اوسی روز بیماری پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھہ عود کر آئی اوس روز راجہ صاحب نے معمول سے زیادہ جسمانی محنت کی تھی یعنی گوردوارہ تک جو چار سو گز کے فاصلہ پر تھا پیادہ پا گئے تھے اور اپنے محل سے قلعہ کے اوپر کے حصہ تک جو ایک بلند عمارت ہی تشریف لیگئے تھے اور اپنی خوابگاہ کو بھی جسکے گرم ہونے کی وہ شکایت کرتے تھے بدل دیا تھا شب کو بخار نے عود کیا اور پہر نہ گیا اور بجائی نوبتی تب ولرزہ کے وہ اب شدید اور لازمی ہوگیا-

اونکی وفات

اونکے بالطبع ضعیف القویٰ اور نہایت نازک اندام ہونے سے معالجہ

مین اور بہی دشواری پیش آئی اور طاقت جلد جلد زایل ہونے لگی یہان تک کہ نوین نومبر کو اس دار فنا سے رحلت کی۔

وارث ریاست نابہہ۔

راجہ بہرپور سنگہ کے کوئی بیٹا نہ تہا اس لئے حسب شرائط اسناد سنہ ۱۸۶۰ع و سنہ ۱۸۶۲ع دیگر راجگان پہول کو بصلاح و اتفاق پولیٹیکل ایجنٹ انبالہ خاندان پہول مین سے کسی شخص کو جانشینی کیواسطے منتخب کرنا لازم تہا۔

بوجہہ نہ منتخب کئے جانے کسی جانشین کے ریاست سے نذرانہ کا واجب الوصول ہونا۔

ان سندون مین یہہ شرط کی گئی تہی کہ اگر کوئی رئیس بغیر چہوڑنے کسی اولاد از قسم ذکور کے اور بدون قرار دینے کسی جانشین کے قضا کرے تو ایک نذرانہ تعدادی ایک ثلث کل سالانہ محاصل نابہہ کا رئیس متوفی کے جانشین سے وصول کرنا چاہیئے۔

دیگر راجگان پہول کا تبنیت ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔

مگر پہولکی رئیسون نے نابہہ کو اس نذرانہ سے بچانا چاہا اور جب مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جیند کو سر ہربرٹ ایڈوارڈس صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے جانشینی کے بارہ مین لکہا تو دونون رئیسون نے ٹہیک ٹہیک ایک ہی طرز و مضمون کا یہہ جواب لکہا کہ یہہ بات بخوبی معروف و معلوم ہے کہ راجہ بہرپور سنگہ بوجہہ لاولد ہونے کے ہمیشہ اپنے بہائی کنور بہگوان سنگہ کو بطور اپنے وارث کے تسلیم کیا کرتے تہے اور اونکا بڑا خیال رکہتے تہے اور کمال شفقت و محبت سے برتاؤ رکہتے تہے اور اہلکاران نابہہ کے بیان کے بموجب راجہ نے اپنی وفات کی شب کو اپنے بہائی کو طلب کیا اور بحالت ہوش و حواس کنور صاحب

کو اپنا جانشین مقرر کیا اور اونکو یہہ نصیحت کی کہ میری طرح گورنمنٹ انگریزی کے خیرخواہ رہنا - انتظام ریاست مین رعایا کی بہبودی ملحوظ رکھنا اور اہلکاران ذی اعتبار کے صلاح و مشورہ کے بموجب کاربند ہونا علاوہ اسکے راجہ صاحب نے اپنے اہلکارون اور ملازمان ریاست کو بہی تاکید کی کہ جسطرح میری خدمت گذار رہے ہو اسی طرح میرے بہائی کی بہی خدمت کرنا -

یعنے ایک ایسی باقاعدہ تبنیت جس سے نذرانہ مشروطہ سے بریت ہو سکے -

ان پہولکے راجاؤن نے تحریر کیا کہ تصدیق متذکرہ بالا ہمارے نزدیک بہگوان سنگہ کے باقاعدہ متبنے ہوجانے کو ثابت کرتی ہے اور ظاہر کیا کہ راجہ صاحب کا ارادہ اونکی علالت سے پہلے ہی اپنے بہائی کو جانشین کرنے کا واقعی ایک مسلم امر ہے اور موجودہ حالت مین کنور بہگوان سنگہ کو ایک جائز متبنے کیا ہوا جانشین تصور کرنا اور استحقاق نذرانہ سے جو عہدنامہ ۱۸۶۰ع کی تیسری دفعہ سے پیدا ہوتا ہے دست کش ہوجانا گورنمنٹ انگریزی کی عالی ظرفی کے شایان ہے -

نذرانہ سے بریت کی درخواست کا مہمل ہونا -

راجگان کی یہہ درخواست اگرچہ نابھہ کی ہمدردی کی وجہہ سے کی گئی تہی اور شاید اس امید سے بہی ہو کہ اونکے اس نیک سلوک کا کسی آیندہ زمانہ مین ایسی ہی حالت مین معاوضہ ملجائیگا لیکن بہرحال محض مہمل تہی گورنمنٹ انگریزی نے راجگان کو ہر چیز معاف کی تہی الا بحیثیت بالادست سلطنت کے استحقاق حصول نذرانہ کا درصورت لاولد قضا کرنے یا متبنے کئے بغیر وفات پاجانے

کی حالت مین اپنے لئے باقی رکہہ لیا تہا اور اگرچہ اس سے پیشتر کسی سلطنت نے دنیا مین اپنے ذیلداروں کے ساتہہ ایسی فیاضی اور سیر چشمی نہین ظاہر کی تہی مگر باوجود اسکے ان رعایتون سے بہی ان راجگان کو صرف اس بات کی طمع ہوئی کہ اس اکیلی شرط کی تعمیل سے بہی جو اونکے ذمہ واجب الاتباع تہی کسیطرح بچ جائین۔

کنور بہگوان سنگہ راجہ صاحب کی علالت سے پہلے کبہی بہی بطور جانشین نہین تسلیم کئے گئے تہے۔

یہہ قصہ کہ قبل بیماری راجہ صاحب کے کنور بہگوان سنگہ بطور جانشین تسلیم کئے گئے تہے ایک دلچسپ افسانہ تہا کیونکہ راجہ بہرپور سنگہ بالکل ایک نوجوان آدمی تہے اور اس بات کی بخوبی توقع ہوسکتی تہی کہ خود اونکے ہی اولاد ہوکر وارث ریاست ہوگی مگر بہرحال اونکے بہائی کے متبنے ہونے یا بطور ولیعہد تسلیم ہونے کی اطلاع پولٹیکل ایجنٹ یا گورنمنٹ کو کبہی نہین کی گئی تہی اسوجہہ سے گورنمنٹ انگریزی کی تسلیم اور منظوری جو حسب شرائط سند مورخہ پنجم مارچ سنہ ۱۸۶۲ع کے اسکی جواز واستحکام کیواسطے لازمی تہی کبہی حاصل نہین ہوئی تہی۔

وفات کے روز قصہ تقرر جانشین کا بنایا جانا۔

وفات کے روز والا قصہ بہی یعنے یہہ کہ راجہ صاحب نے اپنی بہائی کو جانشین قرار دیکر اہلکارون اور ریاست کو اونکے سپرد کیا محض ساختہ کہانی تہی جسکو اہلکاران ریاست نابہہ نے ریاست کو ادائے نذرانہ سے بچانے کے واسطے گہڑا تہا اسمین کچہہ شک نہین کہ کنور صاحب اپنے بہائی کی وفات کے وقت کچہہ دیر تک وہان موجود رہے تہے مگر اونکے باہم کسی قسم کی

گفتگو نہین ہوئی اور نہ اہلکارون سے جانشینی کے بارہ مین کوئی کلمہ کہا گیا تہا[1]

---

[1] اوسوقت اس بیان کے بطلان کے ثابت کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تہا مگر اگلے سال راجہ بہرپور سنگہ کی وفات کی بابت جو بمقام نابہہ ایک تحقیقات کی گئی تہی اوسمین جملہ اہلکاران ریاست نابہہ کے جو اوسمین مخالف گروہون سے متعلق تہے اظہار لئے گئے تہے ان اظہارون مین اون باتون کا کچہہ ذکر نہین ہی جو مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور راجہ صاحب جیند کے مراسلات مذکورہ صدر مین درج تہین حالانکہ ان لوگون کے بیانات لفظ بلفظ اور راجہ بہرپور سنگہ کے انتقال کے متعلق ذرا ذرا سی بات باحتیاط تمام قلمبند کی گئی تہی جس رات راجہ بہرپور سنگہ کا انتقال ہوا ہے اوس رات جو اونکے بہائی کی اونسے صرف ایک ہی ملاقات ہوئی تہی اوسکی بابت اظہارات مذکور مین جو ذکر ہے اوسکا خلاصہ ہم درج ذیل کرتے ہین وہو ہذا۔

اظہار سردار گوربخش سنگہ مدار المہام ریاست نابہہ۔ راجہ صاحب نے اس تمام وقت مین کسی اور قسم کی تکلیف کی شکایت نہین کی لیکن صرف یہہ شکایت کی کہ حلق بہت خشک ہوا جاتا ہے مینے خیال کیا کہ راجہ صاحب کو نیچے کے مکان مین ضرور لیچلنا چاہئیے چنانچہ اونکو نیچے لے آئے اور اونہون نے ہاتہی وغیرہ کا دان کیا بعدہ راجہ بہگوان سنگہ اور بجالی مل اور منشی نراین سنگہ اور محمد حسن خان حسب الطلب آئے اور کسی شخص کو مینے نہین دیکہا اور کسیکو اس واقعہ کی توقع ہی نہین تہی اور چونکہ رات کا وقت تہا اس سبب سے چندہی آدمی حاضر ہوسکے اسوقت مائی صاحبہ یعنے راجہ صاحب کی والدہ نے اپنے تشریف لانیکی درخواست کی اول راجہ صاحب نے اس خیال سے کہ وہ آکر روئین پیٹین گی تو مجہکو اور زیادہ تکلیف ہوگی منع کردیا مگر آخرکار مائی صاحبہ تشریف لے آئین اور انکو معہ راجہ صاحب کے اکیلا چہوڑکر سب باہر چلے آئے مائی صاحبہ کوئی آدہ گہنٹہ تک راجہ صاحب کے پاس تشریف فرما رہین اس موقع پر راجہ صاحب حال وہان موجود نہ تہے ایک اور کمرہ مین تہے بہگوان سنگہ کی اپنے بہائی کے ساتہہ اونکے انتقال سے پہلے کوئی تخلیہ کی ملاقات نہین ہوئی لیکن وہ ہمارے ساتہہ تہے بہائیون مین باہم کچہہ بات چیت نہین ہوئی اور جب کہا گیا کہ کنور صاحب (یعنے بہگوان سنگہ) موجود ہین تو فرمایا کہ اچہا تسلی رکہئے اور بہگوان سنگہ گریہ وزاری کر رہے تہے اسکے بعد اور کچہہ نہین ہوا اور راجہ صاحب جلد بیہوش ہوگئے۔

اظہار جیون سنگہ نفر۔ اونکو (یعنے راجہ صاحب کو) وہ نیچے لیگئے مین کنور صاحب (یعنے بہگوان سنگہ کو) اطلاع دینے کیواسطے گیا راجہ صاحب کو جسوقت اوپر سے اوتار کر لارہے تہے اوسوقت کنور صاحب بہی زینہ مین آکر ملے تہے راجہ صاحب کی حالت دمبدم بگڑتی گئی مین مائی صاحبہ کی ڈیوڑہی پر گیا اور اطلاع کی وہ اپنے فرزند کے پاس آئین اونکے جانے کے بعد راجہ صاحب کا حال اور بہی غیر ہوگیا اور مرنے سے پہلے دو گہنٹہ تک بیہوش رہے۔

اظہار بخشیش سنگہ خدمتگار راجہ صاحب۔ اونکو (یعنے راجہ صاحب کو) وہ آدہی رات کے قریب نیچے لائے تہے مگر مجہکو یاد نہین۔ کنور صاحب ہمین زینہ کے نیچے ملے تہے۔ راجہ صاحب اوسی جہپان مین جسمین اونہین اوتار کر لائے تہے رہے۔ کنور صاحب سے جو گریہ وزاری کر رہے تہے راجہ صاحب نے کوئی بات نہین کہی اور لوگ اونکو اس خیال سے پرے لیگئے کہ راجہ صاحب کو تکلیف نہ ہو۔ اور بہی بہت سے اظہارات جن سے ان باتون کا صاف صاف یا کہ ضمنی طور پر ثبوت ملے

گورنمنٹ نے بھگوان سنگھ کے استحقاق کو جایز رکھا مگر متبنے کئے جانے کے دعوی کو نامنظور کیا۔

گورنمنٹ نے روساے پھولکیان کی اس رائے کی ساتھہ کہ کنور بھگوان سنگھ اپنے بھائی کی جگھہ مسندنشین کئے جائیں بالکل اتفاق کیا مگر کنور بھگوان سنگھ کو متبنے قرار دیکر وارث ریاست بنانے کو بالکل نامنظور کیا اور اسی وجھہ سے وصول نذرانہ کا حق چھوڑ دینے کو بھی منظور نفرمایا کیونکہ سند مورخہ پنجم مئی ۱۸۶۰ء مین صاف یہہ الفاظ درج تھے کہ اگر کبھی کوئی رئیس نابھہ لاولد یا بغیر متبنے کرنے کے مرجائے تو گورنمنٹ اسقدر نذرانہ ریاست سے لیگی۔ پس اس سند کی رو سے نذرانہ کا دینا ریاست نابھہ پر فرض تھا۔ اسمین شک نہین کہ کنور بھگوان سنگھ ازروے قرابت رشتہ اپنے بھائی کی جگھہ مسندنشین ہونے کے حقدار تھے مگر انکا اسطرح پر حقدار ہونا راجہ بھرپور سنگھ کے اس عہد اور اقرار کو کہ ریاست نابھہ خاص حالتون مین اور بمعاوضہ استحقاق متبنے بنانے کے جو گورنمنٹ نے انکو عنایت فرمایا تھا اوجکو وہ کام مین نہ لا سکے ایک نذرانہ ادا کرتی رہیگی کسی طرح خفیف نہین بنا سکتا۔

ع پایا جاتا ہے کہ جس رات راجہ بھرپور سنگھ کا انتقال ہوا اوس رات کو اونہون نے اپنے بھائی سے کچھہ بات چیت نہین کی اور جانشینی کے بارہ مین ذکر تک بھی نہین ہوا اور اہلکاران نابھہ کا گھڑا ہوا قصہ جسکو اونہون نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور راجہ صاحب جیند سے بیان کیا اور ان روسا نے اپنے مراسلات مین درج کیا ازسرتاپا مصنوعی تھا۔ سردار گوربخش سنگھ مدارالمہام اور منور علی خان اہلکاران نابھہ نے سترھوین دسمبر کو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر سے ملاقات کے وقت یہہ تمام قصہ بیان کیا کہ راجہ صاحب نے اپنے انتقال کی رات کو اہلکارون کے روبرو اپنے بھائی کو اپنا وارث نامزد کر دیا تھا مگر بعد ازان بموقع تحقیقات جو بمقام نابھہ کیگئی تھی بموجب تشریح مسطورہ بالا گوربخش سنگھ کا بیان بالکل اسکے خلاف تھا اور حالانکہ یہہ بات بھی تحقیق ہے کہ منور علی خان راجہ صاحب کے انتقال کی رات کو اونکے پاس بھی نہ تھا۔ ۱۲ مصنف

راجہ بھگوان سنگھ کی مسند نشینی سنہ ۱۸۶۴ء۔

غرضکہ گورنمنٹ نے بوجہہ مذکورہ بالا نذرانہ لیا اور سترہوین فروری سنہ ۱۸۶۴ء کو راجہ بھگوان سنگھ مسند نشین کیے گئے۔ اس موقع پر مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور راجہ صاحب جیند اور نواب مالیر کوٹلہ اور بہت سے روسائے اینڈوی ستلج شریک جلسہ تھے۔ راجہ صاحب فریدکوٹ مسند نشینی کے بعد آئے تھے علاوہ سر ہربرٹ ایڈوارڈس صاحب بہادر ایجنٹ کے جنرل لارڈ جارج پیجیٹ صاحب سی بی کمان افسر افواج انبالہ ڈویزن اور بہت سے صاحبان انگریز رونق افروز نابھہ تھے اور مسند نشینی کا جلسہ بڑی دہوم دہام سے ہوا تھا اس موقع پر گورنمنٹ کی طرف سے ایک خلعت جسمین پندرہ عدد کشتی ہائے پارچات اور تین رقم جواہر اور دو سلاحات اور ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی یہہ سب چیزین تھین دیا گیا تھا۔

بیان اون دقتون کا جو نابھہ مین پیدا ہوئین

راجہ بھگوان سنگھ کے مسند نشین ہوتے ہی اونکو ایک نہایت خوفناک طور کی دقتون نے چارون طرف سے گھیر لیا۔ اہلکاران ریاست کے دو فریق بنگئے ایک فریق سردار گوربخش سنگھ کا ہواخواہ تھا دوسرا منشی صاحب سنگھ کا دم بھرتا تھا اور ان لوگون نے جو عروج اور اقتدار حاصل کرنے کے لئے چالین کین انکا اثر ریاست کے حق مین نہایت برا ہوا حتے کہ تمام اہلکار بلکہ خود راجہ صاحب بھی ایک بڑے جرم کے شبہہ مین ماخوذ ہو گئے۔

راجہ بھرپور سنگھ کی وفات کی نسبت شبہہ۔

جن صورتون مین کہ راجہ بھرپور سنگھ کا انتقال ہوا تھا اونسے اون کی وفات کی نسبت سوائے اسکے کہ قضائے الہی سے فوت ہو گئے اور

کوئی شبہہ پیدا نہین ہو سکتا کیونکہ اول تو راجہ صاحب ہمیشہ سے دراصل ضعیف القویٰ تہے اور اسپر ایک عرصہ دراز تک ایسی شدید بیماری کے جہک جہورے اوٹہائے جسمین اونکے طبعی ناتوان جسم کی طاقت بالکل سلب ہوچکی تہی اور اسطرح قوائے جسمانی کی جلد جلد زوال پذیر ہوجانے سے آخر کار اونکی زندگانی ختم ہوگئی تہی علاوہ برین راجہ بہرپور سنگہ سے اونکے ملازم اور رعایا سب نہایت محبت رکہتے تہے پس اندرین حالت یہہ کہنا نہایت مشکل تہا کہ انکے مرنے سے کسی فریق کو ظاہرا کوئی صریح فایدہ حاصل ہوگا لیکن ریاست نابہہ مین اہلکارون کا باہمی شدید نفاق جیسا کہ اکثر ہندوستانی ریاستون مین ہوا کرتا ہے اسقدر ترقی پر تہا کہ راجہ صاحب کی وفات کے مشتبہہ ہونے کی نسبت افواہون کے پہیل جانے کو ایک سبب کافی تہا اور رفتہ رفتہ انہین افواہون نے یہہ شکل پیدا کی آخر کار یہہ بات زبان زد ہر خاص و عام ہوگئی کہ راجہ صاحب کو زہر دیا گیا تہا۔

اب ایک اور معاملہ سے ان افواہون کی تائید ہوتی ہے

راجہ بہرپور سنگہ کی وفات کے تہوڑے ہی عرصہ بعد ایک اور گل کہلا جس سے اس شبہہ کو کسیقدر اور تقویت پہونچ گئی۔

سردارنی مہتاب کنور کا مقتول ہونا۔

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ سردارنی مہتاب کنور جو راجہ صاحب نابہہ کی رشتہ دار اور سردار ارجن سنگہ متوفی کی ایک زوجہ تہی اور جسکے لڑکے کی شادی کی دعوت مین سے آتے ہی راجہ بہرپور سنگہ پہلے پہل بیمار پڑے تہے اور جسکی نسبت لوگون کو یہہ بہرم تہا کہ راجہ صاحب کی یہہ علالت جادو کے اثر کا نتیجہ

ہے چودہوین جنوری سنہ ۱۸۹۴ء کو بمقام رنگہڑ ننگل ضلع امرت سر اوسکو کئی آدمیون نے اوسکے رہنے کے مکان کے صحن مین تلوارون سے قتل کردیا مگر بعد قتل زیور پر ہاتہہ نہین ڈالا اور فوراً بہاگ گئے تہوڑے عرصہ تک ان قاتلون کا کچہہ سراغ نہ ملا مگر علے العموم لوگون مین یہہ افواہ مشہور رہی کہ یہہ قاتل ستلج کے جنوب کی طرف کے آدمی تہے اور انکو رنگہڑ ننگل کے آس پاس لوگون نے تاک جہانک کرتے پہرتے دیکہا تہا اور یہہ خون ریاست ناہبہ کے ذی اقتدار لوگون کے اشارے سے ہوا ہے ۔

قاتلون کا سراغ ناہبہ مین پہونچنا اور اون مین سے ایک نے اقبال کرنا ۔

آخر کار ابالی پولیس نے ان قاتلون کا سراغ ناہبہ مین جا لگایا چار آدمی گرفتار ہوئے جنمین سے ایک نے جسکا نام ہیرا سنگہ تہا سرکاری گواہ بنکر پوست کندہ حال بیان کردیا اور یہہ بات صاف معلوم ہوگئی کہ اصل قاتل مسمی مہتابا نام ایک شخص موضع جیتو علاقہ ناہبہ کا رہنے والا تہا جو سرقہ کی علت مین جیلخانہ مین قید تہا اور قید کی میعاد گذرنے سے پہلے ہی رہا کردیا گیا تہا چونکہ اس بات سے طبعاً ایک بڑا شک پیدا ہوتا تہا اس لئے راجہ بہگوان سنگہ کے نام یہہ حکم بہیجا گیا کہ اس راز سربستہ کے آشکارا کرنے مین مساعی جمیلہ کو کام مین لائین اور اصل مجرمون کو اونکے کیفر کردار کو پہونچا کر اس بدنامی کے دہبے کو جو آپکی ریاست پر لگ گیا ہے مٹائین ۔

راجہ صاحب کا بعد تحقیقات کور بخش سنگہ کو ملزم ٹہرانا ۔

اپریل کے مہینے مین راجہ صاحب نے اس مقدمہ کی باقاعدہ تحقیقات فرمائی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ مہتابا قیدی کو رہا کرنے اور سردارنی مہتاب کنور

کے قتل کی ترغیب دینے کا الزام سردار گوربخش سنگہ مدار المہام پر قایم کیا گیا۔

گوربخش سنگہ نے اپنا الزام اونہین پر اولٹ دیا۔

گوربخش سنگہ ایسا شخص نہ تہا کہ آپ ہی گرجاتا اور اپنے ساتہہ اپنے مخالفون کو نہ گہٹیتا چنانچہ اوسنے یہہ بیان کیا کہ مین محض بےگناہ ہون اور جس تحقیقات کی رو سے مجہپر ترغیب قتل کا الزام لگایا گیا ہے وہ ایک ساختہ کارروائی ہے جسکے بانی مبانی میرے وہ دشمن ہین جو میری تخریب کے درپے ہین اور دراصل مخالف فرقہ کے اہلکارون نے جنکا سرگروہ منشی صاحب سنگہ ہے یہہ قتل اس غرض سے کرایا ہے کہ راجہ بہرپور سنگہ کے زہرخورانی اور جادو کے اثر سے مرنے کا حال ظاہر نہ ہونے پائے کیونکہ سردارنی مہتاب کنور جوان باتون مین شریک تہی اوسکی عقل پر انکو اس راز کے مخفی رکہنے کا بہروسہ نہ تہا۔

اس بات کا حکم ہونا کہ بمقام نابہہ ان الزامون کی تحقیقات عمل مین لائی جائے

اگرچہ یہہ الزام ایک مایوس آدمی نے صرف اس غرض سے لگائے تہے کہ مین اپنے اعمال کی سزا سے بچ جاونگا مگر چونکہ یہہ بہت سنگین الزام تہے اس سبب سے انسے چشم پوشی نہین ہوسکتی تہی چنانچہ گورنمنٹ نے یہہ حکم دیا کہ ایک افسر انگریزی نابہہ جاکر ان الزامونکی نسبت تحقیقات کرے اس مقدمہ مین امور تنقیح طلب یہہ تہے کہ اول تو راجہ بہرپور سنگہ کو زہر دیا گیا یا نہین اور اگر دیا گیا تو کسکے ذریعہ سے اور کسکی ترغیب سے دیا گیا دوسرے یہہ کہ مہتاب کنور کے قتل مین کون لوگ شریک تہے۔

شروع تحقیقات بمقام نابہہ۔

تیسری نومبر ۱۸۶۴ع کو تحقیقات شروع ہوئی اور تین ہفتہ تک

ہوتی رہی۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور راجہ صاحب جیند اس تمام عرصہ تک تحقیقات مین شریک اور موجود رہے اور تمام اہلکاران ریاست نابہہ اور وہ سب لوگ جو اس معاملہ سے ذرا بھی واقف خیال کئے گئے اونکے اظہار حلفاً اور نہایت احتیاط کے ساتھہ لئے گئے۔

تحقیقات کا نتیجہ

میجر کریکرافٹ صاحب نے جو گورنمنٹ کی طرف سے اس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے مقرر ہوئے تھے بعد اختتام تحقیقات یہہ رای دی کہ اس بات کے یقین کرنے کی کوئی وجہہ نہین ہے کہ راجہ بھرپور سنگہ کا قضاے الہی کے سوا اور کسی باعث سے انتقال ہوا ہو اور سردار گوربخش سنگہ پر بہ شرکت دیگر اہلکاران نابہہ مہتاب کنور کے قتل کی ترغیب دہی کا الزام ٹھیک اور درست لگایا گیا ہے۔

راجہ بھرپور سنگہ کا زہر سے مرنا بالکل غلط ثابت ہونا اور ریاستون مین ایسے موقعات پر بطور اکثر یہہ اس قسم کی شہرتین ہونا اور اس شہرت کے وجوہات

راجہ بھرپور سنگہ کے زہر خورانی کا قصہ بیشک وشُبہہ بالکل بے بنیاد اور غلط ثابت ہوا۔ ہندوستانی ریاستون مین جب کوئی رئیس مرجاتا ہے تو اکثر بطور قاعدہ کلیہ یہی بیان کیا جاتا ہے کہ اسکو زہر دیا گیا تھا اور اسکی وجہہ فقط یہہ ہے کہ اس الزام کا ثابت ہونا مشکل ہوتا ہے۔ ہنود کے ہان یہہ دستور ہے کہ مُردی کو بہت جلد جلا دیتے ہین اور زہر خورانی وغیرہ کا خواہ کیسا ہی قوی شُبہہ موجود ہو مگر تمام ارکین دربار مذہبی دلایل پیش کر کے لاش کے چیر کر دیکھے جانے مین اعتراض کیا کرتے ہین اس سبب سے گرفتاری کا خوف جو یورپ کے زہر دینے والون کو اس زمانہ کے ڈاکٹرون

کے عمل کیمیائی یعنے اجزا کے جدا جدا کر دینے کے طریقه کو دیکهه کر ایک امر تحقیق اور یقینی معلوم هوتا هے هنود مین کچهه وقعت نهین رکهتا اگرچه اس باعث سے زهر دینے والا شخص به نسبت یورپ کے اس ملک مین زیاده تر محفوظ خیال کیا جا سکتا هے مگر اسی وجهه سے اس قسم کے جهوٹے اور پر کینه الزام لگانے کی بهی لوگون کو یهان زیاده جرات هوتی هے کیونکه ان الزامون کا عموماً لوگ اس وجهه سے یقین کر لیتے هین که اونکا جهوٹا ثابت کرنا ناممکن هوتا هے علاوه اسکے ایک رئیس کے زهر دینے کا الزام اس قسم کا هے که جس فریق کی کچهه اغراض رئیس کی وفات سے متعلق خیال کیجا سکتی هون اوسپر ایک نهایت قابل اثر کے ساتهه لگایا جا سکتا هے اور اگر اوس الزام کا کوئی ثبوت نه هوا اور روئداد مقدمه سے بهی اوسکا عاید هونا بالکل خلاف قیاس هو تاهم اس الزام کا اثر خالی نهین جاتا جن لوگون کے سر یهه کلنک کا ٹیکا لگایا جاتا هے وه کبهی سرخرو نهین هوتے اور متهم اور مفتری اس سے فائده اوٹهاتے هین غرضکه یهه باعث هین جن سے هندوستانی ریاستون مین زهرخورانی کا الزام اکثر لوگون پر لگا دیا جایا کرتا هے اور اس بات کے یقین کرنے کی مطلقاً کوئی وجهه نهین هے که یهه جرم اکثر سرزد هوتا هو بلکه برخلاف اسکے به آسانی اس بات کی بهت سی نظایر دیکها سکتی هین که اکثر زهرخورانی کے مقدمات ایسے پیش هوئے هین جن کی ابتدا مین لوگون نے بڑا غل مچایا مگر آخرکار وه بے بنیاد ثابت هوئے اور متوفی کے قضاے الهی سے وفات پانے کے باب مین کوئی شک باقی نهین رها۔

راجہ بہرپورسنگہ کے بقضاے الہی مرنے مین کوئی شک وشبہہ نہ تہا۔

راجہ بہرپورسنگہ کے قضاے الہی سے فوت ہونے کے مقدمہ مین کچہہ شک نہین ہے چونکہ اونکا جُثّہ قدرتی ضعیف تہا اور بہت عرصہ تک بیمار رہے تہے اس سبب سے اونکو سِل کا مرض پیدا ہوگیا تہا اور ہم علانیہ کہہ سکتے ہین کہ زہرخورانی کا قصہ سراسر کذب اور ایسا بے بُنیاد ہے کہ ایک ذرہ برابر بہی شہادت اوسکی تائید مین موجود نہین ہے اونکے انتقال کے وقت جو علامات دیکہنے مین آئی تہین اونسے ہرگز یہہ خیال پیدا نہین ہوسکتا کہ اونکو (جیسا کہ الزام لگانے والون نے بیان کیا تہا) سنکہیا دیا گیا ہوگا لیکن اسمین بہی شک نہین کہ راجہ بہرپورسنگہ صاحب ازبس مبتلاے (سُوپرسٹیشن) یعنے معتقد اوہام باطلہ تہے اور انکے بعض حواشی نے جو انکی خدمت مین رسوخ رکہتے تہے یہہ امر اونکے ذہن نشین کردیا تہا کہ آپ اس سبب سے بیمار رہتے ہین کہ سردارنی مہتاب کنور وغیرہ نے آپ پر جادو کرا رکہا ہے۔

راجہ صاحب پر جادو کا ہونا۔

نابہہ کے مقدمہ کی تحقیقات مین جادو کا بہی ایک بڑا اہم قصہ تہا اہل ہند جادو کے عموماً قائل ہین اس لئے راجہ بہرپورسنگہ جیسے نازک مزاج شخص کی سریع الانفعال طبیعت پر اس خیال سے کہ مجہہ پر عمل سفلی سے چوکی بیٹہائی ہوئی ہے غالباً بڑا مضر اثر پیدا ہوا ہوگا کیونکہ جو لوگ مضبوط طبیعت کے آدمی نہین ہوتے اونکی صحت اور بیماری کی حالت پر ظنی باتون کا بڑا اثر ہوا کرتا ہے اسلئے ہم بیدہڑک یہہ نہین کہہ سکتے کہ راجہ بہرپورسنگہ صاحب کو جو یہہ یقین تہا کہ

مجہپر جادو کرایا گیا ہے اس یقین نے اونکی شفایابی پر ایک نہایت مضر اثر پیدا نہین کیا مگر زہر خورانی کا خیال محض غلط اور قابل تردید ہے ۔

سردارنی مہتاب کنور کا قتل کرانیوالا ۔

اسمین کچھہ شک نہین معلوم ہوتا کہ سردارنی مہتاب کنور کا قتل کرانے والا گوربخش سنگہ تہا باقی اہلکاران نابہہ کچھہ تو اس جرم کے اصل معاون تہے اور کچھہ واقف اور رازدار تہے معلوم ہوتا ہے کہ گوربخش سنگہ کو بہی راجہ بہرپور سنگہ صاحب کی طرح یہہ یقین تہا کہ مہتاب کنور کا جادو کرانا ہی موجب اونکی بیماری کا ہوا ہے اور آخرکار اسی سبب سے مر گئے اسلئے وہ سردارنی سے جو بڑی بدروے مشہور تہی اس بات کا عدو اور بہت سی اپنی ذاتی خفیہ رنجشون کا انتقام لینے پر آمادہ ہو گیا اس بات کا گوربخش سنگہ جوابدہ تہا کہ اوسنے مہتابا قاتل کو بیضابطہ طور پر اور قبل انقضاے میعاد قید سے رہا کرایا اور اوسکا اپنے ہمسرون اور مخالفون پر پلٹنا اور اونکو راجہ بہرپور سنگہ اور مہتاب کنور دونون کے قتل مین اولجہانے مین سعی اور کوشش کو کام مین لانا صرف ایک مقتضاے طبعیت ہی نہ تہا بلکہ یہہ امر ایسا تہا کہ جسکی نسبت ایک کامل یقین کے ساتہہ ہر شخص پیشین گوئی کر سکتا تہا ۔

گورنمنٹ کا کمیشن کی رای کو منظور کرنا ۔

گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند نے اوس اخیر فیصلہ کو جو کمیشن مامورہ تحقیقات نے کیا تہا صحیح خیال کیا اور حکم دیا کہ مہتابا پر قتل کی اور گوربخش سنگہ پر ترغیب قتل کی نالش کی جائے ۔

مہتابا کو پہانسی کا حکم ہونا ۔

چنانچہ بعد تحقیقات اور ثبوت جرم کے مہتابا کو قصاص کا حکم ہوا

مگر بعد ازان اس سزا مین تخفیف ہوکر حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا اس شخص کو دی گئی اور سردار گوربخش سنگہ کی نسبت علت اعانت قتل سردارنی مہتاب کنور قایم کیجاکر پچیسوین ۲۵ جولائی سنہ ۱۸۶۵ع کو صاحب مجسٹریٹ لدہیانہ کی سامنے روبکاری ہوئی اور سات روز تک تحقیقات ہونے کے بعد یہہ مقدمہ صاحب سشن جج انبالہ کی عدالت مین تفویض کیا گیا۔

عدالت سشن سے گوربخش سنگہ کی برات مگر ریاست نابہہ سے اوسکا اور چند اراکین دیگر کا اخراج۔

یہان پانچوین ۵ ستمبر سے تحقیقات شروع ہوکر اٹھارہوین ۱۸ کو ختم ہوئی اور اس تاریخ کو سردار گوربخش سنگہ نے برات حاصل کی اس مقدمہ کا نتیجہ ایسا ہی ہونے والا معلوم ہوتا تہا کیونکہ اول تو تاریخ وقوع جرم سے ابتک ایک عرصہ دراز گذر چکا تہا دویم منجملہ وجوہات ثبوت جرم بہت سی باتین بنظر قانونی مشتبہہ اور مشکوک قسم کی تہین اور علاوہ اسکے سردار گوربخش سنگہ کا ذی رتبہ اور مقتدر ہونا اور اوسکے دوست اور رشتہ دارون کا اسکے حق مین تگاپو اور پیروی یہہ سب باتین ایسی تہین کہ جنکے اجتماع سے اسپر الزام کا ثابت ہونا محض ناممکن تہا مگر گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ انگلستان کی رائے مین کمیشن کا نتیجۂ رائے بالکل صحیح تہا نظر برآن سردار گوربخش سنگہ اور اوصاف علی خان اعلے حاکم عدالت نابہہ اور بلونت سنگہ مہتاب کنور مقتولہ کا سوتیلا بیٹا یہہ سب علاقہ نابہہ سے خارج کیے گئے اور راجہ بہگوان سنگہ ادن سب جرایم کے تعلق اور شرکت سے جو اونکے اہلکارون سے سرزد ہوئے تہے یا اون فتنہ پرداز لوگون نے ناحق راجہ

صاحب پر لگا دئے تہے بری ہوکر اپنی راجائی کے رتبہ پر جس سے وہ چندروز کے واسطے جبکہ ان سنگین جرمون کی تحقیقات ہورہی تہی محروم ہوگئی تہی بدستور بحال ہوگئے۔

اگران دردناک واقعات کا کچھہ بیان نکیا جاتا تو یہہ امر راجہ صاحب اور ریاست نابہہ کے حق مین انصاف سے دور ہوتا۔

ان دردناک مقدمات کی کیفیت جنمین پولٹیکل اور جوڈیشل دونون قسم کی تحقیقات ہوئی تہی حتی الامکان نہایت اختصار کے ساتہہ اس نظر سے بیان کی گئی ہے کہ جو لوگ خواہ وہ بیگناہ ہی ہون مگر ان مقدمون مین شریک تہے اونکو بہت ناگوار نہ گذرے لیکن یہہ بات راجہ صاحب جال اور ارکین ریاست نابہہ کے حق مین نہایت ناانصافی کی ہوتی اگر ایسی مشہور اور معروف تحقیقات کا جیسے کہ ریاست ہاے اینروے ستلج کی سرکار انگریزی کے ساتہہ تعلق پیدا ہونے سے آجتک کوئی نہین ہوئی تہی تذکرہ ہی نکیا جاتا خصوصاً ایسی حالت مین کہ راجہ صاحب تحقیقات کی روسے بالکل بری ہوئے اور وہ بدنامی کے الزام جو اونکے ذمہ لگائے گئے تہے اولٹے اونہین لوگون پر پڑے جو ان الزامون کی موجد ہوئے تہے[۱]

---

[۱] یہہ نہین کہا جا سکتا کہ نابہہ مین جس افسر انگریزی نے تحقیقات کی تہی اوسنے سردارنی مہتاب کنور کے قتل کا تمام و کمال صحیح صحیح حال دریافت کرلیا تہا کیونکہ منصوبہ بازیان اور ایک فریق کے منصوبہ کے توڑنے کو دوسرے فریق کیطرف سے جوابی منصوبہ اور باہمی جوڑ توڑ اور چالین اس موقع پر اس قدر ظاہر ہوئین کہ جنمین قریب قریب تمام اہلکاران ریاست نابہہ کا تہوڑا بہت ملوث ہونا پایا جاتا تہا اور جنکے مفصل بیان کرنے سے ایک بڑی ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے اور جن اغراض کے باعث سے یہہ قتل کی واردات ظہور مین آئی اور جو لوگ اس جرم مین شریک یا رازدار رہتے اونکا پتہ کبہی بہی اس دنیا مین نہین لگ سکے گا لیکن اس مین شک نہین کہ جو رای اس مقدمہ مین دی گئی تہی وہ عموماً صحیح مانی جا سکتی ہے ۔ راقم یعنی مصنف جو اوس زمانہ مین صاحب جوڈیشل کمشنر پنجاب کا پرسنل اسسٹنٹ تہا اور میجر گریگرافٹ صاحب ۱۲

مقدمہ سکہان سونٹی۔

سنہ ۱۸۶۴ع کی مذکورہ بالا تحقیقات کے بعد ریاست نابہہ کے متعلق ایسے مقدمات جنمین کچہہ پولٹیکل وقعت ہو بہت کم وقوع مین آئے ہین اس قسم کے مقدمات مین بڑا مقدمہ لدہڑان اور سونٹی کے سکہون کا ہے اس کتاب مین پہلے مذکور ہو چکا ہے کہ گورنمنٹ ہند دسوین اگست سنہ ۱۸۳۸ع مین ایک تصفیہ کر چکی تہی کہ ریاست نابہہ اور ان سردارون کے باہمی تعلقات کسطریق پر قایم رہینگے۔

مگر سنہ ۱۸۳۸ع والا یہہ فیصلہ بالکل قابل اطمینان نہین تہا۔

راجہ صاحب نابہہ اِن سکہون کو دباتے رہنے مین جسطرح قبل از فیصلہ ساعی رہے تہے بعد ازان بہی اوس عمل سے دست کش نہوئے اور یہہ

اس مقدمہ کی تحقیقات مین مدد دینے کیواسطے نابہہ بہیجا گیا تہا اس جہت سے اس بات کی شہادت دے سکتا ہے کہ اس مقدمہ کی تحقیقات کیسی غور و خوض اور چہان بین کے ساتہہ ہوئی تہی اور جہانتک ممکن ہوا بال کی کہال کہینچی گئی اور جو اظہارات وغیرہ قلمبند ہوئے اور جو باتین روئداد مقدمہ سے مطابق اور قرین قیاس معلوم ہوئین کمیشن کی رائے عین اونکے موافق تہی جوڈیشل تحقیقات مین گوربخش سنگہ کے رہا ہو جانے کی پہلے سے ہی توقع تہی اور بیشک جوڈیشل طور سے اوسکا رہا ہو جانا ایک ایسا امر تہا کہ جس سے گریز نہین ہو سکتا تہا لیکن اس تحقیقات کی رو سے کمیشن کے فیصلہ مین ذرا بہی لغزش نہین آتی کیونکہ اگر یہہ فیصلہ غلط ہوتا تو اوسکے یہہ معنے ہوتے کہ سردارنی مہتاب کنور قتل ہی نہین ہوئی تہی اور یہہ امر کہ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند اور صاحب سکرٹیری آف سٹیٹ یعنے وزیر ہندوستان نے نہایت غور و خوض کے بعد کمیشن کی رائے کو صحیح قرار دیا یہہ بہی اوسکے معقول اور بجا ہونے کا ایک ثبوت ہے یہہ بات ناممکن ہے کہ سردار گوربخش سنگہ کی کچہہ ہمدردی نہ کیجاتی کیونکہ یہہ شخص از روے شکل و وجاہت اور نیز اپنے اوضاع و اطوار ناقابل الزام کے پرانے سکہہ سردارون کا ایک بہت خوش نما نمونہ تہا۔ اور اگرچہ اسکے پہلے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہت طامع اور حصول اقتدار کا بڑا حریص تہا مگر اس مین شک نہین ہے کہ باوجود اسکے راجہ بہرپور سنگہ سے اوسکو بڑی محبت تہی اور خواہ اوس سے کیسے ہی مجرمانہ اور قابل الزام افعال سرزد ہوئے مگر تاہم اوسکی یہہ کارروائیان بہ نسبت اوسکے ذاتی خیالات کے جنکا اثر بہی کچہہ نہ کچہہ اسمین ضرور شامل تہا زیادہ تر اپنے آقا کی محبت کی وجہہ سے وقوع مین آئی تہین۔

فقط مصنف۔

سکہہ لوگ بہی اس باعث سے کہ انکے استغاثہ پر اوس فیصلہ مین شاید قدر واجب سے زیادہ التفات کیا گیا تہا راجہ صاحب کی دست اندازی کی شکایتین کرنے سے باز رہے۔

لارڈ کیننگ صاحب کا مقدمہ نزاع باہمی ریاست نابہہ و سکہان سونٹی کو کمشنر انبالہ کو سپرد کرنا۔

اب سونٹی کے سکہون سے ریاست نابہہ کا بعض ایسی دیہات کی تقسیم آمدنی کی بابت تنازعہ تہا جنمین وہ اور رئیس نابہہ بالاشتراک حصہ دار تہے یہہ تنازعہ اور تکرار ایک مدت دراز سے باہم چلے آتے تہے اور بسبب اسکے کہ یہہ نزاع اس حد تک بڑہ گیا تہا کہ کسی پولیٹیکل افسر متعینہ ریاستہاے اینروی ستلج سے اسکا تصفیہ برضامندی فریقین نہو سکا اسلئے لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند نے یہہ حکم صادر فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو امور مابہ النزاع کا تصفیہ سرکاری طور پر کرکے حقوق فریقین مشخص و معین کردئے جائین امور مابہ النزاع یہہ تہے ۱ اول یہہ کہ دیہات مشترکہ کی سالانہ جمع کتنی ہے ۲ دوم یہہ کہ سکہان سونٹی کے حصہ مین سے ریاست نابہہ کو بابت حق ضبطی حصص لاوارث کسقدر روپیہ مجرا ملنا چاہئے ۳ تیسرے یہہ کہ بالعوض حاضر باشی سواران جنکا حاضر رکہنا خدمت ریاست نابہہ کے لئے ان سکہون پر واجب تہا ریاست کو کسقدر معاوضہ دلانا چاہئے ۴ چہارم یہہ کہ نابہہ کا وہ علاقہ جو ضبط ہوگیا یا پہر بحال ہوا اوسکی بابت سکہون سے کیا وضعات ہونی چاہئین چنانچہ حسب الحکم مندرجہ صدر صاحب کمشنر ریاستہای اینروی ستلج نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور راجہ صاحب جہیند کی صلاح سے اس تنازعہ کا یہہ فیصلہ کیا کہ سونٹی کے سکہون کو

ریاست نابھہ کے خزانہ سے پانچہزار روپیہ سال بلاکسی قسم کی وضعات وغیرہ کے ملتے رہنے چاہئین۔

ان سکھون کا اس فیصلہ کو نامنظور کر کے ولایت مین اپیل کرنا۔

اگرچہ اس فیصلہ کو گورنمنٹ ہند نے بہی منظور کرلیا تہا مگران سردارون نے اس تصفیہ سے راضی نہوکر صاحب سکرٹیری آف سٹیٹ کی خدمت مین اپیل کیا وہان اپیل منظور ہوا اور یہہ حکم ہوا کہ یہہ انتظام سکھون کے حق مین قرین انصاف نہین ہے اور یہہ لوگ دیہات متنازعہ کی جمع کی معقول تخمینہ کے روسے دس ہزار چھہ سو اکتالیس روپیہ یعنے جسقدر اونکو ملنے تجویز ہوچکے تہے اوسکے دوگنے سے کسیقدر زیادہ روپیہ کے مستحق ہین۔

مقدمہ از سر نو شروع ہوا اور جنرل ٹیلر صاحب نے سنہ ۱۸۶۸ء مین فیصل کیا۔

غرضکہ اسوجہہ سے اس مقدمہ کی پہر از سر نو تحقیقات شروع ہوئی اور کئی سال تک چھان بین ہوتی رہی آخرکار جنرل ٹیلر صاحب کمشنر اینروی ستلج نے سنہ ۱۸۶۸ء مین اس مقدمہ کی ایک اخیر رپورٹ پیش کی اور اوسکو گورنمنٹ ہند نے منظور فرمایا۔

جنرل ٹیلر صاحب

صاحب موصوف کو اس تحقیقات سے یہہ دریافت ہوا کہ دیہات مشترکہ کی جمع اللعہ ار ۹ پای ہزار روپیہ ہے مگر اسمین سے ریاست نابھہ کو صرف سماہہ ار ۹ پای ہزار روپیہ وصول ہوتا ہے اور باقی راجہ جسونت سنگہ کے وقت سے بطور تین معاف کیا ہوا ہے مگرچونکہ سونٹی کے سکھون نے یہہ عذر کیا کہ یہہ معافی ہمارے حصہ مین سے منہا ہونی چاہئے اسلئے آخرکار ریاست نابھہ کو یہہ عذر

بمنظور کرنا پڑا۔ علے ہذا القیاس منجملہ آمدنی لبعض اورابواب کے بھی ریاست نابھہ نے سکھون کو ایک مناسب حصہ دینا قبول کرلیا اسطرح سے سنتیس ۳۷ دیہات مشترکہ کی کل جمع ؏ للعہ ۴۷ ہزار روپیہ قرار دی گئی اور علاوہ اسکے لعہ ۹۰۰۰ ہزار روپیہ سالانہ جمع دیہات نوآباد کی قرار دیکر کل جمع قابل التقسیم ۵۶ ہزار روپیہ سالانہ قرار پائی۔ اسمین منجملہ سولہ آنہ کے سونٹی کا حصہ ۷ اور نابھہ کا حصہ ۹ تہا اس حساب سے سونٹی والون کا للعہ ۲۴ ہزار روپیہ سالانہ بذمہ ریاست نابھہ کے ہوتا تہا لیکن اس رقم مین سے نابھہ والے مفصلہ ذیل وضعات کیا چاہتی تہی۔

بابت ضبطی حصہ جات بعض سواران لاوارث جو نوسوارونسے کچھہ زیادہ تہی۔ ۱۱ ہزار

بوجہہ معاوضہ نوکری وحاضری سواران سکھان مذکور بریاست بابت ساٹھہ نفر کسری زاید بشرح ۵ فی یوم ۳ ہزار

بابت نقصان ضبطی چہارم حصہ ریاست نابھہ جو گورنمنٹ نے بعد ہنگامہ لاہور ضبط کرلیا تہا۔ ہزار

میزان کل ۱۴ ہزار

بقایا واجب الوصول بہ سکھان از ریاست ۱۰ ہزار

مندرجہ بالا رقوم مین سے پہلی دو رقمون کی نسبت یہہ بات بیان ہوچکی ہے کہ سونٹی کی سکھون پر ریاست نابھہ کی خدمت کے لئے ستتر سوارون کا حاضر رکھنا واجب تہا گو کہ ۱۸۳۶ء مین اس خدمت کی تعداد بہت گھٹا دی گئی تہی اور تیسری رقم

علاقہ نابہہ کی اوس ضبطی سے متعلق تہی جو لاہور کی پہلی لڑائی کے بعد ہوئی تہی اور واقعی اس ضبطی کے ایک حصہ کا نقصان سونٹی کے سکہون کو بہی بمثل اپنے حصہ داران (یعنے ریاست کے) اوٹہانا واجب تہا جن قاعدون اور وجوہات کو صاحب کمشنر موصوف نے ایک قابل اطمینان فیصلہ کرنے کیواسطے اختیار کیا تہا اونکا بیان نہایت طول وطویل ہے مگر صاحب ممدوح نے جو اخیر تجویز لکھی وہ یہہ تہی کہ سونٹی کے حصہ تعدادی للعہ حما ہزار روپیہ مین سے مندرجہ ذیل رقوم فی الواقع نابہہ کو مجرا ہونی واجب معلوم ہوتی ہین —

بابت ضبطی حصہ سواران لاوارث حسب مندرجہ بالا	عمہ سا ہب ہزار
بابت معاوضہ نوکری وحاضری سواران بتعداد ساٹہہ نفر کسرے زاید۔ بجای ۵ روپیہ لشرح ۱۶عہ ماہوار	صمہ لہ ہعہ ہزار
بابت ضبطی علاقہ نابہہ بجای حصہ چہارم بحساب حصہ ہشتم	عمہ ہے ہزار
میزان کل	لہ حما عبعہ ہزار
باقی جو سونٹی کے سکہون کو ریاست سے ملنا واجب رہا	ے لعما ہعہ ہزار

گورنمنٹ کا اس فیصلہ کو منظور فرمانا اور اختتام مقدمہ۔

اس فیصلہ کو گورنمنٹ ہند نے منظور فرمایا لیکن اسمین شک نہین ہے کہ یہہ فیصلہ نہ تہا بلکہ ایک باہمی راضی نامہ تہا مگر نہایت اچہے طور کا جسمین مقدمہ کی اصلیت اور حقیقت دریافت کرنے مین نہایت درجہ کی کوشش کی گئی تہی اور بالفرض اگر اس سے زیادہ تحقیقات کی جاتی تو اس سے

بڑہکر قرین انصاف یا قابل اطمینان نتایج کے حاصل ہونے کی امید نہین ہو سکتی تہی ۔

سکہان لڈہران اس فیصلہ مین شامل نہین ہین ۔

مگر لڈہران کے سکہہ اس فیصلہ مین داخل نہین ہین کیونکہ اونکی حالت سونمٹی کے سکہون کی حالت سے بہت مختلف تہی اونکا علاقہ ہنگام ضبطی چہارم حصہ علاقہ ریاست نابہہ مین شامل نہ تہا اور نہ نابہہ کبہی وہان اختیارات پولیس (یعنے حکومت فوجداری) کا نفاذ عمل مین لایا تہا ریاست نابہہ کا رقبہ ۸۶۳ میل مربع ہے جسمین قریب تین لاکہہ متنفس کے آباد ہین محاصل قریباً محاصل جیند کے برابر ہے یعنے چہہ لاکہہ اور سات لاکہہ روپیہ سالانہ کے بیچمین ہے پندرہ سو آدمیون کی جنگی فوج موجود رہتی ہے جسمین سے ایک کنٹنجنٹ پچاس سوارون کا گورنمنٹ انگریزی کی خدمت کیواسطے معین ہے اس ریاست مین بجز نابہہ کے اور کوئی مشہور قصبہ نہین ہے ۔ فقط

تاریخ ریاست فریدکوٹ

شجرہ نسب

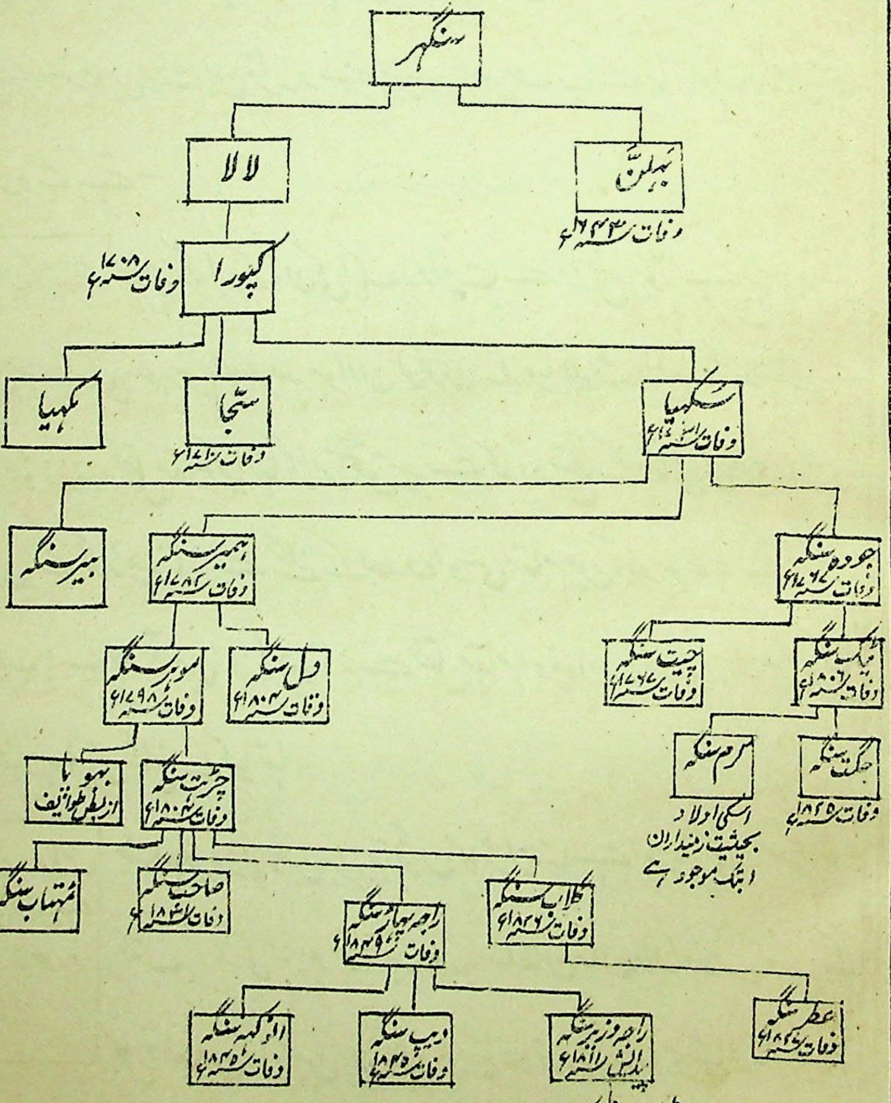
سنگہر
لالا
بہلن
وفات سنہ ۱۶۴۳ء
کپورا
وفات سنہ ۱۷۰۸ء
کہیا
سنجا
وفات سنہ ۱۷۱۶ء
سکہیا
وفات سنہ ۱۷۳۱ء
بیر سنگہ
ہمیر سنگہ
وفات سنہ ۱۷۸۲ء
جودہ سنگہ
وفات سنہ ۱۷۶۷ء
موہر سنگہ
وفات سنہ ۱۷۹۸ء
دل سنگہ
وفات سنہ ۱۸۰۴ء
چیت سنگہ
وفات سنہ ۱۷۶۷ء
تیگ سنگہ
وفات سنہ ۱۸۰۶ء
بہوپا
از بطن طوائف
چڑہت سنگہ
وفات سنہ ۱۸۰۴ء
کرم سنگہ
اسکی اولاد
بحیثیت زمینداران
ابتک موجود ہے
جگت سنگہ
وفات سنہ ۱۸۲۵ء
مہتاب سنگہ
صاحب سنگہ
وفات سنہ ۱۸۳۱ء
راجہ پہار سنگہ
وفات سنہ ۱۸۴۹ء
گلاب سنگہ
وفات سنہ ۱۸۲۶ء
انوکہہ سنگہ
وفات سنہ ۱۸۴۵ء
دیپ سنگہ
وفات سنہ ۱۸۴۵ء
راجہ وزیر سنگہ
پیدائش سنہ ۱۸۱۱ء
عطر سنگہ
وفات سنہ ۱۸۲۷ء
راجہ
ٹیکہ بکرم سنگہ
پیدائش سنہ ۱۸۴۲ء ۱؎

۱؎ سنہ ۱۸۷۴ء مین راجہ وزیر سنگہ کا انتقال ہوگیا اور ماہ مئی سنہ مذکورہ سے راجہ بکرم سنگہ صاحب بہادر مسند نشین مین اور ٹیکہ بلبیر سنگہ جنکی عمر اب تیرہ ۱۳ برس کی ہے ولیعہد ریاست ہین ۱۲ محشی

خاندان فرید کوٹ کی اصلیت

رئیسان خاندان فرید کوٹ براڑ گوت کے جاٹ ہین اور انکا اور پہولکیون اور بہائی کیان کیتہل کا مخرج واحد ہے یعنے یہہ خاندان بہی جَیسل بانی ریاست جیسلمیر کی اولاد سے ہونے کا دعوی کرتے ہین جسکی نسبت سِدّہ ہو و براڑ وغیرہ کئی گوتون کے جاٹ یہہ ادعا رکہتے ہین که ہم اوسکی اولاد سے ہین اور براڑ کو جیسل سے سترہوین پشت مین قرار دیتے ہین۔ اس حساب سے براڑ لوگ دراصل بہٹی راجپوت تہے۔

جاٹان گوت براڑ

ہرچند که انکے ہان کی ایک روایت سے واضح ہوتا ہے که کسی زمانہ مین جسکو کئی سو برس کا عرصہ ہوا ان لوگون نے سیالکوٹ واقع دوابہ رچناب سے مالوہ کی طرف نقل مقام کیا تہا مگر امر متحقق یہہ ہے که وہ ستلج کے شمال کی طرف کبہی نہین گئے بلکہ راجپوتانہ سے نکلنے کے بعد وہ اوسی مقام مین آباد ہوئے تہے جہان وہ اب پائے جاتے ہین اور راجپوتانہ سے نقل مقام اونہون نے اوسی زمانہ مین کیا تہا جبکہ پہول کی شاخ نے کیا تہا۔

انکی بود وباش کہان کہان ہے اور اونکا طور و طریق۔

ضلع فیروزپور مین براڑ جاٹون کا بڑا جتہا ہے اور ماری۔ مہراج۔ مکتسر۔ مُدکی۔ پہیرو۔ بہدوڑ۔ سلطان خان والہ اور فرید کوٹ کے کل قطعہ مین آباد ہین اور علاوہ اسکے علاقہ ریاست ہای پٹیالہ۔ نابہہ اور ملود مین بہی بہت سے دیہات انکے پاس ہین۔ یہہ لوگ فن کاشتکاری مین کامل نہین ہین اور پہلے زمانہ مین تو ایک وحشی اور سرکش قوم تہے اور مویشی کی چوری

اور ڈکیتی کا پیشہ رکھتے تھے اور دختر کشی انمین بالعموم مروج تھی اور مہاراج کے براڑون مین سے تو یہہ رسم صرف سنہ ۱۸۳۶ء سے مسٹر کلارک صاحب پولیٹکل ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی کی کوشش وسعی سے موقوف ہوئی ہے - راجہ فریدکوٹ قوم براڑ کا سرخیل ہے[1] اسکے علاقہ کا رقبہ ۶۴۳ چھہ سو تینتالیس میل مربع اور قریباً ۸۰ اسّی ہزار روپیہ کی آمدنی ہے - جس مورث اعلے (براڑ) کے نام سے اس قوم کو براڑ کہا جاتا ہے اوسکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے --

ذکر سنگھر و بہلن

اور دوسرا شخص اس خاندان مین جسکا کچھہ احوال انکی روایتون مین مذکور ہوا ہے سنگھر آبادکنندہ چکران تھا جو پرگنہ کوٹ کپورا مین اب ایک ویران گانو ہے - ایک قصہ مشہور ہے کہ شاہنشاہ اکبر کے عہد مین سرسہ کے مسلمان بھٹیون اور براڑون کے باہم سرحد کی بابت تنازع ہوا اور براڑون کی طرف سے سنگھر کا بیٹا بہلن اور بھٹیون کی جانب سے منصور جسکی ایک بیٹی بادشاہ کی حرم سرا مین تھی اور اسیوجہہ سے اوسکا رسوخ دربار مین بہت کچھہ تھا دادخواہی کے واسطے بادشاہ کی خدمت مین دہلی حاضر ہوئے بادشاہ نے دونون کو دربار مین طلب کیا اور حسب دستور اونکو پگڑیان اور خلعت عطا کئے منصور نے اوسیوقت پگڑی باندہنی شروع کی مگر سنگھر کو یہہ امر ناگوار ہوا اور اوس سے وہان ہی وہ پگڑی چہین لی اور باہم ہاتہا پائی ہوتے ہوئے آخر یہہ نوبت پہونچی

---

[1] سنہ ۱۸۹۰ء کی رپورٹ سالانہ گورنمنٹ پنجاب مین اس ریاست کی آمدنی تخمیناً تین لاکھ روپیہ لکھی ہے ۱۲ محشی

کہ پگڑی کے دو ٹکڑے ہو گئے اور ایک ایک ٹکڑا ہر ایک کے ہاتہہ مین رہگیا - اس چھین جھپٹ سے بادشاہ بہت محظوظ ہوا اور یہہ فرمایا کہ جس جسقدر ٹکڑا پگڑی کا ہر ایک کے ہاتہہ آگیا ہے اوسی کے مطابق فیصلہ عمل مین آیگا چنانچہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ دونون ٹکڑے بالکل برابر تہے اور سر مو فرق نہ تہا اور اسی بناپر بھٹیانہ اور براڑون کے علاقے کی سرحد بحیثیت مساوی قایم کی گئی یعنے اراضی متنازعہ نصف نصف ہر ایک دعویدار کو دی گئی - اس قصہ کی بابت براڑون مین یہہ کہاوت چلی آتی ہے دا بہلن چیرا پہاڑیا[1] اکبر کے دربار دا -

بہلن کے زمانہ مین اس قوم کے قبضہ مین کون کون علاقہ تہا -

بہلن کے زمانہ مین قوم براڑ کے قبضہ مین کوٹ کپورا - فریدکوٹ ماڑی مدکی اور مکتسر تہے اور سلطنت دہلی سے اوسکو اس قوم کی چودہرایت ملی تھی اوسکے لاولد مرنے پر اوسکے بہتیجے کپورا کو جو لالا کا بیٹا تہا چودہرایت ملی - کپورا سنہ ۱۶۲۵ع مین پیدا ہوا تہا اور سنہ ۱۶۴۳ع مین اپنے چچا کا جانشین ہوا یہہ ایک بہادر اور بالیاقت شخص تہا اور بہٹیون اور دیگر اقوام قرب وجوار پر فتح حاصل کرکے اوسنے قوم براڑ کے مقبوضات کو استحکام دیا -

کوٹ کپورا کی آبادی کا ذکر

اس شخص نے مقام مترسیے والہ جو اب ویران ہے آباد کیا مگر پہر اوسکو چہوڑکر کوٹ کپورا مین جسکا نام اپنے نام پر اوسنے رکہا تہا سکونت اختیار کی اور یہہ مشہور ہے کہ اس مقام کو اوسنے ایک نامی ہندو درویش بہائی

---

[1] یعنے بہلن نے اکبر کے دربار مین چیرا جو ایک قسم پگڑی کی ہے پہاڑ ڈالا ۱۲ محشی

بھگتو نامی کی ایما کے بموجب آباد کیا تہا اس قصبہ مین دوکاندار وغیرہ کوٹ عیسے خان سے آکر آباد ہوئے اور کپورا کے عدل وانصاف وفیاضی وسخاوت کے شہرہ کی وجہہ سے اکثر لوگون کو اس نئی بستی مین آباد ہونے کی ترغیب ہوئی اور بہت جلد اوس نے رونق وشہرت حاصل کی ۔

کپورا سلطنت دہلی کا مالگذار تہا

کپورا سلطنت دہلی کا مالگذار تہا اور معلوم ہوتا ہے کہ حکام دہلی کی اطاعت مین وہ کسی قدر وفادار بہی تہا کیونکہ جب سنہ ۱۷۰۶ع مین گورو گوبند سنگہ صاحب نے اوس سے ملاقات کی اور مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے اوس سے مدد مانگی تو اوسنے مدد دینی سے انکار کیا یہہ امر بہی ممکن ہوگا اور معلوم ہوتا ہے کہ شاید اوسکو بہی اوس زمانہ کے اور لوگون کی طرح اس نئے مذہب کی سرسبزی اور کامیابی کی طرف سے مطلقاً مایوسی ہو[1]

عیسے خان رئیس کوٹ عیسے خان دشمن کپورا کا ذکر

عیسے خان جو کوٹ عیسے خان کا مالک اور سردار تہا کپورا کا بڑا دشمن اور رقیب تہا اور اوسکی روزافزون ترقی کو حسد کی نظر سے دیکہتا تہا اور ان دونون سردارون مین ہمیشہ نزاع وفساد رہا کرتا تہا جس کے باعث سے بہت خونریزیان ہوتی تہین لیکن جبکہ عیسے خان کو یہہ معلوم ہوا کہ کپورا نے زبردستی اور

---

[1] برعکس اسکے گورو گوبند سنگہ صاحب کے گرنتہہ صاحب کی حکایت اول کی اونتیسوین بیت یہہ ہے ؎ نہ ذرہ درین راہ خطرہ تراست + ہمہ قوم بیراڑ حکم مراست + مگر یہہ امر نہایت مشتبہہ ہے کہ آیا یہہ شعر پہلا ہے یا بعد کو گرنتہہ صاحب مین داخل کر دیا گیا کیونکہ یہہ بات متحقق ہے کہ سنہ ۱۷۰۶ع مین جبکہ گورو گوبند سنگہ صاحب کا گرنتہہ لکہا گیا تہا تو قوم براڑ مین مذہب سکہہ بالعموم شایع نہین ہوا تہا ۱۲ مصنف

زور کے ساتھہ بس نہین چلنے کا تب اوسنے ملایم ذریعون سے اپنا مدعا حاصل کرنا چاہا اور اوسکے ساتھہ دایمی اخلاص واتحاد کا عہد کیا۔

کپورا کا قتل واقع ۱۷۰۸ء

بعد اسکے اوس نے بطریق دعوت کپورا کو اپنے گھر بلایا اور جس طرحپر کہ پرانے زمانہ مین فرنگستان مین بہی ہوا کرتا تہا اسی بہانہ سے اوسکا کام تمام کر دیا

کپورا کے قتل کا انتقام

کپورا نے جسکی عمر ۱۷۰۸ء مین قتل کے وقت اسّی برس کی تہی سکہیا سنجا اور کہیا تین بیٹے چہوڑے جنہون نے اپنے باپ کے قتل کی انتقام لینے کا عزم مصمم کیا اور اپنی قوم کو جمع کر کے اور ایک جرار فوج شاہی کی امداد بہم پہونچا کر عیسے خان پر حملہ کیا اور اوسکو شکست دیکر قتل کیا اور اوسکے قلعہ کو لوٹ لیا۔

سنجا کو وہ منجہلا بیٹا تہا اپنے باپ کی جگہہ چودہری مقرر ہوا مگر بارہ برس کے بعد اوسکا انتقال ہو گیا اور اوسکے بہائی سکہیا کو سرداری ملی۔ اوسنے اپنے علاقہ مین علاقہجات۔ رانا ولو۔ بیک بودلہ۔ کرٹھے۔ اور ممدوٹ کو اوڑ شامل کر لیا اور ایک گانو بنام کوٹ سکہیا آباد کیا اوسکے چہوٹے بہائی کہیا کو مواضعات روڑی و متّارث مین ملے تہے اور ابتک کہیا کی اولاد کے قبضہ مین ہین۔

سکہیا کی وفات اور اوسکے بیٹون کی نااتفاقی

سکہیا نے ۱۷۳۱ء مین پچاس برس کی عمر مین وفات پائی اور جودہ ہمیر اور بیر تین بیٹے چہوڑ گیا جو کچہہ دنون تک تو صلح واتفاق کے ساتہہ رہے لیکن آخرکار آپسمین نزاع ہو گئی اور دونون چہوٹے بہائی تقسیم جایداد کے خواہان ہوئے اس بات پر بڑا بہائی جودہ راضی نہوا۔

سکھون کے دلون کے بعض سردارون کو بلانا اور اونکی مدد سے تقسیم جایداد عمل مین آنا۔

اسلئے ہمیرا اور رہبیر نے بعض سکھہ سردارون سے جو اوس زمانہ مین ذی طاقت ہوتے جاتے تھے مثل سردار جہا سنگہ آہلو والیہ و کپور سنگہ فیض اللہ پوریہ و جھنڈا سنگہ بہنگی و کروڑا سنگہ بانی مثل کروڑا سنگھیان مدد چاہی یہہ لوگ جو اس قسم کے موقعون کے منتظر ہی رہتے تھے جمعیت کثیر کے ساتھہ ستلج کو عبور کر کے آپہونچے اور جودہ سے دہنیگا دہنگی ضلع ماڑی مصطفی ہبیر کو اور فرید کوٹ ہمیر کو دلا دیا اور جودہ کے پاس صرف علاقہ کوٹ کپورا مع پانچ مواضعات زاید بنام نہاد وخرچ سرداری کے رہگیا واضح ہو کہ اس ملک مین یہہ ہمیشہ اون خاندانون مین جنمین تقسیم مساوی کا بالعموم رواج رہا ہی خلف اکبر کو بطور امداد اخراجات سرداری کے عموماً ملتی رہی ہے۔ دل کے سردارون نے ان بہائیون کو ترغیب وتحریص دیکر مذہب سکھہ اختیار کرایا اور پاہل دیکر ستلج پار واپس چلے گئے۔

سردار ہمیر سنگہ کا رئیس فرید کوٹ بننا۔

اب اسطرح سے فرید کوٹ مین ایک علیحدہ اور مستقل ریاست جسکا سب سے پہلا سردار ہمیر سنگہ ہوا قایم ہوگئی اوسکے بہائی جودہ سنگہ نے سنہ ۱۷۶۶ع مین ایک جدید قلعہ بمقام کوٹ کپورا تعمیر کیا اور قصبہ کی آبادی کو از سر نو مرتب اور درست کیا مگر اوسکے جبر وتعدی کی وجہہ سے لوگون نے وہان کی سکونت ترک کردی اور وہان کے اہل حرفہ جو باعتبار صنعت ومحنت کے اوس نواح مین مشہور تھے سکونت چہوڑکر لاہور امرتسر اور پٹیالہ کو چلے گئے۔

راجہ امر سنگہ والی پٹیالہ کی چڑہائی اور جودہ سنگہ کا مقتول ہونا

راجہ امر سنگہ والئی پٹیالہ کے ساتہہ جودہ سنگہ ہمیشہ لڑتا بہڑتا رہتا تہا سنہ ۱۷۶۷ع مین اس سردار کے بہائی کی سازش و تحریک کے سبب راجہ پٹیالہ کو ایک معقول حیلہ جنگ و جدال کا ملگیا - اسلئے فوج کثیر کے ساتہہ کوٹ کپورا کی جانب عزیمت کی اور حملہ آورون کی طرف سے قلعہ کے محاصرہ کی طیاریان ہوہی رہی تہین کہ جودہ سنگہ مع اپنے بیٹے کے قلعہ سے بہت دور آگے نکلکر فوج غنیم کی ایک کمین گاہ مین گہر گیا اور کمال شجاعت و بہادری سے لڑکر مارا گیا اور اوسکا بیٹا جیت سنگہ بہی سخت زخمی ہوکر مرگیا -

ٹیک سنگہ

جودہ سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا ٹیک سنگہ جو معلوم ہوتا ہے کہ ایک کم عقل آدمی تہا جانشین ہوا اسنے پٹیالہ کے ساتہہ خاندانی نزاع کو جاری رکہا اور اپنے باپ کے قتل کا انتقام اسطرح پر لیا کہ اون چار مواضعات[لہ] جلالکیان کے باشندون کو جو پٹیالہ کے وظیفہ خوار تہے اور جہان کے آدمیون نے جودہ سنگہ کو قتل کیا تہا بلا تمیز مرد و عورت اور بچہ کے بالکل قتل کرڈالا اس مہم مین ہمیر سنگہ سردار فرید کوٹ بہی شریک ہوا تہا -

ہمیر سنگہ کا ٹیک سنگہ کو قید کر لینا

مگر تہوڑے ہی روزون مین بہتیجے سے اسکا بگاڑ ہوگیا اور چونکہ وہ اسکی اطاعت نہین کرنا چاہتا تہا اسلئے اوسکو گرفتار کرکے قلعہ فرید کوٹ مین

[لہ] یہہ گانو مسلمان راجپوتون کے تہے اور اپنے مورث اعلے جلال خان کے نام پر مشہور ہتے اب ان مین سے کچھہ پٹیالہ کی عملداری مین ہین اور کچھہ سرکار انگریزی مین مگر اب اون پر بجائے راجپوتون کے جاٹ زمیندارون کا قبضہ ہے ۱۲ مترجم

مجبوس کردیا مگر پہول کے رئیسون نے اوسکے رہا کرانے پر بہت زور ڈالا جسکو ہمیر سنگہ نے صرف اس شرط پر قبول کیا کہ وہ اپنے قصبہ کوٹ کپورا سے کبہی باہر قدم نہ رکہے اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ریاست مین نہایت درجہ کی ابتری پہیل گئی چنانچہ زمینداروں نے دیکہا کہ جب عدل و انصاف کچہہ نہین ہوتا تو معاملہ دینے سے انکار کردیا اور ہر جگہہ ظلم و زیادتی اور رہزنی اور قزاقی ہونے لگی ادہر مہان سنگہ سہرائے خریپور مہاراجہ پٹیالہ نے موقع مناسب دیکہہ کر مدد کی اور اٹہارہ مواضعات قرب و جوار پر قبضہ و دخل کرلیا۔

ٹیک سنگہ کا اپنی ہی اولاد کے ہاتہہ سے ہی قتل ہونا

ٹیک سنگہ کا انجام بہت افسوس ناک ہوا۔ عرصہ دراز سے اوسمین اور اوسکے بیٹے جگت سنگہ مین کمال درجہ کی نااتفاقی اور رنجش تہی چنانچہ سنہ ۱۸۰۶ع مین جگت سنگہ نے اپنے والد کے مکان سکونہ کو آگ لگوادی اور چونکہ اوس مکان کے نیچے بہوروں مین باروت بہری ہوئی تہی اسلئے صدمہ باروت سے سارا مکان اوڑ گیا اور سردار ٹیک سنگہ اسی مین جل بُہن گیا۔

ٹیک سنگہ کے بیٹون کے دیہات مقبوضہ پر دیوان محکم چند کا متصرف ہوجانا۔

یہہ ناخلف بیٹا اپنی جایداد سے جسپر اسطرح سے اوس نے قبضہ حاصل کیا تہا کچہہ زیادہ عرصہ تک متمتع نہوا اور اگلے ہی سال یعنی سنہ ۱۸۰۷ع مین اوسکے بڑے بہائی کرم سنگہ نے دیوان محکم چند کو امداد کے لئے طلب کیا اور جگت سنگہ کو شکست بہی ہوئی اور علاقہ بہی چہن گیا مگر دیوان مذکور اور اوسکے آقا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے یہہ ریاست اوسکے حقدار مالک کو واپس نہ دی

بلکہ مہاراجہ نے کوٹ کپورا تو خاص اپنی ملکیت مین رہنے دیا اور جلالکیان کی پانچ مواضعات راجہ نابہہ کو دیدئے اور مواضعات متعلقہ تد کی بہی جن پر حسب بیان ماسبق مہان سنگہ متصرف ہوگیا تہا رنجیت سنگہ نے اپنے ہی پاس رہنے دئے اور صرف دو دیہات موسوم بہ تیلی وحکومت والہ مین مہان سنگہ کا کچہہ حصہ مقرر کردیا۔

اگرچہ سنہ ۱۸۲۴ء مین جگت سنگہ نے اپنی ریاست کے چہوڑانے کے لئے ایک کوشش کی اور فوج لاہور کو کوٹ کپورا سے نکال دیا مگر اوسمین اسقدر طاقت نہ تہی کہ اوسکو اپنے قبضہ مین رکہہ سکتا اسوجہہ سے بیس ہی روز کے بعد اوسکو مجبوری پہر حوالہ کرنا پڑا اور اب اوسنے دربار لاہور سے آشتی کر لینے ہی مین بہتری سمجہی اور اپنی بڑی دختر (پرتاب کنور) (مترجم) شیر سنگہ کے ساتہہ جسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بیٹا کہا جاتا ہے منسوب کردی مگر دوسری برس یعنی سنہ ۱۸۲۵ء مین جگت سنگہ نے قضا کی اور کوئی اولاد از قسم ذکور نہ چہوڑی۔ بڑے بہائی کرم سنگہ کی اولاد (موضع سندہو مین) مترجم ابتک بہی موجود ہے مگر کچہہ ذی وقعت نہین ہین۔

ذکر خاص فریدکوٹ کی شاخ کا

اب خاندان فریدکوٹ پر جو اسی خاندان کا ایک شعبہ اور چہوٹے بہائی کی اولاد سے ہے پہر نظر ڈالنی ضروری ہے۔ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ اس خاندان کا بانی ہمیر سنگہ ہے جسنے سنہ ۱۷۶۳ء مین یہہ ریاست بطور جایداد جدی کے تقسیم کراکر حاصل کی تہی قصبہ فریدکوٹ اگرچہ کچہہ عرصہ پہلے سے آباد اور ایک مشہور و معروف درویش بابا فرید شکر گنج کے نام پر موسوم تہا مگر ہمیر سنگہ

نے اوسکو بہت کچھہ رونق و وسعت دی دوکانداروں اور اہل حرفہ کو بولاکر اوسمین آباد کیا اور اوسکی حفاظت کیواسطے ایک خشتی شہر پناہ تعمیر کی اوسکے دو بیٹے ہوئے دل سنگہ اور موہر سنگہ جن مین سے دل سنگہ کی طبیعت مین سرکشی تہی اور اپنے باپ کی اطاعت سے منحرف تہا چونکہ ہمیر سنگہ کو شبہہ گزرا کہ شاید اس نافرمانی مین موہر سنگہ بہی شریک ہے اسلئے اوسنے دونون کو اپنے روبرو طلب کیا اور اونکی طبیعت اور مزاج کا امتحان کرنے کی غرض سے ہدایت کی کہ تم دونون اپنی اپنی بندوق سے (اور بعض روایتون کے بموجب تیر سے) اس پلنگ کے پایہ مین جسپر مین بیٹھا ہون نشانہ لگاؤ دل سنگہ نے بلا تامل نشانہ لگایا جس سے پلنگ کا پایہ پہٹ گیا مگر موہر سنگہ نے انکار کیا اور کہا کہ بندوقین دشمنون کی طرف چلائی جاتی ہین نہ کہ اپنون کی طرف -

دل سنگہ کا محروم الارث کیا جانا اور اس سے دونون بہائیون مین باہمی فساد قایم ہونا

اس بات سے ہمیر سنگہ اسقدر خوش ہوا کہ اوسی وقت سے موہر سنگہ کو[1] اپنا جانشین قرار دیا اور دل سنگہ کو فریدکوٹ سے بالکل نکال دیا اور اوسکی خورد نوش کے واسطے مواضعات ڈہوڈہو کے - ملوہ - بہلور مقرر کر دئے

سردار ہمیر سنگہ کی وفات واقع ۱۷۸۲ء

سردار ہمیر سنگہ نے ۱۷۸۲ء مین وفات پائی اور موہر سنگہ اوسکا

---

[1] موہر سنگہ کی اس ترجیح سے دونون بہائیون مین سخت عداوت پیدا ہوگئی اور موہر سنگہ نے دل سنگہ کا ڈہوڈہو کے مین محاصرہ کیا مگر دل سنگہ نے اپنی حالت کو قایم رکہا اور سردار نشانان والے کو اپنی مدد کیواسطے بولاکر بہائی کو شکست دی اور اوسکو شکست کہاکر فریدکوٹ کو واپس جانا پڑا - ۱۲ المصنف

جانشین ہوا یہہ جدید سردار لیاقت و قابلیت سے معرا اور ایک عیاش آدمی تہا اور انتظام ریاست کی طرف مطلق توجہہ نہین کرتا تہا اسی وجہہ سے اکثر علاقجات پرمشل اکوہر وکڑمی وہبک بودلہ کے اوسکے پڑوسیون نے قبضہ کرلیا۔

موہر سنگہ اور اوسکے بیٹے چڑہت سنگہ کا قصہ

اوسکی شادی سوبہا سنگہ ساکن موضع مان علاقہ ریاست جیند کی ایک دختر سے ہوئی تہی جسکے بطن سے ایک بیٹا مسمی چڑہت سنگہ معروف بہ چڑہت سنگہ متولد ہوا جس نے حسب دستور خاندان اپنے باپ سے بغاوت کی اس نزاع کی بنا اسطرح پر ہوئی کہ موہر سنگہ کے گہر مین مسمات تےجی ایک مسلمان مدخولہ تہی جس سے اوسکو بدرجہ نہایت انس تہا اس عورت کے بطن سے مسمی بہوپا موہر سنگہ کا ایک اور لڑکا تہا اور وہ اس لڑکے کے ساتہہ چڑہت سنگہ سے بہت زیادہ محبت کرتا تہا اور اس سبب سے چڑہت سنگہ کے سینہ مین آتش رشک و حسد مشتعل رہتی تہی ایک روز یہہ سردار پہلور کی جانب جانا چاہتا تہا اسلئے بہوپا کو بہی اوسنے اپنے ساتہہ چلنے کا حکم دیا اس لڑکے نے جسکو نازپروردگی نے خراب کر رکہا تہا یہہ جواب دیا کہ تاوقتیکہ مجہکو وہ گہوڑا سوار ہونے کو نہ ملیگا جسپر میرا بہائی ہمیشہ سوار ہوا کرتا ہے اور اب بہی اوسی پر چڑہا ہوا ہے مین ہرگز نہ جاؤنگا۔ موہر سنگہ نے چڑہت سنگہ سے کہا کہ تم اتر پڑو اور گہوڑا بہوپا کو دیدو۔ اس امر نے جس سے عمداً اوسکی تذلیل مقصود نہ تہی چڑہت سنگہ کے دل مین کینہ کی بنیاد کو نہایت عمیق طور پر قایم کردیا اور اوسے یہہ بات گوارا نہوئی کہ وہ خود اصل بیوی کا بیٹا ہوکر ایک حرم

کے بیٹے کی خاطر سب طرح سے خفیف کیا جائے۔

چڑہت سنگہ کا اپنے باپ سے باغی ہوجانا

پس اوسنے اسبات کا بدلا لینے کا پکّا ارادہ کرکے اپنی صلاحکارون کلّہا اور دیوان سنگہ کے مشورہ سے اپنے باپ کو گدّی سے خارج کرنے کی تدبیر کی اور موہر سنگہ کی عدم موجودگی مین قلعہ فریدکوٹ پر اچانک قبضہ کرکے اپنے باپ کی مرغوبہ تےجی کو قتل کرڈالا۔ سردار موہر سنگہ نے اس واردات کی خبر سنکر بسرعت تمام ایک جمعیت کثیر زمیندارون اور رفاقین کی بہم پہونچائی اور قلعہ کے چہین لینے کا قصد کیا مگر نقصان کے ساتہہ شکست کہائی اور موضع پکّا مین جا ٹہرا جو فریدکوٹ سے قریب چار میل کے ہے۔

اور پہر اوس کا گرفتار کر لینا۔

یہان پر اوسکو اوسکے باغی بیٹے کی فوج نے گہیر لیا اور کسیقدر مقابلہ کے بعد گرفتار کرکے موضع شمیر سنگہ والہ کو جو چڑہت سنگہ کے خسر کی ملکیت سے تہا بہیجدیا جہان وہ ایک عرصہ دراز تک مقید رہا انجام کار تارا سنگہ غیبہ نے جو ایک زبردست سردار تہا بیچ بچاو کرکے اور چڑہت سنگہ سے کہہ سنکر اوسکو مخلصی تو دلوادی مگر موہر سنگہ کو اوسکے بیٹے کے مقابلہ مین مدد دینے سی انکار کیا۔ اسکے بعد کئی بار موہر سنگہ نے فریدکوٹ پر دخل پانے کے واسطے جدوجہد کی مگر ناکام رہا اور سنہ ۱۷۹۸ع مین جلاوطنی ہی کی حالت مین مرگیا۔

اب دیکہو سردار چڑہت سنگہ کا انجام کیا ہوتا ہے

اب سردار چڑہت سنگہ نے اپنے تئین سب طرح سے محفوظ و مامون سمجہا اور اس خیال سے فوج کی تعداد مین تخفیف کردی کیونکہ اودہر

تو ریاست پٹیالہ کی طرف سے جو اوسکی قدیمی دشمن تھی چڑھائی کا اندیشہ نرہا تھا کیونکہ دیوان نانون مل پٹیالہ کے نامور وزیر کے حملہ کو جو راجہ صاحب سنگہ کی نابالغی کے ایام مین کیا گیا تھا اوسنے عمدگی کے ساتھہ دفع کر دیا تھا اور دلاوری اور شجاعت مین بہت بڑا نام پیدا کر لیا تھا اور ادہر یہہ کھٹکا اسطرح رفع ہو چکا تھا۔ مگر وہ اسبات سے غافل تھا کہ اوسکا بڑا دشمن اوسکا محروم الارث چچا دل سنگہ ہنوز موجود تھا جو اپنی گئی ہوئی ریاست کے چھوڑانے کے واسطے صرف موقع کا ہی منتظر تھا چنانچہ اوسنے سنہ ۱۸۰۴ء مین ایک قلیل جمعیت بہم پہونچا کر قلعہ فرید کوٹ پر شبخون مارا اور قبضہ حاصل کر لیا۔ چڑہت سنگہ اس حملہ مین جو اوسکی بے خبری کی حالت مین ہوا تھا مارا گیا اور اوسکی رانی گلاب سنگہ پہاڑ سنگہ اور صاحب سنگہ تین لڑکے بوقت تمام صرف جان لیکر بہاگ گئے۔

سردار دل سنگہ کا مقتول ہونا

لیکن سردار دل سنگہ بہی اس کامیابی کے ثمرہ سے بجز ایک مہینہ کے کچھہ زیادہ متمتع نہین رہ سکا۔ سردار مقتول کے لڑکے اگرچہ بہت کم سن تھے یعنے بڑے کی عمر سات برس سے زیادہ نہ تھی مگر اونکے دوست اور ہوا خواہ اب بہی بہت لوگ تھے جنمین سب سے زیادہ بالیاقت اون کا مامون فوجو سنگہ تھا جو ایک شخص سرداران موضع شیر سنگہ والہ مین سے تھا قطع نظر اس سے دل سنگہ کی جبر و تعدی سے بہی لوگ بالعموم ناراض تھے اسلئے اوسکے قتل کی تجویز کی گئی اور فوجو سنگہ چند مسلح آدمی لیکر کسی ترکیب سے رات کیوقت اوس

مکان مین پہونچ گیا جہان دل سنگہ مع دو تین خدمتگارون کے سو رہا تہا اور اوسکو قتل کر ڈالا اور اسکے بعد نقارہ بجا دیا جو گلاب سنگہ کی طرف دارون کیواسطے اسبات کا اشارہ تہا کہ اوسکو قلعہ مین لے آئین۔ چنانچہ گلاب سنگہ بلا حجت و تکرار داخل قلعہ کیا جا کر رئیس بنایا گیا اور فوجہ سنگہ اوسکا دیوان مقرر ہوا۔ چند عرصہ تک اس چہوٹی سی ریاست کا کاروبار خاصی طرح انجام پاتا رہا۔

دیوان محکم چند کا فریدکوٹ کو محصور کر لینا

لیکن ۱۸۰۶ء و ۱۸۰۷ء کے موسم سرما مین دیوان محکم چند سپہ سالار فوج لاہور نے علاقہ اپر وہی ستلج پر حملہ کیا اور مقامات زیرہ۔ بوڑیہ[1] مکتسر۔ کوٹ کپورا اور ماڑی پر جو پہلے سکہیا کے چہوٹے لڑکے تہیر کے حصہ مین آئے تہے اور پہر تارا سنگہ غیبہ کے خسر پورہ کے قبضہ مین چلے گئے تہے متصرف ہو گیا۔ اسکے بعد دیوان مذکور نے فریدکوٹ پر چڑہائی کی اور اہل قلعہ کو کہلا بہیجا کہ قلعہ کو حوالہ کردین اور جب اونہون نے انکار کیا تو اوسکا محاصرہ کر لیا۔

دیوان محکم چند کا مجبور ہو کر واپس چلے جانا

مگر قلعہ والون کو اپنی فوج کی تعداد کی نسبت اسبات پر زیادہ بہروسا تہا کہ یہہ قلعہ ایک مشکل مقام مین واقع ہے کیونکہ فریدکوٹ عین بیابان مین واقع تہا اور فوج محاصر کو بجز اون چند ڈہابون یعنے ایسے بارانی کچے تالابون کے جو اوسکے گرد و پیش واقع تہے اور کہین پانی نہین ملتا تہا اور ان تالابون مین اہل قلعہ نے ایک زہردار درخت کی شاخین ڈال دی تہین جسکے سبب سے پانی مسموم ہو گیا اور فوج لاہور کو اسقدر شدت سے دست آئے کہ دیوان کو بجز

---

[1] یہہ نام غلط ہے کیونکہ بوڑیہ ان اطراف مین کسی گانو کا نام نہین ہے ۱۲ مترجم

اسکے کہ محاصرہ اوٹہا لے اور کچھہ چارہ نہوا مگر پہر بہی چلتے وقت فوج سنگھہ سے مبلغ سات ہزار روپیہ بطور خراج کے لے گیا اور اپنے دل مین یہہ بات ٹہان لی کہ پہر جب کبہی موقع مناسب ہاتہہ آئیگا تو فریدکوٹ کو فتح کرینگے ۔

قلعہ فریدکوٹ کا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قبضہ مین آجانا

چنانچہ اس موقع کے ہاتہہ آنے مین بہی کچھہ زیادہ عرصہ نہ لگا یعنی جن ایام مین کہ مسٹر مٹکاف صاحب ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس بدین پیام بہیجے گئے تہے کہ فرانس کے مقابلہ مین گورنمنٹ کا رفیق و حلیف ہو جائے اوسکے لشکر کے ساتہہ تہے مہاراجہ موصوف نے چہبیسوین ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۰۸ع کو اپنی کل فوج کے ساتہہ ستلج کو عبور کیا اور فریدکوٹ کی راہ لی اور خود بمقام کہائی ٹہر کر فوج براول کو آگے روانہ کیا جسکا مقابلہ قلعہ والون نے مطلقا نہ کیا اور قلعہ حوالہ کردیا کیونکہ اونکو معلوم تہا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بذات خود فوج کے ہمراہ ہین اور اون کے اقبال کا شہرہ اس زمانہ مین ایسا ٹہرا ہوا تہا کہ اب شاذ و نادر ہی کسی جگہہ اونکے مقابلہ سے کوئی پیش آتا تہا ۔ اسکے بعد مہاراجہ صاحب خود ہی فریدکوٹ گئے اور ایسے اچھے قلعہ پر اسقدر آسانی سے قبضہ ہو جانا اونکے لئے نہایت باعث خوشی تہا ۔ مسٹر مٹکاف صاحب بہی اونکے ہمراہ تہے کیونکہ عہدنامہ پر دستخط کرنے کے بہانہ سے مہاراجہ صاحب اونکو جگہہ جگہہ کہینچے لئے پہرتے تہے اور اونکی مرضی کے برخلاف اونکو اپنی کل فتوحات این روی ستلج کا زبردستی شاہد بناتے جاتے تہے ۔ ہرچند کہ مسٹر مٹکاف صاحب کی کارروائی کی اوس زمانہ کی گورنمنٹ نے بہت

کچہہ تعریف کی ہے مگر اس مین کچہہ شک نہین ہوسکتا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ اونسے بازی لیگئے تہے اور اگر فرانسیسون کے حملہ کا اندیشہ جاتے رہنے کے سبب سے گورنمنٹ انگریزی کی پالیسی مین ایک لخت تبدیلی نہو جاتی تو مہاراجہ کو اپنے تمام فتوحات واقعہ سمت جنوب دریای ستلج کے اپنے پاس رہنے دینے کی ضرور اجازت ملجاتی۔

قبل چہوڑنے قلعہ کے فوج سنگہ نے اپنے بہانجون کے لئے جسقدر کہ ایسے حالات مین ممکن تہین مفید مطلب شرائط ٹہرائین تہین چنانچہ پانچ موضعون کی معافی دلاکر وہ اونکو وہان لے گیا ہر ایک پہول کے سردار نے مہاراجہ سے علاقہ فریدکوٹ کے حاصل کرنے کی کوشش کی پٹیالہ کا استحقاق سب سے زیادہ تہا کیونکہ ایک زمانہ مین فریدکوٹ اوسکا مطیع اور محکوم ہو چکا تہا لیکن راجہ جسونت سنگہ والئے نابہہ اور راجہ بہاگ سنگہ والئے جیند دونون نے اوسکے بہت دام لگا دئے۔

اس علاقہ کا دیوان محکم چند کی جاگیر مین مقرر ہونا

مگر یہہ معافی دیوان محکم چند کی قسمت مین تہی جسکا ۱۸۰۶ء کی شکست کے زمانہ سے فریدکوٹ پر دانت تہا گو اوسکو اوسکے عوض مین ایک کثیر نذرانہ دینا پڑا۔

گورنمنٹ کا مہاراجہ رنجیت سنگہ پر فریدکوٹ کی واپسی کے لئے متقاضی ہونا۔

جب گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ سے اون تمام فتوحات واقع کنارہ چپ دریای ستلج کی واپسی کی خواستگار اور متقاضی ہوی جو ۱۸۰۶ء و ۱۸۰۹ء مین اونکو حاصل ہوئی تہین تو فریدکوٹ ہی ایک ایسا مقام تہا جسکو اونہون نے نہایت ہی نارضامندی خاطر سے حوالہ کیا تہا۔

فریدکوٹ کی نسبت مہاراجہ کیطرف سے ایک خاص طور سے دعویداری کا ہونا۔

مگر اسکی عدم واپسی کی نسبت مہاراجہ نے یہہ ادعا کیا کہ اوسکی بابت ہمکو ایک خاص طور سے استحقاق ہے اولاً اس بنا پر کہ وہ مضافات کوٹ کپورا سے ہے جسکو ہمنے پہلے سے فتح کیا ہوا ہے۔ ثانیاً اس وجہہ سے کہ جب ۱۸۰۸ء میں اوسکا محاصرہ ہوا تہا تو مالکان قلعہ نے وعدہ کیا تہا کہ ایک مہینے کے اندر ہم تمہاری اطاعت قبول کرینگے اور اگر ہماری جانب سے اس امر مین کوتاہی ہو تو جو سزا آپ ہمارے واسطے تجویز کرین ہمکو منظور ہوگی فقط۔ پہلے دعوی کے متعلق یہہ امر ظاہر ہے کہ کوٹ کپورا اور فریدکوٹ کے باہم کسی قسم کے تعلق کی وجہہ سے کوئی استحقاق تسلیم نہین کیا جا سکتا تہا۔ کیونکہ جب سے کہ سکہیا کے بیٹون کے باہم ریاست کی تقسیم عمل مین آئی تہی فریدکوٹ خودمختار رہا ہے بلکہ کوٹ کپورا سے زیادہ قوت اوسکو حاصل رہی ہے اور کسی طرح اوسکا ماتحت نہین رہا ہے اور بالفرض اگر کوئی ایسا تعلق ہو بہی جیسا کہ بیان کیا گیا تہا تب ہی اس امر سے مہاراجہ کے دعوی کو کچھ تائید نہین پہونچتی تہی کیونکہ ستلج کے اس پار کی فتوحات کی توسیع کی نسبت گورنمنٹ انگریزی کی منظوری کی درخواست سے پیشتر کوٹ کپورا پر قبضہ کر لینا بعد پیش کرنے درخواست مذکور کے فریدکوٹ پر قابض ہو جانے کو جائز قرار نہین دے سکتا تہا۔ البتہ دوسری بنا جسپر کہ مہاراجہ نے اپنے استحقاق کو مبنی کیا تہا کسیقدر زیادہ مستحکم تہی الا اوسکی اصلیت پایہ ثبوت کو نہین پہونچ سکتی تہی اور اہل قلعہ کی کاروائی اور

دیوان محکم چند کا دفعتاً اولٹے پانو پہرجانے پر مجبور ہونا یہہ سب باتین اوسکی تکذیب و تردید کی طرف مایل تہین مگر باین ہمہ سفیر انگریزی نے مہاراجہ کے اس دعوی کو باین لحاظ کہ فریدکوٹ کو فتح کئے ہوئے ایک عرصہ گذر گیا ہی گورنمنٹ کی خدمت مین بالغرض فیصلہ بہیجدینے پر اپنی مرضی ظاہر کی لیکن اس تجویز کو مہاراجہ نے پسند نکیا اور مسٹر مٹکاف صاحب سے فرمایا کہ فریدکوٹ کی واپسی کی نسبت اول مین اپنی فوج مقیم کنارہ دریای ستلج کے سردارون سے مشورہ کرونگا کہ یہہ مقام مجھے چھوڑنا چاہیئے یا نہین اور پہر کچھہ جواب دونگا۔ سفیر انگریزی نے جواب دیا کہ اگر آپ اب ستلج کی طرف حرکت کرینگے تو مین اس فعل کو بمنزلہ اشتہار جنگ تصور کر کے آپکے دربار سے فوراً چلا جاونگا۔

فریدکوٹ کی واپسی مین ایسی مشکل پیش آئی کہ قریب تہا کہ اسکی عدم واپسی جنگ کے لئے ایک حیلہ ٹہر جائے۔

اس معاملہ کے بہ آسانی سُلجھنے مین ایک اور دقت یہہ واقع ہوئی کہ انہین ایام مین دیوان محکم چند بہی کانگڑہ سے جہان کہ وہ راجہ سنسار چند کے ساتھہ گورکہون کے اخراج کے لئے بندوبست کر رہا تہا واپس آگیا اور بمقام پہلور جسکی زد مین دریای ستلج کا نہایت عمدہ گہاٹ شہر لودہانہ کے مقابل واقع ہے آجما۔ اول تو اوسکا میلان طبعی ہی انگریزون کے ساتھہ جنگ کرنے کیطرف تہا کیونکہ اوسکو اونسے نفرت اور بدگمانی تہی دوسرے اوسکو یہہ پسند نہ تہا کہ فریدکوٹ جو خاص اوسکی جاگیر مین ملا ہوا تہا واپس دیدیا جائے معہذا وہ اپنی لیاقت اور تجربہ کاری کی وجہہ سے مہاراجہ کے مزاج مین

بہت کچھہ دخل اور رسوخ رکھتا تہا۔ غرض کہ ایسی نازک مشکلین پیش آگئی تہین کہ اگر مسٹر مٹکاف صاحب مستقل مزاج شخص نہوتے تو انگریزون کے ساتہہ سکہون کی لڑائی ضرور ہوپڑتی۔

انخلائے قلعہ فریدکوٹ اور اوسکے وعدہ واپسی کے ایفا مین ہرطرح کے حیلہ حوالے پیش کیے جانے۔

آخر الامر نہایت ہی ناخوشی کے ساتہہ رنجیت سنگہ نے فریدکوٹ کے خالی کردینے کا حکم دیا۔ مگر دیوان محکم چند نے جبقدر ممکن ہوا حیلے حوالے کئے۔ اوس نے مہاراجہ کو یہہ لکھہ بہیجا کہ سنا جاتا ہے کہ ایک انگریز عہدہ دار فریدکوٹ بہیجے جانے کیواسطے مامور ہوا ہے اور انگریزون کا یہہ ارادہ ہے کہ قلعہ مذکورہ مین انگریزی فوج رہا کرے اور اسکے ساتہہ یہہ بہی تحریر کیا کہ قلعہ خالی کرنے کا حکم اوسوقت تک ملتوی رکہا جائے جبتک کہ مین اس خبر کی تصدیق کرلون۔ گورنمنٹ انگریزی کو فریدکوٹ مین اپنا دخل کرنا کسی طرح منظور نہ تہا بلکہ اوسکا مالکان اصلی کو واپس دیا جانا مقرر و معین ہوچکا تہا اسلئے صاحب رزیڈنٹ دہلی نے ناچار اپنا یہہ قصد مصمم کیا کہ اس وعدہ واپسی کی تعمیل فوراً بزور شمشیر کرائی جائے کیونکہ اول تو گرمی کا موسم قریب آتا جاتا تہا جسکے باعث فوج انگریزی کو بشرط پیش آمد جنگ اوس ملک مین بہت تکلیف ہوتی۔ دوسرے یہہ کہ فی الفور فریدکوٹ پر فوج بہیجدینے مین یہہ فائدہ متخیل تہا کہ اگر واقعی رنجیت سنگہ کو یہہ امر دل سے منظور تہا تو اس سے خود اوسکے ارادہ کی زود تعمیل متصور تہی۔ تیسرے یہہ کہ اگر بالفرض دیوان محکم چند کی ہی ایسی بدصلاحین مہاراجہ

کی طبیعت پر غالب آنے والی تہین تو فوج کے جانے مین صرف اتنی ہی بات تہی کہ جو قضیہ چند روز بعد پیش آنے والا تہا وہ چند روز پیشتر واقع ہو جاتا۔

لیکن آخر کار فریدکوٹ کا خالی کردینا

لیکن انجام کار مہاراجہ نے انگریزون کے ساتہہ قوت آزمائی سے پہلو تہی کی اور تیسری اپریل سنہ ۱۸۰۹ء کو فریدکوٹ سردار گلاب سنگہ اور اوسکے بہائیون کے حوالہ کردیا اور اب دربار لاہور اور سرکار انگریزی کے عہدنامہ باہمی کی تکمیل مین کوئی دقت نرہی اور چند ہی دنون کے بعد اوسپر دستخط ہو گئے۔

سردار گلاب سنگہ کا زمانہ نابالغی

گلاب سنگہ جب تک کہ جوان نہین ہو گیا تہا فوج سنگہ نے کاروبار ریاست کو اوسوقت تک نہایت قابلیت کے ساتہہ انصرام کیا اور چونکہ لاہور کی طرف سے تو پہر کوئی کوشش اس امر مین نہین ہوئی کہ دوبارہ اس مقام پر اونکا قبضہ ہو جائے اور انگریزی پولٹیکل ایجنٹون کے رہنے کے مقامات سے اسقدر دور اور چہوٹا اور غیر مشہور تہا کہ اونکو کوئی وجہہ اوسکی طرف توجہہ کی نہ تہی اسلیئے بہت سے برسون کا اوسکا وجود ہی گویا محو ہو گیا تہا۔

اوس زمانہ مین اس ریاست کی آمدنی

اوس زمانہ مین فریدکوٹ کی آمدنی بہت قلیل اور غیر مستقل تہی اون اطراف مین زراعت کا مدار بالکل بارش پر ہے جو بہت کم ہوا کرتی ہے اور بعض سال تو مینہہ مطلق نہین برستا کنوؤن کے طیار کرنے مین سخت دشواری ہے اور محنت و صرف کا معاوضہ بہی کنوئین بنانے مین نہین ملتا کیونکہ پانی نوہ ۹۰ سے لیکر ایک سو بیس ۱۲۰ فٹ تک نیچا ہے چنانچہ اچہے فصلون

مین اس ریاست کی آمدنی بارہ چودہ ہزار ہوتی تہی اور خراب سال مین چہہ ۶۰۰۰ ہزار روپیہ اور بسا اوقات کوڑی بہی وصول نہین ہوتی تہی اور تعداد مواضعات کی اوسوقت اس ریاست مین محض قریب ساٹہہ ۶۰ گانو کے تہی اور وہ بہی اکثر نوآباد تہے۔

گلاب سنگہ نے دو شادیان کی تہین ایک دختر جودہ سنگہ کالیکا واقع ریاست پٹیالہ کے ساتہہ اور دوسری دختر شیر سنگہ ساکن گہولیہ واقع تحصیل موگا ضلع فیروزپور کے ساتہہ۔

گلاب سنگہ کا مقتول ہونا

بتاریخ پانچوین نومبر ۱۸۲۶ع سردار گلاب سنگہ کو جبکہ وہ قصبہ فریدکوٹ کے باہر تنہا اور پیادہ سیر کر رہا تہا کسی نے قتل کر ڈالا۔ اوسکے مرنے سے پہلے جو لوگ کہ سب سے اخیر اوس کے پاس دیکہے گئے تہے جیدیو جاٹ اور بہادر سنار تہے اور اونکے فرار ہو جانے سے بہی اس جرم مین اونکی شرکت پائی جاتی تہی۔ مگر سب لوگون کا احتمال بالعموم یون تہا کہ خواہ اصل قاتل ہر دو اشخاص مذکورۃ الصدر ہی ہون لیکن اس جرم کے آمر اور محرک فوجو سنگہ سربراہ کار اور صاحب سنگہ برادر خورد سردار مقتول ہین۔ فوجو سنگہ کی بابت جسنے پچیس ۲۵ برس تک اس خاندان کی خدمت کمال وفاداری کے ساتہہ کی تہی ذرہ برابر بہی ثبوت نہین پایا جا سکتا تہا۔

صاحب سنگہ کا بابت اس جرم کے مشتبہ معلوم ہونا

مگر جن تلوارون سے گلاب سنگہ قتل ہوا تہا اون مین سے از روئے شناخت ایک تلوار کی نسبت یہہ معلوم ہو جاتا کہ وہ صاحب سنگہ کی

تہی اور اوسکے میان کے چہپائے جانے اور خود صاحب سنگہ کی منزل بہائی سے جبکہ کپتان مرے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اوسکا اظہار لیا تہا اوسکی نسبت پورا پورا شک تہا مگر بباعث عدم موجودگی شہادت صریح کے وہ بہی بری کیا گیا۔

عطر سنگہ

گلاب سنگہ نے صرف ایک بیٹا عطر سنگہ جسکی عمر قریب چار برس کی تہی چہوڑا اور بر طبق رواج جانشینی خلف اکبر جو اس خاندان مین جاری تہا اس لڑکے کی سرداری کو گورنمنٹ انگریزی نے تسلیم کیا اور اوسکی نابالغی کے زمانہ مین کاروبار ریاست فوجہ سنگہ اور سردارنی دہرم کنور بیوہ سردار مقتول کے سپرد کیا گیا ۔ پہاڑ سنگہ اور صاحب سنگہ جو اپنے بہائی کی حین حیات اوسکے شمول مین رہتے تہے اور ریاست مشترک تہی اونکے لیئے اب یہہ فیصلہ قرار پایا کہ اگر وہ اسی طرح شمول و شرکت مین رہنا چاہین تو فبہا اور اگر اونکی مرضی علیحدہ ہونیکی ہو تو جدا جدا جاگیرین لے لین۔ سردار متوفی کا ایک اور بہائی مہتاب سنگہ نامی بہی زندہ تہا مگر اوسکی مان کو سردار موہر سنگہ نے طلاق دیدیا تہا اسلئے وہ مستحق وراثت نہ تہا۔

سردار عطر سنگہ کا اچانک مرجانا

نوعمر سردار عطر سنگہ اگست سنہ ۱۸۶۷ء مین ناگہان مرگیا اور عام احتمال یہہ تہا کہ وہ قتل کیا گیا ہے کیونکہ اس بدنصیب خاندان مین گویا یہہ ایک دستور ٹہر گیا تہا کہ سرداران خاندان کی زندگی کا خاتمہ غیر طبعی طور پر ہی ہوا کرے اور انکے ہان معمولی موت سے مرنا تو ایک امر اتفاقی تہا۔ لیکن اس جرم مین اگر واقعی وہ سرزد ہوا بہی ہو کوئی شخص ماخوذ نہ ہوسکا کیونکہ یہہ لڑکا استقدر کم سن

تہا کہ زنانہ مین رہا کرتا تہا اور اسلئے خاطر خواہ تحقیقات محال تہی -

سردار پہاڑ سنگہ کو اسکا جانشین مقرر کیا جانا اور اسکا طور و طریق اور انتظام ریاست

چونکہ حکام انگریزی کے نزدیک ریاستون کی جانشینی کے بارہ مین استحقاق اشخاص متعلقہ شاخ ہمجد قابل تسلیم تہا اسلئے سردار پہاڑ سنگہ کو جو اوس قاعدہ کے موافق مستحق تہا وارث ریاست تسلیم کیا گیا اور اوسکو ہدایت کی گئی کہ حسب دستور و رواج خاندان چہوٹے بہائی اور بہاوج کیواسطے معاش مناسب مقرر کردے - یہہ نیا سردار ایک روشن دماغ اور ہوشیار آدمی تہا اسنے اپنی ریاست کو بہت ترقی اور رونق دی حتےکہ بیس برس کے عرصہ مین آمدنی دوچند سے زیادہ ہوگئی - اوسنے بہت سے نئے گانو آباد کئے اور جمعبندی کی کمی اور اوسکے عدل و انصاف اور رعیت پروری کا شہرہ سنکر اکثر کاشتکار لاہور اور پٹیالہ کی عملداریون سے اوسکی ریاست مین چلے آئے - جب ریاست اسکو پہونچی تہی اوسوقت اوسکا ایک بڑا حصہ محض ویران جنگل تہا اور ۱۸۲۳ع مین کپتان مرے صاحب نے اپنی کتاب یادداشت واقعات مین لکہا ہے کہ بوقت طلوع آفتاب یہہ ملک ریت کا ایک سمندر معلوم ہوتا ہے جسمین بجز پیلو اور بعض اور قسم کی ریگستانی نباتات کے درختون اور سبزہ کی شکل بہی نظر نہین آتی جسکے سبب سی اُس ملک کا منظر ظاہری بہی خوشنما نہین معلوم ہوتا اور صاحب موصوف لکہتے ہین کہ ہرچند زمین ریتلی ہے مگر گیہون کی عمدہ فصلون کے واسطے صرف پانی کی محتاج ہے -

زمانہ قدیم مین فیروزشاہ نے ستلج سے ایک نہر دہرم کوٹ کے قریب جو فیروزپور اور لودہانہ کے وسط مین واقع ہے نکالی تہی جو کوٹ عیسے خان کے برابر ہوکر مُدکی مین سے گذرتی تہی اور فریدکوٹ کے جنوب مین مُلک کو سیراب کرتی ہوئی ریگستان مین غایب اور ختم ہوجاتی تہی۔[1] سردار پہاڑ سنگہ کے پاس اسقدر روپیہ نہ تہا کہ نہرین کہدواتا مگر اوسنے بہت سے کنوئین تعمیر کرائے اور کاشتکارون کو بہی کنوئین بنانے کی ترغیب دی اور درباب وصول محاصل ریاست ایک ایسے اعتدال اور رعایا پروری کی نظیر قایم کی جسکی تقلید اور بڑے بڑے سردار اور رئیس نفع کثیر کے ساتہہ کرسکتے تہے۔

بیان اوسکی گدی نشینی کے استحقاق کا

اوسکا چہوٹا بہائی صاحب سنگہ تو اوہین دنون مرگیا تہا جبکہ پہاڑ سنگہ کو سرداری حاصل ہوئی تہی اور مہتاب سنگہ پسر زوجہ مطلقہ مہر سنگہ کی گذراوقات کے لئے اوسنے ایک گانو دیدیا تہا۔ سردار پہاڑ سنگہ نے چار شادیان کی تہین۔ پہلی

---

[1] اس نہر کے آثار اب بہی پائے جاتے ہین اور اسکا قصہ اس نواح مین یون مشہور ہی کہ پہلے زمانہ مین فریدکوٹ کے ایک سردار کی ایک لڑکی نہایت حسین تہی جسکی بابت اوسنے یہہ عہد کرلیا تہا کہ اسکو ایسے شخص سے عقد مین دونگا جو کاٹہہ کے گہوڑے پر سوار ہوکر فریدکوٹ آئی۔ اس شرط کو فیروزشاہ نے اس طرح پر پورا کیا کہ ایک نہر بنوائی اور ایک ناو مین سوار ہوکر فریدکوٹ آیا اور لڑکی کو بیاہ لے گیا مگر جب اپنی اس بیوی کو لیکر واپس جارہا تہا تو بادشاہ نے رستے مین اوس سے ایک سوئی مانگی جو وہ اوس وقت دے نہ سکی اس بات سے بادشاہ نے یہہ سمجہہ کر کہ وہ گہر بسانے کی قابلیت نہین رکہتی ہے اوسکو نہر کے کنارہ پر بمقام مُدکی چہوڑ دیا جہان ایک مٹی کے تودہ کو جو ابتک موجود ہے یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ علامت صداقت اس قصہ کی ہے۔

۱۲ مصنف

بیوی سردارنی چند کنور سمند سنگہ دہالیوال دہنہ والے کی بیٹی تہی جس سے راجہ وزیر سنگہ رئیس حال پیدا ہوا اور دوسری جسکا نام دیبو تہا مُدکی کے ایک گِل گوت کے زمیندار کی بیٹی تہی جس سے دو بیٹے دیپ سنگہ و انوکہہ سنگہ جنہون نے بچپن ہی مین قضا کی پیدا ہوئے تہے- تیسری مرتبہ اوسنے مطابق دستور چادر ڈالنے کے اپنے بہائی صاحب سنگہ کی بیوہ سے شادی کی تہی اور اوسکی اخیر زوجہ سردارنی جس کنور رائی سنگہ کالیکا ساکن موضع جنال کی دختر تہی جو ریاست پٹیالہ مین واقع ہے-

پہاڑ سنگہ اور اوسکے بہائی صاحب سنگہ کے باہمی تنازعات

پہاڑ سنگہ کی سرداری کا ابتدائی زمانہ ہرگز پُر امن نہ تہا اور حسب دستور خاندان اوسکے بہائی صاحب سنگہ نے اوس سے بغاوت کرکے اوسکو اسقدر تنگ کیا تہا کہ فساد کے فرو کرنیکے واسطے اوسکو انگریزی فوج کی امداد مانگنی پڑی تہی اور جب یہہ استدعا منظور ہوئی تب اگرچہ ازروی ایک شرط کے منجملہ شرائط حفاظت سرکار انگریزی یہہ امر محض خلاف ضابطہ تہا کہ ایک ریاست دوسری ریاست کے معاملات اندرونی مین دست اندازی کرے مگر چونکہ معاملہ مجبوری کا تہا لہذا سردار پہاڑ سنگہ کو ریاست جیند کی امداد اسموقع پر قبول کرنی پڑی القصہ صاحب سنگہ کی وفات کے ساتہہ یہہ سب قضیہ و فساد بہی ختم ہوگیا اور اس سردار کو بلا کہٹکے اپنی ریاست کی اصلاحون کے عمل مین لانے کی فرصت ملی البتہ حاکم کوٹ کپورا سے جو سرکار لاہور کی طرف سے متعین رہا کرتا تہا کبہی کبہی قضیہ اور تکرار ہوتا رہتا تہا

سردار پہاڑ سنگہ کی عمدہ خدمات بموقع جنگ ستلج

چونکہ کوٹ کپورا فریدکوٹ کے جنوب مین صرف چہہ سات میل کی ہی فاصلہ پر واقع ہے اور یہہ مقام مع اوسکے متعلقہ علاقہ کے خاندان فریدکوٹ کے بزرگون کے قبضہ مین تہا اسلئے ظاہر ہے کہ اگر یہہ علاقہ اوسکو ملجاتا تو کیسی خوشی ہوتی مگر آخرکار اس تمنائی دلی کے حصول کا موقع بہی آگیا اور پہاڑ سنگہ نے کمال دانائی اور دوراندیشی سے اوس موقع کو ہاتہہ سے نہ جانے دیا چنانچہ جب سنہ ۱۸۴۵ع مین لاہور سے لڑائی شروع ہوگئی اور بہت سے سرداران اینڑوی ستلج نے ناطرفداری یا مخالفت اختیار کی اس سردار نے اپنے تئین انگریزونکا طرفدار بنایا اور فوج کے لئے رسد اور بار برداری وغیرہ کے مہیا کرنے مین اپنے مقدور کے موافق کافی سعی کی اور فوج سرکاری کے لئے جاسوس اور خبررسان بہم پہونچائے۔ اگرچہ جنگ فیروزشہر سے ذرا پہلے اوس سے کسیقدر تذبذب وتنزل ظہور مین آیا ہو مگر وہ وقت ایسا نازک تہا کہ اگر سرکار انگریزی کے کسی بہترین دوست اور خیرخواہ نے کسیقدر زائداز ضرورت احتیاط بہی اپنے بچاؤ کی خاطر کی ہو تو بلحاظ حالات وقت واجب تہا کہ اوسکو معذور تصور کیا جائے مگر بعد جنگ مذکور کے جسکو نہ انگریز اپنی فتح کہہ سکتے تہے نہ سکہہ اور اوسوقت انگریزون کی حالت پہلے سے بہی زیادہ نازک تہی وہ خیرخواہ رہا اور خدمات نمایان بجالایا۔

ان خدمات کا صلہ اور سردار پہاڑ سنگہ کا راجہ بنایا جانا

ان خدمات کے صلہ مین اوسکو نصف علاقہ ضبط شدہ راجہ نابہہ سنہ ۱۸۴۶ع مین دیا گیا اور اوسوقت اوسکے اس نصف حصہ کی جمع

[illegible]

پنتیس ہزار چہہ سو بارہ روپیہ سالانہ تہی علاوہ برین کوٹ کپورا کا موروثی علاقہ بہی مع خطاب راجگی اوسکو عطا کیا گیا اور بالعوض محصول سایر جو ممالک اینروی ستلج مین سے عموماً موقوف کرا دیا گیا تہا راجہ پہاڑ سنگہ کے لئے گورنمنٹ سے دو ہزار روپیہ سالانہ بطور نقد مقرر ہوا اور چونکہ ریاست فریدکوٹ اور حکام انگریزی کے باہم ایک یہہ بہی قرارداد ٹہر گیا تہا کہ علاقہ کوٹ کپورا کی معافیات درصورت عدم موجودگی وارثان اہل معافی بجای سرکار انگریزی راجہ کو پہونچا کرینگی اسلیے یہہ بہی قرار دیا گیا کہ اس رقم دو ہزار روپیہ مین سے بقدر جمع معافیات ضبط شدہ کے جو کچہہ ازروی حساب واجب ہو گا مجرا و محسوب کیا جایا کریگا[1]

---

[1] تفصیل اس مجمل فقرہ کی یہہ ہے کہ جب سنہ ۱۸۴۶ء مین جنگ اولی سکہان کے بعد کوٹ کپورا کا علاقہ لاہور سے ضبط کر کے فریدکوٹ کو دیا گیا اون تحریرات مین جو اس عطیہ کے متعلق تہین یہہ لکہا گیا تہا کہ یہہ علاقہ باستثنای معافیداران کے انکو دیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت تو اصل مطلب اس استثنا کا صرف اتنا ہی تہا کہ اشخاص قابض معافیات کے حقوق محفوظ ہین اور راجہ صاحب اون کو بیدخل نہ کر سکین مگر سنہ ۱۸۴۹ء کی دوسری لڑائی کے بعد جبکہ ممالک اینروی و آنروی ستلج مین حکام گورنمنٹ انگریزی نے اپنی مصلحت ملکی کو اپنے اون حقوق کے باب مین جو ان ریاستون اور جاگیردارون کے حقوق باہمی سے مستنبط اور مفہوم ہو سکتے تہے ایک ایسے ڈہنگ پر قایم کرنا پسند کیا جس سے فواید گورنمنٹ کو ترقی اور تقدیم حاصل ہوتی تہی تو اوسوقت اس لفظ استثنائے مذکورہ بالا نے یہہ تضمنی معنے پیدا کئے کہ جو کوئی ایسا معافیدار لاوارث مر جاے گا اوسکی معافی گورنمنٹ کی ضبطی مین آئے گی فریدکوٹ کو نہ ملیگی اور چونکہ ظاہر ہے کہ ایسی معافیان متفرق اور قلیل ہی ہوا کرتی ہین لہذا معلوم ہوتا ہے کہ حکام ممدوح نے آخرکار یہہ بندوبست قرار دیا کہ بصورت لاوارثی ایسی معافیون کو فریدکوٹ ضبط تو کرے مگر گورنمنٹ انگریزی کو گورنمنٹ ممدوح کے اس استحقاق کے عوض مین ایک رقم بطور نقدی ایک تعداد معین سے ادا کرتی رہے چنانچہ ترجمہ جلد دویم کتاب عہدنامجات مولفہ جناب آنریبل سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر کے صفحہ (۴۴۲) پر جو فریدکوٹ کی سند مورخہ اکیسوین اپریل سنہ ۱۸۶۳ء درج ہے اوسکی دفعہ دویم سے معلوم ہوتا ہے کہ چار ہزار دو سو اڑتیس روپیہ بابت استحقاق ضبطی معافیات مذکورہ گورنمنٹ نے سال بسال لینا قرار دیا تہا اور منجملہ اوس کے دو ہزار روپیہ سالانہ بابت معاوضہ معافی سایر مجرا دیکر خالص دو ہزار دو سو تیس روپیہ لینا قایم رہا تہا ۱۲ مترجم

راجہ پہاڑ سنگہ کا انتقال سنہ ۱۸۴۹ء مین

راجہ پہاڑ سنگہ نے اپریل سنہ ۱۸۴۹ء مین بعمر پچاس سال وفات پائی اور اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا وزیر سنگہ جسکی عمر اکیس ۲۱ برس کی تہی اور بجز اوسکی اور کوئی بیٹا اوسکا زندہ نہ تہا متمکن اور راجہ ہوا۔

بیان خدمات راجہ وزیر سنگہ

اس نوجوان شخص نے سنہ ۱۸۴۹ء کے جنگ دویم سکہان مین سرکار انگریزی کی طرف ہوکر خدمت کی اور غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین اوسنے بعض باغیون کو گرفتار کرکے حکام انگریزی کے حوالہ کیا نیز اوسنے اپنے آپ کو اور اپنی فوج کو صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور کے حکم کا تابع کردیا اور ستلج کے گہاٹون پر باغیون کی راہ مسدود کرنے کے لیئے آدمی متعین کردیئے۔ اوسکی فوج نے جنرل وان کورٹ لنیڈ کی زیر حکم سرسہ وغیرہ مین نام آوری کے ساتہہ کام دیا اور خود اوسنے کچہہ سوار اور دو ۲ توپین لیکر ایک نامی باغی مسمی شام داس[اہ] پر حملہ کیا اور اوسکے گانو کو غارت کردیا۔

بیان صلہ خدمات

ایام غدر کی خدمات کے صلہ مین راجہ وزیر سنگہ کو خطاب برار بنس راجہ بہادر کا عطا ہوا اور بجائی سات پارچہ کے خلعت کے جو پہلے سے مقرر تہا گیارہ پارچہ کا خلعت مع گیارہ توپ کی سلامی کی مقرر ہوا اور دس سوارون کا سرکار انگریزی کی خدمت کے واسطے حاضر رکہنا جو سابق سے اونکے ذمہ مقرر تہا وہ بہی معاف کیا گیا اور گیارہوین مارچ سنہ ۱۸۶۲ء کو اختیار تبنیت ازروے سند مندرجہ حاشیہ دیا گیا

[اہ] یہہ شخص ایک فقیر موضع ڈیہڑی کہانا پرگنہ جیتو علاقہ نابہہ کا رہنے والا تہا۔ محشی

- راجہ وزیر سنگھ کا بیٹا اور ولی عہد ٹیکہ بکرما سنگھ ہے جو جنوری سنہ ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا تہا اور راجہ ناہر سنگھ والئے بلب گڈہ کی بیٹی سے اوسکی شادی ہوئی ہے - راجہ وزیر سنگھ کی خود چار رانیان ہین اول اندر کنور دختر شام سنگھ ساکن مانسا مادر ٹیکہ بکرما سنگھ دویم دختر لبہاوا سنگھ رائے پوریہ سویم دختر سردار گجا سنگھ ساکن لاہور اور چہارم بیوہ اوسکے بہائی انوکہ سنگھ کی جسکا انتقال سنہ ۱۸۴۵ء مین بعارضہ ہیضہ ہوگیا تہا - فقط

سند

سلہ بنام ہائنس راجہ وزیر سنگھ بہادر والئے فریدکوٹ

- ہرگاہ کہ حضرت ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ وہ سب سرداران و روسائے ہندوستان جو اپنی اپنی قلمروون کے اندر اب حکمران ہین اونکی ریاستون اور حکومتون کو دوام حاصل ہو اور اون کے خاندانون کا نام اور عزت برقرار رہے لہذا بہ تعمیل اس خواہش کے مین بذریعہ اس سند کے آپ کو اس وعدہ سے مطلع کرتا ہون کہ درصورت عدم موجودگی ورثائے حقیقی کے آپکا اور آپکی ریاست کے آیندہ فرمان رواؤن کا بموجب رسم شاستر اور رواج آپ کی قوم کے کسی شخص کو جانشینی کے واسطے متبنے کر لینا مسلم اور منظور کیا جائیگا - اور اس بات کا اطمینان رکھو کہ تاوقتیکہ آپ کا خاندان تاج و تخت سلطنت کا خیرخواہ رہیگا اور گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ جو عہدنامہ اسنادات یا قول و قرار عمل مین آئے ہوئے ہین اونکی شرائط پر قایم و ثابت قدم رہیگا کوئی چیز اس وعدہ مین جو آپ کے ساتھ از روئے سند ہذا کیا گیا ہے خلل انداز نہوگی -

۱۲ مصنف

تاریخ ریاست کپورتھلہ

شہر کپورتھلہ کی بنا۔

یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ شہر کپورتھلہ کو جو جالندہر اور دریای بیاس کے مابین واقع ہی جیسلمیر کے ایک راجپوت مسمی رانا کپور نے آکر سلطان محمود غزنوی کے حملہ کے زمانہ یعنی گیارہوین صدی عیسوی کے شروع مین آباد کیا تہا لیکن اس روایت کی صحت بالکل مشتبہ ہی۔ غالباً آہلووالیونکی دار الریاست کے واسطے ایک مشہور و معروف بانی پیدا کرنے کی غرض سے رانا کپور کا نام اختراع کر لیا گیا ہے۔

رانا کپور کا آہلووالیونکا ایک فرضی مورث اعلے ہونا۔

جب رانا کپور کا وجود ہی فرضی ہی تو آہلووالیونکا اوسکی اولاد مین ہونیکا دعوی بہی افسانہ سے کم نہین ہی جسطرح کہ مسلمانون مین ہر ایک ذی عزت خاندان سید ہونیکا دعوی کرتا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت اہل اسلام کا ایک جزو اعظم امام حسین علیہ السلام کی اولاد مین ہی اسیطرح جاٹون مین ہر ایک عروج یافتہ خاندان کو اوسوقت تک تسکین و طمانیت نہین ہوتی جب تک کہ بہاٹ اور میراثی لوگ اوسکے واسطے کوئی خالص راجپوت نسل کا مورث اعلے تلاش نکر دین۔

ہندوستان کے نسبون کی عجیب وغریب صحت

ہندوستانیونکے نسب نامون کو غلط کہنا یا کسی شخص کے کسی خاص خاندان کے مورث اعلے ہونے مین کلام کرنا ایک دشوار امر ہے۔ کیونکہ ہندوستان مین جہان قبل از آمد اہل اسلام کوئی معتبر تاریخ نہ تہی جس سے حالات و واقعات معلوم ہوتے غیر مشہور خاندانون تک کے نسب نامے بہی زبانی روایتون کے ذریعہ سے جو نہایت احتیاط کے ساتہہ نسلاً بعد نسل چلی آئی ہین محفوظ رہی ہین۔ ہر ایک گانون مین میراثی یا بہاٹ ہر ایک زمیندار کا نام جسکے پاس اوس گانون کی زمین زمانہ آبادی گانون سے رہی ہو جسکو سیکڑون برس کا عرصہ گذرا ہوتا ہی بر زبان بتا سکتا ہی اور اس نسب نامہ کی صحت کا شاہد یہہ امر بہی

کہ گانون کی زمینین آجکل دن اوسیقدر حصون مین منقسم موجود ہین جو اصل بانیان دیہہ کی اولاد کے ازروی حساب ہوتی چاہئین۔

راجپوت راجاؤن کا طول طویل نسب نامہ۔

کوہ ہمالہ مین راجپوتون کی قدیمی ریاستین مثل چمبہ و منڈی و سکیت موجود ہین اور ان سب سے زیادہ ذی وقعت ریاست کوہ کانگڑہ مین کٹوچون کی ہی جسکو گورکھون اور سکہون نے اتفاق کر کے مغلوب کر لیا تھا ان ریاستون کا نسب نامہ بلا انقطاع سلسلہ چار سو ستر راجاؤن تک پہونچتا ہی۔ اوس زمانہ سے پیشتر کے واقعات کی نسبت جسکو ہم تاریخی زمانہ کہتے ہین صرف قیاس سے تحقیق کا کام لیا جانا امر ضروری ہے لیکن اسبات کے سمجھنے مین کچھہ دشواری نہین ہی کہ ان طول وطویل نسب نامون مین جنکے آگے نہایت خاندانی امراے یورپ کے گھرانے طفل دیروزہ معلوم ہوتے ہین کچھہ صداقت کا ہی ظہور ہی۔ یہہ بے شور و شر کوہستانی علاقے جو دشوار گذار درون اور برف و سردی کی وجہہ سے محفوظ تھے اون حملہ آور فوجون کی گذرگاہون سے دور تھے جو شمالی اور مغربی جانب سے ہندوستان کے میدانون کو یکے بعد دیگری پامال کرتی رہی ہین ممکن ہی کہ ایسی مقامات مین ایک امن پسند قوم کے لوگ جو نہ اسقدر اولوالعزم اور ذی حوصلہ تھے کہ اپنے ہمسایون سے قوت آزمائی کرتے اور نہ اسقدر متمول تھے کہ دوسرون کو اونپر حملہ کرنیکی ترغیب و تحریص ہوتی ہزارہا سال تک امن وخاموشی کے ساتھہ رہتے ہون اور ہوسکتا ہی کہ ایسی مقامات کے حکمران خاندان اوس زمانہ مین بھی قدامت کا دم بھرتے ہون جبکہ حضرت موسی بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لیچلے تھے اور یونانی لوگ اپنے تیز رفتار جہازون کو ٹرائی کی طرف بڑہا رہے تھے۔[۵۱]

---

[۵۱] شہر ٹرائی کو ملک شام کے مشہور شہر دمشق کے قرب وجوار کے صحرا نشین لوگون نے بحیرہ شام کے اوس کنارے جو ایشیائے کوچک کی

جاٹ سکہہ عموماً نسل راجپوت سے ہین۔

ان وجوہات سے اگر ہندوستانی نسب نامون کی صحت رئیسان خاندان کپورتہلہ کو راناکپور کی اولاد مین ہونے کے دعوی کا مجاز کرتی ہو (گو اس دعوی کا ثبوت بجز اس بیان کے اور کچہہ نہین ہی) تو وہ (یعنی جاٹ) تو بلا حجت نسل راجپوت سے ہونیکا بالعموم دعوی کرسکتے ہین کیونکہ وہ روایتین جو پنجاب کے جملہ اقوام جاٹ مین اوپر سے چلی آتی ہین قریباً اونکی ہر ایک گوت کا نسل راجپوت مین ہونا ثابت کرتی ہین اور یہہ سب روائتین اس بارہ مین اسقدر متفق ہین کہ اونکی روسے یہہ کہنا ناممکن ہی کہ اونمین صداقت کا ایک بہت بڑا حصہ موجود نہین ہی - یہہ بات قرین قیاس ہی کہ اصل مین جاٹون اور راجپوتون کا سلسلہ متحد ہو یعنی وہ ایک ہی مورث اعلی کی اولاد مین ہون - جبکہ آریا قوم نے شمال کی طرف سے مثل ایک سیلاب کے آکر ملک کو اصلی باشندون سے صاف کیا تہا اور خود ہندوستان مین مسکن گزین ہو گئی تہی اور ہندوون نے وہ طریقہ تمدن قایم کیا جسکے نمونے کچہہ کچہہ اتبک بہی باقی ہین اوس سے کئی سو برس بعد تین مرتبہ یا اس سے بہی زیادہ -

---

طرف ہے ایک ایسی زمین پر جو بطور جزیرہ نما ہی اور جسکا دورا ۱۹ اونیس میل تہا آباد کیا تہا پچاس ہاتہہ اونچی اور نہایت مضبوط دیوار جسکا محیط چار میل تہا اسکو گرد بنی ہوئی تہی اور نہایت پر رونق اور نامی تجارت گاہ تہا جب پوڈاکیز ملقب بہ پرائم جو ایک دفعہ یونانیون کے پاس قید رہ چکا تہا اور بہت سا روپیہ دیکر چہوٹا تہا یہان کا بادشاہ ہوا تو اوسنے اپنے دشمن یونانیونکی پاس اپنے بیٹے پیرس کو صلح کرنے کے لئے بہیجا مگر پیرس عوض یہہ نالایقی کی کہ بجائے صلح حاصل کرنے کے منی لاس بادشاہ سپارٹا کی جورو مسماۃ ہیلین کو اپنے ساتہہ بہگا لایا - اسپر یونانیون کو نہایت غصہ ہوا اور خیال کیا جاتا ہی کہ اب سے ۳۰۶۵ تین ہزار پینسٹہہ برس پہلے یعنی ۱۱۸۴ قبل پیدائش حضرت عیسے علیہ السلام ہین اونکی متفقہ سپاہ نے جو بقدر ایک لاکہہ کے تہی ایک ہزار ایک سو چہیاسی جہازون پر بیٹہہ کر ترائے پر حملہ کیا - ہومر یونان کا مشہور و معروف شاعر بیان کرتا ہی کہ اسوقت ترائے ایک نہایت مستحکم دار السلطنت تہا اور پچاس ہزار سپاہ اوسکی محافظت کرتی تہی - اسکا محاصرہ دس برس جاری رہا اور آخرکار یونانیون نے ایک فریب سے شہر مین داخل ہوکر باشندون کو قتل اور شہر کو جلاکر برباد کردیا - ماخوذ از ناسخ التواریخ و تاریخ اقوام قدیم مصنفہ ڈاکٹر رالن صاحب - محشی

راجپوتونکا جنوب کی طرف سے پنجاب مین نقل مقام کرنا

راجپوتون نے جنوب سے شمال کی طرف نقل مقام کیا جسکے آثار ہنوز پنجاب مین موجود ہین ۔ ان انقلابون مین اکثر راجپوتون نے خاندان جاٹ سے بذریعہ شادی کے رشتہ اور قرابت پیدا کی جس سے اونکی شرافت نسبی مین تو بیشک بٹہ لگ گیا مگر بعد کو بہت سے ذی ریاست خاندانون کے اصل مورث اعلی ہونے کا شرف اونکو ہی حاصل ہوا لیکن بعض بعض نے اپنی راجپوتی نسل کو خالص رکہا اور اپنی ہی ذات برادری مین شادیان کین اور کاشتکاری کرنا بہی اپنے خلاف شان سمجہا اور بعض نے مسلمانون کے دور حکومت کے شروع مین (جبکہ سلاطین اسلام تلوار ہاتہہ مین لیکر جہاد کا وعظ کہا کرتے تہے اور زمانہ حال کی طرح یہہ کام ایسے کمینہ لوگون کا نہ تہا جو قمار بازیون اور عیاشیون مین مستہلک اور مستغرق رہا کرتے ہین) اپنا اصلی مذہب ایک ایسے ہی مذہب کے واسطے ترک کر دیا جو اونکی جنگجو طبیعتون سے زیادہ مناسبت رکہتا تہا اور وہ لوگ اب مذہب کے مسلمان اور سیال و ٹوانہ و گہیبہ و جودہرہ کے نام سے مشہور ہین اور پنجاب کے بعض خوشرو و وجیہہ ترین اقوام اور عمدہ ترین سپاہیون مین سے ہین ۔

خاندان کپورتہلہ کا کلال قوم سے ہونا ۔

خاندان کپورتہلہ کی اصلیت گو کچہہ ہی کیون نہو اوسکا اول ذکر تاریخ مین اسطرح پر آیا ہے کہ وہ کلال[۵۱] جاٹون کا ایک خاندان ہے جس سے سداو سنگہ آباد کنندہ موضع آہلو (جس بنا پر خاندان کپورتہلہ بلقب آہلووالیہ مشہور ہے) و مواضعات مالی ہلو سادہو و تور و چک واقع نواح لاہور علاقہ رکہتا تہا ۔ اس خاندان کے کلال بن جانے کی کہانی یون بیان کی گئی ہے کہ سدا جو سداو سنگہ کا چہوٹا بہائی تہا کلال قوم کی ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا مگر اس لڑکی کے

---

[۵۱] مصنف کے نزدیک لفظ کلال جاٹ سے غالبًا یہہ مراد ہوگی کہ یہہ خاندان بوجہ زمینداری پیشہ کے باعث گویا جاٹ تہا ۔ مترجم

کے وارثون نے اوسکے ساتھہ اوسکی شادی کرنے سے انکار کیا اس صدمہ سے سداوسنگہ اسقدر بیمار ہوگیا کہ زیست کی توقع نرہی آخر کار لڑکی والی شادی کرنے پر راضی ہوگئی مگر یہہ شرط ٹھہرائی کہ سداوسنگہ کا خاندان کلال کے نام سے مشہور ہو چنانچہ یہہ شرط منظور ہوئی اور شادی عمل مین آئی اور خاندان آہلووالیہ اوسوقت سے برابر کلال کہلانے اور اوسی قوم مین نسبت وقرابت کرنے لگا۔ یہہ قصہ بالبداہت خلاف قیاس ہے اور بلاریب اون دلچسپ اور خالی از ضرر افسانون مین شمار کیا جاسکتا ہے جو ہر زمانہ مین اُن لوگون مین جاری رہے ہین جو دنیا کو بفایدہ یہہ ذہن نشین کرانا چاہتے ہین کہ ہم بہی ایک مورث اعلے رکہتے ہین لیکن راجگان کپورتہلہ کو اپنی شہرت ونیکنامی کے واسطے کسی ایسے افسانہ کی ضرورت نہین ہے کیونکہ خواہ یہہ بات بہی نہ ہوتی کہ اس خاندان کا اصل بانی سردار جساسنگہ جیسا شخص ہے جو اپنے زمانہ مین افواج قوم خالصہ کا ایک نامور سردار اور ستلج کے شمال کے سکہہ سردارون مین سب سے زیادہ مشہور ومعروف تہا تب بہی بہادری ووفاداری اور بہ نسبت گورنمنٹ انگریزی خیرخواہی اور انتظام ملکی مین دانائی ورعایاپروری اور ایسی فیاضی وروشن دماغی جو تمام رؤساء ہندوستان کے واسطے فی نفسہ ایک نظیر ہوسکتی ہو یہہ سب اوصاف راجہ رندہیر سنگہ صاحب کپورتہلہ کے متوفی والی کی ذات مین ایسے جمع تہے جنہون نے اونکو کسی مورث اعلے کی ضرورت سے بالکل ہی مستغنی کر دیا تہا۔

سداوالاولد فوت ہوا مگر اوسکے بہائی سداوسنگہ[51] کے چار بیٹے ہوے۔ گوپال سنگہ۔ ہمیو۔ سکندر۔

---

[51] کیفیت خاندان کپورتہلہ مرتبہ اہالیان ریاست موصوفہ مین جو ماخذ اس عبارت کا ہے سداوسنگہ کا بیٹا گوپال لکہا ہے۔ اور گوپال کے چار بیٹون کے نام بہ تفصیل ذیل ہین۔ جاگا۔ دیواسنگہ۔ ہیمون۔ سکندر۔ یہہ کتاب مجکو میرے عنایت فرمایان دلی لالہ ایسرداس صاحب ومنشی بہگوان داس صاحب اہلکاران ذوی قدر ریاست موصوفہ کی مہربانی سے واسطے تصحیح اس ترجمہ کے حاصل ہوئی ہے۔ السید محمد حسین۔ ١٢

چاکا - انمین سے چہوٹے بہائی چاکا نے لاہور مین سکونت اختیار کی جہان ایک بازار اوسکا بنوایا ہوا ابتک موجود ہے بڑے بہائی گوپال سنگہ اور اوسکے بیٹے دیوا سنگہ کا حال بہت کم معلوم ہے غالباً ان لوگون نے کچہ شہرت حاصل نہین کی - شجرہ اس خاندان کا ذیل مین درج ہے -

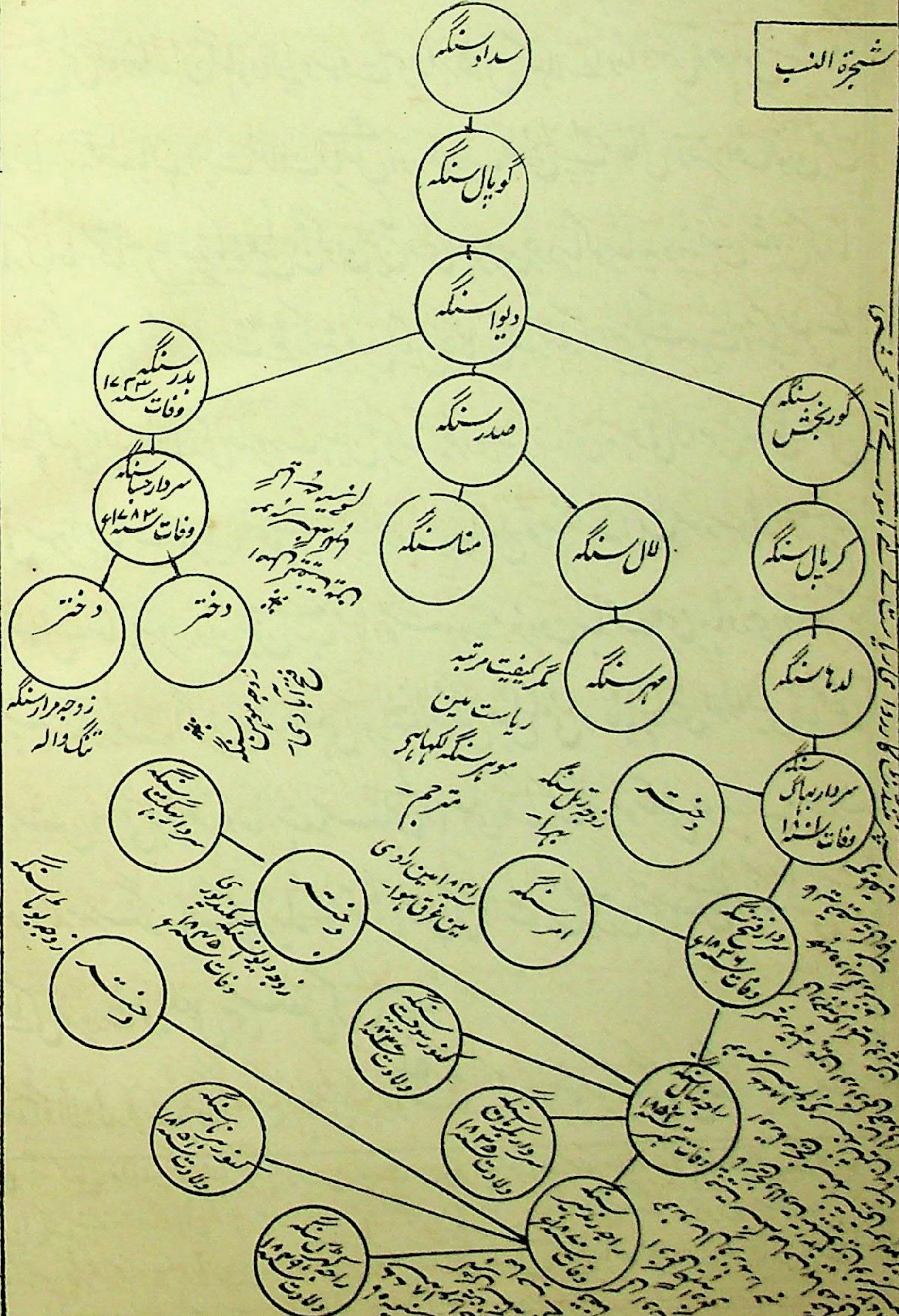

شجرۃ النسب

سداو سنگہ
گوپال سنگہ
دیوا سنگہ
بدر سنگہ وفات سنہ ۱۷۲۳ء
صدر سنگہ
گوربخش سنگہ
سردار جسا سنگہ وفات سنہ ۱۷۸۳ء
منا سنگہ
لال سنگہ
کرپال سنگہ
دختر
دختر
مہر سنگہ
لدہا سنگہ
زوجہ مرار سنگہ تنگ والہ
تمہ کیفیت مرتبہ ریاست مین موہر سنگہ لکہا ہے
مترجم -
بنت
سردار بہاگ سنگہ وفات سنہ ۱۸۰۱ء
امر سنگہ
سردار فتح سنگہ وفات سنہ ۱۸۳۷ء
دختر
دختر

بدر سنگہ آہلووالیہ اور گورو صاحب کے وعدہ کا ذکر۔

دیوا سنگہ کے چہوٹے بیٹے بدر سنگہ کی شادی باگہہ سنگہ کی بہن کے ساتہہ ہوئی تہی جو ضلع لاہور مین ایک چہوٹا سا سردار تہا۔ مگر چند سال تک بدر سنگہ کی کوئی اولاد نہوئی آخرکار گورو گوبند سنگہ صاحب سے دعا کی استدعا کی گورو صاحب نے اس شرط سے بیٹا بخشنے کا وعدہ کیا کہ اوسکو اونکا سکہہ بنایا جاوے اس امر کو بدر سنگہ نے بخوشی منظور کیا۔ گورو صاحب کی دعا کا دفعتًا اثر نہین ہوا مگر ۱۷۱۸ء مین جبکہ گورو صاحب کی وفات کو دس برس ہو چکے تہے اوسکا ظہور ہوا۔ یعنی بدر سنگہ کے ایک بیٹا جسکا نام جسا سنگہ رکہا گیا پیدا ہوا اس عرصہ مین بدر سنگہ کو اپنا وعدہ یاد رہا تہا مگر اوسکی وفات کے بعد جبکہ جسا سنگہ کی عمر پانچ برس کی تہی اوسکی بیوہ کو یہہ خیال آیا کہ مبادا اوس وعدہ کی فراموشی کی ہی وجہہ سے ہمارے خاندان کو بدر سنگہ کی وفات کی یہہ مصیبت آئی ہو اور اسی نظر سے اپنے بیٹے کو لیکر دہلی کو روانہ ہوئی جہان مائی سُندری گورو صاحب کی بیوہ اوسوقت سکونت رکہتی تہین۔ مائی صاحبہ نے اوسکی کماحقہ خاطر تواضع کی اور چند سال تک وہان اقامت پذیر رہی اور مائی صاحبہ کی ہر طرحسے خدمت گزاری کرتی رہی جنکو مان اور بیٹے دونون سے کمال درجہ کی الفت و محبت ہوگئی۔

اوائل ایام جسا سنگہ

جب جسا سنگہ بارہ برس کا ہوا تو اوسکی مامون باگہہ سنگہ نے اوسکو بہ تقاضائے محبت پنجاب مین بُلوالیا۔ رخصت کے وقت مائی سندری صاحبہ نے جسا سنگہ کو بہت سی دعائین دیکر اوسکی آیندہ عروج کی پیشین گوئی کی اور ایک چاندی کا عصا اوسکو دیکر یہہ کلمات فرمائی کہ تیرے اور تیری اولاد کے جلو مین عصا بردار چلا کرینگے۔ جب یہہ لوگ جالندہر مین پہونچے تو سردار کپور سنگہ فیض اللہ پوریہ وہان موجود تہا جسا سنگہ کی والدہ نے اپنے بیٹے کو اس سردار کی حفاظت مین

سپرد کر دیا[۵۱]- اسکی بعد وہ موضع ہلو ساد ہو کو واپس گئی اور جسا سنگہ نے جو ایک ہوشیار لڑکا تہا اپنے ماموں باگہہ سنگہ کی طرف سے کاروبار کرنے کی لیاقت جلد بہم پہونچائی اور چار برس کے بعد اوسکا ماموں شاہی فوج کے مقابلہ مین بمقام ہریان مارا گیا-

سردار جسا سنگہ کا خود سردار ہوجانا-

اب جسا سنگہ نے جو بذات خود سردار ہو گیا تہا بہت جلد نہایت شہرت و ناموری حاصل کی بندا کی شکست اور قتل کے بعد (جو گورو گوبند سنگہ صاحب کا جانشین اور منتقم تہا) حکام وقت کی سخت اور شدید کارروائیون سے سکہہ لوگ بالکل پامال ہو گئے تہے مگر عبد الصمد خان حاکم لاہور کی وفات اور نادر شاہ کے حملہ کے بعد جو سنہ ۱۷۳۹ع مین واقع ہوا تہا یہہ لوگ پہر سنبہالنے لگے- نادر شاہ کے آنے پر جسا سنگہ نے اپنے گانو کو چہوڑ دیا اور معہ بہت سے سکہہ سردارون کے مکتسر واقع ضلع فیروزپور مین پناہ گزین ہوا یہہ وہ مقام ہے جہان گورو گوبند سنگہ صاحب اخیر لڑائی لڑے تہے اور شکست پائی تہی اور اسی وجہہ سے سکہہ لوگ اوس مقام کو متبرک سمجہتے ہین نادر شاہ کے پنجاب سے چلے جانیکے بعد جسا سنگہ اپنے گانون کو واپس آیا اور دریاے راوی کے کنارے پر قلعہ ڈلیوال بنا کیا اور اوسیکو اپنا صدر مقام بنایا اوسنے مصلحتاً سردار فیض اللہ پوریہ سے جسکا علاقہ بیاس کے جنوب مین واقع تہا دوستی قایم رکہی اور اکثر مہمون مین اوسکا شریک ہوتا رہا-

جسا سنگہ کا جنگ وجدال مسلمان حاکمون کے ساتہہ-

سنہ ۱۷۴۳ع مین جبکہ ذکریا خان پسر عبد الصمد خان جو نواب خان یا خان[۵۲] بہادر کے نام سے زیادہ تر مشہور ہے لاہور کا صوبہ دار تہا جسا سنگہ نے ایک جمعیت کثیر

---

[۵۱] جسا سنگہ کے دہلی جانے اور مائی سندری صاحبہ کی الفت و شفقت کی حکایت خاندان آہلووالیہ مین مشہور ہے گو اوسکی صداقت ہر طرح سے معرض اشتباہ مین ہے - مصنف

[۵۲] صحیح نواب خان بہادر خان ہے - مترجم

سوارون کی ہمراہ لیکر دیوان لکہپت رائے پر جو امین آباد[۵۱] سے لاہور کو خزانہ پہونچانے کے واسطے جاتا تہا حملہ کیا اور اوسکو قتل کرکے کل مال ومتاع لوٹ لیا یہہ جسارت ایسی تہی کہ جسکو مسلمان حاکم برداشت کرسکتے اسلئے آدینہ بیگ خان جو بعد کو دوابہ جالندہر کا عامل ہوا سکہون کے مقابلہ کے واسطے مامور ہوا اور اوسنے بڑی خونریزی کے ساتہہ اونکو شکست دی جو سکہہ اس لڑائی مین گرفتار ہوئے تہے وہ لاہور مین اوس مقام پر قتل کئے گئے تہے جو اب بنام شہید گنج مشہور ہے[۵۲]۔

اور اوسکی فتوحات ستلج کے پار۔

اس موقع پر جسّا سنگہ ستلج کی طرف بہاگ گیا اور مواضعات مکہو وملانوالہ وبکوکے وہنجروال ودیگر دیہات پر جو یہہ سب ڈوگر لوگون کی بستیان تہین قبضہ کرلیا یہان پر بہی اوسکی تعاقب مین ایک فوج زیر حکم لچہمی نراین جو عبد الصمد خان کے اہلکارون مین سے تہا پہونچی اور جسا سنگہ اور اوسکے رفقا یعنی ہری سنگہ وجہنڈا سنگہ بہنگی نے پہر شکست کہائی اور ستلج کے شمال کی جانب پہاڑ مین جسّا سنگہ کو پناہ لینی پڑی یہہ سنہ ۱۷۴۵ء کا واقعہ ہے یعنی جس سال مین کہ ذکریا خان نے وفات پائی تہی اور صوبہ داری کے واسطے اوسکی بیٹون یحیی خان[۵۳] اور شاہ نواز خان کے باہم ایک طول وطویل تنازعہ ہوا تہا حتے کہ شاہ نواز خان کو جو یحیی خان سے چہوٹا تہا صوبہ داری حاصل ہوگئی تہی۔

جسّا سنگہ کی مہم قصور پر اور احمد شاہ درانی کا پنجاب پر حملہ آور ہونا

سنہ ۱۷۴۷ء کے موسم سرما مین جسّا سنگہ نے معہ اور سردارون کے ضلع قصور کی طرف

---

[۵۱] پرانا اور صحیح نام امین آباد ہے مترجم

[۵۲] یہہ مقام اب اکالیون کے تحت مین ہے یہان پر گرنتہہ صاحب پڑہا جاتا ہی اور کچہہ خیرات بہی دیجاتی ہے اور گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے تہوڑی سی جایداد بطور وقف معاف ہے۔ مصنف

[۵۳] یحیی خان نے اپنے باپ ذکریا خان کی طرف سے کچہہ عرصہ تک صوبہ داری کا کام کیا تہا لیکن یہہ نہین ثابت ہوتا جیسا کہ اکثر بیان کیا گیا ہی کہ وہ خود کبہی صوبہ دار رہا ہو۔ دیکہو تاریخ پنجاب مصنفہ کننگہم صاحب وتاریخ کپتان مرے صاحب صفحات ۹۹ و ۴۔ مصنف

غزیمت کی اور بے خبری مین حملہ کرکے قریب تہا کہ اوس شہر پر قبضہ کرلے مگر اوس مقام کے استحکام کی وجہہ سے کامیاب نہو سکا تہوڑے دنون کے بعد اوسنے احمد شاہ درانی کے مقابلہ کی لئے جسکو شاہ نواز خان نے ہندوستان مین بُلایا تہا سرداران بہنگی وکہنیا ورامگڈیہ اور اپنے پُرانے دشمن آدینہ بیگ خان کے ساتہہ اتفاق کیا اس زمانہ مین سکہون کی وو دل ،، کچہہ باقاعدہ فوج نہ تہی اور گو اونہون نے احمد شاہ کو باثنای سفر اپنی قزاقیون سے بہت تنگ کیا اور چناب کے قریب اوسکی فوج کا کچہہ اسباب بہی لوٹ لیا مگر جب سرہند کے قریب اونہون نے اوس سے طاقت آزمائی کا ارادہ کیا تو بہت نقصان کے ساتہہ شکست کہائی۔

میر منو صوبہ دار لاہور کے ساتہہ جنگ و جدال۔

احمد شاہ درانی کے چلے جانے کے بعد میر معین الملک صوبہ دار لاہور معروف بہ میر منو اور اوسکے نایب راجہ کوڑا مل کے ساتہہ جسکے سپرد اضلاع ہوشیارپور و سیالکوٹ تہے جسا سنگہ لڑتا بہرتا رہا اور آدینہ بیگ خان پر بہی جو سکہون کے ساتہہ ہمیشہ سازشین کیا کرتا تہا اور کبہی اونکا دوست بن جاتا تہا اور کبہی دشمن جسا سنگہ نے ہوشیارپور کے قریب حملہ کیا مگر کوئی جنگ فیصل نہوئی بعد ازان اس آہلووالیہ سردار نے صلابت خان فوجدار امرتسر پر حملہ کیا اور اوسکو قتل کرکے اوسکے ضلع کے ایک بڑے حصہ پر تصرف کرلیا۔

جسا سنگہ کا کوڑا مل کو ملتان کے قبضہ میں مدد دینا۔

۱۷۴۹ء مین جسا سنگہ کو جسکی بہادری و لیاقت کی بڑی شہرت و ناموری ہوگئی تہی کوڑا مل نے بدین نظر بلایا کہ شاہ نواز خان صوبہ دار سابق لاہور کے اخراج مین جسکو احمد شاہ نے صوبہ دار ملتان مقرر کر دیا تہا مدد دی چونکہ میر منو پنجاب مین کسی اپنے ہمسر وہم رتبہ کا رہنا نہین چاہتا تہا اسواسطے وہ بہی صوبہ داری ملتان کی نسبت کوڑا مل کے دعوی کی حمایت کرتا تہا

جب کوڑا مل کو جو خود بہی بڑا جری وہوشیار شخص تہا اس قسم کی مددین مل گئین تو اوسنے اپنے دشمن کو ایسی شکست دی کہ وہ معرکہ جنگ مین ہی مارا گیا اور کوڑا مل نے جسا سنگہ کو جس سے معتد بہ امداد اوسکو ملی تہی غنیمت کا ایک حصہ اور اعزازی خطاب[1] دیکر رخصت کیا-

آدینہ بیگ خان کا جسا سنگہ اور اوسکے معاونونکو شکست دینا

احمد شاہ دُرانی کے تیسرے حملہ کے بعد آدینہ بیگ خان نے جسکا اقتدار آجکل جلد جلد گہٹتا جاتا تہا پہلی سی قوت کے پہر حاصل کرنیکا ارادہ کیا چنانچہ اوسنے جسا سنگہ و جے سنگہ وخوشحال سنگہ سرداران راگڈیہ کو ترغیب دیکر اپنے ساتہہ متفق کر لیا اور بمقام ماکہووال سرداران آہلووالیہ وکنہیا وسوکرچکیا کے دولون ما سے مقابلہ کر کے شکست فاش دی جملہ سرداران راگڈیہ مین صرف تارا سنگہ نے ہی اس معرکہ مین سکہون کا ساتہہ دیا تہا مگر چند سال کے بعد جسا سنگہ آہلووالیہ نے راگڈیون کی اس بیوفائی کا سخت انتقام لیا-

لاہور کے مسلمان حاکمون کے ساتہہ متواتر لڑائیان واقع ۱۷۵۳ء

اگلے سال یعنی ۱۷۵۳ء مین جسا سنگہ نے عزیز خان سپہ سالار فوج لاہور کو شکست دیکر رائے جگرا نو وکوٹ کو تاخت وتاراج کیا اور کوہستانی راجاؤن کے زرخراج کو جو لاہور بہیجنے کے لئے جمع کیا گیا تہا بمقام نادون لوٹ لیا اس سال اور نیز اگلے سال مین وہ آدینہ بیگ خان سے مقابلہ پر مقابلہ کرتا رہا اور کبہی فتح اور کبہی شکست پاتا رہا لیکن نومبر ۱۷۵۵ء مین اوسنے بمقام کہڈور ایک فتح نمایان حاصل کی اور آدینہ بیگ خان سے فتح آباد جو دریای بیاس پر واقع ہے لے لیا اسکے بعد اوسنے امید خان خواجہ سرا پر جسکو دربار لاہور مین بہت کچہہ رسوخ حاصل تہا حملہ کیا اور اوسکو قتل کر ڈالا اور پہر عزیز بیگ خان کو جسکو آدینہ بیگ خان [illegible]

---

[1] کیفیت خاندان کپورتہلہ مین جو غالباً ماخذ ان مضامین کا ہے یون لکہا ہے - کہ بسبب اوس حسن سلوک کے جو دیوان کوڑا مل نے سردار جسا سنگہ سے کیا تہا سردار جسا سنگہ نے بجائے لفظ کوڑا مل جو معنی تلخ کے ہے اپنے محاورات مین اوسکو مٹہا سنگہ یعنی شیرین کہنا شروع کر دیا تہا یہی امر قرین قیاس ہے اور شاید کسی ترجمہ کرنیوالے کی غلطی

نے اوسکو مقابلہ کے واسطے بہیجا تہا دوبارہ شکست دی ان زکون کے اوٹہانے کے بعد آدینہ بیگ خان نے یہہ سمجھکر کہ ایسے زبردست سردار کی دوستی بہ نسبت دشمنی کے بہتر ہے اوس سے صلح کرلی۔

سربلندخان حاکم جالندہر کا شکست پانا ۱۷۵۶ء

اور ۱۷۵۶ء مین ان دونون نے اتفاق کرکے سربلند خان کو جو احمد شاہ کے سردارون مین سے ایک افغان سردار تہا اور جسکو شاہ موصوف جالندہر کی حکومت پر مامور کر گیا تہا شکست دی اور اوس شہر پر قبضہ کرلیا۔

آدینہ بیگ خان کا مرہٹون سے امداد کرنا۔

آدینہ بیگ خان کو اپنے دوستون کی طرف سے زیادہ طمانیت نہ تہی اور اوسکو اس بات کا بہی یقین نہ تہا کہ وہ احمد شاہ درانی کے سالانہ حملون کے روکنے مین کافی مدد دینے کی استطاعت رکہتے ہین قطع نظر اس سے کہ وہ مدد دینا چاہین یا نہ چاہین اس خیال سے اوسنے ملہار راؤ ور اگہوراؤ دو نامور سرداران مرہٹہ کو اپنی مدد کے واسطے طلب کیا ان لوگون نے جو لوٹ مار کے واسطے ہمیشہ ہی آمادہ رہتے تہے ایک لشکر جرّار کے ساتہہ پنجاب کی طرف کوچ کیا اور آدینہ بیگخان اور سکہہ لوگ ان سے ملے۔

شہزادہ تیمور شاہ کا پنجاب سے فرار کرنا۔

انکی آمد سے ڈر کر شہزادہ تیمور شاہ اور اوسکے وزیر جہان خان نے افغانستان کی راہ لی اور ایک ایسا انقلاب ہوا کہ احمد شاہ کی فتوحات گویا ہمیشہ کے لئے ہاتہہ سے جاتی ہین مگر شاہ مذکور نے کمال مستعدی کے ساتہہ بہت جلد ایک نئی فوج مرتب کی۔

احمد شاہ کا پانچوان حملہ۔

اور ۱۷۵۹ء کے موسم سرما مین پانچوین دفعہ ہندوستان کی طرف عزیمت کی اور پنجاب مین احمد شاہ کا کوئی سد راہ نہوا لاہور کے نئے حکام فرار ہو گئے اور

آدینہ بیگخان جو اوسکے دشمنون مین سب سے زیادہ لیاقت رکہتا تہا وہ بہی ابہی راہی ملک بقا ہوچکا تہا اور سکہون اور مرہٹون کے باہم بہت ہی کم میل جول اور ہمدردی تہی احمد شاہ سوا برس کے قریب ہندوستان مین رہا۔

فتح پانی پت ۷ جنوری سنہ ۱۷۶۱ء۔

اور بعد فتح پانی پت جس مین مرہٹونکو شکست فاش نصیب ہوئی وہ کابل کو واپس گیا اور لاہور مین عبید خان۔ نواح مالیر کوٹلہ مین بہیکہن خان۔ اور سرہند مین زین خانکو حاکم مقرر کر گیا۔

جسا سنگہ کی فتوحات

سنہ ۱۷۶۰ء مین جبکہ احمد شاہ نواح دہلی مین مرہٹون کی لڑائی مین مصروف تہا جسا سنگہ اور دیگر سکہہ لوگ بہی بیکار بیٹہے ہوئے نہ تہے چنانچہ اوس نے عارضی طور پر سر انداز سے جنڈیالہ چہین لیا اور اول سرہند اور پہر دیال پور کو جو گجا سنگہ کے پاس تہا تاخت و تاراج کیا اور اوسمین سے نصف حصہ کرتارپور کے سوڈہیونکو دیدیا بعد اسکے اوس نے ضلع فیروز پور کی طرف توجہہ کی اور ڈوگرون[۵۱] کے علاقہ ملان والہ اور نیپالون[۵۲] کے علاقہ مکہو پر قبضہ کرکے ہر دو مقامات مذکورہ بالا مین قلعے تعمیر کرائے اور تا جنگ ستلج یہہ دونون علاقے سردار آہلو والیہ کے قبضہ مین تہے مگر جنگ مذکور کے بعد گورنمنٹ انگریزی نے اونکو ضبط کر لیا بعد ازان اوسنے مذکورہ بالا دیہات کے متصلہ علاقہ پر حملہ کرکے کوٹ عیسی خان کو قادر بخش خان

---

[۵۱] ڈوگر ایک قوم ہے جو مویشی پالا کرتی ہے یہہ لوگ نواح قصور و فیروز پور مین اور دریاے ستلج کے جنوبی کنارے پر آباد ہین اب وہ مسلمان ہین مگر از روی نسب کے چوہان راجپوت خیال کئے جاتے ہین جو کسی زمانہ مین دہلی سے آکر آباد ہوئے تہے ۔ ۱۲ مصنف

[۵۲] نیپال ایک قوم کا نام ہی جو ضلع فیروز پور مین آباد ہے یہہ لوگ بڑے چور اور بدمعاش ہوتے ہین اور بہٹیون کی قوم سے ہین جنکا نسب راجپوتون سے ملتا ہے ۱۲ مصنف

سے چہین لیا لیکن چند دیہات اوسکو لئی چہوڑ دی اوسی سال جون کے مہینے مین جسا سنگہ نے ہوشیارپور[۵] و بہروک و نراین گڈہ واقع ضلع انبالہ پر قبضہ کرلیا اور رای ابراہیم جاگیردار کپورتہلہ سی خراج وصول کیا پہر لاہور کی جنوب کی جانب باگ موڑ کر جہنگ تک جا پہونچا مگر وہان کا حاکم عنایت اللہ خان سیال ایسا کمزور نہ تہا کہ کسی غنیم کا قابو اوس پر چل جاتا۔

احمد شاہ کا پنجاب سے چلا جانا سنہ ۱۷۶۱ع مین۔

فبروری سنہ ۱۷۶۱ع مین احمد شاہ پنجاب سی چلا گیا اور سکہون نے اپنی گئی ہوئی طاقت سی بہی بڑہکر قوت تازہ پہر بہت جلد حاصل کرلی کیونکہ بسبب منتشر ہوجانے شیرازہ انتظام سلطنت دہلی کے اس سلطنت مین توکچہہ دم ہی نہین رہا تہا اور کابل اسقدر دُور تہا کہ اوس طرف سے بہی کسی قسم کا اندیشہ بہت ہی کم تہا پس ادہر تو جسا سنگہ نے باتفاق سرداران خاندان پہول و سرداران فیض اللہ پوریہ وغیرہ کے پہر سرہند پر یورش کی اودہر عبید خان حاکم لاہور کو بسبب ناکامیابی اوس مہم کی جو اوسنے چہڑت سنگہ سوکرچکیا جد مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مقابلہ مین (گوجرانوالے) پر کی تہی اور جسمین اوسکو اپنی سب توپین اور اسباب کہوکر وہان سی مراجعت کرنی پڑی مجبور ہوکر شہر لاہور کے اندر محصور ہونا پڑا۔

سنہ ۱۷۶۱ع مین جسا سنگہ کا رتبہ سکہون مین کیا تہا

سنہ ۱۷۶۱ع مین جسا سنگہ ستلج کی شمال کے سکہون مین بیشک سرگروہ اور اعلیٰ پیشرو

---

[۵] سنہ ۱۷۶۰ع مین بہروک و نراین گڈہ دونون میر محمد اکبر رئیس کوٹاہہ کے پاس تہی شاہی فوج کی آمد پر مرزا سنگہ نایب میر محمد اکبر نے خوف کے ماری نراین گڈہ چہوڑ دیا اور راجہ پٹیالہ نے اوسپر قبضہ کرکے جسا سنگہ کے حوالہ کردیا جس نے مرزا سنگہ کو اپنی طرف سے پہر وہان کی حکومت پر مقرر کردیا جب احمد شاہ نے پہر جنوب کی طرف عزیمت کی مرزا سنگہ دوبارہ نراین گڈہ سے بہاگ گیا اور یہہ مقام منجلا سا کے راجپوتون کے ہاتہہ آگیا اور پہر راجہ ناہن نے اوسپر قبضہ کرلیا اور آہلوو الیہ سردار نے سنہ ۱۹۰۰ع مین پہر اس علاقہ پر اگرچہ اپنا قبضہ قایم کیا مگر اوس وقت محض نصف پر قبضہ ہوا تہا اور بقیہ سنہ ۱۹۳۲ع مین ہاتہہ آیا تہا۔ چنانچہ علاقہ بہروک جنگ اول سکہان تک سرداران آہلوو الیہ کی جاگیر مین رہا گو ونکا قبضہ مشتبہ تہا اور اکثر معرض نزاع مین رہتا تہا۔ مصنف

تہا اور اون سرداروں مین بہی جو دریای مذکور کے جنوب مین تہے کسی سے کم نہ تہا سکہون مین یہ یہہ اول شخص ہے جسکی نسبت سکہ کا جاری کرنا بیان کیا جاتا ہی جس پر یہہ شعر منقش تہا -

سکہون کا سب سے پہلا سکہ -

سکہ[۵۱] زد در جہان بفضل اکال + ملک احمد گرفت جسّا کلال +

اگرچہ اسمین کچہہ شک نہین ہی کہ اوس نے قوم سکہہ کو فوجی قاعدہ پر مرتب کرنے مین بہت کچہہ کوشش کی تہی - مگر شعر مذکورہ بالا کا جو اصل مدعا ہی وہ ایک امر مشتبہ سے بہی بڑہکر مشتبہ ہی کیونکہ جسا سنگہ کو جو کسی قدر معتد بہ اقتدار سوای اپنی خاص مثل کے اور سکہون پر حاصل ہوا تہا وہ محض اوسوقت ہوا تہا جبکہ سنہ ۱۷۵۳ع مین

سردار کپور سنگہ فیض اللہ پوریہ

سردار کپور سنگہ فیض اللہ پوریہ کا انتقال ہوا اور نہ جب تک کپور سنگہ زندہ رہا اول درجہ کا سردار سکہون مین صرف وہ ہی خیال کیا جاتا تہا اور واقعی اسی شخص نے ،، دلہای خالصہ ،، کو مرتب کیا تہا گو جسا سنگہ نے خواہ نخواہ اور زبردستی اپنے استحقاق سے زیادہ شہرت پائی ہو - کپور سنگہ نے ہی مرتے وقت جسا سنگہ کو گورو دسوین بادشاہ (گوبند سنگہ صاحب) کا گرز[۵۲] آہنی حوالہ کیا تہا اور از روی اس عمل کے گویا

---

[۵۱] کننگہم صاحب نے اپنی تاریخ کے صفحہ ۱۰۵ مین لفظ اکال کی جگہہ خالصہ لکہا ہی مگر اکال ہی ٹہیک معلوم ہوتا ہی کیونکہ وہ لفظ کلال کا جو دوسرے مصرعہ مین ہی قافیہ ہی - یہہ سکے سنہ ۱۷۶۲ع سے پہلے نہین جاری ہوی تہی نہ سنہ ۱۷۵۷ و ۱۷۵۸ع مین جاری ہوئی تہی جیسا کہ کننگہم صاحب کا بیان ہی اور اسمین بہی بہت شبہہ ہی کہ آیا یہہ سکے کبہی کثرت کے ساتہہ بنائے گئے تہے - راجہ صاحب کپورتہلہ کے پاس کوئی سکہ اس قسم کا موجود نہین ہی اور نہ مین کسی اور شخص کو جانتا ہون جسنے اس سکہ کو دیکہا ہو - تاریخ پنجاب مصنفہ گنیش داس مین مذکور ہی کہ یہہ سکہ سکہون نے نہین بنایا تہا بلکہ سنہ ۱۷۶۴ع مین بعد جاری ہونے مشہور و معروف نانک شاہی روپیہ کے قاضیون اور ملانون نے بدین غرض کہ احمد شاہ کو سکہون سے ناراض کرین خود ہی اکیس روپیون پر یہہ سکہ منقش کرکے کابل کو شاہ کے پاس بہیجدیا تہا اور اونکا مدعا بہی حاصل ہوگیا تہا یعنی احمد شاہ ،، ایک شرابکش و کلال ،، کی اس حرکت پر کہ اوسنے ،، ملک احمد گرفت ،، یعنی اوسکے ملک کے لے لینے کا گستاخانہ ادعا کیا تہا بہت پیچ و تاب مین آیا تہا - مصنف -

[۵۲] یہہ گرز امرتسر مین بمقام اکال بنگا اب بہی موجود ہی - مصنف

کہ اوسکو اپنے تمام رتبہ و اقتدار کا وارث قرار دیا تہا جسکو جساسنگہ نے اپنی لیاقت اور بہادری سے اور بہی زیادہ ترقی دی =

احمد شاہ کی واپسی ہندوستان کو۔

گوجرانوالہ پر سے عبید خان کو پسپا کرنے مین بہنگیون اور سوکرچکیون کی امداد کرنے کے بعد جساسنگہ دریاے ستلج کو عبور کر کے جمنا کے جنوب مین شکارپور۔ محمد پور۔ اور رای پور تک تاخت و تاراج کرتا ہوا پہونچ گیا تہا کہ اتنے مین اوسکو اس خبر کے سُننے سے واپس پہرنا پڑا کہ احمد شاہ لشکر کثیر کے ساتہ پہر آگیا ہے اور ملتان اور لاہور پر بلا مزاحمت پہر قبضہ کر لیا ہے یہہ خبر سُنکر سب مثلین جمع ہوئین اور اول جنڈیالہ مین مقابلہ کرنے کی تجویز ہوئی مگر افغانون کے جلد تر بڑہ آنے سے سکہون مین ایک تہلکہ پڑ گیا اور یہہ لوگ بہاگ کر ستلج کے

سکہون کی شکست فاش بمقام برنالہ سنہ ۱۷۶۲ء

اوس پار برنالہ کی طرف چلے گئے لیکن دسوین فروری سنہ ۱۸۶۲ء کو افغانون نے دہاوا کر کے اونکو جا لیا اور شکست فاش دی جسمین ہزارون سکہہ مقتول و مجروح ہوئے یہہ لڑائی وو گہلو گہارہ[لہ] یعنی سخت خونریز شکست کے نام سے مشہور ہے اور سکہون کے لئے یہہ ایک ایسا صدمہ تہا جو اونہون نے کبہی اس سے پہلے نہین دیکہا تہا۔ بعد اس فتح کے احمد شاہ دس مہینہ تک لاہور مین مقیم اور اس صوبہ کے نظم و نسق کے انتظامات مین مصروف رہا ایک فوج کشی اوسنے جساسنگہ پر بہی کی جو بہولکیون اور نشانون والے سکہون کے اتفاق سے

[لہ] گہلو گہارہ کی لڑائی اور شکست سکہان بمقام موضع کوپ رہیڑہ جو لودہیانہ سے قریب بئیس میل جنوب کیطرف واقع ہے ہوئی تہی بمقام برنالہ نہین ہوئی تہی نہ برنالہ دریای ستلج کے اسقدر قریب ہے مگر ہان برنالہ پر احمد شاہ کی سپاہ کا صرف ایک دستہ گیا تہا لیکن وہان کچہہ ایسی خونریزی نہین ہوئی تہی۔ مترجم

علاقہ سرہند کو تاخت و تاراج کررہا اور احمد شاہ کے دخل کو وہان سے اوٹہا رہا تہا۔ سکہون کو یہان بہی ایک کامل شکست ملی اور اونکی دل منتشر ہوگئے اور جباسنگہ معہ دیگر سردارون کے کوہستان کانگڑہ مین پناہ گزین ہوا۔ احمد شاہ نے اب زین خان کو سرہند۔ سعادت خان کو جالندہر۔ سربلند خان کو کشمیر اور کابلی مل کو لاہور کی حکومت پر مقرر کیا اور خود کابل کو چلا گیا۔

جباسنگہ کا راجہ آلاسنگہ والی پٹیالہ کو سکہون کی ناراضگی سے بچانا

جب اس خوفناک غنیم سے نجات ہوئی تو سکہون نے آلاسنگہ رئیس پٹیالہ کی طرف متوجہ ہونا چاہا جسکو اس سنہ کے شروع مین دل افغانون نے مقید کرلیا تہا مگر پہر احمد شاہ اوسکی بعض باتون سے اسقدر خوش ہوگیا تہا کہ اوسکو خطاب راجگی[51] و تحایف گران بہا دیکر چہوڑ دیا تہا۔ اس معاملہ مین جباسنگہ کے رسوخ و اقتدار کی وجہہ سے کوئی کہلم کہلا نزاع ہونے نہ پایا کیونکہ اوسنے اپنے متعصب ہم مذہبون کو یہہ سمجہا دیا کہ آلاسنگہ نے یکر وہ خطاب اپنی مرضی اور خوشی سے نہین بلکہ بمجبوری قبول کیا ہے۔ خطاب راجگی اوسوقت تک سکہون مین رائج نہین ہوا تہا بڑے سے بڑے رئیس کو صرف سردار کہا کرتے تہے یہہ بات صحیح ہے کہ جباسنگہ اپنے ہان وو سلطان القوم کا مشہور تہا مگر اس لقب کو قوم سکہہ نے تسلیم نہین کیا تہا اور اوسکی اولاد کے اس بیان کا کہ وہ بالعموم بادشاہ کہلاتا تہا کوئی ثبوت نہین ہے۔

سکہون کا انتقام کے لئے آمادہ ہونا۔

اب سکہون نے اون افغانی فوجون پر حملہ کرنیکی تیاریان کین جنکو احمد شاہ پنجاب کے

---

[51] یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ خطاب راجگی مہاراج آلاسنگہ کو اوسوقت دیا تہا جبکہ زین خان صوبہ دار سرہند کے مارے جانے کے بعد احمد شاہ ہندوستان مین آیا تہا دیکہو حاشیہ صفحہ (پینتیس ۳۵) تاریخ پٹیالہ ۱۲ انحشی

خاص خاص مقامات مین چہوڑ گیا تہا لیکن سب سے پہلے اونہون نے قصور[ف۱] پر قوت آزمائی کرنے کا قصد کیا جو ایک مستحکم قصبہ اور متمول پٹہانون کی بستی تہی اور سکہون کا اوسپر مدت سے دانت تہا اور تین چار مرتبہ اوسپر حملہ کر بہی چکے تہے مگر بہت کامیابی حاصل نہین ہوئی تہی لیکن اب اونہون نے جمعیت کثیر کے ساتہہ باقاعدہ چڑہائی کا ارادہ کیا اس چڑہائی مین جیا سنگہ آہلووالیہ وہری سنگہ وجہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ سرداران بہنگی اور جے سنگہ کنہیا اور جیا سنگہ رامگڈہیہ اور اور بہت سے سرداران اینہروہی وآنروہی ستلج شریک تہے

قصور کا غارت کرنا

القصہ قصور کا محاصرہ ہوا - اگر الف خان پٹہانون کا سردار ازراہ نادانی بے محابا قلعہ سے نکل کر سکہون کی فوج پر حملہ نکرتا تو شہر کا فتح ہونا مشکل تہا - الف خان کو نقصان کثیر کے ساتہہ مغلوب ہوکر اولٹے پانون پہرنا پڑا اور اس معرکہ مین کمال الدین خان وحسن خان دو نامی پٹہان سردار مقتول ہوئے اور سکہون نے فوج منہزم کے ساتہہ ہی ساتہہ شہر مین داخل ہوکر اوسکو دل کہولکر لوٹا اگرچہ قلعہ چند روز تک اور لڑتا رہا لیکن آخر کار وہ بہی فتح ہوگیا اور کل علاقہ قصور سرداران بہنگی کو دیا گیا جنکے قبضہ مین وہ ۱۷۹۴ء تک رہا[ف۲] -

سرہند کی چڑہائی اور صوبہ دار شاہی کی شکست اور اوسکا مارا جانا -

اسکے بعد سرہند پر چڑہائی کی تیاریان کی گئین جو انبالہ اور لودہانہ کے وسط مین واقع ہے اور گو وہ دو مرتبہ لٹ چکا تہا تاہم اوسمین بہت کچہہ دولت موجود

[ف۱] قصور مین شہنشاہ اکبر کے عہد مین تین چار ہزار پٹہان آکر آباد ہوئے تہے - ۱۲ مصنف

[ف۲] ۱۷۹۴ء مین نظام الدین خان نے سکہون کو نکال دیا اور پہر رنجیت سنگہ نے ۱۸۰۷ء مین اوسکو لے لیا قدیمی روسا قصور مین سے آجکل ملک خیر الدین خان ہے جسنے ۱۸۴۵ء اور ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگریزی کی خدمات نمایان کی ہین اوسکی والدہ قوم کی پٹہان نظام الدین خان کی بہتیجی تہی مگر اوس کے باپ دادا بہٹی راجپوت تہے اور ۱۵۲۰ء مین قصور مین آباد ہوے تہے - مصنف

تہی اگرچہ اس موقع پر جباسنگہ سرداران سکہہ مین اعلے تر رتبہ رکہتا تہا مگر لڑائی مین ہر ایک مثل والے اپنے ہی اپنے سردارون کے ماتحت رہکر لڑتے تہے اور کوئی شخص اسقدر اقتدار نہین رکہتا تہا جو سب مثلون پر عام حکومت رکہتا ہو۔ اس مہم مین کڑوڑاسنگہیے۔ بہنگی۔ شہید۔ گنہیو۔ نہنگ۔ پہولکی۔ اور آہلووالیئے۔ سکہہ شریک ہوئے تہے اور اونکی مجموعی تعداد تیئیس ۲۳ ہزار تہی زین خان صوبہ دار سرہند نے شہر سے باہر سکہون کا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور بالکل شکست ہوگئی اور اوسکا نایب لچہمی نراین بہی جو بوڑیہ کا قلعہ دار تہا مارا گیا اور سرہند[۵۱] کو سکہون نے بالکل منہدم کر ڈالا کیونکہ اونکو اس شہر سے ایک خاص کینہ و بغض تہا کیونکہ اونکی اخیر گورو صاحب کے بیٹے فتح سنگہ اور زور آور سنگہ اسی جگہہ مارے گئے تہے اب سرہند کے فتح ہوتے ہی کل علاقہ گرد و نواح کا سکہون کے قبضے مین آگیا ۔[ننن]

ضلع انبالہ مین جباسنگہ نے چوبیس ۲۴ دیہات پر قبضہ کرلیا جو علاقہ سہوران پر مشتمل ہے انمین سے آٹہہ تو اوسنے اپنے پاس رہنے دیے اور بارہ موضعے بڈالئے سکہون کو دیدئے جو اس مہم کے وقت اوسکے رفقا اور متوسلون مین تہے اور باقی چار موضعات سرداران روڑکی کو عطا کئے مگر جب ہی کہ وہ ستلج کے پار واپس گیا اوسکے ذاتی آٹہہ دیہات یعنی سہوران۔

---

[۵۱] سرہند مین سکہون نے اس فتح کے بعد بہت جلد ایک عمارت موسوم بہ شہید گنج اوس مقام پر جہان گورو صاحب کے بیٹے زندہ دفن کئے گئے تہے بنائی سکہہ لوگ اس شہر کو اتنک برا اور منحوس خیال کرتے ہین اور جب کبہی وہان اونکا گذر ہوتا ہے تو ایک اینٹ وہان سے لیجا کر ستلج مین ڈال دیتے ہین ۔مصنف

[ننن] اس فتح سے بہ نسبت اور سردارون کے پہولکیون اور کڑوڑا سنگہیون کو زیادہ منفعت ہوئی چنانچہ سرہند راجہ پٹیالہ کے حصہ مین آیا اور کڑوڑا سنگہیون کی دو شاخون یعنی شام سنگہیون اور کلسیون کو بہی ایک بڑا علاقہ ہاتہ لگا جسمین سے اکثر اب تک بہی اونکے قبضہ مین موجود ہے ۔مصنف

و پہیر سہانہ و خانپور۔ و بہاگو مزرعہ و سنبل مزرعہ و دادو مزرعہ وغیرہ پر راجہ پٹیالہ نے قبضہ کرلیا اور بہت برسون تک وہ پٹیالہ کے ہی قبضہ مین رہکر آہلووالیونکو صرف اوسوقت واپس ملے تہی جبکہ رنجیت سنگہ نے اپنی امداد سے وہ دیہات واپس کروائی بعد اسکی جسا سنگہ امرتسر کو واپس آیا اور دربار صاحب کی ازسرنو تعمیر کے واسطی جسکو احمد شاہ نے اپنی مراجعت سے پہلے گایون کے خون سے آلودہ کرکے پہر باروت سے اوڑا دیا تہا اپنا چندہ داخل کیا اور شہر مذکور مین وہ بازار بہی جو بنام "آہلووالیانکا کٹرہ" ابتک موجود ہے اور جو اوس شہر مین اور بازارون سے زیادہ خوبصورت ہی تعمیر کرایا۔

نجیب خان وزیر دہلی کا سکہون سے نزاع کرنا۔

دہلی مین عہدۂ وزارت پر ان ایام مین دراصل ایک روہیلہ سردار مخاطب بہ نجیب الدولہ جو عوام مین معروف بہ نجیب خان یا نجیب اللہ تہا متمکن تہا جسکو ۱۷۵۶ء مین احمد شاہ نے وہان متعین کیا تہا اور رفتہ رفتہ کُل اختیارات اوسنے اپنے ہاتہہ مین لے لئے تہی جسا سنگہ نے کچہہ عرصہ سے سورجمل جاٹ والئے بہرتپور سے بہت دوستی پیدا کرلی تہی اور جب یہہ سردار ۱۷۶۴ء مین ایک چہوٹی سی لڑائی مین جو ندی ہنڈن کے کنارے واقع ہوئی تہی مارا گیا تو اوسکے بیٹے جواہر سنگہ نے اپنے باپ کے قاتل شیر خان سے انتقام لینے کے واسطے جس نے نجیب خان کے پاس جاکر پناہ لی تہی جسا سنگہ سے استعانت کی جسا سنگہ اور سواران مرہٹہ کی ایک جمعیت کثیر نجیب خان کے مقابلہ کو جسے یہہ سب اپنا دشمن جانتے تہے روانہ ہوئی نجیب خان نے شیر خان کے حوالہ کرنے سے انکار کیا۔

محاصرہ دہلی

اور شاہجہان آباد کے قریب جنگ ہوئی نجیب خان شکست کہا کر دہلی مین پناہ گیر ہوا جسکا

سکہون اور مرہٹون نے محاصرہ کیا۔ اگر محاصرین احمد شاہ کے آنے کی خبر سنکر ایک رقم کثیر لیکر محاصرہ کو چہوڑ نہ دیتے تو دہلی غالبًا مفتوح ہوجاتی۔

آمد احمد شاہ

شاہ درانی جو بسبب کبر سنی کے اب ضعیف ہوگیا تہا اور فوج بہی اوسکی نافرمان اور باغی سی ہوگئی تہی صرف سرہند تک آکر کابل کو واپس چلا گیا مگر سکہہ لوگ اس مرتبہ بہی اوسکے ساتہہ چہیڑ چہاڑ کرنے سے باز نہ رہے اور بروقت عبور دریاے چناب قریبًا کُل باربرداری اوسکی لوٹ لی۔

فتوحات سکہان ۱۷۶۵ء

اب کُل ملک مابین ستلج و چناب سکہون کے قبضے مین آگیا لاہور کو بہنگی سرداران نے لیلیا اور اگلی سال یعنی ۱۷۶۵ء مین شہر گجرات اور وہ سب مُلک جو چناب اور جہلم کے درمیان ہے اونکے ہاتہہ آیا امرت سر کو بہت بڑہایا گیا اور رونق دی گئی

نانک شاہی روپیہ کا اجرا۔

اور سب سے پہلا قومی سکّہ[1] جاری ہوا جسپر مندرجہ ذیل شعر منقش تہا۔

دیگ و تیغ و فتح و نصرت بیدرنگ ✣ یافت از نانک گورو گوبند سنگہ

---

[1] یہہ سکّہ جو بنام نانکی و یا نانک شاہی مشہور ہے اب تک پنجاب مین رائج ہے یہہ عبارت مذکورہ بالا بحروف فارسی جسطرح کہ سکہون کے ہان عمومًا انہیں حروف مین لکہے ہوتے ہین منقش تہی مگر ہان صرف ایک سکّہ اس عام قاعدے سے مستثنے تہا جو رنجیت سنگہ کے عہد مین امرت سر کی دار الضرب کے مہتمم نے مضروب کرایا تہا جسپر محض ایک لفظ "اونگ" بمعنی خدا حروف سنسکرت مین منقش تہا نانک شاہی روپیہ پر لفظ "دیگ" کے معنی بالعموم غلط بیان کیے گئی ہین کرنل سلیمن صاحب نے اسکا ترجمہ بشمول لفظ فتح کے کیا ہے یعنی "فتح دیگ" جسکے کچہہ معنی نہین ہین کنینگہم صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱۱ مین اسکا ترجمہ بمعنی برکت ذکر کرتی ہین جو ناموزون ہے "دیگ" کے لغوی معنی ایک کہانا پکانے کے برتن کے ہین اور شعر مذکورہ کا یہہ مطلب ہے کہ منجملہ اون ہدایتون کے جو گورو نانک صاحب نے گورو گوبند سنگہ صاحب کو کی تہین ایک یہہ ہدایت بہی تہی کہ مسافر اور مساکین کو کہانا کہلایا کرین جب یہہ سکہ جاری ہوا تو ہر ایک اعلے وادنے سکہہ سردار نے ایک لنگر جاری کیا جسمین ہر ایک صادر و وارد کو روزانہ کہانا ملتا تہا مفلسی کی وجہہ سے یہہ رسم عام طور سے متروک ہوگئی ہے مگر بعض لوگون مین اب تک بہی یہہ رسم جاری ہے مثل سردار نہال سنگہ چہاچہی اور جدید العروج گورو رام سنگہ کوکا کے ۱۲ مصنف ✣

[illegible]
لفظ دیگ کے معنی جو مصنف
نے لکہے ہین وہ صحیح ہین اور صادر و وارد
اور غربا و مساکین کو سرداروں کے ہان سے
روٹی ملتی رہنی کی رسم کا جو ذکر کیا گیا
ہے یہہ بہی درست ہے مگر فارسی دان
لوگ جان سکتے ہین کہ یہہ فخریہ شعر اس
خیال پر مبنی ہے کہ اکثر ایشیائی
ملکون مین بادشاہون اور صاحب
حکومت لوگون کے لئے جسطرح بذات خود
تلوار کا دہنی ہونا ایک ضروری وصف
سمجہا جاتا رہا ہے اوسی طرح یہہ بہی
ضروری سمجہا جاتا رہا ہے کہ وہ صاحب
دیگ یعنی ایسے سخی و صاحب حوصلہ
ہی ہون کہ جنکے لنگر سے بیشمار نوکر
چاکر مہمان و مسافر غریب و مسکین روٹی
پاتے ہون چنانچہ جس امیر کے زیادہ
ملازم ایک ہی دسترخوان پر اوسکے ساتہہ
کہانا کہاتے ہون اوسیکو زیادہ اچہا
سمجہا جاتا ہے اور جس امیر مین یہہ
اوصاف نہون اوسکو اونکی [illegible]
کو زنان و غیرہ کو حقیری لقب ملتا ہے
ہین یہہ رسم کم و بیش اب بہی سب
جگہہ جاری ہے اور اس رسم اور خیال
کے موافق چونکہ یہہ دونون وصف ہر ایک
امیر اور بادشاہ و راجہ و سردار کیلئے
ضروری سمجہی جاتی تہین پس
مصرع اس شعر کا [illegible]
بادشاہ صاحب [illegible]
گورو گوبند صاحب
اقبال کی کرامات سے
صاحب تیغ ہوئے اور صاحب دیگ بہی اور جسطرف کو اونہوں نے عزیمت کی فتح اور نصرت بیدرنگ یعنی بلا توقف اونکی خدمت مین حاضر ہوئی ۱۲ محشی

مہم سنہ ۱۷۶۶ء

سنہ ۱۷۶۶ء مین جسا سنگہ باتفاق سرداران پٹیالہ و جیند جنوب کی طرف روانہ ہوا اور جہجر و ریواڑی و باغپت کو تاخت و تاراج کیا اور پائل و ایسٹرو کو افغانان کوٹلہ سے چہین لیا۔

اخیر حملہ احمد شاہ سنہ ۱۷۶۷ء

اگلے سال احمد شاہ نے ہندوستان پر اخیر حملہ کیا لیکن چونکہ اوسکو اپنی فوج کی نمک حلالی و وفاداری پر جیسا کہ چاہیے ویسا اعتماد نہ رہا تہا اس لیے اوس نے نرمی و حکمت عملی سے ملک کو سکھون کے ہاتہہ سے واپس لینے کی کوشش کی اور اس بات مین اوسکو اسقدر کامیابی حاصل ہوئی کہ سرداران سکھہ کے باہم اوس نے حسد و بدگمانی کا تخم بو دیا جو کچھہ عرصہ بعد پہل لایا مگر ملک کا از سر نو تسخیر کرنا اوسکو محال معلوم ہوا اسلیے ستلج سے آگے نہ بڑہا اور کابل کو واپس چلا گیا۔

جسا سنگہ کا نواح دہلی کو تاخت و تاراج کرنا۔

سنہ ۱۷۶۸ء مین جسا سنگہ نے نواح دہلی و غازی الدین نگر و انوپ شہر کو تاخت و تاراج کیا اور مرزا اسکہن کو جسکو بادشاہ دہلی نے اوسکے مقابلہ کے واسطے بہیجا تہا شکست دیکر قلعہ مہتاب پر قبضہ کر لیا مگر اوسکو اسقدر جنوبی ملک پر قبضہ رکہنا دشوار تہا کیونکہ امر سنگہ جو سب پہول کے گہرانون یعنی پٹیالہ و جیند و نابہہ کا سرگروہ تہا اب بہت طاقتور ہو گیا تہا اور جسا سنگہ کے روز افزون عروج و اقتدار کو شک و شبہہ کی نگاہ سے دیکہتا تہا۔

کپورتہلہ کو فتح کرنا اور اپنا صدر مقام بنانا

سنہ ۱۷۷۱ء مین اوسنے بیردوال کے پٹہانون اور راجپوتون سے اونکی گڑہی موسوم بہ رای کوٹ کو چہین لیا اور قصور پر ایک ناکامیاب حملہ کیا اگلے سال اوسنے کپورتہلہ کی جانب عزیمت کی جو رای ابراہیم کے پاس تہا جس نے ایک سالانہ خراج دینے کا وعدہ

کیا ہوا تہا مگر اوس سے اس خراج کا وصول کرنا بہت دشوار تہا اور جبکہ گرد و نواح کپورتہلہ مین تیرہ ۱۳ قلعے فتح کر لئے گئے اور خود کپورتہلہ کے محاصرہ کی نوبت پہونچی تو صرف اوسوقت رائے ابراہیم نے اپنے ذمہ کا خراج ادا کیا لیکن باوجود اسکے بہی اس مقام مین جسا سنگہ کی حکومت قرار واقعی قایم نہوئی تہی چنانچہ سنہ ۱۷۷۷ء کا ذکر ہے کہ باوجود اسکے کہ اوسکے داماد مہر سنگہ پر قلعہ سے گولی چلائی گئی اور وہ مارا گیا مگر اس واقعہ کو ایک امر اتفاقی بیان کیا گیا اور جسا سنگہ کو بہی بمجبوری یہہ عذر قبول ہی کر لینا پڑا تہا مگر سنہ ۱۷۸۰ء مین مذکورہ بالا خراج کے وقت معینہ پر نہ پہونچنے کی وجہہ سے اوسنے اسی بات کو آگے رکہہ کر کپورتہلہ پر قبضہ کر لیا اور تا دم مرگ اسی جگہہ اوسنے اپنی سکونت رکہی۔

سرداران رامگڈہیہ کو پنجاب سے نکالنے کی سازش مین شریک ہونا

سنہ ۱۷۷۶ء مین جسا سنگہ نے تین رامگڈہیہ سرداروں سے جنہوں نے اوسپر حملہ کیا تہا انتقام لینے کے لئے چند طاقتور مثلوں سے مثل بہنگیوں و کہنیوں و سوکر چکیوں وغیرہ کے بدین غرض سازش و اتفاق کیا کہ سردار جسا سنگہ رامگڈہیہ کو پنجاب سے نکال کر اوسکے علاقہ پر قبضہ کر لے اس مہم مین پوری کامیابی حاصل ہوئی رامگڈہیون کو شکست فاش ہوئی اور اس مثل کے سردار کو ہریانہ کو بہاگنا پڑا جہان وہ نہایت مفلسی و تنگدستی مین مبتلا اور اپنے دشمن کی وفات تک جو سنہ ۱۷۸۳ء مین ہوئی لوٹ مار سے گذارہ کرتا رہا مگر جسا سنگہ کی وفات کے بعد وہ پنجاب کو واپس آیا اور مہان سنگہ سوکر چکیا و راجپوتان کٹوچ کی اعانت سے ایک بڑا حصہ اپنے مقبوضات کا پہر چہٹا لیا۔

وفات سردار جسا سنگہ سنہ ۱۷۸۳ء

سردار جسا سنگہ نے سنہ ۱۷۸۳ء مین بمقام امرت سر وفات پائی جہان اوسکی

یادگار یعنی سماده بابا اٹل کے دہرہ مین نواب کپور سنگہ کی سماده کے قریب اپتک موجود ہے گو سردار مذکور کی قوت اور اقتدار کی نسبت اوسکی اولاد نے (اپنے خاندان کی کیفیت مین) بہت کچہہ مبالغہ کر دیا ہے با این ہمہ اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ وہ بڑی لیاقت کا آدمی تہا اور سکہون مین اوسکی بہت بڑی عزت و آبرو تہی۔

جسا سنگہ کا حلیہ

سردار جسا سنگہ ایک بلند قامت گندم رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو اور بڑی خوبصورت آنکہون کا آدمی تہا اوسکے بازو معمول سے زیادہ لنبے بیان کئے گئے ہین اور تیر اندازی مین اور نیز توڑہ دار بندوق سے نشانہ لگانے مین مشہور تہا۔

سردار جسا سنگہ کے اقتدار کی وجوہات

ہر چند میدان جنگ مین بہی اوس سے اعلے درجہ کی سپہ سالارانہ شجاعت و بہادری ظاہر ہوتی تہی مگر سکہون مین اوسکا وقار اسوجہہ سے زیادہ تر تہا کہ وہ مثل پیشوایان دین سب سردارون سے زیادہ تقوے شعار اور سخت پابند اپنے مذہب کا تہا اور بڑے بڑے ذی طاقت سردارون نے جنمین امر سنگہ والی پٹیالہ بہی شامل ہے اوسی کے ہاتہ سے پاہل پائی تہی جو سکہون مین ایک رسم بمنزلہ اصطباغ کے ہے مگر اوسکو سکہون کے دلون یعنی فوجون کی کوئی مسلم افسری جیسا کہ مذکورہ بالا کیفیت مین بیان کیا گیا ہے حاصل نہ تہی۔

سکہون کی مثلون کا خود مختار ہونا

کیونکہ اوسوقت سب مثلین خود مختار اور ایک دوسرے کی مخالف تہین گو کسی عام غنیم کے مقابلہ مین وہ بارہا متفق ہوجاتی تہین اور آہلووالیون کی مثل جسکی تعداد چار ہزار لڑنے والون سے زیادہ نہ تہی کروڑا سنگہیون۔ بہنگیون۔ گہنیون اور بہولکیون سے میدان مین تنہا مقابلہ کرنے کی طاقت ہرگز نہین رکہتی تہی مگر تاہم جسا سنگہ

کی تعظیم اور اوسکا اقتدار بہت زیادہ تہا اور جب کبہی

قاعدہ جنگ۔ سکہون کی مثلین کسی مہم مین متفق ہوتی تہین اوسکو برائے نام حکومت ملجاتی تہی گو ہر ایک فوج اپنے ہی اپنے سردارون کی ماتحتی مین لڑا کرتی تہی اور جسقدر علاقہ اور مال غنیمت پر کسی کو قابو ملجاتا تہا وہ بطور خود سر اوسپر قابض ہوجاتا تہا۔

دل خالصہ یعنی افواج **سکہہ کی حالت۔** اسمین کچہہ شک نہین ہی کہ جسا سنگہ نے اور سردارون سے زیادہ سکہون کی جنگی قوت کو استحکام دینے مین کوشش کی تہی مگر اوسکی وفات کے بعد تا زمانہ عروج مہاراجہ رنجیت سنگہ اوسمین روز بروز زیادہ تر ابتری اور بدنظمی آتی جاتی تہی لیکن مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مضبوط ہاتہہ نے اوسکو پہر بطور ایک جتہے کے بنا دیا۔

اوسکی ترتیب افواج سکہان خالصہ جی[1] کی دل کے نام سے جسکے معنی خدا کے لشکر[2] کے ہین مشہور تہی اوسمین اکثر یہ طور پر تو ایسی ہی سوار ہوتے تہے جو وو کاٹہی بندہا کہلاتے تہی اور یہہ لوگ اپنے گہوڑے آپ رکہتے تہی اور تمام مال غنیمت مین سے دوچند حصہ پاتے تہے

سوار۔ مگر ہر ایک سردار بہی بقدر اپنے مقدور اور حیثیت آمدنی کے اپنے اپنے ذاتی نوکرون کو جو وو بارگیر کہلاتے تہے ما گہوڑے اور سلاح جنگ مہیا کیا کرتا تہا اور چونکہ کسی مفتوحہ علاقہ سے وہ چیز جو سب سے پہلے وصول کیجاتی تہی گہوڑے ہوتے تہے۔

---

[1] فوج کو بڈہا دل یعنی بڈہون کی فوج بہی کہتی تہی گو اس امر کی وجہ نہین معلوم ہی کہ نوجوان آدمی جبکہ اونکی باپ بوڑہی ہوان پرچا یا کرتے تہے گہرون پہ کیون رہا کرتے تہے ۱۲ مصنف۔

[2] اس لفظ کے معنی خدا کے لشکر کے درست نہین ہین بلکہ یہہ معنی ہین کہ گورو صاحب کے مرید ان خالص کی فوج مگر اسمین فاضل مصنف کی غلطی نہین ہی کیونکہ اونہون نے یہہ لفظ بطور ترجمہ کیفیت پیش کردہ اہالی ریاست کپورتہلہ کے لکہی ہین۔ اصل کیفیت فارسی زبان کی مرتبہ اہالیان ریاست موصوف مین یہہ عبارت ہی او نام فوجکا دل خالصہ رکہا جو بیشتر کی فوج ہو اکثر اوغیرہ ہو سکہان مین سال خوردہ تہے اسواسطے خلقت بڈہا دل بہی کہتی تہی ۱۲ مترجم

اسوجہہ سے پیادے سپاہی ایک کامیاب حملہ کے بعد اکثر سوار بنادئے جاتے تہے۔

پیادے سکہون کے دلون مین پیادون کی کچہہ قدر نہ تہی ان سے صرف قلعون کی حفاظت اور پہرہ چوکی کا کام لیا جاتا تہا کیونکہ سکہہ لوگ اپنی لڑائیون مین ہمیشہ سوارون ہی سے کام لیا کرتے تہے پیادون مین صرف..

اکالی اکالی[۱] لوگ ایسے تہے جنکی کچہہ قدر و وقعت کیجاتی تہی یہہ ایک متعصب فقیرونکا گروہ تہا جو نیلگون لباس پہناکرتے تہے اور اپنی پگڑیون کے گرد لوہے کے حلقے ”چکر“ کچہہ تو آرایش و نمایش کے واسطے اور کچہہ بطور آلہ حرب کے لگایا کرتے تہے گو اون سے بہت کام نہین نکلتا تہا اونکی اور مشہور علامتین پگڑی مین ”کرد“ یعنی چہری کا رکہنا اور ہر وقت ”تلوار گاترہ کئے رکہنا“ یعنی گلے مین تلوار حمایل کئے رکہنا اور ہاتہہ مین ”سلوتر“ یعنی ایک لکڑی کا سونٹا رکہنا تہین۔ یہہ لوگ جنکو ”سکہا“ یعنی بہنگ پلاکر اونمین ایکطرح کا جوش پیدا کیا جاتا تہا شہرون پر دہاوا کرنے کے وقت اکثر سب سے آگے ہوتے تہے اور بارہا عمدہ خدمات انسے ظہور مین آئی تہین لیکن یہہ لوگ بالکل گسستہ مہار و مطلق العنان اور کسی قاعدہ اور ضابطہ کے پابند نہ تہے اور اونکی حاضر باشی اور اطاعت وغیرہ کوئی امر یقینی نہ تہا خصوصاً جن دنون لڑائی نہ ہو اون ایام مین تو اونکی مطلق العنانی کی کوئی حد ہی نہ تہی۔

---

[۱] لفظ اکالی کے معنی منسوب باکال کے ہین جو بمعنی حی لایموت اور ایک صفت منجملہ خدا کی صفات کے ہے یہہ لوگ ہمیشہ فسادی اور شوریدہ رہتے تہے چنانچہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جب یہہ دیکہا کہ مین اونکو قابو مین نہین رکہہ سکتا تو اوسنے اونکو نہایت سخت اور خطرناک مہمون پر بہیجنا شروع کیا جنمین وہ یا تو کامیاب ہوجاتے تہے یا کام آتے تہے اور دونون صورتون مین مہاراجہ کا مدعا حاصل تہا ۱۲ مصنف

قومی آلہ حرب۔ سکہون کا آلہ حرب تلوار تہی جس سے کام لینے مین وہ نہایت مشتاق ہوتے تہے انکے پیادے اکثر تیر وکمان سے مسلح رہتے تہے الا البعض بعض توڑے دار بندوق بہی استعمال کرتے تہے مگر چونکہ باروت کی قلت تہی اور نیز بندوق کا بوجہہ اوٹہاے رہنا باعث بے آرامی بہی تہا اسلئے سکہہ لوگ اوسکو عموما پسند نہین کرتے تہے انہین وجوہ سے اونکے پاس توپین بہی شاذونادر ہی ہوتی تہین ہرچند کہ رنجیت سنگہ نے اپنے فرانس اور اٹلی کے باشندے افسرونکی مدد سے ایک بڑا جنگی وعمدہ توپخانہ اپنے وقت مین قایم کیا تہا مگر پہر بہی ہر ایک خالص اور پکے سکہہ کو اخیر زمانہ تک اوس سے نفرت ہی رہی اور اسیوجہہ سے اس صیغہ مین اوسکہان زیادہ تر مسلمان نوکر تہے اسیطرح سکہون کو قلعون اور مورچون مین بیٹہہ کر لڑنے کا بہی شوق نہ تہا اور سردار جسا سنگہ نے اپنے عہد مین صرف دو قلعے دلیوال اور بہیرووال قایم رکہے ہوے تہے۔ [۵۱]

---

[۵۱] مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد مین فوج سکہہ کی حالت وکیفیت قریب کل کے بدل گئی تہی چنانچہ جسطرح پہلے زمانہ مین سکہہ سردار فوج سوار پر زیادہ بہروسہ کرتے تہے اب پیادون کی فوجکو زیادہ عزیز سمجہا جاتا تہا اسکی وجہہ کسی قدر یہہ بہی تہی کہ بعض یوروپین افسرون نے جنکو مہاراجہ نے نوکر رکہہ لیا تہا بڑی محنت وجانفشانی سے فوج پیادہ کو سلطنت ہاے یوروپ کے قاعدہ پر قواعد وغیرہ سکہا کر مرتب کیا تہا اور اسیوجہہ سے پیادون کی بمقابلہ سوارون کے ہر جگہہ قدر ہوگئی تہی اور اونکا کارآمد ہونا مسلم ہوگیا تہا انہین سے بعض افسر مثل آلارد و وین تورا و آیوی ٹیبایل وکورٹ بڑی لیاقت کے آدمی تہے اور فوج لاہور کی قابلیت بڑہانے کے واسطے جو جو وعدے اونہون نے کئے تہے اونکو پورا کرنے کی بخوبی لیاقت رکہتے تہے اونکی تعلیم سے فوج پیادہ بہت قوی اور مہیب ہوگئی تہی اور آئین وقانون افواج جنگی کی خوب پابند اور جفاکش تہی اور گو قواعد دکہانے کے وقت کما حقہ سرعت اور پہرتی وغیرہ نہین ظاہر ہوتی تہی مگر جنگی صعوبتون کی برداشت کرنے مین بہت مشتاق تہی یہان تک کہ ایک پوری رجمنٹ کتنے ہی دنون تک بحساب تیس ۳۰ میل فی یوم متواتر سفر کرسکتی تہی مہاراجہ موصوف کے زمانہ مین اوسکی فوج آئین مین بہرتی ہونا نہونا اوسکی رعایا کے لئے اگرچہ بالکل اوسکے اختیاری تہا مگر باوجود اسکے نئے سپاہیون کے بہم پہونچانے مین کبہی کچہہ دقت پیش نہین آتی تہی کیونکہ اس نوکری کو لوگ بہت پسند کرتے تہے لیکن سوارون کی فوج اب بہی قریب قریب اوسی ڈہنگ پر تہی جسطرح کہ وہ سردار جسا سنگہ کے زمانہ مین تہی یعنی جبکہ سوارونکے

مال غنیمت اور لوٹ

لوٹ کا مال جو کسی لڑائی مین حاصل ہوتا تہا سب لڑنے والون مین برابر تقسیم ہو جاتا تہا جب کوئی شخص زخمی ہوتا تہا تو اوسکو کچہہ کچہہ معاوضہ ضرور ملتا تہا اور اگر کوئی سپاہی مارا جاتا تہا تو اوسکے بیٹے یا کسی قریب کے رشتہ دار کو اوسکی جگہہ ملتی تہی ۔

جسا سنگھ کی کشادہ دلی

سردار جسا سنگھ ایک روشن دماغ اور کشادہ دل شخص تہا گو اسکی ہان بالکل مذہبی آزادی نہ تہی تاہم اپنے اکثر ہموطنون سے اس باب مین سبقت رکہتا تہا

ح۱۲ دل باوجودیکہ احمد شاہ درانی کی فوج کے ساتھہ ساتھہ پہرتی تہی مگر اوسکی باقاعدہ فوج پر حملہ کرتے ہوئے ڈرتے تہے اور صرف رسد و باربرداری وغیرہ کے لوٹ لینے اور آمد و رفت کے رستہ کو پرخلل کر دینے سے غنیم کو تنگ کیا کرتے تہے اسمین کچہہ کلام نہین ہے کہ سوارون کی فوج کے لئے دشمن کو اسطرح پر تنگ کرنا منجملہ دیگر خدمات و فرائض کے ہمیشہ ایک مقدم خدمت ہے مگر رنجیت سنگھ کے وقت مین سکہہ سوارون کے گہوڑے اور ہتیار بہت نکمے ہوتے تہے اور جب کبہی اونپر کوئی زد پڑتی تہی تو بہاگ جانے کے واسطے بہ نسبت اسکے کہ کسی قسم کی بہادری ظاہر کرین زیادہ تر مشہور تہے پیدل سکہہ ایک نہایت جری اور ثابت قدم سپاہی ہوتا ہے اور اگر کسی عمدہ افسر کے زیر حکم ہو تو غالباً کوئی یورپ مین فوج اونکو مغلوب نہ کر سکے مگر گہوڑے پر سکہہ لوگ اچہا کام نہین دیسکتے اور افغان اور ہندوستانی جو پیادگی کی حیثیت سے اونکی ہمسری نہین کر سکتے سوار کی حالت مین اون سے بدرجہا فوقیت رکہتے ہین رنجیت سنگھ کے عہد مین فوج پیادہ مین ملک کے چیدہ چیدہ نوجوان گبرو بہرتی کئے جاتے تہے اور خوبصورت خوبصورت اور مضبوط مضبوط آدمی منتخب کئے جاتے تہے مگر سوار فوج قواعد دان نہین ہوتی تہی اور ہر ایک سردار کے علیحدہ علیحدہ سوار ہوتے تہے اور کچہہ بہادری اور قوت کے لحاظ سے مقرر نہین کئے جاتے تہے گہوڑے پست قد کمزور اور خراب نسل کے ہوتے تہے اور اونکے اسلحہ اور دیگر ساز و سامان وغیرہ نہایت بہدے اور موٹی وضع کے ہوتے تہے آخر عہد رنجیت سنگھ مین اکالیون کی مذہبی تقدس کی وہ قدیمی شہرت جاتی رہی تہی اور صرف بے قید اور بہنگ نوش نشہ باز دشنیونکا ایک بیقاعدہ گروہ رہگئے تہے رنجیت سنگھ نے انکی ایک جداگانہ فوج مقرر کر رکہی تہی اور برائے نام بے آئین سوارونکا کام دیتی تہی زمانہ سابق مین تو اکالیون کی فوج بالکل ہی ایک پیدل سپاہ تہی مگر اب بہی وہ حملہ کے وقت بالعموم گہوڑون پر سے اوتر پڑا کرتے تہے انکی تعداد قریب تین ہزار کے تہی اکالیون کے پاس بالعموم دو یا تین تلوارین ایک توڑے دار بندوق اور لوہے کے حلقے دو چکر '' ہوتے تہے جنکے کنارے تیز ہوتے تہے اور اگرچہ یہہ خیال کیا جاتا تہا کہ جب وہ اونکو دشمن پر پہینکا کر مارتے تہے تو ضرب کارگر ہوتی تہی مگر اصل یہہ ہے کہ یہہ ہتیار محض ناکارہ ہوتا تہا اور اسمین بہت ہی کم خطرہ اوس شخص کو ہوتا تہا جسکی طرف وہ تاک کر پہینکا جاتا تہا فقط مختلف فرمان روایان لاہور کے عہد مین فوج سکہہ کی جس جس طرح مختلف حالتین رہی ہین راقم کی کتاب دی پنجاب چیفس '' یعنی سرداران پنجاب کے صفحہ ۱۲۸ و ۱۲۹ مین مشرح لکہی ہین مصنف ۔

چنانچه مسلمان لوگ تعداد کثیر اوسکی ملازمت مین تهے اور بلا مزاحمت اونکو اپنے مذهبی رسوم کے ادا کرنے کی اجازت تهی لیکن البته بانگ (اذان) کا امتناع تها کیونکه اوس سے متعصب اکالیون کو اشتعال هوتا تها۔

گاؤکشی ایک جرم ناقابل عفو هونا۔

اور گاؤکشی کی بهی سخت ممانعت تهی اس باره مین جسا سنگه پورا متعصب تها اور نافرمان بردار گاؤکشون یعنی قصابون کی تنبیه کے واسطے اوسنے دو چڑهائیان کی تهین ایک قصور پر اور دوسری لاهور پر اگرچه قصور کے قصوروار اسوجهه سے بچ گئے تهے که اوس قصبه مین بالکل مسلمان آباد تهے مگر لاهور کے بدنصیب قصاب قریباً سب هی قتل و ذبح کر دیے گئے تهے۔

جسا سنگه کی فیاضی اور دربار صاحب کی از سر نو تعمیر۔

جسا سنگه ایک بهت فیاض اور عالی حوصله شخص تها چنانچه شهر امرتسر کے از سر نو آباد کرنے اور تعمیر اور رونق دهی مین اوسنے بهت کچهه صرف کیا تها جب احمد شاه نے دربار صاحب کو دوباره منهدم کیا تها تو سرداران بهنگی اور اکالی لوگون نے مجبور هو کر اس مندر کی کل آمدنی بطور رهن جبس رائے صاحب چودهری کے حواله کر دی تهی جس نے اوسکی از سر نو تعمیر کرنے کا ذمه لیلیا تها مگر جسا سنگه نے کل زر رهن خود ادا کر دیا اور مندر کی تعمیر کو خود تکمیل کو پهونچا دیا اسیطرح اوسنے بهت روپیه لگا کر انندپور مین ایک بڑا تالاب بهی بنوایا تها اور وهان کے سوڈهیون کو بهت کچهه نذر اور چڑهاوه دیا اوسکی سخاوت اور مهمان نوازی کسی خاص فرقه پر محدود نه تهی اور سیکڑون آدمیون کو اوسکی لنگر سے روزانه کهانا ملتا تها [۵۷]

---

[۵۷] جسا سنگه کے زمانه مین سرداران سکهه کی رسم و عادت بهت ساده تهی علے الصباح اشنان کر کر اور پوشاک ند ۱۴

سردار بہاگ سنگہ کا جانشین ہونا۔

سردار جسا سنگہ کے چونکہ کوئی بیٹا یا بہتیجہ نہ تہا اسلئے بہاگ سنگہ جو رشتہ مین اوسکا بہائی ہوتا تہا اور اوسکی عمر ۳۶ چہتیس سال کی تہی ریاست کا مالک ہوا۔ گو جسا سنگہ کی ایک بیٹی بہی موجود تہی جو سردار موہر سنگہ فتح آباد والہ سے بیاہی گئی تہی مگر جاٹون ﻟﮧ مین بیٹی اور نواسہ ورثاے جایز مین شمار نہین کئے جاتے ہین۔ سب سے پہلا جہگڑا جو بہاگ سنگہ کو پیش آیا وہ سردار متوفی کے ہاتہہ سے گویا ورانتاً اوسکو پہونچا ہوا تہا جسنے حقیقت سنگہ کنہیا کے ساتہہ اتفاق کرکے راجہ برج راج دیو والی جمون پر حملہ کیا تہا۔ اس بیچارے راجہ کی یہہ بدبختی تہی کہ اوسکے پاس ایک ایسا مُلک تہا جسپر سب زبردست سرداران سکہہ کا دانت تہا جو کبہی تو اوسکے ساتہہ یہانتک اخلاص و دوستی ظاہر کرتے تہے کہ اوسکے ساتہہ بطور علامت اتحاد و دوستی دایمی کے پگڑیان بدلا کرتے تہے اور کبہی اوسپر حملے کرتے تہے اور اوسکے علانیہ دشمنون سے جا ملتے تہے۔ جب کنہیا سردارنے حسب معمول راجہ برج راج دیو کے ساتہہ بدعہدی کی اور جمون کے حملہ مین بہنگیون کا رفیق ہوا تو جسا سنگہ نے کنہیون سے رشتہ اتحاد کو قطع کردیا تہا اور اگر موت اوسکے منصوبون کو باطل نہ کردیتی تو وہ بلاشک اسکا عوض لینے کے واسطے سردار مہان سنگہ سوکرچکیا کو کنہیون کے مقابلہ مین سنہ ۱۷۸۳ع مین مدد دیتا مگر جسا سنگہ

---

۱۴ ہین کہ صبح کے وقت کا بہجن جسکو یہہ لوگ “سکہمنی” صاحب کہتے ہین کیا کرتے تہے اسکے بعد صبح کا پرشاد چہکتے تہے مگر جسا سنگہ کے صبح کے پرشاد مین سیر بہر پختہ آٹا ﻟﮧ اور پاؤ بہر مصری ہوتی تہی اسلئے اس بات کے سُننے سے کہ وہ بے انتہا فربہ ہوگیا تہا کچہہ تعجب نہین آتا بعد اسکے سرداران سکہہ معمولی کاروبار کرتے تہے اور سہپہر کو تین بجے ایک دربار کیا کرتے تہے جس مین ہر ایک سکہہ شریک ہونے کا مجاز تہا اور مشترکہ نفع اور نقصان کی نسبت صلاح و مشورہ و گفتگو کیجایا کرتی تہی۔ شام کے پرشاد کے بعد رباپی او سبد گانے والے “سبد” اور “رہراس” ﻟﮧ۲ گایا کرتے تہے اور گہنٹہ بہر رات گئے سب لوگ “ارداس” کے بعد یعنی شام کے وقت کی دعا پڑہکر آرام کرنے کے واسطے اپنے اپنے مکانون کو چلے جایا کرتے تہے۔

ﻟﮧ خاندان کپورتہلہ کو جاٹ لکہنے کی غلطی مصنف نے اس کتاب مین کئی جگہہ کی ہے ۱۲ محشی

ﻟﮧ کپورتہلہ والون کی اصل کیفیت مین سیر بہر مسکہ یعنی مکہن لکہا ہے لفظ آٹا کی غلطی سے چہپ گیا ہے اور ظاہر ہے کہ غذاے مسمن مین مسکہ ہی ہے آٹا نہین ۱۲ مترجم

ﻟﮧ۲ لفظ رہراس کی اصل رہ راست اور ارداس کی اصل عرضداشت معلوم ہوتی ہے ۱۲ مترجم

کے جانشین نے کھنیا سردارسے پھر دوستی پیدا کر لی اور اوسکی اول مہم باتفاق سردار جے سنگھ کھنیا کے وزیر سنگھ و بھگوان سنگھ سرداران ملک ننگا کے جو لاہور اور گوگیرہ کے مابین واقع ہے مقابلہ مین ہوئی تھی جنکو سردار مہان سنگھ سوکرچکیا سے بھی کچھہ تعلق تھا۔ دوسرے سال وہ جے سنگھ کھنیا کی امداد کے واسطے روانہ ہوا جبکہ مہان سنگھ سوکرچکیا و جسا سنگھ رامگڈہیہ و راجہ سنسار چند والی کانگڑہ باتفاق ہمدگر اوسکی تخریب و استیصال پر آمادہ ہوے تھے لیکن اوسکی امداد کچھہ سودمند نہوئی اور جے سنگھ نے بٹالہ کے قریب شکست فاش کھائی جس سے اوسکا ایسا سخت نقصان ہوا کہ پھر کبھی سرسبز نہوا۔ سردار بھاگ سنگھ جو اس جنگ مین بذات خود شریک نہین ہوا تھا ہٹ کر بیاس کے پار چلا گیا اور بیدیون کو اونکی ریاست چھلور پر جہان سے سردار ہری سنگھ ڈلیوالیہ نے اونکو نکالدیا تھا ازسرنو قایم و بحال کر کے کپورتھلہ کو واپس آیا۔

راجہ سنسار چند سے دوستی قایم کرنا۔

چند روز بعد اوسنے راجہ سنسار چند سے رشتہ اتحاد قایم کیا اور اپنے کم سن بیٹے فتح سنگھ سے جو اثناے مہم ننگا مین پیدا ہوا تھا اور راجہ مذکور کے بیٹے مسمے آنرود چند سے جو وہ بھی ویسا ہی کم سن تھا بطور پگڑی بدل بھائی بنانے کی دستارین بدلوائین اسکے بعد اوسنے سردار گلاب سنگھ بھنگی سے جو امرتسر اور اوسکے گرد و نواح کے ملک کا مالک تھا اور اوسکے آدمیون نے اہلووالیون کے ایک معتمد کو بمقام چبال ہلاک کیا تھا نزاع پیدا کیا۔

علاقہ امرتسر کا تاخت و تاراج کرنا۔

اسکے انتقام مین اوسنے جنڈیالہ اور ترن تارن پر قبضہ کر لیا مگر ان علاقون

کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکہنے کی کوشش نہ کی اور اس کامیابی سے اطمینان حاصل کرکے کپورتہلہ کی جانب عزیمت کی - یہہ واقعہ ۱۷۹۳ء کا ہے -

رامگڈیون پر دوبارہ چڑہائی جس مین وہ ناکام رہا -

۱۷۹۶ء مین اوسنے اپنے خاندان کے قدیمی دشمن سردار جیبا سنگہ رامگڈیہ پر حملہ آور ہونے مین گہنیون کے ساتہہ اتفاق کیا اور بہ معیت سردارنی سدا کنور سردار موصوف پر جو بمقام میانی مورچہ باندہے بیٹہا تہا چڑہائی کی - یہہ سردارنی اسوقت گہنیون کی مثل کی رئیسہ تہی مہاراجہ رنجیت سنگہ کی شادی اسی کی لڑکی سے ہوئی تہی اور پنجاب کی تاریخ مین اس عورت کا نام بہت مشہور و معروف ہے - مگر دریاے راوی کے ایک ناگہانی سیلاب آجانیکے باعث سے ان متفقہ افواج کو بڑی گہبراہٹ کے ساتہہ اپنا کل اسباب سامان وہان ہی چہوڑکر پسپا ہونا پڑا اسیطرح ۱۸۰۱ء مین بہی اوسکو کچہہ کامیابی حاصل نہوئی یعنی اوسنے رامگڈہیون کے مقابلہ کے واسطے جنکی اعانت راجہ سنسار چند والی کانگڑہ نے کی تہی کچہہ فوج بسرداری ہمیر سنگہ کے بہیجی تہی مگر اہلو والیون کی فوج کو شکست کامل حاصل ہوئی اور ہمیر سنگہ خود مجروح ہوا - اس شکست کی خبر سنکر سردار بہاگ سنگہ نے اپنی باقی ماندہ فوجکو جمع کیا اور اپنے دشمنون کے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوا مگر بہگواڑہ تک پہونچنے پایا تہا کہ بیمار ہوگیا -

وفات سردار بہاگ سنگہ واقع ۱۸۰۱ء اور سردار فتح سنگہ کا جانشین ہونا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ سے یگانگت پیدا کرنا -

جب اسکا حال روز بروز ابتر ہوتا گیا تو لوگ اسکو کپورتہلہ کو واپس لے آئے اور یہان پہونچکر اوسنے وفات پائی سردار متوفی کا اکلوتا بیٹا فتح سنگہ اب گدی پر بیٹہا اور اوسکا پہلا کام یہہ تہا کہ رنجیت سنگہ سے جو حال مین ہی امرتسر پر قابض ہوگیا تہا سلسلہ یگانگت پیدا کیا اور معاملات صلح و جنگ مین اوسکا رفیق اور حلیف بن گیا - ان دونون نوجوان سردارون نے ایک دوسرے سے پگڑیان بدلین

اور گرنتہہ صاحب پر ہمیشہ کے لئے دوستی اور اتفاق قایم رکہنے کی قسم کہائی۔ بعد ازان اینہونے رفیق کے ساتھہ قصور پر چڑہائی کی مگر یہہ پٹہانون کی بستی اس زمانہ (یعنی سنہ ۱۸۰۲ و ۳ء مین) اپنے بچاؤ کی قابلیت رکہتی تہی اور انکو بے نیل مرام واپس ہونا پڑا۔ اسکے بعد فتح سنگہ بیاس کے پار اپنے علاقہ کو لوٹ گیا اور اگلے دو برس اپنی قوت کو دوابہ جالندہر مین ہی استحکام دینے مین صرف کئے۔

جسونت راؤ ہلکر مرہٹہ کا پنجاب مین آنا۔

سنہ ۱۸۰۵ء کے شروع موسم سرما مین جسونت راؤ ہلکر پنجاب کی طرف آیا جبسے اس مرہٹے سردار کو اکتوبر سنہ ۱۸۰۴ء مین دہلی کے قریب کرنل برن صاحب نے شکست دی تہی اوسوقت سے اوسپر پے درپے مصیبتین ہی نازل ہوتی رہین۔ چنانچہ اسکے بعد بماہ نومبر دوبارہ اوسنے لارڈ لیک صاحب سے نقصان کثیر کے ساتھہ شکستین کہائین اور جمنا کے پار بہاگنا پڑا اور انگریزی فوج بدستور اوسکے تعاقب مین تہی۔ انہین ایام مین کرنل مری صاحب نے گجرات کی طرف سے بڑہکر اوسکے اوس سب علاقہ پر جو اوجین کے گرد و نواح مین واقع تہا اور جسمین اوسکی دار الریاست اندور بہی شامل تہی قبضہ کر لیا اور کرنل والیس صاحب نے ایک دستہ فوج کو ساتہہ پونا کی جانب سے عزیمت کرکے چندور اور اوسکے اون سب قلعون پر دخل کر لیا جو تاپتی ندی کے جنوب مین تہے اور جن پر قابض ہوجانے سے اوسکی تمام ملک پر قابو حاصل ہوسکتا تہا جب یہہ نوبت پہونچی تو اوسنے سیندہیا سے مثل اوسکے انگریزون سے سخت بغض و عداوت رکہتا تہا اتفاق کیا اور رؤسائے اینروی ستلج سے بہی استعانت کی کوشش کی گو انمین سے بعض رئیسون نے روپیہ سے تو مدد دی مگر اوسکی بد اقبالی اور شکستہ حالی دیکہہ کر اصلی امداد و اعانت سے سب نے انکار کیا۔

ہلکر اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ملاقات بمقام امرت سر۔

اسکی بعد اوسنے امرت سر کا قصد کیا جہان رنجیت سنگہ سے جو بعد ازین بہ لقب مہاراجگی ملقب ہوا اور سردار فتح سنگہ آہلووالیہ سے اوسنے ملاقات کی۔ ابتدا مین رنجیت سنگہ اوسکی مدد کرنے پر مایل تہا مگر راجہ بہاگ سنگہ والی جیند اور سردار فتح سنگہ کے کہنے سے وہ اس ارادہ سے باز رہا۔ لارڈ لیک صاحب نے دریای بیاس تک ہلکر کا تعاقب کیا اور اگر جناب گورنر جنرل صاحب بہادر کی کل توجہہ صلح کے بہت جلد قایم کرنیکی طرف مایل نہوتی تو انگریزون کا یہہ سب سے بڑا دشمن جو ہندوستان مین تہا بالکل تباہ و غارت ہوجاتا۔

ہلکر اور سکہہ رئیسون کے ساتہہ عہدنامہ

لیکن آشتی کو جنگ پر ترجیح دی گئی اور ہلکر کے ساتہہ ایک عہدنامہ کیا گیا جسکے روسے ایک بڑا حصہ اوس علاقہ کا جو اوس سے چہین لیا گیا تہا واپس دیا گیا[۵۱] اور اوسی کے ضمن مین ایک عہدنامہ سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ کے ساتہہ کیا گیا جسکے بموجب اونہون نے اسبات کا اقرار کیا کہ ہلکر کو امرت سر مین نہین ٹہرنے دینگے اور نہ اوسکے ساتہہ کوئی رابطہ اتحاد قایم کرینگے۔

گورنمنٹ انگریزی نے بمعاوضہ اسکے اونکے ساتہہ یہہ وعدہ کیا کہ جبتک اونکا چال چلن دوستانہ رہیگا اونکے حقوق اور اونکی ریاستون مین کچہہ دست اندازی نہین کیجاویگی اور وہ بلا مزاحمت اپنے اپنے علاقون مین حکمران رہینگے[۵۲]۔ فتح سنگہ کو جسنے اس عہدنامہ کی تکمیل مین رنجیت سنگہ

---

[۵۱] اس عہدنامہ پر جو بیسوین دسمبر سنہ ۱۸۰۵ع کو دستخط ہوئے تہے اسکی رو سے ہلکر اضلاع ٹونک و رامپورہ و بوندی اور علاقہ جانب شمال دریای چنبل کے متعلق جملہ حقوق سے دست بردار ہوا اور سرکار کمپنی کی طرف سے یہہ وعدہ ہوا کہ دریاے مذکور کے جنوب مین کچہہ دست اندازی نکی جاویگی اور قلعے اور اضلاع واقع دکن بعد انقضای ایک میعاد معینہ کے واپس دئے جاوینگے ۱۲ مصنف

[۵۲] ترجمہ عہدنامہ دوستی و اتحاد مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرداران رنجیت سنگہ و فتح سنگہ۔ ۱۲

کی طرف سے وکالت کی تہی لارڈ لیک صاحب نے ایک چیتا ہدیتاً عنایت کیا اور اوس نے صاحب موصوف کو ایک باز نذر کیا۔ ان عہدناموں کی تکمیل کے بعد ہلکر پنجاب سے چلا گیا گو دربار لاہور کے ساتہہ اوسکی سازشین موقوف ہوئین ۔ ۱۵

---

۱۴ دو۔ سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ یعنی سردار فتح سنگہ اصالتاً اپنی طرف سے اور وکالتاً سردار رنجیت سنگہ کی طرف سے شرائط عہدنامہ مفصلہ ذیل کو منظور و قبول کرتے ہین جو بمہر و دستخط لفٹنٹ کرنل جان مالکم صاحب بہادر منعقد کیا جاتا ہی جنکو بموجب اختیارات مفوضہ آنریبل سر جارج ہلارو بارلو صاحب بہادر بیرونٹ گورنر جنرل کشور ہند کے رائٹ آنریبل لارڈ لیک صاحب بہادر نے بذریعہ حکم خاص مامور فرمایا ہی۔

شرط اول۔ سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ آہلووالیہ حسب تحریر ہذا اس بات کو منظور کرتے ہین کہ ہم فی الفور جسونت راؤ ہلکر کو مع اوسکی فوجکو امرتسر سے تیس کوس کے فاصلہ پر ہٹا دینگے اور آیندہ سے کوئی ربط و ضبط اوسکے ساتہہ نرکہین گے اور نہ اوسکو فوج سے اور نہ کسی اور طرح پر مدد دینگے اور ہم اس بات کا بہی اقرار کرتے ہین کہ جسونت راؤ ہلکر کے اون ہمراہیون اور سپاہیون سے جو دکن کی طرف اپنے اپنے مکانون کو واپس جانا چاہین کسی طرح مزاحم و متعرض نہون گے بلکہ اونکو اس ارادہ کے عمل مین لانے مین ہر قسم کی مدد دینگی۔

شرط دوم۔ گورنمنٹ انگریزی حسب تحریر ہذا اس بات کا اقرار کرتی ہی کہ درصورت نہ مصالحت ہونے مابین گورنمنٹ و جسونت راؤ ہلکر کے فوج انگریزی جو بالفعل دریای بیاس کے کنارے خیمہ زن ہے جس دم کہ جسونت راؤ ہلکر مع اپنی فوجکے شہر امرتسر سے تیس ۳۰ کوس کے فاصلہ پر چلا جائیگا فی الفور یہان سے کوچ کر جائیگی اور اگر کوئی عہدنامہ مابین گورنمنٹ انگریزی و جسونت راؤ ہلکر کے عمل مین آئیگا تو اوس مین یہہ بہی شرط مندرج کیجاے گی کہ بفور تحریر عہدنامہ مذکورہ ہلکر سکہون کے ملک کو خالی کرکے اپنے ملک کی طرف کوچ کرجاے اور اون اقطاع ملک سکہہ کو جو اوسکے راستہ مین واقع ہون کسی قسم کا نقصان نہ پہونچاوے۔ گورنمنٹ انگریزی اس بات کا بہی اقرار کرتی ہے کہ جب تک کہ سرداران رنجیت سنگہ و فتح سنگہ گورنمنٹ کے مخالفون سے کسی قسم کا دوستانہ تعلق و ربط و ضبط پیدا کرنے یا اپنی طرف سے گورنمنٹ کے مقابلہ مین کسی امر خصومت کے ارتکاب سے محترز رہینگے فوج انگریزی سرداران موصوف کے قلمرو کے اندر کبہی نہ داخل ہوگی اور نہ گورنمنٹ انگریزی کوئی تجویز اونکی املاک و علاقجات کے ضبط کرلینے یا انقام کے لئے عمل مین لاے گی۔ مصنف

تحریر بتاریخ یکم جنوری سنہ ۱۸۰۶ء مطابق دسوین شوال سنہ ۱۲۲۰ ہجری ۱۲

۱۵ سنہ ۱۸۰۹ مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے مسٹر مٹکاف صاحب سے اس مرہٹہ سردار کا ایک عجیب قصہ بیان کیا تہا یعنی جب ہلکر امرتسر کے قریب خیمہ زن تہا تو یہہ خبر پہونچی کہ لارڈ لیک صاحب اوسکے تعاقب مین دریای بیاس کے پار اوتر آئے یہہ سنتے ہی وہ فی الفور اپنے گہوڑے پر سوار ہوگیا اور اوسکی تمام فوج خوف کے مارے اپنے خیمون کو بجنسہ ایستادہ چہوڑکر بہت دور بہاگ گئی۔ مگر اوسکو اس خوف و تہلکہ کی ایک معقول وجہہ تہی کیونکہ سترہوین نومبر سنہ ۱۸۰۴ کو لارڈ لیک صاحب نے جو بتیس گہنٹہ کے اندر اٹہاون میل کا کوچ کرکے ہلکر کی فوج پر شبخون مارا تہا غنیم کو اس حملہ کی مطلق خبر نہ تہی اور صرف اوسوقت اونکی آنکہہ کہلی تہی جبکہ انگریزی توپخانہ سے گرایون کی بوچہاڑ اون پر پڑنے لگی اسکے بعد سپاہ انگریزی کا رسالہ حملہ کرکے اونکو خیمہ گاہ مین جا گہسا جس سے فوج دشمن سخت سراسیمگی کے ساتہہ جنگل منتشر ہوگئی یہانتک کہ ہلکر نے خود اپنی جان بڑی مشکل سے بچائی تہی اور تین ہزار آدمی سے زیادہ مجروح و مقتول ہوئے تہے ۱۲ مصنف

مہم سنہ ۱۸۰۶ع مین فتح سنگہ کا مہاراجہ کے ہمراہ جانا۔

اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ مین جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ستلج کے جنوب کیطرف چڑہائی کی تب سردار فتح سنگہ بہی اوسکے ساتہہ تہا مگر اس اہلووالیہ سردار کی مرضی اس مہم مین شریک ہونیکی نہ تہی لیکن چونکہ دوابہ جالندہر مین اب اس سردار کی حالت نازک تہی اسلئے ڈر کے مارے اوسنے انکار کرنا مصلحت نہ سمجہا۔

مہم جہنگ

دوسرے سال یعنی سنہ ۱۸۰۷ع مین وہ پہر مہاراجہ کے ساتہہ جہنگ کو گیا یہہ قلعہ فتح ہوا اور وہانکا حاکم احمد خان سیال نکالدیا گیا اس مہم مین چند مہینے صرف ہوئے اور بعد واپسی کپورتہلہ سردار فتح سنگہ نے ایک فوج قصبہ تلونڈی پر روانہ کی جو سوڈہیون کی ملکیت سے تہا مگر سکہان کنگ نے اوسپر قبضہ کرلیا تہا۔ فوج آہلووالیہ کے ساتہہ رنجیت سنگہ کی فوج بہی بسرکردگی سردار مت سنگہ بدہانیہ کے بہیجی گئی تہی اور فوج لاہور کے اس مہم مین شریک ہونے سے سوڈہیون کے دیہات کی افسری کا معاملہ جو چوبیس ۲۴ برس بعد فیصل ہوا تہا جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے قصور پر چڑہائی کی اوسوقت بہی سردار فتح سنگہ اونکے ہمراہ تہے ایک شدید مقابلہ و مقاتلہ کے بعد قصور فتح ہوا اور مع ضلع قرب وجوار کے علاقہ لاہور مین ملالیا گیا۔

مسٹر مٹکاف صاحب کی سفارت جانب لاہور۔

جب ستمبر سنہ ۱۸۰۸ع مین مسٹر مٹکاف صاحب جو رنجیت سنگہ کے پاس بطریق سفارت بہیجے گئے تہے قصور مین پہونچے تو سردار فتح سنگہ کو مع دیوان محکم چند اور دو ہزار سوارون کے اونکے استقبال کے واسطے بہیجا گیا اور انہونے لشکر سے چار میل کے فاصلہ تک استقبال کرکے صاحب موصوف کو اونکی خیمہ گاہ تک پہونچا دیا مگر جو بات چیت کہ بعد ازین مہاراجہ اور مسٹر مٹکاف صاحب کے باہم ہوئی اوس مین فتح سنگہ کو کچہہ دخل نہ تہا کیونکہ مہاراجہ کو اب ایک

ایسی شخص پر اعتبار رہا تہا جسکے اغراض و مطالب صریحًا اوسکی اغراض و مطالب کے منافی تہی گو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ کو اوسکے ساتہہ ہمیشہ کچہہ نہ کچہہ ذاتی محبت ضرور رہی ہی - مسٹر مٹکاف صاحب کی ایک چٹہی کے خلاصہ سے جو اس مقام پر درج کیا جاتا ہی معلوم ہوگا کہ فتح سنگہ کے رویہ اور رتبہ کی نسبت صاحب موصوف کی کیا رای تہی اور جو واقعات اس سے مابعد گذری مین اون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ رای فی الواقع ٹہیک اور صحیح تہی -

فتح سنگہ کا رویہ اور رتبہ سنہ ۱۸۳۶ء مین -

قولہ ؎ سردار فتح سنگہ اہلووالیہ کی نسبت اگرچہ عام خیال تو یہہ ہی کہ راجہ (رنجیت سنگہ) سے وہ بالتخصیص محبت رکہتا ہی مگر نفس الامر مین یون ہے کہ وہ اوس سے بالتخصیص ناراض ہی -

ایلائینس

رنجیت سنگہ اور فتح سنگہ کا (ایلائینس) یعنی دوستی و اتحاد باغراض ملکی اوایل عمر سے شروع ہوا تہا اور اوسکی ہی دوستی سے رنجیت سنگہ کو اس عجیب و غریب عروج و ترقی مین بہت کچہہ مدد ملی ہی - فتح سنگہ باعتبار رتبہ اور قوت کے رنجیت سنگہ سے ہرگز کم نہ تہا مگر اوسکی چپ چاپ اور ذی سکون طبیعت رنجیت سنگہ کی مردانہ اور حکومت پسند مزاج کی محکوم ہوگئی اور فتح سنگہ نے رنجیت سنگہ کو عروج و ترقی پر پہونچنے مین زینہ کا کام دیا ہی اور اب مثل سابق کے وہ اپنے تئین ایک ہمسر و ہم رتبہ رفیق و دوست نہین پاتا بلکہ ایک حاکم اعلے کا برای نام مصاحب پاتا ہی چنانچہ ظاہری ارتباط اور بے تکلفی تو اب تک قایم ہے مگر باہم دلی اعتماد نہین ہی وہ اب راجہ کے مشیرون اور رازدارون مین نہین ہی مگر ایک فوج کثیر کے ساتہہ رنجیت سنگہ کی ہمرکابی مین بدون اس علم کے کہ کہان اور کس کام کے واسطے

جاتا ہون چلا کرتا ہی لیکن فتح سنگہ اب بہی باعتبار رتبہ اور اعزاز اور جنگی قوت اور وسعت ریاست کے رنجیت سنگہ کی فوج کے سردارون مین اول نمبر کا ہی ستلج کے مشرق مین جگراؤن سے لیکر دریای مذکور تک اور بالعموم وہ ملک جو ستلج اور بیاس کے مابین ہی اور وہ علاقہ جو بیاس کے مغرب مین امرتسر تک منتہی ہوتا ہی اوسکی قبضہ مین ہی اوسکی عزت و ناموری بہت بڑی ہے اور جو سردار لوگ کہ رنجیت سنگہ سی بددل اور ناراض ہین وہ سمجہتے ہین کہ اگر اوسکی حکومت سے پہر آزاد ہوجاینگی لیکن کوئی جہنڈا باندہا جای تو اوسکا سرغنہ بنانے کے قابل یہی شخص ہی مگر بسبب ظاہر اوس مین مطلقاً فساد کا مادہ بہی معلوم نہین ہوتا وہ ایک سلیم الطبع نیک طینت اور سیدہا سادہ سا شخص پایا جاتا ہی مگر در اصل اوس مین لیاقت و قابلیت کی بہی کمی ہے یہہ وہی سردار ہی جو دریای بیاس کے کنارہ پر لارڈ لیک صاحب کے پاس گیا تہا اور وہان سی ہی اوسکی آنکہون مین انگریزون کی ایسی قدر و منزلت سما گئی ہی جسکی باعث وہ گورنمنٹ انگریزی سے یہہ توقع رکہتا ہی کہ وہی اوسکو رنجیت سنگہ کی ناقابل برداشت زیادتیون سی نجات دیسکتی ہے۔ ۱۱ انتہی۔

۱۸۰۸ء مین جو ریاست ہای اندرونے ستلج پر رنجیت سنگہ نے مہم کی تہی فتح سنگہ کا اوسمین شریک ہونا

تا ماہ اپریل ۱۸۰۹ء یعنی جب تک کہ مسٹر مٹکاف صاحب مہاراجہ رنجیت سنگہ سے رخصت نہین ہوی سردار فتح سنگہ مہاراجہ موصوف کے ساتہہ رہے اور علاقجات اندرون ستلج مین جو سفیر انگریزی کی مرضی اور صلاح کے برخلاف مہم اختیار کی گئی تہی اور جس سے قریب تہا کہ گورنمنٹ انگریزی اور دربار لاہور کے باہم ناچاقی ہوجای اوسمین بہی وہ مہاراجہ ہمرکاب تہی اور عہد نامہ منعقدہ بمقام امرتسر محررہ پچیسوین ۲۵

اپریل کے دستخط ہونے کے وقت بہی موجود تہی جس سے وہ طول و طویل اور دیر تک کی گفت و شنید جو اسقدر تکلیف کی باعث ہوئی تہی خاطر خواہ انجام کو پہونچی تہی یعنی گورنمنٹ انگریزی نے مہاراجہ کے مقبوضات واقع شمال یعنی آروی آب ستلج مین دست اندازی سے باز رہنے کا وعدہ کیا تہا اور مہاراجہ نے یہہ اقرار کرلیا تہا کہ دریای مذکور کے جنوب یعنی ملک اینروی ستلج مین آیندہ کسی قسم کی دست درازی نکی جائیگی۔

فتح سنگہ اور مہاراجہ کے باہم انگریزون کی مخالفت مین ایک جدید سازش کی افواہ۔

اگر اون خبرون کو جو گورنمنٹ کے ہندوستانی اخبار نویسون متعینہ لاہور نے صاحب رزیڈنٹ دہلی کے پاس قریب اختتام اوس سال کے بہیجی تہین معتبر مانا جائے تو سردار فتح سنگہ گورنمنٹ کا اس قدر خالص خیر خواہ نہ تہا جیسا کہ مسٹر مٹکاف صاحب نے خیال کیا تہا۔ ان خبرون کا مضمون یہہ تہا کہ رنجیت سنگہ نے جسکو یہہ عہد نامہ بدل شاق گذرا تہا فتح سنگہ کے ساتہہ اپنے قدیمی الائینس یعنی اتفاق و اتحاد باغراض پولٹیکل کو پہر مستحکم کیا ہی اور گرنتہہ صاحب کو درمیان دیکر اخلاص و دوستی باہمی کی قسمین کہائی ہین اور مہاراجہ علانیہ کہتا ہی کہ اگر انگریزی فوج کو لدہیانہ پر قابض و متصرف رہنے دیا جائیگا اور اسطرحپر ملک اینروی ستلج مین جو استحقاقاً خالصہ جی کی ملکیت ہے گاؤکُشی ہونے دیجائیگی تو ہم پر اور تمام سکہون پر ہمیشہ کے لئے یہہ کلنک کا ٹیکہ رہیگا۔ اسلئے انگریزون کو صرف ملک اینروے ستلج ہی سے نہین نکالنا چاہئے بلکہ دہلی کو بہی ضرور فتح کرنا چاہئے اور فتح سنگہ کو ہدایت کی گئی کہ تیس ۳۰ ہزار سوار اور دس توپین مہیا کرے اور اپنی فوجکو پہگواڑہ و کپورتہلہ و جنڈیالہ وغیرہ مناسب مناسب مقامات پر اسطرحپر متعین کرے کہ جب راجپوت راجاؤن کی فوجین

پہاڑ سے آئین تو اون سے باسانی شامل ہو جائین فتح سنگہ نے اسکی تعمیل کرنے کا وعدہ کیا مگر انگریزون کے ساتہہ جنگ کرنا جنکی عظمت اوسکے دل مین بیٹہی ہوئی تہی اوسکو دل سے منظور نہ تہا اور دو مہینے بعد شاہ شجاع بادشاہ کابل کے پنجاب مین آجانے اور نیز مہاراجہ کے ملتان پر چڑہائی کرنے کی تجویز نے اوسکی اینروی ستلج پر حملہ آور ہونے کے ارادہ اور توجہہ کو جسکا منصوبہ غالباً اوسنے کبہی بہی قطعی اور مصمم طور پر نہین کیا تہا اسطرف پہیر دیا۔

فتح سنگہ کا مہم کانگڑہ مین شریک ہونا سنہ ۱۸۰۹ع

فتح سنگہ مہم کانگڑہ مین بہی جو سنہ ۱۸۰۹ع مین واقع ہوئی تہی جبکہ راجہ سنسار چند کے اس مشہور و معروف قلعہ پر گورکہون کے سردار امر سنگہ تہاپہ نے ایک عرصہ دراز سے محاصرہ کیا ہوا تہا شریک تہا۔ اگلے سال کے موسم بہار مین جبکہ رنجیت سنگہ عازم ملتان ہوا فتح سنگہ کو لاہور اور امرتسر کی حفاظت پر مامور کر گیا اور فروری سنہ ۱۸۱۱ع مین وہ مہاراجہ کے ہمراہ شاہ محمود برادر شاہ شجاع کے ملنے کے واسطے جو کشمیر کو جو اوس زمانہ مین کابل کا ایک صوبہ تہا جارہا تہا راولپنڈی کو گیا۔

سردار بدہ سنگہ فیض اللہپوریہ والی جالندہر کے استیصال مین مہاراجہ کو مدد دینا۔

اکتوبر سنہ ۱۸۱۱ع مین اوسنے دیوان محکم چند اور سردار جودہ سنگہ رامگڈہیہ کے ساتہہ سردار بدہ سنگہ والی جالندہر پر چڑہائی کی بدہ سنگہ کے پاس دوابہ جالندہر مین تین لاکہہ روپیہ سالانہ کا علاقہ تہا اور اس چڑہائی کے لئے ظاہری حیلہ یہہ بیان کیا گیا تہا کہ اوسنے رنجیت سنگہ کی خدمت مین حاضر ہونے اور اوسکو لڑائیون مین فوجی مدد دینے سے ہمیشہ انکار کیا تہا۔ یہہ بدنصیب سردار تاب مقابلہ کی نہ لاکر بغیر لڑائی بہڑائی کے ستلج کے پار بہاگ گیا اور اوسکا تمام علاقہ ضبط ہوکر مملکت لاہور مین ملا لیا گیا۔ اسکی وجوہات کی

طرف قیاس دوڑاتا کہ فتح سنگہ اور جودہ سنگہ نے سردار جالندہر کے استیصال مین کیون اعانت کی تہی چندان آسان نہین ہی کیونکہ ان سردارون کی نسبت خود یہہ خیال کیا جاتا تہا کہ اونہون نے آپس مین بطور مخفی یہہ معاہدہ کیا ہوا ہی کہ لڑائی بہڑائی اور نفع و نقصان مین مہاراجہ کے برخلاف ایک دوسری کی مدد کرتے رہینگے اور وہ اسلئے ضرور اس بات کو جانتے ہونگی کہ اون گنتی کے سردارون مین سے جو رنجیت سنگہ کی غارت گری سے ابتک بچے ہوئے تہے ایک ایسے عالیشان سردار کے تباہ کرنے مین مددگار بننا دراصل رنجیت سنگہ کی قوت کا بڑہانا اور اوس وقت کا جلد تر بُلانا ہی جبکہ خود اونکو بہی اوسی کی سی حالت مین مُبتلا ہونا ہوگا مگر غالباً اونکو یہہ توقع ہوئی ہوگی کہ رنجیت سنگہ کی اطاعت اور فرمانبرداری مین ہماری سلامتی اور بہبودی متصور ہی لیکن کمزوری اور غیر مستقل مزاجی کا جو انجام ہوتا ہی اوس سے یہہ رامگڈہیہ سردار زیادہ دیر تک نہ بچ سکا اور سردار فتح سنگہ جو بچ رہا یہہ صرف انگریزون کی حمایت کی بدولت تہا

پنجاب خاص مین اوسکی جنگی خدمتین ۔

رنجیت سنگہ کی اکثر سالانہ مہمون مین فتح سنگہ مع اپنی فوج کے حاضر رہتا تہا اور تیرہوین ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۱۳ کو وہ جنگ حیدرہ[۵۷] مین بہی جبکہ فتح خان وزیر و سپہ سالار کابل کو شکست فاش دیکر پنجاب سے نکال دیا گیا تہا شریک تہا اور ہمبر راجوری اور بہاولپور کی چڑہائیون مین بہی اوسکو فوج کے ایک حصہ کی سرداری سپرد تہی اور جبکہ اوسکے قدیمی دوست جودہ سنگہ رامگڈہیہ کی ریاست ضبط ہوئی تو اوسنے

---

[۵۷] یہہ لفظ غالباً حضرون ہی جو قلعہ اٹک کے قریب اینر وہی دریاے اباسین واقع ہے ۱۲ المحشی

اس غنیمت کا حصہ لینے مین بہی کچہہ پس و پیش نکی اور ملتان کے اخیر مشہور محاصرہ مین بہی جو سنہ ۱۸۱۸ء مین وقوع مین آیا تہا اور جبکہ بعد قتل ہونے نواب مظفر خان کے وہ کل صوبہ مہاراجہ کے ہاتہہ آیا تہا وہ موجود تہا اور مقام تلنبہ مین جو ملتان سے پینتالیس ۴۵ میل کے فاصلہ پر شمال مشرق کی طرف واقع ہے خاص اوسکی فوج بطور ایک جنگی چوکی اور کمک کے مقرر و مامور تہی اور جبکہ سنہ ۱۸۱۹ء مین کشمیر پر چڑہائی کی گئی تو لاہور خاص کا انتظام اوسی کے سپرد کیا گیا تہا اور سنہ ۱۸۲۱ء مین اوسنے قلعہ منکیرہ کی تسخیر مین جو دوابہ سندہ ساگر کے ریگستان مین واقع ہے معاونت کی تہی۔

فتح سنگہ کے تعلقات گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ

مگر چونکہ اوسکی علاقجات مقبوضہ زیادہ تر دوابہ جالندہر مین آنروے ستلج واقع تہے بایں وجہہ سنہ ۱۸۲۵ء سے پہلے گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ اوسکا ربط و ضبط بہت زیادہ نہ تہا سرداران اینروے ستلج کی ریاستون کے بحال و برقرار رکہنے کی نسبت جو شرط حفاظت و ذمہ واری خود گورنمنٹ انگریزی نے کرلی تہی اگرچہ وہ اس قسم کی تہی کہ سردار فتح سنگہ اوسکو بخوشی اور دل سے قبول کرلیتا لیکن باوجود اسکے بہی اس عرصہ مین چند موقعون پر مابین گورنمنٹ انگریزی و سردار موصوف براہ راست خط و کتابت کا چند بار اتفاق ہوتا رہا ہے۔

ذکر علاقہ ریاست بہڑوگ۔

چنانچہ اول موقع جو پیش آیا وہ ریاست بہڑوگ کے متعلق تہا یہہ ریاست جس مین قریب سو گانو کے شامل تہے سردار جباسنگہ اہلووالیہ نے اپنے ایک متوسل مرزا سنگہ نامی کو عطا کی تہی جسکا بیٹا جواہر سنگہ سردار آہلووالیہ کی طرف

سے لڑکر مارا گیا تہا جب سنہ ۱۸۱۰ء و سنہ ۱۸۱۴ء مین حکام انگریزی مامورہ اینروہی ستلج نے مہان سنگہ پسر جواہر سنگہ کو بحیثیت ایک ایسی سردار ہونے کے جو گورنمنٹ کے سایہ حفاظت مین آگیا ہی بعض امور کی بجا آوری کی جو اوسکی ذمہ واجب تہی ہدایت کی اوسوقت اوس نے اپنے تئین سردار فتح سنگہ آہلووالیہ کا ایک ذیلدار ظاہر کیا تہا-

اور اوسکا علاقہ فتح سنگہ کی ضبطی مین آنا-

اسوجہہ سے سنہ ۱۸۱۷ء مین سر ڈیوڈ آکٹر لونی صاحب نے سردار بہڑوگیہ کی بعض ہنگامہ پردازیون اور دست درازیون کے باعث فتح سنگہ کو ایما کیا کہ اوسکی علاقہ کو ضبط کرلے- بنابرین فتح سنگہ نے ایک فوج بسرداری میر نظام الدین ستلج کے اس پار روانہ کی جس نے بہڑوگیہ کی فوج کو شکست دیکر کل علاقہ پر قبضہ کرلیا اور اس جنگ مین فریقین کیطرف سے ڈیڑہ سو آدمی کام آئے-

اور پہر مہان سنگہ کو ملنا

مہان سنگہ اس زمانہ مین طفل سیزدہ سالہ تہا اور اوسکی ماں کے دخل و اختیار کی وجہہ سے ریاست کا کاروبار بالکل ابتر ہو رہا تہا جس نے بساوا سنگہ اور رام سنگہ کو اسقدر منہ چڑہا رکہا تہا کہ ہر قسم کے ظلم و زیادتیون کے مرتکب ہوتے تہے سر ڈیوڈ آکٹر لونی صاحب نے مہان سنگہ کا قصور بخیال اوسکی صغر سنی کے معاف کیا اور سردار فتح سنگہ کو ہدائیت کی کہ بہڑوگ سے اپنی فوج کو واپس بلاکر ریاست مذکورہ مہان سنگہ کے قبضہ مین بدستور دیدین سردار فتح سنگہ ریاست مذکورہ کا واپس دینا نہین چاہتا تہا اور جیسا کہ سر چارلس مٹکاف صاحب انصافاً اپنی ایک چٹہی مین بیان فرماتے ہین اس معاملہ مین یہہ ہدایت کسی قدر خالی از سختی نہ تہی قولہ ما سردار فتح سنگہ کا مہان سنگہ کی جایداد کے واپس دلا دینے سے جبکہ اوسکو اوسکی ضبطی کی

اجازت ہوچکی تہی نقصان ہوا ہی۔ یہہ کارروائی مہان سنگہ کے حق مین بیشک رعایت آمیز اور فیاضانہ تہی مگر مین اسبات کا معترف ہون کہ اس سی فتح سنگہ کے حق مین ایک قسم کا جبر ہوا ہی گو مصلحت اسی کی مقتضی تہی ۱؎ مگر جب سردار فتح سنگہ کو صاف صاف یہہ بات سمجہائی گئی کہ اگر تم ریاست بہڑوگ کو بلا توقف واپس نکروگے تو تمہارا قبضہ اوٹہا دینے کے لئی ایک انگریزی فوج روانہ کی جائیگی تب اوسنی اپنی ذیلدار کو از سر نو قایم و بحال کر کے اپنی فوج کو ستلج پار بُلا لیا۔

مہان سنگہ کا بدستور سرکش رہنا۔

مگر مہان سنگہ نے اس عایت کی کچہہ قدر نکی اور ۱۸۲۵ء مین اوسنی سردار آہلووالیہ کی ذیلداری سے قطعاً انکار کر دیا اور صاحب ایجنٹ انگریزی کے کہنے سُننے پر کُچہہ التفات نہ کیا ناچار صاحب موصوف کو بخدمت حکام بالادست اس بات کی درخواست کرنی پڑی کہ مہان سنگہ کا علاقہ کُلاً یا جزاً جب تک وہ تعمیل حکم نہ کری معرض قُرقی مین رہنا چاہی اسپر صاحب رزیڈنٹ دہلی نے بہی اگرچہ بُہت کچہہ کوشش کی کہ وہ راہ راست پر آجائی مگر کچہہ کارگر نہوا اور چونکہ اوسنی اپنی تئین بالکل ایک کسبی کے اختیار مین دیا ہوا تہا اور اوسی کے کہنے پر چلتا تہا کسی کی صلاح و نصیحت کو گو اوسکے حق مین کیسی ہی مفید ہو خیال مین نہین لاتا تہا اور علانیہ یہہ کہا کرتا تہا کہ فتح سنگہ کی ذیلداری قبول کرنے سی مجکو بہیک مانگنا پسند ہی۔

مہان سنگہ سے اطاعت قبول کرانیکے لئی گورنمنٹ کا مصر ہونا

گورنمنٹ ہند نے جسکے روبرو یہہ معاملہ پیش کیا گیا تہا فتح سنگہ کی ذیلداری کو بلا تامل منظور کیا اور اس بات کی اطلاع چاہی کہ آیا از روئی رواج و عملدرآمد

کے وہ مہان سنگہ اور اوسکی فوج سے ستلج کے پار خدمت لینے کا استحقاق رکہتا ہی یا نہین صاحب رزیڈنٹ کو رئیس بالادست (یعنی سردار آہلووالیہ) کے اس استحقاق و اختیار مین شک و شُبہ کرنے کی کوئی وجہہ نہ معلوم ہوئی کیونکہ جو عہدنامہ کہ ۱۸۰۹ع مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ ہوا تہا اوس مین سردار فتح سنگہ کے قدیمی ذیلدارون اور ماتحت سردارون مین سے کوئی سردار اطاعت اور فرمانبرداری سے بری نہین کیا گیا تہا اور اسمین بہی کچہہ کلام نہین تہا کہ انعقاد عہدنامہ مذکورہ بالا سے پہلے مہان سنگہ یا اوسکی باپ دادا نے والیان کپورتہلہ کے ستلج پار خدمات لینے کے دعوی مین کبہی چون وچرا کیا ہو۔ گورنمنٹ ہند نے بہی صاحب رزیڈنٹ کی اس راے کو پسند کیا اور فتح سنگہ کو اجازت دی کہ جسطرح مناسب سمجہے اپنی بالادستی کو اپنے زور و قوت سے خود تسلیم کرالے۔ مگر اسوقت فتح سنگہ خود مختلف قسم کے ترددات مین مبتلا تہا اسوجہہ سے جولائی ۱۸۲۶ع مین وہ اسطرف متوجہہ ہوا اور اپنے ذیلدار کی تنبیہہ اور اوسکو مطیع الحکم کرنے کے لئے فوج روانہ کی۔

مہاراجہ رنجیت سنگہ کا اس معاملہ مین مداخلت کرنا۔

لیکن اسبات پر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے براہ حسد سردار فتح سنگہ کو بڑی قدغن کے ساتہہ یہہ ہدایت کی کہ مہان سنگہ کے مقابلہ مین بدون ہماری منظوری کے ہرگز کوئی مخالفانہ کارروائی نکی جائے اور یہہ لکہا کہ بہروگ پر جب کبہی فوجکشی کیجائیگی تو فوج لاہور بہی ضرور کپورتہلہ کی ممد و معاون ہوگی۔ مہاراجہ کی اس دست اندازی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ سردار فتح سنگہ کی فوجکشی ملتوی رہگئی اور اونکا ذیلدار پورا پورا برگشتہ ہوگیا گورنمنٹ نے مہاراجہ کی صرف اسی قدر کارروائی پر کہ سردار فتح سنگہ کو محض

بھڑوگ کی طرف عزیمت کرنے سے ممانعت کری اگرچہ زیادہ دست اندازی کرنا ضرور نہ سمجھا لیکن صاحب کا صاف اعلان کردیا کہ فوج لاہور کو بھمراہی فوج کپورتھلہ ستلج کے عبور کرنے کی ہرگز اجازت نہ دی جائیگی ۔

تعمیر قلعہ ایسڑو سنہ ۱۸۳۶ء مین گورنمنٹ انگریزی کو بمقام ایسڑو جو علاقہ محفوظہ مین واقع ہے ایک قلعہ کے بنانے کی نسبت دست اندازی کرنی پڑی ۔ یہہ قلعہ قلعہ گوبندگڈہ واقع امرتسر کی طرز پر بنایا گیا تہا اور محض حفاظت کے واسطے جسقدر ضرورت تہی اوس سے بہت زیادہ بڑا اور مضبوط تہا اسکی تعمیر سے مہاراجہ پٹیالہ کو اندیشہ ہوا کیونکہ علاقہ ایسڑو کو ابتداءً اونکے مورث نے بشرکت جسّا سنگہ کے فتح کیا تہا اور اونکا علاقہ اوسکے گرد و پیش واقع تہا ۔ سردار فتح سنگہ نے اس منصوبہ سے دستکش ہونا نہ چاہا مگر تین برس کے بعد متعدد احکامات کے پہونچنے پر اوسکی تعمیر ترک کی گئی ۔

ذکر مقدمہ کوٹلہ نہنگ خان سنہ ۱۸۲۲ء مین ریاستہای ملک محفوظہ کے متعلق درباب قرار دینے اندازہ و اختلاف درجات ذیلداری اور مقدار اور درجہ دست اندازی کے کہ ان سردارون اور اونکے ذیلدارون کے باہمی تعلقات مین گورنمنٹ انگریزی کہان تک مداخلت کرنے کی مجاز ہے ایک اہم سوال پیدا ہوا جسکا مختصر حال لکہنا اس جگہہ لازم ہے ۔ کوٹلہ کی گڑہی سردار فتح سنگہ کے علاقہ ہای اینہردی ستلج کے وسط مین واقع تہی اور ایک پٹہانون کے خاندان کے قبضہ مین تہی جن مین نہنگ خان رئیس خاندان تہا مدتین گذری ہین کہ اس ریاست کو اوسکے مورثون نے بزور شمشیر حاصل کیا تہا اور گورنمنٹ انگریزی و ریاستہای اینہردی ستلج کے باہمی تعلقات

قایم ہونے سے پہلے کسی قدر سردار فتح سنگہ کے ذیلدارون مین تہی مگر یہہ ذیلداری کامل طور کی نہ تہی بلکہ اوسی قسم کی تہی جو اونہون نے وقتاً فوقتاً روساے پٹیالہ و روپڑ و بلاسپور کی بہی اختیار کی تہی یعنی ایسی ذیلداری جو چہوٹے چہوٹے سردارون کو ایام فتنہ و فساد مین بمجبوری اختیار کرنی پڑتی ہے۔

سردار اہلو والیہ کا کوٹلہ پر اظہار حکومت کرنا۔

سردار اہلو والیہ نے سنہ ۱۸۲۲ء کے موسم گرما مین بمراد ثابت کرنے اور جتانے اپنی بالادستی کے قلعہ کوٹلہ پر بزور قبضہ کر لیا اور باوجود اسکے کہ صاحب پولیٹیکل افسر متعینہ انبالہ کے متواتر احکامات پہونچے تب بہی قلعہ مذکور کے قبضہ سے دستکش نہوا۔

اس کارروائی کا عذر

اور اس کارروائی کے لئے وجہہ ظاہری یہہ پائی گئی کہ خاندان کوٹلہ مین باہمی نزاع و فساد برپا ہو رہا تہا یعنی ایک عرصے سے بلونت خان کی جو منجملہ چہوٹے بہائیون کے تہا اوسکی اور بہائیون سے نااتفاقی چلی آتی تہی اور اسنے پہلے بہی دو مرتبہ سردار فتح سنگہ سے استعانت کی تہی اور اس شرط پر اوسکو مدد دی بہی گئی تہی کہ جنگی خدمت کیا کرے اور سردار آہلو والیہ کی بالادستی کو کامل طور سے تسلیم کرے۔ مگر ان دونون موقعون پر سردار موصوف نے اسقدر دست اندازی کبہی نہین کی تہی کہ قلعہ کوٹلہ پر اپنا قبضہ کر لیا ہو اور سنہ ۱۸۱۳ء مین سر ڈیوڈ آکٹرلونی صاحب نے جبکہ سردار فتح سنگہ کو اسطرح کا خط لکہا تہا کہ اگر نہنگ خان کی ایذارسانی سے باز نہ آؤگے تو تم پر فوجکشی کیجاےگی تو زیادہ دست اندازی سے باز آگیا تہا اور پہر اسیطرح سنہ ۱۸۱۹ء مین کپتان برچ صاحب کے لکہنے کا بہی ایسا ہی

اثر ہوا تہا اوسوقت سے یعنی ۱۸۱۹ء سے لیکر ابتک بلونت خان بمقام کپورتہلہ سردار اہلووالیہ کی خدمت مین رہتا تہا لیکن جون ۱۸۲۲ء مین پہر کوٹلہ کو واپس آیا اور اہلووالیون کی فوج کی مدد سے اپنے تینون بہائیون کو خارج کرکے قلعہ پر قابض ہو بیٹہا - بوادیدان حالات کے صاحب پولیٹیکل افسر مقیم انبالہ نے حکام بالادست سے اسبات کی اجازت مانگی کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے استدعا کیجائے کہ فوج بہیجکر بلونت خان کو نکال دین اور اوسکے بہائی کو قلعہ پر پہر قابض کرادین مگر حکام موصوف نے کوٹلہ کی نسبت فتح سنگہ کے دعوی کے باب مین اطلاع مزید طلب کی چنانچہ تحقیقات سے یہہ معلوم ہوا کہ ۱۸۱۳ء مین فتح سنگہ نے کوٹلہ کی چہارم کا دعوی کیا تہا اور یہہ دعوی چہارم ہی ایک ایسا امر تہا کہ جسکی بنا پر ہنگ خان کے ساتہہ وقتاً فوقتاً مزاحمت کی گئی تہی   معہذا اس مین بہی کوئی کلام نہین تہا کہ یہہ استحقاق گو اصل مین کبہی اسکا کچہہ وجود بہی ہو لیکن اب تو سولہ ۱۶ برس سے یعنی مسٹر مٹکاف صاحب کے لاہور کو جانے سے بہی دو سال پہلے سے مردہ پڑا ہوا تہا اور گورنمنٹ انگریزی باضابطہ طور پر اس امر کا وعدہ و اعلان کر چکی تہی کہ ملک محفوظہ اینروے ستلج مین سب سردارون اور رئیسون کے تنازعات باہمی متعلقہ حقوق ریاست و ملکیت کا تصفیہ آئندہ اس اصول پر ہوگا کہ جو حقوق انمین سے کسی کو مسٹر مٹکاف صاحب کے عہد سے پہلے حاصل ہین وہ بدستور بحال و برقرار رہینگے اگرچہ ان خوانین کوٹلہ کا خودمختار اور زیر حفاظت گورنمنٹ انگریزی ہونا بطور ضابطہ کبہی اعلان نہین کیا گیا تہا مگر یہہ کوئی معقول عذر نہین ہو سکتا تہا کیونکہ کسی سردار اور رئیس کی نسبت بہی جو گورنمنٹ کے محفوظہ قرار دئے گئے تہے اس قسم کا اعلان نہین کیا گیا تہا اور اشتہار نامہ

حفاظت وکفالت مین جملہ سرداران ورئیسان ملک اینبر دہی ستلج کا ذکر صرف عام اور مجمل طور پر کیا گیا تہا کوئی تفصیل وتشریح نام بنام اون سردارون کے نہین کی گئی تہی قطع نظر اس سے سردار فتح سنگہ نے خود ایک مراسلہ مین جو جون سنہ ۱۸۱۵ء مین کپتان برچ صاحب کے نام لکہا تہا اس دعوی چہارم سے اپنی بالکل دست برداری ظاہر کی تہی اور یہہ دست برداری اسبات کا خاصا ثبوت تہا کہ اوسکا یہہ دعوی کسی استحقاق جائز کی بنیاد پہ مبنی نہ تہا۔ البتہ سر ڈیوڈ اگٹر لونی صاحب نے ایک مراسلہ سردار فتح سنگہ کو ایسا ضرور لکہا تہا جسکے ایک فقرہ سے اوسکے اس دعوی کی کسیقدر تائید مستنبط ہوتی تہی مگر صاحب موصوف نے جواب راجپوتانہ مین بعہدہ رزیڈنٹی سرفراز تہے اس معاملہ مین یون تحریر کیا قولہ ،، کہ میری ذاتی رائے کوٹلہ پر کپورتہلہ کی بالادستی تسلیم کرنے کی نسبت ہر طرح سے برخلاف ہے اور اگر کوٹلہ کے تنازعات کے تصفیہ کے لئے مین نے کسی وقت سردار آہلووالیہ کے رعب وداب کو استعمال مین لانا مناسب سمجہا ہو تو میرا یہہ فعل برطبق میرے اس عام قاعدہ کے ہوا ہے کہ مین ہمیشہ اس قسم کے کامون مین زیادہ ذی وقعت وذی رعب رئیسون سے کام لیا کرتا تہا اور اوس سے میرا یہہ ارادہ ہرگز نہین ہوتا تہا کہ اس قسم کی کارروائیان سرداران مامور شدہ کی کسی قسم کی بالادستی پر محمول کیجائین۔

اس مقدمہ مین
گورنمنٹ کا فیصلہ

گورنمنٹ ہند نے جسکی خدمت مین یہہ مقدمہ بغرض تصفیہ بہیجا گیا تہا یہہ فیصلہ صادر کیا کہ گو فتح سنگہ کو کسی زمانہ مین کوٹلہ پہ بالادستی حاصل تہی مگر قبل داخل ہونے حکومت سرکار انگریزی کے اس ملک مین اوسکا استحقاق زائل وباطل

ہوچکا تہا کچہہ تو خود اوسی کی اس کاروائی کے سبب سے کہ اوسنے افغانان کوٹلہ کے خراج کو اونکی خدمات بہادرانہ کے صلہ مین بطیب خاطر معاف کردیا تہا اور کچہہ اس وجہہ سے کہ وہ اونکو دیگر سرداران سکہہ کی دست درازیون اور بیجا مطالبات سے محفوظ رکہنے سے قاصر رہا تہا - بنابرین سردار فتح سنگہ کو فہمایش کی گئی کہ کوٹلہ کے معاملات مین کسی قسم کی دست اندازی کا قصد نکرے اور نہنگ خان کے حقوق بہ دستور قایم وبحال کئے گئے اور قلعہ کوٹلہ مین جو بلونت خان کا نصف حصہ تہا ضبط کرکے وہ بہی اوسکے بڑے بہائی کو ہی دلادیا گیا -

سردار فتح سنگہ
کا اپنے علاقہ آنروی
ستلج کو چہوڑکر
اسطرف چلا آنا

بتاریخ ستائیسوین دسمبر ۱۸۲۵ء سردار فتح سنگہ اس اندیشہ سے کہ فوج لاہور کی دو پلٹنین اوسکے ملک کی طرف بڑہی چلی آتی تہین اپنی سب فوج سمیت ستلج کے اس پار بہاگ آیا اور جگرانو واقع ملک محفوظہ مین پناہ گیر ہوکر اپنی کل علاقہ آنروی ستلج کو مہاراجہ کے واسطے چہوڑ آیا سردار موصوف ایک عرصہ سے اپنے اس قدیمی دوست اور دہرم بہائی کی طرف سے ترسان رہتا تہا اور یہہ سمجہتا تہا کہ مبادا میرا حال بہی راگمڈیہ سردار کا سا نہو جسکے ساتہہ باوجودیکہ مہاراجہ نے اسیطرح دایمی دوستی اور اخلاص کا عہد کیا ہوا تہا مگر جبدم کہ موقع ہاتہہ آیا فوراً اوسکے ملک کو چہین لیا یہہ بالکل صحیح ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی یاری اور عہد وپیمان صرف اوسوقت تک قایم رہتے تہے جب تک کہ اوسکے ذاتی مطالب مین حارج نہوتے ہون مگر اس موقع پر فتح سنگہ کا اسقدر متردد اور خایف ہونا بیجا تہا کیونکہ وہ منجملہ اون معدود لوگون کے تہا جنکی طرف مہاراجہ کو اگر کچہہ دلی اور واقعی نظر عنایت تہی تو وہی چند شخص تہے -

فتح سنگہ کا گورنمنٹ انگریزی سے اپنے علاقہ آنروے ستلج کی حفاظت اور کفالت حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا۔

اب اس سردار نے گورنمنٹ انگریزی سے اپنے علاقجات آنروے ستلج کی حفاظت کے واسطے ایک قسم کی کفالت حاصل کرنے کی کوشش کی اور اوسنے بیان کیا کہ مہاراجہ کا ارادہ میری طرف اچھا نہین معلوم ہوتا اس وجہہ سے میری جان اور مال معرض خطر مین ہے اور چونکہ مین ۱۸۰۵ع سے یعنی جبکہ لارڈ لیک صاحب کے ساتھہ عہدنامہ عمل مین آیا تہا برابر گورنمنٹ انگریزی کا خیراندیش و ہواخواہ رہا ہون اور اب مین ستلج کے شمال مین اپنی آبرو اور ملک کی حفاظت کیواسطے گورنمنٹ سے امداد و حمایت چاہتا ہون پس جو مراعات کہ خیراندیشون کے ساتھہ مرعی ہونی چاہئے مین اوسکا مستحق ہون۔

گورنمنٹ انگریزی کا اسکو نامنظور کرنا۔

یہہ بات جو سردار کو مقصود تہی بلاشُبہہ اسکی منظوری محال تہی کیونکہ ستلج کے شمال مین مہاراجہ کی کارروائیون کا مانع و مزاحم ہونا نہ تو گورنمنٹ کو ہی منظور تہا اور نہ ۱۸۰۹ع کے عہدنامہ کے بموجب ایسا کرنے کے لئے کوئی عذر اور حیلہ ہی قایم ہو سکتا تہا بلکہ سردار فتح سنگہ کے علاقجات اپیروے ستلج بہی کُلیتاً گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت مین نہ تہے یعنی یہہ علاقے جو اسوقت چار سو چوّن مواضعات پر مشتمل تہے منجملہ انکے دو سو اکانوے ۲۹۱ گانو سردار موصوف کے قبضہ خاص مین تہے اور ایک سو ترسٹھہ دیہات جاگیردارون کے پاس تہے۔ اور تعلقہ نراین گڈہ جس مین چہیالیس گانو شامل تہے اور جگرانو جس مین چہیاسٹھہ ۶۶ گانو تہے ۱۸۰۷ع مین مہاراجہ کی طرف سے بشرط ادائے نذرانہ عطا ہوے تہے اور ان دونون تعلقہ جات پر گورنمنٹ نے سرکار لاہور کی بالادستی کو قبول کیا ہوا تہا۔

سردار فتح سنگہ کے بعض علاقجات اینروی ستلج کا عطیہ لاہور ہونا۔

چنانچہ دربارہ مقبوضات سردار موصوف جسن قاعدہ پر بطور اصول عمل کیا جانا مناسب متصور ہوا تہا اوسکو سر چارلس مٹکاف صاحب نے اپنی چٹہی مورخہ چودہوین جنوری ۱۸۲۶ء مین یون بیان کیا تہا قولہ ،، جو علاقے ستلج کے کنارہ چپ پر سردار فتح سنگہ یا اوسکے مورثون کے قبضہ مین قبل قایم ہونے اتحاد مابین اوسکے اور راجہ رنجیت سنگہ کے تہے راجہ موصوف کا اونمین کچہہ سروکار متصور نہین ہو سکتا اور اس وجہہ سے زیر حفاظت گورنمنٹ انگریزی سردار فتح سنگہ کے قبضہ مین قایم وبحال رہنے چاہئین اور اسی قاعدہ کو اون علاقون تک بہی توسیع دینی چاہئے جو دریاے مذکور کے اوسی کنارہ پر بشرکت رنجیت سنگہ ایسے زمانہ مین سردار موصوف نے حاصل کئے تہے جبکہ یہہ دونون رئیس اپنی فتوحات کو بحصہ مساوی آپسمین تقسیم کیا کرتے تہے لیکن جو علاقہ ایسا ہو کہ سردار موصوف کے قبضہ مین بطور عطیہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے آیا ہوا ہو اوسپر راجہ موصوف کے دعوی بالادستی کو ضرور تسلیم کرنا چاہئے کیونکہ اس قسم کا قبضہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حق حکومت اور فتح سنگہ کی ماتحتی کو ثابت کرتا ہے ،،

سردار فتح سنگہ کے علاقجات آنروی ستلج پر مہاراجہ کا قابض ہوجانا اور اوسکا کپورتہلہ کو پہر واپس جانا۔

فتح سنگہ کے اسطرف بہاگ آنے پر اگرچہ مہاراجہ نے اوسکے مقبوضات آنروے ستلج پر قبضہ کر لیا اور اوسکی فوج کو قلعون وغیرہ مین سے نکالدیا مگر باین ہمہ مصالحت وصفائی کے واسطے اپنی دلی خواہش ظاہر کی اور اوسکی جان و مال کے امن وامان اور ریاست کے برقرار رکہنے کے واسطے جس قسم کی طمانیت مطلوب ہو اوسکے دینے کا اقرار کیا ہر چند کہ سردار فتح سنگہ مہاراجہ کے وعدون اور اقرارون پر

اعتماد نکرتا تہا لیکن سنہ ۱۸۲۷ع مین اوسنے کپورتہلہ کو واپس چلا جانا ہی قرین مصلحت سمجہا اور زیادہ تر اسوجہہ سے مناسب جانا کہ گورنمنٹ انگریزی نے اوسکی علاقجات آنروے ستلج کے بارہ مین کسی قسم کی دست اندازی کرنے سے انکار کر دیا تہا۔

سردار فتح سنگہ کے موروثی علاقجات واقع اینروے ستلج کا زیر حفاظت گورنمنٹ انگریزی ہو جانا۔

مگر اوسکی موروثی علاقجات اینروے ستلج کی نسبت حفاظت گورنمنٹ کا استحقاق مسلم ہوگیا اور یہہ ایسا استحقاق تہا کہ جسکا تسلیم کرانا فتح سنگہ کی عین دلی مراد تہی کیونکہ اوسکو یہہ احتمال قوی تہا کہ ستلج کے جنوب مین کبہی نہ کبہی پہر پناہ لینی پڑیگی۔ قطع نظر اس امر سے کہ جس خوف سے فتح سنگہ کو بہاگنا پڑا تہا وہ درجہ اعتدال سے زیادہ تہا یا نہین یہہ امر واقعی ہے کہ اور لوگون کو بہی اسی قسم کے اندیشے لاحق ہوئے تہے چنانچہ اکتوبر سنہ ۱۸۲۹ع مین سردار دیوا سنگہ جو نامی سرداران آنروے ستلج مین سے تہا اور دوابہ جالندہر مین ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ کی آمدنی کا ملک اور رہا ملک اینروے ستلج مین ۳۵ پینتیس ہزار روپیہ کا علاقہ اوسکے پاس تہا اپنے اوس سب علاقہ کو جو ستلج کے کنارہ راست پر واقع تہا چہوڑ چہاڑ کر سیالیہ کو بہاگ آیا تہا۔

اور نیز گورنمنٹ کی نظر مہربانی کے اثر سے اوسکو دیگر علاقجات کا بہی مہاراجہ کے ہاتہہ سے بچ جانا

ہرچند کہ گورنمنٹ نے مداخلت اور دست اندازی صاف وصریح سے انکار کر دیا تہا مگر اوس ہمدردی اور طرفداری کے اظہار سے جو فتح سنگہ کے معاملہ مین کیگئی تہی اوسکے دونون علاقے یعنی اینروے و آنروے ستلج بچ گئے یہان تک کہ جب سنہ ۱۸۳۶ع مین مہاراجہ نے پہگواڑہ کو جو منجملہ اون عطیات کے تہا جو سردار موصوف کو مہاراجہ کی طرف سے ابتدائے عطا ہوئے تہے ضبط کر لیا تو اس خیال سے کہ مبادا گورنمنٹ

انگریزی سردار موصوف کی خاطر سے دست اندازی کری اوسکو معًا واپس کر دیا [۵۱]

وفات سردار فتح سنگہ ۱۸۳۷ء و جانشینی نہال سنگہ۔

فتح سنگہ اپنی اخیر عمر مین ایک گونہ عزلت گزینی کے ساتہہ کپورتہلہ مین رہا کرتا تہا اکتوبر ۱۸۳۷ء مین سردار موصوف نے اس جہان فانی سے رحلت کی اور بجائے اوسکے اوسکا بیٹا نہال سنگہ جانشین ہوا اور گورنمنٹ انگریزی نے بہی اوسکی گدی نشینی کو منظور کرلیا۔

---

[۵۱] کتاب کیفیت خاندان کپورتہلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سردار فتح سنگہ کے جگرانو سے واپس جانیکے بعد منجملہ مقبوضات سردار موصوف مہاراجہ رنجیت سنگہ نے مفصلہ ذیل مواضعات و مکانات واپس نہین دی ہتے۔

نمبر شمار	نام علاقہ	تعداد مواضعات	نمبر شمار	نام علاقہ	تعداد مواضعات
۱	اورنگ آباد	۸	۱۹	چورچک	۰
۲	بوہ	۹	۲۰	چوہالہ	۱
۳	بلاچور	۱۷	۲۱	چولیہ	۱۹
۴	بوہ ولسل	۱۲	۲۲	دہرم کوٹ	۱۵
۵	بوندالہ	۵	۲۳	رائے پور	۱۵
۶	بہنگا	۵	۲۴	ستیالہ	۲۸
۷	بنڈوری	۲	۲۵	سرہالی	۱۶
۸	بہتی	۱۵	۲۶	صریح معہ ملکہ	۷
۹	لتکہ	۱	۲۷	منجملہ فتح آباد	۶۵
۱۰	ٹانڈہ ارمڑ	۱۰	۲۸	فتح کوٹ	۲۴
۱۱	تلونڈی سیدان	۷	۲۹	فتح گڈہ	۲۹
۱۲	متہی واقعہ کوہستان	۹	۳۰	کٹرہ اہلووالیہ امرتسر والہ	۱۶ محال
۱۳	جلال آباد	۶	۳۱	کرتاپور	۰
۱۴	جنڈیالہ دورتوالی	۴۴	۳۲	کوٹ بادل خان	۸
۱۵	جالندہر	۰	۳۳	کلیتا	۸
۱۶	جیتا	۳	۳۴	کہوربال	۱
۱۷	جہنگی کوٹلہ والی	۱۹	۳۵	لاڈیان	۱۲
۱۸	دہنڈال چک	۱۱	۳۶	نہالی مقصودپر	۸

مگر مہاراجہ لاہور اور اوسکے حراف[۵۱] وزیر راجہ دہیان سنگہ کو یہہ امر منظور نہ تہا کہ ریاست اہلووالیہ بدون مترتب ہونے اونکے نفع کے اسطرح سے دوسرے ہاتہہ مین منتقل ہوجاے[۵۲] -

امر سنگہ کی سازشین

لہذا نہال سنگہ کے چہوٹے بہائی امر سنگہ کی اس ہوس کو کہ اپنے بڑے بہائی کو خارج کر کے خود ریاست پر قابض ہوجاے تقویت دی گئی مگر اوسنے بے صبری سے موقع کا انتظار نہ کیا جو دربار لاہور کو بہاری بہاری نذرانے دینے رہنے سے بہت جلد میسر ہو سکتا تہا بلکہ بعض ملازمان ریاست آہلووالیہ سے سازش کر کے اپنے بہائی کے قتل کا بندوبست کیا اور جسوقت کہ نہال سنگہ اپنے حرم سرا سے صرف ایک خدمتگار کے ساتہہ باہر آرہا تہا اوسپر قاتلون نے حملہ کیا مگر اوسنے بہادری سے اپنی جان بچائی گو کچہہ خفیف زخم آئے اور اوسکے خدمتگار کو جسنے کمال جان نثاری سے اپنے تئین اپنے آقا کی سپر بنادیا تہا ٹکڑی ٹکڑی کردیا - جب اس

نمبر شمار	نام علاقہ	تعداد مواضعات	نمبر شمار	نام علاقہ	تعداد مواضعات
۳۷	ہیبت پور	۲۳	۴۱	دیرکہ ساہور	۲
۳۸	نور محل	۲۲	۴۲	ہوشیار پور	۰
۳۹	ویرووال	۵	۴۳	ہلوارہ	۰
۴۰	دیرکہ	۲		میزان	۵۱۴

کتاب مذکورہ بالا مین میزان دیہات کی نہین لگائی ہی لیکن راقم نے میزان دیہات لگادی ہی اور اوس کتاب مین- جس جس طرح ان مقامات کے نام لکہے ہین ویسے ہی یہان نقل کردئے ہین لیکن شبہ ہی کہ بعض نام صحیح نہون کیونکہ کاتب کی بے احتیاطی سے اور مقامات کتاب مذکورہ مین بہی کتنی ہی غلطیان پائی گئی ہین - سید محمد حسین -

---

[۵۱] اگرچہ اصل کتاب مین لفظ (ان سکرو پلس ہی) جو ایسے شخص کو کہتے ہین جو کسی مطلب کے حصول کے لئے کسی فعل کے جائز یا مناسب ہونے کی پروا نکرتا ہو مگر مینے اوسکے ترجمے مین لفظ حراف کو بہ نسبت کسی اور لفظ کے اختیار کرنا بہتر خیال کیا - سید محمد حسین -

[۵۲] کیفیت خاندان کپورتہلہ مین لکہا ہی کہ جب سردار فتح سنگہ کے انتقال کے بعد بماہ کاتک سمت ۱۸۹۳ سردار نہال سنگہ بمقام لاہور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو مہاراجہ نے بجائے رحم کے براہ بے رحمی مبلغ چار لاکہہ روپیہ نقد نذرانہ لیا اور زبردستی پانسو پیادے اور زنبورک کی نوکری دستور سابق سے زیادہ لکھوالی - سید محمد حسین -

حادثہ کی خبر مہاراجہ لاہور کو پہونچی تو اوسنے دونون بھائیون کو طلب کیا اور بڑے بھائی کے ساتھہ ہمدردی کا اظہار کر کے اوسکو یہہ ہدایت کی کہ امر سنگہ کو ایک علیحدہ جاگیر تیس ہزار روپیہ سالانہ کی بجاے ایک لاکھہ روپیہ سالانہ کے جسکا وہ خواستگار تھا دیدے اور وطن کو واپس جاے اور اون لوگون کی نسبت جو اس سازش و فساد مین شریک ہوے تھے یہہ فرمایا کہ اونکو ایک عبرت انگیز سزا ملنی چاہئے۔ لیکن نہال سنگہ کے واپس جانیکے بعد ہی امر سنگہ کے حال پر پھر نظر عنایت ہوگئی اور ایک خاطر خواہ نذرانہ کا اقرار لیکر اوسکو اس بات کی ترغیب دی گئی کہ اپنے بھائی سے ایک لاکھہ روپیہ کی آمدنی کا علاقہ چھین لینے کی کوشش کرے چنانچہ اس بات مین وہ یہانتک کامیاب ہوا کہ یکایک آکر نہال سنگہ کو کچہری مین قید کر لیا اور تاوقتیکہ اوس سے تعلقہ سلطان پور کے دیدینے کا وعدہ نہ کرالیا رہائی نہ دی۔

ذکر قایم رہنے نزاع کا
مابین ہر دو برادران

رنجیت سنگہ کے باقی عہد حکومت اور اوسکے جانشین کھڑک سنگہ کے عہد فرمانروائی مین ان دونون بھائیون کے مابین برابر سخت نزاع و فساد جاری رہا اور حکام لاہور کو بے انتہا رشوتین دینے پر بھی اپنے قیام حکومت کی طرف سے سردار نہال سنگہ کو اطمینان حاصل نہین تھا۔ جب شیر سنگہ دعویدار سلطنت لاہور ہوا نہال سنگہ نے اس امید سے اوسکی تائید کی کہ اپنے بھائی اور راجہ دھیان سنگہ وزیر کے مقابلہ مین (جس سے شیر سنگہ بدل ناراض تھا گو وہ بدون دھیان سنگہ کی مدد دہی کے قایم بھی نہین رہ سکتا تھا) مجکو بہت بڑی مدد پہونچیگی۔ مگر یہہ نیا راجہ ایک نامستقل مزاج آدمی تھا اسلیے تھوڑے ہی دنون مین امر سنگہ کو دربار لاہور مین بہت کچھہ رسوخ حاصل ہوگیا اور اس مین

شک نہین ہی کہ اگر اوسکو ناگہانی موت نہ آجاتی تو غالبا اوسکی دعوی تسلیم ہی ہوجاتا اور سردار نہال سنگھ بیدخل کر دیا جاتا۔

وفات امر سنگھ

اٹھائیسوین مارچ کو مہاراجہ شیر سنگھ بہمراہی راجہ دہیان سنگھ۔ راجہ ہیرا سنگھ۔ جمعدار خوشحال سنگھ۔ بہائی گورمکھ سنگھ۔ رای کیسری سنگھ۔ سردار عطر سنگھ کالیانوالہ اور سردار امر سنگھ اہلووالیہ کے ایک کشتی مین سوار ہوکر دریای راوی کی سیر کر رہی تہی اگرچہ موسم اچہا تہا اور آندہی یا مینہہ وغیرہ کچہہ نہ تہا مگر کشتی مین دفعتًا پانی بہر آیا اور غرق ہوگئی سردار امر سنگھ تو ڈوب گیا اور باقی اشخاص بدقت تمام اپنی سواری کے ہاتہیون کی موجودگی کیوجہہ سے جو کنارے پر حاضر تہے اور اونکی امداد کے لئے فورًا دریا کے اندر ڈالدئے گئے تہے جان سلامت لیگئے۔

دریای راوی پر سیر کشتی اور اوسکے نتائج۔

اس واقعہ کی نسبت لاہور مین لوگون کا بالعموم یہہ خیال تہا کہ یہہ کوئی امر اتفاقی نہ تہا بلکہ خود مہاراجہ کے اشارہ سے یہہ کشتی ڈوبائی گئی تہی تاکہ جمعدار خوشحال سنگھ جس سے وہ رانی چند کنور کی طرفداری کیوجہہ سے عداوت و بغض رکہتا تہا غرق ہوجائے۔ یہہ حکایت اگرچہ قرین قیاس ہی مگر کوئی ثبوت اور شہادت اسکی صحت کے لئے نہین ہی اور اس واردات سے اگر کسی کو کوئی فایدہ پہونچا تو وہ صرف سردار نہال سنگھ تہا کہ اوسکو اول تو ایک سخت دشمن سے ہمیشہ کیواسطے مخلصی حاصل ہوگئی۔ دوسرے راجہ دہیان سنگھ سے صلح وصفائی کرکے اور ایک معقول نذرانہ دیکر اپنے بہائی کی جاگیر واقعہ سلطان پور کی سند بہی اوس سے حاصل کرلی۔

کپورتہلہ کے ساتہہ وجہہ عناد مہاراجہ شیر سنگہ حسب روایت کپورتہلہ۔

مہاراجہ شیر سنگہ کے عناد کی وجوہات جسطرحپر کہ سرداران آہلووالیہ بیان کرتے چلے آئی ہین کسیقدر عجیب و غریب ہین یعنی پانچوین نومبر سنہ ۱۸۴۰ع کو مہاراجہ کہڑک سنگہ اور اوسکے بیٹے کے انتقال کرجانے پر جب شیر سنگہ نے یہہ دیکہا کہ کل دربار میرے ادعاے جانشینی کا مخالف ہے تو اوسنے مقام بٹالہ سے جہان وہ سکونت پذیر تہا مسٹر کلرک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سے مولوی رجب علی اور مولوی غلام محمد خان ایک اہلکار ریاست آہلووالیہ کی معرفت سلطنت لاہور کے حاصل کرنے مین گورنمنٹ انگریزی کی اعانت کی استدعا کی اور اس اعانت کے عوض مین گورنمنٹ کو صوبہ کشمیر کے دیدینے کا وعدہ کیا۔ اگرچہ ہمدرین اثنا شیر سنگہ کو جموں والون کی مدد سے مہاراجگی مل گئی مگر چونکہ اوسکو یہہ شک تہا کہ شاید بدون منظوری گورنمنٹ انگریزی کے مین اپنے اس منصب کو قایم نہ رکہہ سکون اسلیے اوسنے کرنل موہن لعل کو دوبارہ مسٹر کلرک کے پاس باین مراد روانہ کیا کہ اوسکا استحقاق مسند نشینی تسلیم کیا جاے اور معمولی خریطے مبارکباد کے بہیجے جائین مسٹر کلرک نے مہاراجہ کے اس معتمد کو مطلوبہ خریطے دیکر رخصت کردیا اور کشمیر کے وعدہ کا بہی جسکی بابت اوسنے اپنی لاعلمی ظاہر نہین کی تہی اوسکی معرفت یاددہانی کرائی مگر شیر سنگہ کی قوت چونکہ اب کماحقہ جم گئی تہی اسلیے کشمیر کی نسبت اس قسم کا وعدہ واقرار کرنے سے اوسنے قطعًا انکار کیا اور فقیر عزیزالدین کو مسٹر کلرک کے پاس اس معاملہ مین گفتگو اور بحث کرنے کے واسطے روانہ کیا چونکہ کوئی تحریری دستاویز موجود نہ تہی جو پیش کیجاتی بنابران آہلووالیون کے معتمد مولوی غلام محمد خان کو اداے شہادت کے واسطے طلب کیا گیا مولوی مذکور اگرچہ ازراہ خوف کل حال

توسیع بیان نہ کر سکا مگر پہر بہی اسقدر کہدیا کہ جس سے مہاراجہ شیر سنگہ کی بدعہدی پایہ ثبوت کو پہونچ گئی اور باین وجہہ سردار نہال سنگہ سے اوسکو دلی کینہ اور دائمی عناد ہوگیا [۵۱]

سردار نہال سنگہ کی طرف سے چند موقعون پر ایسے کامونکا سرانجام ہونا جو باعث خوشنودی گورنمنٹ انگریزی تہے -

اس سردار کو چند موقعے ایسے بہی ہاتہہ آئے تہے کہ جن مین وہ گورنمنٹ انگریزی کی نسبت اپنی ہواخواہی کا اظہار کر سکتا تہا چنانچہ جب لارڈ آکلینڈ صاحب گورنر جنرل کشور ہند ۱۸۳۸ء مین رونق افروز پنجاب ہوئے تو سردار موصوف نے رسد کے بہم پہونچانے مین بہت کچہہ اعانت کی اور بوقت واپسی جناب گورنر جنرل صاحب بہادر ممدوح اوسنے ایک پُل بمقام ہری کے لارڈ موصوف کے پار اوترنے کے واسطے طیار کرایا اور بمقام مکّہو آکر ملاقات کی اور جو فوج انگریزی مہم کابل پر روانہ ہوئی تہی اوسکی رسد رسانی کے بارہ مین بہی مدد دی اور پہر ۱۸۴۲ء کی مہم کابل مین اسکی کچہہ فوج بہی بسر کردگی حیدر علی خان شریک افواج انگریزی ہوکر جلال آباد تک گئی تہی -

قتل شیر سنگہ واقعہ ۱۸۴۳ء

پندرہوین ستمبر ۱۸۴۳ء کو مہاراجہ شیر سنگہ مقتول ہوا اور دلیپ سنگہ کو اوسکا جانشین مقرر کیا گیا اگر سردار نہال سنگہ کچہہ بہی صاحب جرأت وہمت ہوتا تو وہ اِسوقت تمام پنجاب مین سب سے زیادہ نامی گرامی شخص ہوجاتا کیونکہ راجہ دہیان سنگہ تو مرہی چکا تہا اور سرداران سندہان والیہ کا جتہا بہی ٹوٹ گیا تہا

---

[۵۱] فاضل مصنف نے اون تمام مطالب مندرجہ کتاب کی نسبت جو ۱۸۰۹ء کے بعد کے ہین جا بجا حاشیون مین سرکاری تحررون کے نمبر اور تاریخین وغیرہ بطور حوالہ کے لکہدی ہین مگر اس روایت کی نسبت کسی سرکاری تحریر کا حوالہ نہین دیا اس سے پایا جاتا ہے کہ اس روایت کی تائید مین کوئی سرکاری تحریر اونکی نظر سے نہ گذری ہوگی ۱۲ سید محمد حسین -

اور نیز وزیر ہیرا سنگہ سے اہل فوج نفرت کرتے تہے۔

اور نہال سنگہ کا لاہور جانے سے انکار کرنا اور اوسکی پست ہمتی

لیکن باانیہمہ سردار آہلووالیہ نے معاملات لاہور مین مداخلت کرنے کا قصد نکیا بلکہ حسب معمول تقریب دسہرہ مین بہی جو اکتوبر کے مہینے مین ہوتی ہی جانا پسند نہ کیا اور اس عدم حاضری کی نسبت اپنی علالت طبع اور مہاراجہ شیر سنگہ و راجہ دہیان سنگہ کے پہولون کے کپورتہلہ آنیکا حیلہ کیا اور گو اوس نے معمولی نذر و تحایف نہ بہیجے مگر دلیپ سنگہ کو گدی نشینی کی مبارکباد بہیجکر خود اپنا قصد لاہور آنے کا بعد تہوڑے عرصہ کے ظاہر کیا لیکن مہینون تک اپنی روانگی کسی نہ کسی حیلہ سے ٹالتا ہی رہا۔ اصل وجہہ یہہ تہی کہ وہ بالطبع کم دلا اور پست ہمت تہا اور پنجاب مین سربرآوردگی کل حاصل ہوسکنے کی امید سے بہی اوسکی اولو العزمی کو تحریک نہوئی اگر وہ راجہ گلاب سنگہ جمون والہ کے مقابلہ مین جس سے کوئی راضی نہ تہا اور فی الواقع لوگون کی ناراضی اوس سے بیجا بہی نہی فوج و سرداران خالصہ کی سرگروہی اختیار کرتا تو اوسکو بلاشبہ غلبہ حاصل ہوجاتا اس زمانہ مین دربار لاہور کے سکہہ سردارون مین سوا آہلووالیہ سردار کے کوئی دوسرا ایسا سردار جو بہت بڑہ کر صاحب اقتدار اور ذی رسوخ ہو اور جسکی

سردار لہنا سنگہ مجیٹھیا

منشا پر فوج خالصہ چل سکتی ہو صرف ایک لہنا سنگہ مجیٹھیا تہا مگر وہ بہی نہال سنگہ سے کم پست ہمت اور ڈرپوک نہ تہا اور عین ایسے وقت مین جبکہ ملک کو اوسکی صلاح و مشورہ اور امداد کی ضرورت تہی ترک وطن کرکے پنجاب سے چلا گیا مگر سنہ ۱۸۴۲ء کے دسہرہ کی تقریب مین جو اکیسوین ۲۱ اکتوبر کو ہوئی تہی سردار نہال سنگہ نے کچہہ اپنی فوج لاہور کو

روانہ کی کیونکہ یہہ قاعدہ تہا کہ فرمانروائی لاہور اس تقریب مین کل فوج کا جائزہ لیا کرتا تہا اور ہر درجہ کے افسر اور سردار اوسکو مبارکباد اور پیشکش دیا کرتے تہے لیکن سردار نہال سنگہ بذات خود حاضر نہوا اور یہہ عذر کر دیا کہ مجھے جوالا مکہی کی جاترا کو ایک منت ادا کرنے کیواسطے جانا ہے۔

۱۸۴۵ء کے جنگ سکہان مین سردار نہال سنگہ کا کیا طریق رہا۔

۱۸۴۵ء مین جب جنگ سکہان کی وجہ سے ہر ایک سردار و رئیس ریاستہائے محفوظہ پر یہہ امر واجب قرار دیا گیا کہ یا بادائے خدمات جنگی گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ خیر خواہی کا اظہار کرے یا احسان فراموشون مین شمار ہو تو سردار نہال سنگہ کو اوسکی ضعف رائے نے اور اس خیال نے کہ دونو فریق کے نزدیک اچہا بنا رہے ایک ایسی نازک حالت پر پہونچا دیا جسکو قریب بہ تباہی و بربادی تصور کرنا چاہیے چنانچہ جو امور کہ اوسکے ذمہ واجب اور فرض تہے وہ ذیل مین بیان کئے جاتے ہین۔

اور بذمہ اوسکے کیا فرائض عاید تہے۔

اول یہہ کہ پچیسوین ۲۵ اپریل ۱۸۰۹ء کے عہدنامہ اور چھٹی ۶ مئی ۱۸۰۹ء کے اشتہار کی دفعہ چہارم کے روسے جو حسب فحوائے عہدنامہ مذکور جاری ہوا تہا اس سردار پر واجب تہا کہ افواج انگریزی کے واسطے جو ممالک اندرون ستلج مین سے گذر کرین یا اس ملک مین بطور چہاونی مقیم ہون رسد مہیا کرے۔ دوم یہہ کہ ۱۸۲۸ء سے بموجب اوس ایک اعلان کے جو گورنمنٹ نے سنہ مذکور مین صادر کیا تہا اور جسکا ذکر پیچہے لکہا جا چکا ہے سردار موصوف باعتبار اپنے موروثی علاقجات واقع شرق ستلج کے ایک رئیس محفوظہ گورنمنٹ انگریزی قرار پا چکا تہا اور اون مقامات کے اعتبار سے

جو ستمبر ۱۸۰۸ء سے پہلے سرکار لاہور سے اوسکو عطا ہوئی تہی لاہور کا ذیلدار منصور ہوتا تہا پس گورنمنٹ کے اس اعلان کے باعث جو ایک ایسے نازک وقت مین صادر کیا گیا تہا جبکہ اس سردار کو مہاراجہ لاہور کی دست درازیون سے اپنی کل جایداد اور علاقجات کے چہین جانے کا اندیشہ لاحق ہو رہا تہا گورنمنٹ انگریزی کا ممنون منت رہنا واجب تہا مگر یہہ احسانمندی کا خیال جیسا کہ اور بہت سے احسان فراموش سرداران ملک محفوظہ مین اسوقت پایا نہین گیا اس سردار مین بہی معدوم و منفقود تہا ۔

حسب طریقہ ہین کہ سردار موصوف ان فرایض کو بجالایا اوسکا بیان ۔

رسد کے بارہ مین کرنل مکیسن صاحب نے اسبات کو ثابت کر دیا ہے کہ باوجود احکامات متواتر کے کارپردازان آہلووالیہ غلہ بہم پہونچانے سے بالکل قاصر رہے اور کپتان نکلس[۵۱] صاحب نے یہہ تحریر فرمایا تہا کہ ،، سردار آہلووالیہ نے رسد رسانی کے معاملہ مین فوج سکہہ کی شکست یابی تک کسی قسم کی بہی مدد نہ دی ،، اور واضح ہو کہ یہہ بات کچہہ عدم استطاعتی کے باعث سے نہ تہی کیونکہ اوسکے علاقہ مین غلہ بکثرت موجود تہا اور جمنا اور ستلج کے درمیان باعتبار پیداوار غلہ کے جگرانو کا علاقہ بہترین علاقجات ہے لیکن حقیقت حال یہہ تہی کہ اس مہم مین اون دو لڑائیون سے پہلے جو اول اول واقع ہوئی تہین حقیقی[۵۲] طور پر کچہہ بہی رسد نہین پہونچائی گئی تہی اور سکہون کی آخری شکست سے ذرا پہلے تک بہی صرف برائے نام بہیجی گئی تہی مگر اونکی شکست کامل کے بعد اس بارہ مین سردار صاحب کی گرمجوشیون کی کوئی حد ہی نہ تہی چنانچہ اوسنے اونکا عذر جوابدہی مین

---

[۵۱] یہہ صاحب لودہیانہ مین پولیٹیکل اسسٹنٹ تہے ۔ سید محمد حسین

[۵۲] کرنل میکسن صاحب کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ حقیقت مین صرف چونسٹہ من غلہ پہونچا تہا ۔ مصنف ۔

میجر لارنس صاحب کی خدمت مین یون تحریر کیا تھا ،، کہ چالیس ہزار سپاہ دشمن کی موجودگی مین ہمنے صاحبان انگریز کے واسطے دوابہ جالندھر مین ایک لاکھہ من غلہ جمع کیا اور جب کہ فوج انگریزی لاہور سے واپس آئی اوسکو ایندہن کے لئے ہمنے اپنی رعایا کے مکانون کے شہتیر اور کڑیان تک اوکھڑوا کر حاضر کرین ،،

اوسکا لشکرگاہ انگریزی مین باوجود دوستانہ نصیحت اور احکامات صریح کے حاضر ہونے سے قاصر رہنا۔

اور دربارہ اپنے ذاتی چال چلن کے سردار موصوف نے یہہ جوابدہی کی تھی ،، کہ مجھکو ایسی کافی اطلاع اور آگاہی نہین دی گئی تھی کہ جسکے باعث مین فوج انگریز مین شریک ہو سکتا ،، مگر واقعات ذیل سے واضح ہوگا کہ اوسکو صرف کافی طور پر اطلاع ہی نہین دی گئی تھی بلکہ ایسی طرح پر متنبہ کردیا گیا تھا کہ بلحاظ حالات وقت اوس سے زیادہ توقع رکھنے کا اوسکو کوئی استحقاق ہی نہ تھا یعنی چوبیسوین نومبر ۱۸۴۵ء کو میجر براڈفٹ صاحب نے اوسکو صاف ایک ایسا خط لکھہ بھیجا تھا جو باوجود اسکے کہ فارسی عبارت مین استعارات وغیرہ سے کام لیا جاتا ہے خاصا صاف صاف متنبہ اور خبردار کردینے پر متضمن تھا اور اسکے مطلب کی تشریح کردینے کی اوسکے معتمد کو زبانی ہدایت کردی گئی تھی چنانچہ میجر براڈفٹ صاحب کے اس مراسلہ کا یہہ مضمون تھا کہ ،، اس بات کا جاننا کہ سلسلہ اخلاص واتحاد کو کیونکر ترقی دیجایا کرتی ہے ایک بڑی دانائی وہوشمندی کی بات ہے اور اسکا ثمرہ ہمیشہ اچھا ہوا کرتا ہے۔ ہر سلطنت اور ہر ملک مین ایسے زمانہ کے اندر جبکہ نادانی کی گرم بازاری ہورہی ہو اور چشم خیال انجام کار پر نہ جم رہی ہو عاقلون اور عاقبت اندیشون کو جو واقعی دوست اور ہواخواہ ہین لازم ہے کہ انجام

پر نظر کرکے متنبہ ہون- اسیکا نام دوراندیشی ہی اور اس مراسلہ کا مدعا مین نے آپکے معتمد بستی رام حامل خط ہذا کو بخوبی سمجہا دیا ہی ۱۱

تیسوین[۳۰] نومبر کو میجر براڈفٹ صاحب نے ایک اور خط لکہا اور اوس مین سردار موصوف کو ستلج کے اس پار چلے آنیکو واسطے بہت سی فہمایش کی اور سردار کی طرف سے بہی اس خط کا جواب ساتوین دسمبر کو ایسی ہی طرز مین (یعنی بوعدہ جلد تر حاضر ہونے کے) موصول ہوا پہر تیرہوین دسمبر کو وہ اشتہار جاری ہوا جسکے ذریعہ سے تمام مقبوضات اینبرو وآنروی ستلج خیرخواہ سردارون پر بحال رکہنیکا موثق وعدہ کیا گیا تہا اور جسمین صاف وصریح طور پر یہہ بہی اعلان کیا گیا تہا کہ نافرمان برداری اور عدم بجاآوری احکام کی کیا سزا دیجائیگی- مگر اسکے دوسرے ہی روز یہہ خبر پہونچی کہ رعایا اور کارپردازان آہلووالیہ غنیم سے ملگئی ہین اسپر میجر براڈفٹ صاحب نے سردار کو پہر بذریعہ خط کے آگاہ کیا کہ یہہ دوبہدا اور نادانی کا طریقہ مناسب نہین ہی اور صاف متنبہ کیا کہ پانچ روز کے عرصہ مین اوسکو اپنی دوستی یا دشمنی ثابت کر دینا لازم ہی اونیسوین[۱۹] دسمبر کو معتمد آہلووالیہ یہہ زبانی پیغام لیکر واپس آیا کہ سب طیاری ہوگئی ہی اور راجہ صاحب ۱۱ پابرکاب ۱۱ ہین اوسی روز میجر براڈفٹ صاحب نے سردار موصوف کو پہر لکہا کہ بلاتوقف چلے آئین اور دوم جنوری کو مسٹر کری[۵۱] صاحب نے بہی اسی مضمون کا خط لکہا- پس ان سب کوایف سے ظاہر ہے کہ

---

[۵۱] مسٹر کری صاحب جو آخر کو سر فریڈرک کری مشہور ہوئے ان ایام مین نواب گورنر جنرل لارڈ ہارڈنگ کے فارین سکرٹیری اور میجر لارنس صاحب جو بعد ازین کرنل سر ہنری لارنس کہلائے ایجنٹ گورنر جنرل یعنے اعلے پولیٹیکل افسر تہے اور میجر براڈفٹ صاحب کے اس لڑائی مین مارے جانے پر بجاے اونکے میجر میکسن صاحب ماتحت میجر لارنس صاحب ایجنٹ ممالک اینبرودے ستلج مقرر ہو گئے تہے ۱۱ سید محمد حسین-

کہ کیا سردار کو اب بہی کافی اطلاع نہین ملی تہی۔

راے میجر لارنس صاحب
نسبت چال چلن
سردار

میجر ہنری لارنس صاحب سردار موصوف کی جوابدہی کے خلاف مین اپنی راے یون ارقام فرماتے ہین قولہ ،، تیرہوین دسمبر تک یہہ سردار جسطرح چاہتا کر سکتا تہا اور وسط جنوری تک بہی بلکہ اختتام جنگ تک میرے نزدیک سردار موصوف کو فوج انگریزی مین شامل ہونے سے بہت کم ذاتی خطرہ اور اندیشہ تہا مگر اوسکی چال تو یہہ تہی کہ کسی قسم کے خطرہ مین پڑے ہی نہین جب کرپا رام[۵۱] روانہ ہوا تہا جنگ مدکی واقع نہین ہوئی تہی مگر بروقت واپسی کے جنگ مذکور کی کیفیت جو اوسنے قلمبند کرکے پیش کی تہی اوس سے صاحب ایجنٹ کو شک پیدا ہوا اور وہ چندے زیر حراست رکہا گیا مجہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنگ مدکی و فیروزشہر کی بابت جو غلط افواہین مشہور ہوگئی تہین اونکی وجہہ سے سردار موصوف بعد ،، پابرکاب ،، ہونے کے ستلج پار ہماری طرف آجانے سے رک گیا تہا جنگ سوبہراؤن کے بعد باوجودیکہ اون تمام الزامون سے جو اوسکی نسبت منسوب کئے جاتے تہے بڑی تفصیل اور شد و مد سے انکار کیا گیا تہا اور باوجودیکہ اونیسوین فبروری کو خود اوسکی ہی خواہش کے بموجب مینے اوسکو یہہ ہدایت کی تہی کہ مجہسے لاہور مین آملے مگر پہر بہی اوسنے ہمارے لشکر مین حاضر ہونے کے خطرہ کو بہت بڑا سمجہا اور بیان کیا کہ اپنے بیٹے کو تو لاہور بہیجدونگا اور خود لشکرگاہ انگریزی مین بمقام جالندہر حاضر ہونگا۔ یہہ سب باتین ایسی ہین کہ جن سے اوسکی طبیعت کا پورا حال منکشف ہوتا ہے

---

[۵۱] کرپا رام سردار موصوف کے معتمد خاص لالہ بستی رام کا پوتا اور تیرہوین دسمبر کے خط کا حامل تہا ۱۲ مصنف

حقیقت مین وہ گورنمنٹ انگریزی کا بدخواہ نہ تہا اور نہ دربار لاہور کا خیرخواہ تہا- ہمسے وہ ہر طرح کی امید رکہتا تہا اور اونسے ہر قسم کا اندیشہ اوسکو لاحق تہا- ہمنے اوسکو احسانات اور عنایتون سے مالامال کیا ہوا تہا اور اونہون نے ہمیشہ اوسکو لوٹا تہا مگر اخیر دم تک اوسکی یہی خواہش رہی کہ کسی خطرہ کی بات مین مطلقاً پڑے ہی نہین اور خراب ترین حالات مین بہی بمقابلہ اپنے ہموطنون کے انصاف کے ہمارے رحم پر زیادہ تر بہروسا کئے رہا اسی لئے اوسنے ہمکو توخالی باتون مین بہلایا اور اونکے واسطے توپین اور سپاہی مہیا کئے- انتہی ۱۱

فوج کپورتہلہ کا انگریزون سے لڑنا-

اس لڑائی مین فوج آہلووالیہ کیا سوار کیا پیدل کیا توپخانے نے زیر کمان حیدر علی بمقام علی وال اور نیز بمقام بدووال آکر فوج انگریزی سے جنگ کی- سردار نہال سنگہ نے اس الزام کی نسبت اپنی جوابدہی مین یہہ عذر ظاہر کیا تہا کہ فوج میرے اختیار سے باہر ہوگئی تہی اور جسدم کہ اون لوگون نے یہہ خبر پائی کہ میرا ارادہ انگریزی لشکر مین شامل ہوجانے کا ہے اونہون نے علانیہ بغاوت کی اور میرے وزیر کو قتل کرڈالا- مگر اس بیان کی کسی وجہہ سے تصدیق نہین ہوتی اور بغاوت غالباً اس سبب سے ہوئی تہی کہ وزیر کو لوگ ناپسند کرتے تہے اور فوج کو اپنی چڑہی ہوئی تنخواہ کے وصول کرنے مین بہت دشواری پیش آتی تہی اور اگر اسبات کو بہی فرض کرلیا جائے کہ فوج اوس سے منحرف ہوکر چلی گئی تہی تاہم اوسپر یہہ امر فرض اور واجب تہا کہ تن تنہا ہی انگریزون سے آملتا اور سر ہیری سمتہ صاحب کی فوج مین سے جو فوج آہلووالیہ نے ایک

ہاتہی اور نو دس گہوڑی لوٹ لئی تہی اونکا بطور غنیمت و تحفۂ جنگ کپورتہلہ کو بہیجا جانا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ بجای اسکی کہ سردار موصوف کو اوسکی فوج نے اوسکی مجلسرا کے اندر مقید کر رکہا ہو جیسا کہ وہ اپنی جوابدہی مین جتلاتا ہی وہ حقیقت مین اونکی لوٹ کہسوٹ کا شریک اور حصہ دار تہا -

کسی قسم کی خبرون اور اطلاع کا نہ دینا -

اور باوجود اسکی کہ سردار موصوف کے عہدہ دار اور ملازم عمدہ عمدہ مقامات واقع کنارہ دریای ستلج مین اور بمقام جگرانو تعینات اور موجود تہی اور بخوبی تمام مفید خبرین اور اطلاع بہم پہونچا سکتی تہی تو بہی اوس نے اپنی طرف سے خبر کے بہیجنے مین کوئی کوشش نہین کی اور جب خود حکام انگریزی نے قاصد روانہ کئی تو وہ یا تو جاکر واپس ہی نہ آئی یا اسقدر دیر مین آئی کہ اونکی خبرون سے کوئی فایدہ مترتب نہوا چنانچہ میجر ہنری لارنس صاحب اس باب مین یون تحریر فرماتے ہین کہ ״مجہکو کوئی بہی مفید یا غیر مفید خبر اوسوقت تک مطلقاً نہ پہونچی جب تک کہ اور ذریعون سے وہ میرے پاس نہ آلی ہو - جنگ علی وال سے ایک ہفتہ پہلے جبکہ پانچ روز تک جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کو سر ہیری سمتہ صاحب کے پاس سے ایک ذرہ برابر بہی خبر نہین پہونچی تہی گو میجر میکسن صاحب اور لفٹنٹ کننگہم صاحب کو (مقام فیروزپور) مین روزانہ پانچ چہہ چٹہیان بہیجا کرتا تہا اور بعض ان چٹہیون مین سے ہر روز قاصدان آہلووالیہ کے ہاتہہ بڑی بڑی انعامون کے وعدہ پر بشرط لانے جواب کے روانہ کرتا تہا مگر قبل ختم ہوجانے معاملہ مرجوعہ کے میری پاس ایک دفعہ بہی جواب نہ پہونچا حالانکہ فیروزپور سے علی وال

اوبدووال تک ساٹھہ میل سے زیادہ فاصلہ نہین ہی اور راستہ قریب کل کے آہلووالیہ کے راج مین ہوکر ہے ۱۱

سردار نہال سنگہ کی جوابدہی۔

جو جو الزام سردار نہال سنگہ کے ذمہ بابت کارروائی ہاے ایام جنگ تہے اونکی نسبت حسب الطلب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر (یعنی میجر لارنس) کے اگرچہ ایک بہت غور سے لکہی ہوئی اور طول طویل جوابدہی پیش کی گئی مگر اون الزامی واقعات کی تردید مین جو میجر میکسن صاحب نے تحریر فرمائے تہے مطلقاً کچہہ کوشش نہین کی گئی تہی اور گورنمنٹ انگریزی کی رحمدلی پر اعتماد کر کے اپنی چال چلن کو ایک اور ہی جداگانہ پیرایہ مین بیان کیا یعنی اوسنے ظاہر کیا کہ مین ہمیشہ دل سے ہواخواہ گورنمنٹ انگریزی کا رہا ہون اور صرف فوج کی بغاوت اور اونکے ہاتہہ مین اپنے بیبس اور زیر حراست ہوجانیکی وجہہ سے برطبق ہدایت لشکر انگریزی مین آملنے سے قاصر رہا اور چونکہ راجہ لال سنگہ اور سردار رنجودہ سنگہ اس امر سے آگاہ تہے کہ مین گورنمنٹ انگریزی کا ہواخواہ ہون اسیوجہہ سے اونہون نے اس جنگ مین کسی دستہ فوج کی کمان مجکو سپرد نہین کی تہی بلکہ فوج آہلووالیہ نے رنجودہ سنگہ ہی کے اشارہ سے بغاوت کی تہی اور باوجودیکہ میری فوجکی یہہ حالت تہی تاہم مینے بقدر استطاعت خود صاحبان انگریز کو رسد اور خبرین پہونچانے مین مدد دی اور اس جوابدہی کے اختتام پر اوسنے اون تمام خدمات کا جو عہدنامہ سنہ ۱۸۰۶ء سے لیکر اس لڑائی تک سرداران آہلووالیہ سے گورنمنٹ انگریزی کی نسبت معرض وقوع مین آئی تہین بڑی طوالت کے ساتہہ اعادہ کیا تہا۔

حقیقت حال دربارہ چال چلن سردار موصوف بہ ایام جنگ اور اوسکی احسان فراموشی گورنمنٹ کے ساتہہ ۔

میجر لارنس صاحب اعلےٰ افسر پولیٹیکل نے جنکے پاس سردار موصوف کی جوابدہی اور میجر میکسن صاحب کی رپورٹ گورنمنٹ نے بطلب رائے بہیجدی تہی نہال سنگہ کی اس کارروائی کے واسطے کوئی معقول عذر نہ پایا اور جو رائے تحریر کی اوسکا خلاصہ مطلب یہہ ہی تہا کہ جو طریق اوسنے اختیار کیا تہا اوس مین حب قومی یا رشتہ داری یا دوستی کا کچہہ لگاو نہ تہا بلکہ اوسنے احتمالات و اتفاقات پر نظر رکہہ کر اپنے نزدیک ایک ایسی پالسی اختیار کی جس سے اوسکی رای مین سب سے کم خطرہ مترتب ہونا مترقب تہا عام اس سے کہ اوس جنگ کا کچہہ ہی انجام ہو اور نہایت بزدلی کی راہ سے اوس نے اپنے دشمنون سے تو اتفاق کیا اور دوستون کے ساتہہ دغا کی اور اوسنے دیدہ و دانستہ اور باوجودیکہ وہ اوس اشتہار سے بخوبی مطلع تہا کہ جس مین خیرخواہی اور وفاداری کی صورت مین صلون اور انعامون اور نافرمانی کی حالت مین سزاون کے وعدے اور وعید واضح طور سے مشتہر کردی گئی تہی اونہین لوگون کی مخالفت کی جنہون نے چالیس برس تک بغیر کسی معاوضہ کے مفت اوسکی حفاظت کی تہی اور جنکی حفاظت بغیر اوسکی جملہ مقبوضات واقع اپیروی و آنروی دریاے ستلج اوسکے ہاتہہ سے بیشک جاتے رہتے ۔

خلاصہ میجر لارنس صاحب کی رائے کا جو اونہون نے بطور تجویز گورنمنٹ مین پیش کی ۔

بوجوہ مذکورہ بالا میجر لارنس صاحب نے یہہ تحریک کی کہ سردار موصوف کا کل علاقہ
۵۶۵۰۰۰
واقع جنوب ستلج جسکا تخمینہ جمع پانچ لاکہہ پینسٹہہ ہزار روپیہ سالانہ کا ہے
سرکار مین ضبط کر لیا جائے اور علاقہ واقع دوابہ جالندہر جو جمعی پانچ لاکہہ
۵۷۷۷۶۳
ستتر ہزار سات سو تریسٹہہ روپیہ سالانہ کا سمجہا جاتا ہے اور جسکی بابت چار سو

سوار اور پانسو پیدل کا حاضر رکہنا اوسپر واجب تہا اوسپر اور اوسکی ورثا پر مشروط بشرط نیک چلنی نسبت بہ سرکار بحال رکہا جائے اور اوسکی ریاست مین سے محصول سائر موقوف کر دیا جائے اور اوسکی علاقہ کو وہ دیہات جو اوسکی ریاست کے بڑے حصہ سے علیحدہ اور بطور متفرق واقع ہین بعیوض نوکری فوج بحساب فی سوار ۱۶ سولہ روپیہ ماہواری اور فی پیادہ چھہ روپیہ ماہواری جمعی ایک لاکہہ بارہ ہزار آٹھہ سو روپیہ سالانہ کے لیئے جائین - اور اسطرح سے سردار موصوف کی خالص ملکیت مین چار لاکہہ ۴۶۴۹۶۰ چونسٹھہ ہزار نو سو ساٹھہ روپیہ سالانہ کا علاقہ اس شرط کے ساتھہ رہنا چاہیے کہ اوسکا چال چلن نسبت بہ سرکار عموماً نیک اور انتظام ریاست عمدہ رہے اور ایام جنگ مین بہمہ وجوہ گورنمنٹ انگریزی کے شامل رہے اور ہمارا ساتہہ دے اور جو شارع عام اوسکی ریاست مین سے گذرتے ہون اونکو درست و طیار رکہے -[لہ]

گورنمنٹ ہند کی منظوری بابت تجویز مذکورہ بالا

جملہ حالات پر نظر کر کے گورنمنٹ ہند نے سردار نہال سنگہ کی بد اعمالی اور بیوفائی کی شہادتون کو بہمہ وجوہ کافی و قطعی خیال کیا اور اوسکی طول طویل

[لہ] تفصیل اون علاقون کی جو اس موقع پر گورنمنٹ انگریزی نے ضبط کر لئے تہے کیفیت خاندان کپورتہلہ مین حسب شرح ذیل لکہی ہے - محشی

نمبر	نام علاقہ	تعداد مواضعات	نمبر	نام علاقہ	تعداد مواضعات
۱	الیرڈ	۶۲	۱۰	فتح وال	۲
۲	باغ ملتان	۱	۱۱	منجملہ دیہات کشمیر	۷
۳	لبی	۲۷	۱۲	کوٹ عیسو	۷۹
۴	بہونڈری	۷۰	۱۳	بلان والہ	۴۶
۵	بہڑوک	۳۱	۱۴	مکہو	۲۳
۶	منجملہ پہلواڑہ	۱۵	۱۵	نور محل	۲۴
۷	جگراؤ	۵۳	۱۶	نرا ینگڈہ	۵۸
۸	عالم پور شہور	۶۷	۱۷	دلے پور	۵
۹	فتحگڈہ	۲۹	۱۸	از علاقجات متفرقہ ایسرو کی آب ستلج	۹

جوابدہی مین اوسکی مذکورہ بالا کارروائیون کے لئے کوئی معقول عذر نہ پایا اور میجر لارنس صاحب کی تحریکین بالعموم منظور کی گئین علاقہ اینروہ ستلج معرض ضبطی مین آیا اور علاقہ واقع دوابہ جالندہر سردار موصوف کے ،، قبضہ مین باختیارات حکومت فوجداری وغیرہ بحال رکہا گیا اور معاہدہ ادائے خدمت فوجی جو اوس قبضہ کے ساتہہ سرکار لاہور نے مشروط کیا ہوا تہا بعینہ مثل دیگر جاگیرداروں کے ایک معاوضہ زر نقد کے ساتہہ بدلدیا گیا۔ ،،

سردار نہال سنگہ کا چال چلن اثنائے جنگ دوم سکہان مین قابل طمانیت رہنا۔

اس سخت تجربہ سے سردار نہال سنگہ پر عمدہ اثر ہوا چنانچہ جب سکہون کے ساتہہ دوسری بار لڑائی چہڑ گئی تو اوسنے بمقدور خود گورنمنٹ انگریزی کو اچہی مدد دی اور فوج عازم ملتان کے واسطے رسد جمع کی اور خاص اپنی فوج کو امداد کے طور پر بہیجنے کی از خود درخواست کی مگر گورنمنٹ کو اس درخواست کی قبولیت کی کچہہ ضرورت نہ معلوم ہوئی۔

خطاب راجگی عطا ہونا

اور بہنگام اختتام جنگ مذکور جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے کپورتہلہ مین رونق افروز ہوکر اوسکو بعطائے خطاب راجگی سرفراز فرمایا۔ اس وقت سے آخر دم تک راجہ نہال سنگہ نے سکون کے ساتہہ زندگی بسر کی اور معاملات پولیٹیکل مین دخل نہین دیا اوسنے اپنی ریاست کا انتظام خوبی کے ساتہہ کیا اور انگریزی روش پر عدالتین قایم کین جب جالندہر مین چہاونی قایم کی گئی تو اوسکو ضلع اُچہہ بالعوض سوہچ پور و دیگر مواضعات کے جو گورنمنٹ نے لیلئے تہے دیا گیا۔

وفات راجہ نہال سنگہ اور اوسکا چال چلن

تیرہوین ستمبر ۱۸۵۲ء کو راجہ نہال سنگہ نے اس دار فانی سے رحلت کی

گو اوسکی رعایا اوس سے راضی تہی اور طینت کا بہی نیک تہا مگر اوسمین مستقل مزاجی کم تہی اور اپنے تئین بالکل ہی مصاحبون کے اختیار مین دیرکہا تہا جنکے اس رسوخ سے بجز نقصان کے بہتری بہت ہی کم مترتب ہوتی تہی اوسکو عدم استقلال اور تذبذب کی نوبت یہانتک پہونچی ہوئی تہی کہ وہ اون تجاویز کے عمل مین لانے پر بہی قادر نہ تہا جنکو وہ خود سود مند تسلیم کرتا تہا اور اسی وجہہ سے اوسنے اپنے آپکو اور اپنی ریاست کو ایسی مصیبتون مین مبتلا کیا تہا جو متوسط درجہ کے استقلال اور جرأت سے دفع ہو سکتی تہین چونکہ سکہون کی پہلی لڑائی پر ایک عرصہ گذر چکا ہے اسلئے اب یہہ بات ممکن ہے کہ واقعات متعلقہ جنگ مذکور پر اور اون سردارون کے چال چلن پر جو ہماری طرف ہوکر لڑے یا ہم سے پہر گئے یا اس دودلی سے کہ نہ معلوم سکہون کی فتح ہو یا انگریزون کی ناطرفدار رہے پہر کر ایک نظر ڈالی جائے۔

ستلج مین نہال سنگہ کا نہایت کشمکش مین ہونا

مقابلہ ایسے زمانہ کے جبکہ ہمکو مہم ستلج مین فتح حاصل ہوئی تہی آجکل اس بات کا تسلیم کرلینا زیادہ تر آسان ہے کہ راجہ نہال سنگہ جیسے سردار کو جسکو اوسکے فرائض ایک طرف مایل کرتے تہے اور اوسکی ہمدردی اور اپنی رعایا اور فوج کی عام خواہش دوسری طرف کہینچتی تہی کسقدر دقت پیش آئی ہوگی۔ ایسے سخت امتحان مین ایک بڑے مستقل مزاج آدمی کی طبیعت بہی ہل جانی ممکن ہے اور ایسے ضعیف المزاج آدمی کا مغلوب ہوجانا تو ضروری امر یقینی تہا گورنمنٹ انگریزی کو اگرچہ یہی واجب تہا کہ احسان فراموشی اور بیوفائی کے واسطے سخت سے سخت پاداش عمل مین لائے اور جان نثاری اور وفاداری کا صلہ اعلے درجہ کی فیاضی سے عطا کرے لیکن وہ لوگ کہ جنہون نے نہ تو صلہ ہی دیا

ہے اور نہ پاداش ہی عمل مین لانا ہی اونہین اسقدر جان لینا کافی ہے کہ اعلے درجہ کی نیکی سے لیکر بدترین گناہ تک بیوفائی اور دغابازی کی مختلف صورتین ہین - پس اگر نہال سنگہ نے دلسے سکہون کی فتح کی دعا مانگی ہو تو وہ آخر اوسکو بہائی بند اور ہم وطن تہے اور اونکی فوج ابتک بہی پرانے زمانہ کی طرح گورو کے خالصہ کی فوج تہی جو ست سری اکال اور واہگورو جی کا نام لیکر ہمیشہ فتح یابیون کے لئے کسی طرف کو چڑہ جایا کرتی تہی اور سو برس سے ایسے تمام معرکون مین آہلووالیون کا نشان سب سے آگے بڑہا ہوا لہرایا کرتا تہا -

راجہ رندہیر سنگہ صاحب اور اونکے اہل و عیال -

راجہ رندہیر سنگہ پسر کلان راجہ نہال سنگہ مارچ سنہ ۱۸۳۱ء مین پیدا ہوئے تہے اور بوقت گدی نشینی بائیسوین ۲۲ برس مین تہے انکی پہلی رانی سے جسنے سنہ ۱۸۵۳ء مین وفات پائی تہی دو بیٹے پیدا ہوئے تہے یعنی کنور کہڑک سنگہ جو اگست سنہ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوئے تہے - دوسرے کنور ہرنام سنگہ جنکی ولادت نومبر سنہ ۱۸۵۲ء مین ہوئی تہی اور بیٹی صرف ایک تہی جو سنہ ۱۸۵۱ء مین پیدا ہوئی تہی اور سنہ ۱۸۶۳ء مین سردار بوٹا سنگہ ولد رام سنگہ جاگیردار سرناوئی کے ساتہہ بیاہی گئی تہی - راجہ رندہیر سنگہ کی دوسری رانی نے سنہ ۱۸۵۷ء مین انتقال کیا تہا اور اس سے صرف ایک بیٹا پیدا ہوا تہا جو صرف دو مہینے تک زندہ رہا تہا - انکی مسند نشینی کو تہوڑا ہی عرصہ گذرا تہا کہ اون سے یہہ دریافت کیا گیا کہ آیا بالعوض خراج معینہ کے جو اسوقت تک نقد ادا کیا جاتا تہا آپ کو اپنے علاقہ کا ایک جزو گورنمنٹ کے حوالہ کردینے مین کچہہ عذر تو نہین ہے -

یہہ بات پیچہے بیان ہوچکی ہے کہ سوپریم گورنمنٹ نے اس قسم کے انتظام کو یعنی سے اپنا علاقہ

کا بعوض خراج نقد کے اگرچہ پسند تو کیا تہا مگر اسکی ساتہہ یہہ بہی اپنا منشا ظاہر کر دیا تہا کہ اسکا عمل درآمد خلاف مرضی راجہ کے نہین ہونا چاہیے۔ اسکو جواب مین راجہ صاحب موصوف نے اپنے آبائی علاقجات کے دیدینے مین سخت عذر کیا۔ اور بدستور خراج زر نقد کا ہی دینا پسند رکہا۔

وصیت نامہ راجہ نہال سنگہ۔

راجہ نہال سنگہ نے اپنی وفات سے دو مہینے پہلے ایک وصیت نامہ مرتب کیا تہا اور اوسکو بغرض منظوری بخدمت حکام بورڈ آف اڈمنسٹریشن پنجاب روانہ کیا تہا اور بورڈ نے راجہ صاحب کی علالت کو کچہہ ایسی اندیشہ ناک نہ خیال کر کے گورنمنٹ ہند سے اوسکی منظوری کی سفارش کی تہی۔ مگر راجہ صاحب کے دفعتًا وفات پا جانے سے چونکہ معاملات کی صورت بدل گئی تہی اور اسوجہہ سے اس کُل مسئلہ پر از سر نو غور کرنا لازم ہوگیا تہا لہذا صاحبان بورڈ نے سپریم گورنمنٹ سے درخواست کی کہ اس وصیت نامہ کی نسبت اوسوقت تک کوئی حکم صادر نفرمایا جاے جبتک کہ ہماری دوسری رپورٹ نہ پہونچ لے چنانچہ سولہ ۱۶ برس تک راجہ نہال سنگہ کے اس وصیت نامہ کا معاملہ معرض بحث وتکرار مین رہا اور ازبس کہ یہہ ایک بڑا بہاری اور اہم معاملہ تہا اسلئے اس مقام پر کُل روئداد کا خلاصہ درج کرنا بہتر ہوگا۔

ترجمہ وصیت نامہ

تاریخ تحریر وصیت نامہ مذکورہ گیارہوین جولائی سنہ ۱۸۵۲ء مطابق تیسوین ۳۰ اساڑہ سمت ۱۹۰۹ تہی اور اوسکا ترجمہ یہہ ہے "ہرگاہ کہ اس دنیا ناپایدار مین انسان کی زندگی مثل حباب کے ہے اور ہر متنفس کو بمضمون قول قدیم "کُل نفس ذائقۃ الموت" ایک نہ ایک دن

اس جہان کو چہوڑ جانا ہی لہذا مرد عاقل کو لازم ہے کہ اس زندگی کو مستعار سمجھے اور ایسا بندوبست کرے جس سے اوسکے پس ماندون کے باہم عمدہ انتظام قایم رہے نظر برین بحالت صحت نفس وثبات عقل وبطیب خاطر وبلا اکراہ واجبار کلمات ذیل تحریر کرتا ہون ،، واضح ہو کہ خدا کے فضل سے میرے تین بیٹے یعنی کنور رندہیر سنگہ پسر کلان پہلی رانی کے پیٹ سے اور کنور بکرما سنگہ وکنور سچیت سنگہ دوسری رانی کے بطن سے ہین - چونکہ میری خواہش ہے کہ یہہ تینون بہائی میری بعد صلح واتفاق واخلاص واتحاد کے ساتہہ رہین اور اونمین کوئی آثار نا اتفاقی اور مخالفت کے جیسا کہ اس انقلاب پذیر دنیا مین اکثر ہوا کرتا ہے نہ ظاہر ہون بالتخصیص ریاستون اور جایدادون کے معاملات ایسے ہین کہ جن مین بہائی بہائی بہی دشمن جانی ہوجاتے ہین اور ایک دوسرے کے درپے قتل ہو کر مرتکب جنگ وجدال ہوجاتے ہین جسطرح کہ میرے اور میرے بہائی امر سنگہ کے باہم معاملہ وقوع مین آیا تہا جسکو مینے بیٹے کی طرح پالا پوسا تہا مگر اوسنے میرے ساتہہ جو کچہہ سلوک کیا وہ اظہر من الشمس ہے اندرین صورت مجکو امید نہین ہے کہ یہہ تینون بہائی صلح واتفاق باہمی سے رہینگے اور اگر خدانخواستہ انمین کینہ وعداوت پیدا ہوجائے تو وہ باعث خونریزی وبربادی ریاست اور نیز اونکی بدنامی کا موجب ہوگی - نظر برین مین نہایت غور وفکر کے ساتہہ کوئی ایسی تدبیر سوچ رہا تہا جس سے یہہ باتین وقوع مین نہ آئین اور انجام کار انتظام مفصلہ ذیل میرے نزدیک قرار پایا جس سے خاطر خواہ نتیجہ کے حاصل ہونیکی توقع ہے وہو ہذا

،، ایک علاقہ مالیتی ایک لاکہہ روپیہ سالانہ کا کنور بکرما سنگہ کو اور اسیقدر علاقہ کنور سچیت سنگہ کو بدون اداکرنے کسی قسم کے نذرانہ گورنمنٹ کے دیا جائے تا کہ یہہ دونون بہائی اپنا اپنا

علیحدہ علاقہ لیکر آپسمین قضیہ وفساد نکرین اور ایک دوسرے سے سروکار نہ رکھین اور باقی ریاست بڑے بیٹے کنور رندہیر سنگہ ولیعہد کے قبضہ مین رہے جسکے ذمہ ریاست کا انتظام کرنا اور لوگون کے موجودہ روزینون کا قایم رکہنا اور رشتہ دارون اور اہلکارون کی حسب حیثیت ہر واحد کی عزت وحرمت کرنا اور اپنی ریاست اور اپنے بہائیون کے حصص کی بابت گورنمنٹ کو مقررہ نذرانہ کا ادا کرنا واجب ہوگا لیکن اگر گورنمنٹ کو ہر ایک بہائی سے جُدا جُدا نذرانہ لینا منظور ہو تب اسصورت مین اون دونون بہائیون کے حصص مین اوسیقدر اضافہ کرنا ہوگا یعنی بڑے بہائی کے علاقہ مین سے کچہہ اور دیہات بقدر نذرانہ سرکاری کے ہر ایک بہائی کے حصہ مین اضافہ کئے جائینگے — خلاصہ یہہ ہے کہ اونمین سے ہر ایک کو ایک خالص حصہ ایک لاکہہ روپیہ کا اونکو ذاتی مصارف کیواسطے ماسوائے نذرانہ سرکاری ملے گا اور چونکہ ان تینون حصون کا انتظام فوجداری ولیعہد کے اختیار مین رہیگا لہذا اوسکو لازم ہے کہ عدل وانصاف کے ساتھہ کاربند ہو اور اپنے بہائیون کے ساتھہ کسی قسم کی مخالفت نکرے اور اگر یہہ دونون بہائی اپنی جاگیرون کے اندر اوسکے انتظام فوجداری سے ناراض ہون تو گورنمنٹ انگریزی اوس انتظام کو اپنے ہاتھہ مین لے لے اور ولیعہد کے اختیار مین صرف اوسی کے حصہ ریاست کا انتظام رہنے دے اور دیگر حصص کی فوجداری سے اوسکو کچہہ سروکار نہ رہے ہر ایک بہائی کو لازم ہے کہ حتی المقدور گورنمنٹ انگریزی کی خدمت واطاعت کرے اور اوسکو اپنے اعزاز واکرام کا موجب سمجہے اور گورنمنٹ ممدوح کا ہمیشہ شکرگذار رہے اور جسوقت مرقومہ بالا ہر ایک نمبر کا بندوبست ہوجاے تو اونکو لازم ہے

که اپنے اپنے ملازمون اور رشته دارون کی عزت و آبرو کا پاس و لحاظ رکهین اور رعایا کے عدل و انصاف اور غربا و مساکین کے حقوق کا خیال رکهین اور اونکو آپس مین اتفاق و اتحاد کے ساته رهنا چاهئے ،، اس کاغذ مین جو بطور ایک عام تجویز کے بغرض منظوری صاحبان بورڈ لکها گیا هے هر ایک حصه کی تفصیل مندرج نهین هے مگر درصورت منظوری مین ایک اور کاغذ جس مین تمام علاقجات و املاک اور نقدی اور مکانات کی تفصیل اور اشخاص مستحق رعایت کی فهرست مندرج هوگی روانه کرونگا - اور التماس هے که اس دستاویز کی ایک مصدقه نقل محکمه بورڈ مین رکهی جاے اور ایک نقل جسپر صاحبان بورڈ کی منظوری اور دستخط ثبت هون میرے پاس بهیجدی جاے گورنمنٹ انگریزی کو اون خدمات کا بخوبی علم هے جو مجهه سے اور میرے والد بزرگوار سے ظهور مین آئی هین اور جنکے صله مین همکو اپنی ریاست کا دوامی قبضه مرحمت هے اور مجهکو امید هے که گورنمنٹ موصوف اسیطرح سے میرے بیٹون کو اپنے ظل حمایت مین رکهه کر اونکا اعزاز و اکرام ملحوظ رکهے گی اور وه بهی تا مقدور خود گورنمنٹ کی تابعداری کرینگے اور اوسکی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ساعی رهین گے کیونکه اونکی حکومت کی بقا و ثبات صرف قادر مطلق کی عنایت اور گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت و حمایت پر منحصر هے ،، انتهی

راجه نهال سنگه کے چهوٹے بیٹون کی کیفیت باعتبار نسب

هر چند که راجه نهال سنگه نے اس وصیت نامه مین یهه بیان کیا هے که مینے بلا اکراه و اجبار اوسکو تحریر کیا هے مگر اسمین کچهه شک نهین هے که وه اپنی دوسری رانی یعنی دونون چهوٹے بیٹون کی مان کے بالکل اختیار مین تها جسنے اوسکی طبیعت

کو اوسکی بڑی بہتیجی کی طرف سے بالکل پہیر دیا تہا اور یہہ صرف گورنمنٹ انگریزی ہی کا دباو تہا کہ جسکے باعث سے اوسکو بر خلاف اپنی مرضی کے رندہیر سنگہ کو ریاست اور حکومت دینی پڑی تہی۔ اس مقدمہ مین رندہیر سنگہ نے اپنی بہائیونکو اولاد ناجایز بیان کیا تہا یعنی یہہ کہ اونکی مان راجہ کی منکوحہ زوجہ نہ تہی بلکہ حرم تہی اگرچہ اسمین کچہہ کلام نہین ہے کہ وہ ایک چہوٹی ذات کی عورت تہی مگر اسکے ساتہہ یہہ بہی دیکہنا چاہیے کہ خود راجہ صاحب ہی کی ذات کونسی اچہی تہی۔ علاوہ برین ایسی ذاتون مین معمولی رسوم ازدواج کے عمل مین لانیکا بہت کم لحاظ کیا جاتا ہے اور صرف چادر ڈالنے کی رسم کافی خیال کیجاتی ہے۔ سوا اسکے راجہ نہال سنگہ نے بہی وصیت نامہ مین اوسکو صراحتاً اپنی زوجہ لکہا ہے اور یہی مسئلہ ایجاب چہوٹے بیٹون کے محجوب الارث نہونے کے لئے کافی اور ایسے مقدمات مین عموماً دلیل قاطع ہے۔

صاحبان بورڈ
ایڈمنسٹریشن پنجاب
کی خدمت مین یہہ
مقدمہ منجانب بر
برادران پیش
ہونا اور اونکی
رائین۔

راجہ نہال سنگہ کی وفات کے بعد راجہ رندہیر سنگہ کے وکیل نے صاحبان بورڈ کی خدمت مین ایک عرضداشت بدین مضمون پیش کی کہ اس وصیت نامہ کو کوئی بہائی پسند نہین کرتا اور تینون بہائی اس بات کے خواہان ہین کہ ریاست کی تقسیم نہو وہ سب اتفاق کے ساتہہ رہنا چاہتے ہین اور وصیت نامہ کے بموجب عملدرآمد کرنے سے ریاست کی بربادی متصور ہے جسکی تقسیم ہونے کی کوئی نظیر اس خاندان مین نہین پائی جاتی۔ علاوہ برین راجہ رندہیر سنگہ اور اوسکے بہائیون کے مراسلات بہی اسی مضمون کے آئے یعنی ان دونون بہائیون نے مصمم طور پر ہر ایک امر مین اپنے بڑے بہائی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے اور اوسکی صلاح کے بموجب کاربند ہونے پر۔

رضامندی اور آمادگی ظاہر کی -

صاحبان بورڈ کو کپورتہلہ کے اس معاملہ مین کارروائی کرنے مین تذبذب واقع ہوا چنانچہ ایک ممبر کی تو یہہ راے ہوئی کہ بالعوض کل رقم نذرانہ کے دیہات لے لینے چاہئین ورنہ بہرصورت یہہ تو ہونا چاہئے کہ مثل بہگوارہ کے جو علاقے ریاست سے کسیقدر فاصلہ پر واقع ہین وہ لیلئے جائین اور منجملہ رقم خراج بقدر اونکی جمع کے تخفیف کردی جاے اور اختیارات پولیس اور فوجداری بہی جو راجہ متوفی کو حاصل تہے لیلئے جائین مگر باقی دو ممبران بورڈ نے ان سب تجویزون سے اونکو خلاف مصلحت و نیز خلاف عہد و پیمان سمجہکر مخالفت کی اور جب کوئی قطعی فیصلہ قرار نہ پاسکا تو جملہ رائین جو ممبران بورڈ نے اس بارہ مین تحریر کی تہین گورنمنٹ ہند کے ملاحظہ کے واسطے روانہ کی گئین تاکہ اون امور کا قطعی فیصلہ ہوجاے جنکی نسبت صاحبان بورڈ کے باہم اختلاف راے تہا -[۵۸]

گورنمنٹ ہند کا وصیت نامہ کو منظور کرنا -

بابت اس امر اول تصفیہ طلب کے کہ آیا وصیت نامہ کو نفاذ دیا جاے یا ریاست کو سالماً راجہ رندہیر سنگہ کے قبضہ مین حسب خواہش راجہ موصوف اور اوسکے بہائیون کے دیدیا جاے گورنمنٹ ہند نے یہہ تجویز قرار دی کہ راج اوسوقت تک

---

[۵۸] عرایض حیدر علی خان (معتمد کپورتہلہ) بخدمت میجر ہنری لارنس صاحب مورخہ چودہوین و بائیسوین ستمبر ۱۸۵۲ء و مراسلجات ازطرف راجہ رندہیر سنگہ و کنور بکرما سنگہ و سوچیت سنگہ مورخہ اونیسوین و بیسوین ستمبر و چٹہی نمبر ۸۳ مورخہ چوبیسوین جنوری ۱۸۵۳ء منجانب صاحبان بورڈ اسمی گورنمنٹ ہند متضمن ارسال راے ہاے مفصلہ ذیل راے مسٹر جان لارنس صاحب مورخہ گیارہوین اکتوبر ۱۸۵۲ء راے سر ہنری لارنس صاحب مورخہ سولہوین اکتوبر - راے مسٹر جان لارنس صاحب مورخہ یکم دسمبر - راے مسٹر منٹگمری صاحب مورخہ دویم دسمبر راے سر ہنری لارنس صاحب مورخہ آٹہوین دسمبر ۱۸۵۲ء راے مسٹر جان لارنس صاحب مورخہ تیرہوین جنوری ۱۸۵۳ء - راے سر ہنری لارنس صاحب مورخہ پندرہوین جنوری ۱۸۵۳ء - چٹہی گورنمنٹ ہند نمبری ۹۰۷ اسمی صاحب چیف کمشنر بہادر مورخہ اکیسوین فبروری ۱۸۵۳ء ۱۲ مصنف -

بلا تقسیم راجہ کے قبضہ مین رہے اا جب تک کہ بہائیون کے باہم اس بارہ مین اتفاق
رہے اا اور اگر کسی وقت اونمین پہوٹ پیدا ہو جیسا کہ ظن غالب ہی کہ ہوگی تو راجہ متوفی
کا وصیت نامہ نافذ کیا جائیگا اور ایسی صورت مین دونون چہوٹے بہائیون کے حصے راجہ
کے حصہ سے علیحدہ ہوکر عام جاگیرون کے طور پر ہو جائینگے جن مین ہمارا انتظام فوجداری
وغیرہ داخل کیا جاے گا اا

رقم نذرانہ سالانہ کا بلا رضامندی رئیس اراضی کے ساتہہ متبدل نہونا۔

دوسرے امر کو کہ آیا راجہ کو اس بات پر مجبور کیا جاے کہ اراضی کو نذرانہ کے
ساتہہ بدل دے گورنمنٹ ہند نے ایک ایسا معاملہ تصور کیا جو صرف گورنمنٹ
کے عہد و اقرار کے معنون کی تشریح سے متعلق ہی اور تجویز کیا کہ اگرچہ
ریاست کپورتہلہ کے ایسے دیہات کا جو بطور متفرق واقع ہین گورنمنٹ کے پاس منتقل
ہوجانا بیشک کاروبار اور عام انتظام مین موجب آسانی ہے مگر باعتبار ایفاے
عہد اور اپنے اقرار کے گورنمنٹ کو ایسے انتقال کے واسطے جبر کرنا زیبا نہین ہی اا چنانچہ ۱۸۴۶ع
کے کاغذات سرکاری کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہی کہ گورنمنٹ کا ارادہ اوس تصفیہ کو
جو اوسوقت اس ریاست کے بارہ مین عمل مین آیا تہا بطور ایک فیصلہ اخیر و ناقابل
انحراف قرار دینے کا تہا۔ لفٹنٹ کرنل سر ہنری لارنس صاحب نے تحریک کی تہی اا
کہ راجہ سے سالانہ نذرانہ مین زمین لی جاے۔ اا مگر جناب نواب گورنر جنرل صاحب
بہادر نے غور کامل کے بعد اس تحریک کو نامنظور کیا تہا اور یہہ تجویز قرار دی تہی کہ راجہ کا
معاہدہ جو واسطے حاضر رکہنے فوج کے برا ادای خدمات سرکار ہے اسکو سالانہ نقد نذرانہ کے

سانہہ بدل دیا جائی اور گورنمنٹ نے اس تجویز کو خوب سوچ بچار کر اختیار کیا تہا اور اسلئی اب اوس تجویز کا بدل دیا جانا انصافاً ناممکن ہی علاوہ برایں صرف یہی نہین ہی کہ سنہ ۱۸۴۶ء سی لیکر ابتک اس رئیس کا رویہ ہماری نسبت اچہا رہا ہی بلکہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے حکام مختص المقام کی سفارش پر اوسکو خطاب راجگی عطا فرمایا اور خود بہ نفس نفیس اوسکی ملاقات کے واسطی کپورتہلہ مین تشریف فرما ہوئی پس ان وجوہ سے ظاہر ہے کہ سُپریم گورنمنٹ کا وہ فیصلہ (سنہ ۱۸۴۶ء والا) کچہہ راجہ نہال سنگہ کے حین حیات کے ہی واسطی نہ تہا بلکہ دوامی تہا اور درحالیکہ راجہ کے رتبہ اور حیثیت کی بقا کا مسئلہ ایک مرتبہ قطعاً فیصل ہوچکا ہے تو اس قضیہ کو از سر نو چہیڑنا انصاف سے بعید ہے -

معافی و طرز خود مختاری کپورتہلہ

اور اختیارات فوجداری کے چہین لینے کے بارہ مین گورنمنٹ ہند نے یہہ رای تحریر فرمائی کہ یہہ امر حقیقتاً مذکورہ بالا مسئلہ اخیر مین ہی شامل ہے اور اگرچہ بیشک سردار آہلووالیہ کو دراصل رتبہ فرمان روائی مطلق و آزادانہ حاصل نہ تہا تاہم اوسکو اختیارات حکومت خودمختارانہ ہمیشہ حاصل تہی اور یہہ اختیارات از روئی چِٹّہی گورنمنٹ ہند جسکا حوالہ ایک مقام پر پیچہی لکہا جاچکا ہے قایم اور بدستور بحال رکہی گئی تہے یعنی اوس مین یہہ الفاظ مندرج تہی کہ اوسکی علاقجات واقعہ دوآبہ جالندہر "سردار کے خودمختارانہ قبضہ مین بحال رکہی جائینگی" - یہہ تجویز اور احکام دوامی تہی اور از روئی اس حکم کے گورنمنٹ کو کوئی استحقاق باقی نہین ہی کہ راجہ سے اختیارات فوجداری لے لے فقط اور حکم صادر فرمایا کہ راجہ رندہیر سنگہ کو مسند نشینی کا معمولی خلعت عطا کیا

جاوے۔

راجہ رندہیر سنگہ کی مسند نشینی۔

چنانچہ تعمیل اسکی صاحب کمشنر جالندہر کے ہاتہہ سے بماہ اپریل سنہ ۱۸۵۳ء عمل مین آئی۔

کنور سوچیت سنگہ کا اپنے حصہ کی علیحدگی چاہنا۔

مگر اس بات کو بہت عرصہ نہین گذرنے پایا تہا کہ سب سے چہوٹا بہائی یعنی سوچیت سنگہ اپنے حصہ کی تقسیم کا خواہان ہوا لہذا صاحب چیف کمشنر بہادر نے ہدایت کی کہ حسب مضمون وصیت نامہ یہہ تقسیم عمل مین لائی جائے۔ مگر راجہ رندہیر سنگہ یہی چاہتے تہے کہ سوچیت سنگہ اپنے دعوے سے بالکل دستبردار ہو اور اونہون نے بہ تردید حکم سپریم گورنمنٹ ایک عرضداشت بہی داخل کی اسپر صاحب چیف کمشنر بہادر نے گورنمنٹ ہند کو پہر لکہا اور چٹہی مورخہ اکیسوین فبروری کا حوالہ دیا جسمین وصیت نامہ منظور کیا گیا تہا اور اس امر کی ہدایت کی گئی تہی کہ درصورت نااتفاقی برادران اوسکے مضمون کی تعمیل کیجائیگی اور تحریر کیا کہ چونکہ اب سوچیت سنگہ تقسیم کا خواہان ہے لہذا شرط وصیت نامہ کا عمل مین لایا جانا لازم ہے مگر یہہ تجویز پیش کی کہ حتی الامکان ایسے دیہات اوسکو دئے جائین جو حلقہ ریاست سے ذرا علیحدہ ہون تاکہ ضرورت سے زیادہ یہہ ریاست نہ ٹوٹنے پائے مگر راجہ صاحب کو یہی منظور تہا کہ سوچیت سنگہ کو صرف پچیس ہزار روپیہ سالانہ بطور وظیفہ کے دیا کرین کیونکہ اسیقدر وظیفہ پر اونکا منجہلا بہائی بکرما سنگہ اوسوقت راضی ہوگیا تہا لیکن گورنمنٹ ہند نے صاحب چیف کمشنر بہادر کی تجویز سے اتفاق رائے کیا کیونکہ وصیت نامہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کی پیشگاہ سے سابق مین منظور ہو

ہوچکا تھا اور بجز اوسکی نفاذ کے اور کوئی امر تجویز طلب باقی نہ تھا۔

اور اس علیحدگی کا گورنمنٹ سے منظور ہونا۔

بنا بران صاحب کمشنر ممالک آز وے ستلج یعنی صاحب کمشنر جالندھر کو یہہ ہدایت کی گئی کہ احکام گورنمنٹ ہند کی تعمیل کرین اور جو بندوبست بموجب منشائے ان احکام کے عمل مین آئے اوس سے اطلاع دین مگر راجہ صاحب کو ریاست کا منقسم ہونا اب بھی منظور نہ تھا۔

مگر راجہ صاحب کا ناراض رہنا اور اس علیحدگی کی تعمیل عمل مین آنا۔

چونکہ اون دیہات کی جمع سالانہ کی نسبت جو بموجب اس حکم کے معرض تقسیم مین آنیوالے تھے دونون بھائیون کے باہم اختلاف رہا لہذا صاحب کمشنر بہادر کو ایسے دیہات کی جمعبندیان خود جانچنی اور پڑتالنی پڑین اور یہہ معلوم کر کے کہ تعلقجات وائیان و بہونگہ بلاشبہ تعداد معینہ کے قریب قریب ہین اپریل ۱۸۵۴ع مین یہہ دونو تعلقے سوچیت سنگہ کے حوالہ کرادیے لیکن اسی مہینہ مین بھائیون کے باہم ایک مصالحہ ہوگیا اور سوچیت سنگہ نے صاحب کمشنر کی خدمت مین ایک اقرارنامہ پیش کیا جس مین اوسنے بہ نسبت اس تجویز کے ایک کمتر جمع کی جاگیر مع ایسے اختیارات جوڈیشل کے جو ماتحتانہ طور کے تھے قبول کر لینے پر رضامندی ظاہر کی اور اس اقرارنامہ مین جو ایک دفعہ اس مضمون کی تھی کہ کنور سوچیت سنگہ کو خفیف خفیف مقدمات مین اختیارات فوجداری اوسکی اس حلقہ جاگیر مین حاصل رہینگے اوسکی روسے یہہ کہنا مشکل ہے کہ آیا حسب فحوائے اس دفعہ کے راجہ صاحب کو اوس جاگیر کی حکومت سے مطلقاً سبکدوشی ہوگئی تھی۔ اصل وجہہ جس سے سوچیت سنگہ کو

ایسا راضی نامہ کرلینے کی تحریک ہوئی یہہ تہی کہ اوسکو بہونگہ مین سکونت پذیر ہونا پسند نہ تہا اور بڑے قصبے اس ریاست مین صرف تین ہی تہے اول کپورتہلہ جہان راجہ صاحب خود سکونت پذیر تہے دوم سلطانپور اور تیسرا پہگواڑہ مگر ان دونو علاقجات مین سے جو علاقہ زیادہ تر حلقہ ریاست سے علیحدہ ہونیکی وجہہ سے بآسانی جدا کرکے دیا جا سکتا تہا وہ صرف پہگواڑہ تہا مگر یہہ مقام انعاماً سردار بکرمان سنگہ منجہلے بہائی کے واسطے رکہنا چاہئے تہا اس نظر سے کہ مبادا کبہی وہ بہی تقسیم کا خواہان ہو پس صرف بہونگہ ہی حلقہ ریاست سے ایک ایسا علیحدہ پرگنہ تہا جو سوچیت سنگہ کو مل سکتا تہا مگر اسکے ساتہہ سلطانپور شامل نہین ہو سکتا تہا کیونکہ وہ دریا کپورتہلہ کے دوسرے سرے پر واقع تہا اور باینوجہہ بہونگہ سے اوسکا اتصال نہ تہا اور ماسوا اسکے سلطانپور راجہ صاحب کا خاص شکارگاہ تہا جو کپورتہلہ کا چہوڑ دینا قبول کرتے مگر اوسکو کبہی نہ چہوڑنا چاہتے لہذا ادائیان بوجہہ قریب ہونے بہونگہ کے سوچیت سنگہ کے حصہ مین شامل کر دیا گیا تہا جب اس راضی نامہ باہمی سے چند مہینو بعد گورنمنٹ کو اس انتظام کی رپورٹ بہیجی گئی تو اوسوقت کنور سوچیت سنگہ اگرچہ کپورتہلہ مین سکونت پذیر تہا مگر دونون بہائیون سے نااتفاقی رکہتا تہا۔ علی الخصوص سردار بکرمان سنگہ سے جو اپنے حصہ مندرجہ وصیت نامہ کا لینا اوسوقت نہین چاہتا تہا۔ راجہ صاحب کی یہہ بہی خواہش تہی کہ جو جاگیر سوچیت سنگہ کے نامزد کی گئی تہی جسطرح ہو سکے اوسپر اون جاگیرات دہرم ارتہہ اور معافیات ذاتی کا بار بہی کچہہ نہ کچہہ پڑنا چاہئے جنکا اسقدر بہاری بوجہہ محض ریاست کے ہی اوپر تہا اور صاحب کمشنر یعنی مسٹر ڈانلڈ

میکلوڈ صاحب م نے اپنی رای مین یہہ بہی لکہا تہا کہ جو دیہات سوچیت سنگہ کے حصہ مین مقرر کئے جائین اگرچہ اونکی جمع مقررہ و مشخصہ ریاست کپورتہلہ زیادہ ہے اور اگر ہم اپنی بندوبست قانونی کے طریقہ پر از سر نو اونکی جمع قرار دین تو ضرور کم ہو جائیگی مگر بہر حال یہہ دیہات جمع مقررہ ریاست کے ہی موافق علیحدہ کرائے جانے چاہئین اور اندرین صورت سوچیت سنگہ کا حصہ پورا کرنیکو علاقہ ہونگہ مع دائیان کافی ہوگا (مسٹر میکلوڈ صاحب) کمشنر سابق کی رپورٹ روانہ کرتے وقت مسٹر ایجورتہہ صاحب جدید کمشنر علاقجات آنروی ستلج نے ایک قوی سفارش کے ساتہہ یہہ تحریک کی کہ سوچیت سنگہ جو اپنی درخواست علیحدگی از ریاست سے خود ہی دست بردار ہونا چاہتا ہے اس پر لحاظ کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے اور راجہ صاحب اپنے بہائی کو ایک جاگیر جمعی پچاس ہزار ۵۰۰۰۰ روپیہ سالانہ مع اختیارات جوڈیشل ماتحتانہ کے دینا چاہتے ہین اور یہہ تجویز سوچیت سنگہ کو بہی بجای ایک لاکہہ روپیہ کی ایسی جاگیر کے جسمین اختیارات نہون بدل منظور رہے اور صاحب موصوف نے یہہ بہی لکہا کہ اگر سوچیت سنگہ کی اس حالیہ درخواست کا نامنظور ہونا ہی فرض کر لیا جاے تب بہی گورنمنٹ کو اختیار کامل حاصل ہے کہ اگر مناسب سمجہے تو وصیت نامہ راجہ متوفی مین ترمیم کردے اور یہہ بہی جتایا کہ اگر دونون بہائیون (یعنی سردار بکرمان سنگہ اور سوچیت سنگہ کے) حصے نکالدئے جائینگے تو راجہ کے پاس اسقدر آمدنی بہی نہ رہیگی کہ نظم و نسق ریاست کے واسطے مکتفی ہو اور نذرانہ گورنمنٹ بہی بتاید ادا ہونے سے باقی رہجایا کریگا۔ اور اسوقت ٹہیک تعداد

جمع ریاست کی مع اخراجات کے جو راجہ صاحب نے بیان کی تھی اوسکی تفصیل یہہ ہے۔

کُل جمع ریاست (۵۷۷۷۶۳) روپیہ

منجملہ اسکے اخراجات حسب شرح ذیل ہین

جاگیرات و دہرمارتھہ	(۵۳۳۳۲) روپیہ
بابت ہر دو حصہ جات بموجب وصیت نامہ	(۴۰۰۰۰) روپیہ
نذرانہ گورنمنٹ	(۱۳۸۰۰۰) روپیہ
دہرمارتھہ	(۹۶۹۷۶) روپیہ
متوسلین	(۶۹۱۲۴) روپیہ
میزان	(۵۵۷۴۳۲) روپیہ
باقی واسطے ذاتی مصارف راجہ صاحب و اخراجات ریاست کے لیو	(۲۰۳۳۱) روپیہ
میزان	۵۷۷۷۶۳

مگر صاحب چیف کمشنر نے ان دونون تجویزون مین سے کسی ایک کو بھی منظور نہ کیا چنانچہ سوچیت سنگھ کی دست برداری از دعوی علیحدگی اور ایک قلیل جاگیر پر رضامند ہوجانے کی نسبت تو یہہ بیان کیا گیا کہ چونکہ ان بہائیون کو اپنے تنازعات کے بطور خود فیصل کر لینے کے واسطے کافی مہلت دی گئی تھی اور اس امر سے وہ قاصر رہی لہذا اپریل سنہ ۱۸۵۹ء مین اضلاع بھونگہ و دائیان تقسیم ہو کر سوچیت سنگھ کو دلادئے گئے تہے اور بھونگہ ضلع ہوشیارپور اور دائیان ضلع جالندہر مین شامل ہوچکا

گورنمنٹ کا اس مقدمہ مین نظر ثانی کرنا منظور نکرنا

تہا اور چونکہ اوسکی علیحدگی کے بارہ مین گورنمنٹ نے وصیت نامہ کو نافذ کرنیکا حکم دیا تہا اسلئے اب اس انتظام کی نسبت حجت کرنیکی کوئی معقول وجہہ نہین ہی اور گورنمنٹ انگریزی کو راجہ متوفی سے بڑہ کر اس امر کے خواہان ہونیکی کوئی وجہہ نہین ہی کہ ریاست بطور مسلّم یکجا قایم رہی اور اگر بالفرض اس موجودہ انتظام کو بالائے طاق ہی رکہدیا جاہی تو بہت ہی جلد ضرور نئی نئی دقتین پیش آئین گی - اور درباب امر دویم یعنی ترمیم وصیت نامہ کے یون تحریر کیا کہ اوسکی شرائط مین کوئی ناانصافی کی بات نہین ہی باین وجہہ اوسمین کسی قسم کی ترمیم کرنی غیر ضروری ہے بلکہ اوس وصیت نامہ کی نسبت اس بات پر خیال کرنا چاہئے کہ اگر گورنمنٹ انگریزی کی مداخلت کا اندیشہ نہوتا تو بڑا بہائی کبہی راجہ ہی نہوتا اور اخراجات کثیر کا عاید ہونا بوجہہ جاگیرات و دہرم ارتہہ اور اخراجات متوسلین کے جو جتایا گیا ہی اگر انمین تخفیف کیجاے اور حد اعتدال کے اندر لایا جائے تو علاقہ باقی ماندہ بخوبی کافی ہوسکتا ہی اور بابت پرگنہ بہونگہ و پرگنہ دائیان یہہ حکم صادر کیا کہ اونکی معمولی جمعبندی تعدادی پچاسی ۸۵۰۰۰ ہزار پر لے لئے جائین مگر منجملہ ایک لاکہہ کے جو پندرہ ہزار کی کمی رہتی ہی وہ قرب جوار کے اور دیہات سے پوری کیجانی چاہئے - بہ تعمیل اس حکم کے صاحب کمشنر نے اون مواضعات کی ایک فہرست پیش کی جنکا سوچیت سنگہ کو دیا جانا مناسب معلوم ہوتا تہا -

علاوہ دلایل سابقہ کے ایک اور وجہہ -

مگر اسکے ساتہہ ہی اس انتظام کے منافی یہہ وجہہ بیان کی کہ جس زمانہ مین سوچیت سنگہ نے علیحدہ ہونے کی درخواست کی تہی اوسوقت وہ نابالغ

تہا اور جب سے کہ وہ بالغ ہوا ہی (یعنی پچیسوین دسمبر سنہ ۱۸۵۴ء سے تب ہی سے راضینامہ باہمی کا خواہان ہی اور جس صورت مین کہ گورنمنٹ نے صرف ایک جزو وصیت نامہ کو نفاذ دیا اور بڑے بہائی کی بالادستی کو منظور نہ کیا تو وصیت نامہ مین اب بہی ترمیم ہو سکتی ہی اور پہلی بہی ہو سکتی تہی۔ بجواب اسکے گورنمنٹ پنجاب نے مواضعات مندرجہ فہرست کا سوچیت سنگہ کو دیا جانا منظور کیا مگر اس عام مسئلہ کو جو قطعی طور پر طے ہو چکا تہا از سر نو چہیڑنے سے انکار کیا اور تحریر کیا کہ یہہ مقدمہ جو ایک پولیٹیکل معاملہ ہے اسمین سوچیت سنگہ کی بالغی و نابالغی کی بحث کچہہ وقعت نہین رکہتی کیونکہ بوقت پیش کرنے درخواست علیحدگی کے وہ بخوبی شعور رکہتا تہا اور گورنمنٹ انگریزی بحیثیت بالادست سلطنت ہونے کے اختیار کامل رکہتی ہی کہ وصیت نامہ کے جسقدر حصہ کو مناسب سمجہے نافذ کرے۔

سنہ ۱۸۶۰ء مین اس معاملہ کا پہر چہڑنا۔

سنہ ۱۸۶۰ء مین سوچیت سنگہ کی اس جاگیر کا مسئلہ جو ریاست سے الگ ہو چکی تہی پہر چہیڑا گیا یعنی کرنل لیک صاحب کمشنر آنروی ستلج نے تحریر کیا کہ بہائیون مین اتفاق ہو گیا ہی اور جاگیر علیحدہ شدہ کی واپسی کے دونون خواہان ہین۔ اونہون نے ایک دوسرے کو باضابطہ اقرار نامے لکہدئی ہین جن مین گورنمنٹ انگریزی سے منظور ہو جانے کی حالت مین کنور سوچیت سنگہ نے اطاعت اور فرمانبرداری کا اور راجہ رندہیر سنگہ نے اون علاقجات کو جو گورنمنٹ انگریزی نے ریاست سے لیکر کنور سوچیت سنگہ کو دئی ہوئی ہین بدستور اوسکے قبضہ مین رہنے دینے کا اور جاگیر مذکور

کو بعض قیود مندرجہ اقرار نامہ کے ساتھہ اوس پر اور اوسکی ورثا پر قایم و بحال رکہنے کا اقرار کر لیا ہے '' اور صاحب موصوف نے یہہ بہی جتایا کہ سب لوگ عموماً راجہ متوفی کے وصیت نامہ کو اسوجہہ سے ناپسند کرتے ہین کہ مبادا یہہ مقدمہ تمام خود مختار ریاستون کے انقسام کے لئے ایک نظیر ہوجاے اور کرنل صاحب موصوف نے یہہ بہی تحریر فرمایا کہ اندرین صورت وصیت نامہ کی منسوخی ہرگز عمل مین نہ آئیگی بلکہ صرف اسقدر ترمیم ہوگی کہ سوچیت سنگہ بجاے ایک عام جاگیردار ہونے کے اپنے بہائی کا ذیلدار ہوجائیگا ۔

اور سوچیت سنگہ کے علیحدہ شدہ حصہ کا اوسکے بہائی کی ریاست مین شامل ہوجانا ۔

گورنمنٹ پنجاب نے اس سفارش کی بڑی زور سے تائید کی اور اون نمایان خدمات کو بیان کیا جو ایام غدر مین راجہ صاحب سے ظہور مین آئی تہین اور یہہ بہی لکہا کہ اس ترمیم سے نہ تو گورنمنٹ کا ہی کوئی نقصان ہوتا ہے اور نہ وصیت نامہ ہی باطل ہوتا ہے چنانچہ آخرکار سپریم گورنمنٹ نے بہی اس تجویز کو منظور کیا اور جاگیر مذکورہ بالا کا انتقال حکومت گورنمنٹ سے بہ حکومت ریاست عمل مین آیا ۔

سردار بکرما سنگہ کا حسب وصیت نامہ حصہ کا خواستگار ہونا

سنہ ۱۸۶۶ء مین ان بہائیون کے باہم پہر نزاع ہوا اور صاحب کمشنر جالندہر نے گورنمنٹ کو یہہ اطلاع دی کہ '' ۲۰ بیسوین اپریل کو سردار بکرما سنگہ نے مجکو باضابطہ مطلع کیا ہے کہ میری بہائی راجہ صاحب کپورتہلہ کے ساتہہ میری پوری نااتفاقی ہوگئی ہے لہذا اس بات کا مستدعی ہون کہ حسب ہدایت گورنمنٹ ہند انتظام مندرجہ وصیت نامہ راجہ صاحب مرگباشی نافذ فرمایا جاے ''

اوسکے استحقاق مین کلام ہونا۔

گورنمنٹ پنجاب نے جواب دیا کہ موجودہ انتظام کو اولٹ پولٹ نہین کیا جا سکتا مگر سردار موصوف نے پہر بربنائے وصیت نامہ و منظوری گورنمنٹ ہند دعوی کیا اور یہہ بیان کیا کہ گورنمنٹ نے تعمیل وصیت نامہ کو صرف اوسوقت تک ملتوی رکہا تہا جب تک کہ سب بہائی صلح و اتفاق سے رہین۔

اسکے بعد سردار بکرمان سنگہ نے براہ راست گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی لیکن یہہ جواب ملا کہ اب آپکو اپنے پہلے ہی فیصلہ یعنی استحقاق نفاذ وصیت نامہ سے اپنی دست برداری پر قایم رہنا پڑے گا۔

گورنمنٹ پر تبدیل شدہ حالات کی وجہہ سے اب وصیت نامہ کا بحال رکہنا واجب نہ تہا۔

اب بکرمان سنگہ نے یہہ درخواست کی کہ مجہے اس بات سے مطلع کیا جائے کہ بہ تعلق ریاست کپورتہلہ میرے رتبہ اور حیثیت کی نسبت گورنمنٹ کی کیا رائے ہے اور قطع نظر اس سے کہ میرا علیحدہ کیا جانا قرین مصلحت ہو یا نہو مگر اس امر کے فیصلہ سے اطلاع ملنی چاہئے کہ جیسا کہ مین سمجہتا ہون کہ میرا دعوی بالکل صحیح اور ناقابل تردید ہے آیا اوسیطرح گورنمنٹ کے نزدیک مجہے علیحدگی چاہنے کا استحقاق بہی حاصل ہے یا نہین۔ بجواب اسکے گورنمنٹ پنجاب نے اس معاملہ کو از سر نو چہیڑنے سے یہہ انکار کیا اور یہہ رائے تحریر کی کہ جانشینی خلف اکبر کا دستور ایک ایسا قاعدہ ہے جو شاستر اور رسم و رواج دونون کے رو سے ہمیشہ اس قسم کی حقیتون کے بارہ مین عمل مین آتا رہا ہے اور جب کبہی کسی دیسی ریاست مین اوس سے انحراف کیا گیا ہے تو وہ انحراف صرف اس سبب سے واقع ہوا ہے کہ رئیس ذی اختیار نے دہینگا دہینگی جو چاہا سو کردیا اور

جو کارروائی ۱۸۵۲ء مین ریاست کپورتہلہ کی نسبت کی گئی تہی وہ ایک مستثنے طور کی تہی اور چونکہ کئی سببون سے اوسوقت راجہ نہال سنگہ نظر رعایت کے مستحق تہے اور علاوہ برین قاعدہ جانشینی خلف اکبر چند سال سے غیر ملحوظ ہو رہا تہا ان سببون سے وصیت نامہ مذکورہ بالا منظور کیا گیا تہا مگر خاص سردار بکرمان سنگہ کے معاملہ مین چونکہ اوسپر کبہی عملدرآمد ہی نہین ہوا اسلیئے اب بلحاظ واقعات مابعد اور بلحاظ مقتضی ہوجانے عرصہ سولہ برس کے (تاریخ تحریر وصیت نامہ پر) اور بلحاظ اس امر کے کہ قاعدہ جانشینی خلف اکبر اب حکماً بطور ضابطہ معمولی اور قاعدہ عام کے مقرر ہوچکا ہے گورنمنٹ اوس وصیت نامہ کے نفاذ کی ذمہ واری سے بالکل بری ہوچکی ہے۔

اپنے بہائی کیطرح سوچیت سنگہ کا بہی اپنے حصہ کی واپسی کے لئے پہر خواستگار ہونا۔

مگر اب سوچیت سنگہ کو بہی پہر تحریک ہوئی اور وہ بہی اس بات کا خواستگار ہوا کہ اوسکی جاگیر جو ریاست کپورتہلہ مین شامل کردی گئی تہی پہر علیحدہ کردی جائے۔ کیونکہ شرائط اقرارنامہ باہمی کی تعمیل نہین ہوئی اور جن امور مندرجہ اقرارنامہ کا اوسنے بالخصوص حوالہ دیا وہ یہہ تہے اول سوچیت سنگہ کو اختیار اضافہ جمعبندی حاصل ہوگا۔ دوسرے وہ تمام اختیارات کلکٹری کے نفاذ کا مجاز رہیگا ،، اور بعد اعادہ و ذکر ان شرائط کے اوسنے ظاہر کیا کہ درباب جمعبندی کے تو یہہ صورت ہوئی کہ بعد دستخط کرنے اقرارنامہ کے مجکو معلوم ہوا کہ تاوقتیکہ میعاد بندوبست منقضی نہوجائے جمعبندی مقرر کردہ گورنمنٹ کو توڑکر اضافہ کرنا ناقابل جواز ہے اور اختیارات کلکٹری کا یہہ حال گذرا کہ راجہ صاحب نے

صرف سرسری مقدمات کے فیصل کرنے کی مجہہ اجازت دی (یعنی پوری اختیارات نہ دی) مگر گورنمنٹ پنجاب نے باین خیال اس معاملہ مین بحث کرنے سے انکار کیا کہ اسکی طول ہونے مین فریقین کی بربادی متصور ہی اور بخلاف سوچیت سنگہ کے بیانات کے گورنمنٹ کی راے مین راجہ صاحب کا طرز سلوک اپنے بہائیون کی نسبت بہت اچہا تہا اور گورنمنٹ موصوف کے نزدیک یہہ چہوٹے بہائی اوس مقدار سے زیادہ حاصل کیے بیٹہے تہے جسکا وہ جوازاً دعوی کر سکتے تہے۔

چند مہینون بعد صاحب کمشنر نے رپورٹ کی کہ اگرچہ راجہ صاحب اپنے منجہلے بہائی کو بہی اوسیقدر وظیفہ دینے پر راضی ہین جو اونہون نے سوچیت سنگہ کو دیا ہوا تہا یعنی چون ۵۴۰۰۰ ہزار روپیہ سالانہ بدین شرح کہ منجملہ اسکی پچیس ۲۵ ہزار روپیہ سالانہ تو نقد دوام کے واسطے ملتا رہیگا اور پچیس ۲۵ تیس ۳۰ ہزار روپیہ کی ایک حین حیاتی جاگیر دیدین گے مگر ان دونون کے باہم صلح اور اتفاق ہوجانے کی بہت کم توقع ہے۔

اس معاملہ کا بغرض فیصلہ گورنمنٹ ہند کے پاس رجوع کیا جانا۔

اسپر گورنمنٹ پنجاب نے گورنمنٹ ہند سے ایک قطعی فیصلہ کی درخواست کی کیونکہ گورنمنٹ ہند ہی سردار بکرمان سنگہ کو اس بات پر راغب کر سکتی تہی کہ ایک لاکہہ روپیہ سالانہ کی جاگیر منتقل کرا لینے کا دعوی چہوڑ کر کسی اور بات پر رضامند ہوجائے۔ اسوقت کنور سوچیت سنگہ اسقدر اپنے دعوی کے درپے نہ تہا جسقدر کہ سردار بکرمان سنگہ تہا حالانکہ بکرمان سنگہ اپنے چہوٹے بہائی کی بہ نسبت بہت آسودہ حالت مین تہا کیونکہ اوسکو پچاس ۵۰۰۰۰ ہزار روپیہ

سالانہ وظیفہ کے علاوہ علاقہ اودہ مین بہی ایک تعلقہ کم سے کم اسی تعداد کا ملا ہوا تہا اور گو وہ اپنے ذہن مین یہہ سمجھتا تہا کہ میری بہی ذاتی خدمات کے صلہ مین وہ ملا ہوا ہے مگر امر واقعی یہہ ہے کہ اوسکے ملنے مین اوسکے اوس رتبہ کو بہی دخل تہا جو اوسکے بہائی راجہ صاحب کپورتہلہ نے اپنی معیت مین لیجانے سے اوسکو بخشا تہا اور جسکے باعث اوسکو ان خدمات کے انجام دینے کا موقع ملا تہا۔

گورنمنٹ کا حکم اخیر

گورنمنٹ ہند کے اخیر احکامات حسب مضمون ذیل فروری ۱۸۶۸ء مین صادر ہوئے [لا] کہ اس وصیت نامہ کو گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۵۳ء مین قبول و منظور کیا تہا اور گو بوقت منظور کئے جانے اوس وصیت نامہ کے حقیقتاً تقسیم کرادئے جانے حصہ جات برادران پر اصرار نہین کیا گیا تہا لیکن قابل انقسام ہونا ان حصون کا مسلم ہوچکا تہا اور اگرچہ اس فیصلہ کے خلاف مین راجہ صاحب نے عذر اور استغاثہ کیا مگر گورنمنٹ نے بطور قطعی یہی حکم دیا کہ تقسیم ضرور ہوگی۔ اسکے بعد کوئی بات ابتک ایسی نہین واقع ہوئی جس سے گورنمنٹ ہند کو اس معاملہ مین کوئی فیصلہ اوسکے برخلاف کرنا پڑے اور کسی بہائی نے درصورت پیدا ہوجانے نااتفاقی کے اپنے اس استحقاق سے آجتک دست برداری بہی نہین کی اور جو جواب ۱۸۶۰ء کے دربار مین لارڈ کیننگ صاحب بہادر نے دیا تہا وہ صریحاً صرف اتنی بات کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ وصیت نامہ کی تعمیل ملتوی کردی گئی ہے اور اوس سے کوئی وعدہ اس قسم کا مترشح نہین ہوتا ہے کہ وصیت نامہ کی تعمیل کبہی نہوگی [۵ل]

[۵ل] یہہ دربار جو اکتیسوین جنوری ۱۸۶۰ء کو بمقام بیگواڑہ ہوا تہا از روئے کیفیت لالہ کرپارام وکیل کپورتہلہ مصدقہ بدستخط صاحب کمشنر جالندہر۔ اوس مین لارڈ کیننگ صاحب بہادر نے مضمون مندرجہ ذیل بیان فرمایا تہا " بصلہ آپ کی خیرخواہی

اور یہہ مقدمہ جو بالکل صاف ہی ایک معمولی سیدہی سادی انصاف کے متعلق ہے اور قاعدہ جانشینی خلف اکبر کی پابندی پنجاب کی چہوٹی ریاستون مین کوئی امر لابدی نہین ہی اور خواہ کچہہ ہی ہو یہہ انتظام جسکو گورنمنٹ سنجیدگی کے ساتہہ منظور کر چکی تہی اب مسترد نہین ہو سکتا لہذا وصیت نامہ کی تعمیل جسقدر کہ ان دونون بہائیون سے متعلق ہی بالضرور عمل مین لائی جانی چاہئے۔

سوچیت سنگہ کو حسب شرائط وصیت نامہ ایک علاقہ تخمیناً ایک لاکہہ روپیہ سالانہ کا تقسیم ہو کر ملا ہوا ہی اور وہ سرکار انگریزی کے جاگیرداروں مین داخل ہو گیا تہا اور از سر نو جمعبندی کہٹ جانے کی وجہہ سے اگرچہ اوسکی آمدنی ایک لاکہہ سے کم ہو گئی ہی مگر اوسکو کہدیا گیا تہا کہ بجز قبولیت جمع بندوبستی مجوزہ حکام انگریزی اور کچہہ چارہ نہین ہی اور وہ نہ تو اب راجہ صاحب سے ہی زیادہ کا دعوی کر سکتا ہی اور نہ تا انقضای میعاد بندوبست جمعبندی ہی بڑہ سکتی ہی۔ اور بکرمان سنگہ کی نسبت یہہ حکم دیا جاتا ہی کہ اوسکو بہی ایک لاکہہ روپیہ کا علاقہ موجودہ جمعبندی مجوزہ ریاست کے حساب سے دلایا جائے کیونکہ بلحاظ حالات موجودہ وقت یہہ امر قرین مصلحت نہین معلوم ہوتا کہ سرکاری عہدہ داران بندوبست کی معرفت تشخیص جمعبندی کرائی جائے۔ اور چونکہ وصیت نامہ مین یہہ بات درج ہے کہ در صورت تقسیم ہو جانے حصہ جات ہر دو برادران کے اختیارات مالی و فوجداری و دیوانی علاقجات مذکور یا تو بالکل گورنمنٹ انگریزی کے ہاتہہ مین آجائین گے یا زیر حکومت

''کہ ہم آپکا قدیمی علاقہ واقعہ دوابہ باری آپکو برای دوام عطا کرتے ہین اور آپ کے والد کے وصیت نامہ کو موقوف رکھہ کر آپ کی حکومت آپکی ریاست مین بشمول علاقجات دایان وہونگہ حسب دستور سابق بحال کی جاتی ہے'' مصنف

گورنمنٹ بطور ذمہدار ان دونون بہائیون کے ہاتہہ مین رہین گے - اسلئے دونون
کو اجازت دیجاتی ہے کہ اپنی اپنی جاگیرون کے اندر اختیارات مالی و فوجداری و دیوانی
عمل مین لایا کرین اور اگرچہ ازروی وصیت نامہ انمین سے ہر ایک کو گورنمنٹ انگریزی
کے ماتحت آجانے کا استحقاق حاصل ہے لیکن اگر اونمین سے کوئی راجہ صاحب کی
ماتحتی مین رہنا پسند کرے اور اپنے اختیارات حکومت اپنے ہی پاس رکہنا چاہے تو فبہا
کیونکہ اس صورت مین ریاست کپورتہلہ یکجا رہ مگر انقسام سے بطور کافی محفوظ رہیگی''
اور اخیر مین یہہ بہی حکم دیا جاتا ہے کہ بکرمان سنگہ اور سوچیت سنگہ دونون کی جاگیرین
کیا باعتبار علیحدگی اونکی آمدنی کی ریاست سے اور کیا بلحاظ اختیارات حکومت اونکی
صلبی اولاد ذکور کو حسب قاعدہ جانشینی خلف اکبر ضرور پہونچنی چاہئین یعنی بڑا بیٹا وارث
جاگیر ہوا کریگا اور اگر اوسکے کوئی اور چہوٹے بہائی ہونگے تو اون کے واسطے ایک معقول
درجہ کا گذارہ مقرر کردیا کریگا اور درصورت عدم موجودگی اولاد ذکور صحیح النسب کے
وہ جاگیر راجہ صاحب کے پاس یا جو شخص اوسوقت کپورتہلہ کے خاندان آہلووالیہ کا رئیس
ہو اوسکے پاس عود کریگی''

اس حکم کا ہوم گورنمنٹ کے ہان سے ترمیم ہونا

جناب والیسرائے بہادر کا یہہ فیصلہ چونکہ راجہ صاحب کی مرضی کے برخلاف
تہا لہذا بخدمت صاحب سکرٹیری آف سٹیٹ - یعنی وزیر ہندوستان[۵۱] کے اونہون

---

[۵۱] واضح ہو کہ اس معاملہ مین جسقدر رائین اور فیصلے ولایت کے اس فیصلہ تک راجہ رندہیر سنگہ صاحب کے خلاف
مین ہین سب لارڈ لارنس صاحب بہادر کے اجلاس سے کبہی بہ حیثیت کمشنر جالندہر اور کبہی بہ حیثیت ممبر بورڈ اور کبہی بہ حیثیت
چیف کمشنر پنجاب اور اخیر مین بحیثیت ویسرای و گورنر جنرل کشور ہند ہین ۱۲ سید محمد حسین

نے اسکا مرافعہ کیا صاحب وزیر ممدوح الشان نے وصیت نامہ کے جواز کو تو قایم مسلم رکہا مگر اس فیصلہ مین نہایت کے درجہ ترمیم کردی چنانچہ صاحب سکرٹیری آف اسٹیٹ بہادر نے جو ڈسپاچ یعنی مراسلہ بارہوین فروری ۱۸۶۹ء کو جناب ویسرای بہادر ہند کے نام اس بارہ مین روانہ کیا تہا اوسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے -

"۱- آپ کی گورنمنٹ کی چٹہیان محولہ حاشیہ مع کاغذات منسلکہ جو راجہ صاحب کپورتہلہ اور انکے بہائیون کے معاملات سے تعلق رکہتی تہی وصول ہوئین اور مین نے باجلاس کونسل جیسے کہ اس مقدمہ کی اہمیت مقتضی تہی اونکو ویسی ہی کماحقہ غور و توجہ کے ساتہہ معاینہ کیا - ۲- کوایف متعلقہ راجہ نہال سنگہ کے وصیت نامہ کی تشریح اور ان بہائیون کی کارروائی ہائی مابعد کی وہ تفصیل جو ان کاغذات زیر مطالعہ مین شرح و بسط کے ساتہہ مندرج ہے اوسکا تفصیل وار اعادہ کرنا غیر ضروری ہے -

سرکاری طور پر یہہ امر بیان کیا گیا ہے کہ لارڈ کیننگ صاحب بہادر وایسرای ہند نے اکتیسوین ۳۱ جنوری ۱۸۶۰ء کو راجہ صاحب کپورتہلہ کو اونکی اون خدمات نمایان کا جو اون سے میدان جنگ مین ظہور مین آئی تہین شکریہ ادا کرنے کے بعد سر دربار اس امر کا یقین دلایا تہا کہ اونکا علاقہ جس حیثیت سے کہ اونکی والد کی وفات سے پہلے تہا اوسی حیثیت کے ساتہہ اونکو دوام کے واسطے دیا گیا اور وہ الفاظ جو گورنر جنرل صاحب نے فرمائے تہی بجنسہ یہہ تہے قولہ " ان خیر خواہانہ اور وفادارانہ خدمات کے صلہ مین ہمنے آپکا قدیمی علاقہ واقعہ دوابہ باری آپکو بطور دوام کے عطا کیا ہے اور آپ کے والد کا وصیت نامہ

منسوخ ہوا اور آپکا علاقہ مع دائیان و ہونگہ آپ پر اوسی حیثیت سے بحال کیا گیا اور ریاست مین شامل کیا گیا جسطرح کہ سابق مین تہا ''۔ اس تقریر کی بابت آپکی گورنمنٹ نے یہہ بیان کیا ہے کہ جو جواب لارڈ کیننگ صاحب نے ۱۸۶۰ء کے دربار مین دیا تہا وہ صرف اتنی بات سے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ ''وصیت نامہ کی تعمیل ملتوی کردی گئی تہی'' اور اوس سے کوئی اس قسم کا وعدہ مترشح نہین ہوتا کہ اوسکی تعمیل کبہی بہی نہوگی '' دفعہ ۳ ''۔ لارڈ کیننگ صاحب کے الفاظ کو جن معنون مین آپ لیتے ہین مین اون مین اتفاق رای نہین کرسکتا اور اونکی تاویل ایک مختلف طور سے کرنے پر مجبور ہون یہہ تاویل اون الفاظ کی جو ویسرای ممدوح نے راجہ نہال سنگہ کے وصیت نامہ کی نسبت استعمال کئی تہی کچہہ انگریزی ترجمہ کی مطابقت اور صحت پر موقوف نہین ہے خواہ وہ ترجمہ ''منسوخ کرنا ہو'' یا ''نفی کرنا'' یا ''کنارہ کردینا'' بلکہ کل کلام کے سیاق پر مبنی ہے یعنی لارڈ کیننگ صاحب نے اس اپنے بیان کو راجہ رندہیر سنگہ کی پولیٹیکل خدمات کے پُرجوش اعتراف کے ساتہہ شامل کیا تہا اور اس سے صریح اون خدمات کا صلہ دینا مقصود تہا اور اگر اوس سے ایک ایسے موجودہ انتظام ہی کی طرف جو راجہ صاحب کے چہوٹے بہائیون کی خوشی پر منحصر تہا یا منحصر رہنے والا تہا محض اشارہ کرنا مقصود ہوتا تو پہر یہہ کسی قسم کا صلہ نہ تہا اور اسصورت مین پولیٹیکل خدمات کا تذکرہ محض بے معنی تہا مگر جبکہ صریح اوس سے صلہ مدنظر تہا تو اوسکو ایک وعدہ اور اقرار کی شکل حاصل کرنا لازم آیا۔ یہہ مدعا جو اس تقریر کے کل سیاق سے مستنبط ہوتا ہے اس معاملہ کے حالات

ہاسبق کی عام کیفیت سے بہی پایہ ثبوت کو پہونچتا ہے یعنی راجہ نہال سنگہ کے وصیت نامہ سے راج کی آیندہ تقسیم و تفریق کا خطرہ عاید حال ہوگیا تہا چنانچہ ابتدا مین خوان بہائیون کے باہم بطور خود ایک راضی نامہ کر لینے سے یہہ خطرہ موقوف رہگیا تہا اوس راضی نامہ باہمی کی حیثیت سے اور جس طریقہ مین کہ وہ عمل مین آیا تہا اوس سے صاف ظاہر ہے کہ راجہ رندہیر سنگہ کو کسقدر فکر اور تردد عظیم اسباب کا تہا کہ اوسکا راج تقسیم و تفریق سے محفوظ رہجاے اور اس تقسیم کے ممکن الوقوع ہونے کو وہ کتنی بڑی مصیبت خیال کرتا تہا اسلئے اس خدمت عظیم اور عین برموقع کا صلہ اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا تہا کہ ویسراے صاحب راجہ رندہیر سنگہ کو اس بات کی طمانیت دیتے کہ گورنمنٹ ہند کی یہہ خواہش ہے کہ اس اندیشہ کی بنیاد ہی آپ کے دل سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے میرے نزدیک اس مین کچہہ شک نہین ہے کہ لارڈ کیننگ صاحب کی یہہ ہی مراد تہی اور یہہ ہی وہ صلہ تہا جسکے واسطے اونہون نے گورنمنٹ انگریزی کے قول و قرار کی کفالت دی تہی

" دفعہ ۴ بنا برعلیہ حضرت ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی یہہ راے ہے کہ لارڈ کیننگ صاحب کے فیصلہ کا قایم رکہنا اور یہہ حکم دینا ہمپر واجب ہے کہ کوئی ایسی بات نہین کیجائیگی کہ جس سے ایک ایسے رئیس کی شان اور حکومت مین کمی ہوتی ہو جو ہمارے نہایت وفادار رفیقون مین سے ہے اور جسنے اس قسم کا وعدہ برسر دربار ایسے زمانہ مین حاصل کیا تہا جبکہ اوسکی خدمات کا نقش ویسراے صاحب کے دل مین تازہ تہا۔

" دفعہ ۵ لہذا میری خواہش ہے کہ راجہ رندہیر سنگہ کا کامل اختیار اور حکومت کل ریاست

کے اندر بدستور رہنا چاہئی مگر جس نظر سے کہ آپکی گورنمنٹ نے اس مقدمہ کا فیصلہ کیا تہا مین اوسکو بہی بخوبی سمجہتا ہون یعنی اس نظر سے کہ چہوٹے بہائیون کے حق مین جنکی واسطی راجہ نہال سنگہ نے وصیتاً بعض انتقالات فرمائی تہی اور جنکی جواز کو گورنمنٹ ہند تسلیم کر چکی تہی ہر طرح کی رعایت ملحوظ رہی اور پورا پورا انصاف عمل مین آئی لیکن جو انتظام کہ خود ان بہائیون نے اپنی ہی مرضی سے کر لیا تہا اور جس پر چند سال سے عملدرآمد ہوتا چلا آتا ہے اوسکو مستقل اور استمراری کر دینا اونکی حق مین کوئی نا انصافی نہوگی اونکو اون حصون کی پوری تعداد جو اونکی باپ کے وصیت نامہ مین درج ہین خواہ بطور زر نقد خواہ حین حیاتی جاگیرون کے ذریعہ سے جسطرح کہ آپکی رائی قرار پائی ملنی چاہئی مگر یہہ بات بخوبی سمجہہ لینی چاہئی کہ اگر ان بہائیون کو ریاست کپورتہلہ مین حسب شرح بالا جاگیرین دیجائینگی تو وہ باعتبار اختیارات فوجداری کے بالکل راجہ صاحب کے ماتحت رکہی جائینگی اور ہر ایک بہائی کی وفات کے بعد محاصل اوسکی جاگیر مقبوضہ کا راجہ صاحب کی طرف عود کریگا مگر سب سے پہلا مصارف منجملہ آمدنی اوس جاگیر باز یاب شدہ کے یہہ ہوگا کہ برادر متوفی کے اہل وعیال کے واسطی ایک معقول وظیفہ بمنظوری گورنمنٹ ہند مقرر ہوا کریگا

۱۱ دفعہ ۶ امید ہی کہ حضرت ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی اس مصرح تجویز کے اعلان کے بعد نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب برطبق آپکی ہدایتون کے ایسا بندوبست کر سکینگے جس سے سب فریق راضی ہو جائین مگر چونکہ کنور سوچیت سنگہ اپنی جاگیر کو ریاست سے علیحدہ کر لینے کی درخواست کر چکا ہی اسلئی وہ راجہ صاحب سے اوس اقرار نامہ پر قایم رہنی کا جو سنہ ۱۸۵۹ء

مین ان دونون کے باہم عمل مین آیا تہا اب دعوی نہین کرسکتا ۔ انتہی۔

بعد صدور ان احکام ولایت کے جو امر حکام ہندوستان کو کرنا رہا وہ صرف یہہ تہا کہ ہوم گورنمنٹ کے ان احکام کی تعمیل ایک ایسے طریقہ سے عمل مین لائی جائے جس سے کہ راجہ صاحب اور اونکے بہائیون کو کوئی معقول وجہہ شکایت کی باقی نرہے۔

جناب وزیر صاحب بہادر ہندوستان کے احکام کا خلاصہ

جناب سکرٹیری آف سٹیٹ کے اس فیصلہ اور احکامات کا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ لارڈ کیننگ صاحب کا بیان نسبت منسوخی وصیت نامہ کے قایم رکہا جائے اور راجہ رندہیر سنگہ اختیار کامل کے ساتہہ مالک ریاست رہین اور چہوٹے بہائی اپنے اپنے حصہ کے پوری مقدار سے جسقدر کہ بر طبق وصیت نامہ اونکو دیا جانا چاہیئے خواہ بشکل زر نقد اور خواہ بطور جاگیر متمتع رہین مگر تاحیات لیکن اگر اونکے حصہ مین جاگیر ملنی قرار پاوے تو وہ باعتبار اختیارات فوجداری راجہ صاحب کے تابع اور ماتحت رہینگے ۔

ان احکام کے موافق خاطر خواہ انتظام ہوجانے مین دشواری کا پیش آنا۔

چہوٹے بہائی گورنمنٹ کے اس فیصلہ کو بدون استغاثہ ثانی قبول کرنے پر راضی نہوئے اور راجہ صاحب کے ساتہہ جو اس فیصلہ کو قطعی سمجہکر اب زیادہ جہگڑا قصہ کرنا نہین چاہتے تہے کسی طرح پر صفائی کر لینی پر راغب نہوئے اس جہت سے اونکو کپورتہلہ مین جاگیر دلایا جانا ناممکن ہوگیا اور گورنمنٹ پنجاب کو صرف اس بات کی تحریک کرنے کی گنجایش باقی رہی کہ اونکا نقد وظیفہ بقدر اونکے حصص کے مقرر ہونا چاہیئے۔

تعداد وظیفہ جسکے چہوٹے بہائی مستحق تہے۔

اب اس تعداد کا معین کرنا باقی تہا اگرچہ از روی وصیت نامہ راجہ نہال سنگہ یہہ چہوٹے بہائی علاقجات جمعی ایک ایک لاکہہ روپیہ سالانہ کے مستحق تہے

مگر یہہ بہی قرین انصاف تہا کہ جو دیہات جاگیر مین ان سردارون کو عطا کئے جائین اونکی تعداد جمع راجگان کپورتہلہ کی جمعبندی کے بموجب شمار کیجائے چونکہ جاگیرات مذکورہ بعد علیحدگی از ریاست اون اصولون کے بموجب تشخیص جدید کی مستوجب تہین جنکے موافق گورنمنٹ انگریزی اپنے مالی معاملات مین عمل درآمد کرتی ہے اسلئے کنور سوچیت سنگہ کے معاملہ مین یہہ حال معلوم ہوگیا تہا کہ جن دیہات کا محاصل راجہ نہال سنگہ کی عملداری مین ایک لاکہہ روپیہ سالانہ تہا گورنمنٹ انگریزی کی ہلکی اور فیاضانہ جمعبندی کے مطابق صرف باون ہزار چودہ روپیہ سالانہ رہگیا تہا پس بقیاس حالت مذکورہ بالا اب صرف یہی تعداد واجب الادا تہی جسکا استحقاق یہہ چہوٹے بہائی ازروئے وصیت نامہ کے رکہتے تہے کس واسطہ کہ اگر وہ انگریزی جاگیردار بننا چاہتے تو اونکو اپنے علاقجات کی تشخیص جدید کا نقصان بہی قبول کرنا لازم آتا اور اگر بالعوض دیہات کے زر نقد مقرر کیا جاتا تو وہ انصافاً صرف اوسقدر وظیفہ کا دعوی کر سکتے تہے جو حسب جمعبندی جدید اوس جاگیر کی آمدنی کے مساوی ہوتا یعنی باون ہزار روپیہ کا مگر گورنمنٹ پنجاب کو چونکہ یہہ امر منظور تہا کہ کنور بکرما سنگہ اور کنور سوچیت سنگہ کو خواہ مخواہ کوئی موقع شکایت کا حاصل ہو اسلئے اس امر کی سفارش کی کہ ساٹہہ ساٹہہ ہزار ٦٠٠٠٠ روپیہ سالانہ کا وظیفہ دونون کو باقساط ششماہی ملا کرے اور تعلقجات بہونگے اور روائیان سوچیت سنگہ سے لئے گئی اور کنور موصوف کو اجازت دی گئی کہ اگر علاقجات مذکورہ کی حیثیت کو اپنے مصارف سے کوئی دوامی ترقی دینے کا سامان اونسنے کیا ہو تو اوسکے معاوضہ کے ملنے کا دعوی کرے —

اختتام مقدمہ ۔

یہہ طول طویل مقدمہ جسکی وجہہ سے بہت بڑی بڑی رنجشین پیدا ہوئی رہین اور جنکی نسبت بوجہہ معقول احتمال ہوسکتا ہے کہ اونکی ہی باعث سے راجہ رندہیر سنگہ کی صحت اور عمر مین کمی واقع ہوگئی تہی اب انجام کار طے ہوگیا اس فیصلہ پر چہوٹے بہائیون کے راضی ہونے کی توقع تو بہت ہی کم ہے مگر ہان اونکو اسقدر ضرور جاننا چاہیے کہ گورنمنٹ انگریزی کو بحیثیت بالادست سلطنت ہونے کے اونکے باپ کے وصیت نامہ کے قایم رکہنے یا منسوخ کردینے کا اختیار کامل حاصل تہا اور اگر یہہ منسوخی بعد غدر ۱۸۵۷ء کے عمل مین آئی تو اوس سے ریاست کپورتہلہ کو تفریق و انقسام سے محفوظ رکہنا اور راجہ صاحب کی خدمات نمایان کا اجر دینا مقصود تہا اور اگر بالفرض اونکو وہ سب چیزین نہ بہی پہونچین ہون جنکا دینا اونکے والد کو منظور تہا تاہم جسقدر کہ مناسب تہا کہ ازروے قاعدہ واجب تہا اوس سے تو بہر حال وہ زیادہ ہی پاچکے ہین ۔

غدر ۱۸۵۷ء اور راجہ رندہیر سنگہ کی جنگی خیر خواہی

اب اس خاندان کی تاریخ پر چند سال پیچہے کیطرف نظر ڈالنا ضروری ہے یعنی اون ایام کی طرف جبکہ مئی ۱۸۵۷ء مین فوج متعلقہ پریزیڈنسی بنگالہ نے آتش غدر و فساد مشتعل کی تہی اور راجہ رندہیر سنگہ نے گورنمنٹ کی نسبت اپنی خیر خواہی ثابت کرنیکی اس موقع کو ہاتہ سے نہین جانے دیا تہا ۔ راجہ صاحب پر بحیثیت ذیلداری سرکار اگرچہ بیشک اسقدر واجب تہا کہ بوقت ضرورت جسقدر کہ ممکن ہو گورنمنٹ کی امداد کرین لیکن اون سے فوجی خدمت اس باعث سے طلب نہین کیجا سکتی تہی کہ وہ اس قسم کی خدمت کے معاوضہ مین ایک لاکہہ بتیس ہزار ۱۳۲۰۰۰ روپیہ سالانہ نقد گورنمنٹ کو پہلے ہی ادا کرتے رہتے تہی

مگر باوجود اسکی بہی دہلی اور میرٹھہ کے غدر کی خبر پاتے ہی راجہ صاحب موصوف اپنی تمام فوج کو جو اوسوقت بہم ہو سکی جمع کرکے اور اپنے بہائی سردار بکرما سنگہ اور بڑے بڑے اہلکاران ریاست کو ساتہہ لیکر جالندہر کو فوراً چلے آئے اور سارا گرمی کا موسم اپنی فوج کے ساتہہ وہان ہی بسر کیا اور اپنی فوج کے ایک حصہ کو دہلی بہیجنے کی بہی درخواست کی مگر یہہ درخواست صرف اسوجہہ سے منظور نہوئی کہ اوس فوج کے جالندہر مین موجود رہنے کی زیادہ تر ضرورت تہی۔

اونکی خدمات بمقام جالندہر و ہوشیارپور

اور جس رات خاص شہر جالندہر مین بغاوت ہوئی اوس شب کو راجہ صاحب کی فوج نے شہر اور جیلخانہ و خزانہ کی حفاظت کی اور زیر حکم جنرل جانسٹن صاحب اونہون نے اپنی کل سوار فوج کو اپنے سے جدا کرکے باغیون کے تعاقب مین روانہ کردیا اور جولائی کے مہینے مین جبکہ سیالکوٹ کے غدر کی وجہہ سے شہر ہوشیارپور کی حفاظت لازم آئی تو راجہ صاحب نے حکام انگریزی کی درخواست پر دوسو ۲۰۰ پیدل سو ۱۰۰ سوار اور دو توپین اوسطرف روانہ کین جو ماہ نومبر تک وہان ہی مقیم رہے۔ کنور بکرما سنگہ نے بہی اپنے بہائی کی طرح خیرخواہی اور مستعدی ظاہر کی اور راجہ صاحب کے اس رویہ کی تقلید فوج اور افسرون نے اسقدر عمدگی کے ساتہہ کی کہ اگرچہ وہ چہہ مہینے تک نواح جالندہر مین جو ایک بڑا شہر ہے خیمہ زن رہے اور اونکی نظرون کے سامنے سرکاری فوجین بغاوت اور نمکحرامی کے نمونے دکہلا رہی تہین مگر بااینہمہ اون سے کوئی ایسی بات سرزد نہین ہوئی جو برخلاف فوجی حسن انتظامی کے متصور ہوسکتی اور اونکا چال چلن نہایت قابل

تحسین و آفرین رہا۔

اونکی صفائی اور نیکو کارروائی سے عمدہ اثر مترتب ہونا

اسمین شک نہین کہ راجہ رندہیر سنگہ کی اس صفائی اور نیکو کارروائی سے بہت بڑا اثر پیدا ہوا۔ یہہ مانا کہ باشندگان دوابہ جالندہر کے دلون پر گورنمنٹ انگریزی کی حکومت کا اثر پنجاب کے سب حصون کی بہ نسبت بہت اچہا تہا اور یہانکی رعایا کو جو خوشحال اور اکثر زراعت پیشہ ہی ہرگز فتنہ و فساد کی خواہش نہ تہی تاہم گورنمنٹ کو دوابہ جالندہر اور ممالک اینہروی ستلج مین راجہ صاحب کے اس طور و طریق سے بہت زیادہ تقویت ہوگئی تہی بلکہ راجہ صاحب نے اوس خراج کا ادا کرنا بہی ملتوی نہ کیا جسکو وہ اوس فوج کی تنخواہ کی بابت انصافاً وضع کر سکتے تہے جسکا حاضر کرنا از روے قاعدہ اونپر واجب نہ تہا یہانتک کہ زرخراج عین اوقات مقررہ پر ادا کرتے رہنے کی ضرورت سے اونہون نے اپنے اوپر قرضہ کثیر کا بار اوٹہا لینا تو پسند کیا مگر گورنمنٹ کی مشکلات کو بڑہنے نہین دیا۔

تعداد فوج کپورتہلہ جسنے ۱۸۵۷ء مین کام دیا۔

راجہ صاحب کی فوج جسنے ان ایام مین کام دیا تہا تعداد مین بارہ سو پیدل دو سو سوار اور پانچ توپین تہین اس فوجکو واسطے نومبر ۱۸۵۷ء مین سپریم گورنمنٹ نے بارہ ہزار روپیہ کا انعام منظور کیا تہا جو ہر ایک افسر اور سپاہی کی ایک مہینے کی تنخواہ کے مساوی تہا۔

یہہ یاد رکہنا چاہیے کہ راجہ رندہیر سنگہ نے بلا تامل و تذبذب اور بدون اسکے کہ پہلے کوئی موقع اور فرصت اس امر کے دریافت کرنیکے لیے نکال لین کہ رؤساے عظام اینہروی ستلج کا کیا منشا اور نیت ہے گورنمنٹ کی طرفداری اختیار کر لی تہی۔ فوج قابل روانگی دہلی کے چلے

جانیکی بعد دوابہ جالندہر مین باستثناء ایکسو نفر گورون کے جنکی سپرد قلعہ پہلور کی محافظت تہی اور اسی قدر اور گورہی سپاہیون کے جو بمقام جالندہر مقیم تہے اور باستثناے نو سو سواران قوم ٹوانہ اور ایک جدید پلٹن پیادگان پنجابی کے راجہ رندہیر سنگہ کی ہی فوج صرف ایسی تہی جس پر اعتماد کیا جا سکتا تہا اور جن ایام مین کہ باغیان دہلی کا فوج انگریزی کے سامنے بدستور مقابلہ قایم رہتا دیکہہ کر بہت سے لوگ جو انگریزون کی دوستی مین پکے نہ تہے سرکار کی کامیابی سے مایوس ہوگئے تہے راجہ رندہیر سنگہ کی خیر خواہی اور وفاداری مین سر مو فرق نہین آیا بلکہ وہ اپنی فوج کو لیکر خود دہلی کے مورچہ پر جانا چاہتے تہے اور اونکی یہہ درخواست صرف نامنظور ہو جانے کے یقین اور امید سے اور بطور مفت کرم داشتن کے نہ تہی کیونکہ وہ جنگی خدمات جو اون سے بہ ملک اودہ بعد ازین ظہور مین آئین اونکی اس ارادہ کی صداقت کو ثابت کرتی ہین۔

ریاست کپورتہلہ مین رعایا سے ہتہیارون کا لے لیا جانا۔

بعد فتح دہلی جسوقت دوابہ جالندہر مین رعایا سے ہتہیار لے لینے کی تجویز ہوئی راجہ رندہیر سنگہ نے بہی اپنے علاقہ کے اندر کمال مستعدی کے ساتہہ ایسا ہی عمل کیا۔

صلہ خدمات۔

راجہ رندہیر سنگہ کی خدمات کا گورنمنٹ ہند نے نہایت دل سے شکر ادا کیا اور خراج معینہ مین سے جو راجہ صاحب موصوف سے لیا جاتا تہا پچیس ہزار ۲۵۰۰۰ روپیہ سالانہ کی تخفیف کردی اور ایک سال کا خراج بالکل معاف کردیا اور پندرہ ہزار ۱۵۰۰۰ روپیہ کا خلعت اونکو اور پانچہزار کا اونکے بہائی سردار بکرما سنگہ کو مرحمت ہوا اور راجہ صاحب موصوف

کے لئے گیارہ توپون کی سلامی اور اعزازی خطاب ''فرزند دلبند راسخ الاعتقاد'' مقرر ہوا اور کنور بکرما سنگہ کو خطاب بہادری کا عطا ہوا۔

۱۸۵۸ء مین راجہ رندہیر سنگہ کی خدمات بمقام اودہ

آغاز مئی ۱۸۵۸ء مین راجہ رندہیر سنگہ بمنظوری سپریم گورنمنٹ ایک فوج لیکر اودہ کو روانہ ہوئے اور سردار بکرمان سنگہ بہی اونکے ہمراہ گئے دس مہینہ تک راجہ صاحب کی فوج نے میدان جنگ مین کارہائے نمایان کئے جنمین چہہ مرتبہ اس فوج کو غنیم سے لڑائی لڑنے کا اتفاق ہوا اور نو توپین چہین لین اور راجہ صاحب اور اونکے بہائی نے اس تمام عرصہ مین نہ تو کبہی تکلیف کا ہی خیال کیا اور نہ کسی خطرہ اور اندیشہ کا بلکہ ہمیشہ اپنی فوج کے ساتہہ میدان جنگ مین نظر آتے تہے جہان اون سے اعلے درجہ کی شجاعت وبہادری ظہور مین آتی رہی اور راجہ صاحب کی بذات خود موجودگی سے فوج پر بہی ایک نہایت عمدہ اثر مترتب ہوا تہا جس نے لڑائی مین صرف بہادری کے ہی جوہر نہین دکہائے بلکہ انتظام اور نیک چلنی کے واسطے بہی بہت بڑی شہرت حاصل کی اور مارچ ۱۸۵۹ء کے اختتام پر راجہ صاحب کی فوج کو کام سے فراغت حاصل ہوئی اور پنجاب کو واپس آئی۔

ان خدمات کا انعام گورنمنٹ سے ملنا۔

فوج کی خدمات کے عوض مین راجہ صاحب کو دو لاکہہ روپیہ نقد ملا جسکی بابت صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ نے پہلے ہی سے ایک قرارداد کرلیا تہا اور دیسی افسران فوج کو فی کس پانسو روپیہ کا خلعت ملا اور انگریزی افسرون کا جو اوس فوج کے متعلق تہے گورنمنٹ نے شکریہ ادا کیا اور خود راجہ صاحب کو پانچہزار روپیہ کا خلعت مرحمت ہوا۔ ۵۱

خلعت راجہ صاحب بہادر

خلعت سردار بکرمان سنگہ صاحب بہادر

عطیہ تعلقجات اور علاقجات بونڈی و بھتولی جو بعلت بغاوت وہان کے تعلقداروں کے ضبطی میں آئے تھے راجہ صاحب کو نصف شرح لگان پر بطور قبضہ استمراری کے عطا ہوئے

پارچات
۹ تھان

زیور
۵ عدد
کنگن مرصع — جیغہ مرصع
مالا مروارید — بازوبند
انگشتری نگینہ الماس

سلاح ۴ عدد
شمشیر یک — بندوق دونالی یک — پستول آٹھ تا لگا یک
اسپ مع ساز نقرہ یکہ راس
فیل مع ہودج نقرہ یک — دو لاکھہ روپیہ نقد — بگھی عوض پالکی

پارچات
۷ عدد

زیور
۳ عدد
کنگن یک جوڑی — مالا مروارید یک — بازوبند یک

اسپ مع ساز نقرہ یک راس
شمشیر یک

خلعت چودہری سلطان خان صاحب

پارچات
دوشالہ یک — کمخواب یک
سفیدی ۵ عدد

زیور
کنگن یک — مالا مروارید یک

خلعت دیوان رام جس صاحب۔

پارچات
دوشالہ یک — کمخواب یک
سفیدی ۵ عدد

زیور
کنگن یک — مالا مروارید یک

خلعت لالہ گلزاری مل

پارچات ۷ — کنگن یک جوڑی

خلعت لالہ بنا مل

پارچات ۷ — کنگن یک جوڑی

خلعت میان کرم بخش

پارچات ۵ عدد — کنگن یک جوڑی

خلعت کرنل ولیم سن صاحب

پارچات ۵ عدد — کنگن یک جوڑی

خلعت کرنل مہتاب خان

پارچات ۵ عدد — کنگن یک جوڑی

خلعت کرنل نبی بخش

پارچات ۵ عدد — کنگن یک جوڑی

خلعت مرزا وزیر بیگ

پارچات ۵ عدد — کنگن یک جوڑی

خلعت سید حیدر علی شاہ

پارچات ۵ عدد — کنگن یک جوڑی

خلعت چودہری علی بخش رسالدار

پارچات ۵ عدد — کنگن یک جوڑی

سردار تارا سنگہ

پارچات ۵ عدد — کنگن یک جوڑی

اور بعینہ وہ سب حقوق و اختیارات جو مالکان سابق کو حاصل تہے اونکو عطا ہوئے۔ ان تعلقجات پر ۱۸۵۰ء مین سرکاری جمع ایک لاکہہ روپیہ سالانہ مقرر تہی یہہ دونون تعلقہ دریای گہاگرہ کے کنارہ پر واقع ہین بونڈی شمالی کنارہ پر اور بہٹولی مابین گہاگرہ اور چوکا کے۔

ایک تعلقہ باسم سردار بکرما سنگہ

اور سردار بکرما سنگہ کو تعلقہ اکونا واقع ضلع بہرایچ کا ایک جزو جمعی ۴۵۰۰۰ پنیتالیس ہزار روپیہ سالانہ کا پوری شرح لگان سرکاری پر عطا ہوا اور دیگر اہلکاران راجہ صاحب کو بہی تعلقہ مذکورہ مین سے حصے دئے گئے۔ اس تعلقہ کی بابت حال مین ایک دیوانی مقدمہ دایر ہوگیا ہی جو ابتک عدالتون مین زیر تجویز ہی جسکی بحث اس مقام پر نہین کیجا سکتی امر تنقیح طلب اس مقدمہ مین اون شرائط سی جنکی ساتہہ تعلقہ مذکورہ پر قبضہ ہے اور اوس مین راجہ صاحب کے آیندہ استحقاق سے تعلق رکہتا ہی۔ ایک عدالت سے حال مین راجہ صاحب کے موافق اور سردار بکرما سنگہ کے خلاف مدعا فیصلہ ہوا ہی مگر سُنا گیا ہی کہ سردار بکرما سنگہ نے اس فیصلہ کی ناراضی سے اپیل کیا ہے۔

اور علاوہ عطیات مذکورہ بالا کے ایک باغ مالیتی تیرہ سو روپیہ واقع نرائنگڈہ ضلع انبالہ بہی جو بعد جنگ اول سکہان بروقت ضبطی علاقجات اینرو ستلج از آن رئیس آہلووالیہ سرکار انگریزی نے لیا تہا اون خدمات کے مزید صلہ کے طور پر جو راجہ صاحب سے بہ ایام غدر

خلعت امیر خان نایب رسالدار
پارچات صہ عدد
کنگن یک جوڑی

خلعت غلامی خان نایب رسالدار
پارچات صہ عدد
کنگن یک جوڑ طلائی

(منقول از کتاب کیفیت خاندان کپورتہلہ۔ مترجم)

سنہ ۱۸۵۷ع پنجاب مین ظہور مین آئی تہین بطور لاخراجی براے دوام عطا ہوا ۵۱ — ۵۲

۵۱ سند عطاے زمینداری علاقہ بونڈی و بتہولی بنام راجہ رندہیر سنگہ بہادر آہلووالیہ بخشیدہ نواب مستطاب معلے القاب نایب سلطنت و گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ و حشمتہ —

از انجاکہ از تحریر صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ بدرک و مفہوم گردیدہ کہ راجہ رندہیر سنگہ بہادر آہلووالیہ در ایام بلوہ از راہ خیر خواہی و وفا شعاری نسبت بہ سرکار فلک اقتدار انگریز بہادر با فواج خویش بسرگردگی ذات خاص خود بمقام لکہنو در رسیدہ مراتب امداد و اعانت نمایان بر روے ظہور آوردہ اند و این معنی موجب رضامندی و خوشنودی خاطر اینجانب گردیدہ نظر بران درین آوان میمنت اقتران از رہ گذر کمال مرحمت و عنایت زمینداری علاقہ بونڈی و بتہولی بمعافی نصف خراج بصیغہ استمراری براجہ رندہیر سنگہ بہادر عطا گشتہ مشروط بانیکہ در وقت سختی و آفت مراتب حسن رویہ و نیکو خدمت در امور جنگی و ملکی بعمل آرند و واضح باد کہ آنچہ حقوق مالکان سابق را حاصل بود سواے آن دیگر ہیچیک حق براجہ موصوف مفوض نگردید و نیز خلعت قیمتی دہ ہزار روپیہ عنایت و ارزانی گردیدہ سند ہذا سمت امضا پذیرفت — شکے نیست کہ راجہ صاحب موصوف بازاے ہمچون عطیہ کبری و مواہب عظمی بیش از بیش خیر اندیش سرکار دولت مدار انگریزی بودہ تقدیم مراتب خیر خواہی را موجب سود و بہبود خود خواہند شناخت —

مرقوم پانزدہم ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۹ع در دارالامارت کلکتہ

سنہ ۸۳۱

دستخط
لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسراے
و گورنر جنرل ہند

ملاحظہ شد
اظہار حسین میر منشی محکمہ معظمہ
گورنری

۵۲ — سند عطاے زمینداری بنام راجہ رندہیر سنگہ آہلووالیہ بخشیدہ بندگان نواب مستطاب معلے القاب گورنر جنرل بہادر ہند دام اقبالہ — از انجاکہ در ایام بلوہ از جانب راجہ رندہیر سنگہ بہادر مع سرکار بکرما سنگہ بہادر مراتب حسن خدمت و خیرخواہی نسبت بہ سرکار دولت مدار انگریز بہادر بپایہ ثبوت رسیدہ نظر بران اینجانب یعنی نواب مستطاب معلے القاب ویسراے و گورنر جنرل بہادر ہند از رہگذر کمال مراحم و اشفاق حقوق ملکیت علاقہ اکونہ و درگاپور ضلع بہرایچ نسلاً بعد نسل براجہ موصوف و ورثہ ایشان مفوض و مرحمت فرمودیم مشروط بانیکہ ایشان و ورثہ ایشان باداے خراجیکہ نسبت بہ علاقہ مذکور از طرف سرکار ممدوح وقتاً فوقتاً مقرر و معین کردہ شود پرداختہ باشند و نیز در جملہ اوقات بسجیہ رضیہ نمک حلالی ثابت قدم و راسخ دم بودہ بتقدیم حسن خدمت و خیر خواہی نسبت بہ سرکار فلک اقتدار انگریز بہادر بپردازند — المرقوم بست و یکم اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ع

العبد
اظہار حسین نایب میر منشی گورنری

دستخط لارڈ کیننگ صاحب ویسراے
و گورنر جنرل بہادر —

سند تبنیت

مگر اخیر رعائت جسکو راجہ رندہیر سنگہ سب انعامات اور رعائیتون پر ترجیح دیتے تہے اختیار تبنیت کا مرحمت کرنا تہا جو ازروے سند عطیہ لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل ہندوستان بخشا گیا تہا چنانچہ اوسکا ترجمہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے

ترجمہ سند

”بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد راجہ راجگان رندہیر سنگہ بہادر والی کپورتہلہ

”ہرگاہ کہ حضرت ملکہ معظمہ کی یہہ خواہش ہے کہ وہ سب سرداران ورؤساء ہندوستان جو اپنی اپنی قلمروون کے اندر اب حکمران ہین اونکی ریاستون اور حکومتون کو دوام حاصل ہو اور اونکے خاندانون کا نام اور عزت برقرار رہے لہذا بہ تعمیل اس خواہش کے مین بذریعہ اس سند کے آپکو اس وعدہ سے مطلع کرتا ہون کہ درصورت عدم موجودگی وارثان حقیقی کے آپکا اور آپکی ریاست کے آئندہ فرمان رواؤن کا بموجب دہرم شاستر اور رواج آپ کی قوم کے کسی شخص کو جانشینی کے واسطے متبنے کر لینا مسلم اور منظور کیا جائیگا“

”اور اس بات کا اطمینان رکہو کہ تاوقتیکہ آپکا خاندان تاج وتخت سلطنت کا خیرخواہ رہیگا اور گورنمنٹ انگریزی کے ساتہہ جو عہدنامے یا اسنادات یا قول وقرار عمل مین آئے ہوئے ہین اونکی شرائط پر قایم وثابت قدم رہیگا کوئی چیز اس وعدہ مین جو آپکے ساتہہ ازروے سند ہذا کیا گیا ہے خلل انداز نہوگی ”

علاقہ باری دوآب اور راجہ صاحب کی خواہش اوسکے حصول کیلئے

دوابہ باری مین جو علاقہ کہ راجہ نہال سنگہ کی وفات کے بعد ستمبر سنہ ۱۸۵۲ع مین معرض ضبطی مین آگیا تہا اوسکو مکرر حاصل کرنیکی راجہ رندہیر سنگہ کو ہمیشہ

بڑی خواہش رہتی تہی کیونکہ وہ سردار جسا سنگہ کی ابتدائی فتوحات مین سے تہا اور موضع آہلو جو اس خاندان کا وطن اصلی تہا اور جسکے نام سے یہہ خاندان موسوم ہوا اوسمین بہی شامل تہا - یہہ علاقہ تین پشت سے سرداران کپورتہلہ کے قبضہ مین چلا آتا تہا اور راجہ نہال سنگہ کی کسی بدخواہی کی وجہہ سے جس سے سنہ ۱۸۴۹ع مین عمدہ خدمات ظہور مین آئی تہین یہہ ضبطی نہین ہوئی تہی بلکہ محض اون قواعد کے مطابق عمل مین آئی تہی جو اُن سب جاگیرداروں سے متعلق تہے جنہون نے ابتدائی فتح کے ذریعہ سے قبضہ حاصل کیا تہا اس کُل علاقہ کا تخمینہ کرنل لارنس صاحب نے سنہ ۱۸۵۰ع مین چہبیس ۲۶ ہزار تین سو روپیہ سالانہ کا کیا تہا اور اٹہارہ مواضعات واقع ضلع لاہور و اکیس مواضعات واقع ضلع امرتسر اور ایک باغ واقع ملتان پر وہ علاقہ مشتمل تہا مگر بندوبست قانونی سے بعد ازین علاقہ مذکور کی جمع بہت گہٹ گئی تہی جسکا تخمینہ سنہ ۱۸۵۹ع مین علاوہ باغ مُلتان کے پندرہ ہزار نوسو دس ۱۵۹۱۰ روپیہ سال کا کیا گیا تہا - [ط]

دلیل واپسی - اِن دیہات کی واپسی کے لئے یہہ دلیل پیش کی گئی تہی کہ ہوم گورنمنٹ نے اون تمام مقدمات پر جو اسی قسم کے جاگیرداران دیہات مفتوحہ سے متعلق تہے نظر ثانی کرنے کی ایک ہدایت کی تہی اور ازروئے ان احکام کے اضلاع جالندہر و ہوشیارپور

[ط] ازروے چٹہی صاحب کمشنر جالندہر موسومہ گورنمنٹ پنجاب نمبری ۱۷۸ مورخہ تیرہوین دسمبر سنہ ۱۸۶۱ع یہہ رقم اوس اصل تعداد سے کم تہی جو سنہ ۱۸۶۱ع مین مشخص ہوئی تہی اور یہہ تعداد دیہات بہی غلط تہی یعنی ضلع امرتسر مین پچیس ۲۵ دیہات اور لاہور مین بارہ تہے اور ان کی کُل تعداد جمع سترہ ہزار پانسو بتیس ۱۷۵۳۲ روپیہ ایک آنہ دس پائی سالانہ تہی منجملہ جسکے مبلغ سولہ ہزار سات سو بیالیس ۱۶۷۴۲ روپیہ راجہ صاحب کو ملتے تہے ایکسو چار ۱۰۴ روپیہ چار آنہ آٹہہ پائی معافی دوامی تہی اور چہہ سو چہاسی روپیہ چہہ آنہ دو پائی معافی حین حیات تہے مصنف

ہین بہت سے چہوٹے چہوٹے سردارون کو اونکے علاقے واپس مل گئے تہے اور ہر ایک شخص کو اس قسم کے علاقہ کا کوئی نہ کوئی جزو بطور دوام کے عطا ہوگیا تہا۔ چنانچہ اس بناپر یہہ بیان کیا گیا تہا کہ درحالیکہ ان رئیسون کے ساتہہ جنہون نے گورنمنٹ انگریزی کی بہت ہی کم بلکہ کچہہ بہی خدمت نہین کی تہی اسقدر رعایت کی گئی ہے تو راجہ صاحب کپورتہلہ جنکی خدمات ایسی ممیز و ممتاز ہین زیادہ تر رعایت کے مستحق ہین علاوہ برین گورنمنٹ کو بصورت قبولیت اس درخواست کے کچہہ نقصان بہی نہ ہوگا بلکہ نو ہزار روپیہ سالانہ کی منفعت متصور ہے کیونکہ راجہ صاحب اس علاقہ کو جسکی آمدنی از روے بندوبست سرکاری ۱۵۹۱۰ صرف پندرہ ہزار نوسو دس روپیہ سال کی ہے بمعاوضہ اوس رقم تعدادی ۲۵۰۰۰ پچیس ہزار روپیہ سالانہ کے لینے پر آمادہ ہین جو ۱۸۵۹ع مین اونکے خراج معینہ مین سے اونکے واسطے تخفیف کی گئی تہی۔

راجہ صاحب کی خاطر کا ملحوظ رکہا جانا اور ان دیہات کا واپس ہونا۔

گورنمنٹ پنجاب نے راجہ صاحب کی اس خواہش کو پورا کرنے کی اصرار کے ساتہہ سفارش کی لہذا بالعوض تخفیف خراج یہہ علاقہ بطور دوام کے عطا ہوا اگرچہ یہہ مواضعات بطور جاگیر باعتبار حکومت دیوانی و فوجداری سرکار انگریزی کے ماتحت رہے۔

اور اونکا ان دیہات مین اختیارات کامل کا مستدعی ہونا۔

لیکن راجہ صاحب کو اس سے پوری پوری خوشی نہ حاصل ہوئی کیونکہ وہ یہہ چاہتے تہے کہ مثل اونکے علاقہ واقعہ دوابہ جالندہر کے اس علاقہ دوابہ باری مین بہی اونکو اختیارات کامل حاصل ہون اور اونکی یہہ بہی خواہش

تہی کہ جو دیہات دریای بیاس کے دونون طرف واقع ہین اونکو اسطرح پر یکجا کردیا جائے کہ دیہات متفرق واقع اضلاع لاہور و امرتسر چھوڑدین اور اونکے عوض مین اوسی جمع کے دیہات اپنے علاقہ کے متصل لے لین مگر اس تجویز کو گورنمنٹ نے منظور نہ کیا اور راجہ صاحب کو مطلع کیا کہ اگر دیہات مذکورہ آسانی کے ساتھہ یکجا ہو سکین گے تو اونکو اختیارات آنریری مجسٹریٹی جنکا جاگیرداران پنجاب کو مفوض کیا جانا اسوقت زیر تجویز ہے بعد کو مل سکتے ہین لیکن راجہ صاحب کو اپنی اس جاگیر کی یکجا کرنیکی صرف اوسی صورت مین خواہش تہی جبکہ اونکو اختیارات کامل بہی حاصل ہو جائین -

گورنمنٹ کا اس کو منظور نہ کرنا

مگر گورنمنٹ نے مکرر غور کرنے کے بعد اپنی اس پہلی ہی راے کو قایم رکہا کہ ایسے مواضعات کی حکومت کو منتقل کردینا جو پندرہ برس سے سرکار کے زیر حکم ہین مناسب نہین ہے[۵۱]

---

[۵۱] یہان پر ایک ایسے مقدمہ کا تذکرہ لکہنا نامناسب نہین معلوم ہوتا ہے جس سے دو مختلف سرکارون کی اراضیات کے دعوون کے فیصلہ کے واسطے جو کسی دریا کے مختلف کنارون پر واقع ہون اور دریا کے بہاو کے بدلتے رہنے سے اونمین تبدیلیان ہوتی رہتی ہون ایک نظیر قایم ہوتی ہے سنہ ۱۸۶۰ء مین دو دیہات موسوم بہ جہنگیان رائیان و جہنگیان ٹوڈرگران دریای بیاس کی دہار کے یکبارگی پہر جانے سے علاقہ کپورتہلہ سے جو کنارہ بیاس پر واقع ہے کٹکر انگریزی علاقہ مین شامل ہوگئے تہی چنانچہ ریاست کپورتہلہ کی ان اراضیات دریابرد کی استحقاق کا مقدمہ ایک عرصہ تک معرض بحث مین رہا اور سنہ ۱۸۶۹ء مین سپریم گورنمنٹ کے ہان سے یہہ فیصلہ ہوا کہ مواضعات متدعویہ بدستور راجہ صاحب کی ملکیت مین رہین کیونکہ اس قسم کے مقدمات کے لئے جو اصول ہے اوسکی رو سے یہہ فیصلہ ہے کہ اگر دریا کے بہاو مین ایسی تدریج سے تبدیلی واقع ہوئی ہو کہ نظر نہ آسکے تو دیہات اور اونکا محاصل از آن گورنمنٹ انگریزی ہوگا اور اگر وہ تبدیلی یکبارگی ظہور مین آئی ہو تو جملہ حقوق مالی و دیوانی و فوجداری بدستور سابق رہین گے - یہہ اصول چٹہی گورنمنٹ ہند نمبری ۲۶۳۱ مورخہ چوبیسوین (۲۴) اگست سنہ ۱۸۶۰ء کے رو سے قرار پایا تہا اور جناب وزیر ہند کے مراسلہ نمبری ۳ مورخہ سولہوین (۱۶) جنوری سنہ ۱۸۶۱ء کے رو سے منظور ہوا تہا مگر واضح ہو کہ اسی قسم کا ایک مقدمہ سنہ ۱۸۵۰ء مین واقع ہوا تہا جبکہ از روی چٹہی سپریم گورنمنٹ نمبری ۲۵۵۱ مورخہ بارہوین جون آٹہہ مواضعات جو دریای ستلج کے ہٹ جانے کے سبب ضلع فیروزپور سے کٹکر ریاست کپورتہلہ کیطرف آملے تہے اور راجہ صاحب کی حکومت مین رہنے دئے گئے تہے ۱۲ مصنف

راجہ صاحب کپورتہلہ کو بحیثیت تعلقہ داری اودہ خطاب کا عطا ہونا۔

سنہ ۱۸۶۱ء صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ نے سپریم گورنمنٹ مین اس بات کی تحریک کی کہ ہرچند کہ راجہ صاحب کپورتہلہ باعتبار رتبہ کے مان سنگہ اور دگ بجی سنگہ مہاراجگان (شاہ گنج) و بلرامپور سے کہین زیادہ ہین کیونکہ اپنی موروثی ریاست مین رئیس خودمختار ہین تاہم ملک اودہ مین اونکی حیثیت اعلے نہین ہی اور اسی بنا پر یہہ درخواست کی کہ راجہ صاحب موصوف کو کوئی ایسا اعزازی خطاب عطا فرمایا جاوے جس سے معمولی تعلقداران اودہ پر اونکو فوقیت حاصل ہو بطبق اسکے گورنمنٹ نے خطاب "راجہ راجگان" کا راجہ صاحب کپورتہلہ کے واسطے منظور فرمایا مگر یہہ خطاب صرف اودہ ہی مین نافذ ہی پنجاب کے لئی نہین ہی اور نہ اسکا پنجاب کے لئے وضع کرنا مقصود تہا۔

نامنظوری اختیارات کامل در اودہ و تبدیلی علاقہ۔

اب راجہ صاحب کو یہہ خواہش ہوئی کہ جو اختیارات ریاست پنجاب مین اون کو حاصل ہین ویسی ہی علاقہ اودہ مین بہی ملجائین اور اگر ایسا نہو تو بالعوض علاقہ اودہ کے صوبہ پنجاب مین کوئی علاقہ مع اختیارات کامل کے اونکو دیدیا جاوے۔ مگر گورنمنٹ نے اس درخواست کی منظوری کی نسبت راجہ صاحب کو مطلقاً کوئی توقع نہ دلائی۔

ستارہ ہند کا تمغا راجہ صاحب کو عطا ہونا۔

سترہوین اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ء کو نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے راجہ صاحب کو ستارہ ہند کا معزز تمغا بمقام لاہور مرحمت فرمایا اس موقع پر راجہ صاحب کے ساتھ آٹھہ شخص اونکے خاص رشتہ دار اور سردار

حاضر تہے اور اس تقریب مین رؤسا و سرداران مفصلہ ذیل شریک تہے۔ مہاراجگان کشمیر و پٹیالہ و راجگان جیند و منڈی و فریدکوٹ و چنبا و سکیت و گولیر۔ و نوابان مالیرکوٹلہ و پاٹودی و لوہارو و دوجانہ و سردار کالسیہ مگر اوس روز کے مجمع مین چونکہ مہاراجہ صاحب کشمیر ہی ایک ایسے شخص تہے جنکو ستارہ ہند کے طبقہ مین درجہ نائیٹ کا حاصل تہا اسلئے محض مہاراجہ صاحب موصوف اور صاحب سکرٹیری طبقہ مذکورہ راجہ صاحب کو جنکی تشریف آوری اور رخصت کے وقت گیارہ توپون کی سلامی سر ہوئی تہی نواب ویسرائے بہادر کے سامنے لیگئے تہے۔

تقریر نواب ویسرائے یعنی لارڈ لارنس صاحب بہادر۔

اس موقع پر نواب ویسرائے بہادر نے راجہ صاحب سے مخاطب ہوکر ہندوستانی زبان مین جو تقریر فرمائی تہی وہ یہہ ہے[۵۱]۔

،، ای راجہ رندہیر سنگہ راجہ کپورتہلہ مجکو بڑی خوشی حاصل ہے اس بات سے کہ جناب ملکہ معظمہ شاہنشاہ انگلستان نے مجکو اختیار دیا کہ آپکو یہہ عظیم الشان نشان الطاف شاہی ،، اسٹار آف برٹش انڈیا کا عطا کرون یہہ خطاب معزز صرف اون راجگان اور رئیسان کو عطا ہوا ہے جو علاوہ درجہ اعلے کے لیاقت ذاتی بہی رکہتے ہین۔ آپکو اون منتخب اشخاص مین شامل کرنے کی مجکو بڑی خوشی ہے۔ آپکا دادا سردار فتح سنگہ بڑا نامور اور معزز سردار اہلو والیہ تہا اور مصاحب مہاراجہ رنجیت سنگہ کا تہا اور

---

[۵۱] گو اسکا ترجمہ مصنف نے درج کتاب کیا ہے مگر چونکہ جناب ولینعمت سر مہاراجہ مہندر سنگہ صاحب بہادر جی سی ایس آئی کے ساتہہ اس دربار مین حاضر و شریک تہا اصل تقریر کا مع اوسکے جواب کے جو راجہ صاحب بہادر نے دیا تہا یہان درج کرنا مناسب خیال کیا گیا چنانچہ ریاست کپورتہلہ سے اوسکی نقل لیکر درج کی گئی۔ مترجم

آپکا باپ راجه نهال سنگه میرا قدیم دوست جبکه آپ نابالغ تهے وه فوت هوا اور آپ جانشین هوکر ذمه وار سب کام کے هوئے جسکو آپ نے حسن لیاقت اپنی سے بخوبی انجام دیا۔ ایام غدر ۱۸۵۷ء مین آپ نے منجمله راجگان کلان فرض اپنا ادا کیا اور سرکار انگریزی کی طرفداری کی اور بعد تسخیر دهلی کے آپ اپنی فوج کو بافسری خود اوده مین لیگئے اور وهان سے اوس ملک کی بازیافت مین اپنی جان و مال کا کچهه دریغ نه کرکے مدد دی۔ ان خدمات کے صله مین آپنے اوسوقت تحسین اور انعامات اعلے پائے اور اب سب سے اعلے ایک نهایت مشهور عظیم الشان خطاب پیشگاه ملکه معظمه سے ملتا هے جسکو مین حضرت ملکه معظمه کے نام سے بموجب اونکے حکم کے یهه بڑا معزز خطاب ،،اسٹار آف انڈیا،، کا جسکے آپ نائٹ مقرر هوئے هین عطا کرتا هون مبارک هو۔ اس تقریر کو مینے هندوستانی زبان مین اسواسطے کیا هے که راجگان و سرداران جو یهان اسوقت شامل اس جلسه مبارک کے هین اور آپ کے اقربا اور احباب موجود هین سمجهکر خوش هون ورنه اس تقریر نیک کو انگریزی مین کرتا کیونکه مین جانتا هون که آپ زبان انگریزی کو بخوبی سمجهتے هین اور خوب بولتے هین اور یهه بات بیشک موجب ترقی ارتباط مابین آپ کے اور میرے هموطنون کے ہے۔

تقریر راجه صاحب بهادر

مین نهایت عزت و افتخار سمجهتا هون جو میرے واسطے حضرت ملکه معظمه سے تمغا ،،اسٹار آف انڈیا،، کا عنایت هوا اور اوسکا شکریه مین ادا کرنا چاهتا هون مگر میری

زبان سے کسی طرح ادا نہین ہو سکتا میری دلی شکرانے اور نیاز اور تسلیمات بہت بہت جناب ملکہ معظمہ کی خدمت مین گذارش کیجیئے اور آپ بہی میری طرف سے بہت بہت شکرانہ قبول کرین اور یہہ جو تذکرہ میری تہوڑی خدمات کا آپ نے فرمایا ہے مین بخوبی جانتا ہون کہ میری خدمات دراصل بہت تہوڑی تہین لیکن میرے نزدیک وہ آج بہت بڑی ہوئین کہ اوس تہوڑی خدمت میری کو حضور ملکہ معظمہ نے براہ عنایت قبول فرمایا اور تاحال براہ مہربانی اوسکو یاد اور قبول فرمائی ہین اور مین اسواسطے بہی اسکو بڑی خدمت جانتا ہون جو اسقدر میرے سے ہو سکتی تہی اور مین امید کرتا ہون کہ جب آپنے حضور ملکہ معظمہ کی طرف سے اسقدر عزت میرے واسطے بخشی ہے تو پاس اس عزت کا ہر طرح سے اور ہمیشہ سرکار کو ملحوظ رہیگا اور جسقدر عزت اور فخر اس اعلے تمغا کا ہے مین بخوبی اوسکو جانتا ہون آپ یقین کرین کہ جب تک میری حیات ہے مین بہی اس تمغا اعلے کی عزت اور پاس دل اور جان سے کرونگا اور مین زیادہ شکر اس بات کا کرتا ہون کہ یہہ تمغا مجہکو اوسکے ہاتہہ سے عطا ہوا ہے جسکا نام ہے بچانے والا ہندوستان کا[1]

---

[1] ۱۸۵۷ء کے مشہور غدر و بغاوت سے بچکر سلطنت انگریزی کا ہندوستان مین قایم و برقرار ہو جانا پنجاب کی امداد سے منسوب کیا جاتا ہے جسکے اوسوقت لارڈ لارنیس صاحب بہادر آنجہانی چیف کمشنر تہے اسلئے غلط خواہ صحیح اونکو ہندوستان کا بچانیوالا سمجہکر اونکے ہموطن مدح کے طور پر اونکو "سیویر آف انڈیا" انگریزی اخبارون وغیرہ مین لکہا کرتے تہے۔ محمد حسین

ضروری
جب حضور ویسرائے [illegible]
[illegible] صفحہ ۵۱۱ [illegible]
[illegible]
راجہ صاحب [illegible]
[illegible]

اون خانگی قضیون کی جہت سے جو ریاست کپورتہلہ کے دعوی انقسام کی وجہہ سے مابین اونکے بہائیون کے اور اونکے پیش آئے راجہ رندہیر سنگہ کی زندگی کا اخیر زمانہ بہت تلخی سے کٹا اور کچہہ عرصہ تک اونہون نے پنجاب کو گویا ترک ہی کر دیا تہا اور اپنے علاقہ اوده مین سکونت اختیار کر لی تہی اور جب تک یہہ خبر نہ سُن لی کہ ریاست تقسیم نہوگی اور جسکے باعث عزت کے ساتہہ واپس آنا میسر ہوگیا تب تک واپس نہ آئے ۔

راجہ صاحب کا سیر انگلستان کا مصمم ارادہ

راجہ رندہیر سنگہ ایک عرصہ دراز سے سیر انگلستان کے شایق تہے اور اب جو تقسیم ریاست کے معاملہ مین نتیجہ اوس اپیل کا جو اونہون نے جناب صاحب وزیر ہند کی خدمت مین دایر کیا ہوا تہا خاطر خواہ حاصل ہوا اس سے اونکو اسقدر خوشی حاصل ہوئی کہ اونہون نے اپنا عزم بالجزم کر لیا کہ آغاز ۱۸۷۰ع مین ضرور عازم انگلستان ہون اور بشرط موافقت آب و ہوا ایک سال تک وہان قیام پذیر رہین ۔ اپنی اس غیر موجودگی کی حالت مین اونہون نے ریاست کے نظم و نسق کے لئے مناسب انتظامات کر دئے تہے یعنی ریاست کو اپنے بیٹے کہڑک سنگہ کے سپرد کر دیا تہا اور اہلکاران معتمد علیہ کو جملہ امور کی نگرانی کی تاکید کرکے یہہ ہدایت کر دی تہی کہ جو امور زیادہ اہم ہون اونکی بابت انگلستان مین مجکو لکہنا چاہئے ۔

اونکی علالت اور وفات ۔

15 پندرہوین مارچ ۱۸۷۰ع کو راجہ صاحب موصوف نے کپورتہلہ سے بعزم بمبئی نہضت فرمائی مدت سے اونکی تندرستی بوجہہ خلل جگر ایک نازک

حالت مین تہی اسوجہہ سے اکثر دوستون اور خیر خواہون نے اونکو اس ارادہ سے بالفعل باز رہنے کی صلاح دی لیکن سب انتظامات ہو چکے تہے اور سیر انگلستان مین جسکا شوق اسقدر دامنگیر تہا اونکو درنگ کرنا کسی طرح مرغوب خاطر نہ تہا۔ مگر یہہ سیر اونکی قسمت مین نہ تہی پس بمبئی سے روانہ ہوتے ہی وہ بیمار شدید ہو گئے اور جب جہاز عدن مین پہونچا تب تو اونکی زیست کی امید ہی نہ رہی تہی۔ ایک کمیٹی ڈاکٹرون نے اونکا معائنہ کیا اور بالاتفاق بیان کیا کہ راجہ صاحب صرف چند ساعت کے مہمان ہین اسلئے اون کو ڈاک کے ایک دخانی جہاز پر جو عدن سے بمبئی کی طرف روانہ ہونے والا تہا سوار کرا کر واپس بہیجنے کی صلاح دی۔ مگر اس جہاز پر سوار ہوئے نہایت ہی تہوڑا عرصہ گذرا تہا کہ دوسری اپریل کو اونکی کشتی حیات گرداب فنا مین غرق ہو گئی۔ اونکی نعش کو اونکے ہمراہی بمبئی مین لے آئے اور یہان سے کنور کہڑک سنگہ جی جو اپنے والد کی ایسی سخت علالت کا حال سنکر کپورتہلہ سے بسرعت تمام روانہ ہو پڑے تہے بمبئی مین جا پہونچے اور اونکی نعش کو شہر ناسک کو لے گئے کیونکہ یہہ مقام ہندوون مین مقدس سمجہا جاتا ہے اور وہان ہی کریا کرم کی آخری رسومات بجالائے اور دو ہفتہ کے بعد راجہ رندہیر سنگہ کے پہول ہردوار کو بہیجے گئے۔

بعد ازین فوراً اس باب مین کہ کنور کہڑک سنگہ کو اونکے باپ کے ترکہ اور خطابون کا وارث مانا جاوے نواب ویسرائے بہادر کی منظوری منگائی گئی۔ چنانچہ نواب ویسرائے بہادر نے بہی اس امر کو بلا تامل منظور فرمایا اور راجہ صاحب کی وفات کی خبر سننے پر

ایک بڑے افسوس و قلق کا اظہار کیا اور یون تحریر فرمایا "کہ راجہ رندہیر سنگہ کی وفات پانے سے گورنمنٹ انگریزی کا ایک وفادار اور عالیقدر دوست اور ایک ایسا رئیس جسنے ایک مستحکم اور ترقی کنان سررشتہ نظم و نسق ہو دیگر والیان ریاست کی تقلید کے لئے ایک عمدہ نظیر قایم کردی تہی ضایع ہوگیا - وہ بیش بہا خدمتین جو راجہ صاحب موصوف نے گورنمنٹ کے واسطے تکالیف اور خطرہ کے ایام مین کی تہین فراموش ہونے والی نہین ہین -"

گدی نشینی راجہ راجہ کہڑک سنگہ

بارہوین مئی کو کنور کہڑک سنگہ مسند ریاست پر متمکن ہوئے کرنل کاکس صاحب کمشنر جالندہر گورنمنٹ کی طرف سے اس تقریب مین شامل ہوئے تہے اور بہت سے رؤسا ہندوستانی اور حکام انگریزی بہی تشریف لائے تہے - معمولی رسومات کے ادا ہونیکے بعد گورنمنٹ انگریزی اور ریاستہائے خودمختار کی طرف سے خلعت پیش ہوئے اور ان رسمیات گدی نشینی کے ساتہہ ہی رعایائے کپورتہلہ کی طرف سے ایک تہنیت نامہ پیش ہوا جس مین کنور کہڑک سنگہ کو گدی نشینی کی مبارکباد دی گئی تہی اور راجہ صاحب متوفی کی ایک یادگار قایم کرنے کے واسطے ایک چندہ کثیر کے قبول کرنے کی درخواست کی گئی تہی - یہہ تہنیت نامہ اور اوسکا جواب جو راجہ صاحب نے دیا تہا جس سے رعایا کی اسقدر عالی ہمتی اور نوجوان راجہ کی اسقدر روشن دماغی ثابت ہوتی ہے اس مقام پر اگر درج کیا جاے تو مناسب نہین معلوم ہوتا کیونکہ یہہ تہنیت نامہ اور جواب اس نئی حکومت کے واسطے خاص ایک نیک فال سمجھے جاسکتے ہین اور اسکی امید کیجا سکتی ہے کہ راجہ رندہیر سنگہ کے رشد اور شایستہ خیالات کا حصہ اونکے بیٹے کو بہی پہونچا ہے -

تہنیت نامہ رعایا کپورتھلہ [لہ]

ہم جمیع رعایا و ملازمان ریاست کپورتھلہ و بونڈی و بھٹولی و اکونہ ملک اودہ ہزار ہزار شکر و سجدہ بدرگاہ خداوند جل جلالہ کرتے ہین کہ بعنایات خسروانہ حضور فیض گنجور ملکہ معظمہ دام ملکہا بادشاہ انگلستان و شاہنشاہ ہندوستان بعد سرگباش ہونے حضور فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ یہہ جلسہ گدی نشینی حضور کا نصیب ہم لوگون کے ہوا اب ہم جمیع رعایا و ملازمان کو قطعی دادگستری و فیض بخشی حضور سے امیدات قوی ہین کہ جلد تلافی اوس اندوہ و مصیبت اور غم کی جو حادثہ جانکاہ سرگباش ہوجانے سری مہاراجہ صاحب بہادر سے ہم لوگون کو ہوا ہی ہوگی اور ہم لوگ پیشتر سے نیک نیتی اور رحمدلی اور انصاف پروری حضور کے شاہد ہین جو عہد مہاراجہ صاحب بہادر سرگباشی ہین ہی حضور کو توجہات بطرف انصاف اور پرورش ہم لوگون کے تہین اب جو خداوند حقیقی نے حضور والا کو مالک اور والی ہملوگونکا بنایا تو ہمکو بیش از بیش توقعات ہین اگرچہ ظاہر ہے کہ جو قلق مہاجرت جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر سرگباشی کا ہم لوگون کو ہوا ہے وہ تا ابد ہماری دل سے نہین جائیگا سبب اوسکا خاص یہہ ہے کہ گو اس خاندان سرکار آہلووالیہ مین ہر رئیس گدی نشین نامی گرامی عالی ہمت ہوتے رہے ہین جنکے وصف کی تفسیر عالم پر اظہر من الشمس ہے لیکن فی زماننا جو کارنمایان اس مہاراجہ

[لہ] مصنف نے اس ایڈریس اور اوسکے جواب کا ترجمہ لکھا ہے۔ مگر مینے جو اپنی ریاست کی طرف سے مع بخشی سردار پرتاب سنگھ صاحب آنجہانی اداے مراسم تہنیت کی تقریب سے اس دربار مین شامل ہوا تہا اصل ایڈریس اور اوسکے جواب کا یہان لکھنا بہتر خیال کیا چنانچہ درج کیا جاتا ہے — سید محمد حسین

جنکے ہاتہ سے ظاہر ہوئی ہین اونکی یاد دلون کو منقش کرتی ہی۔ کارنمایان اسقدر تفصیل طلب ہین اس مختصر وقت مین اونکی تفصیل کو گنجایش نہین لیکن علے سبیل الاجمال متن ضمن مین حصر کیا جاتا ہے۔

پہلے جو کاروائی کہ بنسبت رعایا و ذات سری مہاراجہ صاحب بہادر ہوئی وہ یہہ ہی کہ سابق اس ریاست مین رعایا سے ہندی سرکارون کے موافق بطور بٹائی لگان لیا جاتا تہا اور جو ویران ہوجاتا تہا اوسکی ملکیت پر دوسرے لوگ قبضہ کر لیتے تہے اس مہاراج کے عہد مین بندوبست قانونی ہوکر باستثنائے چند دیہات ملحقہ لب دریا وغیرہ جمع مناسب تجویز کی گئی اور فرد حقوق حسب ضابطہ طیار ہوکر جملہ تنازعہ باہمی رعایا طے کئے گئے کوئی کسی کی ملکیت پر ناجایز طور پر قبض و دخل نہین پا سکتا اور جو منافع مالگزاری زمیندار کو بچت ہوا وہ زمیندار کے دامن مین برابر رہا اس سبب سے زمیندار اسقدر دولتمند ہوگئے ہین کہ آگے محتاج ساہوکار کے ہوتے تہے اب یہہ لوگ خود ساہوکارہ کرتے ہین۔

فوجداری مین اسقدر انتظام ہوا کہ ہر ایک اپنے گہر مین امن و امان سے آباد ہے۔ عملہ پولیس و چوکیات بدستور انگریزی مقرر ہین۔ دوم جو کارکہ بہ نسبت اس خاندان اور ذات سری مہاراجہ صاحب بہادر ہوئی ہین وہ یہہ ہین۔ اول سری مہاراجہ صاحب جسا سنگہ بہادر نے اسقدر ریاست پیدا کی جو تمام خالصہ مین بادشاہ القاب پایا چنانچہ یہہ اظہر من الشمس ہے۔ بعد اوسکے جو سری مہاراجہ بہاگ سنگہ صاحب بہادر گدی نشین ہوئے اگرچہ کوئی دقیقہ انتظام ریاست مین فروگذاشت نہ ہوا

مگر چونکہ یہہ مہاراج بہت رحم دل خدا ترس اور خدا یاد تھے اس سبب سے اکثر عاملان وکارکنان خودسر ہوگئے اور ریاست مین ضعف آگیا - بعد ازین جو سری مہاراجہ فتح سنگہ صاحب بہادر گدی نشین ہوئی مہاراجہ صاحب ممدوح نے بہت علو ہمتی سے اکثر اون لوگون خودسران حق فراموش کو تباہ کرکے رونق ریاست کو بڑھایا اور بمقام فتح آباد مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب بہادر سے باہم دستار بدل کی اور انہین کے عہد مین پہلا عہدنامہ پنجاب جو سنہ ۱۸۰۶ء مین اصالتاً از خود و وکالتاً از جانب سردار رنجیت سنگہ باہم لارڈ لیک واز جانب برٹش گورنمنٹ ہوا قرار پایا ہے اور اوس مین لفظ سردار فتح سنگہ و سردار رنجیت سنگہ بدرجہ مساوی درج ہین مگر بامر تقدیری بنظر بدعہدی مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب بہادر جو جگراؤن کو تشریف لیگئے وقت مراجعت باوصف قول واقرار وعہد و پیمان عدم دخل در علاقہ جات مقبوضہ قدیم - پہر مہاراجہ صاحب رنجیت سنگہ نے ملک لکہار دبیہ جالندہر دوابہ باری سے مع کٹرہ آہلووالیان واقع امرتسر لے لیا اسواسطے پہر ریاست کو ضعف آگیا بعد اوس سے جو سری مہاراجہ نہال سنگہ صاحب بہادر گدی نشین ہوئے اوس عہد مین بہی بہت اچہا انتظام اور رونق ریاست و ملک روز افزون رہی لیکن نمک حرامی فوج نمک حرام سے کل ملک آنروئے آب ستلج موروثی جدی قدیمی ہاتہہ سے جو جاتا رہا نہایت ہی ضعف ریاست کو ہوگیا اوس سے بعد جو یہہ مہاراج گدی نشین ہوئے تو مثل سری مہاراجہ جسا سنگہ صاحب بہادر خداوند حقیقی نے اونکو طاقت ترقی کی بخشی

کہ تادم اخیر روز بروز ترقی اونکی نام واسم کی ہوتی رہی چنانچہ مختصر حال اوسکا یہہ ہی۔ اولاً علاقہ فتح آباد جو بوجہہ حین حیات سر مہاراجہ نہال سنگہ صاحب بہادر سرگباشی ضبط ہوا تہا بخدمت نمایان سرکار سے حاصل کیا۔ ثانیاً بفاصلہ پانصد کروہ ریاست قدیم سے ملک اودہ مین ریاست وراثت ہماری سرکار سے جدید عطا پائی ثالثاً قدیمی ریاست کو دو صدمہ سے محفوظ رکہا۔ پہلے ۱۸۵۳ء مین جو طرف علاقہ دائیان وبہونگہ سے ہوا بذریعہ خدمت نمایان اور ثانیاً ۱۸۶۸ء مین جو بحکم گورنمنٹ حکم تقسیم ہوا بذریعہ پیش کرنے اپیل بحضور سکرٹیری آف سٹیٹ ولایت کے بچایا۔ رابعاً خطاب فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ اور راجہ راجگان اور پریسیڈنٹ امیران اودہ اور مرتبہ گرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا حاصل کیا۔ خامساً تمغہ خدمت جنگ اودہ وسٹار آف انڈیا پایا۔ اگرچہ تمغہ جنگ اودہ بہ نسبت تمغہ سٹار آف انڈیا بنظر ظاہر بہت قلیل الوزن تہا لیکن اونکی شجاعت بے بدل کا نشان تہا جسکی واسطے بمقام کلکتہ حضور شاہزادہ ڈیوک اڈنبرا نے اپنی زبان سے فرمایا کہ یہہ تمغا کسی کے زیب لباس نہین اس سے پایا جاتا ہے کہ سواے آپ کے اور کوئی رئیس بذات خاص معرکہ جنگ مین موجود نہین ہوا اسواسطے زیادہ تر فروغ سٹار آف انڈیا سے اس عنایت ملکہ معظمہ کو سمجہا جاتا تہا۔ سادساً جو ریاست مین رونق وآبادی شہرون کی ذات مہاراج سے ہوئی وہ یہہ ہی کہ دار الریاست خاص کپورتہلہ کو جو ایک قصبہ بعمارت خام آباد تہا اسقدر رونق عمارت دی کہ اب شہر پختہ آباد ہے

بازار اور سڑکین شہر مین حسب قرینہ طیار ہین درخت دو رویہ بازار مین نصب کیئے گئے ہین ہر کارخانہ کی دوکانین کشمیر و امرتسر سے لاکر شہر مین آباد کین اور چھاونی طیار کی معہذا یہہ آبادی خاص کپورتہلہ کی ہی نہین بڑہائی بلکہ بازار بہگواڑہ و سلطانپور جو قدیمی رواج چہپر پوش تہا کشادہ اور برانڈہ دار طیار کرائے ہین اور باغات اور کوٹہیات کپورتہلہ و بہاگسو و لاہور و جالندہر و کوہ مری مین شایان شان حاصل کین۔ اسکولات و مدرسہ جات مثل علاقہ انگریزی کُل علاقہ ریاست مین جاری کیئے افسوس ہی کہ اب تجویز لانے نہر کی شہر مین اور ترقی شفاخانہ کی تہی مگر عمر مبارک نے وفا نہ کیا۔ سویمی جو کار کہ بہ نسبت گورنمنٹ ہند و ذات سری مہاراجہ صاحب بہادر ہوئی وہ یہہ ہین۔ ایّام مفسدہ مین بہادرانہ ضلع جالندہر مین بذات خاص خدمت کی اور پہر جنگ مُلک اودہ مین اکثر معرکون مین بذات خاص موجود رہی اور عمدہ عمدہ کام جو اظہر من الشمس ہین کیئے اور پہر جب سرحد افغانستان مین شورش ہوا اور نیز چڑہائی فوج ظفر موج کی مُلک اباسینہ پر ہوئی اوسوقت درخواست شامل ہونے ہر دو معرکہ مین اس مہاراج نے پیش کی بجواب اوسکے چٹہیات خوشنودی مزاج گورنمنٹ پنجاب مصدق حال ہین۔ اب آخر بسبب نہایت ربط و شوق قدمبوسی حضور ملکہ معظمہ سفر ولایت کیا باوصفیکہ طبع اقدس علیل تہی اور ارا کین دولت سد راہ بہی ہوئے لیکن شوق دلی قدمبوسی حضور ملکہ معظمہ نے اس قدر انبعاث کیا کہ بہادرانہ عازم ولایت ہوئے۔ افسوس صد افسوس اس زمانہ ناہنجار سے کہ اس شوق

دلی کو پورا ہونے دیا راستہ مین ہی یہہ حادثہ جانکاہ دکہلایا آہ اس چرخ دوار نے کبہی کسی سے وفا نہین کیا اب ہم ان کارہائے نمایان اس مہاراج کو یاد کر کے چشم پُر نم ہوتے ہین اور دعا دیتے ہین کہ رب العالمین جیسا اس مہاراج نے اپنی حکومت مین ہم لوگون کو امن و امان مین رکہا ہے اب دار گیر حشر مین ویسا ہی مہاراج کو اپنے سایہ مین بہشت نصیب کیوے ہر چند بعالم ظاہری رحلت فرمائے عالم بقا ہوئے ہین لیکن یہ ہمین ناموری و عالی حوصلگی جو ہمیشہ یادگار زمانہ رہینگی بموجب اس قول کے کہ ۔ نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت + ہم جمیع رعایا و ملازمان ریاست کو اسقدر پرورش و آسایش فرمائی جو واسطے بسر حیات ہماری اور اولاد ہماری کے کافی ہے جمیع ما رعایا و ملازمان خاص ریاست کی یہہ تمنا تہی کہ بعوض اس پرورش کے کسی موقع مین جان نثاری و خدمتگزاری کر کے حق ملازمی و رعایا پروری ادا کیا جاوے چونکہ تقدیر ایزدی سے وہ تمنا دل بدل رہی ۔ اب ہم ملازمان و رعایا پر فرض ہے کہ بامید ظاہر کرنے ارادت و اطاعت اپنی کے ایک یادگار سری مہاراجہ صاحب بہادر سُرگباشی ریاست مین طیار کرائی جاوے کہ جس سے تمام ملازمان و رعایا ریاست کو فیض عام نصیب ہو و نام نامی و فیاضی او پرورش فرمائی جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر سُرگباشی کا نشان برائے دوام ظاہر رہے لہذا مبلغ ایک لکہہ پچیس ہزار ۱۲۵۰۰۰ روپیہ بطور چندہ جمع کر کے بحضور سری مہاراجہ کہڑک سنگہ صاحب بہادر پیش کر کے التماس کرتے ہین کہ حضور جیسا مناسب جانین کپورتہلہ مین ایک یادگار بنام نہاد سری مہاراجہ صاحب بہادر طیار فرمائین تاکہ

ہماری آل و اولاد اس نامی عادل فیاض خاوند کو یاد رکہہ کر ہمیشہ اپنے آپ کو معزز سمجہین کہ ہم بہی ایسی عالی ہمت دادگستر کی اولاد کے زیر سایہ حکومت مین نسلاً بعد نسلٍ چلے آتے ہین اور تفصیل اس چندہ کی جس طرح جن لوگون نے اپنی رضامندی اور خوشی سے جمع کیا ہی فرد علیحدہ مین درج ہی اب ہم اس التماس کو دعا پر ختم کرتے ہین کہ خدا تعالے ہمیشہ اس ریاست کو حوادث روزگار سے محفوظ رکہی اور سایہ عاطفت پایہ حضور انور کو زیر سایہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا بہ ترقی اقبال مدام بر سر رعایا و غلامان قایم و سلامت رکہی ؎ عمرت دراز باد کہ تا دور مشتری * ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری *

المرقوم یکم ماہ جیٹھ سمت ۱۹۲۷ مطابق ۱۲ بارہوین مئی ۱۸۷۰ع

تقریر راجہ صاحب بہادر

واقع مین اس حادثہ جانکاہ جناب قبلہ گاہی بیکنٹھ باشی سے جسطرح آپ لوگون نے بیان کیا ہی آپ لوگون کو قلق ہوا ہی آپ سے بڑہکر میریکو غم و الم ہے لیکن جبکہ دنیا فانی گذشتنی اور گذاشتنی ہی اور سوائے صبر صبر اس درد کا کچہہ علاج نہین لاجرم صبر کیا جاتا ہی اور جو روپیہ آپ لوگون نے واسطے طیاری یادگار سر مہاراجہ صاحب بہادر کے پیش کیا ہی مین اسکا نہایت شکر کرتا ہون کہ آپ لوگون کو سری مہاراج کے قدمون مین بڑا انس اور شوق تہا علے الخصوص جو رعایا ملک جدید نے پچیس ہزار روپیہ اسمین شامل کیا ہی اس سے مین نہائیت خوش ہون کیونکہ یہہ رعایا پیدا کردہ خود ذات سر مہاراجہ صاحب بہادر ہی بلکہ مجکو یاد ہی کہ اکثر اوقات ہمن رعایا کے تذکرہ

مین سر مہاراجہ صاحب بہادر فرمایا کرتے تہی کہ یہہ رعیت بسبب اسکی کہ میری ذات کی پیدا کی ہوئی ہی رعایا ریاست کپورتہلہ سے عزیزتر ہے واقع مین اب جو ان لوگون نے یہہ روپیہ شامل رعایا کپورتہلہ دیا ہی گویا اوس قول مہری مہاراج کو تصدیق کیا اسلئے مین بہی اس رعیت کو مثل رعیت اس ریاست کے عزیز اور متحد سمجہتا ہون بابت طیاری یادگار آپ لوگون پر واضح رہی کہ والد میرے کو کوئی امر اس سے عزیز نہین تہا کہ رعایا اور ملازمان میری ترقی علم سے روشن دل ہون اور اسی سبب سے وہ ہمیشہ بنانے مدرسہ جات اور شفاخانون اور غریب خانون کی طرف توجہہ فرماتے تہی پس مین پورا کرنا ارادہ اوس فیاض باپ کا نہایت عمدہ یادگار کا نتیجہ جانتا ہون اسلئے تجویز کرتا ہون کہ کپورتہلہ مین ایک یادگار موسوم "رندہیر کالج" "رندہیر شفاخانہ" طیار کیا جاوے جس مین تا ابد فیض علم و ہنر رعایا کو پہونچتا رہی - پس ۲۵۰۰۰ پچیس ہزار روپیہ مین تو عمارت کالج و شفاخانہ عمدہ طیار ہو سکتی ہین - کالج - شفاخانہ - باقی ایک لاکہہ روپیہ کے پرامیسری نوٹ خرید لئے جائینگے اسطرح قریب پانچہزار روپیہ کے سود نوٹ کی آمدنی ہوگی اور لکہہ روپیہ مین بہی سرکار سے شامل کرتا ہون تاکہ دس ہزار روپیہ نوٹ ہا کا سود اور دس ہزار روپیہ سالانہ ریاست سے دیا جاویگا اسطرح ۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپیہ سالانہ مین اچہا کالج و شفاخانہ جاری ہو سکتا ہے مگر یہہ بات ظاہر ہے کہ جاری ہونے اس کالج و شفاخانہ مین اگر مشفقی صاحب کمشنر بہادر (کرنل کاکسر صاحب بہادر) جو شریک جلسہ ہین مدد دیوین اور ایسے اچہے پرنسپل عالم واسطے

تعلیم و علاج کے جو ہمیشہ خیالات نیک اسمی ریاست کے واسطے رکھکر محض تعلیم علم و ہنر اور علاج رعایا سے کام رکھین ورخواست کرین اور اونکی طلب لایق پیرے سے مقرر کرادیوین تو البتہ یہہ یادگار ایسی رونق پاسکتی ہے جو مثل ذات عالی سری مہاراج صاحب بہادر مبداء فیاض عام تا ابدالدہر ہووے ۔

تقرر انعام براے
اشاعت علم
طبعیات

راجہ کہڑک سنگہ ایک اور ثبوت اپنی فیاضی اور روشن دماغی کا اس طور پر دیچکے ہین کہ ایک رقم تعدادی پچیس ہزار روپیہ کی اونہون نے اس نیت سے عطا کی ہے کہ سر ڈونلڈ میکلوڈ صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب کا نام اس ملک مین جاری رہے سر ڈونلڈ میکلود صاحب بہادر نے اس رقم کے صرف کے لئے یہہ تجویز قرار دی ہے کہ ایک سالانہ انعام اوس شخص کے واسطے مقرر کیا جاے جو علم طبعیات مین بزبان دیسی سب سے عمدہ کتاب تصنیف یا تالیف یا ترجمہ کرے اور اس انعام کو کل باشندگان ہندوستان حاصل کرسکتے ہین فقط ۔

تاریخ ریاست منڈی

بیان صورت اس ملک کا

ریاست منڈی کا علاقہ سب ایک ہی جگہہ ہے جسکا رقبہ بارہ سو میل مربع ہے اور شمال و مشرق مین کُلو سے جنوب مین سوکیت سے اور مغرب مین کانگڑہ سے محدود ہے اوسکا زیادہ سے زیادہ طول بیجاناتہہ سے لیکر تیون سیون واقع کہلور تک قریب ساٹھہ میل کے ہے اور عرض کملاہ گڈہ سے درہ دودہ بجی تک جو باجورہ کے نزدیک سرحد کلو پر واقع ہے - اڑتالیس ۴۸ میل ہے - یہہ ایک ایسا ملک ہے جسمین پہاڑ ہی پہاڑ ہین اور زمین ہموار بہت ہی کم پائی جاتی ہے - اور اگر سلسلہ کُلو سے جو اوسکی شمالی سرحد ہے دیکہا جاے تو ایک بے ترتیب پہاڑونکا سمندر معلوم ہوتا ہے

بیان پہاڑون کے سلسلون کا -

مگر ایسے دو سلسلے جو بالکل الگ الگ اور تقریباً متوازی ہین اور جن مین بے شمار چہوٹے چہوٹے شعبے پہاڑون کے نکلے ہین اس ملک کو دو حصون مین منقسم کردیتے ہین ان دونون مین سب سے اونچا سلسلہ

گوگہر کی دہار

گوگہر کی دہار کہلاتا ہے جو ہری باغ سے شروع ہوا ہے اور ہوتا کہل کے قریب سات ہزار فٹ کی بلندی کو پہونچکر اوسکی اونچائی کم ہوتے ہوتے درانگ سے جنوب کی جانب چند میل کے فاصلہ تک پہونچا ہے جہان سے دریاے بیاس ان پہاڑون کو چیر کر نکلا ہے اوسکے بعد پہر بلندی کی طرف میل کرکے کوہستان سوکیت مین جا ملا ہے اور اس دہار پر لکڑی اور شکار بکثرت ہے اور زمین بہی زرخیز ہے یہان ہی نمک

۴ یہہ دو قلعے ریاست کہلور مین ہین جنکو تین سرحدون کے موقعہ پر ہونے کی وجہہ سے تیوان نامی [illegible] ہین

منشی

کی کانین ہین جنسے منڈی کی آمدنی کا ایک بہت بڑا حصہ حاصل ہوتا ہی اور یہہ جگہہ اس ملک مین اوسیطرح مشہور ہی جیسے کہ یورپ مین کوہ بروکن[51] واقع کوہستان ہارٹس [52]وال پرجیس نائٹ کے لئے مشہور ہی۔ چنانچہ تیسری ستمبر کو بہوت اور چڑیلین اور جادوگر لوگ ہندوستان کے دور دراز حصون سے آکر یہان جمع ہوتے ہین اور رات جگا کر کے تمام شب خوب خوب بدمستیان کرتے ہین اور ایسے وقت مین یہان کے لوگ اس پہاڑ کے پار جانا موجب اندیشہ کا سمجھتے ہین اور یہہ بہی مشہور ہی کہ کوہ کُلو کی ارواح خبیثہ کوہ گوگہر کی ارواح سے جنگ و جدال کرتی ہین اور ایک سخت طوفان کے بعد گنوار لوگ مسافرون کو بطور وجہہ ثبوت اس لڑائی کے وہ پتہر دکہایا کرتے ہین جو ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک بسبب شدت طوفان کے جا پڑتے ہین۔

سکندر کی دہار

منڈی کا دوسرا پہاڑی سلسلہ جو سکندر کی دہار کہلاتا ہی بیجناتہ سے جنوب و غرب کی طرف جاتا ہی اوسکا نام شاید کسی محو شدہ روایت متعلقہ سکندر اعظم کی طرف اشارہ کرتا ہی اور مسٹر واین کا جنہون نے ۱۸۳۹ء مین اس سلسلہ کو طی کیا تہا

---

[51] بروکن کوہستان ہارٹس کے سلسلہ مین جو ملک جرمنی کے صوبہ ہینوور کے گوشہ جنوب و مشرق پر واقع ہے سب سے بلند تر چوٹی ہی جسکی بلندی تین ہزار چہہ سو ساٹہہ فٹ ہے اور کثرت اشجار اور پیداوار فلزات کے لئے مشہور ہے۔ محشی

[52] وال پرجیس نائٹ ایک مخصوص رات کا نام ہی جسکے بالمحاورہ معنی شب حاضرات الارواح کے ہوتے ہین اوس ملک کے جادوگر لوگ اسی بات کے معتقد ہین کہ شب مذکور کو کوہ بروکن پر دیوون کا اجتماع ہوتا ہی اور اسی سبب سے وہ لوگ اوس رات کو اوس پہاڑ پر جمع ہوتے ہین اور جسطرح جیسے کہ ہمارے ملک ہند مین دیوالی کی رات ایسے کامون کے لئے مخصوص ہی اور احمق یا بدنیت لوگ طرح طرح کی جادو ٹونے کیا کرتے ہین وہان کے لوگ بہی روحون کی تسخیر اور ایسے موکلون کی جنکو فاسٹ کہتے ہین قابو مین لانے کے لئے کچہہ ایسے ہی منتر اور عمل وغیرہ کیا کرتے ہین جسکا مفصل بیان گوتہے صاحب کی کتاب مسمے بہ فاسٹ مین درج ہے ۱۲ محشی

یہہ خیال تہا کہ راجپوتون کے ایک بہت پورانے قلعہ کے کہنڈرون مین اونکو سکندر کی اون معروف ومشہور (آلٹرز) قربانگاہون کے نشانات ملے تہے جنکی تحقیق مقام کی بابت مورخین کے باہم نہایت بحث واختلاف رہا ہے - یہہ سکندر کی دہار ایک مقام پر چہہ ہزار تین سو پچاس فٹ بلند ہے مگر اوسکی اوسط بلندی قریب پانچہزار فٹ کے ہے ان سلسلون کے درمیان جو وادی ہین وہ بہت زرخیز ہین اور معمولی غلّون کے علاوہ اونمین چانول - نے شکر - مکی - پوست اور تمباکو بہی پیدا ہوتا ہے -

کلّو کی دہار

شمالی سرحد پر جو سلسلہ کوہ کلّو واقع ہے اوسکی چوٹیان نو[۹] ہزار فٹ سے بارہ ہزار فٹ تک بلند ہین جسکی بعض ٹکڑے ریاست منڈی مین بہی واقع ہین ان پہاڑون پر ایک خوشنما جنگل[۵۱] - صنوبر - سفیدار - اخروٹ - بلوط - اور چیہڑ وغیرہ درختون کا ہے اور لوہے کی کانین بہی ہین جو اگر اسقدر دشوار گذار مقام مین نہ ہوتین تو نہایت منفعت کی ہوتین -

نمک کی کانین

نمک کی کانین گوما اور درانگ مین ہین گو ان دونون مقامات مین سے کسی ایک مین بہی ایسی کہدائی نہین ہوئی ہے جس پر یورپ مین لفظ کان کا اطلاق ہوتا ہے کیونکہ نمک یا تو چٹانون کے بیرونی سطح مین تہوڑی سی کہدائی کر کے نکال لیا جاتا ہے یا کچہہ تہوڑی سی اور اوپری اوپری عمق کے گڑہے کہودکر نکالا جاتا ہے - گوما کی چڑہائی جو قریب پانچہزار چارسو فٹ کے بلند ہے مشکل اور کہڑی ہے مگر حال مین ایک نیا راستہ طیار کیا گیا ہے جس سے چڑہنے مین بہت زیادہ آسانی ہوگئی ہے -

[۵۱] منڈی کے جنگل کے درخت منڈیالی زبان مین مندرجہ ذیل ناموں سے موسوم ہین۔ کیلون - چیل - شمشاد - دیودار - نو - سیک - کہرسو - بہرو - اکروڑ - کہروی - بان - کاہی پل - براہ وغیرہ ۱۲۵ محشی

گوما مین نمک ایک تنگ گہاٹی سے کہودا جاتا ہی جو ایک گانو سے جہان نمک تلنے اور بکنے کے واسطے لایا جاتا ہی قریب پانسو فٹ کے نیچے کی طرف واقع ہی۔ درانگ بہی اسی سلسلہ کے دامن پر بیس میل کے فاصلہ پر منڈی کی طرف واقع ہی اور بیاس سے صرف چار میل ہی مگر اس مقام پر اس دریا کی دہار اسقدر تیز ہی کہ اوسمین ناو وغیرہ نہین چل سکتی۔ ان کانون کا ٹہیکہ نہین دیا جاتا ہے بلکہ راجہ کی طرف سے کُہدتی ہین اور وہین پر نمک خریدارون کے ہاتہہ بیچا جاتا ہی۔ گوما مین قریب ڈیڑہ سو مزدورون کے کام کرتے ہین اور اسیقدر درانگ مین ہین اور اس کارخانہ کی تنخواہون اور مزدوری وغیرہ کا کُل خرچ اوس رقم کے قریب پانچوین حصے کے برابر ہوتا ہی جو نمک کی فروخت سے حاصل ہوتی ہی گوما کا نمک بمقابلہ درانگ کے نمک کے عمدہ خیال کیا جاتا ہے مگر ان دونون نمکون مین فیصدی پچیس سے لیکر اڑتیس تک دوسری چیزون کی قدرتی آمیزش ہوتی ہی یہہ نمک سب اوپر کے کوہستان مین لاہل تک خرچ مین آتا ہی۔ گوما کا نمک انگریزی علاقہ مین منڈی سے مغرب کی طرف نورپور اور پٹہان کوٹ تک آتا ہے اور درانگ کا نمک نادون اور بلاسپور بلکہ لودہانہ تک آتا ہے۔

منڈی کے نمک کی قیمت

سنہ ۱۸۲۰ع مین یہان کے نمک کی قیمت کان پر سات آنہ من۔ سنہ ۱۸۴۶ع مین آٹہہ آنہ من اور سنہ ۱۸۶۰ع مین بارہ آنہ من تہی۔ سنہ ۱۸۴۵ع مین نمک کی آمدنی قریب ساٹہہ ہزار روپیہ کی تہی۔ سنہ ۱۸۵۵ع مین تراسی ہزار روپیہ اور سنہ ۱۸۶۲ع مین ایک لاکہہ پانسو پینتالیس روپیہ وصول ہوی تہی۔ مگر سنہ ۱۸۶۷ع مین چونکہ بوجہہ شدت بارش

کانون کی کہودائی مین ہرج ہوا تہا آمدنی مین کمی رہی تہی -

لوہی کی کانین لوہا بمقام سکنور - بدار - تاجنی - سرلج - چوہاری ملتا ہی مگر بہت ہی چہوٹے چہوٹے ٹکڑی نکلتی ہین - جہان جہان یہہ لوہا نکلتا ہی وہین گلایا جاتا ہے لیکن اوسپر سرکاری ٹہپہ لگوانے اور محصول ادا کرنے کے لئے خاص شہر منڈی کولانا پڑتا ہی اور منڈی مین وہ قریب سوا دو روپیہ من کے بکتا ہی سنہ ۱۸۴۳ء مین مسٹر ڑی بگ صاحب کی کتاب یادداشت کے بموجب اوسکی قیمت ساڑہے تین روپیہ من تہی اور سنہ ۱۸۴۵ء مین لوہی کی آمدنی چودہ ہزار روپیہ ہوئی تہی سنہ ۱۸۵۱ء مین ستائیس ہزار تین سو روپیہ اور سنہ ۱۸۶۲ء مین چہبیس ہزار دو سو اکسٹہہ روپیہ تہی

اکثر مقامات ریاست منڈی مین بالخصوص سُکن کہڈ مین (لگنیٹ) یعنی پتہر کا کچا کوئلہ بکثرت دستیاب ہوتا ہی مگر اسقدر خالص نہین ہوتا کہ فروخت ہوسکنے کے کام آئی اور یہان کی زمین کے طبقات کی ترکیب اور بناوٹ سے کوئلے کے نکلنے کی توقع نہین معلوم ہوتی - یہہ مقام سُکن کہڈ اسواسطے کہلاتا ہے کہ دہونے سے وہان کچہہ کچہہ سونا پایا جاتا ہی -

ہوائی منڈی کی گرمی و سردی کوہستان ریاست منڈی باستثنا ہی دار الریاست جو پہاڑون سے گہرا ہوا ہی اور نیز مغربی حصہ ریاست کے جسکی سطح میدان سے دو ہزار فٹ سے زیادہ بلند نہین ہی سرد سیر ہے -

دار الریاست قصبہ منڈی کی نسبت جس مین سات ہزار تین سو آدمیون کی آبادی

ہی بیان کیا جاتا ہی کہ راجہ جال کے ایک پورانے مورث کی نام سی موسوم ہوا ہی مگر اوسکی صریح وجہہ تسمیہ غالباً یہہ سے معلوم ہوتی ہی کہ وہ تجارت کے ایک عمدہ موقع پر واقع ہی اسلئے منڈی کہلاتا ہی یہہ شہر نہایت خوبصورتی سے دریائے بیاس کے کنارہ پر واقع ہی جسکی دہار یہاں نہایت تیزی سی بہتی ہی اور سطح سمندر سے دو ہزار پانسو ستاون فٹ بلند ہی - دریا کے کنارے جو بہت بلند ہین صرف پتہرون اور چٹانون کی ڈہانگین ہین اور اسکا پاٹ اس جگہہ ایکسو ساٹہہ گز کے قریب ہی - قرب وجوار کے پہاڑون مین برف کے پگہلنے کا ثبوت ہر روز دریا مین نظر آتا ہی جو گرمی کے ایام مین ہر ایک شام کو چڑہنا شروع ہو کر رات بہر بڑہتا رہتا ہی اور صبح کے قریب گہٹنا شروع ہوتا ہی یہان تک کہ صبح کو پانی کی مقدار دریا کے اندر بمقابلہ آدہی رات کے کوئی ایک تہائی کم ہو جاتی ہے - راجہ کا محل ایک بڑی سفید عمارت ہی جو سلیٹ کے پتہر سے پٹی ہوئی ہے اور شہر کے جنوبی حصہ مین واقع ہی جہان بجز اسکے اور کوئی بڑی عمارت نہین ہے ایک مشہور مندر جسمین ایک مورت استہاپن کی ہوئی ہی اور جسکو راجہ جال کا ایک مورث قریب ڈہائی سو برس کے عرصہ ہوا جگن ناتہہ سے لایا تہا سکیتی ندی کے کنارے پر واقع ہی جو شہر کے نیچے دریای بیاس مین مل جاتی ہے -

رُوالسر کی جہیل

شہر سے بارہ میل کے فاصلہ پر سکندر کی دہار کی چوٹی پر جہیل رُوالسر واقع ہے جو تیرتے ہوئے ٹاپوؤن کی جہت سے مشہور ہے اور نیز تہہ جاترا کا ایک متبرک مقام ہے مُلک تبت کے بودہ لوگ رُوالسر کو بالتخصیص متبرک سمجہتے ہین اور موسم سرما مین یہہ لوگ

عموماً اپنے ایک لاما[۵۱] کے ساتھہ یہان پر جوق جوق آتے ہین اور ایک بڑے فاصلہ سے وہ ہاتھون اور گھٹنون کے بل اس جہیل کے درشنون کو آتے ہین اور چونکہ گرد نواح کے چٹانون پر اپنے نامون کا کھدوانا یہہ لوگ ایک ثواب کا کام خیال کرتے ہین اس سبب سے یہہ چٹانین کتبون سے بالکل چھپ گئی ہین جن مین سے بعض بعض نہایت عجیب و غریب ہین۔ یہہ جہیل سطح سمندر سے قریب چھہ ہزار فٹ کے بلند ہے۔

قلعجات منڈی

یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ منڈی مین پہلے زمانہ مین تین سو ساٹھہ قلعے تھے مگر اب تو ان مین سے صرف دس قلعے باقی ہین یعنے کملا گڈھ[۱]۔ شاہ پور[۲]۔ مادھوپور[۳]

---

[۵۱] بودہ مذہب والے اپنے گورو اور پیشوائے مذہب کو لاما کہتے ہین اور سب سے بڑا لاما شہر لاسا دار الحکومت ملک تبت مین رہتا ہے اور تبت اور چین کے لوگ جو بودہ مذہب رکھتے ہین اوس لاما کو جو لاسا مین رہتا ہے بدہ مجسم جانتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ حیات ابدی رکھتا ہے اور جب کبر سن کے باعث اوسکا جسم بوسیدہ ہو جاتا ہے تب نئے قالب مین چلا جاتا ہے لیکن یورپین سیاح اسکی نسبت یہہ خیال کرتے ہین کہ جب لاما مر جاتا ہے تو اوسکے کارپرداز مخفی طور سے کسی ترت کے پیدا ہوے لڑکے کو لاکر لاما کی مسند پر بٹھا دیتے ہین اور اوسکو ایسے طور پر پالتے پوستے اور سکھاتے پڑھاتے ہین کہ وہ تمام باتین پہلے لاماؤن کے وقت کی بتانے لگتا ہے اور اوسکے ناواقف اور جاہل پیرو اسکو لاما کے کشف و کرامات کا کرشمہ سمجھکر یقین کر لیتے ہین۔ کپتان ٹرنر صاحب جو ۱۷۸۳ء مین سرکار آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے تبت کے راجہ کے پاس جو لاما کا نائب ہوتا ہے بطور سفارت لاسا کو گئے تھے لکھتے ہین کہ اوسوقت جو لاما تھا اگرچہ اوسکی عمر صرف ڈیڑہ برس کی تھی لیکن صاحب موصوف کی ملاقات کے وقت وہ بڑی شان و شوکت اور تحمل اور استقلال کے ساتھہ مسند پر بیٹھا رہا اور برابر اونکی طرف متوجہ رہا صاحب موصوف جب کوئی بات کہتے تو جواب مین وہ اس انداز سے گردن ہلاتا کہ جیسے کوئی امیر کسی بات کو سمجھکر اشارہ کرے۔ جب صاحب موصوف کا چائے کا پیالہ خالی ہوتا تو لاما ناک بہون چڑہا سر کو ہلاکر چیختا اور اپنے نوکرون کو اور چائے دینے کا اشارہ کرتا بلکہ ایک دفعہ تو ایک سونے کی طشتری مین سے کچھہ مٹھائی اوٹھاکر اپنے ہاتھہ سے اونکو دی۔ لاما جب قالب تبدیل کرتا ہے تو اوسکے مردہ جسم کو سکھاکر اور چاندی سے مڑھکر مندر مین پرستش کے لئے رکھہ دیتے ہین۔ ماخوذ از جام جہان نما ۱۲ محشی

بہیرہ ۔ کلیپری ۔ تونگ ۔ شیرکوٹ ۔ ڈہانگسی ۔ بگرہ ۔ کرہپور ۔ جن مین سے صرف اول الذکر پانچ قلعون مین فوج رہتی ہی ۔

قلعہ کملاہ گڈہ

اس تمام کوہستان مین کملاہ گڈہ ایک نہایت مشہور قلعون مین سے ہے اسلئے اوسکی مختصر کیفیت بیان کیجانی مناسب معلوم ہوتی ہی کیونکہ ریاست منڈی کی آزادی اور خودمختاری اکثر اسی قلعہ کے دشوارگذار ہونے پر منحصر رہی ہے اور علاوہ برین باستثنائے اوس کیفیت کے جو اسکی بابت مسٹر واین صاحب نے لکھی تہی اور جس مین[لہ] بہت غلطیان ہین معلوم ہوتا ہی کہ اس قلعہ کے صحیح حالات ابتک چہاپے بہی نہین گئے ہین جس پہاڑ پر کہ یہہ قلعہ واقع ہی وہ شمالاً جنوباً سات آٹھہ میل تک کوہ بنتیری دیوی کے متوازی چلا گیا ہی جو یہان سے قریب دس میل کے فاصلہ پر جانب شرق واقع ہی اور بکرکہنڈ جو اس قلعہ سے جانب مغرب واقع ہی اوس سے کملاہ گڈہ تک چار میل کا فاصلہ ہی یہہ پہاڑ ایسے ریتیلے پتھر اور پتھریون سے بنا ہوا ہی جو باہم ملکر منجمد ہو گئی ہین اور ڈیڑہ سو سے لیکر دو سو فٹ تک بلند ہی اور اسکی پشت جسکو فارسی محاورہ مین تیغ کوہ کہا جاتا ہی یا جسکو گر یا دہار کہنا چاہیئے آرہ نما یعنی باریک اور دندانہ دار ہی اور چند جگہ عمیق عمیق کہڈون سے منقطع اور منفصل ہی اور شرقی و غربی سمت مین باستثنائے دو مقامات کے جہان سے ننت پور اور کملاہ کو راستہ گیا ہی مثل خندق کے ایک قدرتی انفصال

[لہ] واین صاحب کا سفرنامہ کشمیر وغیرہ جلد ۱ ۔ صفحہ ۱۱۱ ۔ ۱۲ مصنف

ایسا واقع ہوا ہی جو چالیس فٹ، کے عرض سے لیکر ڈیڑہ سو فٹ کے عرض تک کل پہاڑ کے برابر برابر چلا گیا ہی مگر ان دونون مقامات مذکورہ بالا پر بہی دشوار گذار قلعے بنے ہوئے ہین اور اس پہاڑ کے گرداگرد کئی میل تک اس قسم کی زمین ہے جو بڑی بڑی خوفناک اور باہم متقاطع کہڈون سے کٹی ہوئی ہی جنکو راستہ سے اس پہاڑ کا پانی یا تو سُن کہڈ مین چلا جاتا ہی یا بکر کہڈ مین ان سببون سے ایسی مقام مین توپخانہ کا گذر سخت مشکل ہی اور اہل قلعہ کو مدافعت اور محافظت کے لئے نہایت عمدہ موقع حاصل ہی اور ننت پور کے مورچہ پر پانچ جُدا جُدا قلعے بنے ہوئے ہین جو اگرچہ بلحاظ حالت کوہستان بغیر کسی قرینہ اور یکسانی طرز تعمیر وغیرہ کے بنے ہوئے ہین مگر جس زمین کو قابو مین رکہنا اور اوسکا حفاظت کرنا مقصود تہا وہ ان سے بہرحال حاصل ہی ان قلعون کے نام ۔ ننت پور ۔ سُمیر پور بگنت پور ۔ پرتاب پور اور نیا قلعہ[1] ہین ۔ جن مین سے موخرالذکر قلعہ سکہون کا بنایا ہوا ہے جو اختتام کو نہین پہونچا تہا علاوہ انکے اور بہی بہت سی چہوٹی چہوٹی بیرونی عمارتین ہین اور اس مقام پر علاوہ فراوانی گہاس اور لکڑی کے بسبب موجودگی دو تین عمدہ چشمون کے آب شیرین کی بہی افراط ہی اور ہر چند کہ ننت پور کی دو سمتین تو ایسی ہین کہ بالکل ناقابل گذر اور کماحقہ مستحکم ہین اور تیسری سمت بہی نہایت مضبوط ہی مگر قریب آٹہ سو گز کے فاصلہ کے ایک ایسی پہاڑی واقع ہی کہ وہان سے ننت پور پر زد ہو سکتی ہی اور اس پہاڑی پر سے گولہ اندازی جاری

---

[1] اس قلعہ کو ٹہیری بہی کہتے ہین ۱۲ محشی

رکھکر سپاہیون کو بآسانی گولہ اندازی کی پناہ مین قلعہ ننت پور پر چڑہایا جا سکتا ہی خاص قلعہ کملاہ چہہ جُدا جُدا قلعون پر مشتمل ہی یعنی کملاہ چیوکی - چبارہ - پدم پور - شمشیر پور - نرسنگہ پور - اور ہرچند کہ ننت پور کی طرح یہہ مقام بہی دو جانب سے بالکل محفوظ اور تیسری جانب بہی قریب ایسا ہی ہی جسکی دروازہ تک پہونچنے مین کوئی چالیس ڈنڈون کی سیڑہی درکار ہوتی ہی لیکن اگر کوئی غنیم قلعہ پدم پور پر کسی طرح سی ایک دفعہ قابض ہوجائی تو پہر اوسکو کملاہ کی مشرقی سمت پر آسانی سی قبضہ حاصل ہو سکتا ہی - خاص کملاہ مین کوئی چشمہ پانی کا نہین ہی اور جس چشمہ کا پانی یہان کے صرف مین آتا ہی وہ کچہہ فاصلہ پر نیچی کہڈ مین واقع ہی مگر سب پہاڑی قلعون کی طرح اس مین عمدہ تالاب بنی ہوئی ہین جن مین ایک تہوڑی سی فوج متعینہ قلعہ کے لئے چند مہینی کے استعمال کے واسطی پانی آسانی سے جمع ہو سکتا ہی - کملاہ گڈہ کی کماحقہ محافظت کے واسطی زیادہ فوج کی ضرورت ہے مگر آجکل تو صرف سو آدمی اوس مین رہتی ہین اور چہہ ایسی توپون کا ایک توپخانہ ہی جو ناکارہ اور نکمی ہین -

منڈی کے فرمانروا خاندان کا حال

منڈی کا فرمان روا خاندان چندر بنسی راجپوتون مین سے ہے اور بہ لقب منڈیال مشہور ہے اس خاندان کی اصلیت اور اوسکی قدیم زمانہ کے تاریخی حالات کسی اور مناسب مقام پر بیان کئی جائینگی اور اس جگہہ اس خاندان کا تذکرہ صرف اوس زمانہ سی ضروری ہی جبکہ یہہ خاندان سوکیت سے قریب سنہ ۱۲۰۰ء کے علیحدہ ہوا تہا اوس وقت سے پہلے یہہ دونون ریاستین متحد تہین لیکن اس

سبب سے کہ اوسوقت کے راجہ ساہو سین اور اوسکے چھوٹے بہائی باہو سین کے باہم نزاع ہوگیا تہا باہو سین نے سوکیت کو اس نیت سے چھوڑ دیا کہ کسی اور جگہہ قسمت آزمائی کرے - مفصلہ ذیل فہرست سے منڈی کے اون پچیس ۲۵ راجاؤن کے نام معلوم ہونگے جو اس خاندان کے سب سے پہلے رئیس گنے جاتے ہین

۱ باہو سین[۵۱] - ۲ بیجے سین - ۳ نہاوت سین - ۴ گہاوت سین - ۵ ستیانت سین - ۶ بیر سین - ۷ سمدر سین - ۸ کیشب سین - ۹ مالب سین - ۱۰ جے سین - ۱۱ کنجن سین - ۱۲ بان سین - ۱۳ کلیان سین - ۱۴ ہرا سین - ۱۵ دہرتری سین - ۱۶ نراندر سین - ۱۷ پرجر سین - ۱۸ دلاور سین - ۱۹ اجبیر سین[۵۲] - ۲۰ چہتر سین - ۲۱ صاحب سین - ۲۲ نراین سین - ۲۳ کیشب سین - ۲۴ ہری سین - ۲۵ سورج سین -

راجہ ہری سین سے لیکر زمانہ حال تک خاندان منڈی کا شجرہ حسب تفصیل ذیل ہے -

---

[۵۱] لفظ سین منڈی کے حکمران رئیس کا لقب ہوتا ہے باقی اراکین خاندان بہ لقب سنگہ ملقب ہوتے ہین - چونکہ منڈی اور سوکیت کے خاندان ابتداءً ایک ہی تہے اسلئے ان دونون خاندانون کے باہم ازدواج جایز نہین خیال کیا جاتا ہو مگر کم سے کم دو مرتبہ یہہ قاعدہ شکست ہوچکا ہے - تین پشت گذری ہین کہ سورمان سنگہ منڈی والے کا عقد سوکیت کے میان بہادر سنگہ کی بیٹی سے ہوا تہا اور رجوالا سنگہ اولاد حرم (سرتیڑا) راجہ حال سوکیت کی شادی راجہ بلبیر سین والئی منڈی کی اسی قسم کی دختر کے ساتہہ ہوئی ہے - ۱۲ مصنف

[۵۲] صحیح نام عظمت سین معلوم ہوا ۱۲ محشی

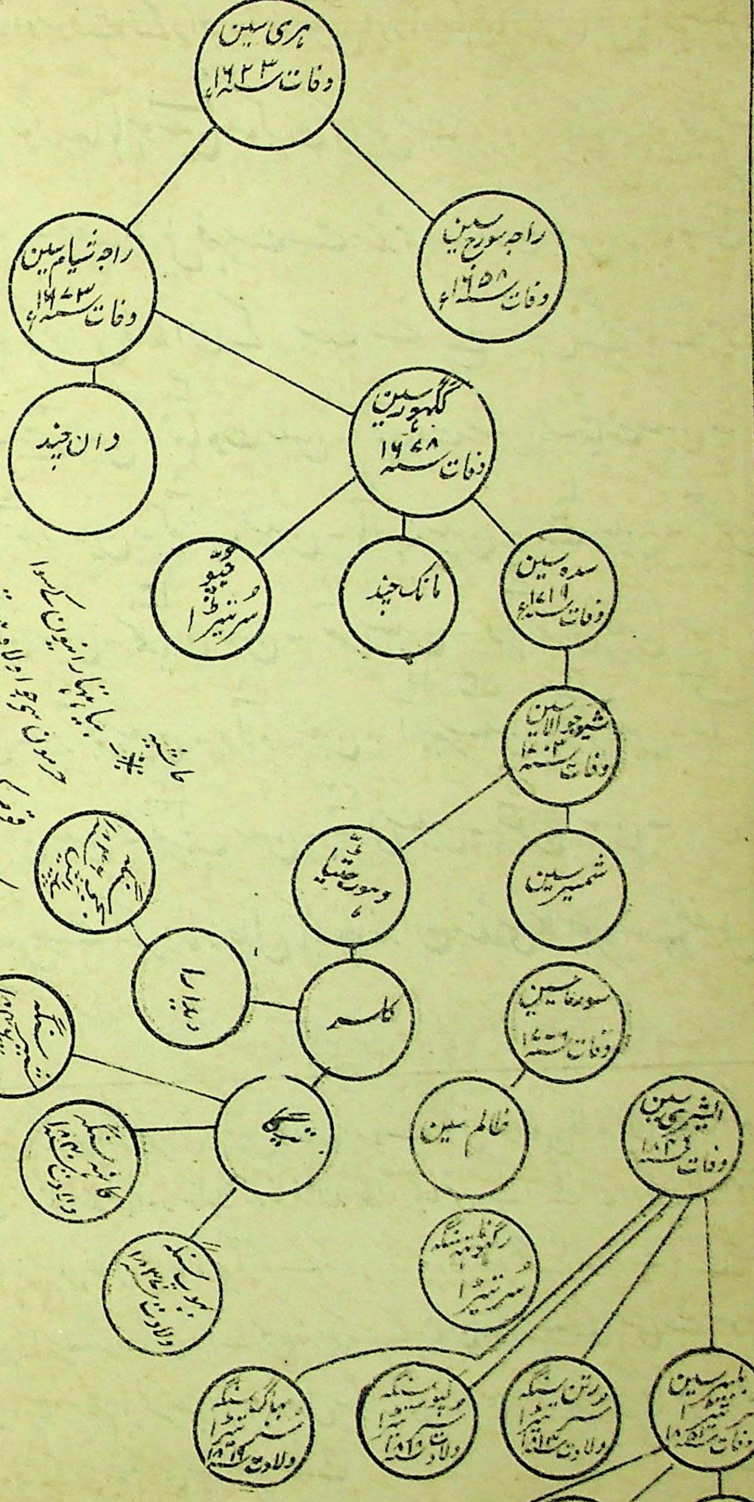
ہری سین
وفات ۱۶۲۳ء
راجہ سورج سین
وفات ۱۶۵۸ء
راجہ شیام سین
وفات ۱۶۷۳ء
دان چند
گور سین
وفات ۱۶۷۸
مانک چند
سرتیڑا
سدہ سین
شمشیر سین
سورما سین
ظالم سین
ایشری سین
سرتیڑا
دیدارا
بھوپ سنگھ
کاہنہ سنگھ
شمشیر سنگھ
راجہ بجی سین
رئیس حال
دو دختر

حاشیہ * بیاہتا رانیوں کے سوا حرموں سے جو اولاد ہوتی ہے اوسکو کوہستان پنجاب کے راجپوت قوم کے راجہ و رئیس خاندانوں کی اصطلاح میں سرتیڑا کہتے ہیں اور اگرچہ سرتیڑا اولاد جائز مانی جاتی ہے مگر بیاہتا رانی کی اولاد سے عزت میں کم سمجھی جاتی ہے ۱۲ مختی

راجہ باہو سین اور اوسکے جانشین

باہو سین سوکیت چہوڑ کر کلو کو چلا گیا اور مقام منگلور مین سکونت اختیار کی جہان اسکی اولاد گیارہ پشت تک رہی - کیچن سین راجہ کلو کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی رانی جو حاملہ تہی تنہا اپنے باپ کے پاس بہاگ آئی جو سیوکوٹ[۱] واقع ملک منڈی کا رانا تہا یہہ رانی اپنے باپ کے گہر کے قریب ہی پہونچ گئی تہی کہ راہ بہول گئی اور بوجہہ آجانے رات کے بے تاب ہوکر ایک بان کے درخت کے نیچے گر پڑی جہان اسکے بیٹا پیدا ہوا - صبح کو سیوکوٹ کے رانا کے بعض آدمیون نے اوسکو بے ہوشی کی حالت مین پایا اور اپنے آقا کے گہر لیگئے چونکہ اس رانا کے کوئی بیٹا نہ تہا اسلیے اوس نے اپنے نواسہ کو بطور بیٹے کے پرورش کیا اور اوسکا نام بان یا بانون اوس درخت کے نام پر جسکے نیچے وہ پیدا ہوا تہا رکہدیا اس لڑکے نے پندرہ برس کی ہی عمر مین ایک لوٹیرے سردار یعنی کلٹی کے رانا پر حملہ کرنے مین جو اپنے قلعہ سے اوتر کر مسافرون کو لوٹا کرتا تہا ناموری حاصل کی یعنی سیوکوٹ کے قریب ایک میلہ مین بانو نے چند آدمی ہمراہ لیکر اوسپر حملہ کیا اور شکست دی جس مین رانا کے لوٹیرے گروہ کے کچہہ آدمی مارے گئے - اس زمانہ مین اور اس سے چند سال بعد تک ملک منڈی مین ایک فرمانروا نہ تہا بلکہ تقریباً ہر ہر پہاڑی پر ایک ایک قلعہ بنا ہوا تہا جسکا قابض رانا یا ٹہاکر کہلاتا اور اپنے آپ کو خود مختار سمجہتا تہا اور کسی کی اطاعت نہین کرتا تہا - بانو اپنے نانا کی وفات پر سیوکوٹ

---

[۱] یہہ مقام اسوقت سیوا نام سے مشہور ہے سیوکوٹ نہین ہے ۱۲ المحشی

کی چھوٹی سی ریاست کا مالک ہوا اور بان سین کا لقب اختیار کیا - اوس نے اپنے مقبوضات کو کسیقدر وسعت دی اور سکور کے رانا کو لڑائی مین مار کر اوسکے علاقہ پر قبضہ کرلیا اور چند سال تک سکور ہی مین رہا کیا - اسکے بعد اوس نے بمقام بھیولی سکونت اختیار کی جو دریای بیاس کے کنارے منڈی سے اوپر کی طرف قریب چار میل کے ہے - اوسکے بیٹے کلیان سین نے مقام بٹاہول کو خرید لیا جو حالیہ دار الرّیاست شہر منڈی کے مقابل بیاس کے دوسرے کنارہ پر واقع ہے اور اوسکے اس قدیمی مکان سکونت کے کھنڈر اب بہی نظر آتے ہین - اوسکا بیٹا ہیرا سین ملی کے رانا کی لڑائی مین مارا گیا اور چونکہ اوسکے کوئی لڑکا نہتا اسلئے اوسکا بہائی دہرتری سین جانشین ہوا - اسکے بہی کوئی بیٹا نہتا اسواسطے نراندر سین برادر کلیان سین جانشین ہوا اور اون لوگون کا جو اسکے بعد جانشین ہوئے کچھ حال معلوم نہین -

راجہ اجبر سین کا
شہر منڈی کو
۱۵۲۷ء مین آباد کرنا

اسلئے اجبر سین کو جو باہو سین سے اونیسوین ۱۹ پُشت مین تہا منڈی کا اول راجہ کہنا چاہئے اسی نے شہر منڈی کو آباد کیا اور وہ پُرانا چار میناروں والا محل جو اب بالکل مسمار ہو گیا ہے اور چوکی کے نام سے مشہور ہے تعمیر کیا - ۱۵۲۷ء مین اپنے باپ کا جانشین ہوتے ہی اوسنے مراتہو - سدیانہ - کنہال - اور گندہرب کے چارون راناؤن کو مطیع کرنے کا عزم کیا جو اوسکی حکومت کو اپنے پر تسلیم نہین کرتے تہے ان راناؤن نے اپنے سپاہیون کو

اکٹھا کیا جنکی مجموعی تعداد تیرہ ۱۳ سو تہی اور جن مین نصف سے زیادہ تیر انداز تہے اور ایک میدانی مقام مین جسکا نام بالہ ہے اجبر سین کے مقابلہ کے لئے اوترآئے مگر کسی قدر نقصان کے ساتہہ شکست کہائی۔ بعد اس فتح کے اجبر سین نے پہاڑون مین اونکا تعاقب کیا اور ایک اور لڑائی ہوئی جس مین گندہرب کا رانا گوکل نامی مارا گیا اور اسکے بعد اجبر سین کے بڑے بیٹے چتر سین نے اجاپ نامی مراٹہہ کے رانا پر چڑہائی کی لیکن شکست کہائی اس لڑائی مین چتر سین کی ران مین زخم آیا اور منڈی کے تین نامی آدمی مقتول ہوئے۔ یہہ تینون شخص قوم کے کہتری اور آپس مین بہائی بہائی . اور راجہ کے مصاحب اور مشیر تہے اسی سبب سے اوسنے انکے چہوٹے بہائی مدہو سودن کو جو باقی رہا تہا وہ علاقے جو مذکورۃ الصدر راناؤن سے فتح کئے تہے عطا کئے یہہ خاندان اگرچہ اب کچہہ باوقعت نہین ہے لیکن ابتک منڈی مین موجود ہے اور اونکے پاس اجبر سین کی اصل سند بہی موجود ہے جو تانبے کے پتر پر کہدی ہوئی ہے اور سمت ۱۵۸۴ جو سنہ ۱۵۲۷ء سے مطابق ہوتا ہے اوسپر کندہ ہے۔ اگرچہ اسوقت مراٹہہ اور کُہنال کی قوت کامل طور سے ٹوٹ نہین گئی تہی مگر آخرکار کچہہ عرصے کے بعد یہہ ریاستین رؤساء منڈی کے ہاتہہ سے پامال ہو گئین۔ راجہ اجبر سین نے سنہ ۱۵۳۴ء مین وفات پائی اور اوسکے بیٹے اور جانشین چتر سین کا حال جو قابل تحریر ہو بہت کم ہے۔ اوسکے پوتے صاحب سین نے راجہ جگت سنگہ والئ کلّو کے ساتہہ اتفاق کیا اور ان

دونون نے جے چندر راجہ سری گڈہ سے جنگ کرکے اوسکے علاقہ کے ایک بڑے حصہ پر قبضہ کرلیا جس مین سے وہ حصہ جواب سراج منڈی کے نام سے مشہور ہے راجہ منڈی کے حصہ مین آیا اور راجہ کُلو کو وہ حصہ ملا جواب سراج کُلو کہلاتا ہے اور جس مین بوکلا - پلاہم - تلوک پور اور فتح پور شامل ہین اور ایک ایسی ہی اور مشترکہ حملہ مین جو راجہ مذکور پر کیا گیا تہا منڈی کو علاقجات سنور و بدار سے ملے اور راجہ جگت سنگہ والی کُلو نے بیرکوٹ اور مدن پور مع بارہ مواضعات قرب وجوار کے حاصل کئے - راجہ نراین سین نے جو اسکے بعد منڈی کا رئیس ہوا - نیر - پنڈوہ اور چوہاری کے راناؤن کو مسخر کیا اس راجہ کو عارضہ فالج ہوگیا تہا مگر یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک گسائین کے معالجہ سے صحت حاصل ہوئی جسکی اولاد کو خزانہ منڈی سے ابتک روزینہ ملتا ہے[1] - روایتون سے کیشب سین اور ہری سین کا حال کچہہ معلوم نہین ہوتا بجز اسکے کہ ہری سین باز سے شکار کہیلنے کا نہایت شوقین تہا -

راجہ سورج سین اور کُلو سے جنگ

راجہ سورج سین اگرچہ ایک عمدہ سپاہی تہا مگر اوسکی طمع سے منڈی پر بڑی بڑی مصیبتین نازل ہوئین اوس نے راجہ بہنگاہل پر جو راجہ مان سنگہ والئے کُلو کا بہنوئی تہا چڑہائی کی اسوجہہ سے راجہ کُلو ناراض ہوکر اپنے رشتہ دار کی حمایت کو روانہ ہوا اور فوج منڈی کو شکست دیکر قلعجات کرنپور - شاہپور - اور شمشیر پور پر قبضہ کرلیا اور راجہ بنگاہل سے اس امداد کے معاوضہ مین دیول

---

[1] تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ خزانہ منڈی سے کچہہ نہین ملتا البتہ رعایا سے یعنی ہر ایک گہر زمیندار سے غلہ ملتا ہے جسکو پیریانہ کہتے ہین [illegible]

سُنبال اور بہیڑ لے لئے اور منڈی اور کلّو کی سرحد مواضعات بہیڑ اور اہلیچو مین قایم کی گئی۔ تہوڑے ہی دنون بعد راجہ سورج سین نے اپنے نقصانات کی تلافی کا پہر قصد کیا اور علاقہ کلّو پر حملہ کر کے مواضعات مدن پور۔ سورج پور اور تارا پور پر قبضہ کر لیا مگر اوسکو پہر نقصان اوٹہا کر پس پا ہونا پڑا اور فوج کلّو نے کُل ریاست منڈی کو تاخت و تاراج کیا اور گوما اور درانگ کی نمک کی کانین بہی غنیم کے ہاتہہ مین چلی گئین چونکہ ریاست منڈی کے محاصل کا ایک جُزو اعظم نمک سے ہی حاصل ہوتا ہے اسلئے سورج سین کو اب بمجبوری مصالحت کی استدعا کرنی پڑی جو اس شرط پر منظور اور طے ہو گئی کہ سورج سین نے کُل مصارف جنگ ادا کر دیا اور ان دونون ریاستون کی سرحد بہی حسب سابق قایم کی گئی اسیطرح راجہ سورج سین کو مان سنگہ گولیریہ کی لڑائی مین بہی کچہہ کامیابی حاصل ہوئی جسنے دو مرتبہ منڈی کو لوٹا کہسوٹا اور ایک عرصہ تک علاقہ کالا پر جس مین راجہ نے سنہ ۱۶۲۵ء مین قلعہ کملاہ گڑہ بنایا تہا قابض رہا اور دو سال پہلے نتت پور کو بہی لے چکا تہا سنہ ۱۶۵۴ء مین سورج سین نے بہٹری اور بہلانی کو ریاست سوکیت سے چہین لیا جو میان رام چند کے قبضہ مین تہے اور رام چند کے سات سو آدمی ان مقامات کی محافظت مین کام آئے

راجہ سورج سین نے منڈی مین ایک دوسرا محل معروف بہ دمدمہ تعمیر کیا اوسکو اٹہارہ بیٹون مین سے سب نے اوسکی حیات ہی مین قضا کی اور جب وارث ریاست کی طرف سے اوسکو مایوسی ہوئی تو ایک چاندی کی مورت بنوائی جسکا نام مادہورائے

رکہا اور اوسی کو ریاست بخشدی یہہ چاندی کی مورت ابتک منڈی مین تیوہاروں کے روز بڑی دہوم دہام سے نکالی جاتی ہے اور سنسکرت مین اوسپر ایک عبارت کندہ ہے جسکی نقل اور ترجمہ ذیل مین درج ہے۔

चक्रे श्रीचक्रपाणेस्सकलसुरगुरोर्मूर्तिमेतामनीघांगपः श्री।
माधवस्यप्रतीमहद्दलनः सूर्यसेनः क्षीतीन्द्रः ऋद्धेनोघे
सप्तांके साग्रलम्नुनौ विधौ वत्सरे जीववारे भीमाख्यस्स्वर्ण।
कारः स्वपरहुविधौ सन्निधौ सर्वसिद्धौ ॥ २ ॥ श्री

ترجمہ وشن جی کی مورت حسب الحکم راجہ سورج سین بنائی گئی جس نے اوسکا نام مادہو راو رکہا اس مورت کو بہیما سُنار نے بارہ اگہر پوکہہ نچہتر بنایا - بیروار سمت ۱۷۰۵ دیہہ سمت مطابق ہوتا ہے سنہ ۱۶۴۸ء کے

راجہ شیام سین سنہ ۱۶۵۹ء سورج سین کی اکلوتی بیٹی راجہ ہری دیو والئی جموں سے منسوب ہوئی اور سورج سین کا بہائی راجہ شیام سین سنہ ۱۶۵۸ء مین مسند آرای ریاست ہوا اور پندرہ سال تک حکمران رہا اوس زمانہ کے لحاظ سے وہ بہت بڑا سیاح تہا یعنی کبہی محض شوق کی وجہہ سے اور کبہی مذہبی عقیدہ سے اوس نے نیپال و بنارس اور جگن ناتہ کی سیر اور یاترا کی سنہ ۱۶۶۹ء مین اوسنے کلو سے علاقہ دہنسو گڑہ چہین لیا اور کچہہ عرصہ بعد سوکیت سے لوہارہ لے لیا۔ اوسنے مندر شیاما کالی تارن کی دہار پر جو شہر منڈی کے اوپر واقع ہے تعمیر کرایا اور بیاس کے پار والی منڈی مین ایک

تالاب بنوایا جہان راجبنسی خاندان کے تمام بچے پیدا ہونے سے آٹھہ روز بعد بعض رسوم کے ادا کرنے کے واسطے لائے جاتے ہین[۵۱] اور محل سرا مین بہی بہت کچہہ نئی تعمیرات کین ۔

راجہ گر سین

گر سین نے صرف پانچ سال حکومت کی اگرچہ وہ کسی قدر سپاہی بہی تہا مگر عابد و زاہد بہت تہا یہان تک کہ خود جگن ناتہہ جا کر وہ اوس مشہور مورت کو لایا تہا جو اوس مندر مین رکہی ہوئی ہی جو شہر سے اوپر کی طرف ایک میدان[۵۲] مین واقع ہی ۔ اوس نے کانگڑہ کے کٹوچ راجپوتون کے مقابلہ مین ریاست کہلور سے اتفاق کیا اور بمقام ہٹلی ایک لڑائی ہوئی جسکا نتیجہ فریقین کے حق مین مشکوک رہا ۔ سنہ ۱۶۷۵ع مین اوس نے سوکیت سے دہنگمیارہ چہین لیا اور اگلے سال مقامات بہیرہ اور پالوہٹہ کو لے لیا ۔ جو کئی مرتبہ قبضہ مین آ کر نکل نکل گئے تہے ۔

سوکیت اور منڈی مین عداوت اور جنگ و جدال

منڈی اور سوکیت کے باہم رقابت تو ہمیشہ ہی رہی ہی اور اکثر عداوت بہی مگر اونکی جنگ و جدال سے کوئی بڑا نتیجہ مترتب نہین ہوا چنانچہ جب سوکیت مین کوئی طاقتور راجہ ہوتا تہا تو وہ اوس تمام علاقہ کو جو پہلے راجاؤن کے ہاتہہ سے نکل جاتا تہا پہر ملا لیتا تہا بلکہ اوس سے بہی زاید ملک فتح کر لیتا تہا حتی کہ ایک زمانہ مین سوکیت کی حکومت خاص منڈی کی شہر پناہ کے قریب تک پہونچ گئی تہی ۔ اسیطرح جب منڈی مین کوئی زبردست راجہ مثل اجبر سین اور سدہ سین کے ہوتا تہا تو سوکیت کا

---

[۵۱] تحقیق کرنے سے صحیح یہہ معلوم ہوا کہ بچے اس جگہ نہین لائے جاتے بلکہ پیدائش سے آٹھہ دن کے بعد ایک رسم جسکو یہہ بائی کہتے ہین اس مقام پر ادا کیجاتی ہی ۔ محشی

[۵۲] اس میدان کا نام پاڈل ہے ۔ محشی

علاقہ گہٹ جاتا تہا اور اوسکی سرحدی اضلاع اور قلعے والئی منڈی کے قبضہ مین آجاتے تہے اور

میدان بالہ میدان بالہ پر دونون ریاستون کا ہمیشہ دانت رہا ہی اور یہہ مقام عموماً انکو باہم متنازعہ فیہ رہا ہی یہہ چہوٹا سا وادی جسکو تقریباً ایک مسطح زمین کہہ سکتے ہین سرسبز وزرخیز ہے اور منڈی سے پانچ میل کے فاصلہ سے لیکر قصبہ سوکیت تک منتہی ہوتا ہی جو سب ملاکر قریب دس میل کے طول ہوا اور اسکا اوسط عرض قریب دو میل کے ہی یہہ سرزمین ہمیشہ تماشاگاہ جدال وقتال رہی ہی اور ایک لڑائی کا حال تو ابتک منڈی کے گیتون مین گایا جاتا ہی۔ سوکیت کا رئیس ایک جمعیت کثیر ہمراہ لیکر میدان بالہ مین شکار کہیلنے کو گیا تہا۔ گورسین جو اوسوقت منڈی کا ولیعہد تہا یہہ حال سنکر اوسکو مقابلہ کو روانہ ہوا اور یہہ ارادہ کیا کہ اوسکے سیر و شکار کو درہم برہم کردے چنانچہ آپس مین ایک لڑائی ہوئی جسمین دونو طرف سے اکثر آدمی کام آئے اور خود رئیس سوکیت کی جان بہی اتفاقاً ہی بچگئی چنانچہ شرح اسکی یہہ ہے کہ جب یہہ سوکیت کا راجہ میدان جنگ سے بہاگا ایک کٹوچ میان نے جو منڈی کا نوکر تہا اوسکا تعاقب کیا اور اگر وہ اپنے حریف کو اس بات کی قسم نہ دیتا کہ ایک ایسے راجہ کے قتل سے جو دیوتا کی نسل سے ہو ہاتہہ اوٹہائے تو وہ ضرور مارڈالا جاتا۔ یہہ بات سنکر اس کٹوچ نے جو خود اپنے خاندان کا سلسلہ ساڑہے چار سو پشت تک ملاتا تہا تلوار تو ہاتہہ سے پہینکدی مگر اس راجہ کے سر سے ایک چیز جو بطور (مثلاً سرپیچ یا کلغی) علامت راجگی کے

پہنچی ہوئی تہا کہسوٹ لی اور اپنے آقا کے پاس لے آیا جس نے اوسکو اور اوسکی اولاد کو اس نمک حلالی کے صلہ مین درانگ کی کان سے ایک مقدار نمک کی ہمیشہ کے واسطے بخش دی جو ابتک برابر ادا کیجاتی ہے۔

راجہ سدہ سین کے نظم و نسق اور فتوحات کا ذکر

جبو جو گر سین کا سُرنٹہرا بہائی تہا ایک نہایت لیئق آدمی تہا منڈی کا کل نظم و نسق اوسکے ہاتہہ مین تہا اور اوسی نے وہ مالی انتظام قایم کیا تہا جو ابتک جاری ہے سدہ سین کے اوایل ایام حکومت مین جو سنہ ۱۶۷۸ع مین والئی ریاست ہوا تہا اوسنے وزارت کا کام انجام دیا۔ راجہ سدہ سین ایک نہایت بہادر اور جنگ جو آدمی تہا اور جسقدر عظمت و اقتدار منڈی کو اوسکے عہد مین ہوا وہ نہ تو کبہی پہلے ہوا اور نہ کبہی پیچہے۔ سنہ ۱۶۸۸ع مین اوسنے علاقجات ناچنی۔ ہٹلی اور دلیڈ۔ تسخیر کیئے اور اسی سال مین ایک سخت قحط پڑا جس مین ہزارہا آدمی ضایع ہوئے سنہ ۱۶۹۰ع مین اوس نے دہنیسگڑہ کو فتح کیا اور پانچ برس بعد قلعہ سارکپور بنوایا اور سنہ ۱۶۹۸ع مین سوکیت سے رائپور اور اگلے برس مادہوپور چہین لیا اور سنہ ۱۷۰۰ع مین شاہپوری کو بنایا اور سنہ ۱۷۰۶ع مین ہٹلی کو پہر فتح کیا اور ضلع لاڈکو جو ہمیرچند کٹوچ کی ملکیت سے تہا تاخت و تاراج کیا۔

گورو گوبند سنگہ صاحب کا منڈی مین تشریف لیجانا

سترہوین صدی کے اواخر ایام مین گورو گوبند سنگہ صاحب کا جو سکہون کے دسوین گورو تہے منڈی مین تشریف لیجانا بیان کیا گیا ہی اور کہتے ہین کہ گورو صاحب کو راج سنگہ رئیس کلو نے جس سے اونہون نے مسلمانون کی

فوج کے مقابلہ مین مدد چاہی تہی بمقام سلطان پور مقید کر لیا تہا اور اونکے معتقدین کا یہہ عقیدہ تہا کہ گورو صاحب کی کرامت سے وہ لوہے کا پنجرہ جس مین وہ مقید تہے ہوا مین اوڑ کر اونکو صحیح و سالم منڈی مین لیگیا اور یہان پر راجہ سدہ سین نے اونکی کما حقہ خاطر و مدارات کی اور بوقت رخصت اونہون نے راجہ سے فرمایا کہ جس چیز کی تجکو خواہش ہو مانگ لو۔ سدہ سین نے درخواست کی کہ میری دار الریاست غنیم کے ہاتہہ سے ہمیشہ محفوظ رہے جسکو گورو صاحب نے منظور فرمایا اور اس مضمون کا ایک شعر منڈی مین ابتک زبان زد خاص و عام ہے۔ وہو ہذا[1]

گورو صاحب کی ساکہی دنبارت

منڈی کو جب لوٹین گے + اسمانی گولے چہوٹین گے +

مگر یہہ ساکہی پوری نہین ہوئی جیسا کہ منڈی کے حالات مابعد سے ظاہر ہوگا۔

سدہ سین کے خوارق عادات

منڈی کے اہل روایت کا یہہ ادعا ہے کہ سدہ سین بہی گورو گوبند سنگہ صاحب سے کم صاحب کرامات نہ تہا اور اوسکے پاس ایک گٹکہ یعنی چہوٹی سی کتاب تہی جس مین مائکل سکاٹ[2] کی کتاب کی طرح ایسے عملیات اور منتر مندرج تہے جنکے باعث سے عالم جنات کو اوسنے اپنا مطیع و مسخر کر رکہا تہا اور جب وہ اوسکو اپنے

---

[1] بعض کا قول ہے کہ یہہ وعدہ گورو بندہ جانشین گورو گوبند سنگہ صاحب نے کیا تہا مگر اوسکے منڈی مین آنے کا کوئی ثبوت نہین پایا جاتا ۔ ۱۲ مصنف

[2] یہہ شخص ملک اسکاٹ لینڈ کا رہنیوالا اور ایک بڑا جادوگر اور علم طبعیات مین کامل اور تیرہوین ۱۳ صدی مین ایک شہرہ آفاق شخص تہا جب وہ مرگیا تو اوسکو مع اوسکی جادو کی کتاب کے قبرستان واقع بمقام میل روز مین دفن کیا گیا تہا چونکہ جادو کے فن مین یہہ شخص لاجواب تہا اور اوسکی وہ کتاب بنام آف سیکرٹس یعنی گنج اسرار مشہور تہی اسلیئے بعد اوسکی رحلت کے لیڈی برکیزم نے ایک شخص اس مراد سے میل روز کو روانہ کیا کہ قبر کہود کر اوس کتاب کو نکال لائے لیکن یہہ گنج مدفون دستیاب نہوا ۔ ۱۲ مترجم

موہنہ مین رکہہ لیتا تہا تو فوراً ہوا مین اوڑنے لگتا تہا اور جہان چاہتا تہا آن کی آن مین پہونچ جاتا تہا اور کہتے ہین کہ جب وہ مرنے لگا تب اس خیال سے کہ مبادا اس سے لوگون کو بجای نفع کے ضرر پہونچایا جائے اوسنے کتاب مذکور کو دریای بیاس مین جہان اوسکی دہار سب سے زیادہ گہری اور تیز تہی پہینککر ہمیشہ کے لئے ناپید کردیا۔

اصل بات یہہ معلوم ہوتی ہی کہ سدہ سین اپنے ہموطنون سے زیادہ ذی فہم اور ہوشیار تہا اور اوسکی سلسلہ وار کامیابیان غیر معمولی اسباب یعنی کرامات سے منسوب کیجاتی تہین اور باعتبار قد و قامت کے بہی وہ از بس جسیم اور قوی ہیکل تہا یہانتک کہ بعض کپڑے[۱] جو منڈی کے محل سرا مین حفاظت سے رکہے ہوئے ہین اور جنکو بیان کیا جاتا ہی کہ یہہ اوسکی پوشش کے ہین اونکی دیکہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید کسی جن کے کپڑے ہین۔[۲]

سدہ سین کے بنائے ہوے مندرون کا ذکر۔

وہ بڑا پختہ تالاب[۳] جو محل سرا کے سامنے ہے سدہ سین کا بنوایا ہوا ہے اور بجائے اسکے کہ تالاب کے پانی کی یادگار رہین اوسکو پانی سے پُر رکہا

---

[۱] معلوم ہوا کہ اس راجہ کے پیر کے پیمانہ کی جوتی جو پُرانی ہوجانے پر نئی بنوائی جاتی ہی دیوانخانہ یعنی کوتوالی منڈی مین اب تک موجود ہی جو فاحشہ اور بدمعاش عورت کی سر پر ماری جاتی ہی یعنے عورتون کو اکثر اوس سے سزا دیجاتی ہی اور یہہ پاپوش سدہ سینا مشہور ہے ۱۲ المحشی۔

[۲] کہتے ہین کہ یہہ کپڑے منڈی مین ضرور موجود ہین راجہ صاحب نے ان کپڑون کے دکہانے کا ایک مرتبہ مصنف کتاب سے وعدہ کیا تہا مگر اوسوقت وہ نہ مل سکے ۱۲ مصنف

[۳] اس تالاب کا نام سدہ ساگر ہے بعض اشخاص بیان کرتے ہین کہ اسی تالاب کے درمیان جہان پر چراغ جلتا ہی راجہ ہنگاپال کا سر دفن کیا گیا ہی جو ایک لڑائی مین مارا گیا تہا۔ اس تالاب کے کنارہ پر ایک مندر سدہ کالی کا ہی جس مین ایک اگنی کند ہے جو راجہ سدہ سین کے وقت سے آجتک برابر جلتا ہی یعنی اوس کنڈ کی آگ آجتک فرو نہین ہونے پائی تحقیق معلوم ہوا کہ سنہ ۱۹۰۱ع مین اس تالاب کی مرمت کماحقہ ہوگئی ہی اور نل کے ذریعہ سے اسمین پانی ڈالا گیا ہی جسکی باعث شہر کی رونق بہت بڑہ گئی ہے ۱۲ المحشی

جاتا وسط تالاب مین ایک چھوٹی سی ستون پر اوسکی یادگاری کا ایک چراغ جلاکرتا ہی بلکہ خود تالاب بہی بے مرمت اور بہت برسون سے خشک پڑا ہوا ہی - اوس نے ایک گنیش کا مندر بہی منڈی سے دو میل کے فاصلہ پر بنایا تہا جو بنام سدہ گنیش مشہور ہی اور دریا کے قریب مندر تلوک ناتہہ بہی تعمیر کرایا تہا - اسنے اکتالیس سال حکومت کی اور سو برس کی عمر مین وفات پائی - اسکا اکلوتا بیٹا جوالا سین اسکی حیات ہی مین مرچکا تہا -

راجہ شمشیر سین

اسلئے اوسکا پوتا شمشیر سین جس نے اوگر سین راجہ چمبا کی بیٹی سے شادی کی تہی اوسکا جانشین ہوا - اس راجہ نے نادہوپور کو کلو سے پہر فتح کرلیا اور ہمیشہ چاروں طرف اپنے ہمسایون سے لڑتا بہڑتا رہا جس مین کچہہ زیادہ کامیابی حاصل نہ ہوئی - گو جے سنگہ راجہ کلو کی عدم موجودگی سے فایدہ حاصل کرکے جو لاہور کو گیا ہوا تہا اوس نے چوہاری - رائگڈہ - دیوگڈہ - ہنت پور اور سرنی کو فتح کرلیا

کٹوچ راجہ کا منڈی
کو فتح کرنا اور راجہ
منڈی کا قید ہونا

ایشری سین (خلف شیومان سین) ۱۷۷۹ء مین اپنے والد کے انتقال کے وقت صرف پانچ برس کا تہا اسلئے راجہ سنسار چند کٹوچ کو جو اندنون اس کوہستان مین نہایت صاحب حکمت و ثروت تہا مطلع صاف دیکہکر طمع دامنگیر ہوئی اور اوس نے منڈی پر حملہ کرکے اس شہر کو لوٹ لیا اور علاقہ ہٹلی کو جو کبہی منڈی والون کے قبضہ سے چہوٹ جاتا تہا اور کبہی سوکیت والون کے ہاتہہ سے اوسنے سوکیت کو دیدیا اور علاقہ چوہاری کلو والون کو دیکر علاقہ نت پور کو

خود اپنے پاس رہنے دیا اور ایشری سین کو کانگڑہ لیگیا اور بارہ برس تک وہان ہی مقید رکہا مگر ریاست منڈی کا نظم ونسق وہین کے وزیرون اور اہلکارون کے ہاتہہ مین چہوڑ رکہا جن سے ایک لاکہہ روپیہ سال بطور خراج کے لیا کرتا تہا۔ جب گورکہون نے کہلور کے راجہ مہان سنگہ کی تحریک سے قلعہ کانگڑہ پر چڑہائی کی اوسوقت ایشری سین نے بہی مثل اور بہت سے رؤسا و سرداران راجپوت کے امر سنگہ تہاپہ جنرل فوج گورکہہ کی اطاعت بدین شرط قبول کی کہ میری ریاست سے اور اوسپر میری حکومت ہونے سے کچہہ تعرض نکیا جاوے اور اپنی طرف سے یہہ وعدہ کیا کہ سپاہ گورکہہ کے قلعہ کانگڑہ پر قابض ہوجانے مین کسی قسم کا مقابلہ اور مزاحمت نہین کرونگا۔

دربار لاہور کے ساتہہ سازشین

جب گورکہہ سنہ ١٨٠٩ع مین واپس چلے گئے اور قلعہ کانگڑہ مہاراجہ رنجیت سنگہ والئی لاہور کے قبضہ مین آگیا اور سردار دیسا سنگہ مجیٹہیہ ریاستہای کوہستان کا (جن مین منڈی بہی شامل تہی) ناظم مقرر ہوا تو اوس نے راجہ ایشری سین کو مجبور کر کے تیس ہزار روپیہ سال نذرانہ لینا ٹہرالیا۔ جو ہر سال سنہ ١٨١٥ع تک اسی مقدار سے برابر وصول ہوتا رہا مگر بعد ازین جبکہ ظالم سین جو راجہ مذکور کا بہائی تہا اور اوس سے ٹہیٹ برادرانہ بغض و عداوت رکہتا تہا لاہور کو بدین نیت گیا کہ خود گدی کے حاصل کرنے کی تدبیر کرے اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جو ہمیشہ ایسے سردارون کے باہم جنکا اتفاق موجب خطرہ ہوتا فتنہ و فساد برپا کرانے سے خوش ہوتا

تہا اور ہر ایک موقع پر اپنا ہی فایدہ مدنظر رکہتا تہا ظالم سین کی جسکا ہرگز کوئی استحقاق نہ تہا بڑی گرمجوشی سے طرفداری اور حمایت کی تب سے ایشری سین کو ریاست کے برقرار رہنے کے معاوضہ مین ایک لاکہہ روپیہ خراج دینے پر مجبور ہونا پڑا اور اگلے سال یعنی ۱۸۱۶ء مین جمعدار خوشحال سنگہ جسکو کچہہ دنون سے دربار لاہور مین بہت بڑا رسوخ حاصل ہوگیا تہا منڈی کو اس نئے خراج کے وصول کرنے کے واسطے بہیجا گیا۔ راجہ منڈی کو چہوڑ کر ایک بڑی فوج کے ساتہہ کلو کو چلا گیا اور وزیر کلّو کے اتفاق سے جسکے زیر حکم اٹہارہ ہزار فوج تہی اول تو سکہون کے مقابلہ کا ارادہ کیا مگر پہر اوسکی ہمت نے کچہہ یاری نہ کی اور منڈی مین واپس آکر اور خوشحال سنگہ کو خاطر خواہ رشوت دیکر بجاے ایک لاکہہ روپیہ سالانہ کے خراج مین تخفیف کراکر پچاس ہزار ٹہرالیا جو اسی مقدار سے اوسکی وفات تک جو ۱۸۲۶ء مین ہوئی تہی قایم رہا۔ ایشری سین کے عہد مین بعض سرگردان اور پریشان احوال رئیسون نے بمقام منڈی بہت آرام پایا تہا۔ چنانچہ لبہر کا معزول راجہ بہت عرصہ تک وہان مقیم رہا اور اوسکی ہمراہیون سمیت کماحقہ اوسکی مدارات اور مہمانداری ہوتی رہی اور علے ہذ القیاس ناگ پور کا معزول راجہ بہی اپنے ملک سے خارج ہونے کے بعد چار برس تک وہان سکونت پذیر رہا اور ایشری سین کی طرف سے اوسکو ہر طرح کی مدد ملتی رہی اور وہ دربار لاہور سے سازشین کرتا رہا کیونکہ اوسکی یہہ خواہش تہی کہ پنجاب مین فوج بہرتی کرنے کی اوسکو اجازت دیجاے مگر ہمدرین اثنا جبکہ ظالم سین ۱۸۲۶ء مین بروا فرمان

ریاست ہوگیا تب وہ کسی اور جگہہ پناہ گزین ہونا قرین مصلحت تصور کرکے یہان سے چلا گیا۔ ظالم سین اپنے بھائی سے ہمیشہ لڑتا بھڑتا اور اوسکے برخلاف سازشین کرتا رہا اور ایشری سین کے اواخر عہد مین اوسکو منڈی چھوڑ کر راجہ سنسار چند والئے کانگڑہ کے پاس پناہ گیر ہونا پڑا تھا مگر چونکہ ایشری سین کے بیٹے میان رتن سنگہ وکپور سنگہ وبلبیر سنگہ وبھاگ سنگہ نجیب الطرفین نہ تھے یعنی سُرتیہڑی تھے۔

ظالم سین کی گدی نشینی۔

لہذا اوسکا بھائی ظالم سین جانشین ہوا۔ اور اوسنے اپنی گدی نشینی کا نذرانہ بتعداد ایک لاکھہ روپیہ کے دربار لاہور کو ادا کیا اور پھر ہر سال اسکی وفات تک جو ۱۸۳۹ سنہ ۱۸۳۹ء مین ہوئی تھی پچھتر ہزار ۷۵۰۰۰ روپیہ سال مقرر رہا اپنی وفات سے چند سال پہلے اس راجہ نے انتظام ریاست اپنے بھتیجے بلبیر سین کے سپرد کردیا جو صرف سُرتیہڑا ہی نہ تھا بلکہ اپنے سب بھائیون سے چھوٹا بھی تھا مگر دربار لاہور کو ایک رقم کثیر نذر کرکے اس نوجوان آدمی کی جانشینی منظور کرالی اور اوسکو معمولی خلعت حکومت عطا ہوا۔ ظالم سین نے اپنے وزیر دھاری نامی کا سر کٹوا دینے سے جس نے کمال خوبی اور دیانت داری سے ریاست کی خدمت گذاری کی تھی اور اوسی کے اوس رسوخ کی وجہہ سے جو اوسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ سے حاصل تھا یہہ ریاست سرکار خالصہ کی عملداری مین شامل ہوجانے سے محفوظ رہگئی تھی بڑی بدنامی حاصل کی۔

راجہ بلبیر سین

بلبیر سین کی عمر بوقت مسند نشینی بائیس ۲۲ برس کی تھی مگر اوسکا

راجہ ہونا اوسکی بڑی بہائیون کو بہت شاق گذرا اور اس خاندان کی چہوٹی شاخ کے لوگون کو بہی جو راجہ شمشیر سین کے بہائی میان دہیر جٹیا کی اولاد سے تہے یہہ امر نہائیت ناگوار ہوا کہ ایک حرم کے بیٹے کو راجہ بناکر اس گدی کی عزت کو بہی داغ لگایا جاے۔

سکہون کا سنہ ۱۸۴۰ء مین زیر حکم جنرل وینچورا منڈی پر حملہ کرنا۔

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد جو جون سنہ ۱۸۳۹ء مین ہوئی تہی فوج سکہہ جسکا قابو مین رکہنا بہت عرصہ سے محال ہوگیا تہا اور اب روز بروز اور زیادہ خودسر ہوتی جاتی تہی۔ کنور نونہال سنگہ نے جو حقیقتاً پنجاب پر حکمرانی کرتا تہا گو اوسکا باپ مہاراجہ کہرک سنگہ براے نام بادشاہ تہا یہہ خیال کیا کہ اس فوج کے لئے کوئی نہ کوئی مشغلہ پیدا کرنا ضروریات سے ہے ورنہ وہ عنقریب قابو سے باہر ہوجاے گی۔

بہت سا کوہستانی علاقہ اور ستلج کے پار کی پہاڑی ریاستین یعنی سوکیت۔ منڈی۔ اور کلو۔ اگرچہ انمین ابتک سکہون کی فوج مقیم نہ تہی مگر فی المعنے یہہ سب ملک مع لداخ کے جو سب سے اخیر فتح ہوا تہا ملک مقبوضہ و مفتوحہ سکہان ہی سمجہا جاتا تہا۔ لداخ کی فتح کو بطور بنیاد اور مقدمہ فتح کرنے ایک حصہ ملک تاتار مقبوضہ سلطنت چین کے تصور کرکے آجکل دربار لاہور مین بہت چرچا رہتا تہا اور ہرچند کہ سکہون کا اوس طرف عزم کرنا محض بوجہ طمع ذاتی اور اولوالعزمی راجہ گلاب سنگہ حاکم جمون اور اوسکے بہائی دہیان سنگہ وزیر لاہور کے تہا۔ مگر بہرحال قبل اختیار کرنے

اس مہم فتح تاتار کے منڈی کا بالکلیہ مغلوب اور فرمان بردار کر لینا اور فوج سکھہ کے عقب مین کملاہ گڈہ جیسے مستحکم قلعہ کو خود سر نہ چہوڑنا مصلحت اور مناسب معلوم ہوا۔ اسلیے جون ۱۸۴۶ء مین ایک جرار فوج زیر حکم جنرل دین چورا[51] منڈی کو روانہ کی گئی۔ جنرل مذکور نے سکندر کی دہار کو طے کرکے منڈی سے سات میل پر ڈیرہ جمایا اور باقیات خراج کے بلا توقف ادا کرنے کا جو جنگ کے لیے ایک حیلہ قایم کیا گیا تہا حکم بہیجا۔

راجہ بلبیر سین کا انگریزون سے استعانت کرنا

راجہ بلبیر سین نے فی الفور روپیہ ادا کر دیا اور کرنل ٹاپ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ متعینہ کوہ سپاٹہو سے اپنے اور اپنے خاندان کے لئے عملداری انگریزی مین پناہ لینے کی استدعا کی کیونکہ اوسکو صاف معلوم ہو گیا تہا کہ یہہ سب ظاہری حیلے ہین اور دراصل اوسکے ملک کا چہین لینا مقصود ہے۔ اس درخواست مین اوسنے سکہون کے ظلم کو انگریزی حفاظت کے ساتہہ بدل لینے پر بہی کنایتاً اپنی رضامندی ظاہر کی تہی۔ بجواب اسکے گورنمنٹ انگریزی نے راجہ کے خاندان کو پناہ دینے کا تو وعدہ کیا مگر اسوقت ان پناہ گیرون کو پولیٹیکل حیثیت سے آنے دینا یا حملہ آورون کے مقابلہ مین راجہ سے کسی قسم کی امداد کا وعدہ کرنا قرین مصلحت خیال نکیا۔

---

[51] جنرل دین چورا کو اس کام کے لئے منتخب کرنے کی وجہہ یہہ تہی کہ کنور نونہال سنگہ اسوقت اپنے باپ کے زبردست وزیر راجہ دہیان سنگہ سے مخلصی حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہا تہا وزیر موصوف فرانسیسیون کے فریق سے جسکا سر دہرا دربار لاہور مین جنرل دین چورا تہا بہت متنفر و خایف رہتا تہا اسلئے کنور کو یہہ توقع تہی کہ جنرل دین چورا کو فوج سکہہ کی سرداری دینے سے میری مدعا کو تقویت ہوگی ۱۲ مصنف

سکہون کا دارالریاست منڈی پر قبضہ کرنا۔

اگرچہ بلبیر سین نے خراج بہی ادا کر دیا مگر اوسکو ادائی خراج کے بعد یہہ حکم ملا کہ لشکرگاہ سکہان مین حاضر ہو کر جنرل سے ملاقات کرے اور جب وہ ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو اوسکو گہیر کر مقید کر لیا گیا اور حسب روایت رانائے پنجی خود اوسی کے ملازمون نے اوس سے یہہ دغا بازی کی تہی پہر بعد مقید کر لینے کے اوس سے کہدیا گیا کہ تا وقتیکہ تمام قلعجات ریاست منڈی ہمارے حوالہ نکروگے رہائی ناممکن ہے۔ یہہ بات کہ آیا اوسکے ملازمون نے اوسکے ساتہہ نمک حرامی کرکے اوسے گرفتار کرایا تہا یا نہین ایک امر مشتبہ ہے۔ مگر سوکیت نے جنرل دین چورا کی اعانت کرکے بڑی خوشی سے اپنے پرانے کینے نکالے۔ جس سے ان دونون ریاستون کے باہم جو ایک دیرینہ عداوت چلی آتی تہی آیندہ کے لئے اور بہی زیادہ مضبوط ہوگئی۔ راجہ بلبیر سین نے جو بے بسی کی حالت مین تہا سکہون کے ہر ایک حکم کو منظور کر لیا اور فوج سکہہ نے دارالریاست منڈی پر قبضہ کر لیا اور یہہ پہلا ہی قبضہ تہا جیسے کہ گورو گوبند سنگہ صاحب نے پیشین گوئی کی تہی[ف]۔ القصہ راجہ کو قید کرکے امرتسر بہیجدیا اور قلعہ گوبندگڈہ مین محبوس کیا گیا اور جنرل دین چورا نے جملہ قلعجات پر بغیر کسی زیادہ مزاحمت و مقابلہ کے قبضہ کر لیا مگر قابضان قلعہ کملاہ گڈہ نے جو چند عرصے سے راجہ کی حکومت و اختیار سے قریبا باہر ہو رہے تہے قبول اطاعت سے انکار کیا اسلئے ماہ ستمبر مین فوج سکہان نے اوسکا محاصرہ کر لیا۔

[ف] ہرچند کہ سکہہ بہت برسون سے منڈی سے خراج لیتے تہے مگر دارالریاست کے اندر کبہی قدم نہین رکہا تہا اور زر خراج شہر کے باہر ادا کیا جاتا تہا (وائن صاحب اپنے سفرنامہ مین لکہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب کا ایک اہلکار جو صاحب موصوف کی خدمت مین مامور تہا شہر کے اندر داخل نہین ہوا تہا (وائن صاحب کا سفرنامہ جلد ا صفحہ ۱۰۰) ۱۲ مصنف

قلعہ کملاو گڈہ کا محاصرہ

اس قلعہ کی تسخیر کا کام آسان نہ تھا اسواسطے علاوہ فوج موجودہ کے سردار اجیت سنگھ سندہانوالیہ کے ماتحت کمک کے لئے اور فوج روانہ کی گئی لیکن سکھون کی فوج مین بیماری کثرت سے شروع ہوگئی اور سردی کی شدت سے جو روز بروز ترقی پر تھی صدہا آدمی ہلاک ہونے لگے۔ باین ہمہ محاصرین نے ہمت نہ ہاری بلکہ زیادہ مستعدی ظاہر کی اور آغاز نومبر مین محصورین کو بعض بیرونی مورچون سے نکال دیا اور گو کنور نونہال سنگھ کے پانچوین نومبر کو قضا کرنے کی خبر نے محصورین کی ہمت کو کسیقدر ابھارا مگر جنرل ونچورا کے عزم تسخیر قلعہ کو بھی اس خبر نے اور زیادہ مستحکم کردیا چنانچہ آخرکار اونتیسوین ۲۹ نومبر کو محصورین نے بعض شرطین کرکے قلعہ حوالہ کردیا اور جنرل ونچورا نے کچھہ فوج اس قلعہ مین چھوڑکر باقی ماندہ سپاہ کے ساتھہ کلو کی جانب کوچ کیا۔

راجہ منڈی کا قید سے رہا ہونا

جنوری سنہ ۱۸۴۱ء مین جبکہ شیر سنگھ کو لاہور کی مہاراجگی ملی تو کچھہ مہینون بعد راجہ منڈی کو قید سے رہا کرکے وطن جانے کی اجازت دی گئی اور دیوی کی وہ مورت بھی جسکو سکھہ کملاہ گڈہ کے مندر سے اوٹھا لائے تھے اور کوہستان منڈی مین جسکی نہایت مانتا تھی اوسکو واپس دی گئی۔ مہاراجہ شیر سنگھ جو بالطبع ایک رحم دل شخص تھا اسوجہہ سے راجہ منڈی کی یہہ رہائی اوسکی ذاتی کارروائی تھی اور یہہ امر دہیان سنگھ وزیر لاہور کو بہت ناگوار گذرا کیونکہ اوسکو یہہ امید تھی کہ اوسکی رہائی کے عوض مین مجکو اور نیز ریاست کو ایک نذرانہ

کثیر حاصل ہوگا وہ بالکل منقطع ہوگئی اور اسی امید کے وثوق پر وزیر مشار الیہ اور بعض گسائین اور ساہوکاران منڈی کے باہم کچھہ خفیہ بات چیت بہی اس معاملہ مین ہوچکی تہی - راجہ منڈی کے امرتسر کو بہیجدئے جانے کے بعد شیخ غلام محی الدین کو جو دربار لاہور کے عاملان صیغہ مال مین سب سے بڑہ کر زیادہ ستان اور سخت گیر شخص تہا اس ملک کا مشخصہ بتعداد دو لاکھہ پینتیس ہزار ۲۳۵۰۰۰ روپیہ کرنے کی ہدایت ہوئی تہی چنانچہ اوسنے یہہ رقم اپریل ۱۸۴۱ء سے پہلے پہلے وصول کرلی تہی اور یہان سے پہر وہ کشمیر کی حکومت پر بہیجا گیا تہا مگر راجہ کو رہائی دینے کے بعد یہہ حکم دیا گیا کہ جمع مشخصہ شیخ غلام محی الدین کا لحاظ نرکہکر محاصل ملک کو بمقدار چار لاکہہ روپیہ وصول کرے حالانکہ بدون جبر و تعدی اور رعایا کی تباہی و بربادی کے اسقدر روپیہ حاصل ہونا ناممکن تہا اور منجملہ اس رقم کے ایک لاکہہ روپیہ راجہ کو اپنے صرف مین لانے کا حکم ہوا اور نوے ہزار روپیہ فوج سکہہ متعینہ منڈی کے مصارف کے لئے اور بارہ ہزار روپیہ سرداران سکہہ کی جاگیر کے واسطے اور پینتالیس ۴۵۰۰۰ ہزار روپیہ خیر خیرات اور متفرق اخراجات کے لئے قرار پائے اور مابقا کی نسبت خزانہ لاہور مین داخل کرنیکا حکم ہوا اگرچہ راجہ کو چار لاکہہ روپیہ کا محاصل کبہی وصول نہ ہوسکا مگر چونکہ خزانہ مین بہیجنے کے لئے کوئی ٹہیک تعداد زرخراج کی مقرر نہین ہوئی تہی اسلئے وہ لہنا سنگہ و رنجودہ سنگہ سرداران مجیٹہیا کی چشم پوشی سے ایک لاکہہ روپیہ سے جو اوسکو ذاتی مصارف کے لئے مقرر کیا گیا تہا کہین زیادہ اپنے واسطے وصول کرتا رہا -

بلبیر سین کا گورنمنٹ سے مدد درخواست کرنا۔

۱۸۴۵ء مین جنگ سکہان سے ذرا پہلے راجہ منڈی نے مسٹر ارسکن صاحب سپرنٹنڈنٹ ریاستہاے کوہستان شملہ کے پاس متعدد پیغامات بہیجے اور انگریزی حمایت مین آنے اور سکہون کے مقابلہ مین گورنمنٹ کے شریک حال ہونے کی خواہش ظاہر کی۔

اوسکی استدعا پر توجہ کا ہونا۔

چنانچہ ارسکن صاحب اور راجہ کے باہم خفیہ نامہ و پیام ہوتا رہا جس سے گورنمنٹ کا مدعا یہہ تہا کہ جس وقت سکہون کے برخلاف کلّو مین کوئی ہنگامہ و فساد برپا ہو تو وہ اسمین کچہہ دست اندازی نکرے کیونکہ علاقہ سراج متعلقہ کلّو کا انتظام من جانب دربار لاہور اوسکے سپرد تہا اور اوسکو یہہ بہی ہدایت کی گئی کہ اگر ممکن ہو تو سکہون کی فوج کو اپنے قلعون مین سے نکال دے۔

ہنگام جنگ ستلج اوسکی کارروائی

ہر چند کہ بلبیر سین دل سے تو سرکار انگریزی کا ہی ہواخواہ تہا مگر اوسکو بمجبوری ایک جماعت تین سو آدمیون کی زیر حکم وزیر گساؤن سردار رنجودہ سنگہ مجیٹہیا کی فوج مین شریک ہونے کے واسطے جسکے ماتحت فوج منڈی جنگ علی وال مین لڑی تہی بہیجنی پڑی۔ اگرچہ راجہ کے پاس حکام لاہور کی طرف سے متواتر احکام پہونچتے رہے کہ اوسکو بذات خاص سکہون کے لشکر مین حاضر ہونا چاہیئے مگر وہ اس مذکورہ بالا جماعت کو روانہ کرکے اور ایک رقم خطیر مصارف جنگ کے لئے سکہون کے پاس بہیجکر بذات خود سرکار انگریزی کے مقابلہ مین آنے سے اپنے تئین بچا گیا۔

راجہ منڈی کا گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت قبول کرنا

لیکن جنگ سوبہرانو کے بعد اوس نے اپنے ہمسایہ راجہ سوکیت کے اتفاق سے سبھو پنڈت نامے ایک خاص معتمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ریاستہاے کوہستان شملہ کی خدمت مین روانہ کیا اور گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت کا اظہار اور صاحب موصوف سے ملاقات کی درخواست کی۔ چنانچہ یہہ درخواست منظور ہوئی اور اکیسوین فبروری سنہ۴۶ع کو راجگان سوکیت و منڈی نے ارسکن صاحب سے بمقام بلاسپور ملاقات کرکے گورنمنٹ کی اطاعت باقاعدہ قبول کی۔

منڈی مین سکہون کے برخلاف بلوا ہونا

مگر راجہ نے انگریزون سے کہلم کہلا جا ملنے اور سکہون کا مقابلہ کرنے کے واسطے جنگ سوبہرانو کی فتح کامل کا بہی انتظار نہ کیا اور چوتہی فبروری کو اوس نے سردار منگل سنگہ رامگڈیہ کو جو شہر منڈی مین متعین تہا گہیر لیا اور اگر سردار مذکور اپنی اور اپنے ہمراہیون کی جان کی معافی لجاجت کے ساتہہ نہ مانگتا تو یہہ جماعت بلاشک نیست و نابود ہوگئی ہوتی۔ چنانچہ ان لوگون کی التجا قبول کرکے فوج منڈی نے اپنی حفاظت کے ساتہہ ان سب کو سرحد کانگڑہ تک جو قریب پچہتر میل کے تہی پہونچا دیا مگر اسکے بعد منگل سنگہ اور اوسکے یہہ لوگ اپنے عہد و پیمان سے پہر گئے اور یہان سے پچہلے پانو دو منزل کوچ کرتے ہوئے کملاہ گڈہ کے قرب و جوار مین اکثر مواضعات کو خاک سیاہ کرکے ایک قلعہ متعلقہ کملاہ گڈہ مین آ گہسے کیونکہ منڈی کی فوج اسوقت اور جگہہ مصروف تہی ان ہی ایام مین جبکہ خاص دار الریاست مین بمقابلہ فوج سکہہ یہہ بلوا ہوا تہا وہ بارہ قلعے بہی جن مین سکہون کی فوجین متعین

تہین حملہ کرکے چند روز مین اون سے چہین لی گئی تہے مگر قلعہ کملاہ باوجود یکہ منڈی کے چہہ ہزار آدمیون نے اوسکا باقاعدہ محاصرہ کر رکہا تہا صرف اوسوقت مفتوح ومسخر ہوا جبکہ سرکار انگریزی کو افواج سکہان پر کامل فتوحات ہو کر جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔

بعد جنگ ستلج گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے راجہ بلبیرسین کا ریاست پر بحال رہنا۔

از روی عہدنامہ منعقدہ مقام لاہور مورخہ نوین مارچ سنہ ۱۸۴۶ع چونکہ مہاراجہ لاہور کے جمیع حقوق اور قلعہ جات اور علاقہ جات واقع دوابہ جالندہر گورنمنٹ انگریزی کی حکومت مین منتقل ہو گئے تہے اسلئے بفور اختتام ان معاملات کے رانا بہوپ سنگہ نے جو اس خاندان کی نجیب الطرفین شاخ مین سے تہا بلا تامل مسند منڈی کی دعویداری کی مگر سوپریم گورنمنٹ نے اس بنا پر کہ اس شاخ کو خارج ہوی چار پشتین گذر چکی ہین اور مردہ دعوون کو از سر نو زندہ کرنا خلاف مصلحت ہے اس دعویداری کو منظور نکیا اور راجہ کو بدستور قائم وبحال رکہا۔

بلبیرسین کو ایک سند کا دیا جانا۔

اور چوبیسوین ۲۴ اکتوبر کو ایک سند بہ تعیین وتصریح اوسکے حقوق اور فرائض کے اوسکو عطا ہوئی۔[۵۱]

---

[۵۱] ترجمہ سند دستخطی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر مورخہ چوبیسوین اکتوبر سنہ ۱۸۴۶ع

چونکہ از روی عہدنامہ مابین سرکار کمپنی انگریز بہادر وسرکار لاہور مورخہ نوین مارچ سنہ ۱۸۴۶ع ملک کوہستان آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قبضہ اقتدار مین آگیا ہے اور راجہ بلبیرسین منڈی کے عالیشان رئیس نے گورنمنٹ انگریزی کی نسبت اپنی خالص ہواخواہی اور عقیدت مندی ثابت کی ہے بنابرین ریاست منڈی بموجب اونہین حدود کے جو سرکار انگریزی کے دخل سے پہلے اس ریاست کی مقرر تہین اب گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے راجہ

رانا بہوپ سنگہ کے دعاوی اور اونکا بے بنیاد ہونا	رانا بہوپ سنگہ اسوقت صرف دس برس کا تہا اور بالکل مفسدہ پرداز آدمیون کے قبضہ مین تہا جو اوسکے دعوون کے تسلیم کرانے کے

ند۱ اور اوسکو ایسے ورثا ذکور صلبی کو جو رانی کے بطن سے ہون نسلاً بعد نسل عطا کیجاتی ہے اور در صورت عدم موجودگی ایسے ورثاء صلبی کے خاندان منڈی کی نسل ذکور مین سے جو کوئی قریب تر رشتہ دار راجہ کا گورنمنٹ کے نزدیک ثابت ہوگا ریاست مذکور مع اختیارات حکمرانی اوسکو عطا کیجائیگی۔ راجہ کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کو اختیار حاصل ہے کہ منڈی کے کسی راجہ کو جسکا چال چلن ناقص ہو یا اپنی ریاست کا انتظام و نظم و نسق مناسب طور سے نکر سکے منڈی کی گدی سے خارج کر دے اور اوسکے کسی ایسے رشتہ دار قریب تر کو راجہ مقرر کر دے جو انتظام ریاست کی قابلیت اور گدی نشینی کا استحقاق رکہتا ہو اور راجہ صاحب یا اوس شخص مذکورہ صدر کو شرائط مندرجہ سند ہذا کی جو ذیل مین درج کیجاتی ہین پابندی اور تعمیل لازم ہوگی۔ **اول** راجہ صاحب کو ایک سالانہ نذرانہ تعدادی ایک لاکہہ روپیہ سکہ کمپنی خزانہ شملہ و سباتہو مین بذریعہ دو قسطون کے داخل کرنا ہوگا قسط اول یکم جون کو اور قسط ثانی یکم نومبر کو۔ **دوسری**۔ کسی جنس یا مال آمدنی خواہ رفتنی پر زکوٰت اور محصول نہ لیا جائیگا بلکہ حدود ریاست کے اندر ساہوکارون اور تاجرون کی حفاظت راجہ صاحب کو اپنے پر واجب خیال کرنی چاہئے۔ **تیسری**۔ حدود ریاست کے اندر راجہ صاحب کو سڑکین بنوانی چاہئین گی جنکا عرض بارہ فٹ سے کم نہو اور اونکی مرمت کی خبر رکہنی ہوگی۔ **چوتھی**۔ قلعہ جات کملاہ گڈہ و بنت پور کو مسمار کرکے زمین کے ہموار کر دین اور پہر کبہی اونکے بنوانے کا قصد نہ کرین*۔

پانچوین۔ جب کبہی جنگ اور ہنگامہ کا موقع ہو تو راجہ صاحب کو واجب ہوگا کہ اپنی کل فوج اور پہاڑی قلیون کو ہمراہ لے کر فوج انگریزی مین آ شامل ہون اور حکام انگریزی کے احکامات کی تعمیل کے واسطے مستعد رہین اور اپنی حیثیت کے موافق رسد مہیا کرین۔

چھٹے۔ اگر اونکے اور کسی اور ریاست کے باہم کوئی نزاع واقع ہو تو اوسکو انگریزی حاکمون کی خدمت مین رجوع کرین۔ **ساتوین**۔ دربارہ اخذ محصولات کانہائے آہن و نمک واقع علاقہ منڈی بمشورہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر ریاستہائے کوہستان شملہ قواعد منضبط کئے جایا کرینگے اور اون قواعد سے کبہی انحراف نہین کرنا ہوگا۔ **آٹھوین**۔ راجہ صاحب کوئی جزو اراضی اپنے علاقہ کا بدون علم اور رضامندی گورنمنٹ انگریزی کے ریاست سے علیحدہ کر دینے کے مجاز نہونگے اور نہ اوسکو بذریعہ رہن کے منتقل کر سکین گے۔ **نوین**۔ بردہ فروشی ستی۔ دختر کشی۔ اور مجذومون کے جلا دینے یا غرق کر دینے کا دستور جو قوانین انگریزی کے خلاف ہین ان سب باتون کا انسداد کرنا ہوگا کہ آیندہ کسی شخص کو اونکے از سر نو قایم و مروج کرنے کی جرات نہو اور راجہ صاحب کو لازم ہے کہ اپنی ریاست کے حدود کے باہر یا کسی دوسرے رئیس کے علاقہ پر دست درازی نکرین بلکہ اس سند کے شرائط کے پابند رہین اور ایسی تجویزین عمل مین لائین جن سے رعایا کی بہبودی ملک کی ترقی اور حقیت زمین کی درستی منصور ہو۔ دادخواہون اور مظلومون کے حق مین انصاف کیا جائے لوگون کے واجبی حقوق بحال رہین اور شاہراہون پر امن و امان قایم رہے اور راجہ صاحب اپنی رعایا کے مال مین دست درازی نکرین بلکہ اونکو ہمیشہ راضی و خوش رکہین اور رعایائے منڈی پر واجب ہوگا کہ راجہ صاحب اور اونکے جانشینون متذکرہ بالا کو اس ریاست کا مالک خیال کرین اور خراج واجبی

* کتاب عہد نامجات مرتبہ سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر مین لکہا ہے کہ یہہ شرط بعد ازین ترمیم ہوئی اور راجہ صاحب کو اجازت دی گئی کہ وہ اون مقامات کو جو عمارت لگاہ اور شور لے رہین محفوظ رکہین اگر اور رہا رکہون کو جو مستقل شوالہ وغیرہ کا نہون اور خاص کر قبور وغیرہ کو مسمار کردے اور ترمیم مین نہی بیان کی اور نتیجہ جو [illegible] سالہ کو سمجھو دیکہین ۱۲ محشی

لئے جان جوکہون مین پڑنے کو مستعد ہو وہ خاندان منڈی کی نجیب الطرفین شاخ مین سے تہا اور راجپوتون کے ہان گدی نشینی کے لئے راجہ کا خالص النسل ہونا بہت ضروری اور اہم خیال کیا جاتا ہی - مگر پانچ پشت سے یعنی شیو جوالا سین کے زمانہ اس شاخ کو کچہہ بہی حکومت اور اختیار حاصل نہین تہا صرف راجہ کے دست نگر تہے اور اوسی کے ہان سے کچہہ تہوڑی سی معاش پاتے تہے - تیگا سنگہ پدر بہوپ سنگہ سنہ ۱۸۴۲ع مین منڈی کی سکونت ترک کرکے مع اپنے قبایل کے سوکیت مین جا بسا تہا اور اپنی وفات تک راجہ سوکیت کی نوکری مین اوقات بسری کرتا رہا تہا اسواسطے کوئی امر بہوپ سنگہ کے طرفدارون کی اس کارروائی کو جایز نہین ٹہرا سکتا تہا -

ان دعوون کو بزور شمشیر حاصل کرنے کا اقدام -

مگر انہون نے گورنمنٹ انگریزی کے ہان سے اس دعویداری کے نامنظور ہونے پر قریب تین ہزار آدمیون کے کانگڑہ اور کہلور سے جمع کئے اور منڈی پر شبخون مار کر بہت سامال و اسباب غارت کیا اور پہر گوما مین پہونچکر نمک کی کوٹہیون کو لوٹ لیا - راجہ نے اس امر کی شکایت صاحب سپرنٹنڈنٹ ریاستہای کوہستان شملہ سے کی اس وجہہ سے ان مفسدون کی تنبیہہ کے لئے ایک سرکاری فوج روانہ کی گئی جس نے اونکو بہت جلد منتشر کر دیا اور بہوپ سنگہ اور اوسکے بہائیون کو کچہہ عرصہ تک جیل خانہ شملہ مین مقید رکہا گیا مگر نیک چلنی

عہد کے ادا کرنے مین کبہی انکار نہ کرین بلکہ اونکو فرمان بردار اور اونکے احکامات جایز کے تابع رہین ۱۲ مصنف

سر چارلیس ایچیسن صاحب بہادر کی کتاب عہد نامجات کی جلد دوم سے معلوم ہوتا ہی کہ راجہ صاحب بہادر والئ منڈی کو معمولی سند اختیار تبنیت کی بہی عطا ہو چکی ہے ۱۲ محشی

آینده کا اقرار کرلینے کے بعد رہا کر دئے گئے گو اوس نے گدی کی دعویداری سے دست بردار ہونے سے اب بہی انکار کیا۔

وزیر گساؤن

راجہ بلبیر سین کی حکومت اب بالاستقلال قایم ہوگئی تہی لیکن منڈی مین ایک اور شخص تہا جسکو فی الواقع راجہ سے بہی زیادہ قوت و قدرت حاصل تہی یہہ شخص اوسکا وزیر گساؤن تہا اور اسی کی دانائی اور جانفشانی کی وجہہ سے راجہ کے فریق کو غلبہ ہوا تہا اور زیادہ تر اوسی کی وساطت سے راجہ کو سکہون سے گدی حاصل ہوئی تہی اور اوسی کی لیاقت سے وہ گدی اوسکے قبضہ مین رہی تہی اسطرحپر وزیر مذکور کو ریاست کے اندر ایسا رتبہ حاصل ہوگیا تہا کہ جس سے راجہ کو رشک اور اوس فریق کو حسد پیدا ہوا جسکے سرغنہ پروہت ہرجس اور وزیر سنگہ تہے جو وزیر کی بیخ کنی کے درپے بدین توقع ہوی تہی کہ وہ خود اوسکے رتبہ اور عہدہ کے وارث اور قایم مقام ہوجائین۔ آغاز جنگ ستلج مین اس وزیر کے چال چلن سے راجہ کو کچہہ شبہہ پیدا ہوا تہا اور قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ ریاستہای کوہستان شملہ کا بہی یہی خیال تہا کہ وزیر گساؤن نے اس موقع پر اپنے آقا کے ساتہہ کوئی بیوفائی اور نمکحرامی نہین کی۔

جنگ ستلج مین اوسکا چال چلن

مگر اسمین شک نہین ہی کہ اوسنے سکہون کے ساتہہ بہت کچہہ سازش کر رکہی تہی۔ اوسنے سردار رنجودہ سنگہ مجیٹہیا سے ایک نہایت پُر منفعت اجارہ جالندہر سے لداخ تک محصولات سایر کا حاصل کرلیا تہا اور نیچ کے ملک

یعنی دیس مین بہی بہت سے ٹہیکے اور مستاجریان وغیرہ لے رکہی تہین اور جب منڈی مین بلوا ہوا وہ اپنی فوجکو ساتہہ پہلور مین ٹہرا رہا اور باوجود متواتر صادر ہونے احکام اپنے آقا کے طرح طرح کے حیلے حوالون سے اپنے پہونچنے مین توقف کیا - اگرچہ بلبیر سین کی قوت بہی گورنمنٹ انگریزی کے اوسکو راجہ تسلیم کرلینے کی وجہہ سے بہت بڑہ گئی تہی اور اسلئے اوس نے یہہ سمجہا تہا کہ اب وزیر کی اعانت کی چندان ضرورت نہین ہے بلکہ بہ صورت امکان اوسکی موقوفی کے راجہ کی دلی رضامندی اور خوشی متصور تہی - مگر اسبات پر وہ قادر نہو سکا کیونکہ حکام انگریزی وزیر کے حامی و مددگار تہے اور بغیر اونکی اعانت وحمایت کے اوسکا عہدہ اور جایداد تو کیا بلکہ جان بہی معرض خطر مین تہی -

راجہ بلبیر سین کی
وفات ۱۸۵۱ء
اور راجہ بجی سین
کی جانشینی اور
سازشین وغیرہ
جو اس موقع پر
وقوع مین آئین

راجہ بلبیر سین نے چہبیسوین جنوری ۱۸۵۱ء کو وفات پائی اور بجی سنگہ نامی ایک بیٹا چار برس کی عمر کا چہوڑا وفات سے ذرا پہلے یہہ سمجہکر کہ وزیر گساؤن ہی اہلکاران ریاست مین آخر ایک ایسا شخص ہے جسپر اعتماد کیا جا سکتا ہے اوس نے اوسکو طلب کر کے اپنی آخری خواہشون پر مطلع کیا - مگر وزیر کے مخالفین ریاست کے بڑے بڑے عہدون پر مسلط اور حاوی ہو رہی تہی اسوجہہ سے ایک عرصہ دراز تک ایک مستقل انتظام کے قایم ہونے کی امید کم تہی - راجہ متوفی کی والدہ جو راجہ ایشری سین کی صرف ایک حرم تہی ایک مفسدہ پرداز عورت تہی اور اپنے بیٹے کی زندگی مین بہی اوس نے چند مرتبہ

یہہ کوشش کی تہی کہ امور ریاست مین کچہہ اختیار حاصل کرے مگر ہمیشہ ناکام رہی تہی حتے کہ ایک عرصہ دراز تک محلسرا مین بہی داخل ہونے کی اوسکو ممانعت رہی تہی جب بلبیر سین کا انتقال ہوگیا تو اس نے بلا تامل محلسرا کا انتظام کہ یہان ہی خزانہ بہی تہا اپنے ہاتہہ مین لے لیا۔ حساب وکتاب کا کام تو ہر جس کابنہ کے ہاتہہ مین پہلے ہی تہا مگر اب اس نے پروہت کے ساتہہ اتفاق کیا اور متفقہ طور پر صیغہ عدالت کو بہی اپنے تحت مین کر لیا وو صاحبنی اا یعنی بلبیر سین کی مذکورہ بالا والدہ کو وزیر گساؤن سے جو ہمیشہ اوسکی اس قسم کی سازشون کا مانع ومخالف تہا نفرت تہی اسلئے وہ وزیر کے مخالفون کی نہایت طرفدار ہوگئی۔ مگر اون لوگون کو معلوم ہوگیا کہ بغیر وزیر کے اتفاق واعانت کے کچہہ نہو سکیگا کیونکہ وہ معاملات مالی مین دستگاہ کامل رکہتا تہا اور بڑا تجربہ کار تہا اور اپنے ملک کے حالات سے بخوبی واقف تہا اور آمدنی واخراجات ریاست کا اختیار مدت سے اوسکے ہاتہون مین چلا آتا تہا اور اہتمام صیغہ محاصل اراضی وآمدنی کانہاے نمک وآہن وغیرہ اقسام آمدنی کا بہی اوسیکے متعلق تہا۔

تقرری کونسل مدار المہامی۔

اسواسطے کونسل مدار المہامان ریاست منڈی مین وزیر گوساؤن کا نام بہی شامل کرکے گورنمنٹ کی خدمت مین بمراد منظوری پیش کیا گیا۔ بورڈ آف اڈمنسٹریشن پنجاب نے کونسل کا تقرر تو منظور کیا مگر وزیر کی نسبت یہہ خیال کیا کہ ریاست منڈی مین وہ اسقدر مقبول خاطر خاص وعام نہین ہے کہ اوسکو اس کونسل مین پریسیڈنٹ مقرر کیا جائے لیکن مسٹر بارنس صاحب کمشنر اضلاع

آخر وہی ستلج کے دلایل نے صاحبان صدر بورڈ پنجاب کے یہہ بات ذہن نشین کردی کہ وزیر کی ناپسندیدگی محض ایک غرض مند فریق سے متعلق ہی اور رعایا ریاست اوسکو عزیز رکہتی ہی اور میان بہاگ سنگہ کا پریسیڈنٹ کونسل مقرر ہونا بدینوجہہ ناپسند ہوگا کہ وہ اس گدی کے وارثون مین سب سے قریب تر ہے اور بجز وزیر گساون کے جو تمام کوہستان مین داناترین اشخاص گنا جاتا ہی کوئی شخص ایسا نظر نہین آتا جو اس عہدہ کی قابلیت رکہتا ہو۔ اسوجہہ سے آخرکار وزیر مذکور عہدہ پریسیڈنٹی کے لئے نامزد ہوا اور میان بہاگ سنگہ اور پروہت جسکو راجہ بلبیر سین اپنے مذہبی معاملات مین بہت مانتا تہا ممبران کونسل مقرر ہوئے۔ وزیر کے مخالف فریق کو اگرچہ اب بہی بہت قوت حاصل تہی مگر اوسنے اون سے علانیہ بگاڑ کرنا نہ چاہا کیونکہ اوسکو معلوم تہا کہ اوسکی حالت کو پورا پورا ثبات و استحکام نہین ہی اور بصورت اوسکی اس عہدہ سے برطرف ہوجانے کے اوسکی تمام دولت جو اوسنے تجارت سے جمع کی ہوئی تہی ضبط ہوجانے کے اندیشے مین پڑجائیگی اور اوسکو یہہ بہی یقین تہا کہ اوسکی حریف اپنی نالایقی اور بددیانتی سے بہت جلد خود بہ خود خراب اور ذلیل ہوجائینگے اور اوسکی خدمات کی ضرورت ریاست کو روز بروز زیادہ ہوتی جائیگی چنانچہ حقیقتاً ایسا ہی ظہور مین آیا۔

میان بہوپ سنگہ کا مقدمہ اور اسکے لئے گذارہ کا بندوبست

منجملہ اسباب اختلافات باہمی وزیر و ممبران کونسل میان بہوپ سنگہ بہی نزاع و تکرار کا ایک باعث تہا۔ اوسکی اور اوسکے دو بہائیون

کے لئے تین ہزار روپیہ سال کا گذارہ (منڈی کی کونسل نے) تجویز کیا تہا مگر اس رقم کو گورنمنٹ نے زیادہ خیال کرکے یہہ تجویز کی تہی کہ آٹہہ سو چالیس روپیہ سالانہ دیا جانا مناسب ہے اور اسکو لینے سے بہوپ سنگہ کو انکار تہا اور وہ یہہ کہتا تہا کہ لاہور جاکر مین اپنا استغاثہ پیش کرونگا اور حقیقت حال یہہ ہے کہ بہوپ سنگہ کے لئے بیشک یہہ مقدمہ ایک سخت اور مشکل کا معاملہ تہا کیونکہ وزیر کو اوس سے ایسی شدید نفرت تہی کہ وہ اوسکو تہوڑا یا بہت کچہہ بہی گذارہ دینا نہین چاہتا تہا اور وزیر کے فریق مخالف سے ایک ایسے مدعی کی تائید کرنے کی کیونکر توقع ہوسکتی تہی کہ جس سے کسی قسم کے فایدہ کی تو اونکو امید نہ تہی اور برعکس اسکے اوسکی سازشین اونکو تباہ کرڈالتین - بہرحال آخرکار ایک ایسا انتظام کیا گیا جسکے روسے بہوپ سنگہ کو ایکہزار دو سو بیس روپیہ سالانہ ملنے قرار پا گئے اور اوسنے وعدہ کرلیا کہ کبہی ریاست منڈی مین دخل اور دست اندازی نکرونگا مگر مسند نشین راجہ کی اطاعت گزینی اور اپنے دعوے گدی سے دست بردار ہوجانے پر وہ راضی نہوا کیونکہ اوسکو یہہ خیال تہا کہ ایسا کرنے سے اوسکی ہم قوموں مین اوسکی خفت اور حقارت ہوگی۔

منڈی کی بدانتظامی

منڈی کے انتظام مین سنہ ۱۸۵۲ء کے اندر وہی خرابی اور ابتریان واقع ہوئین جو وزیر گساؤن نے پہلے سے خیال کی تہین جن باتون سے کہ رعایا کے لوگ نالان تہے اون سب مین عدالت ہای راج منڈی کی اندہا دہند کارروائیان غالباً سخت ترین شکایات تہین کیونکہ یہہ نام کا عدل وانصاف محض انتقام یا طمع

ذاتی کے پورا کرنیکا ایک ذریعہ تہا اور ذرا ذرا سے قصورون پر بڑی بڑی سزائیں دیجاتی تہین اور عدالت کے حکم سے عورتین بر سر بازار ایسے جرائم کے لئے بہی فروخت کردی جاتی تہین جو خواہ اونکے رشتہ دارون ہی سے سرزد ہوئے ہون اور یہہ بات علانیہ مشہور تہی کہ یہہ بے ٹہکانے احکام اکثر و صاحبنی اا اور اوسکے فریق کے ہواخواہون کے محض ہوا و ہوس نفسانی کے پورا کرنے کے واسطے صادر کئے جاتے تہے[1]۔ اگرچہ حکام گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے فہمایش عمل مین آئی اور احکام صادر کئے گئے مگر اونپر کچھہ التفات نکیا گیا اسلئے یہہ سوال لازم آیا کہ آیا رعایا و ملک کے حال پر ترحم کرکے گورنمنٹ کو ریاست کا نظم و نسق تا بلوغ راجہ اپنے ہاتہہ مین لے لینا چاہئے یا نہین مگر یہہ خیال ہوا کہ گو اس کارروائی سے کیسا ہی نفع متصور ہوتا ہم قرب و جوار کی ریاستون کو موجب بدگمانی کا ہوگی۔

کونسل مدار المہامی کی تجدید۔

اسلئے کونسل مدار المہامی کو از سر نو مرتب کرنی کی تجویز قرار پائی اور کل انتظام صیغہ جوڈیشل و مال پر وزیر گساون کو اختیار دیا گیا جسکی خیر خواہی و ایمانداری پر کامل اعتماد تہا۔

---

[1] عورتون کا اپنے والدین یا مربیون یا سرکار کے ہاتہہ سے فروخت ہوتے رہنا کلو اور منڈی مین ہمیشہ سے مروج اور دیس کے آدمی ہمیشہ اسبات کا یقین رکہتے ہے کہ جب کبہی ضرورت ہو زوجیت یا حرم بنانے کے لئے پہاڑ سے عورتین حاصل ہو سکتی ہین۔ اور بیوہ اور لاوارث عورتین ہمیشہ سن جانب سرکار فروخت ہوتی تہین اور جب منڈی پر سکہون کا قبضہ ہوا تہا تو اوسوقت ادنہون نے اپنے اس استحقاق کا عملدرآمد اور بہی زیادہ سختی سے کیا تہا یعنی اونکے عہد مین کسی عورت کو بہی بدون منظوری حکام کے دوبارہ شادی کرنے کی اجازت نہ تہی۔ پس اس رسم سے جو ملک مین عموماً مروج تہی عدالت منڈی کی ان مذکورہ بالا خرابیون اور بے اعتدالیون کی سنگینی مین بہت کمی ہوجاتی ہے۔ مصنف

ترقی جو اوس سے منتج ہوئی

اس کارروائی کے فواید بہت جلد ظاہر ہوگئے آمدنی روز بروز بڑھنی گئی لوگون کو عدالتون کی اندہا دہندی کی شکایت نرہی اور اہلکاران ریاست کی سازشین اور فتنہ پردازیان بہی سُننے مین نہ آئین - پروہت کو جو ایک متعصب بڈہا آدمی تہا اور لوگ اوسکی بہت تعظیم کرتے تہے محلسرا اور خانگی انتظامات حوالہ کئے گئے اور میان بہاگ سنگہ کو جو کسی قسم کی لیاقت نہین رکہتا تہا داروغہ اصطبل مقرر کیا گیا اور سب حقیقی اختیارات متعلق بہ خزانہ و صیغہ مال اور عدالتون کو زیر گساؤن کے ہاتہہ مین دئیے گئے جو ہر چند کہ زیادہ ستان اور سخت گیر تہا مگر اس چہوٹی سی ریاست پر نہایت دانائی سے حکمرانی کرتا تہا جسکی ستایش گورنمنٹ انگریزی نے بہی بلا دریغ کی تہی -

بعض مفید ملکی اصلاحات کا عمل مین آنا۔

۱۸۵۶ء مین ممبران کونسل مدار المہامی کی تنخواہین مضاعف کی گئین اور نظم و نسق ریاست کے اخراجات مین بہت سی تخفیف کی گئی اور بعض اصلاحین مثل موقوفی طریقہ بیگار عمل مین آئین بیواؤن کے ازدواج مکرر کے واسطے بشرطیکہ ازروے مذہب ہنود اوسپر ازدواج کا اطلاق جوازاً ہوسکتا ہو بعض قواعد جدید مقرر کئے گئے چونکہ ازدواج مکرر ہندؤن کے شاستر کے رو سے جایز نہین ہے اسلئے ملک منڈی مین اس قسم کے ازدواجات کے لئے کوئی رسم رسوم ادا نہین کیجاتی تہی بلکہ ایک بیوہ جو اپنے لئے کوئی نیا محافظ تلاش کر لیتی تہی اوسکی آشنا سمجہی جاتی تہی زوجہ نہین متصور ہوتی تہی اور یہہ تعلق بہی صرف

عارضی ہوتا تہا اور ایسیہ ایک مالک کے پاس سے دوسرے کے پاس بہیڑ بکری یا دیگر اشیاء فروختنی کی طرح تبدیل ہوتی رہتی تہی ان قواعد جدید کے بموجب بیواؤن کے ازدواج مکرر یعنی کریوہ کے باضابطہ جواز کے لئیے ایک بہت خفیف نذرانہ یعنی فیس رجسٹری مقرر کی گئی جسکی قلیل ہونے کی وجہہ سے لوگون پر بار بہی نہوا اور اس نئے رشتہ کی قانونی منظوری بہی عمل مین آگئی۔ اور کسی بیوہ کے ساتہہ اسطرح سے شادی کرکے پہر چہوڑ دینا یا اوسکو دوسرے شخص کے حوالہ کر دینا آیندہ کے لئے ایک جرم قابل پاداش قرار پایا [۵۱]

راجہ بجے سین کی شادیان۔

اکیسوین جولائی ۱۸۵۹ء کو راجہ بجے سین کی شادی راجہ دتارپور کی پوتی اور اوسی مہینے کی چہبیسوین تاریخ کو راجہ ہری پور کی بہتیجی سے ہوئی۔ یہہ دونون خاندان بہت مفلس تہے مگر پہاڑی راجپوتون مین زوجہ کی شرافت خاندانی خاصکر دیکہی جاتی ہے اسوجہہ سے ان شادیون سے رعایاے منڈی کو بہت خوشی ہوئی۔ راجہ کی عمر اسوقت تیرہ ۱۳ برس کی تہی اور ایک ہوشیار و ذی فہم لڑکا تہا اور اوسکی تعلیم کا اہتمام پروہت کے سپرد تہا جو کونسل مدارالمہامی کا ایک ممبر تہا مگر اس پیر مرد کو انگریزی اور فارسی دونون کی ہی تعلیم سے ایک تعصب آمیز نفرت تہی اسلئیے اوسکو اس بات کے یاد دلانے کی ضرورت ہوئی کہ اوسکا

---

[۵۱] اس قانون کی اس ریاست مین زیادہ تر ضرورت تہی کیونکہ منڈی کی بدفعلیان تمام ملک کوہستان مین بہی جہان عورتون کی عصمت وعفت عموماً نادرات سے ہے ضرب المثل ہین ۱۲ مصنف

قیام اس عہدہ پر اپنے اس فرض کے کما حقہ انجام دینے پر موقوف ہے - لیکن اس فہمایش سے مطلق اثر نہوا اور راجہ کی تعلیم مین صرف غفلت ہی نہین کی گئی بلکہ پروہت اور وزیر گساون دونون نے گو ترغیب نہ دی ہو مگر ایسی بے اعتدالیون سے کم از کم چشم پوشی ضرور کی کہ جن سے نوعمر راجہ کی صحت جسمانی کو سخت نقصان پہونچا لہذا مئی ۱۸۶۱ع مین صاحب کمشنر بہادر جالندہر منڈی مین رونق افروز ہوے اور یہہ تحقیق کرکے کہ پروہت کے تغافل کی خبرین جو صاحب موصوف کو پہونچتی رہی تہین اون مین کسی قسم کا مبالغہ نہ تہا بلکہ راجہ پر اوسکا اختیار سواے خرابی کے کوئی فایدہ نرکہتا تہا اوسکو کانگڑہ بہیجدیا اور وزیر پر جسکا قصور بہی کچہہ کم نہ تہا دو ہزار روپیہ جرمانہ کیا - گورنمنٹ نے اس کارروائی کو منظور کیا اور مزید بران یہہ ہدایت کی کہ پروہت کے بیٹون کو بہی منڈی سے خارج کردینا چاہیے - پروہت شب شنکر کی جگہہ کوئی شخص مدار المہامی مین مقرر نہوا کیونکہ اول تو منڈی مین ایسا کوئی اور شخص موجود ہی نہ تہا جو اون تمام وظایف کے ادا کرنے کی قابلیت رکہتا ہو جنکی بجا آوری پروہت سے متعلق سمجہی جاتی تہی علاوہ برین کسی ایسے تیسرے ممبر کو کونسل مین بہرتی کرنا بہی قرین مصلحت نہ تہا جو بہ ظن غالب راجہ کے چچا میان بہاگ سنگہ کے اختیارات کو گہٹانے کے واسطے وزیر کے ساتہہ ضرور اتفاق کرتا - انتظام کی اس ترمیم کے بعد پہلی حالت کی بہ نسبت امور ریاست بہتر طور سے چلنے لگے اور ۱۸۶۳ع مین مسٹر کلارک صاحب جو پنجاب کے سررشتہ تعلیم کے عہدہ دارون مین سے تہے راجہ کی تعلیم کے نگران حال مقرر ہوئے -

پروہت شب شنکر کا منڈی سے جلا وطن ہونا

راجہ کے واسطے سلامی کی توپونکا مقرر ہونا۔

سنہ ۱۸۶۴ع مین گورنمنٹ ہند نے راجہ کے لئے گیارہ توپون کی سلامی مقرر کی اور یہہ استحقاق عطا فرمایا کہ جب کسی ضلع کے صدر مقام مین تشریف لائین تو صاحب اسسٹنٹ کمشنر اونکا استقبال کیا کرین۔

سنہ ۱۸۶۶ع مین راجہ کا گدی نشین ہونا۔

بارہوین اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ع کو راجہ سن تمیز کو پہونچگیا اور صاحب کمشنر بہادر جالندہر نے دربار عام مین معمولی خلعت بہ تقریب سپردگی اختیارات عطا کیا۔

اس وقت مین وزیر گسائون کا اقتدار بہت گہٹا ہوا تہا اور راجہ کو یہہ منظور تہا کہ زیادہ تر اختیارات اپنے چچا کو سپرد کرے مگر اوسکو اس ارادہ سے باز آنے اور وزیر گسائون سے صلح کر لینے کی ترغیب دی گئی اس سبب سے وزیر کے جملہ اختیارات اوس نے بہ دستور قایم رکہے۔ جو فواید کہ راجہ کو اپنے وزرا کی دانشمندانہ نگرانی و اہتمام سے حاصل ہوئے تہے اونکی قدرشناسی کی غرض سے راجہ نے اپنے آغاز عہد حکومت کی نیک فالی کے طور پر یہہ نیت کی کہ اوس رقم مین سے جو اوسکی نابالغی کے ایام مین پس انداز ہوئی تہی ایک لاکہہ روپیہ لیکر ایسے رفاہ عام کے کامون مین لگائے جنسے ریاست کو بہت فایدہ پہونچے۔ ان مفید کامون کی فہرست مین یہہ چیزین شامل تہین۔ اول ایک ڈاکخانہ جو گورنمنٹ کے سررشتہ ڈاک سے علاقہ رکہے۔ دوسرے ایک بڑا مدرسہ خاص منڈی مین۔ تیسرے ایک شفاخانہ۔ چوتہے ایک عمدہ رستہ خچرون کی آمدورفت کے قابل درہ ببّو پر بیجناتہہ سے لیکر قصبہ سلطانپور واقع کلو تک۔ پانچوین جو راستہ کہ وادی کانگڑہ سے کلو اور شملہ کی طرف علاقہ منڈی مین سے ہوکر گذرا ہے اوسپر سرائین اور ڈاک

بنگلے - چنانچہ یہہ کام فی الفور شروع کردئیے گئے اور منجملہ انکے بعض تو اختتام کو پہونچ چکے ہین اور بعض ابتک بن رہی ہین -

جو امید کہ راجہ کے عہد کے آغاز سے ہوئی تہی اوسکا پورا نہونا

مگر وہ امیدین کہ جو راجہ کے اوایل عہد سے پیدا ہوئی تہین بدقسمتی سے ظہور مین نہ آئین - اس بات کی معقول توقع ہوسکتی تہی کہ یہہ ریاست جو بالکل گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ اختیار مین رہی تہی اور جسکی بارہ مین اور ریاستون کی طرح گورنمنٹ نے اپنے کو قاعدہ عدم مداخلت بہ امور اندرونی کا پابند نہین کیا تہا اوسکے خوردسال راجہ کو ایسی تعلیم دیجائیگی جسکی وجہہ سے وہ ایمانداری اور قابلیت کے ساتہہ فرایض حکمرانی کو انجام دے سکیگا اور اس بات کو جان سکیگا کہ کونسا اہلکار اعتماد کے قابل ہے اور اپنی رعایا کی بہبودی اور خوشحالی کا بدل خواہان رہیگا کیونکہ یہہ راجہ ہنوز چار ہی برس کا تہا کہ اوسکی تعلیم و تربیت زیر اہتمام و ہدایت حکام انگریزی ہونی شروع ہوئی تہی اور قبل از سپردگی اختیارات ریاست چند سال تک ایک انگریز اتالیق اوسکی تعلیم کی نگرانی اور تکمیل کے واسطے بالتخصیص مقرر رہا تہا - مگر عورتون کی صحبت اور دخل اور ایسے لوگون کی مضر صلاحون سے جو رئیس کی نالایقی مین اپنا فایدہ سمجہتے تہے منڈی مین اوس کلیہ قاعدہ کی تائید کے لئے ایک اور نظیر حاصل ہوئی جس سے ہندوستانی ریاستون مین کسی رئیس کے زمانہ نابالغی کا زیادہ طویل ہونا اوسکی عادات و اطوار کے حق مین نہایت مضر ثابت ہوتا رہا ہے -

منڈی مین بدنظمی و فضول خرچی

چنانچہ راجہ کو اختیارات ملنے پر کچہہ بہت عرصہ نگزرا تہا کہ نظم و نسق

ریاست منڈی مین بہت جلد ابتری سرایت کر گئی راجہ نہ تو خود ہی کاروبار ریاست کی جانب متوجہ ہوتا تہا اور نہ اپنے وزیر کی دست اندازی اور صلاح کو ہی گوارا کرتا تہا اور کارہای مفید عام پر جو روپیہ صرف ہو رہا تہا وہ موقوف ہو گیا اور نازیبا کامون مین ریاست کی آمدنی اوڑائی جانے لگی۔

گورنمنٹ کی طرف سے راجہ کو تنبیہہ۔

بنا برین ۱۸۶۸ء مین نواب ویسرای و گورنر جنرل بہادر کو لازم آیا کہ راجہ کو اس امر سے متنبہ کرین کہ اوس قرارداد کے بموجب جو ۱۸۴۶ء مین ریاست منڈی کے ساتہہ عمل مین آیا تہا گورنمنٹ کو ایسے رئیس کی معزولی کا اختیار حاصل ہی جسکا چال چلن خراب ثابت ہو اور نظم و نسق ریاست کی قابلیت نرکہتا ہو۔ پس اگر گورنمنٹ کی دوستانہ نصیحتون سے کوئی نتیجہ مترتب نہو گا تو رعایای ملک کے حال پر ترحم کر کے یہہ اختیار معرض نفاذ مین لایا جائیگا۔

ایک نئی کونسلر یعنی مشیر کا مقرر ہونا۔

اس تنبیہہ و تہدید سے اوسوقت تو ریاست کے انتظام مین قدرے اصلاح و ترقی ہوگئی مگر پہر ویسا ہی حال ہو گیا اور جون ۱۸۷۰ء مین مسٹر کلارک عہدہ مشیری راجہ سے علیحدہ کئے گئے جو کہ اکتوبر ۱۸۶۶ء سے یعنی جب سے کہ راجہ گدی نشین ہوا تہا وہ مامور تہے اور مسٹر ای ہیرسین صاحب بنگال سروس بجائے انکے مقرر ہوئے تاکہ راجہ کو تمام انتظام ریاست مین باتفاق وزیر گساؤن صلاح اور مشورہ دین اور اون اصلاحات کو منڈی مین جاری کرائین جنکا بہت عرصہ سے وعدہ ہوتا رہا ہی مگر ظہور مین نہین آئین۔

آبادی و محاصل ریاست منڈی

ریاست منڈی کی تعداد مردم شماری قریب ایک لاکہہ چالیس ہزار آدمیون

کے اور محاصل ملک بموجب سب سے اخیر کاغذات حساب کے قریب ساڑہے تین لاکھہ روپیہ سالانہ کے ہے اور آمدنی کی اصل بدین محاصل اراضی و محصولات نمک و آہن ہین جن سے قریب بہ نصف محاصل اراضی کے حاصل ہوتا ہے اور منجملہ کل آمدنی کے ایک ثلث نمک سے - اور ریاست کے معمولی مصارف جن مین ایک لاکھہ روپیہ خراج کا بہی شامل ہے جو گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاتا ہے ڈہائی لاکھہ روپیہ تک مین باسانی چل سکتے ہین - چند سال سے نمک کی آمدنی مین کسی قدر ترقی ہو گئی ہے اور لوہے کی کانون کی آمدنی قریبًا ایک ہی حالت پر ٹہری ہوئی ہے سنہ ۱۸۵۰ و ۱۸۵۱ع مین نمک کی آمدنی چوہتر ہزار آٹہہ سو ستاسی ۷۴۸۸۷ روپیہ اور لوہے کی آمدنی پچیس ہزار چار سو چوہتر ۲۵۴۷۴ روپیہ تہی - سنہ ۱۸۵۴ و ۱۸۵۵ع مین پچاسی ہزار تین سو ترپن ۸۵۳۵۳ اور انتیس ہزار آٹہہ سو پینتیس ۲۹۸۳۵ روپیہ ہوئی سنہ ۱۸۵۷ و ۱۸۵۸ع مین پچاسی ہزار تین سو اٹہتر ۸۵۳۷۸ روپیہ اور انیس ہزار ایکسو سولہ ۱۹۱۱۶ روپیہ اور سنہ ۱۸۶۱ و ۱۸۶۲ع مین ایک لاکھہ پانسو پینتالیس ۱۰۰۵۴۵ اور چوبیس ہزار سات سو بہتر ۲۴۷۷۲ روپیہ آمدنی ہوئی تہی اور محاصل اراضی کبہی ایک لاکھہ پچپن ہزار ۱۵۵۰۰۰ روپیہ سے زیادہ نہین ہوتا ہے - ریاست منڈی مین سپاہ جنگی اسقدر قلیل ہے گویا نہین ہے سوار تو مطلق ہی نہین ہین اور توپخانہ مین صرف چار توپین ہین اور وہ بہی بہت چہوٹی چہوٹی اور سال حال یعنی سنہ ۱۸۷۱ع مین برائے نام ایک ہزار ساڑہے سات سو پیادے نوکر ہین جنکے پاس تلوارین اور توڑہ دار بندوقین ہین مگر اونکے لئے کوئی آئین فوجی یا قواعد جنگی بالکل مقرر نہین ہے اور اونکی خدمات متعلقہ صرف اس قسم کی ہین جیسی کہ دیہاتی پولیس کی ہوتی ہین اور بجائے تنخواہ نقد کے انکو یا تو غلہ دیا جاتا ہے یا زمینین دی ہوئی ہین[۵۱] فقط -

---

[۵۱] گورنمنٹ پنجاب کی رپورٹ سالانہ سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع مین اس ریاست کی آمدنی وغیرہ حسب ذیل لکہی ہے - ۱۲ محشی

آبادی تخمینا	آمدنی تخمینا	فوج مع پولیس
۱۲۵۹۳۶	۴۰۰۰۰۰	۸۷۵

ضمیمجات

یہہ نقشہ جات جو اوس زمانہ مین مرتب ہوئی تہی جبکہ اضلاع اینر وہی ستلج مین انگریزی عملداری نئی نئی قایم ہوئی تہی اکثر غلط ہین اور بعض نامونکا پتہ چلانا بہی محال ہے مگر چونکہ اون سے ایک عمدہ بصیرت اور آگہی حاصل ہوتی ہے لہذا بدون کوشش تصحیح کے چہاپے جاتے ہین[1] ۱۲ مصنف

---

[1] اس زمانہ مین جبکہ ان خاندانون مین سے تہوڑے ہی باقی رہگئے ہین جہانتک نام وغیرہ اس ترجمہ مین صحیح ہونے ممکن تہے نقشجات مین ایک خانہ اضافہ کرکے کردیے گئے ہین اور فی الواقع مترجم کے نزدیک یہی اور زیادہ دقیق طور سے تصحیح کرنا لاحاصل تہا علاوہ برین دو نقشے جن سے کُل پنجاب کی موجودہ بااختیار حکومتون کی مختصر کیفیت واضح ہوتی ہے - پنجاب گورنمنٹ کی سالانہ رپورٹ سنہ ۱۸۸۱-۸۲ء سے نقل کرکے توضیح حال کے لئے شامل کردئے گئے ہین - مترجم

ضمیمہ الف

نقشہ فتوحات وعطیات راجہ رنجیت سنگہ بابت سنہ ۱۲۱۴ و سنہ ۱۲۱۵ و سنہ ۱۲۱۶ فصلی مطابق سنہ ۱۸۰۶ و سنہ ۱۸۰۷ و سنہ ۱۸۰۸ عیسوی

تعداد مواضعات	نام تعلقہ	نام پرگنہ	کس سے لیا گیا	کس کو دیا گیا	تخمینی محاصل		سنہ فصلی	تصحیح من مترجم
					روپیہ	روپیہ		
۱۰	۰	لودیانہ	رای الیاس کی رانی سے	راجہ بہاگ سنگہ کو	۱۴۰۴۰	۰	۱۲۱۴	۰
۶	۰	ایضاً	رانی رای الیاس اور رانی لچہمی سے	ایضا	۱۳۴۰	۰	۱۲۱۴	۰
۱	جنڈالہ	ایضاً	رانی رای الیاس سے	ایضا	۷۱۰	۰	۱۲۱۴	۰
۹	ایضاً	ایضاً	رانی رای الیاس سے اور رانی لچہمی سے	ایضاً	۱۹۴۰	۰	۱۲۱۴	۰
۱۴	ایضاً	ایضاً	رانی رای الیاس سے	ایضاً	۱۷۴۰	۰	۱۲۱۴	۰
۴	کوٹ	پایٔب[لہ]	ایضا	ایضاً	۶۰۰	۰	۱۲۱۴	۰
۲	جگرانو	تہاڑہ	ایضاً	ایضاً	۱۴۰۰	۰	۱۲۱۴	۰
۲	بسیہ	ایضاً	میان غوث کی زوجہ سے	ایضاً	۱۵۱۰	۰	۱۲۱۴	بسیان۔
۳	گہونگرانہ	پایٔب	گوجر سنگہ و جہنبل سنگہ رای پور والون سے	ایضاً	۲۲۵۵	۰	۱۲۱۵	گوجر سنگہ و جہنبل۔ جہنبل سنگہ کے ساتہہ لفظ سنگہ غلط ہے۔
۴۰	مونڈا	سرہند	پسران دہرم سنگہ امرت سری	ایضا	۱۷۰۰۰	میزان ۴۲۵۱۵	۱۲۱۵	۰
۱۷	بدووال	لودہانہ	رانی رای الیاس	گوردت سنگہ	۱۵۵۰۰	۰	۱۲۱۴	۰
۸	ایضاً	ایضا	رانی رای الیاس وسکہان کہتہ	ایضاً	۷۵۰	۰	۱۲۱۴	۰
۵	جگرانو	تہاڑہ	رانی رای الیاس	ایضاً	۴۴۰	۰	۱۲۱۴	۰
۳	ایضاً	پایٔب	رانی رای الیاس و رانی لچہمی	ایضا	۳۶۰	۰	۱۲۱۴	۰

[لہ] جس جس جگہ پایٔب لکہا ہوا ہے وہان سب جگہہ پایل صحیح ہے کیونکہ جب اس لفظ کو پا ا یل پڑہی ہوئے لام ہی لکہو تو دیئے ہی کی طرح پڑہا جاسکتا ہے اگرچہ پایل و سرہند اوس وقت بہی اور اب بہی پٹیالہ کی قلمرو میں تہے اور ہین مگر اس تعلقہ اور پرگنہ کی تقسیم سے تقسیم تعلقہ جات زمانہ شاہان دہلی مراد ہے ۱۲ مترجم

تتمہ ضمیمہ (الف)

تعداد مواضعات	نام تعلقہ	نام پرگنہ	کس سے لیا گیا	کس کو دیا گیا	تخمینی محاصل		سنہ فصلی	تصحیح مترجم
					روپیہ	روپیہ		
۴	گھونگرانہ	پایب	گوجر سنگھ وجیتا سنگھ	گوردت سنگھ	۱۸۰۵	۰	۱۲۱۴	گوجر سنگھ وجھتا معروف جھتا سنگھ
۱	ایضاً	ایضاً	گوجر سنگھ وجھنڈل سنگھ	ایضاً	۵۵۰	۰	۱۲۱۴	گوجر سنگھ وجھنڈل
۲	گھونگرانہ	رحیم آباد	رانی لچھمی	ایضاً	۲۵۰	میزان ۲۳۷۹۰	۱۲۱۶	۰
۱۳	کوٹ	پایب	رانی راہو الیاس	راجہ جسونت سنگھ	۱۴۴۴۰	۰	۱۲۱۴	
۸	ایضاً	تہارہ	ایضاً	ایضاً	۴۰۰۵	۰	۱۲۱۴	۰
۱	ایضاً	پایب	رانی راہو الیاس وگوجر سنگھ ـ	ایضاً	۸۱۰	۰	۱۲۱۴	۰
۲	لبیان	تہارہ	زوجہ میان خوت	ایضاً	۱۶۳۰	۰	۱۲۱۴	۰
۶	تلونڈی	ایضاً	رانی راہو الیاس	ایضاً	۵۳۱۰	۰	۱۲۱۴	۰
۱	جگراؤ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۷۰۰	۰	۱۲۱۴	۰
۲	گھونگرانہ	ایضاً	گوجر سنگھ	ایضاً	۱۹۵۰	۰	۱۲۱۴	۰
۵	ایضاً	ایضاً	گوجر سنگھ و کابل خان	ایضاً	۱۴۰۰	۰	۱۲۱۴	
۴	ایضاً	ایضاً	گوجر سنگھ	ایضاً	۳۱۵	۰	۱۲۱۵	۰
۲	کہنہ	پایب	رانی راہو پوری سے	ایضاً	۵۲۵	۰	۱۲۱۶	۰
۸	ایضاً	سرہند	ایضاً	ایضاً	۱۰۰۰	۰	۱۲۱۶	۰
۷	ایضاً	پایب	رتن سنگھ ونادون سنگھ	ایضاً	۱۵۰۲	۰	۱۲۱۶	رتن سنگھ وندھان سنگھ
۱	ایضاً	مچھیوارہ	نادون سنگھ	ایضاً	۸۰۰	میزان ۳۴۴۴۰	۱۲۱۶	ماچھی وارہ - ندھان سنگھ
۸	ڈاکہ	لودیانہ	رانی راہو الیاس	فتح سنگھ آہلووالیہ	۴۴۸۰	۰	۱۲۱۴	داکھا

سلہ واضح ہو کہ راہو پورہ اور گوجروال متعلقہ ضلع لودیانہ مین جوگری وال گوت کے زمیندار آباد ہین انکی خاندان مین مدت سے بہت سے گاؤن کی چودہراہٹ چلی آتی تھی جو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے انہی ان حملون مین نیست ونابود کردی انکی نامون مین لفظ سنگھ بہت کم مروج تھا بلکہ اکثر خان کہلاتے تھے مثلاً کرم پرکاش خان ونورنگ خان - پس غالب ہو کہ قبول خان بھی انہین ہی کوئی حصہ دار ہوگا اور جھنڈل - ملا - گوجر سنگھ سب اسی خاندان کے حصہ دارون کے نام ہین ۱۲ مترجم -

تتمہ ضمیمہ (الف)

تعداد مواضعات	نام تعلقہ	نام پرگنہ	کس سے لیا گیا	کس کو دیا گیا	تخمینی محاصل		سنہ فصلی	تصحیح مترجم
					روپیہ	روپیہ		
۳	ڈہاکہ	لودیانہ	رانی رای الیاس وسکہان کانگڑہ	فتح سنگہ آہلوو الیہ	۴۱۰	۰	۱۳۱۴	غالباً گوہی زمیندار گوت کانگڑے کے ہونگے ۔
۳	کوٹ	پایب	رانی رای الیاس	ایضاً	۳۶۲۰	۰	۱۳۱۴	۰
۷۱	جگرانو	تہاڑہ	ایضاً	ایضاً	۲۶۱۹۵	۰	۱۳۱۴	۰
۶	بسیان	ایضاً	زوجہ میان غوث	ایضاً	۲۱۰	۰	۱۳۱۴	۰
۱۹	تلونڈی	ایضاً	رانی رای الیاس	ایضاً	۵۸۰۰	۰	۱۳۱۴	۰
۴۱	نراین گڑہ	ناہن	کنور کشن سنگہ	ایضاً	۱۳۵۸۰	۰	۱۳۱۵	۰
۳	رای پور	پایب	جبل سنگہ و ہلا سنگہ	فتح سنگہ آہلوو الیہ	۱۴۰۰	میزان ۴۴۹۵	۱۳۱۵	جٹ مل و ملاّ
۱۲	گہلا	لودیانہ	رانی رای الیاس و لچھمی	دیوان محکم چند	۶۶۸۰	۰	۱۳۱۴	گیہلا
۱۴	ایضاً	پایب	ایضاً	ایضاً	۲۰۷۵	۰	۱۳۱۴	۰
۳	ایضاً	ایضاً	رانی رای الیاس و نند سنگہ	ایضاً	۶۴۰	۰	۱۳۱۴	۰
۸	کوٹ	ایضاً	رانی رای الیاس	ایضاً	۵۷۷۰	۰	۱۳۱۴	۰
۲۵	جگرانو	تہاڑہ	ایضاً	ایضاً	۱۳۷۷۰	۰	۱۳۱۴	۰
۷	تلونڈی	ایضاً	سید محمد و سید مرزا زرانی الیاس	ایضاً	۳۰۰۰	۰	۱۳۱۴	سید شبیر محمد و سید میرزا ورانی راے الیاس
۲	ایضاً	ایضاً	رانی رای الیاس	ایضاً	۲۱۰		۱۳۱۴	
۱۲	دہرم کوٹ	ایضاً	زوجہ سردار تارا سنگہ	ایضاً	۴۰۱		۱۳۱۵	
۷۷	کوٹ کپورہ	ایضاً	سردار جگت سنگہ بوڑیہ والہ	ایضاً	۶۱۴۰۰		۱۳۱۵	سردار جگتا کوٹ کپورہ والہ
۱۲	زیرہ	ایضاً	زوجہ موہر سنگہ	ایضاً	۷۵۰۰			
۴۱	تردکوٹ	ایضاً	گلاب سنگہ	ایضاً	۱۹۱۲۵		۱۳۱۶	غالباً دہرم کوٹ ہے
۶	سنیوال	پایب	رانی لچھمی	ایضاً	۲۴۶۱	۰	۱۳۱۶	ساہنے وال
۸	۰	راہو	ایضاً	ایضاً	۱۷۷۸	۰	۱۳۱۶	
۱۳	۰	۰	ایضاً	ایضاً	۲۵۲۵	۰	۱۳۱۶	

تتمہ ضمیمہ (الف)

تعداد و حصص دیہات	نام تعلقہ	نام پرگنہ	کس سے لیا گیا	کس کو دیا گیا	تخمینی محاصل روپیہ	روپیہ	سنہ فصلی	تصحیح من مترجم
۱۰	جنڈہر							
۱۲	چندپور	رحیم آباد	رائو محمد خان	ایضاً	۲۵۰۰۰		۱۲۱۶	ان چار دن نمبرون کی صحت کا اعتماد نہین ہے۔
۱۴	دہرای							
۱۲	بارد پور					۱۵۴۴۳۵		
۱	کوٹ	پایب	رانی رائو الیاس وگوجر سنگہ	لبیاوا سنگہ	۸۱۴	۰	۱۲۱۴	
۹	جگرانو	نہاڑہ	رانی رای الیاس	ایضاً	۴۹۰۰	۰	۱۲۱۴	
۳	لبیان	ایضاً	زوجہ میان غوث	ایضاً	۱۳۰۰	۶۹۱۴	۱۲۱۴	
۱	تلونڈی	ایضاً	رانی رای الیاس	سردار ہنگا سنگہ	۴۰۰	۴۰۰	۱۲۱۴	بہنگا سنگہ
۱۲	بہرت گڈہ	پایب	زوجہ تارا سنگہ	کہربا سنگہ	۴۳۷۰		۱۲۱۵	گربہا سنگہ یہ شخص مہاراجہ رنجیت سنگہ کے بڑے نامی جاگیردار سردارون مین سے تہا جو مع مشہور و معروف پہولا سنگہ اکالی و کرم سنگہ چاہل و کپتان بل بہدر گورکہیہ کے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ملازم ہو گیا تہا نوشہرہ کے نزدیک دریا ے اٹک کے قریب افغانون قوم خٹک کے مقابلہ مین مارا گیا۔
۱۷	ایضاً	رحیم آباد	ایضاً	ایضاً	۶۰۱۱		۱۲۱۵	
۱	ایضاً	راہو	ایضاً	ایضاً	۳۰۰		۱۲۱۵	
۲	لبان گڈہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۲۰		۱۲۱۵	
۲۵	ایضاً	رحیم آباد	ایضاً	ایضاً	۶۱۶۸		۱۲۱۵	
۵	دہنور	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۶۶۵	۲۲۶۳۴	۱۲۱۵	
۳۴	دہرم کوٹ	تہاڑہ	ایضاً	عطر سنگہ	۳۰۳۰		۱۲۱۵	
۱۳	شیرگڈہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۹۸۰	۴۰۱۰	۱۲۱۶	
۱	گہونگرانہ	ایضاً	گوجر سنگہ و ٹیکوٹ	دولا سنگہ	۷۰	۷۰	۱۲۱۵	گوجر سنگہ و ٹیک چند
۲۷	کہمر	سرہند	دہرم سنگہ	جودہ سنگہ بہیہ	۴۲۰۰۰	۴۲۰۰۰	۱۲۱۶	کہڑر او رجودہ سنگہ کلیہ پڑہنا چاہیے کیونکہ ممالک اینر و ٹی ستلج مین کہمر کوئی مقام نہین ہے علاوہ برین انہین فہرستون کے ایک دوسرے مقام سے دہرم سنگہ کا رئیس کہڑر ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

تتمہ ضمیمہ (الف)

تعداد موضعات	نام تعلقہ	نام پرگنہ	کس سے لیا گیا	کس کو دیا گیا	تخمینی محاصل		سنہ فصلی	تصحیح من مترجم
					روپیہ	روپیہ		
۹	چہلوڑی	جدری	زوجہ سردار نبگالی سنگہ	جودہ سنگہ کالسیہ	۶۰۰۰		۱۲۱۶	بگییل سنگہ چہلونڈی کا مشہور سردار تہا اور جدری صحیح نہین معلوم ہوتا غالباً کچہہ اور نام ہے —
۹	کہیلادر	بورند	ایضاً	ایضاً	۴۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۲۱۶	غالباً بوڑیہ
۲۰	گہونگرانہ	پایب	گوجر سنگہ	کرم سنگہ نگلہ والہ	۱۲۳۳۵		۱۲۱۵	
۷	ایضاً	ایضاً	گوجر سنگہ و جوت سنگہ	ایضاً	۲۳۵۰		۱۲۱۵	راہی پور اور گوجروال کے چودہریون مین دو شخص جتیا نام کے تہے ایک بڑا مشہور تہا دوسرا چہوٹا۔ جوت سنگہ غلط معلوم ہوتا ہے اسلئے جتیا سنگہ پڑہنا چاہئے —
۵	ایضاً	ایضاً	گوجر سنگہ و افغانان مالیر کوٹلہ	ایضاً	۳۴۱۰		۱۲۱۵	
۴	ایضاً	ایضاً	گوجر سنگہ	ایضاً	۳۳۲۰	۲۳۴۱۵	۱۲۱۵	
						میزان کل ۴۰۰۵۱۸		

فہرست ہذا ۱۸۰۹ء مین مرتب ہوئی تہی ۱۲ مصنف

دستخط (لفٹننٹ کرنل ڈیوڈ آکٹر لونی)

ضمیمہ (ب)

فہرست اون سرداروں کی جنکا ملک مابین ستلج و بیاس کے یعنی دوابہ جالندہر مین علاوہ اضلاع کوہستان کے واقع ہے یہہ فہرست اون پورانے کاغذات سے مرتب کی گئی ہے جو آدینہ بیگ خان کے عہد مین من ابتدائی سنہ ۱۱۶۸ ہجری تا سنہ ۱۱۷ ہجری قریب سنہ ۱۷۵ء کے لکہی گئی تہی اور اب بطور نسخ ہاتہ آئی ہے۔

نام سردار	نام پرگنہ	تعداد محاصل	میزان کل	تعداد فوج		تصحیح من مترجم
				سوار	پیدل	
سکہو سنگہ[۵]	تلاون	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۴۰		غالباً تلون
سردار فتح سنگہ آہلوالیہ	ایضاً	۱۴۵۰۰	۶۳۸۴۸۳	۷۰۰۰		
ایضاً	شیخوپور	۲۶۵۱۴۱				
ایضاً	سلطانپور	۶۱۱۰۵				
ایضاً	بادشاہپور	۷۰۰۳۱				
ایضاً	انوارپور	۹۰۱۹۵				
ایضاً	ہادی آباد	۷۰ ۱۱				
بدہ سنگہ فیض الہدپوریہ	جالندہر	۴۷۵۰۴	۵۶۴۸۶۳	۴۰۰		
ایضاً	بہتی دانہ	۶۵۳۱۴				
ایضاً	سوہاوری	۲۲۰۴۵				
جودہ سنگہ رانی گدہیہ	میانی	۱۱۹۰۱				رام گدہیہ
ایضاً	رحیم آباد	۴۶۰۴				
ایضاً	اکبر آباد	۹۱۴۵۰				
ایضاً	دلیسوہہ	۲۲۱۰۰				دسوہہ
ایضاً	حاجی پور	۱۵۰۰۰		۳۰۰۰	۲۰۰۰	
ایضاً	ببدودبال	۱۱۹۰۱				

[۵] ذیلدار زوجہ بگہیل سنگہ۔

تتمہ ضمیمہ (ب)

نام سردار	نام پرگنہ	تعداد محال	میزان کل	تعداد فوج سوار	تعداد فوج پیدل	تصحیح من مترجم
ایضاً	شیر پور	۷۰۰				
ایضاً	میانی	۱۱۵۰۱				
ایضاً	ظہورہ	۳۱۱۰۱				
ایضاً	نوشنگل	۵۱۰۲۱	۴۶۶۶۷۹			
دیوان محکم چند	دروچ راؤ	۶۱۱۹۰۱				
ایضاً	نکودر	۳۱۱۰۱	۶۴۲۶۱۱		۱۱۲۵	دائی پور اور لوجروال کے چودہری مین دو شخص جیتا نام کے تہے ایک بڑا مشہور تہا دوسرا چہوٹا۔ جوت سنگہ غلط
پسر دہرم سنگہ امرتسری	اولپور	۱۶۱۹۰۱	۱۶۱۹۰۱			
جودہ سنگہ کلسیہ	سم چولان	۱۸۵۹۱۱	۱۸۵۹۱۱			
راجہ سنسار چند	بجواڑہ	۴۳۹۱	۴۳۹۱			
زوجہ گمبیل سنگہ	شیر گڈہ	۳۳۰۷				
ایضاً	ہرانہ	۷۵۱۲۲	۷۸۴۲۹	۱۰۰۰		
گنڈاکوٹ ہے	ملوٹ	۲۷۱۱	۲۷۱۱		۵۰۰	
موہر سنگہ پسر مستان سنگہ	گہرد مبالہ	۶۱۵۲۵	۶۱۵۲۵			گڑہ ومالہ
چیت سنگہ کا	نور محل	۵۰۰۱۱	۵۰۰۱۱	۱۵۰		
دیوا سنگہ	ساگر	۲۵۰۰۰	۲۵۰۰۰	۱۵۰۰		شاید گڑہ شنکر ہے
		میزان کل	۲۸۹۲۶۱۵	۱۴۴۹۰	۲۵۰۰	

۵۹ زیلدار فتح سنگہ آہلووالیہ ۱۲ مصنف ہی ۱۲ مصنف

فہرست ہذا ۱۸۴۶ء مین مرتب ہوئی تہی اور بعض امور مین غلطی ہے
بجنسہ نقل کی گئی ہے ۱۲ مصنف۔

ضمیمہ (ج)

نقشہ ادن سرداران سکہہ کی فوجون اور محاصل کا جنکی ریاستین مابین ستلج اور جمنا کے واقع ہین

نام سردار	مقام یا سکونت کی جگہہ۔	تعداد فوج		محاصل	تصحیح من مترجم
		سوار	پیادہ		
مہاراجہ صاحب سنگہ	پٹیالہ	۲۰۰۰	۱۰۰۰	۶۱۰۰۰۰	
بہائی صاحبان لال سنگہ وبہاوا سنگہ وکرم سنگہ	کیتہل باٹ	۶۰۰	۰	۲۲۵۰۰۰	کیتہل کے بعد لفظ باٹ بالکل بے معنی اور زاید ہے ۔
نام سردار	نام پرگنہ	تعداد دیہات	میر	۱۵۰۰۰۰	
سکہو سنگہ ۵	تلاون	۱۰۰۰۰		۱۲۵۰۰۰	
سردار فتح سنگہ اہلوالیہ	ایضاً	۱۴۵۰۰	۲۵	۵۰۰۰	
				۱۵۰۰۰۰	
ایضاً سنگہ	رادور	۱۲۵		۶۰۰۰۰	
سرداران بہگوان سنگہ وجیمل سنگہ وگلاب سنگہ	بوڑیہ	۶۰۰		۱۰۰۰۰۰	
سرداران بنگا سنگہ وگلاب سنگہ ۔	تہانیسر ودہلی	۳۲۵		۷۵۰۰۰	بہنگا سنگہ وگلاب سنگہ پڑہنا چاہیے اور تہانیسر کے بعد لفظ دہلی صریح غلط اور زاید ہے ۔
رانی دیاکور مع ذیلداران	انبالہ	۵۰۰		۹۵۰۰۰	
عطاء اللہ خان ودیگر افغانان	مالیر کوٹلہ	۴۰۰		۴۰۰۰۰	
ایضاً سنگہ	فیض اللہ پوریہ سوم درجہ ۴۵	۲۰۰		۱۵۰۰۰	چونکہ فیض اللہ پور واقع آنروی ستلج ضلع امرتسر سے اس خاندان کا نکاس ہے اسلئے یہہ خاندان کا لقب ہے ۔
جودہ سنگہ رانی گڈہیہ	مسا		۲		
ایضاً مع ذیلداران	کلسیہ	۱۰۰۰		۱۵۰۰۰۰	بتشریح صدر یہہ بہی خاندان کا لقب ہے ورنہ انکی ریاست گاہ انبر دی ستلج مین بمقام ڈیرہ بسی وچہچرولی ہے ۔
ایضاً					
ایضاً	دلیسوہہ	۲۲۱۰۰			
ایضاً				۵۰۰۰	
ایضاً ۵	رام گڈہ ۵	۱۵۰		۴۰۰۰۰	میان مال دیو

۵ قریب کوہستان ۱۲ مصنف

تتمہ ضمیمہ (ج)

نام سردار	مقام یا سکونت کی جگہہ	تعداد فوج سوار	تعداد فوج پیادہ	محاصل	تصحیح من مترجم
جواہر سنگھ	باروپے	۳۰۰		۱۰۰۰۰۰	بہڑوکس
گلاب سنگھ ومہتاب سنگھ ودیا سنگھ۔	شہید گدہ	۲۵۰		۵۰۰۰۰	ریاستگاہ بمقام شہزادپور ہی خاندان کا لقب شہید ہے شہید گڑہ ریاستگاہ نہیں ہے۔
دیوا سنگھ (سیالبہ والا)	بگوائیان	۵۰۰		۵۰۰۰۰	سیالبہ جسکو سیال وہ بہی کہتے ہین ملک ایز و ستلج مین انکا ریاستگاہ تہا اور قلعہ بگوائیان ستلج پار تہا۔
گوپال سنگھ	من سی فزارعہ	۲۰۰	۴۰۰	۱۰۰۰۰۰	منی مزرعہ
سوڈہی سورجن سنگھ ودیدار سنگھ	ماکہووال	۳۰۰		۱۱۰۰۰۰	
سوڈہی جرأت سنگھ	ماچہی واڑہ	۷۰		۲۰۰۰	
نند سنگھ	جہکور	۴۰		۱۰۰۰۰	غالباً نند سنگھ جگوئیان والہ صحیح ہے۔
گوجر سنگھ	نارا	۵۰		۱۰۰۰۰	غالباً یہہ نام بجای کسی اور نام کے غلط لکہا گیا ہے۔
جرأت سنگھ	لدیہ	۱۰۰		۱۰۰۰۰	لڈہڑ
شیر سنگھ و سوجا سنگھ	سوتر	۲۰۰		۱۵۰۰۰	غالباً سوتل
دبیل سنگھ و باگہہ سنگھ	ملودہ	۲۲۰		۳۵۰۰۰	دلیل سنگھ و باگہہ سنگھ۔
جے سنگھ	گہراک	۲۵		۵۰۰۰	غالباً گڑانگان
ہیر سنگھ ودیپ سنگھ	بدوری	۱۵۰		۴۰۰۰۰	بہدوڑ
موہر سنگھ	تلونڈی مجوکا	۲۵		۵۰۰۰	موہر سنگھ بہدوڑ یہ مراد ہے کیونکہ تلونڈی مجوکی مع چند دیہات دیگر اس کے حصہ مین تہے۔
میان نودہ	بدنی	۱۵۰		۱۰۰۰۰	میان نودہا بدہنی والہ
باگہہ سنگھ انلا	دکہیڑی	۴۰		۴۰۰۰	باگہہ سنگھ گلجہ۔
پنجاب سنگھ	سادورہ	۱۰۰		۱۰۰۰۰	غالباً ساڈہورہ
ننتا سنگھ	کہروانیہ	۲۰۰		۱۰۰۰۰	کہانون۔ کہومانون۔ کہانو
ہمیر سنگھ	بنگی	۴۰		۵۰۰۰	
قطب الدین خان کپور	محمدوٹ	۳۰۰		۵۰۰۰	قطب الدین خان قصوریہ
دونا سنگھ	فیروزپور	۶۰		۱۰۰۰۰	غالباً دہنا سنگھ
سکہان ہیراڑ	مہارا بچکے	۱۰۰		۱۵۰۰۰	موضع مہراج
فتح سنگھ ورنجیت سنگھ	شاہ آباد	۴۰۰		۴۰۰۰۰	
	میزان کل	۱۱۴۵۰	۱۴۰۰	۲۵۸۴۰۰۰	

عه قریب کوہستان ۱۲ مصنف

عه قریب کوہستان ۱۲

فہرست ہذا اقرب ستہ ہو کے مرتب ہوئی تہی غلط بہت ہے اور سرداران کے محاصل اور تعداد فوج کا جو وہ میدان جنگ مین لاسکتے مین بہت کم تخمینہ کیا گیا ہے ۱۲ مصنف

ضمیمہ (د)

نقشہ اون سرداران سکھہ کی مقبوضات و فوج و محاصل کا جنکا ملک جنوب ستلج مین واقع ہی مرتبہ سنہ ۱۸۰۹ء

نام سردار	شہر یا قصبہ وغیرہ	محاصل	جنگی فوج	تصحیح از مترجم
راجہ صاحب مع ولیداران	آمدنی محصولات سایر وغیرہ جو خاص شہر پٹیالہ مین لئے جاتے تہے ۔	۲۷۰۰۰		
	ایضاً موضع روکی مین متصل پٹیالہ کے	۱۹۰۰۰		موضع روڑکی یہ قصبہ سیف آباد (جسکی جگہہ اب قلعہ بہادر گدہ بنا ہوا ہے) کے متصل ایکبڑا گانو تہا اور اب بہی ہے مگر عموماً بجاے روڑکی کے اسکو قصبہ کہتے ہین ۔
	آمدنی محصولات مذکورہ بالا کل ریاست کے اندر	۲۵۰۰۰		
	پرگنہ جنپور مع ۵۶ مواضعات	۲۲۰۰۰		پرگنہ جن سوہا
	بروالہ شیر مع ۳۶ ایضاً	۱۹۰۰۰		بروالہ وبہادرڑ
	رانی نگر مع ۳۲ 〃	۱۵۰۰۰		رانی مزرعہ
	کراین مع ۳۰ 〃	۱۴۲۰۰		کرہام
	کنہیر مع ۴۵ 〃	۴۵۰۰۰		کنہور
	مردان پور وہریال پور مع ۴۰ 〃	۴۰۰۰۰		
	کردانن کردتان مع ۲۳ 〃	۱۹۰۰۰		کلیانون لفظ کردتان بے معنی اور زاید ہے
	البو وال ۲۷ 〃	۱۰۰۰۰		
	جاگیر جیب ۴۵ 〃	۱۰۰۰۰		
	سیف آباد ۲۴ 〃	۲۰۷۰۰		
	سرہند ۴۰ 〃	۲۵۰۰۰		
	مندپور کو لول ۲۸ 〃	۱۴۰۰۰		نندپور کلوڑ
	ہمت گدہ ۲۶۰ 〃	۱۰۰۰۰		
	بہیچ گدہ ۶-۱۷ 〃	۱۱۰۰۰		فیض گدہ
	پہال ۶-۷۰ 〃	۳۵۰۰۰		پایل
	ڈہودی ۶-۲۹ 〃	۶۴۰۰۰		ڈہوڈان عرف بہوانیگدہ
	مان سوپور ۶-۲۷ 〃	۱۲۰۰۰		منصور پور

تتمہ ضمیمہ (د)

نام سردار	شہر یا قصبہ وغیرہ	محاصل	جنگی فوج	تصحیح از مترجم
	اُمرگڈہ ۳۰-۶ مواضعات	۴۰۰۰۰		اُمرگڈہ
	شبیرپور بسورہ مع ۲۵-۶ ایضاً	۱۶۰۰۰		شبیرپور و بسوڑ
	کُسنام ۳۵-۶ =	۱۷۰۰۰		سنام
	دہڑبوہ ۲۵-۶ =	۱۵۰۰۰		دڑبہا
	مونک ۲۹-۶ =	۲۲۰۰۰		
	اوڈکہبیریہ ۴۰-۶ =	۱۲۰۰۰		اٹہہ کٹہیرہ
	بٹنڈہ ۵۰-۶ =	۳۵۰۰۰		بٹہنڈہ
	ہڈیاو و برنالہ ۴۰-۶ =	۱۷۰۰۰		ہڈیایہ و برنالہ
	پلوہیہ ۲۴-۶ =	۱۰۰۰۰		غیر صحیح و بے تحقیق
	ادلینوال ۷-۶ =	۱۰۰۰۰		ایضاً
	بالو ۲۰-۶ =	۲۰۰۰		بالو
	بنوچ ۴۵ =	۴۰۰۰۰		غالباً بنوڑ
	لابو ۴۰-۱ =	۲۴۰۰۰		غیر صحیح و بے تحقیق
	پنجوردون ۴۰ =	۱۰		پنجور - دون یعنی دامن کوہ
	جہری ۱۸-۶ =	۱۰		بے تحقیق
	تارنہ ۳۵-۶ =	۹		غالباً ٹوہانہ
	رانیہ ۵۵-۶ =	۱۲		رانیاں
	گمانہ ۳۰-۶ =	۱۰		بے تحقیق
	بڈسیکہری ۲۵-۶ =	۱۱۴۰۰۰		بڈسیکڑی
	مہری ٹیکہ ۴۰-۶ =	۱۵۰۰۰		تیجا سوہڑی
	گامروگڈہ ۲۰-۶ =	۱۱۰۰۰		بے تحقیق
	مہیاری ۳۰-۶ =	۱۰۰۰۰		ایضاً
	ہاریک ۳۰-۶ =	۱۱۰۰۰		″
	چہارو شامدی مع ۱۲-۶ =	۳۰۰۰		شامدو
	مودیوپرسہوری مع ۱۵-۶ =	۷۰۰۰		شاید موٹے پور
	گہرالی مع ۵۶ =	۴۰۰۰	سوار ۲۵۰۰	کرہالی
	لانگووال ۱۱-۶ =	۵۰۰۰	پیدل ۲۲۰۰	لونگووال

تتمہ (د)

نام سردار	شہر یا قصبہ وغیرہ	محاصل	جنگی فوج	تصحیح از مترجم
	مس[illegible]گڑھ ۶ بسعہ ۳ مواضعات	۱۰۰۰۰	علاوہ اوسکے توپین مختلف قدر کی بکثرت ہین	مسینگن
	مانشوره ۱۰-۶ ایضاً	۶۰۰۰		مانشاه
	ٹلونڈی ۱۳-۶ =	۵۰۰۰		
	موری پور ۱۹-۶ =	۱۳۰۰۰		موٹا پور
	جوالان ۱۷-۶ =	۹۰۰۰		جوار تھل جسکو بعض لوگ جبال تھل بہی کہتے ہین یا جوالہ
	میزان کل	۴۳۰۰۰		

واضح ہو کہ اول تو نام بجائے اصل نامون کے کچھ کے کچھ لکھے گئے ہین علاوہ برآن کتنی ہی دیہات و پرگنے اوس زمانہ کے بعد باوقات مختلفہ انگریزی حکومت مین چلے گئے ہین۔ اور بعض پرگنون کے مقام بہی اوسکے بعد اکثر بدل گئے ہین اس سبب سے تصحیح ناممکن ہے ۱۲ مترجم

نام سردار	شہر یا قصبہ وغیرہ	محاصل	جنگی فوج	تصحیح از مترجم
بہائی لال سنگھ مع پلدارانش	آمدنی محصولات سایر وغیرہ شہر کیتھل۔	۳۸۵۰۰		
	۳۵ مواضعات	۲۵۰۰۰		
	تعلقہ نگی ۱۴۱ =	۸۷۳۵۰		
	مرتضے پور ۷-۶ =	۷۰۰۰		
	دہنیٹھہ برات ۲۰-۶ =	۲۱۳۵۰		لفظ دہنوٹھہ کے ساتھہ برات غالباً غلط ہے
	گلوه ۶۰-۶ =	۵۰۰۰۰		بے تحقیق
	ٹہولن ۱۲-۶ =	۱۰۵۰۰		ما بلان
	کلار	۳۰۰۰		کُلاران جسکو کُلار بہی کہتے ہین
	دبارچیوه ۳ =	۱۶۰۰		بے تحقیق
	جہل بیچون ۵ =	۱۲۰۰		چک بہوجو
	فتح کوٹ ۳ =	۵۰۰		فتح پور
	نیپڈری ۷ =	۱۱۴۰۰		پونڈری

تتمہ (و)

نام سردار	شہر یا قصبہ وغیرہ	محاصل	جنگی فوج	تصحیح از مترجم
	یائی ۳ مواضعات	۷۰۰۰		
	ہن برگ ۷ =	۱۲۵۰		ہٹبڑی
	امیر ۶-۴ =	۲۰۰۰		امین
	مہاتنڈی ۱۲-۶ =	۱۸۰۰۰		منڈوہٹی
	چورآسی ۵-۶ =	۱۷۰۰۰		
	نصف قصبہ گوہانہ ہاڈ ۲۲-۶ =	۱۹۰۰۰		گوہانہ برسٹ۔ لفظ ہاڈ غلط معلوم ہوتا ہے۔
	فریدپور وغیرہ ۱۴-۴ =	۱۶۰۰۰		
	مقبوضات ملک ہرانہ	۱۵۰۰۰		مقبوضات ملک ہریانہ
	میزان کل	۳۰۲۶۵۰		
کرم سنگھ	گکرالہ			
	مرورہیڑہ			مردان ہیڑی
	سولنوہ			سون سر
	برنوہ			شاید پہیوہ ہو جسکو پہوا بھی کہتے ہین اور لکھتے ہین۔
	بڈلیڈہ وغیرہ وغیرہ			بہوڈلاڈہ۔
	تعداد مواضعات نامعلوم	۲۷۰۰۰		
بادہ سنگھ	انولی ۱۴-۱۰ مواضعات	۲۵۰۰۰		اڑنولی
	عطیہ رنجیت سنگھ ۱۳-۶ ″	۶۹۱۴	سوار ۹۰۰ پیدل ۲۰۰۰	عطیہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
	میزان محاصل بھائی لال سنگھ وغیرہ	۳۶۱۵۶۴		
بہاگ سنگھ مع ذیلداران	کربہودہ ۳۰ مواضعات	۵۰۵۰۰		کھرکھودا
	آمدنی محصولات سایر وغیرہ قصبہ جیند	۱۸۰۰۰		
	مع ۴۳ ″	۵۳۰۰۰		

تتمہ (د)

نام سردار	شہر یا قصبہ وغیرہ	محاصل	جنگی فوج	تصحیح از مترجم
	سفیدون ۱۲ مواضعات	۱۰۰۰۰		
	بنجگرائون وغیرہ ۱۰ ؍	۵۰۰۰		پنج گرائیان وغیرہ
	لچانہ	۴۵۰۰۰		غالباً لجوانہ
	سنگرور	۲۵۰۰۰		
	بہوانہ	۱۴۰۰۰		قابل تحقیق
	نصف گوہانہ مع ۴۶ ؍	۲۱۰۰۰		
	برسٹ وغیرہ ۲۰ ؍	۱۶۵۰۰	سوار ۸۰۰	
	لسیان و دیگر مقامات واقع ملک برانہ	۲۰۰۰۰	پیدل ۲۰۰	لسیان۔ مع دیگر مقامات ملک ہریانہ
	دہرم گڈہ ۵-۶ ؍			
	میزان کل	۲۷۷۰۰۰		
جسونت سنگہ	آمدنی محصولات نابہہ بیاہر وغیرہ و دیگر مقامات	۱۹۷۰۰		
	۳۰ مواضعات	۲۶۰۰۰		
	پکھووال ۲۵ ؍	۳۲۰۰۰		
	بہادرو ۲۵ ؍	۱۵۰۰۰		بہادسون
	آملہ ۲۰ ؍	۱۶۰۰۰		املوہ
	پہول ۴۲ ؍	۱۰۰۰۰		
	دہنولہ ۲۰ ؍	۱۵۰۰۰		
	انڈلو ۱۷ ؍	۱۹۰۰۰		
	دہولہ ۱۱ ؍	۸۰۰۰	سوار ۴۰۰	
	بڈو ۷ ؍	۴۰۰۰	پیدل ۶۰۰۰	
	روڑی ۳۰ ؍	۴۵۰۰۰	توپہائے کلان ۲ ضرب ایضاً خورد اٹھ ضرب	
	کہنیا ۱۴ ؍	۱۵۰۰۰		
	میزان کل	۲۰۴۷۰۰		

تتمہ (د)

نام سردار	شہر یا قصبہ وغیرہ	محاصل	جنگی فوج	تصحیح از مترجم
گوردت سنگہ مع ذیلداران	آمدنی محصولات سائر وغیرہ قصبہ لودہانہ	۱۲۲۰۰		
	۹۴ مواضعات	۸۱۳۵۰		
	بدّدول ۲۶ ؍	۳۰۰۰۰		
	بدّی ۱۸ ؍	۱۷۰۰۰		
	شیخپورہ ۹ ؍	۹۰۰۰		
	سنگہور مع بتیس مواضعات جو خاندان دیوان سنگہ سے لیگئی تہی	۵۰۰۰۰		
	میزان کل	۱۹۹۵۵۰		
ڈال سنگہ	نصف قصبہ اندری مع ۴ مواضعات	۴۰۰۰	سوار ۱۵۳۰	دل سنگہ
دونا سنگہ و مہتاب سنگہ و صاحب سنگہ	۹ ؍	۱۰۰۰۰	پیدل ۴۰۰	یہہ نام غلط معلوم ہوتے ہیں
اوگہا سنگہ	سکرندہ ۹ ؍	۴۰۰۰	توپین ۸ خورد ۶ جنسی ۲	ایضاً
	کل آمدنی گوردت سنگہ اور اوسکے ذیلداروں کی	۲۱۷۵۵۰		
بہنگا سنگہ مع ذیلداران	آمدنی محصولات سائر وغیرہ تہانیسر	۱۰۰۰۰		تہانیسر
	۳۵ مواضعات	۳۰۰۰۰		
	کل سووہ مع نو مواضعات متصل لب دریا مع یک ربع بیانہ	۳۵۰۰۰	سوار ۴۰۰	کل سُوا ۔ مع ایک چہارم بیانہ کے
	دہواتمبل مع چالیس مواضعات جو خاندان دیوان سنگہ سے لیگئی تہی	۳۵۰۰۰	پیدل ۱۵۰	
گلاب سنگہ	دکولی مع ۱۵۰ ؍	۱۰۰۰۰	توپین ۶ ضرب	
[illegible]	میزان کل	۱۲۰۰۰۰		

تتمہ (د)

نام سردار	شہر یا قصبہ وغیرہ	محاصل	جنگی	تصحیح از مترجم
شیر سنگہ و کہڑک سنگہ و رنجیت سنگہ پسران کرم سنگہ متوفی مع اونکے ذیلداروں کے				
شیر سنگہ و کہڑک سنگہ	آمدنی محصولات سایر وغیرہ قصبہ سمالکہ و شاہ آباد	۵۰۰۰		قصبہ اسمعیل آباد عرف سمال آباد
	۱۴ مواضعات	۴۰۰۰۰	سوار ۲۵۰	
رنجیت سنگہ	۱۳ "	۱۰۰۰۰	پیدل ۱۵۰	
چہہ بنی دار یعنی خاص خاص زمیندار جو خاندان متذکرہ بالا سے قرابت رکہتے ہین۔	۴۹ "	۳۰۰۰۰		چہہ بنی دار یعنی خاص خاص قابضان اراضی جو خاندان متذکرہ بالا سے قرابت رکہتے ہین۔
	میزان کل	۶۵۰۰۰		
رانی دیا کور مع ذیلداران	آمدنی محصولات شہر انبالہ ۳۱ مواضعات			
رکہبا سنگہ	ٹیردہ ۲۹ "			تھڑدا
دیا سنگہ	ببیال ۱۵ "			ٹب بال
سکہداس سنگہ	پنجکوہ ۱۸ "			پنجوکہرا
دیا سنگہ و سہل سنگہ	باہ ۹ "			بوہ
رجت سنگہ	جنڈالی ۸ "		سوار ۴۰۰	غالباً اجیت سنگہ۔
باگہہ سنگہ کلچیہ	و کہیڑی		پیدل ۱۵۰	
		۱۰۰۰۰		
چہوٹے چہوٹے سردار	چلوہ و منسولی و کروہ و منڈوہ وغیرہ	۳۰۰۰۰		رجلہ و منولی
دلچہ سنگہ مع ذیلداران	آمدنی محصولات سایر وغیرہ قصبہ رادہور	۱۰۰۰		دلچا سنگہ قصبہ رادور
	۳۹ مواضعات	۴۶۰۰۰		
پریم سنگہ	ملیا ہارا مع مواضعات	۸۰۰۰		غالباً ہلاہر
جودہ سنگہ پٹلی	پٹلی اور ۲ "	۶۰۰۰		

نقشہ (و)

نام سردار	شہر یا قصبہ وغیرہ	محاصل	جنگی	تشریح از مترجم
سودہا سنگہ و تلبینی سنگہ	دہنولہ مواضعات	۳۰۰۰		
جے سنگہ	جبین پور	۵۴۰۰	سوار ۱۸۴	غالباً جبین پور۔ یا زین پور
خوشحال سنگہ و اور لیوہ سنگہ	۴ 〃	۷۵۰۰	پیدل ۱۲۰	خوشحال سنگہ کے بعد دوسرا نام غالباً غلط ہے
	میزان کل	۷۶۹۰۰		
بھگوان سنگہ مع فیلداران	آمدنی محصولات سایر وغیرہ قصبہ لوڑیہ	۵۰۰		
	جگادری	۱۱۰۰۰		
	آمدنی گھاٹ ہاے نگرد۔ دجنابہ نگرد	۷۵۰۰		
	بگہاٹ	۱۰۰۰		باغات۔ کیونکہ اس ضلع مین آمونکی باغ بکثرت ہوتے ہین
	۸۱ مواضعات	۸۵۰۰۰		
	دیگر آمدنی	۵۰۰۰		
گلاب سنگہ و نظام سنگہ پسران شیر سنگہ متوفی	چوکی وتلوہ	۳۷۰۰		
	آمدنی محصول راجگہاٹ	۲۰۰۰		
	آمدنی محصول بوڑیہ	۳۰۰		
	۴۰ موضعات	۶۰۰۰۰		
	آمدنی محصولات	۶۲۰۰		
صوبہ سنگہ	۲۵ 〃	۳۰۰۰۰	سوار ۳۳۰	صوبا سنگہ یا سوبہا سنگہ
	دیگر آمدنی	۵۰۰۰	پیدل ۴۹۵	
	میزان کل	۲۱۷۲۰۰		
گوپال سنگہ	آمدنی محصولات سایر وغیرہ منی مزرعہ	۵۰۰۰		
	۴۵ 〃	۵۵۶۰۰		
	مولاپور ۱۲۶ 〃	۶۰۰۰		ملان پور
	آمدنی محصولات	۲۰۰۰	سوار ۲۰۰	
	چید نگلی مع ۶ 〃	۵۰۰۰	پیدل ۳۰۰	قلعہ چہنڈی

تتمہ (و)

نام سردار	شہر یا قصبہ وغیرہ	محاصل	جنگی فوج	تصحیح از مترجم
	پربت ۷ مواضعات	۲۰۰۰	توپیں سہ مختلف الاوزان	یعنی آمدنی کوہستان
	میزانکل	۷۹۰۰۰		
دلیل سنگھ	سنوہ ۴۰ مواضعات	۳۵۰۰۰	سوار ۱۵۰	کہنہ
	ملوڈ ۲۵ "	۱۵۰۰۰	پیدل ۱۵۰	ملود
	آمدنی محصولات	۳۰۰۰	توپیں ۱۰ [illegible]	
	میزانکل	۵۲۰۰۰		
دہرم سنگھ	کہاڑ ۲۵۶ مواضعات	۲۰۰۰۰	۲۰۰	کھرڑ
دنا سنگھ	فرید کوٹ	۳۵۰۰۰	۲۰۰	غالباً دہنا سنگھ ملوئی ساکن موضع موڑان گا ہو ، جبکہ یہ علاقہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے قبضہ
عطاء اللہ خان و دیگر افغانان	مالیر کوٹلہ	۴۰۰۰۰	۴۰۰	
رحمت خان	کنجپیرہ	۳۰۰۰		کنج پورہ
	۳۸ مواضعات واقع پرگنہ کرنال	۵۰۰۰۰		
	۲۰ مواضعات واقع پرگنہ اندری وبڈولی	۱۹۰۵۸		
غلام محی الدین خان	بارو گنج ۳۰ مواضعات	۱۴۰۵۰	سوار ۲۰	
کرم خان	گراور ۳۰ "	۲۹۰۰	پیدل ۶۰۰	
	میزانکل	۸۹۰۰۸		
جودہ سنگھ کلسیہ	چچرولی ۴۵ "	۴۰۰۰۰		چھچھرولی
	بلاسپور ۱۳ "			
	رائی پور ردبہی ۲۰ "	۲۰۰۰۰		
	خضرآباد ۴۰ "	۱۰۰۰۰		

نام سردار	شہر یا قصبہ	محاصل	جنگی فوج	تصحیح از مترجم
	کلاوده و چیلانڈرو ۲۲ مواضعات	۶۰۰۰		
	کدہولی و بنجی پور اور ۴۸ 〃	۱۰۰۰۰		
	بہرتال ۲۴ 〃	۱۰۰۰۰		
	بدہومہ ۱۶ 〃	۱۵۰۰۰		
	بُریل گُرہن ۲۴ 〃	۳۵۰۰۰		
	دیرہ و لبسی ۲۲ 〃	۲۰۰۰۰		
	چوتہی و مچہلی و کرن گہن پور ۲۱ 〃	۱۵۰۰۰		
	رام گڈہ ۲۷ 〃	۱۰۰۰۰		
	مصطفے آباد و بار ند و جگدہری و تنسکہ ۵۹ 〃	۳۹۰۰۰	سوار ۱۵۳۵	
	آمدنی محصولات سایر وغیرہ	۲۷۰۰۰	پیدل ۸۵۰	
	میزانکل	۲۵۷۰۰۰		
شیر سنگھ	نصف حصہ رانگڈہ	۱۵۰۰۰		
	کہن پور ۱۴ مواضعات	۷۰۰۰		
	فتح پور ۷ 〃	۸۰۰۰		
	جگرانو مع ۲۰ 〃	۱۹۰۰۰		
	تہاوہ مع ۱۰ 〃	۱۳۰۰۰		
	سدہام ۲۵ 〃	۲۰۰۰۰		
	بہوسی ۳۵ 〃	۲۲۰۰۰		
	جیونی ۳۷ 〃	۳۰۰۰۰		
	ہٹوہ ۱۰ 〃	۵۰۰۰		
	گہہیر بریٹہ ۱۵ 〃	۵۰۰۰		
	گولیہ جبلائیہ ۲۰ 〃	۴۰۰۰		
	الیسان کرکوٹ ۲۵ 〃	۲۲۰۰۰	سوار ۱۰۰۰ پیدل ۴۰۰	عیسے کاکوٹ
	مکتو	۶۰۰۰		مکہنو
	میزانکل	۱۷۶۰۰۰		

पुस्तकालय
(विज्ञान विभाग)
गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय, हरिद्वार

पुस्तक-वितरण की तिथि नीचे अंकित है । इस तिथि सहित १५वें दिन तक यह पुस्तक पुस्तकालय में वापिस आ जानी चाहिए । अन्यथा ५ पैसे प्रतिदिन के हिसाब से विलम्ब-दण्ड लगेगा ।

Entered in Database

Signature with Date

विज्ञान महाविद्यालय पुस्तकालय

गुरुकुल कांगड़ी

विषय संख्या..............................

आगत पंजिका संख्या....................

तिथि....................................

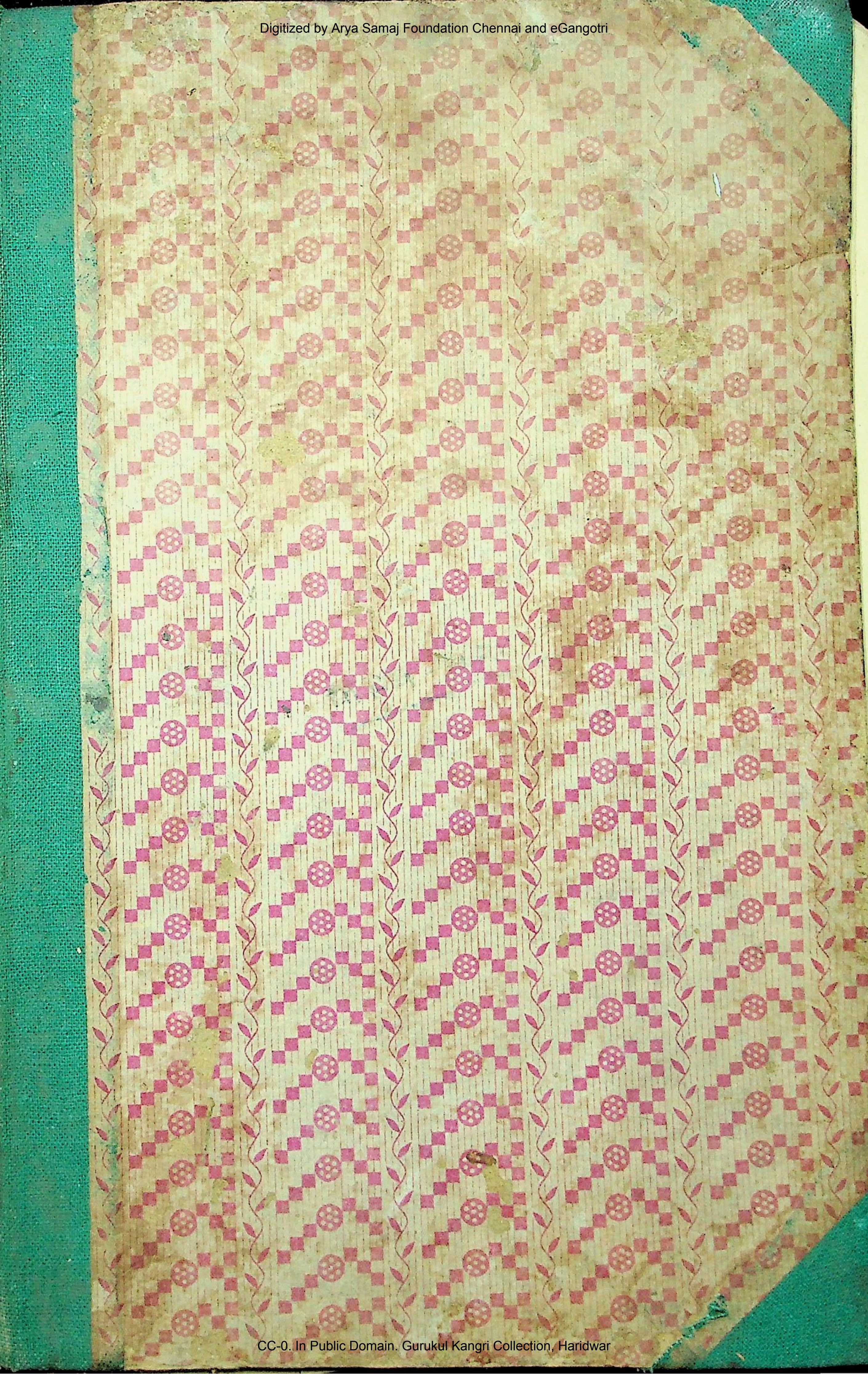[illegible]